

فائدہ فضائل دین و اسلام پر ایک سچے سچے لکھنے والے کا جامع کتاب

تَحْفَ الصَّلَوةِ الَّتِي الَّتِي الْمُخْتَارِ

بہارِ لطیف، تصنیفِ نفیس

عالم شریعت داعی سنت قرآن رسولؐ ابراہیمؑ حضرت مولانا کاظم رضا خان صاحب مدظلہ العالی

”ہستی خفی نقشبندی مجددی ٹوٹی“

نامشر

مکتبہ نعیمیہ لاہور، مولانا کاظم رضا خان صاحب مدظلہ العالی

عزفوس النبلا د۔ لاہور، پاکستان

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

هُوَ اللَّهُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمُهَيِّمُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْعَزِيزُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمَلِكُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْقُدُّوسُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

السَّلَامُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمُؤْمِنُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمُهَيِّمُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْعَزِيزُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْحَبِيبُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمُذَكِّرُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمَخْلُقُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْبَارِئُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمُبْصِرُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْغَفَّارُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْقَهَّارُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْوَهَّابُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْزَّاقُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْفَتَّاحُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْعَلِيمُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْقَبْضُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

السَّاطِطُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمُفْضِلُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الرَّافِعُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمُعِزُّ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمُذَكِّرُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

السَّمِيعُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْبَصِيرُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْحَكَمُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْعَدْلُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

اللطيف

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْحَنِيفُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْحَلِيمُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْعَظِيمُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْغَفُورُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الشَّكُورُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْعَلَّ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْكَبِيرُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْحَفِظُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمُقِيتُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْحَسِيبُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمُجَلِّدُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمُكْرِمُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْقَرِيبُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمُحِبُّ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْوَدِيعُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْحَكِيمُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْوَدُودُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْمُجِيدُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْبَاحِثُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الشَّهِيدُ

حَبْلُ جَلَالِهِ

الْحَقُّ

حَبْلُ جَلَالِهِ

۷۸۶
۹۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۲۲ سورۃ الاحزاب ۵۶
"رواہ الشیخ محمد بن یوسف"

اِنْ اَرَادَ الْبَرُّ اِلَّا اَنْ يَكْتُبَ عَلَيْكَ صَلَواتِیْ خَلَاکَ

تحفہ اہل بیت علیہ السلام

فوائد و فضائل درود پاک

بر سید لولاک صلی اللہ علیک وسلم

تالیف لطیف، تصنیف ضعیف

مداح رسول حضرت مولانا حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی
خطیب عظیم جامع مسجد قدسیہ رضویہ - چوک محمود غزنوی روڈ لاہور

ناشر

المکتبہ نقشبندیہ مجددیہ
۴۱ المصطفیٰ رضویہ سٹریٹ
کلفٹن کالونی لاہور

۷۸۶
۹۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
۲۲ سورة الاحزاب ۵۶
"رواه الشيخ محمد"

اِنْ اَوَّلَى لَتَبَرَأَ لَكَ كَثْرَةُ صَلَواتِ صَلَواتِ صَلَواتِ

مُحَفَّةٌ بِصَلَاةِ النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ

فَوَائِدُ وَفَضَائِلُ دُرِّ دِيَاكِ

بِرِسِيْدِ لَوْلَاكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

تأليف: لطيف، تصنيف: مُنِيف

مَدْرَحِ رَسُولِ حَضْرَتِ مَوْلَانَا الْحَافِظِ مُحَمَّدِ عَنَّا تِ اللَّهُ نَقِشْبَنْدِي مُجَدِّدِي
خَطِيبِ عَظَمِ جَامِعِ مَكْجِدُ ثَدِيَّةِ رَضَوِيَّةِ - چوکِ مُحَمَّدِ عَزَّوَنُوِي رُوڈُ ○ لاہور

ناشر

المکبۃ نقشبندیہ مجددیہ
۱۰ المصطفیٰ رضویہ سٹریٹ
کلفٹن کالونی ○ لاہور

”جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں“

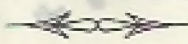


| | |
|--------------------|-------------------------------------------------------------------|
| کتاب : | تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی المکارم علیہ السلام |
| تصنیف : | مداح رسول الحاج مولانا محمد عیسیٰ علیہ الرحمۃ نقشبندی مجددی، |
| باہتمام دسرپرستی : | خلیفہ السید محمد افتخار احمد نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ سرحد شریف |
| سرورق : | صوفی خورشید عالم چشتی سیدی |
| کتابت : | قاضی شاعر النبی خوشنویس ”عری - اردو“ |
| درستی اعلیٰ : | محمد حسن محمود بھینئر، حاجی عبدالرزاق، مختار احمد |
| ترتیب و تزئین : | محمد عطاء المصطفیٰ، السید احمد علی نقشبندی مجددی، |
| اشاعت اول : | ۵۰۰ تعداد |
| صفحات : | ۵۷۶ |
| مطبع : | فقوش پریس اردو بازار لاہور پاکستان |
| ہدیہ : | دوسری جلد |



طے کا پتہ

- ۱۔ مکتبہ نقشبندیہ مجددیہ - ۶ المصطفیٰ - ۴ رضویہ سٹریٹ - کلفٹن کالونی - لاہور
- ۲۔ جامع مسجد قدیمیہ رضویہ - چوک محمود عزیزی روڈ - لاہور
- ۳۔ آستانہ عالیہ دربار مجددیہ سرحد شریف - ریاست پٹیالہ ”اندیا“
- ۴۔ آستانہ عالیہ حضرت کیلیانوالہ شریف ضلع گوجرانوالہ



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
مَوْزُونِ کِتَاب

اِنَّ اللّٰهَ مَلِكٌ يُصَلِّيْ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيِّهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

☆ بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے نبی پر
لے ایمان والو! اُن پر درود اور خوب سلام بھیجو۔ ” سورت الاحزاب آیت کریمہ ۵۶“

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

○ رَقِیْلُ الرُّسُوْلِ اللّٰهُ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّم اَرَايْتَ صَلَوةَ الْمُصَلِّیْنَ
عَلَيْكَ وَمَعْنٰی غَاب عَنْكَ وَمَنْ تَاْتٰی بَعْدَكَ مَا حَالُهُمْ
عِنْدَكَ فَقَالَ اَسْمَعُ صَلَوةَ اَهْلِ مَحَبَّتِيْ وَاعْرِفُهُمْ وَ
تُعَرِّضُ عَلٰی صَلَوةَ غَيْرِهِمْ عَرَضًا

☆ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم خبر دیجیے اُن لوگوں کے درود شریف
سے جو درود شریف بھیجتے ہیں آپ پر اور جو آپ سے غائب ہیں۔ اور جو آئیں
گے آپ کے بعد۔ کیا مال ہے اُن دونوں کا آپ کے نزدیک؟ فرمایا کہ میں خود
سناتا ہوں درود شریف اپنے اہل محبت کا اور پہچانتا ہوں انکو اور پیش ہوتے
ہیں میرے پاس درود شریف غیر محبت والوں کے فرشتوں کے ذریعہ سے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِيْ مَلَأَتْ قَلْبُهُ مِنَ الْجَلَالِ وَعَيْنُهُ مِنَ الْجَمَالِ
فَاَصْبَحَ فَرِحًا مُّوَدِّدًا مُّتَصَوِّرًا اَوْ عَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا

يَا رَسُولَ اللَّهِ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

يَا اللَّهُ
حَسْبُكَ مَا نَكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نذر عقیدت

اے شہنشاہِ دو عالم! ہوں آپ پر لاکھوں سلام
اک نظر کی آرزو میں ہے جہاں آرزو
ہر زمان ہر لحظہ تیرے حسن کی تحکیم میں
واسطہ اُن درودوں اور سلاموں کا شہنا
اے شفیع المذنبین اے رحمۃ اللعالمین
یا محمد مصطفیٰ! آدم کے لئے کو آج تک
ہر دم ہوں درود آپ پر اے بدر الدجی
اک نظر بہر کرم اُمّی ابّی دُوحی رفا
قدیموں کا ورد ہے صلی علی صلی علی
بھیجتا ہے تجھ پر جو خود مالکِ ارض و سما
میں خطا کی انتہا ہوں تو عطا کی انتہا
حق ہے جس کو کچھ ملا تیری بدولت ہی ملا

”ترجمہ“

وقتِ آخر اپنے عنایت پر بھی عنایت ہو
صورتِ ہو دل میں تری درود ہو لب پر ترا

عَلَى بَيْتِنَا الْكَرِيمِ وَعَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالتَّسْلِيمُ ط

محمد عنایت اللہ

۳۹۵۴

فہرست مضامین کتاب مستطاب تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی الخمار
صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|----------------------------------------|------|-------------------------------|
| ۷۶ | دُرود شریف کا نور اور خوشبو | ۱ | نقشِ جمیل، تقریظ انتساب |
| ۷۹ | حیاتِ نبوی ﷺ | ۲ | روضۃ الاول |
| ۸۲ | رُوزِ روح کی توصیہات اور مفہوم | ۳ | آیتِ کریمہ دُرود شریف |
| ۸۹ | مناہجِ جہنمی ذیلِ نبیلِ شعیب | ۱۲ | معنی صلوٰۃ |
| ۹۱ | حدیثِ پاک حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ | ۱۸ | نورِ منیٰ ﷺ |
| ۱۰۰ | تحقیق لفظِ آل و اہلبیت اطہار | ۲۱ | حدیثِ پاک "عمر شریف" |
| ۱۰۳ | اصطلاحِ پنجتنِ پاک | ۲۹ | حدیثِ پاک "علاءُ النبی" |
| ۱۰۷ | آدابِ الصلوٰۃ و السلام | ۳۲ | ازالہِ ریس |
| ۱۰۹ | دُرود شریف پڑھنے کے مقامات | ۳۶ | قولِ فیصل |
| ۱۱۵ | قسمِ ذاتِ مصطفیٰ ﷺ | ۳۸ | سجدہ اور قُرب |
| ۱۱۹ | اعضاءِ شریفہ عظیمہ کریمہ کا تذکرہ | ۴۰ | خلاصہٴ کلام |
| ۱۲۱ | عظمتِ صفاتِ مصطفیٰ ﷺ | ۴۵ | نماز کے تشبیہ میں سلام |
| ۱۲۳ | حاضرِ ناظر | ۵۲ | جسمانی زندگی سے زندہ نبی |
| ۱۳۱ | عظمتِ مصطفیٰ ﷺ | ۵۸ | ترکِ صلوٰۃ الی النبی الخمار |
| ۱۳۵ | سورۃ الکوکثر | ۶۰ | حکمتِ جلیلہ |
| ۱۳۶ | تحفہٴ سفیدِ تمام اور سفیدِ دارِ صبی | ۶۴ | فائزۃِ قلوبی و الالباب واقعات |
| ۱۳۹ | توقیرِ مصطفیٰ ﷺ واقعات | ۶۸ | دُرود شریف کی علاماتِ مکروہ |
| ۱۴۵ | روضۃ الثانیہ | ۷۸ | فضیلتِ ام محمد ﷺ |
| ۱۴۵ | تقبیلِ اسمِ محمد ﷺ | ۸۱ | روضۃ الثانیہ |
| ۱۴۹ | بوسہ کی قسمیں | ۸۴ | چالیس احادیثِ مبارکہ |
| ۱۵۰ | حکمت | ۸۷ | حدیثِ پاک فضیلتِ دُرود شریف |
| | تقبیلِ الالباب | ۹۲ | حدیثِ نور |



| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|-----------------------------------|------|-----------------------------------|
| ۲۲۳ | ازواجِ مطہرات پر درود و سلام ب | ۱۵۵ | حجر اسود کا بوسہ اور اسلام |
| | باب روضۃ الزاہد | ۱۵۹ | نعیمین مقدس ب |
| ۲۲۵ | معجزات النبی ﷺ | ۱۶۱ | اتباع رسول ﷺ ب |
| ۲۲۵ | معجزہ الشیء الاثمی ﷺ | ۱۶۵ | اطاعت اور اتباع میں فرق |
| ۲۲۷ | معجزہ قرآن پاک | ۱۶۷ | يُحِبُّكُمْ اللّٰهُ |
| ۲۲۹ | معجزہ معراج النبی ﷺ | ۱۷۱ | اطاعت رسول ﷺ ب |
| ۲۳۰ | معجزہ شق القمر | ۱۷۳ | گلِ حکمت |
| ۲۳۱ | معجزہ رحمت شمس | ۱۷۷ | اصل دین شریعتِ مطہرہ پر عمل ہے |
| ۲۳۲ | معجزہ احیاء موتی | ۱۸۰ | اقوالِ حکمت اور آداب |
| ۲۳۳ | ایمان کی قسمیں | ۱۸۲ | اہل سنت و جماعت |
| ۲۳۶ | معجزہ انگشتر مبارک سے چشمہ پھوٹنا | ۱۸۵ | آدابِ مصطفیٰ ﷺ ب |
| ۲۳۷ | مسند افضل پانی | ۱۸۹ | پند |
| ۲۳۸ | معجزہ شفاء الامراض | ۱۹۲ | فضیلت صحابہ عظام اور آداب |
| ۲۴۰ | معجزہ حسن و کمال | ۱۹۳ | باغِ مصطفویہ کے خوشنما شگفتہ پھول |
| ۲۴۱ | معجزہ اؤنٹ کا گفتگو کرنا | ۱۹۶ | فتویٰ: گناہ صحابہ بے ایمان ہے۔ |
| ۲۴۲ | معجزہ طوبیٰ محترم | ۱۹۷ | اصطلاح شرع میں صحابی کے کہتے ہیں |
| ۲۴۳ | معجزہ ہرنی | ۱۹۹ | متعلقات نبوی ﷺ ب |
| ۲۴۵ | معجزہ نباتات | ۲۰۳ | حضرت دحیہ بن کلیب رضی اللہ عنہ |
| ۲۴۶ | معجزہ کھجور کا تنہ | ۲۰۶ | مومن اور منافق |
| ۲۴۷ | اقوالِ محبت | ۲۰۹ | رضاءِ محبوب اور تحویلِ قبلہ |
| ۲۴۹ | معجزہ جنتی پہاڑ | ۲۱۲ | خواجہ اوس قرنی علیہ الرحمۃ |
| ۲۵۱ | معجزہ تخمیر طعام | ۲۱۴ | حدیث قدسی "فقرأ" |
| ۲۵۲ | معجزہ طعام کا کلام | ۲۱۵ | خوشبوئے محبت |
| ۲۵۲ | معجزہ دست مبارک کا مس ہونا | ۲۱۹ | علامتِ محبت |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|-----------------------------------------------------|------|---------------------------------------|
| ۲۴۲ | معجزہ بادلوں کا سایہ کرنا | ۲۵۳ | معجزہ خوشبو دار بنانا |
| ۲۴۲ | معجزہ دودھ پلانے والیاں | ۲۵۴ | معجزہ اندازِ عطا |
| ۲۴۴ | معجزہ درود و سلام کے موتی نچا کر کرنا | ۲۵۶ | ظہور قدسی ﷺ |
| | مستقیضائے درود و سلام | ۲۵۸ | عید میلاد النبی ﷺ |
| ۲۴۵ | بیتنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم | ۲۶۲ | معجزہ نمائشِ ابداتِ عالم |
| ۲۴۶ | خواب مبارک حضرت علی رضی اللہ عنہ | ۲۶۳ | معجزہ شہادت دینا |
| ۲۴۷ | چار یار رضی اللہ تعالیٰ عنہم | ۲۶۳ | معجزہ نار بجھ گئی |
| ۲۴۸ | حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ | ۲۶۴ | معجزہ کعبۃ اللہ کا تعظیم کرنا |
| ۲۴۹ | حضرت بلال رضی اللہ عنہ | ۲۶۴ | معجزہ طیب ظاہر |
| ۲۸۰ | آذان | ۲۶۴ | آباد اعداد کا ایمان |
| ۲۸۱ | حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ | ۲۶۴ | معجزہ ملائکہ کا زیارت کرنا |
| ۲۸۲ | حضرت امام عظیم علیہ السلام | ۲۶۵ | معجزہ نام مبارک |
| ۲۸۵ | مسئلہ فقہ حنفی "درود شریف" | ۲۶۶ | علم حساب کی روش سے اصل کائنات |
| ۲۸۶ | حضرت امام شافعی علیہ السلام | ۲۶۷ | معجزہ چاند سے باتیں کرنا |
| ۲۸۷ | حضرت امام بخاری علیہ السلام | ۲۶۷ | معجزہ خدمت گزار مستورات |
| ۲۸۹ | حضرت رابعہ بصری علیہ السلام | ۲۶۷ | معجزہ مریضہ حضرت علیہ السلام |
| ۲۹۱ | حضرت داماد علیہ السلام | ۲۶۸ | معجزہ روز سعید و بد و منیر |
| ۲۹۲ | حضرت غوث اعظم علیہ السلام | ۲۶۸ | شیطان شیخ نجدی کی شکل میں |
| ۲۹۳ | حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ السلام | ۲۶۹ | معجزہ بکریوں کا اظہارِ محبت کرنا |
| ۲۹۴ | حضرت مخدوم آفت ثانی علیہ السلام | ۲۶۹ | معجزہ مہرِ نبوت |
| ۲۹۹ | خدا صلی اللہ علیہ وسلم | ۲۷۰ | معجزہ شش الصدر |
| ۳۰۳ | خواجہ محمد سعید علیہ السلام | ۲۷۰ | معجزہ زیارت کرنا |
| ۳۰۴ | اشیخ الکبریٰ محمد بن عبد الرحمن بن عربی علیہ السلام | ۲۷۱ | معجزہ آرزو بہت جلد پور ہونے پر نمایاں |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|---------------------------------------------|------|--------------------------------------|
| ۳۹۰ | غریبہ حاضری بارگاہ حوزہ تعلیمین ب | ۳۰۶ | امام غزالی مدظلہ |
| ۳۹۱ | درود شریف اور سلام | ۳۰۸ | السید نور الدین سعدی زمینی مدظلہ |
| ۳۹۵ | زیارت الشہیدین الکرمین | ۳۱۰ | الشہیدین الکرمین کے دشمنوں پر عذاب |
| ۳۹۶ | سبز گنبد پر ملائکہ کا نزول | ۳۱۱ | علامہ ابو میری مدظلہ |
| ۴۰۰ | الوای صلوٰۃ و سلام | ۳۱۳ | اشعار قصیدہ بردہ شریف |
| ۴۰۱ | کیغیۃ الصلوٰۃ والسلام ب | ۳۱۴ | الشیخ ابو بکر شیبلی مدظلہ |
| ۴۰۳ | امام اعظم مدظلہ | ۳۱۶ | مولانا عبد الرحمن جامی مدظلہ |
| ۴۰۴ | ابو الحسن شافعی مدظلہ | ۳۱۸ | مرشدی اکمل سید نور الحسن بخاری مدظلہ |
| ۴۰۵ | الشیخ احمد الکبیر رفائی مدظلہ | ۳۲۱ | اعلیٰ حضرت احمد رضا مدظلہ |
| ۴۰۶ | السید نور الدین محبی شریف مدظلہ | ۳۲۳ | السید گل حسن شاہ مدظلہ |
| ۴۰۷ | الشیخ ابن ثابت مدظلہ | | روضۃ الخارمہ ب |
| ۴۰۹ | حضرت حاتم اصم مدظلہ | ۳۲۶ | فوائد الصلوٰۃ والسلام |
| ۴۱۰ | الشیخ حماد ابوالخیر الاقطع مدظلہ | ۳۲۹ | حقیقت درود شریف |
| ۴۱۱ | السید عبدالسلام حسینی مدظلہ | | روضۃ السادسہ ب |
| ۴۱۳ | الشیخ تاج الدین قلعی مدظلہ | ۳۶۰ | حاضری حرم رسالت |
| ۴۱۵ | الشیخ ابوالخیر علامہ بخاری مدظلہ | ۳۶۶ | احادیث مبارکہ و واقعات |
| ۴۱۷ | منہیات درود و سلام ب | ۳۶۹ | استغفار |
| ۴۲۱ | یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ب | ۳۷۴ | صفوح عن الزلات علی الطہر |
| ۴۲۷ | استغاثہ حاجات | ۳۷۷ | کلام لطیف |
| | روضۃ السابعہ ب | ۳۸۱ | استغاثہ بارگاہ حوزہ تعلیمین ب |
| ۴۳۲ | فضل درود و سلام پر شیخ امام شافعی رحمہ اللہ | ۳۸۴ | توش تیشع بزمانہ بعثت |
| | دن ۱۵ اور سال کے آیتہ میں | ۳۸۵ | بعد از وصال شریف در شمار |
| ۴۳۷ | رمضان المبارک میں درود شریف کی فضیلت | | |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|------------------------------------|------|---------------------------------------|
| ۴۷۵ | تعمیر المسجد النبوی زاد خیرہ خلدیم | ۴۴۴ | رجب المرقب کو درود شریف کی فضیلت |
| ۴۷۸ | فضائل الکریمۃ النورۃ ب | | شعبان المعظم کو درود شریف کی فضیلت |
| ۴۷۹ | فتویٰ امام مالک مبارک | ۴۴۵ | ربیع الاول شریف کو درود شریف کی فضیلت |
| ۴۸۰ | قول فیصل انفضیت | ۴۴۷ | پیر کو درود شریف کی فضیلت |
| ۴۸۱ | حکمت | ۴۴۸ | جمادى الباریک کے اسماء مبارکہ |
| ۴۸۲ | اسماء مبارکہ الکریمۃ النورۃ | ۴۴۹ | جمادى الباریک کو درود شریف کی فضیلت |
| ۴۸۳ | تاسیس شہر الکریمۃ النورۃ | ۴۵۰ | جمادى الباریک کو درود شریف کی فضیلت |
| ۴۸۶ | گلدستہ محبت | ۴۵۱ | حقیقت الامر درود شریف |
| ۴۸۷ | خاک شفا | ۴۵۲ | ویدار الہی ب |
| ۴۹۲ | روضہ اطہر زاد خیرہ خلدیم ب | ۴۵۳ | خالخدر کل الخدر طر |
| ۴۹۶ | حاضری بارگاہ محبوب ب | ۴۵۴ | سیدنا علی مرتضیٰ کا ارشاد پاک |
| ۴۹۶ | احادیث مبارکہ آ عدد | ۴۵۵ | حدیث پاک انبیاۃ کمال الحق |
| ۵۰۲ | حقیقت الامر درود شریف | ۴۵۶ | مفتوحہ امرز اسفہر جان جاناں عبادتہ |
| ۵۰۳ | اماکن متقدسہ - ریاض الجنۃ | ۴۵۷ | البتہ عبدالعزیز و قباخ مبارک |
| ۵۰۶ | جبل احد - مساجد - کنوئیں - پہاڑ | ۴۵۸ | ادراک زیارت |
| ۵۰۹ | جنۃ البقیع | ۴۵۹ | ترجیمات ثلاثہ |
| ۵۱۰ | معجزہ کاظمیہ جبل احد کے امن میں | ۴۶۰ | قانون قدرت |
| | روضۃ الآمنہ ب | ۴۶۱ | شطنیات |
| ۵۱۲ | تہجد | ۴۶۲ | شیر ربانی |
| ۵۱۷ | درودوں کے عظیم تحفے | ۴۶۳ | خلیہ مبارک ب |
| ۵۲۱ | درود شریف نور مجسم علی اللہ تعالیٰ | ۴۶۴ | ہجرت گاہ رسول ب |
| ۵۲۲ | درود شریف ابراہیمی علیہ السلام | ۴۶۵ | منزل شوق |
| ۵۲۳ | درود شریف اولیاء نقشبندیہ مجددیہ | ۴۶۶ | درود مسعود اور حبیب محبوب |

| صفحہ | عنوان | صفحہ | عنوان |
|------|----------------------------------|------|-----------------------------------|
| ۵۲۰ | صلوٰۃ الزیارت درود شریف مجربہ | ۵۲۵ | درود شریف دلائل الخیرات |
| ۵۲۱ | درود شریف ہشتی | ۵۲۷ | درود شریف تاج |
| ۵۲۱ | درود شریف الشفاء درود شریف تریاق | ۵۲۹ | درود شریف صلوة منجیۃ |
| ۵۲۲ | درود شریف لغز بختیہ | ۵۳۰ | درود شریف لکھی |
| ۵۲۲ | صلوٰۃ الکبیر - درود شریف نافع | ۵۳۲ | درود شریف نور |
| ۵۲۳ | صلوٰۃ حضور - صلوة السب | | صلوٰۃ اکبریم والتعظیم |
| ۵۲۵ | قول الشیخ الاکبر درود شریف بخت | ۵۳۲ | درود شریف قضیدت |
| ۵۲۵ | بلغ الصلٰۃ بکمالہ | ۵۳۲ | درود شریف ہزارہ |
| ۵۲۹ | شفاعت مسطیٰ ب | ۵۳۳ | درود شریف زیارت درود شریف صدقہ |
| ۵۵۱ | حدیث پاک شفاعت - | ۵۳۳ | درود شریف مفتح البرزخ درود البرزخ |
| ۵۵۵ | امید افزاء آیت کریمہ | ۵۳۵ | درود شریف سعادت |
| ۵۶۰ | خصائص مسطیٰ ب | ۵۳۵ | درود شریف افضل درود شریف رحمت |
| | مسئلہ | ۵۳۶ | درود شریف الکامل |
| ۵۶۶ | شیرکات البقی الخمار ب | ۵۳۶ | صلوٰۃ التکات صلوة ماسی |
| ۵۶۷ | شیرکات اختیار | ۵۳۷ | درود شریف کوش درود شریف شریعت |
| ۵۶۹ | شاہی مسجد لاہور میں شیرکات | ۵۳۸ | صلوٰۃ التوبۃ القیامہ |
| ۵۶۹ | شیرکات کے انوار و اشارات | ۵۳۸ | درود العطار ، درود الکبریٰ |
| ۵۷۱ | زائر حرم سے ایک سوال | ۵۳۹ | صلوٰۃ الجامعہ |
| ۵۷۳ | بدیہ عقیدت بر تحفہ الصلوٰۃ | ۵۳۹ | صلوٰۃ ذاتیہ درود شریف قادریہ |
| ۵۷۶ | صلوٰۃ وسند نامی درود پنجابی | | |

” تَحَنَّنْ بِالْحَنِيفَةِ رَبِّهِ سَكِينٌ ”

مُبْتَخَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝
 پچ سوۃ الفکر ۱۷۸ تا ۱۸۲

نَحْمَدُهُ وَنُصَلِّي عَلَى رَسُولِهِ الْكَرِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نقشِ جمیل

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کیا باغبان لم بڑی کاچن میں نظر ہوئے ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے
☆ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اس فقیر پر یہ انعام فرمایا کہ اللہ و وحدہ کا ذکر اور رسولِ مکی ﷺ پر
دُرود و شریف پہنچانے کی ترغیب دلانے کے لیے یہ کتاب "تحفۃ الصلوٰۃ" تحریر ہوئی۔
رسبت کریم نے اپنے کمالِ فضل و کرم سے توفیقِ ارزانی عطا فرمائی کہ سینہ کو کشادہ فرمایا اور ہر قسم
کے اسباب ہمتا فرمائے چونکہ میرے لئے دُرود و سلام سے زیادہ دنیا و مافیہا میں اور کوئی چیز
مغرور و مجبور نہیں اور اسی کو اپنی کتابِ مستطاب کا موضوع بنایا اور یہ تحفہ منجملہ الوارِ دلائل
انخبارات کی ہی توری کر نہیں ہیں اور جنہوں نے اُمتِ مسلمہ میں اللہ سبحانہ کے ذکر اور رسولِ کریم
ﷺ پر دُرود و شریف کو اپنا وظیفہ اور مشعلِ حیات بنایا وہ بفضلِ تعالیٰ دونوں جہانوں میں
فلح پاگئے اور اللہ رب العزت کو بھی دُرود و شریف سے بڑھ کر کوئی وظیفہ مجبور نہیں جو
کرباتِ وحدہ و ملائکہ توریہ کا وظیفہ ہے۔ ایک لمحہ یا ایک دن یا ایک سال کے لئے نہیں بلکہ
ازل سے ابد الابد رسبت کریم مع ملائکہ رحمتیں بھیج رہا ہے اور اتنی رحمتیں بھیجیں کہ اپنے مجبور
"نور" کو ختمِ رحمت بنا دیا۔ تمام کائنات ازل تا ابد اسی دریا سے رحمت سے اپنی جھولیاں
بھر رہی ہے اور بھرتی رہے گی۔

نَحْمَدُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عُرْوَةً مِنَ الْبَحْرِ أَوْ سَقَاتَيْنِ الْيَتِيمِ
ہر کیے زایشاں بخوابد از رسول اللہ عطا
کفِ ذائب بحرِ خود شش قطر و از ابر سخا

علہ تمام انبیاء و سکوا و کرمہ و علیہم السلام کے بحرِ رحمت سے ایک چلو اور بار بار ان کرم سے غلاق کھنکی
منہ پر کے ایک گھونٹ کے طالب ہیں۔ یعنی ہر کسی کے دامن میں غیر سب حصہ ہے کہ اللہ کے حکم کی مطابقت ہے۔

○ تا یہ نصیب ہوا کا مقصود محض امتثال لایمیر اللہ اور محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور اُمتِ محمد کو درود شریف کا شوق دلانے کے لئے انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کرام کے مشیرات کو ربط کے ساتھ بیان کیا تاکہ اُمتِ مسلمہ کا ہر وقت کا مشغلہ حضور رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجنا ہو۔ اگر ایسا ہوا تو اس عمل کے ساتھ ساتھ درود شریف کا تحفہ دہیار رحمتہ قلبیہ میں پیش ہوا کرے گا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک خوش ہوگی اور بیت کریم راشدی ہوگا اور یہی مقصود و مطلوب ہے۔ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ اپنے کمال فضل سے درود شریف کے انوار و تجلیات سے ہمارے قلوب کو نور کرے۔ آمینہ کامل ہے کہ اس راہِ عمل سے قبولیت کی ہوائیں بشارتیں لے کر ہم پر آئیں اور وصول الی اللہ کی خوشبوؤں سے ہمیں معطر کریں اور توازیں۔ "ایں دُعَا از من و جملہ احباب آمین باد"

☆ یہ فقیر اپنی بے بضاحتی علم اور کم مائیگی عمل کو خوب جانتا ہے۔ لیکن بایں ہمہ مدتِ مدید سے لیادِ تفحص اور تحقیق سے مختلف گھٹانِ محبت سے مختلف قسم کے رنگین پھول چٹن چٹن کر میں نے یہ تحفۃ الصلوٰۃ کا گلہ تہہ سجایا ہے اور اس گلہ تہہ میں سید الکائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور پروردگارِ زکوة نبوت صحابہ کرام کا ادب اور تجلیاتِ رسالت کے نورِ نظر اہل بیت اطہار کی محبت اور اُن کے فضائل و کمالات کی رنگینی اور خوشبو چڑھی بسی ہے اور اولیاء عظام اور علماء کرام کے مشیرات سے اس گلہ تہہ مقدسہ کی ڈالیاں نیسی طرز اور نئے انداز سے تراش تراش کر سجائی ہیں کہ اُن کی مہک سے ایمان والوں کے دماغ معطر ہوں اور حسنِ عقیدت سے ایمان کی رونق نصیب ہو۔ "يَزِدُّكَ اللّٰهُ عِلْمًا اَقْبَالَ اَوْسَيْنَا"

☆ "تحفۃ الصلوٰۃ الی النبی الخیار درود شریف کے پھولوں کا گلہ تہہ ہے۔ درود شریف میرا وظیفہ حیات اور نعمت ہی میرا وسیعہ نجات ہے۔ یہ پھول میں نے تلباء اور رشحاتِ قلم اولیاء عظام اور علماء کرام کے باغوں سے صاحبِ الحُسن الجمال اور صاحبِ البہجۃ والکنانِ نصیبی و نسیمِ غلیبہ کی بارگاہِ رحمت کے لئے پختے نہیں۔ اس میں فقیر کا اپنی طرف سے کچھ نہیں یہ سب فیضِ اولیاء عظام ہے اور انھیں کے باغات سے کلیاں توڑ توڑ کر یہ گلہ تہہ سجایا اور بنایا اس میں طرح طرح کے اسماء و صفاتِ الہیہ اور صفاتِ محمدیہ اور اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے جو میری دعا پر آمین کہے۔

بہارِ نبویہ

میش خندانِ نبویہ

کمال استحضار علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ اور عجیب چمک دمک
اور رنگ بولپٹے دامن میں سمیٹے ہوئے، خود بھی منور اور نور منین کے قلوب کو بھی منور کرنے
والے، اس گلستانِ رسالت کے پودوں، ٹہنیوں اور شاخوں - چمنستانِ ثبوت کے پھولوں اور
پھلوں سے اس باغیچہ کائنات کا حقیقی مالک یحییٰ بن علی علیہ السلام مسرور اور راضی - فقیر
نے اپنی جبر کی گھڑیوں اور لمحات میں اپنی محبت کے آنسوؤں سے اس کی آبیاری کی ہے
نبی صے در دی میں بن کے ملین بنا کے سہرا چڑھا کر چلی آں
گلاب چنبہ زمر و کلیاں سجا کے منظوی میں پاں چلی آں
گشتِ طیبہ کا گل سرسید :-

○ سرزمین ہند میں سرحد اور پنجاب سے بیچ لاکر طیبہ و بکلیاں کی خاک پاک کے ایک گلاب میں
بویا گیا۔ پھر سالہا سال آبِ فضل سے اس کی آبیاری ہوئی اور پھر یہ سلسلہ پھلا پھولا پھیلا تو علوم
حکمت و معرفت اور اسرار و انوار کے پھل اُس میں لگے تو سرکارِ امام ربانی قدیم زمانہ
محبوبِ محمدانی مکیہ انوار رحمانی حضرت محمد و الف ثانی الشیخ احمد نقشبندی قدس سرہ العزیز
جیسا ایک پھول گلستانِ مصطفوی میں کھلا۔ جن کے فیض کی خوشبو چار دانگِ عالم میں پھیلی
گئی اور علم و عرفان کے موتی کھیرے اور کائناتِ عالم میں شہرتِ مصطفوی کے سیرۂ و مروت
وہ نقشے نظر آنے لگے جس سے نفوسِ قدیریہ صحابہ کرام کا دہر یاد آگیا۔

سرحد جو مدینہ منورہ کی ایک کھڑکی ہے۔ ایک دروازہ ہے۔ مدینہ منورہ آقا و رسولی
رسول کا شہر ہے اور سرحد شریف علّام اور نائبِ رسول کا شہر۔ اس سارے باغ کی
رونق اور خوشبو درود شریف سے ہے یہ خوشبو تے درود شریف امام ربانی نے رسانی۔
یہ سب اسی درود شریف کے فیضان میں اور یہ اسی صلوٰۃ و سلام کے انوار میں۔ اُکلیا
نقشبند کا یہ ٹخنہ درود شریف بہر صورت مقبول و منظور ہے۔ یہ وظیفہ درود شریف تمام وظائف
سے افضل اور افضل الخاص و ظاہر ہے۔ جس میں حضور ہی حضور ہے۔ غیرِ نبوت نام کی نہیں ہے
خاک شو خاک تا بروید گل
کہ بجز خاک نیست منظر گل

عشق و محبت کی راہ کی خاک ہر جا خاک تاکہ پھول لگیں۔ خاک ہی تو منظر گل ہے۔



○ دُرود شریف "انشر احوال" انوارِ سینہ کے حصول کا سبب اور کثیر اسرارِ قلبیہ کے انکشاف کا ذریعہ خواب و بیداری میں نبی رُوحِ حرمِ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور یومِ المہر کی نتیجہ شہادت و شفاعت اور یہ مقامِ طہیّت تک پہنچنے کا زمینہ - ظاہری، باطنی، اَرْزاقِ جسمی، رُوحی خصوصیات کا خورِ خیمہ ہے اور بہت سے فوائد و فضائلِ خفیہ، معارفِ ربّانیہ، حقائقِ رحمانیہ، انوارِ روحانیہ اور علومِ لدنیہ "واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعلم و رسولہ" کا گنجینہ ہے۔ دُرود شریف، شیرِ شیطان اور دُوسرے خناس سے مامون و محفوظ رکھتا ہے۔ الہامِ اَوّسوس میں تیار کیا گیا دُرود شریف ہی ہے۔ دشمنوں پر فتح اور کامرانیوں اِسی سے ملتی ہیں۔

☆ مکتبہ المفسرین صلی اللہ و رسولہ الکریم۔ محمد عیسیٰ علیہ السلام کا سنی حنفی نسبتِ نقشبندی مجددی اور نسبِ خانہ انِ مغلّیہ کا ادنیٰ فرد جس کے آباء و اجداد شہنشاہِ جہانگیر، شاہجہان اور اورنگ زیب عالمگیر علیہم السلام جو امامِ ربّانی مجددِ الفتن ثانی قدس سرہ الغریز کے فیض سے توفیق اور فقیر بھی آپ سے نسبت رکھنے والا ایک ادنیٰ غلام، اُستادِی العلماء شیخ الحدیث سیدی ابوالبرکات سید احمد قادری علیہ الرحمۃ جامعہ حزب الاحناف لاہور سے سند یافتہ ہے۔ یہ انھیں بزرگانِ دین کی نگاہ اور محبت کا نتیجہ ہے۔

بحال ہمنشینِ درمن اثر کرد و گزرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم

☆ یہ تحفۃ الصلوة محبتِ رسول کا درس ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ خیر و فضائل و کمالات اور معجزات کے بیان سے ایمان کو تازگی، آنکھوں کو نور اور دل کو سرور ملتا ہے۔ حبّ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ استقامتِ صبر و تحمل سے دُرود شریف پڑھنے والے کو جب مقامِ غیبی بہت سے حضورِ نبی صیب ہوتی ہے تو قلب کی ایسا ہی طراوت اور تازگی، فواد کو اذعانِ رُوح کو راحت اور صدر کو انشر احوال نصیب ہوتا ہے۔

○ خاک ہو جا۔۔۔ خاک! کس در کی؟ "خوش آن سرے کہ بر آن آستان خاک شود" محمد عربی کا بڑے ارض و سماست صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ خاک دُش است تاج بر سر اوست محمد عربی کا بڑے ہر و ستر است صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ خاک دُش نیست خاک بر سر اوست

☆ اللہ کی برکات کا نشان ہے۔ ہمارے پیارے رسول اور اللہ سبحانہ کے محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ جنت میں لکے جائیں گے۔ دیکھ بھنکے باقی رہیں۔ "سیدی شریانی"



علیہ السلام کی۔ یہ خاکی، درپاک کی خاک سر پر رکھ کر عرض کہاں ہے۔

من آں خاکم کہ ابو نو بہاری کُنداز لُطفت بر من قطرہ باری
اگر بر وید از تن صد جانم چو سوسن شکر لطفش کے توام

الحمد لله الذی هدانا لهذا لو کنا لنهتدٰی لولا ان هدانا الله
○ یہ عزیز خلیل تحفہ رسید امام ربانی سرکار مجدد الف ثانی نور اللہ مرقدہ، بحضور حضرت
طہسین، شفیع المؤمنین علیہ السلام پیش کرتا ہوں۔

شاہاں چہ عجب گر بنوا زند گدارا

اللفظ صلی علی سیدنا محمد بن عبد الوہاب وعلی آلہ اہل البیت وکصلیہ العظام وبارک وسلم

گزارش حوالہ فی :-

من پیچم و کم از پیچ ہم بیاضے از پیچ و کم از پیچ نیامد کارے
ہر چہ کہ از اسرار حقیقت گویم زانم بہ بود بہرہ بجز گفتارے

☆ ارباب علم و عرفان اور اصحاب ذوق و وجدان کے قلوب اور ارواح، ڈر و شریف
سے مستعد ہوں۔ یہ تحفہ بفضلہ تعالیٰ اس فقیر نے اپنی کم علمی کے باوجود بسیار کوشش سے مناسب
الفاظ اور صحیح روایات سے احاطہ تحریر کیا ہے اور بلیغ اشارات سے نشان دہی کی ہے
لہذا مجھے بھی اپنے اوقات مخصوصہ میں دعائے خیر سے یاد رکھیں۔

☆ مستفیضان تحفہ سے امید ہے کہ فقیر کی اعتراضات، حوالہ کی کمی بیشی سے درگزر کرتے
ہوئے اصلاح کے لیے لکھیں۔ اس کے لکھنے کی محض نیت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا اور
حضور خیر عرب ناز عظیم، نور مجسم، شفیع معظم علیہ السلام کی محبت اور قیامت کے روز شفاعت
اور مغفرت ہے اور اس میں توحید و رسالت اتباع، تعظیم و محبت ادب کو بھی بطور

علم میں پیچ بول بلکہ پیچ سے بھی کمتر۔ ایسے پیچ اور کمتر از پیچ سے بھلا کیا ہو سکتا ہے۔ یہ جو اسرار و حقیقت
کے مسائل بیان مجھے میں تو صرف اُن کا ناقل ہوں اور ترجمان اس سے زائد کچھ نہیں۔ میرے لیے یہ نیت
کافی کافی ہے کہ توفیقہ تعالیٰ میرے قلم کا قبلہ توجہ کا کعبہ و کرشمہ لاگ علی الذی لا یلزم "درود شریف" بنا۔
لے درت کعبہ ارباب نجات رقیب و جہک رفی کل مصلات

موضوع بیان کیا کہ شریعت مطہرہ پر عمل سے ہی درود شریف کے صحیح طور پر اتنا حاصل ہوا
گے کیونکہ عمل کے بغیر درود شریف کے فوائد کا حصول ناممکن ہے۔ سنتِ مطہرہ
علیٰ صاجرہا التنازل والتمیز کی تبلیغ و ترویج اور اس پر عمل سے ہی تکمیل درجات ہوگی فضائل
کمالات اور معجزات انبیاء علیہم السلام اور اوقات ^{علیہ السلام} تقاضا اولیاءِ عظام و علماءِ کرام کے بیان سے
شوق و ذوق اور محبت کو بڑھانا مقصود ہے۔ بندہ نے وہی بیان کئے جو درود شریف
سے متعلق تھے تاکہ درود شریف پڑھنے کا ذوق و شوق جنوں کی حد تک پہنچے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي أَرْسَلْتَنِي مِنْهُ نَجِيَّةً وَسَلَامًا وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَامًا

خدا در انتظار محمد مانیست محمد چشم براه شمار نیست

خدا مدح آفرین مصطفیٰ بس محمد حامد حمد خدا بس عز و جلال علیہ السلام

مُناجاتے اگر باتید بیان کرد
 بہ بیٹے ہم قناعت عیثواں کرد

محمد از تو می خواهم خدا را
عزیز من و تو را از خدا

الهي از تو عشق منقطع را

فقیر نے تحفہ الصلوٰۃ الی النبی المختار کی مالیت میں جن جن کتب سے خوشہ چینی کی اور استفادہ کیا۔ رب کریم ان مصنفین و مؤلفین کے درجات بلند فرمائے اور انہیں اپنے خاص فضل سے نوازے میل حسرت و تشرُّ ان کی غلامی میں فرمائے اور جب بارگاہِ کربھی میں روزِ قیامت حاضر ہو تو وہ روزِ قیامت ہر کسے در دست گیر و نامہ را

من نیز حاضر شوم تحفته الصلوة در بقیع

۱۔ رستہ کریم اپنے محبوب مکی المذنب علیہ السلام کی شہادت اور شفاعت سے نوازے اور میری اس کاوش کو اپنے کمال فضل و کرم سے شرف قبولیت عطا فرمائے اور زندگی کے بہتات کا کفارہ بنائے۔ اور غالب دُعا کو اپنی طلبِ محبت اور یامہمت میں رکھے۔ آمین

تقشست کر ما باد مانده که جیستی را نمی بینم تقاضی

مگر صاحبی بیرون رحمت کند و کار ایس میکن و دعا

تبصرہ فرمادے :- کلمہ مبارکہ "عَدُوٌّ لِلَّهِ وَلِلنَّبِيِّ وَاللَّيْمَةِ" کا تحقیق بلا اختلاف جائز و مستحسن ہے۔

اعراض کا اعلیٰ۔ اعراض اور ان کا قلمی امراض "اعینیت" سے ہے۔ زیادہ ثبوت کے انوار کا

حصول درود شریف باسم اللہ و باسم محمد ﷺ اور نعت صلوات و سلام سے ہے۔ نہ کہ درود پاک بظہر بارزد و مستتر اس طرح مبارکہ «عَزَّوَجَلَّ ﷻ» بغیر واو میں ایک لیت نفس نکتہ مضمر ہے مانند کلمہ طیبہ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ﷺ یہاں بھی واو عاطفہ نہیں جو بعد اور بیگنہت کی علامت ہے۔ کلمہ طیبہ اسماء ذاتیہ اور یہ کلمہ مبارکہ اسماء صفاتیہ پر مشتمل ہے۔ ثابت ہو کہ نام خدا، اسم مصطفیٰ سے اور ذات خدا، ذات مصطفیٰ سے جدا نہیں۔ یا سُبُّ التَّوْفِيقِ وَبَيْدِهِ اَرْقَاكَ الشَّحَقُّ وَهُوَ الرَّفِيقُ ط

یہی اَنْتَ جَمِیْنِ وَطِیْبِ قَلْبِیْ آمده ہونے تو قدسی ہے درماں طیبی چشم رحمت بخشا سنے من آموز نظر لے قریشی لقی و ہاشمی و مطلق گلدستہ صلوات و سلام : وَذَكَرَ الْاَلْسَانُ لِقَائَهُ وَذَكَرَ الْقَلْبُ وَنَوَسَتْ ذُوکُو الرُّوحِ دَلْعَهُ ط یہ لذت روحی ہے نہ حظ نفسی۔ ذکر روحی سربلہ راز اور یہ کیفیات قلبی نہفتہ اسرار ہیں جن کا انشاء عند النور و الغریبہ جاریہ نہیں۔ فقیر کے اس نسخہ کا استعمال اور درود شریف سے اشغال اتنی بڑی سعادت کی بات ہے۔ جن کے انوار کا بیان الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ فَاَنْتُمْ ط

فَقِي كُلِّ لَفْظٍ مِنْهُ رَوْضٌ مِنَ الدُّنْيَا وَفِي كُلِّ سَجْدَةٍ مِنْهُ عَقْدٌ مِنَ الْاٰلَاہِ شہنشاہ اقلیم و جنوں، بخورہ گرمخام محمود ﷺ روزِ فتح مکہ نظر کعبہ اللہ میں داخل ہوئے تو یہ آیت کریمہ دَقْلُ جَاءَ الْحَقُّ وَذَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ ذَهُوْقًا ۝ پڑھ کر اپنی چھڑی سے بتوں کی طرف اشارہ کیا۔ وقوعہ گر گر پاش پاش ہو گئے۔ یوں سیکٹ اللہ ۳۶ بتوں سے پاک ہو گیا۔

قلب و روح کا وضو :- آیت کریمہ شریفہ طیبہ باریہ کلمہ طیبہ ترکیز قلب و تصفیہ باطن کے لئے کیر ہے۔ وہ یوں کہ جائے الحق کہتے جہتے قلب پر ضرب لگائے اور ذہق الباطل کی ضرب

عہ خواب میں ایک بزرگ سفید ریشمیں رنگ دھار زلف اور وجہ پہرہ سے کہہ رہا ہوں کہ حقیر کا یہ حتم ؟ اللہ عز و جل بغیر نہیں بغیر اور متحدہ عز و جل ہے۔ اس مبارک نعت طیبہ قلبی تقویت دی اور اس نکتہ کی تسبیح اور بعض ترتیب تکمیل میں مدد دی۔ اور مجھے نکالیہ تالیف اور تصنیف میں توفیق ارزانی پائی۔

جس مقام کے بیان میں انسانی عقل عاجز ہو اور الفاظ کی دہائی وہاں تک نہ ہو متعین فاقہم سے اشارہ کرتے ہیں۔ اس نکتہ کے ہر ہر لفظ میں محبت کا باغچہ کھلا ہے اور اس کی ہر ہر سطر حکماء و متوہوں کے بار پر دے ہوئے ہے۔

سے باطل کو باہر جانب پشت پھینکے۔ کلمہ طہیر میں نفی اثبات سے پہلے ہے۔ اور اس کلمہ مبارکہ میں اثبات نفی سے پہلے۔ جبکہ محاصل دونوں کا ایک ہے۔ مومن کے دل کی موتی قبلہ نما کی یکسوئی کی طرح اللہ سبحانہ کی طرف رہتی ہے۔ سالک کو چاہیے کہ شب و تاریک میں دل کو کعبہ حقیقی تصور کرے جو تمام عبادات شریعتیہ و معنویہ کا قبلہ ہے۔ اس کعبہ حقیقی کے گرد و گروہوا، ہوس اور نفس کے ہزار بائست ہیں۔ ان کو ان کلمات قرآنیہ کے تہر اور سنان لسانیہ کی ضرب سے پاک کرے۔ درود شریف علیہ کے جابر اُلفت سے سرشار ہو کر صاحب درود شریف رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے اندر بسالے۔

پہندار ایک مہربان از دل عاشقِ دوہر گز چو میر و مبتلا میرد، چو خیز و مبتلا خیزد
چو بعد از مرگ من بینی گویہ برگور من رستہ نوشتہ نام آنجاناں بر برگ گیارہ خیزد
دُعائے تحفۃ الصلوٰۃ : اللّٰهُ الْمُخَلِّصُ شَارِعُ اُمِّ الْقُرْنٰی مِنْ تَحْتِ الصَّلٰوۃِ کِی افلاک کی دستی کی۔ اور الدینۃ المُنَوَّرۃ شَارِع طہیر میں مسائل پر نظر ثانی کی گئی۔ نیز اَضَعْتُ الْعَبیدَ نَے مُؤَدَّہ ۹ سوالِ اعظم ۱۳۱۶ بروزِ بُدھ بعد نمازِ عشاءِ معہ مسودہ طواف خانہ کعبہ کے بعد مقامِ ابراہیم علیہ السلام پر دُعا اور الدینۃ المُنَوَّرۃ بابِ جبرائیل علیہ السلام پر بوقتِ سحر عرض کی۔

”اے رب محمد! اعز و علّٰی بِنَفْسِی اللّٰہِ عَلَیْہِ سَلِّمْ اِس تحفہ کو مقبول معروف اور مشہور فرما“

☆ شرف حج سبک اللہ شریف : اللّٰہُ تَعَالٰی مَجْدُو الْکَرِیْم نے اپنے کمالِ فضل و کرم سے اس سعادتِ عظمیٰ سے ہمراہ فرمایا اور پھر بار بار الدینۃ المُنَوَّرۃ رنگ گلشنِ نبوت اور بے چین نبوت

علیہ درود شریف آپ کو ثوابِ حیات اور جاہِ ہم سے بڑھ کر ہے۔ آپ کو قیامت کی گرمی کو بھگاتا ہے اور آپ حیاتِ زمیگ برعکاس ہے۔ درود شریف وہ جامِ محبت ہے جو بھرِ محبوب کی لنگی بھگاتا ہے اور خوفِ مرگ سے بے نیاز کے برزخی اخروی دائمی زمیگ عطا کرے۔ اَللّٰهُمَّ اٰمِنًا شَرِیًّا اٰمِنًا شَرِیًّا لَا نَظْمَاءُ بَعْدَہٗ اَبَدًا ۱۷۵
دل میں خوفِ مرگ سے مطلق ہے بے نیاز میں جانتا ہوں موت ہے مُتَّ حَصْرُکِ رحمۃ اللہ علیہ
چونکہ اپنی آنکھوں کو دکھ دکھ کے آسینہ حبیب میں ہوتی ہے جو کو زیارتِ حَصْرُکِ رحمۃ اللہ علیہ

علیہ یہ پیش پیشِ حرم میں دو کعبہ اللہ کے سامنے ایک حالِ شانِ پیش میں حضور ہے اُس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قدموں کے نشان ہیں۔ زائرِ زیارت سے درود شریف پڑھتے اور نوافل ادا کرتے ہیں۔ یہ تمام قرابت و علا ہے ۲۷۲

کی بہاروں اور فضائل کو دیکھا جن کی یادوں سے دل سُتور اور دماغ مُنظر ہو گیا ہے

کہوں کہ نہ ہو درود انکی زبان پہ جاری رہتا ہو شب و روز جیسے روضہ محبوب خدایہ
بہزاد گرجہ کی بار نوا گیا جنوں لیکن دیکھئے اب کب کرتے ہیں شہر دو سرا یاد

☆ شرفِ حاضری سرہند شریف : ۱۲۰۹ ہجری القدرہ کو عرس شریف کی حاضری نصیب

ہوئی۔ حجاہ ثلثین آستانِ عرشِ نشانِ الطیفہ السید محمد انصار احمد نقشبندی مجددی مدظلہ العالی مدظلہ العالی

الذیام والبنی نے مسودہ "تحفۃ الصلوٰۃ کو بارگاہِ مجددیت میں پیش کر کے خصوصی دعا کی۔ میں

اپنے پروردگار کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں جس نے مجھ جیسے اضعف العجید کو درود شریف پر

کتاب لکھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ میری زندگی بھر کی کافی یہ درود شریف ہے۔ الحمد للہ علی ذلک

تقسیم ابواب تحفہ :- تحفۃ الصلوٰۃ والی القیامۃ کے ابواب کی تقسیم آٹھ ہشتوں کی تعداد کے

مطابق اور روضۃ من ریاض الجنۃ کی نسبت سے رکھی گئی ہے۔ انا عبدینہ العلیل وعلیٰ

بابہا " بروایت صحیحہ " اَبُو بَکْرٍ بَنِیْہَا وَعُمَرُ سَفَّہَا وَعُثْمَانُ جَدَّ اَزْہَا کے شگفتہ صفا

کے تازہ ترچھوڑوں کے ٹھہرات پر مشتمل ہے اور ہر روضہ کے باب میں طرح طرح کے رنگین

ترشیاں مشہور دار اور سدا بہار جکتے پھول ہیں " ہر گنگے را رنگ دبوئے گل است "

☆ روضۃ الاولیاء :- موضوع کتاب آیت کریمہ درود شریف کا مفہوم اور اس کی تشریح

☆ روضۃ الثانیۃ :- چالیس احادیث مبارکہ مشہورہ صحیحہ درود شریف اور ان کی تشریح

☆ روضۃ الثالثۃ :- تعبیل اسم پاک اور تعظیم و توقیر پر ۱۱ - ۱۱ واقعات مشہورہ

☆ روضۃ الرابعۃ :- ظہور قدسی علیہ آفت صلوٰۃ و آفت سلام کے اہم احداث

☆ روضۃ الخامسۃ :- فوائد الصلوٰۃ والسلام " ساٹھ سے ۹۹ عدد بمطابق مسئلہ الحنفی "

☆ روضۃ السادسۃ :- حاضری حرم رسالت اور کیفیۃ الصلوٰۃ والسلام پر ۱۱ واقعات

☆ روضۃ السابعۃ :- فضائل درود و سلام " دن ماہ سال کے آمینہ میں ۷

☆ روضۃ الثامنۃ :- چالیس مستند مشہور اور مقبول درود شریف اور ان کے فضائل

ہشت ابواب کتاب ہشت روضہ ہشت

فاذخلوا من ابی باب شنت لے فکون شنت

بہشت الفردوس، بہشت ارقیم، بہشت المعالی، بہشت الماوی، بہشت عدنان، ظہور ادم، دلائل اللہ، دار السلام

دُعَايے خیر:

دَلَّ اَنْ اَنْجِزَاتِ مُؤَلَّفَةِ السَّيِّدِ مُحَمَّدٍ بْنِ سُلَيْمَانَ الْحَمْدُ لِي شَاوِلِي دُورِي وَنَحْمَدُكَ

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ وَالْمَغَافَةَ الدَّائِمَةَ فِيْ دِينِنَا وَدُنْيَانَا وَ الْآخِرَةِ
اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا حُبَّكَ وَحُبَّ جَنَّتِكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يَقْتَرِبُنَا اِلَيْكَ ط
اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا زِيَارَةَ الْمَكَّةِ الْمُعْظَمَةِ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا زِيَارَةَ الْمَدِيْنَةِ الْمُشْرُوْقَةِ ط
اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا شَهَادَةً فِيْ سَبِيْلِكَ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا مَوْتًا فِيْ حُبِّ جَنَّتِكَ ط
اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا زِيَارَةَ النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ وَالْوَرَفِ الرَّحِيْمِ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ط
اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ سَجَاةِ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى وَرَسُوْلِكَ الْمُرْتَضَى طَهِّرْ
قُلُوْبَنَا مِنْ كُلِّ وَصْفٍ يُبَاعِدُنَا عَنْ مُشَاهَدَتِكَ وَمَحَبَّتِكَ
وَأَمْنًا عَلَى السُّلَّةِ وَالْجَمَاعَةِ وَالشُّوْقِ اِلَى لِقَائِكَ وَلِقَاءِ جَنَّتِكَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ وَصَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَى جَسَدِهِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَعَلَى اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا بَرَحْمَتِكَ
يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ط

☆ ابو الرضا مولانا حافظ محمد عثمانی اللہ کان اللہ

”سُئِنِي حَقْنِي نَقِشْبَدَنِي مُجِدَدِي دُرْمِي“

خطیب جامع مسجد قدسیہ رضویہ کراچی محمد رفیق رڈ۔ لاہور شہر

☆ رات گاہ :- مسجد نقشبندیہ مجید دینیہ

۶۔ المصطفیٰ ۳۰ رضویہ سٹریٹ کلکتہ کانوٹی

عروس الہلاد۔ لاہور ”پاکستان“

بوزاریان افروز و شہید ارباب اقبال شریف ۳۹ ہجرت قدسیہ نول ماہیہ اہل القیامہ و کرام ارحمہ ط

۱۴ ماہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۸۸ء

وَسْتَغْفِرُكَ مَا بَعْدَ قَدْرِكَ يَا رَبِّ اَللّٰهُمَّ

تقریظ

الحمد لله محمد اکبر اولاً و آخراً والصلاة والسلام على حبيبہ دائماً و سرمداً

بسم الله الرحمن الرحيم

و اما بعد انکم در پیکر فکرت ۵ سلفیت سوره الفی ایت کریم ۱۱

از خلیفہ ابی القاسم احمد دامت برکاتہم العالیہ تجاویز نشین خانقاہ عالیہ مجددیہ مدینۃ الاولیاء سرمد شریف انڈیا تعارف مصنف: اسم گرامی محمد سعید الدار مل مالون جو کابیاں ضلع گجرات پاکستان تاریخ پیدائش ربیع الاول ۱۳۵۰ھ - ۶ - ۱۹۲۹ء تبا مکمل نسبت نقشبندی مجددی مسند کاشی حنفی المذنب مستند عالم دین و اعلیٰ العلوم مجددیہ رضویہ نوریہ بحکمی سے ورنہ نظامی کی ابتداء کی۔ حافظ القرآن، احادیث صحیحہ ربیعہ کے اعلیٰ سند یافتہ اور ایک عظیم الشان جامع مسجد مدینہ جو کہ محمود غزنوی روڈ لاہور کے خطیب اعظم دینی و ملی خدمات میں منہمک ہیں۔ مریضت میں سرایع الشادکیں شمس العارفین السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی قدس اللہ روحہ و اخاص علیہا فو شحہ ولی لائل مرشد اعلیٰ کے لگاؤ خاص سے فیض یافتہ تبارکی الشیخ مرید اور غلام ہیں۔ یہ بطور تجدید شہادت بیان کیا گیا۔ مرتب

گلدستہ درود شریف: افضل البلاد فی البند سرمد شریف کے حرم مبارک ۲۷ صفر ۱۳۵۰ھ ہجری قمریہ پر مولانا سرمد شریف نے مسودہ و تحفہ العزیز الی الشی الخیار فی فقر کو دعا کے لیے پیش کیا۔ جو نہایت ہی خوش خط تحقیق و دقیق سے تیار کیا ہوا تھا۔ بالاسیحاب پر خاصا جس کا ہر لفظ خوشبو سے عطر اور ہر سطر حکمدار موتی کی لڑیاں پایا۔ مقصد تحریر نہایت اعلیٰ و ارفع رضاعا و قریب مصطفیٰ علیہ السلام کو ایسا کریم کے گستان تصنیفات سے نوری الفاظ چن چن کر یہ گلدستہ تیار کیا اور بنایا۔ جو فوائد الصلوٰۃ اور فضائل السلام سے مزیں۔ آداب محبت کا مرقع اور ذکر رسول و درود شریف سے مرصع ہے۔ جس سے قلب متور اور روح مسرور ہوگا۔ لطیف ترین مقامات درود شریف قریب و دفا و رضا کو حکیم خداوندی الرحمن ما خالقنا و الخالق بہ حبیب الرحمن کی بات اُس سے پوچھو جس کو خبر ہے

سورۃ الفاتحہ ۵۹

علیہ السلام کہ کرامت کا ثوب چرکاء درود خوانی لغت خوانی بہترین انتہا شکر ہے۔ حضور رحیم الہی اللہ علیہ السلام نے اعلیٰ شمس الفی بڑا دلچسپ و دلکش ہے۔ کے فعال بیان اور بیان کرنا حدیث نعمت ہے۔ ۲۰ منہ فقرہ فقرہ گل پرمن، جملہ جملہ گل حبیب خوشبو کے یار ساری درود و سراپا زوہار

جس سے شریعت کی درود و شریعت سے وابستگی اور میرا چاہیے جو اس سے نسبت کی پختگی کی
 بین دلیل ہے۔ ماشاء اللہ نورانی پیشانی، وجہ جہرہ، سفید ریش، سنست منظرہ کی محبت تصویر، خوش اطوار،
 خوش اخلاق، خوش لباس۔ اس تحفہ الفضلہ کے ادب کا اہتمام یہ کہ چار سال کے عرصہ میں شب روز کی
 عرق ریزی کے باوجود ہر وقت با وضو۔ با حوالہ تحریر کیا۔ فقیر نے بارگاہِ مجددِ دہلیک میں بیٹھ کر فاتحہ خوانی کے بعد
 دُعا سے قبولیت کی اور اشاعت کی اجازت دی۔ بطریقہ عالیہ و تیسرے عرصہ مبارک پر وعظ وغیرہ نہیں ہوا سکو
 ہی سکوتِ بختت میں جامع مسجد محمد قیصر ہند شریف میں قرآن خوانی اور سزا پر مقدس پر مراقبہ اور دُعا میں۔
 جبکہ مولانا موصوف کو عرصہ مبارک پر خطبہ جمعہ المبارک میں وعظ کا حکم ہوا۔ غالباً یہ میری زندگی میں
 پہلا انتخاب تھا۔ جو نگاہِ مجددِ وقت میں قبولیت کی علامت تھی۔

اشباعِ سنست :- کھوکھو با کا مجمع عظیم۔ علماء کرام اکیلیہ عظام قافلہ در قافلہ ماوراء النہر تا
 ماوراء الہند عربی کاہل قدماء ہر وقت بخارا کا شہر کثیر ممالک ایشیا ہند تا سندھ پاکستان کے مشہور شہر
 مقامات کے گنتی نہیں۔ مجددِ اعظم کی نگاہ کے پروردہ و وزائر، با ادب حاضر تھے۔ موصوف نے
 فرمایا۔ مومن کو اللہ تعالیٰ سے شدید محبت ہے۔ اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ شدید محبت کو عشق کہتے ہیں
 محبت جمال ہے اور عشق جلال محبت چاند ہے اور عشق سورج۔ ^{سورة البقرہ ۱۷۵} اَلْوَشَقُّ کَانَ یَحْدِثُ مَا سَوَاءَ
 اَلْخَبْنُوْبِ طر عشق قلب سے مساویہ کو جلا کر پاک کر دیتا ہے مومن کو چاہیے کہ اپنے آپ کو عشق کی
 بستی میں تیار کر اسوہ رسول کے سانچے میں ڈھال لے تو فَا تَشْفُوْنِی کی تفسیر اور عشق الہی کو
 درود پاک کے نور سے شفیق کر لے تو تَشُوْدُ عَلٰی نُوْرٍ مَّحْبُوْبٍ بن گیا۔

مُغِیْزُ قُرْآن، رُوحِ اِیْمَان، حَاجِی دِیْن ہست حُبِّ رَحْمۃِ الرَّحْمٰنِ
 ☆ یہ خانقاہ عالیہ اہل عشق کا مرکز ہے اور یہاں نگاہ عشق سے مژدہ دل زندہ ہوتی ہے۔
 بیا لے عشق آتش زن دل افسردہ مارا بنور خود مژدہ کن تن پشروہ مارا
 مولانا موصوف کی تقریر پر تاثیر سے زائرین پر ایک عجیب کیف اور سرور طاری تھا۔ جَزَاءُ اللّٰہِ عَنَّا خُذْ
 اَلْجَزَاءَ، فقیر شکر کہ المذکور القیامی نے دورہ پاکستان میں آپ کے ہاں حجتہ المبارک پر صا اور مدارج رسول

علیٰ اور شکرہ پوریا لڑے مرتبہ ہذا میں منیۃ اس خانقاہ کی خاک نشینی کرنا چوٹی سے براہ کرجلئے۔ جہاں پھر لڑے براہ نام اور
 شاہ جہاں گئے پاؤں حاضر ہوا۔ یہاں کی پوری نشینی کو تحت نشینی پر ترجیح دیتے "باسمہ تعالیٰ بنشینے شایکہ کہ تو ہم ہوسنی "۔
 "تحفہ الفضلہ" کی ازاد و صواب فیض است اور ہر وقت محمد دالیت ثانی جن مژدہ افغانی در کام رُوحِ خالق چلیدہ۔

عزیز نے نقشبہ زو از تحفہ بر صفحہ عالم ہر اس نقشے کہ زو از فیض شاہ نقشبند را
 ”یہ عنایت بیخات شہنشاہ نقشبند چارہ ہر مستند قدسنا اللہ بزرگ الافاض کی نسبت یہ کہ“
 ”علماء سرہند نے تحفۃ الشیوخ اہل بیت علیہم السلام کو دورہ حاضرہ کی بہترین کتاب قرار دیا جو
 فضائل الصلوٰۃ و فرائد السلام پر ایک بیشل بدل، تحقیقی اور جامع مانع کتاب ہے

المست و جماعت : درود شریف اسم اعظم ہے اور درود شریف اہل سنت و جماعت کا وظیفہ
 قطب غوث اولیاء سب المست سے ہوتے ہیں۔ مگرین درود شریف کوئی ولی نہیں جہا اور نہ ہوگا۔
 معراج کا تحفہ نمازیہ اور نماز کا جہز و اعظم درود شریف۔ محبوب کا محبت ذکر کرنے والا بھی محبوب ہوتا
 ہے۔ مولانا موصوف بھی ان محبوب بندوں سے ہیں۔

وظیفہ درود شریف :- ایک بار مجھے بتایا کہ درود شریف کا وظیفہ پڑھنے کی اجازت مجھے ہارگاہ
 رسالت ﷺ سے عطا ہوئی ہے۔ اور مجھے دین و دنیا میں جو کچھ ملا۔ اسی درود شریف کی برکت
 سے ملا ہے۔ ”مدینہ شریف درود شریف کا گھر ہے۔“ ولعل الخیرات کی اجازت اور سند میں سے
 رحمت ہوئی۔ پاکستان میں کئی احباب المست اجازت یہ وظیفہ روزانہ پڑھ رہے ہیں۔

نعمت اللہ ﷺ :- دنیا کی ہر نعمت ”رب جلیل“ رحمت بن سکتی ہے شل پانی -
 بدۃ الکماء کا قول ہے۔ اذ لہ شفاء و سطرۃ دواء و اخذہ کآء کھانے سے پہلے پانی
 شفاء درمیان میں دوا۔ آخر میں دوا بیماری ہے۔ لیکن درود شریف ایک ایسی نعمت رحمت
 جو کسی صورت رحمت نہیں بنتی۔ درود شریف رحمت ہی رحمت ہے۔ درود شریف پر ہمیشگی
 رہنے والا معروف مشہور، مقبول، منظور محفوظ اور محبوب بن جاتا ہے۔ تبارک۔ مجبور، مقبور۔

حکایت اللطیف ولای نرشدی غریب العصر مجید وقت سرکار کیانی تاسیہ ربانی ایں فیض مجید و امت نافی علم اقرضے ہیں۔



اور نیک مردوں، مسکروں، محکروں اور مضروب ہے۔ انھیں انصاف و الحقیقہ کا مجاز حقیقت کا زینہ ہے یہ دلیلینہ تفسیر درود شریف غرور و الزلفی ہے جس سے سائب بال استقامت بلا خوف و خطر مستور اعلیٰ اور معجزہ حق تک پہنچ جاتا ہے۔ وَهُوَ الْمُرَادُ ۛ

نغمہ کجا و من کجا ساز سخن بہانہ ایست سوتے قطار سے کشم ہاتھ بے زمام را یہ تحفہ جلال و جمال کا حسین استرجاع ہے۔ اپنوں کے لیے انھوں کی ٹھنڈک اور غیروں پر چمکتی تموار "ذوالفقار جگدیری ہے اور پاکیزہ قلم کی تحریر عزت و عظمت مصطفیٰ ﷺ کے لیے یہ حال ہے

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ وَوَالِدِي وَعَدُوِّي وَعَدُوِّي لَعَنَ رَضٍ مُّحَمَّدٍ مِّنْكَ وَقَانِ
یہ تحفہ الصلوٰۃ مومن کے لیے جام عرفان اور عاشق زار کے لیے زیارت کی دستاویز ہے۔ ۛ
سُطَّانِ آلِ فُقَرَاہِ کِجَلَاہِ رَمِیْدَا زِ سِیْنِہِ اَوْ سُوْرَاہِ
دش نالہ! چرا نالہ؟ نداند لگے یا رسول اللہ لگے

تکلیف است :- نہایت ہی نفیس آفتِ شرمیلی کا اعلیٰ نمونہ پیغمبرِ محمدؐ مسطر نہایت دیدہ زیب خطِ نسخ و خطِ نستعلیق کا عظیم شاہکار۔ خوشنویس قاضی شاکر اللہ بن علیؒ "اللہ تعالیٰ جزاؤں میں" نہایت ہی جانفشانی سے کتاب کی کتاب ہڈی کی آتش و زریا تیش قابل دیدہ اولیٰ آخر صفحہ پر انکساری تحفہ کو اپنے دامن میں پیوستہ ہوئے ہیں۔ میں محنتِ موصوف کو اس "تحفہ الصلوٰۃ الی الشیخ النعمانی کی تصنیف پر مبارک دیتا ہوں اور اس عظیم شاہکار مجموعہ پر سنون کلماتِ طیبات سے اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لاتا ہوں اور دوسرے درجے قلمی شغف اور قدسے مشاویہین حضرات اور قارئین کرام کو ہدیہ سلام سنون پیش کرتا ہوں فقط والسلام مَعَ الْوِکْرَامِ ۛ

وَلَا أَنْ فِي كُلِّ مُنْبِتٍ شَعْرِي إِيَّانَا يَنْثِقُ الشُّكْرُ كُنْتُ مُفْتَقِرًا
دَعَوِ لِي بِهَا بِحُكِّكَ الْهَمَّةُ وَنَحْنُ مَعَهُمْ فِيهَا سَلَامٌ ۛ وَالْأَخْرَجُوا هَهُوَ أَنْ لِي لِي
رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

« صَلَّى اللَّهُ عَلَى أَحِبِّيَنِي مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ۛ »

عہ میرے والدین اور میری عزت مرد و مرد و محترم مصطفیٰ ﷺ کی عزت کی حفاظت کے لیے یہ حال ہے۔
عہ اور اگر میرا دوست یا میری زبان بن جائے تو تب بھی تیرا شکر کرنے سے عاجز اور قاصر ہوں گا۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

انتساب

ہم یا سیدتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تحفۃ الصلوۃ الی النبی المختار کہ حضور مومن دل شکستگان راحت
قلوب عاشقان ، راہبر راہ سالکان ، سید المرسلین ، شفیع المذنبین ،
خاتم النبیین ، رحمتہ للعالمین سید الانبیاء ، نبی الانبیاء ، امام الانبیاء
علیہ افضل الصلوٰۃ و الطیب الثناء کی بارگاہ محبوبیت میں ہوسید جلیلہ
اشیخین اکرمین سید ابوبکر الصدیق اکبر ، سیدنا عمر فاروق اعظم
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منسوب کرتا ہوں اور شرف قبولیت اور
بشارت کی اُتسید رکھتا ہوں ۔

شاہان چہ عجب گر بنوازند گدارا

شَمَّ الْبَلَاءُ عَلَى النَّبِيِّ الْمُخْتَارِ فَادَّاهُ يُبْدِي بِهِ الذِّكْرَ الْجَمِيلَ وَرَحْمَتَهُ

محمد عنایت اللہ



۳۶۵۲

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حمدِ باری تعالیٰ

کہاں حاقق زبان میں جو کسے حمد و ثناء تیری
چمن کے چنچر و گل، بہز برگِ شہر تیرے
تیری رحمت پہلے کی گنہگارِ امانت کو
یہ میری بد نصیبی ہے کہ تجھ کو بھول بیٹھا ہوں
یہ تیرے پیغمبر کا مہم کا کہ تو پُر جا گیا ورنہ
بدونِ حشر یہ راز مجھ پر منکشف ہو گا
کہ خلاقِ دو عالم ذات ہے ربُّ العلیٰ تیری
چمن تیرا چمن کی پُر فضا تیری صبا تیری
درد و رخ سے واپس لئے گی شانِ عطا تیری
شاکر تے ہیں جب سب انبیاء اذکیاء تیری
پرستش کوں کرتا تھا جہاں میں لے خدا تیری
زیادہ ہیں گناہ میرے کہ رحمت سے سوا تیری

فصلے دہریں ہر آن، رہتی تیری غالب
چمکتا شمس کس صومت نہ ملتی جو ضیاء تیری

نعتِ مصطفیٰ ﷺ

کیا کہے عاجز بشر توصیفِ شانِ مصطفیٰ
مجھتا ہے خود خلاقِ عالم بھی درود
یا یہ ہیں وہ رسولِ ملائکہ بھی پڑھتے ہیں درود
ہیں اذکیاء عانتِ قبو فی واقعہ اسرارِ صلواتِ اللہ
لگشی جلاؤ دل سے ہر سائل کو منہ مانگی مراد
جن کو پائیں میں جب چاہیں لوازمِ مختار میں
وہ شفاعت جب کریں گے ہوگی ہم سب کی نجات
حشر کے دن حق جنہیں اپنا دکھائے گا جمال
وہ یہی دل سوختہ ہیں درودِ خوآنِ مصطفیٰ

در حقیقت شمس درود ہے رازِ خدا رازِ رسول

ہے کہاں رُوحِ الامین بھی رازِ دانِ مصطفیٰ ﷺ

ماہِ شمسِ انبیاءِ درود

روئے الاول

باسم

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا لَا اِيْمَانُ وَالْاِسْلَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالْاَلَاكُفُ
عَلٰى نَبِيْنَا وَرَسُوْلِنَا وَحَبِيْبِنَا سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهِ وَاصْحَابِهِ
الْمُحِبَّاءِ الْبَرَّةِ وَالشُّعْبِ ۝

فَقَدْ قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْ شَاْنِ حَبِيْبِهِ ﷺ مُّخْبِرًا وَّامْرًا
قُرْآنِ پاک : پ سورۃ الاعزاب آیت کریمہ ۵۶

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ
عَلٰى النَّبِيِّ ۚ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيْمًا ۝

بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود
شریف بھیجتے ہیں اُس غیب بتانے والے نبی پر
لے ایمان والو! تم بھی آپ پر درود اور خوب سلام بھیجو

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَاصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ

شأن نزول : یہود بے بہبود جب بھی بارگاہ رسالت میں آتے تو کہتے اِنّام
عنکم معنی ہلاکت، موت۔ رب کریم نے اُن کے جواب میں یہ آیت کریمہ نازل فرمائی تو
نبی کریم ﷺ روت کریم ﷺ نے فرمایا مجھے مبارک دو! کہ ایسی آیت پاک نازل ہوئی ہے
جو مجھے دنیا و دین ہائے محبوب تر ہے اور حضور پر نور شافعِ یومِ الثَّوْرِ سَيِّدِ الْاَنْبِيَاءِ عَلَیْہِ اَلسَّلَامُ
حَسَنُ السَّادَةِ کے چہرہ اند پر خوشی کے آثار نمایاں تھے ہسرت سے چہرہ چمک رہا تھا اور
شاشت سے سُرخ اور مُنور۔ تو صحابہ نے ہُنِیْثًا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ سے مبارکیں دیں ۱۱
قرآن مجید کدترِ نعمت ہے اس میں طرح طرح کے اسماء و صفاتِ الہیہ لافغانیہ

۱۱ یہ آیت کریمہ فضیلتِ حضور ﷺ کے ساتھ ہی خاص ہے بالفاظِ دیگر یہ وصفِ غلّہ
ہے حضور ﷺ کا حق سبحانہ و تعالیٰ نے کُتُبِ سماویہ یا کسی صحیفہ میں یہ نعمت درود
شریف اسماء کسی ایک کو بھی عطا نہیں فرمائی ۱۲ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدٰنَا لِهٰذَا لَا اِيْمَانُ وَالْاِسْلَامُ وَالصَّلٰوةُ وَالْاَلَاكُفُ

اور صفاتِ محمّدیہ اور احوالِ اخرویہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پھول کھلے ہوئے ہیں اور عجیب چمک دک اور دگت بولپنے واس میں سمیٹے ہوئے اور خود بھی منور اور روشن کے قلوب کو بھی منور رکھے ہوئے ہیں۔ درود شریف اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نعمت اور اظہارِ عظمت کے لئے نزولِ رحمت ہے۔

☆ پہلا مفہوم : تعظیم و تکریم۔ علماء کرام نے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے معنی یہ بیان کئے ہیں۔ اللہ عظیم سیدنا محمدؐ ! سیدنا محمد مصطفیٰؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو عظمتیں عطا فرما۔ آمین یا رب العالمین ط

☆ دوسرا مفہوم : عبادت اور شرمین کی طرف سے دُعا۔

اللَّهُمَّ تَوَخَّاهُ بِتَاجِ الْوَيْدَةِ | لے اللہ! سیدنا محمدؐ مصطفیٰؐ کو وَالرِّضَى وَالْكَرَامَةِ ط عزّت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا۔

○ یعنی دنیا میں آپ کا دین بلند فرما کر، شریعتِ مطہرہ کو غلبہ عطا فرما کر، آخرت میں شفاعت، اُمتِ مرحومہ کے حق میں قبول فرما کر اور اولین و آخرین پر آپ کی فضیلت کا ظہور فرما کر "عزّت، رضا اور کرامت کا تاج پہنا۔"

قرآن پاک : پ ۳۲ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۳۳، ۳۴

هُوَ الَّذِي يُصَلِّيْ عَلَيْكَ وَمَلَائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُم مِّنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّوْرِ ط وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ رَحِيْمًا ○ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ سَلَامٌ ط وَاعْدَ لَهُمْ أَجْرًا كَرِيْمًا ط

وہی ہے جو درود شریف بھیجتا ہے تم پر۔ وہ اُداس کے فرشتے تاکہ تمہیں اندھیرے سے نور کی طرف نکالے اور وہ مومنوں پر ہمیشہ رحم فرمائے والا ہے اور ان کے لئے وقت کی دُعا تحیّۃ "سلام ہے اور ان کے لئے عزّت کا ثواب تیار کر رکھا ہے۔"

شانِ نزول : سیدنا ابوبکر الصدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ نے آپ کو جس شرف سے مُشرف فرمایا اُس سے ہم نیاز مندوں کو آپ کی فضیلت ملا۔ لیکن یہ درود شریف آپ کے لئے خاص فرمایا۔ یُصَلُّونَ عَلَیْکَ اللہ تعالیٰ اُس پر بھی درود شریف بھیجتا ہے جو درود شریف پڑھتے ہیں۔

النَّبِيِّ" اتنا عرض کرنا تھا کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس سے ثابت ہوا۔

ا : درود و شریف سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے جو بڑے درجے والے ہیں۔
 اُن پر ربِّ کریم بھیجتا ہے یُصَلِّیْ عَلَیْکُمْ، ضمیر کُم خصوصاً سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
 درودِ بعد از نمازِ طہ کی اور آپ کے فضل و کبر صحابہ کرام بھی شامل ہیں جیسے لفظ صحابی "اِذَا
 یَقُولُ یُصَلِّیْ عَلَیْہِ" صاحبِ سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے فرمایا اور دیگر
 صحابہ کرام آپ کی وجہ سے اس مبارک القاب سے "صحابی" کہلاتے اور آپ کی صحابیت
 کا انکار کفر ہے کیونکہ نصِ قطعی کا انکار لازم آتا ہے۔

ب : حضور پر نور شافعِ یومِ الشُّورِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے وسیلہ جلیلہ اور وساطت سے آل،
 اصحاب اور جملہ مومنین پر درود و شریف بھیجا جاتا رہے۔

ج : حَیَّتُہُمْ یَوْمَ یَلْقَوْنَهٗ | اُن کے بیٹے ملنے وقت کی دُعا "خُفَّہ" سلام ہے۔

○ ملاقات کے وقت سے مراد موت یا قبروں سے نکلنے یا جنت میں داخلے کا وقت۔
 جلا مروی ہے کہ ملک الموت سیدنا ہزار تیل علیہ السلام مومن کی رُوح قبض کرنے آتے ہیں
 تو کہتے ہیں تیرا رُقبہ مجھے سلام فرماتا ہے یا بقاء الہی کے وقت ربِّ کریم سلام فرماتے
 گا۔ سَلَامٌ قَوْلًا مِنْ رَبِّ رَحِیْمٍ، بلکہ کرام ہر دروازے سے جنتی کو کہیں گے
 تُم پر تمہارے رحمت والے ربِّ کا سلام۔ قرآن پاک میں واضح طور پر ربِّ کریم نے
 اِس دُنیا میں اپنے پیارے امتیار و مرسلین علیہم السلام پر سلام فرمایا ہے۔

وَسَلَّمَ عَلَیْ عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰ ۝ پت سورۃ النمل آیت کریمہ ۵۹

سَلَّمَ عَلَیْ اٰیْرَہِیْمَ ۝ پت سورۃ الصافات ۱۰۰-۱۰۹

سَلَّمَ عَلَیْ نُوْجٍ فِی الْمَلِیْمِیْنَ ۝ پت ۴۹

سَلَّمَ عَلَیْ مُؤْمِلٰی وَہُوْنَ ۝ پت ۱۲۰

۱ : امتیار پر سلام اور تیرا انبیاء پر سلام اور مستزاد پر کراہان اور حکم خداوندی حضرت محمدؐ کی ذیل میں
 ۲ : سورۃ النمل آیت کریمہ ۵۸ اُن پر سلام ہوگا ربِّ کریم کا فرمایا ہوا۔

۲۱۔ سورۃ الفتح آیہ ۱۳۔

سَلَامٌ عَلٰی اِلٰہِ یَاسِیْنَ ۝

۲۲۔ ۱۸۱۔

وَسَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ ۝

○ لہذا مندرجہ بالا بیان کردہ تمام معنوں میں مہینہ طہور پر قدر مشترک "تعظیم" ہے۔

☆ صلوٰۃ : لغوی معنی - تحریک التکون شرعی معنی وَأَقِمْوُ الصَّلٰوۃَ نماز قائم کرو۔

○ یہاں صلوٰۃ اصطلاح شرع میں نماز کے معنی میں ہے جیسا کہ حضرت سید الدین جبرائیل

امین علیہ السلام نے سید الانبیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام کو تعلیم اُمت کے لئے سکھائی رکھے اللہ

مقام ملتزم کے سامنے قیام رکوع سجود تہنید اور سلام - تو یہاں صلوٰۃ بمعنی نماز مخصوص

ہوگی۔ صلوٰۃ کا معنی نماز۔ دُعا۔ رحمت بھیجنا۔ "دُعوہ و شریعت ہے۔

① سلام : سلام کا معنی سلامتی "بَرَآءۃٌ عَنِ الْمَغْرِبِ وَالشَّامِ" عیب

اور نقص سے پاک تو دونوں الفاظ صلوٰۃ و سلام کا شرعی مفہوم اور مطلب یہ ہوا۔

☆ صلوٰۃ : الْمُسْرَتِیْنِ بِكُلِّ مَرَّتَیْنِ ط

② سلام : الْمُسْرَتِیْنِ مِنْ كُلِّ عَیْبٍ وَشَنِیْنِ ط

☆ ہر نسبت سے موزن۔ ہر صفت سے مستحق اور ہر قسم کے عیب اور نقص سے پاک

مُسْرَتِیْنِ عَنْ شَرِّیْکِیْنِ فِی مَحَاسِنِهِمْ فَجَوْهَرُ الْحُسْنِ فِیْهِ عَیْرٌ مُّتَقَسِّمٌ

فَأَنْسَبَ اِلَیْ ذَاتِہِ مَا شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ وَأَنْسَبَ اِلَیْ قَدْرِہِ مَا شِئْتَ مِنْ عِظَمٍ

○ تو اِنَّ اللہَ وَمَلَائِکَتَہُ یُصَلُّوْنَ عَلَی الشَّیْخِ کا مطلب یہ ہوا کہ اللہ سبحانہ و

تعالیٰ نے اپنے حبیب پاک صاحبِ نواک مولا علیہ السلام کو ہر صفت سے شریف فرمایا

اور ہر کمزوری اور عیب سے مُسْرَتِیْنِ فرمایا۔

وَمَلَائِکَتَہُ ط اور اُس کے فرشتے، فرشتہ کی تعریف یہ ہے۔

نُورَانِی یَتَشَكَّلُ بِأَشْکَالٍ مُّتَحَفِّظَۃٍ | نُورِی ہے۔ مختلف اشکال میں جاتا ہے۔

علہ آپ ﷺ اپنے محاسن میں شریک سے پاک بھی اور محسن جو ہر آپ کا کسی دوسرے میں منتقل نہیں۔ پس

یہ محال ہے کہ جو بھی شرف پہلے آپ کی ذات کی طرف منسوب کر اور جی علمتوں کو لٹا دے آپ کی قدر و بالا کو نسبت دے

عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَوۃُ الْأَنْبِرَارِ صَلَّی عَلَیْہِ الطَّیِّبُونَ الْاَقْبَادُ "سیدنا محمد"



لَا يَذْكُرُ وَلَا يُؤْنَسُ
ذکر اور نہ مونس۔

○ کا کی ضمیمہ واجب غائب میں یہ حکمت ہے کہ فرشتے اُس کی نیابت میں اُس کے حکم سے درود شریف بھیجتے ہیں اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نیابت میں وہ بھی شریک فعل اُندی ہیں۔

۱۔ صلوٰۃ: جب منسوب الی اللہ ہو تو معنی ہو گا درود بھیجنا، رحمت نازل کرنا تعریف فرمانا اور اللہ رب کائنات کی طرف سے یہ آپ پر ایک صلوٰۃ بھیجنا تمام ملک اور ارضی ستادی کائنات جن و انس سے شرافت، عظمت، نفاست کرامت میں کروڑا درجہ سے بڑھ کر ہے۔ مِنْهُ عَزَّ وَجَلَّ شَاءَ ذَٰلِكَ عَلَيْهِ "عِنْدَ الْمَلَائِكَةِ وَتَقْطِيعُهُ ط اللہ تبارک و تعالیٰ ملک میں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرماتا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ درود شریف مکمل مرتبت ہے۔" رواہ امام بخاری عن ابن ابی عاصیہ علیہ الرحمۃ العالیۃ ط

علامہ السید ابو الفضل محمد الازہری البغدادی علیہ الرحمۃ و صاحب فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

تُعْطِيْمُهُ تَعَالَىٰ اِيَّاهُ فِي الدُّنْيَا
بِأَعْلَىٰ ذِكْرِهِ وَظَهَرَ دِينَهُ
وَأَقْبَاءَ الْعَمَلِ بِشَرَفِهِ وَفِي
الْآخِرَةِ بِشَفِيعِهِ فِي أُمَّتِهِ وَ
إِحْرَالِ أَجْرِهِ وَمَوْثِقِهِ وَابْتَدَاءِ
فَضْلِهِ لِلْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ
بِالْحَقِّ الْمَحْمُودِ وَتَقْدِيمِهِ عَلَى
كَافَّةِ الْخَلْقِ بِالشَّاهِدِ ط

"تفسیر روح المعانی"

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے درود شریف بھیجے گا
یہ مفہوم ہے کہ اللہ جل شانہ اپنے محبوب کے ذکر
کو بلند کر کے اور آپ کے دین کو ظہور سے کرے اور آپ
کی شریعت مطہرہ پر عمل بقرار رکھ کر اس دنیا میں
محسوس نور صلی اللہ علیہ وسلم کی حرمت بڑھا کر اور روز
عشرت کیلئے شفاعت قبول فرما کر اور بہترین
اجر عطا فرما کر اور تمام محمویہ پر فائز کرنے کے بعد
اولین و آخرین کے لئے حضور کی عظمت بزرگی
کو ظاہر کر کے اور تمام مقررین پر حضور کو شرف
سبقت بخش کر آپ کی شان کو آشکارا فرماتا ہے۔

تفسیر الکشاف لغزہ عبد اللہ بن عمر بن عبد الرحمن

○ صلوٰۃ کے معنی میں بہمت و وسعت ہے۔ تکریم، تعظیم، شرف، عظمت، مدح، شاعر،
عبادت، عظمت، حرمت، زکات، درجہات، بلندی مقامات اور ارادۂ خیر سب کو
شامل ہے اور اس کا ظہور فضائل و کمالات کے بیان سے ہوتا ہے۔

سب کے سامنے شفاعت پر توجہ ہو گا۔

۲۔ صلوٰۃ : جب منسوب الی المؤمن ہو تو معنی ہوگا۔ دُعا۔ استغفار۔

۱۔ استغفار :- کہن کے لئے ؟ ایمان والوں کے لئے۔

قرآن پاک : ۲۳ سورۃ المؤمن آیت کریمہ ۷

وَيَسْتَغْفِرُونَ لِلَّذِينَ آمَنُوا | ملائکہ مغفرت طلب کرتے ہیں اُن کے لئے جو ایمان لائے۔

ب۔ رحمت : ملائکہ کرام اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی بارگاہِ رحمت میں اپنے پیارے حبیبِ لیبیبِ صلی اللہ علیہ وسلم کے زلیخے بلندی و درجات اور رفعتِ شان اور اُمتِ مرحومہ کے لئے طلبِ بخشش کی دُعا کرتے ہیں۔ "اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ" ۛ

سیدنا آدم صغی اللہ نے اپنے لختِ جگر فرزندِ چشمِ پیارے عیسیٰ سیدنا شیدت علیٰ شیعنا و علیہما الصلوٰۃ والسلام کو بوقتِ وصال وصیت فرمائی۔ میں اذکر اللہ کے ساتھ ذکرِ مصطفیٰ ضرور کرنا یہ یعنی درود پڑھتے رہنا۔ کہ ۛ

إِنِّي نَرَايْتُ الْمَلَائِكَةَ تَذْكُرُكُم | میں نے فرشتوں کو دیکھا ہے وہ ہر وقت فی کُلِّ سَاعَاتٍ ۛ آپ کے ذکرِ درود شریف میں مشغول رہتے ہیں

۳۔ صلوٰۃ : منسوب الی المؤمن ہو تو معنی ہوگا۔

دُعا۔ طلبِ رحمت فی الدُّنْیَا اور طلبِ شفاعت فی الآخِرۃ ۛ

قرآن پاک : ۲۳ سورۃ المؤمن آیت کریمہ ۷۰

وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِي | اور تمہارے رب نے فرمایا تم مجھ سے اسْتَجِبْ لَكُمْ ۛ دُعا مانگو میں قبول کروں گا۔

○ لہذا اس آیت کریمہ کا مفہوم مختصر یہ ہے اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ در ہمیشہ رحمتیں نازل فرماتا رہتا ہے اور اُس کے فرشتے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شاکستی میں ذمہ سنبھال کر رہتے ہیں اور آپ کی رفعتِ شان کے تذکرے کرتے رہتے ہیں۔

☆ قولے ایمان والو! تم بھی سرکارِ محبوبِ کردگار نبی مختارِ احقرِ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ السلام و آلہ و صحابہ کی رفعتِ شان کا بیان ہمیشہ کیا کرو۔ یعنی درود شریف پھیجا کرو۔ اگرچہ صلوٰۃ بھیجنے سے عقول و ادوار میں نفیعتِ ملاز و تحفوتِ افلاک سے درودِ شریف ثابت ہے۔ مُرْقِب ۛ

کا ہم نیاز مندوں کو حکم فرمایا لیکن ہم نہ تو عظمت محبوب رب شان رسول کو کما حقہ جانتے ہیں اور نہ ہم حق ادا کر سکتے ہیں۔ اس لئے احساس بہتری کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ" اے اللہ پاک تو ہی اپنے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت شان اور قدر و منزلت کو خوب جانتا ہے اس لئے ہماری طرف سے بھی تو ہی تحفہ، "دُرود شریف" بھیج۔ "اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ"۔

غالب شاہ خواجہ بہیزوان گداز شتم کان ذات پاک مرتبہ دان محمد است صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

○ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے ایمان والو! اس میں خطاب ہے ہم غلاموں اور نیاز مندوں کو بُھان اللہ کننا پیارا خطاب ہے۔ اے ایمان والو! جو دُرود شریف کو درود زبان اور حمد زبان بناتے ہیں۔ اُن کے لئے کتنی بڑی بشارت ہے اور اللہ رب العزت اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا کرام و اعزاز فرماتے ہوئے قرآن پاک میں کتنے پیارے القاب اور محبت کے انداز میں فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ
يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ طه يس ﴿١٠٠﴾

○ بُھان اللہ کننا محبت بھرا اور پر کیف انداز اور کتنے پیارے القاب دل کو بھاننے والے ہیں۔ اور اس میں اشارہ ہے کہ مخاطب مستحق تعظیم اور واجب الاحترام اور قابل توقیر ہے جس کا اظہار امتی ادب و محبت سے دُرود شریف دھ کر کرتا ہے۔

نوٹ: مطہر العزیز متذکرین اللہ تعالیٰ کی تعظیم و توقیر مطابق سنت اللہ تعالیٰ سے فرمائی ہے۔

طہ تفسیر کبیر امام فخر الدین رازی ایک سوال کا جواب لکھتے ہیں جب اللہ جل شانہ اور فرشتے حضور ﷺ کو اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دُرود بھیجتے ہیں تو پھر ہمارے دُرود بھیجنے کی کیا ضرورت ہے؟ جواب فرمایا اس کی غرض یہ کہ ۱۔ اظہار تعظیم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے۔ ۲۔ عود کرے فائدہ دُرود شریف کا سزا کی طرف۔ از دُرود رحمت تا قراب دے اللہ بُھان اپنے مندوں کو اور بخش فرماتے ہیں۔ ۳۔ تاکہ امتی دُرود شریف پڑھنے والے کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قربت نصیب ہو۔ جو ایک نعمت عظمیٰ ہے۔ "اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ"۔

القاب کیسے کیسے حق نے سکے عطا اپنے محبوب پاک کو قرآن میں جا بجا
یس کہیں پکارا تو طے کہیں کہا ختم آن اور کہیں واشش واضعی

پھر میرا کیا مقصود کہ تعریف اپنی کروں
تم سب پر صبر و درویش ذکر نبی کروں

خوب ہے خدا ہمارے پیغمبر مدح خوان قرآن ہے سارا آپ کے اوصاف کا بیان
انھم کے الفاظ کے ذائقہ اس تک جان نعمت جناب جن و بشر ختم مرسلین کروں

میرا کیا علم و عقل مصفت آپ کی کروں
تم سب پر صبر و درویش ذکر نبی کروں

حکمت :- یا محمد ﷺ "من الله ذات سے پکارنا جانتے ہیں لیکن ادباً
منع ہے۔ ذکر شرعاً اور عقیدہ۔ از روئے محبت صفات سے پکارو۔

نہی اور طاعت کے ساتھ کہو یا رسول اللہ
اور گستاخانہ آواز میں یا محمد "صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"
نہ کہو۔

آپ کو اسم پاک سے نہ پکارو بلکہ اسم صفت
سے پکارو۔

یا نبی اللہ : یا رسول اللہ "صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"
یا حبیب اللہ "صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

حکم دیاعزت اور شرف کے ساتھ پکارو
اسم صفت سے پکارو۔

وَالْعَلَى قَوْلِ يَا رَسُولَ اللَّهِ
فِي رَفِيقِ وَلِيِّنَ وَلَا تَقُولُوا يَا مُحَمَّدٌ
يَتَجَبَّرُ عَلَيْهِ مَنْ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا أَنْ يَنَادِيَهُ بِاسْمِهِ فَيَقُولُ
يَا مُحَمَّدُ تَنَادِيَهُ ثُمَّ بَلَّ يَقُولُوا يَا
رَبِّهِ اللَّهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ "صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"
يَا حَبِيبَ اللَّهِ ط "صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ"

قَالَ قَتَادَةُ أَمَرَهُمْ أَنْ
يُشْرَفُوهُ أَوْ يُقَرَّبُوهُ ط

☆ یہ سب کرم ہے اللہ عزوجل کا اپنے محبوب رسول کی پیاری اُمت کو کتنے مبارک
عقب سے مخاطب فرمایا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا۔ اے ایمان والو! یہ خطاب
بمقتضائے عمل ہے۔ کہ

☆ جنگِ جدال کے موقع پر سپاہیوں سے کہا جاتا ہے۔ اے بہادر و استقامت کرنے
والے قہر مند علی بن ابی طالب! تم میری امتیاز لاری ہے۔

دوں کو لے لیجیو! اور جہاد کرنے والوں کو، لے لیجیو! اسی طرح دُرود شریف پڑھنے اور یہ مختصر بھیجنے والوں کے لئے فرمایا لے ایمان والو! دُرود شریف پڑھنا ایمان کی علامت اور نشانی ہے اور دُرود شریف نہ پڑھنا بے ایمان ہونے کی دلیل، دُرود شریف محسن اعظم، محسن کائنات ﷺ کا حق غلامی، حق نیک، حق احسان ادا کرنے کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ یہ سب نبی کریم و اکرم ﷺ کی عظمت، شان اور رفعت مکان کا اظہار بھی ہے اور ہم نیاز مندوں کے لئے فضل و کمال بھی۔

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا | آپ ﷺ پر دُرود شریف اور خوب سلام
تسلیمات ۰ پڑھو

☆ دُرود شریف صلوٰۃ، سلام دونوں الفاظ سے ہو تو اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے امر کی تعمیل ہوتی ہے کیونکہ صَلُّوْا وَسَلِّمُوْا دونوں امر کے صیغے ہیں "کیلا لفظ صلوٰۃ ہو یا سلام اس سے اللہ تعالیٰ کے امر کی تعمیل ہوتی ہے اور نہ تکمیل اور یہ نامکمل دُرود، شریف ہوگا۔" یہی مسئلہ ہے آخر مجتہدین، ائمہ ہدیٰ کا۔

مسئلہ: بِالْاَصَالۃ "مستقل بالذات" نبی کریم، رؤف رحیم ﷺ پر اور بالشیعہ دوسروں پر دُرود شریف پڑھنا چاہئے اور یہ فرض، واجب، سنت ہو کہ وہ اور مستحب ہے۔ عمر بھر میں صرف ایک مرتبہ دُرود شریف پڑھنا مومن پر امثال بغیر اللہ، فرض ہے۔ بھل میلاد پاک اور مجلس وعظ میں نام اقدس لے یا سنے تو دُرود شریف پڑھنا واجب ہے اور ہر بار پڑھنا مستحب ہے۔ مستحب "حب سے ہے اہل محبت کے لئے یہ مقام مستحب فرض کی طرح ہے اور سنت اللہ بھی۔ وجوب صلوٰۃ سلام کو علی الاطلاق ذکر کیا ہے یعنی جب بھی نام اظہار سنے یا لے دُرود شریف پڑھنا واجب ہے۔

☆ شیخ نجفی رحمہ اللہ نے مستحب کو فرض دائم میں شمار کیا ہے۔ اور فرض تین قسم کے ہیں۔ ۱۔ فرض عین! ہر ایک اپنے اپنے فرض کی ادائیگی کرے۔ کوئی دوسرا نہیں کر سکتا اور وقت کے اندر پورا کرے۔ ۲۔ فرض برہنہ قطعی سے ثابت ہو۔

۲ : فرض کفایہ ! جو مجلس سے ایک کے آدا ہونے سے پورا ہو۔

۳ : فرض غلطی ! جو محبت کے اجتہاد سے ثابت ہو۔

پھر فرض عین دو قسم ہے۔

۱ : فرض دائم ! مثلاً درود شریف بلا قید وقت اور جگہ۔

۲ : فرض متوقت ! جیسے نماز روزہ، حج اور زکوٰۃ یعنی وقت، ایام، ماہ، سال میں

☆ حاصل کلام :- خالق مطلق کا یہ امر درود و سلام کفائی نہیں وجوبی و دائمی ہے۔

○ علی النبی : غیب کی خبریں دینے والے "نبی" پر

☆ علی الرسول : نہیں فرمایا حالانکہ رسول نبی سے بلند مرتبہ ہے یا تحقیق۔

○ رسول کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کے احکامات کی تبلیغ کرنے والے یا اللہ تعالیٰ کا حکم

اُس کے بندوں تک پہنچانے والا۔ ہمارے نبی پاک پر "رسول" کا اطلاق اُس وقت

ہوا جب آپ پر قرآن پاک کا نزول ہوا اور آپ نے تبلیغ فرمائی۔ اُس وقت آپ

کی عمر شریف چالیس برس تھی۔ تو مگر معجزہ، جبل نور، غار حرا میں سورہ علق کی پہلی پانچ

آیات کریمہ سید الملائکہ روح الامین جبرائیل علیہ السلام لے کر آئے۔

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝

اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ۝ الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ ۝ عَلَّمَ

الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ ۝

☆ علی البشر : نہیں فرمایا۔ جب آپ کے بدن شریف کی اربعہ عناصر،

لطیف سے تخلیق فرمائی گئی اور آپ نے عالم شہود میں بشریت کا جامہ زیب تن کیا۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کے فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں پسے نبی پر کا یہ مطلب ہے

اللہ تعالیٰ کا درود شریف بھیجنا۔ نہ آپ کی پیدائش کے وقت سے ہے اور نہ چالیس

عہ پہلی وحی ملی۔ وحی متلو ۱۵ رمضان مبارک بروز جمعہ رات سویرے تیسری پہاڑی پہاڑی کو نازل

ہوئی۔ پچ سو دفعہ خلق آیت کریمہ اتنا ۵ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی چھٹک

سے بنایا۔ پڑھو اور تمہارا رب ہی سب سے بڑا کریم جس نے تم سے لکھا سکھایا آدمی کو سکھایا جو نہ جانتا تھا۔

سال کی عمر شریف کے وقت کہ جب آپ پر وحی الہی کا نزول ہوا مطلب یہ ہوا کہ اللہ سبحانہ کا درود و شریف بھیجا زمان اور مکان کی قید سے محفید نہیں۔

○ یُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ: درود و شریف بھیجتے ہیں نبی پر ”النَّبِيُّ“ فرمایا۔
حدیث پاک: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما نے فرمایا ”صَلِّ عَلَى النَّبِيِّ“

☆ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ”مَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي يَوْمٍ مَرَّةٍ كُنْتُ رَبِّيًا وَآدمَ رَبِّينَ الرَّوْحِ وَالْجَسَدِ“
فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام ابھی رُوح اور جسم کے درمیان تھے۔

☆ كُنْتُ نَبِيًّا وَآدمَ رَبِّينَ الطَّيْنِ وَالْمَاءِ
فرمایا میں اس وقت بھی نبی تھا جب حضرت آدم علیہ السلام پانی اور مٹی کے درمیان تھے۔

○ اللہ تبارک تعالیٰ اور اُس کے پیارے فرشتے درود و شریف بھیجتے ہیں نبی پر یعنی سیدنا آدم علیہ السلام کی بھی تخلیق بھی نہیں ہوئی تھی اور آپ ابھی پانی اور مٹی کے درمیان یا جو روایت ”روح اور جسد کے درمیان ہی تھے۔ تب سے رب کریم رحمتیں نازل فرما رہا ہے روزِ اوّل سے روزِ ابد تک۔ ان روایات سے بھی وقت کے تعین کی خوشبو آتی ہے حالانکہ رحمتِ باری کا نزول بصورتِ درود و شریف زمان اور مکان کی قید سے وِراءِ الزمان ہے۔ جو کہ عقلِ اوّل ”جبرائیل علیہ السلام“ کے احاطہ سے بھی باہر ہے۔

○ یُصَلُّونَ: مضارع کا صیغہ ہے اس میں زمانہ حال اور مستقبل پایا جاتا ہے اور اس میں دوامِ استمراری، اور تجدیدی ہے جو ہمیشگی پر دلالت کرتا ہے۔ کلامِ الہی ”بیشمارِ اوقاتِ بلا حسابِ اوقات“

علم لغت کے لحاظ سے نبی ”نبا“ سے ماخوذ ہے اس کا معنی ہے ”خبر“ عن اللہ اور نبوت کا معنی اطلاع علی الغیب یعنی خبر دینے والا۔ جنت دوزخ ملا کہ قیامت اور سب سے غیب الغیب اللہ کی خبر تک دلا۔ تخلیقِ خبر دینے والا نہیں کہ اُس کو خبر کہتے ہیں۔ اور اُس کی خبروں کو اخبار اور مُصلطاً خبروں کو حدیث پاک اور اللہ تعالیٰ کی خبروں کو کُورِ ان پاک کہا جاتا ہے۔ ”فَاتَّبِعُوا نَبِيَّ اللَّهِ وَمُؤْمِنِينَ“

میں دو جملے ہیں۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ۔ جملہ اسمیہ: استمرار اور دوام کے لیے اور جملہ فعلیہ: حدوث و تجدّد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

○ یعنی اللہ تعالیٰ ہر آن، ہر گھڑی، ہر لحظہ ہر لمحہ اپنے پیارے محبوب پاک صاحبِ نواک مصلیٰ علیہ السلام پر رحمتیں نازل فرماتا ہے اور فرماتا رہے گا۔ اس میں دوام بھی ہے اور تجدّد بھی۔ یعنی پہلے پہلے کے بعد دیگرے۔ "مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ" اور علی التواتر۔

☆ پہلا جملہ اسمیہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ حَقِیْقَتٌ ہِے۔
☆ دوسرا جملہ فعلیہ صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا قَلِیْمًا ○ یہ شریعت ہے۔

○ یہ آیت کریمہ محمّد ہے شریعت اور حقیقت کا۔ یَاٰیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کے مرصدا قسین مومنین کو صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا کا حکم فرماتا اور اُس پر مومنوں کا محبت و ادب سے عمل پیرا ہونا طریقت ہے جو مبنی بر حقیقت ہے۔

شائستہ زلف و رخسار تو لے ماہ ملا لاک و رو و شمع و شام کروند
عراق

قرآن پاک: پک سورۃ المائدہ آیت کریمہ نمبر ۱۵

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُورٌ وَّكِتَابٌ مُّبِیْنٌ ○
بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

○ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے پیارے محبوب مصلیٰ علیہ السلام کو نور فرمایا۔

در بحر الحقائق، آوردہ وجہ تسمیہ نور علیہ السلام
است اقل چیز سے کہ حق سبحانہ و تعالیٰ بخود
قدم از عظمت کہ قدم بوجہ آوردہ نور سے
بود علی اللہ علیہ وسلم "تفسیر حسینی لاری"
تفسیر الحقائق میں فرمایا "نور" کی وجہ تسمیہ یہ ہے
کہ سب سے پہلے اللہ سبحانہ و تعالیٰ "نور قدم سے"
عظمت کہ قدم سے وجود میں جس کو دلایا وہ
آپ مصلیٰ علیہ السلام کا نور تھا۔

علہ نور کی تفسیر یہ: النور هُوَ الشَّاهِدُ بِاَنَّهُمُ الْمُطَهَّرُونَ بِقُوَّةِ جَوْهَرٍ مُّسْتَوٍ ہوا و دوسرے کا نور کرنے والا۔
علہ اشع نجم الدین رازی علیہ السلام کی شہرہ آفاق یہ تفسیر اشارات کلمات احادی و دلائل شریعت، رموز و نکات ہر
میں مشہور معروف اور نہایت ہی مستند ہے۔ جو آپ کے علمی کمال اور عظیم فیضیت کا تین ثبوت ہے۔ سلسلہ الیہ
کبر و تیریں عظمیٰ مشرور عظیم الدین کبریٰ علیہ السلام کے خاص القاس خلفا سے تھے۔ سن ۶۵۱ سال ہجری القدرہ ہے۔
علہ "ملاحضین و ملاحظین البریدی" افاض علیہ الرحمۃ و الذی کان تفسیر ملاحظہ ہو۔ تحت آیت لَمَّا ہ

قرآن پاک : ۱۸ سورۃ النور آیت کریمہ نمبر ۲۵

اللَّهُ نُورُهُ النُّورُ وَالْأَنْبِيَاءُ
مِثْلُ نُورِهِمْ كَمِثْلِ نُوْرِهِمْ
وَمِثْلُ نُوْرِهِمْ كَمِثْلِ نُوْرِهِمْ
وَمِثْلُ نُوْرِهِمْ كَمِثْلِ نُوْرِهِمْ
وَمِثْلُ نُوْرِهِمْ كَمِثْلِ نُوْرِهِمْ

اللہ نور اسماعیل کا اور زمین کا اس کے
نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق کہ اس میں
چراغ ہے اور وہ چراغ ایک فانوس میں ہے
اور وہ فانوس گویا ایک ستارہ ہے۔ موتی سا
چمکا روشن۔

○ نور اللہ تعالیٰ کے اسماء حسنی سے ہے اور فضل نور میں اس نور سے مراد سید الکائنات
افضل الموجودات حضرت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ اضافت اور نسبت
تشریفی ہے جو کہ آپ ﷺ کی عظمت نور کی شاہد ہے۔

☆ سیدنا عبد اللہ ابن عباس نے حضرت کعب احبار رضی اللہ عنہ سے فرمایا اس آیت
پاک کے معنی بیان کرو تو انہوں نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مثال بیان
فرمائی روشندان طاق تو حضور کا سیدنا شریف ہے اور فانوس قلب مبارک اور چراغ نبوت
کہ شجر نبوت سے روشن ہے۔ اور اس نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی و اضافت اس
ترتیب کمال انہو پر ہے کہ اگر آپ اپنے نبی ہونے کا بیان نہ بھی فرمائیں تو جب بھی خلق
پر آپ کا نبی ہونا ظاہر ہو جائے گا۔

☆ نور شمع جو ہے وہ دل اقدس ہے اللہ سبحانہ کے محبوب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا
☆ فانوس چمنی جس میں نور شمع روشن ہے وہ سیدنا فیض گنجیہ ہے سرکار مدینہ کا
☆ طاق جس میں فانوس رکھا ہے وہ سراپا جسم اطہر ہے اللہ کے پیارے ہم بے بہار
کے سہارے، عرش عظیم کی آنکھ کے تارے حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا
شمع دل مشکوٰۃ تن، سیدنا رجاہ نور کا تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا
کہ گیسو آدین ہی ابرو آنکھیں حسن کا حصص ان کا ہے چہرہ نور کا

دو سے ہر قدس تک تیرے آئینہ کے گئے

ﷺ

حق اوسط نے کیا صغریٰ سے کبریٰ نور کا

عظمت والے نور صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث پاک : بروایت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصار می کہی اللہ عزوجل نے عرض کیا آپ میں نے نور جنم وَاللَّهُ تَعَالَى سے عرض کیا آپ کب سے نبی ہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اے جابر ایک اللہ سبحانہ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کے نور کو اپنے نور سے پیدا فرما دیا۔

قَالَ مَتَى وَجَبْتَ لَكَ النُّبُوَّةُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ قَبْلَ الْأَشْيَاءِ نُورًا نَبِيَّكَ مِنْ نُورِهِ ۝

☆ اس حدیث پاک میں نبی کا لفظ زیر بحث ہو گا۔ جو مقصود ہے۔

حدیث پاک : بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتا ہے

أَوَّلُ مَا خَلَقَ اللَّهُ نُورِي وَ كُلُّ خَلْقٍ مِنْ نُورِي وَأَنَا مِنْ نُورِ اللَّهِ ۝

سب سے پہلے اللہ سبحانہ نے میرے نور کو تخلیق فرمایا اور تمام مخلوق کو میرے نور سے اور میں اللہ کے نور سے ہوں۔

قرآن پاک : پ سورتہ یس آیت کریمہ ۸۲

إِنَّمَا نُفَخُّهُ إِذَا أَنَا نَشَاءُ أَنْ نَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ ۝

جب کسی چیز کو چاہے تو اس سے فرماتے ہو جاؤ وہ فوراً ہر جاتی ہے۔

○ اس آیت کریمہ میں لفظ شِئْنَا فرمایا یعنی مشیت، ارادہ فرمایا تو کلمہ کائنات معرض

عند امر مشیت ارادہ اور رضائے تینوں الفاظ نے اپنے اندر وسیع فہم رکھتی ہیں جو الٰہی صیرت پر مبنی نہیں بہتوسر متعجب ہیں لفظ شِئْنَا فرمایا۔ اللہ سبحانہ نے مشیت ارادہ فرمایا اور اس امر کے سے کائنات کا ذرہ ذرہ پیدا فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں جو پیدا نہ ہوگی ہوا و نور و علم الٰہی میں مبنی اور اس کا ظہور بطریق كُلُّ أَمْرٍ مُقَرَّرٌ اُباق قائل تھا اپنے اپنے وقت پر ہوتا ہے اور ہوتا ہے گا۔ واللہ سبحانہ و تعالیٰ اعظم و عزوجل اور نور "محسوس رتہ الانس والجان صلی اللہ علیہ وسلم کا امر کے سے بھی بہت پہلے تخلیق ہو چکا تھا اور پھر دنیا میں مبعوث فرما کر پانچ سال کی عمر شریف میں جبکہ رحمت غاریں آپ کو افراء سے مخاطب فرمایا۔ یہ پہلی وحی تھی۔ یعنی ارادہ امر افراء کا فرمایا : فَتَدَبَّرْ

۱۔ وہاں "کن" امر کا صیغہ ہے جو جاری ہوا ۱۔ یہاں افراء امر کا صیغہ ہے جو جاری فرمایا۔

قول حق قرآن ہے۔ قول پیغمبر ہے حدیث۔ اہل دل کے واسطے تقریب ہے دونوں کی ایک نور حق نور نبی اصل میں دونوں ایک ہیں وہ خدا اور یہ نبی تو یہ ہے دونوں کی ایک یا خدا یا مصطفیٰ مشکل میں دونوں نام لو۔ حاجتیں برائیں کی تاثیر ہے دونوں کی ایک

حدیث پاک: بروایت سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

○ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سَے پوچھا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خلق کیا تھا تو ارشاد فرمایا۔

☆ كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنُ ط | آپ ﷺ کا خلق قرآن تھا

قرآن مجید کے بیان کردہ جملہ اخلاقیات صاحبِ خلقِ عظیم ﷺ میں زینت آراء ہیں۔

بقیہ مابقیہ

مُصَاحِفُ، وَمُصَاحِفَاتُ، وَمُصَاحِفَاتُ الرَّحْمَةِ، كُنَّ اللَّهُ حُضُورَ عَلِيٍّ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ كَسَمَاءِ وَخَنِي سَے ہیں جو توفیق
ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ | قلم اللہ اس کے کلمے کی قسم

☆ لَنْ سَے مراد دکان مبارک، اور نقشہ سے مراد زبان مبارک اور مَا يَسْطُرُونَ سے

مراد سینہ اطہر طرح مبارک "مطلب یہ کہ رب کریم فرماتا ہے محبوب تیرے دکان کی قسم تیری زبان

کی قسم، سینہ نور ہی لوح اور زبانِ قلم کی قسم اور وہ رفعت کُنْجی "زبان مبارک ہے۔ جو اسم ذات

رسالت "آب" محمد ﷺ ہے اور اس کُنْجی سے رب کریم کے علم و حکم کے خزانے، بنی و

مجتہد کے خزانے، حضرت، جنت کے خزانے، راحت و رحمت کے خزانے، اور عالم امر۔

عالم تقدیر "عالم خلق۔ عالم تدبیر کے خزانے اسم محمد ﷺ سے کھلتے ہیں اور عرشِ عظیم

اُن کا برزخ ہے۔ عالم غیب عالم شہادۂ حجازۂ اخفاء و عدم میں مقفل تھے۔ جس کُنْجی سے اُن کا قفل کھولا گیا

وہ مصباح "کُنْجی" اسم محمد ﷺ ہے جس سے عالم میدانِ غفور میں آئے۔ قال خزانۃ فی اللسان الخیر

لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ | اسی کے بلے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں

○ وہ الفاظ کی طرف قرآن پاک نے اشارہ فرمایا۔ اس مصباح۔ عالم امر۔ عالم غیب کی کنجیاں

۲۔ مقالید۔ عالم خلق کی کنجیاں۔ "مقالید اور مقالید دونوں جمع کے سے ہیں جو کثرت خزانوں پر دل ہیں۔"

○ مصباح کا پہلا حرف ہر اور آخری ح اور مقالید کا پہلا حرف ہر اور آخری ح یہ بنا

محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اللہ سبحانہ تمام کائنات کو نیستی سے ہستی میں، عدم سے وجود میں لایا اور اللہ

سبحانہ نے اپنی ذات پاک کا ظہور بھی اسی نام محمد ﷺ سے فرمایا۔ تو پھر روح و بندہ انسان

بروہام امر، عالم خلق کا ماہم ہے مرنے و جود میں آیا جو قسم کی قسم کی کنجیاں کھولا تھا۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک کی عملی تفسیر اور تخلیقاً یا اخلاقاً اللہ کی صفات سے کماحقہ تمصیف اور مزیّن اور استمسک کے لئے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن كَانَ مِثْلَ نُوْمَانٍ مِّنْ سَلَمَةَ

مدینہ میں مدینہ والے رُوستے تاہاں دیکھ لیتے ہیں جو ہیں صاحبِ نظر وہ قرآن میں شراں دیکھ لیتے ہیں

○ مندرجہ بالا نص قطعی، آیات کریمہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم "نور" ہیں اور اس نور کی تخلیق اُس وقت ہوئی جب کہ کائناتِ عالم کی کوئی شئی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ جن پر اَنَا اَوَّلُ الْبَشَرِ دِل کافنی، وافی اور شافی ہے۔

آدم بر سر مقصد : فرمایا۔ اے سیدنا جابر بنی عبد اللہ کہ بے شک اللہ تبارک و تعالیٰ نے ہر شے سے پہلے۔ یعنی ارادہ امر کن کے ظہور سے بھی بہت پہلے

عرش سے پہلے فرش سے پہلے، جنت سے پہلے دشت سے پہلے، شمس سے پہلے قمر سے پہلے، دھرم سے پہلے پہاڑ سے پہلے، زمین سے پہلے زمان سے پہلے، قطرہ سے پہلے مینا سے پہلے، لوح سے پہلے قلم سے پہلے، خاک سے پہلے آب سے پہلے، آگ سے پہلے باد سے پہلے غرض کہ امر کن سے تخلیق کی ہر شئی سے پہلے شُؤْءٌ مِّنْ دَیْنِکَ مِّنْ دَیْنِکَ تیرے نبی کے نور کو اپنے نور کی تھی سے پیدا فرما دیا۔ "کَمَا كُنْتُ بِشَايِهِ"

① یاد رہے۔ مادہ پہلے ہوتا ہے تو چیز بنتی ہے۔ لہذا ہو تو کووار بنتی ہے۔ کڑی ہو تو میز بنتا ہے اور اینٹ ہو تو مکان بنتا ہے۔ اگر پہلے مادہ ہی نہ ہو تو چیز کیسے بن سکتی ہے۔ آگ پانی، ہوا، مٹی سے انسان بنتا ہے۔

② اُس وقت اربعہ عناصر تھے کہاں؟ جس سے حضور بنتے۔ حضور اُس سے بنے جو حضور سے پہلے تھا۔ حضور سے پہلے نور الہ تھا۔ لہذا ثابت ہوا کہ حضور نور الہ سے بنے اور اسی کائنات نور مصطفیٰ سے "عَزَّ وَجَلَّ" صلی اللہ علیہ وسلم سے

۲

علیٰ پت سورۃ الانزوب احیت کریم ۲۱ بے شک شہارے علیہ اللہ کے رسول کی زندگی میں بہترین مرتبہ ہے۔ عالم ملکوت، عالم حیروت، عالم ناموت، عالم نبوت، غرض کہ سب عالم کے شاندار ہزار عالم ہر جوہر، بلیق و غیر بلیق

بارغ طیکہ میں رہنا پھول چولا نور کا
وضع واضح میں تیری صورت ہے معنی نور کا
مست بومیں ٹپکلیں پر حقیقی میں کلمہ نور کا
یوں مجازاً چاہیں جس کو کہہ دیں کلمہ نور کا

حدیث پاک : بروایت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما نور کا
☆ رب کریم نے اُس نور کو چار حصوں میں تقسیم فرمایا پہلے سے قلم دوسرے سے لوح اور
تیسرے سے عرش پھر چوتھے کے چار حصے رکے اور پہلے سے ٹپکے حاطین عرش۔ دوسرے
سے کرسی اور تیسرے سے فرشتے اور پھر چوتھے کے چار حصے رکے۔ پہلے سے مومنین
کی آنکھوں کا نور اور دوسرے سے مومنوں کے دلوں کا نور پیدا کیا جو معرفت الہی ہے
تیسرے سے دین کلمہ طیکہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا
اور چوتھے سے نور ایمان۔ نور عرفان اور نور ایقان پیدا فرمایا۔ تہذیب صفحہ ۳۹

☆ لہذا اول اہل قطعہ اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہوا کہ نور ذات محمدی علیہ السلام
الصلوة والسلام نور الہ کا مظہر بنا کہ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ جزا تمام کائنات پر تو ہے
نور ذات محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور مریح۔ اصل اور مقصود کائنات آپ کا نور ہے
بیا آتا در مدینہ نور احمد : یعنی از در و دیوار لایع
جمال مصطفیٰ بے پردہ بینی : چہ خورشیدے کہے ابراست طالع
بیا ! اسے کہ چشم تیرہ باطن : برین ہر گوشہ صد بران ساطع
نجوم اشدی آنجا قوزان : شکس مصطفیٰ آنجا طواع

حدیث پاک : بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما نور کا

☆ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَلَّ جَنَيْنًا عَلَيْهِ التَّلَامُ فَقَالَ يَا جَنَيْنُ كَمْ عُمُرِكَ مِنَ النَّبِيِّينَ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَسْتُ أَتَلَمَعُ بِرَأْنِهِ فِي الْحِجَابِ الرَّابِعِ نَجْمٌ تَطْلُعُ فِي كُلِّ سَبْعِينَ أَلْفَ سَنَةٍ مَرَّةً

یہ ٹپک مرکزہ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبریل علیہ السلام سے پوچھا تہا ہاری عمر کتنی ہے
جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے آقا
میں نہیں جانتا کہ میری عمر کتنی ہے۔ ہاں
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجابِ رابع
پر ایک نور ہی ستارہ شریحہ از سال بعد طلوع

وَاٰتَيْنَا سَبْعِيْنَ اَلْفَ مَرَّةً فَتَالِ
رَسُوْلًا اَنْتُمْ مِّنْ اَعْيُنِنَا ۚ يٰۤاَحِبِّیْنَ
وَعِزَّةٌ بِاٰتِیْ اَنَا ذٰلِكَ الْکُتُوْبُ
اٰتِیْ ذٰلِكَ النُّجُوْمُ ۝۱۰

ہوتا تھا۔ جس کو میں نے ستر ہزار سال تک دیکھا
ہے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ پر
رب کی عزت و عظمت کی قسم لے جبریل علیہ
السلام وہ نور کی تارہ میں تھا۔

یہ من کے مصطفیٰ نے کہا جان سکو گے
یہ کہہ کر سرکار نے حکامہ جو سر سے ہٹایا
☆ علیہم جبرائیل علیہ السلام کے مطابقی، نور مجسم شفیع معظم فر آدم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کے نور کی تخلیق ستر ہزار در ستر ہزار سال پہلے فرمادی گئی تھی "چاند زرب نور سے
کروڑ سال" اور یہ مناسی ہے۔ اَللّٰهُ اَعْلَمُ وَرَدُّ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ ۝۱۰

○ تمام کائنات سے کروڑوں، اربوں سال پہلے نور ذات محمدی، نور نبوت کی تخلیق
ہو چکی تھی اُس وقت سے رب کریم اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمتیں "درد و شریف"
نازل فرما رہا ہے۔ اتنا رحمتوں کا نزول کیا کہ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ بنا دیا۔ اُس نور نے
سب پہلے نبوت کا لباس زیب تن کیا اور رحمت کا حلقہ اوڑھا۔ وہ نور محمدی رَحْمَةً
لِّلْعٰلَمِیْنَ لباس میں عبوس رب کریم کی رحمت مجتبیٰ بن کر دنیا میں مبعوث ہوا۔
احادیث قدسیہ: اللہ کا کلام بڑیاں رسالت عزوجل صلی اللہ علیہ وسلم ط

فرمایا میں مجنی خزانہ تھا مجھے رحمت آئی
کوئی پہچانا جاؤں تو میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے نور کو پیدا فرمایا۔

اگر آپ نہ ہوتے تو اپنے رب ہونے
کا ظاہر نہ کرتا۔

☆ کُنْتُ كَنَزًا مَخْفِيًّا فَاجْتَبَيْتُ
اَنْتَ اَعْرَفْتَ فَخَلَقْتُ نُوْرًا
مُّحَمَّدِيًّا ۝۱۱
☆ لَوْلَا خَلَقْتُكَ لَا ظَهَرْتُ
الرَّحْمٰنِيَّةُ ط

من فرمایا جبرائیل علیہ السلام ستر ہزار سال میں قیام کرتا اور ستر ہزار سال سجدہ۔ قیام میں مجھے تم دیکھتے
لیکن جب سجدہ کرتا تو مجھے کوئی دیکھ نہیں سکتا تھا۔ جبرائیل علیہ السلام کا بھی سجدہ ہزار سال اور
دوسرا بھی ہزار سال کا تھا پہلا سجدہ جبروتیت اور دوسرا سجدہ تجلوتیت کا۔ ۱۱ مَنَ اَسْفَلَ زَبْرًا لَّوْلَا رَحْمَةُ

یہ احادیث مبارکہ طرق متعدّدہ اور اسانید مختلفہ سے روایت کی گئیں ہیں۔

○ یہ کوئی خفی اور وحی غیر متلوّ کے زمرہ میں ہے فرمایا ربّ العزّت نے میں توحید کا مخفی خزانہ تھا۔ اَحَدٌ تَحَا صَمَدٌ تَحَا لَوْ یَلِدُ وَلَوْ یُوْلَدُ تَحَا اور اپنی ذات صفات میں وَلَوْ یَکُنْ لَّہُ کُفُوًا اَحَدٌ تھا۔ میں نے چاہا۔ پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں تو میں نے مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نور کو پیدا فرمایا اور میری ذات اور صفات کا ظہور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہے۔ یاسی معنی اگر میرے بھر توحید سے ایک محبت خالِجَت کی لہر ابھری تو میں نے تجلی محبت سے اپنا محبوب بنالیا۔

بے انہیں کے دم قدم سے باغ عالم میں بہار وہ نہ تھے عالم نہ تھا گردہ نہ ہوں عالم نہیں مچھے نا اوجی کے جو چمکے دلی کے باغ میں بلبل رسدہ بھی اس کی بو سے محرم نہیں

حدیث پاک : بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ :

| | |
|-------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------|
| قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اَنَا | فرمایا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میں اللہ |
| مِنْ قُوَّةِ اللَّهِ وَكُلُّ مُؤْمِنٍ مِنْ قُوَّتِي ط | کے نور سے اور تمام مومن میرے نور سے ہیں۔ |
| کیا شان احمدی کا چمن میں ظہور ہے | ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم |

☆ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا مظہر نور محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور نور ایمان و عرفان اُس کی تجلیاں ہیں۔ یعنی ساری تخلیقات الہیہ میں نور محمدی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے جلوے ہیں۔

خلاصہ آیت کریمہ : بے شک اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور اُس کے نوری فرشتے شب سے اب تک بغیر قید زمان و مکان صبح ازل سے شام اب تک ہمیشہ در ہمیشہ ہمہ وقت درود شریف بھیجتے ہیں اور بھیجتے رہیں گے نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر۔ تم بھی اے ایمان والو! میرے محبوب پاک شاہِ نوالک نبی الانبیاء سید الانبیاء امام الانبیاء احمدی فحبتہ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ہمہ وقت درود شریف پڑھا کرو۔ نوری ہو جاؤ گے۔

علہ من نور سے بودم نہال در قصر محرم زلال عشق خواص نام آرد و بیرون زان محل

ترجمہ۔ میری روح تجلی صفات کے بحرِ ہرمل میں غرق تھی۔ اللہ تعالیٰ تو میں کو نورِ محرم میں اس مقام سے باہر نکال لیا۔ اسی عشق کی منزل کی جستجو میں اس عالم شہود میں اگر کجگاہ و بیاہان میں پھر رہے ہیں۔ سرکارِ نبی نورِ جنتی باری علیہ الرحمۃ ط فرمایا جنتی جنتی ط

پاک کے مصداق نہ مولویان نہ رزاق ہیں اور نہ پیران رفاہ اور نہ علماء سوعہ طہ لیک وہ علماء حق ہیں۔ جن کا ظاہر شریعت مطہرہ سے آراستہ اور باطن انوار طریقت سے پیراستہ ہو۔ دربارِ امیری کے نور میں نہ ہوں۔ ہار کا وہ ٹھکانہ نہ ہو۔ صلوٰۃ و کفایت و کمال کے مجیدی و درویش اور سرہندی و درویش نہیں۔ جن کے آستانہ کی خاک موبی بادشاہوں کے دربار کی تخت نشین سے افضل ہے۔ فقہ جبرم

یہ ہستیاں علماء کرام، شایخ نظامِ عظم و حکم، قول و فعل، قال و فعل، فقہ و فقیہ، شریعت و طریقت کی جامع ہیں۔ اہم عظم، اہم عظم اور سلطان العارفین یا زید بخاری قدس سرہ تھا الا قدس دونوں سیدنا امام جمعہ و علامہ علی نقی صلوٰۃ اللہ علیہما کی ایک ہی نظر اور ایک ہی فکر سے محبت یافتہ و فیض یافتہ ہیں ان کے عزم و مشرک نے اہم مقام کو شریعت میں قال رسول اللہ ﷺ کیلئے چن لیا اور سلطان العارفین کو طریقت میں حالِ مصطفیٰ ﷺ کے لیے منتخب فرمایا۔ حالانکہ یہ دونوں ہستیاں بہر بہر شریعت و طریقت میں کامل تھیں۔ ائمہ مجتہدین امام بخاری، امام مسلم، ابوہریرہ، شریعت و اخبار و آثار سے قال رسول اللہ ﷺ کو ضخیم و فزونی میں جمع کیا۔ جن سے آخر مجتہدین نے فقہی مسائل استنباط کیے اور فقہ کے امام حسن بصری، امام ربیع بن جبر، ان کے شاغی علیہما رحمۃ اللہ نے اسرار و ارار رسول اللہ ﷺ سے اپنے معنیوں کو مستفاد کیا اور پھر نگاہ سے چراغ پر چراغ روشن کر دیئے۔ مقصد یہ کہ ادھر رسول اللہ ﷺ کا قال ایک سینے سے قدر سے سینے میں منتقل ہوا اور ادھر رسول اللہ ﷺ کا حال ایک سینے سے دوسرے سینے کو طوری کی بنا بنا کر بار

سُوء و ہی انکوں میں مجھ سے یہ راز

شریعت و طریقت میں مجھ سے یہ راز

شریعت میں ہے قیل و قال حبیب

طریقت میں ہے سخن و جمال حبیب

قرآن کا فیض مہدی علیہ السلام ان نعوس قدیر سے اُمت تک پہنچا کہ ان کی تبلیغ پسند و وعظ اور رسولِ نگاہ و نظر سے

امتی۔ جو نہیں صالحین، اصواتین، متقیین، عسکین میں گئے یہ تبلیغ میں مشاہد ربانی کے مطابق تھی کہ پہلے پیغام کو پہلے پیغام

پہلے حبیب پھر تم کو پہلے ادوی پھر ہدایت اگر ادوی ﷺ سے بے نیاز ہو کر اور ان انور کی شہ سے صرف نظر

کر کہ محض اصول و مسائل سے رہ چاہیں تو مقصد بندگی اور ہدایت الی السالواتی السلوٰۃ نہیں پاسکتے۔ بزمِ رسول اللہ

ﷺ کا صحبت یافتہ، صحابی، اور دربارِ رسول ﷺ کا ہر حاضر و غائب ہے۔ محدث اور فقیہ بھی۔

مرا بھی ہے اور مرید بھی۔ شیخ اور مجاہد بھی ہے۔ یہ ہیں علماء اُمت جو اس حدیث پاک کے مصداق ہیں۔ جن کی دوات

کی سیابی روزِ قیامت شہیدوں کے خون سے تولی جائے گی۔ اے کریم علیٰ علیہ السلام! علماء حق کی سیابی کی عزت کے

فلک اس رویہ کی سیابی کو نور اور شرفِ دل کا باعث بنانا۔ آمین یا نور یا نور الفجر ۱۲ اور نور الفجر ۱۳

☆ شیخ محقق علی الاطلاق عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ ایک روایت نقل فرماتے ہیں۔

○ جب شبِ معراج میرا براق وادی طور سینا سے گزرا۔ تو فرمایا۔

☆ ایک روایت الرسول میں ارشاد فرمایا۔ "اَکْبَرُ مُوسٰی" رواہ البیہقی "نیز فرمایا۔

مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُوسٰی وَهُوَ قَاتِلُ نَصِیْقَتِیْ فِی قَبْرِہٖ ۝ فرمایا میرا اکر موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر ہوا تو دیکھا وہ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے ہیں۔

☆ احادیث مبارکہ اس ایک معنی کو واضح کرتی ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ انبیاء و مرسلین صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْہِمْ وَسَلَامُہُ اپنی اپنی قبور میں عالمِ برزخ کی زندگی کے ساتھ ساتھ حیاتِ دنیوی سے بھی حیات ہیں۔ نمازیں پڑھتے ہیں اور دیگر تصرفات بھی فرماتے ہیں۔ مصیبت زدہ کی مدد و اعانت کرنا۔ دُنیا میں سیر فرمانا اپنی مرضی سے آنا جانا بارگاہِ محمدی میں حاضر ہونا۔ تعزیت اور ہزینت پیش کرنا ثابت ہے۔

☆ یُصَلِّیْ فِی قَبْرِہٖ ۝ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ اگرچہ ظاہر ایہ روایت نماز کے متعلق ہے لیکن یہ توہم بھی درجِ صحت تک ہے اگرچہ تاویلِ بعید ہے کہ سیدنا موسیٰ کَلِمَ اللہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ اپنی قبر میں کھڑے ہو کر حضور ﷺ کی آمد پر آپ پر درود و شریف پڑھ رہے ہیں۔ "موتوف" ۝ وَاللّٰہُ مَعَانِ اَعْلَمُ وَرَسُولُہٗ اَعْلَمُ بِالْحَقِّ ۝

☆ جَعَلْتُ قَبْرَہٗ عَیْنِیْ فِی الصَّلَاۃِ ۝ علامہ شمس الدین غامدی علیہ رحمۃ الباری نے اپنی تصنیف "لطیف" نامیہ ص ۱۶ "قول البیہقی فی الصلوۃ علی الخنسیب الشفیع" میں اس حدیث پاک کی ایک ترجمہ یہ بھی بیان فرماتی ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک درود و شریف میں ہے۔ جو مجھ پر درود و شریف بھیجا جاتا ہے۔

○ سید الانبیاء والمرسلین صَلَوَاتُ اللہِ وَسَلَامُہُ عَلَیْہِمْ وَآلِہِمْ وَسَلَّمَ کی شانِ ہیبت ارفع ہے آپ کے مرقدِ مستور میں ازواجِ مطہرات رَضِیَ اللہُ عَنْہُمْ وَاٰلُہُمْ وَسَلَامُہُمْ حاضریہ بارگاہ ہو کر زیارت سے مستفیض ہوتی ہیں اور آپ جہاں چاہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے تشریف لے جاتے ہیں۔

○ محمد انبیاء و مرسلین کا شبِ معراج، ہیبتِ اقدس میں حضور پر نور صاحبِ المعراج ﷺ کے چہچہے مجھ پر نماز پڑھنا اور عرش پر انبیاء کا استقبال کرنا اور سلام عرض کرنا اور خصوصاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زیارت کرنا اور تحفیف نماز، روزہ کی عرض کرنا۔

۝ اَمَّا سُبْحَانَہٗ فَیَعْلَمُ مَا نَعْمٰی ۝

احادیث کثیرہ صحیحہ سے ثابت ہے۔

○ اس سے قبل بھی مدینہ طیبہ ہجرت گاہ محبوبہ کردگار کے تذکرے امتیاز کرتے رہے ہیں۔ سیدنا سلیمان علیہ السلام کا لشکر جب مدینہ الرسول سے گزرا تو فرمایا۔

هذه دار النجدة في آخر الزمان | یہ آخر زمان نبی کی ہجرت گاہ ہے۔ مبارک
طوبى لمن آمن به | تفسیر منطوی ہے وہ جو آپ پر ایمان لایا۔

☆ شبِ معراج شریف آپ کا براق محترم جب سرزمینِ حجاز مدینہ منورہ زاوہ اللہ تنویر پہنچا تو سیدنا روح الامین علیہ السلام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ عیدِ شریف اتریے اور یہاں نازِ نفل ادا فرمائے کیونکہ یہ مبارک مقام آپ کی ہجرت گاہ اور آرام گاہ ہوگا۔

معراج النبی میں درود شریف :- بركة النبي في البند عبد الله محمد طهري عليه السلام
مدارج النبوة میں فرماتے ہیں۔ سدرۃ المنتہی سے آگے ہونڈ شریں زار نورانی حجاب ایسے تھے

کہ ایک حجاب دوسرے حجاب کے ہم مثل نہ تھا۔ ہر حجاب کی تہہ کا سفر پانچ سو سال کا تھا ابھی اُن کا طے کرنا باقی تھا چنانچہ آپ نے ان سب کو حق سبحانہ و تعالیٰ کی امداد و امانت سے قطع کیا اس وقت خاص قسم کی حیرت، دہشت اور جلالت و عظمت پیش آئی جنہاں

نے حضرت ابو جہلیق رضی اللہ عنہ کی ہم آوازی میں ندا دی قِیْفَ يَا مُحَمَّدُ ﷺ

وَقَالَ هَٰذَا رَبُّكَ يَصْبِرُ عَلَيْكَ اَبٌ مُّتَفَكِّرٌ يُّوَسِّدُ كَيْهَ اَوَّارٍ كَمَا هَا مِنْ اَنَّى۔ آپ کو
اس آواز سے انس حاصل ہوا اور گھبراہٹ سے باہر آئے جو درپیش بھی پھر حق تعالیٰ

نے ندا دی اَذِّنْ مِغْنًى يٰ اَحْيٰى بِنِي پھر میرے رُتوب نے مجھ سے اتنا قُرب فرمایا کہ
میں اتنا قُرب ہو گیا۔ اِنَّ رَبَّكَ يَشَاقُ رَبَّكَ كَالْفُجُورِ وَجِي الْهٰى مِنْ اَنْ اَلَا فِى مِثْلٍ

قرآن پاک بک سورۃ النجم آیت کریمہ ۸-۹

شَمَّوْا نَفْتَلٰى ۚ فَكَانَ نَاب | پھر وہ جملہ نزدیک ہوا پھر غُرب اُتر آیا تو اُس
قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ | جلوسے اور اس محبوب میں دو ہاتھ فاصلہ رہا

بلکہ اس سے بھی کم۔

○ پھر میرے رب کریم نے مجھ سے دریافت کیا تو مجھ میں اتنی تاب نہ تھی کہ جواب دے
سہ بڑا ۱۰۱۱ ق م کا وفد ہے۔

سکنا اس وقت رب کریم نے اپنا دستِ کرم "مَا يَلِيْقُ بِشَاوِئِهِ" میرے دونوں شانوں کے درمیان بے کیف و حد بٹھایا۔
"جیسا اُس کی شان کے لائق۔"

حدیث الجیب میں بایں الفاظ مبارک ارشاد فرمایا۔
"رواہ ابی ہریرۃ۔"

فَوَصَّعَ كَفَّهُ بَيْنَ كَتَفَيْهِ فَوَجَدَتْ
بَرْدَ اَنَامِيْلِهِ بَيْنَ ثَدْيَيْهِ فَحَقَّقَتْ
لِيْ كُلَّ شَيْءٍ وَعَرَفَتْ
ایک روایت میں فرمایا۔
"رواہ ابی ہریرۃ۔"

عَرَفَتْ مَا فِي السَّمَوَاتِ وَالْاَرْضِ
اور ایک روایت میں ارشاد فرمایا۔
"رواہ ابی ہریرۃ۔"

فَعَلِمْتُ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقَيْنِ
وَالْمَغْرِبَيْنِ
پس جان لیا میں نے مشرقین اور مغربین کے درمیان
ہر چیز کو۔

○ اُس کی ٹھنڈک کو میں نے اپنے سینہ فیضِ نجینہ میں محسوس کیا اُس وقت مجھے اللہ سبحانہ نے تمام علومِ اولین و آخرین عطا فرمادیئے اور میں نے ہر چیز کو جان لیا اور پہچان لیا۔

○ اور فرمایا کہ پھر عرش سے ایک قطرہ میرے قریب آیا اور وہ میری زبان پر گر کر میں نے اُس چیز کو چکھا اُس سے زیادہ شیریں نہ چکھتا ہوگا۔ اور مجھے اوکھیں و آغریں کی خبریں حاصل ہوئیں اور میرا دل روشن ہو گیا اور عرش کے نور نے میری آنکھوں کو ڈھانپ لیا۔ اس وقت میں نے تمام چیزوں کو دل سے دیکھا "عَرَفْتُ" اور اپنے گیس پُشت پیچھے سے بھی دیکھنے لگا۔ جیسے اپنے سامنے سے دیکھتا ہوں اور پہچانتا ہوں کما ہی جی
حدیث پاک :- بروایت سیدنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہُ "مَدَارِجُ النُّبُوَّةِ"

اِنَّ اللّٰهَ رَفَعَ لِي الدُّنْيَا فَانَا اَنْظُرُ
بے شک میرے لیے دنیا اٹھالی گئی تو میں نے

علہ قرآن پاک اور حدیث پاک میں جہاں اللہ تعالیٰ کی شہادت سے بعد نفسِ پاکہ کا ذکر کیا ہے۔ اللہ سبحانہ کو جان کی ذات اس سے پاک ہے۔ علماء و محققین نے ان کی تعبیرِ مَا يَلِيْقُ بِشَاوِئِهِ سے کہ ہے اور ان کو مستنبطات سے شمار کیا ہے۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ وَّ رَّسُوْلُهُ الْاَعْزَمُ عَزَّوَجَلَّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَسُوْلِكَ
۲

تمام دنیا کو اور جو کچھ اُس میں قیامت تک ہوئے
والا ہے سب کو ایسا دیکھتا ہوں جیسے اپنی آنکھوں
بہمیں کو۔

أَلَيْهَا وَلِيَ مَا هُوَ كَأَنَّ فِيهَا إِلَى
يَوْمِ الْقِيَامَةِ كَأَنَّمَا أَنْظَرُ إِلَى كَفَى
هَذِهِ ط

حرمِ قدس میں رُوضہ شریف :- ذناقتِ ذاتی کے مقام پر پہنچے تو حق سبحانہ و تعالیٰ نے
پُچھا محبوبؐ میرے لئے کیا تحفہ لاتے تو عرض کیا الْحَيَاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ
وَالصَّلِيَّاتُ توجواب میں حق سبحانہ و تعالیٰ نے فرمایا :- السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ تو آپؐ نے جواباً کہا کہ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى
عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ اور پھر تشہید فرمایا :- آپ نے اپنی اُمتِ سرخسہ یعنی ہم نیاز مندوں
کو حرمِ قدس میں بھی نہیں بھلا یا ۔ مجھ کو حقیقی نے اپنے محبوبؐ پاک صاحبِ لولاک
ﷺ کو صلوٰۃ و سلام کے تحفے عطا فرمائے اور یہ ہے حقیقتِ صلوٰۃ و سلام
ادھر سے تھیں نذرشہ نمازیں اُدھر سے انعامِ شہرِ قدس میں
سلام و رحمت کے ہار گدھ کر گھوڑے پُر نور میں پڑے تھے

☆ سید غوث علی شاہ پانی پتیؒ نے ایک سوال کے جواب میں فرمایا :-

- ① اور جب حَاقَمَ النَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالنَّبِيُّ عَلَيْهِ السَّلَامُ شَبَّ مَعْرَاجِ كُودَارِجِ وَمَقَامَاتِ
طے کرتے ہوئے قُرب تک پہنچے تو ندا آئی :- السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ
اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ پس اس ساہز کو حضرت رسالت پناہ نے دو بخش فرمایا ایک حصہ
خود نوش جان اور دوسرا حصہ بندگانِ خاص صاحبین کو عنایت فرمایا السَّلَامُ عَلَيْنَا
وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ حضرت تو یہ ہے کہ بندگانِ صاحبین کو تو ان کی صالحیت
کافی تھی وہاں ہمیشہ بکان، باویرِ معصیت کو یاد کیوں نہ فرمایا کہ شمشیرِ کراست گناہ گار اند
لیکن میں نے کہا کہ حضرت خیر المورء ﷺ نے تو گناہگاروں کو صاحبین سے بھی
پہلے دُورِ ساعز میں اپنے ساتھ کمالِ شفقت سے شریک فرمایا ہے چنانچہ عَلَيْنَا میں
ضمیر جمعِ محکم اس پر شاہد ہے کہ صاحبین کو بعد اذ عطف سے ذکر کیا ہے اور علمبروں
کو اپنے ساتھ لکھا ہے بھلا اس سے زیادہ اور عنایت کیا ہو سکتی ہے ۔ ”تذکرہ غوثیہ“
سے معروضات :- نصیبِ برکت است اسے مولا شمس برو

○ نازعاً فی الخاص اللہ تبارک تعالیٰ کی ہی عبادت ہے۔ اُس کا قیام، رکوع، سجود اور اس میں تسبیح و تہلیل خاصاً عبد اللہ کا فرمان اَوْ تَخْلِصَالَهُ الدِّینَ کی شان میں۔ عہد بندہ عبادت سے مناسبت ہے۔ بغیر عبادت بندہ نہیں، گنہگار ہے۔

بنا ایک دوائیت الحدیث میں ارشاد فرمایا۔

اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرٰهُ وَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرٰهُ فَحَافِظٌ لِّمَیْلِكَ ط
یہ کہ عبادت کرو اللہ کی گویا اُس کو دیکھ رہے ہو اور اگر یہ نہ ہو سکے تو پس یہ خیال کرو کہ وہ ہمیں دیکھ رہا ہے۔
”حدیث جبرائیل، صبح البش آیت“

○ پہلا مقام اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرٰهُ والی نسبت کہاں یہ تو مقام خواص ہے اور دوسرا مرتبہ خود سرکارِ انبیاء علیہم السلام نے ہم سے اُتار دیا اور فرمایا وَاِنْ لَمْ تَكُنْ تَرٰهُ اور اگر یہ کیفیت نہ ہو تو کم از کم نازع میں حَافِظٌ لِّمَیْلِكَ والی ہی کیفیات اور احوال نصیب ہوں تو غنیمت میں ہے۔
”تذکرہ غوثینہ“

کبھی حیرت کبھی مستی کبھی آو سحر گاہی بدلنا ہے ہزاراں رنگ میرا در و بچوکی

قرآن پاک پت سورۃ الانشراح آیت کریمہ ۳

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ ا اور ہم نے تمہارے لیے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔
○ اسی آیت کریمہ کے تحت وَ اِذَا ذُكِّرْتُ لَا يَذْكُرُ مَعِيَ وَلَا مَجْهُوبٌ تَبَرُّا ذِکْرِ میرے ذکر کے ساتھ ہوگا۔ اور یہ معیت ذُنَا فَتَدْنٰی کے مقام پر روشن ہوتی اور ہر مقام میں مومن کلمہ طیبہ میں، نمونہ اذان میں خطیب خطبہ جمعہ، عیدین میں اور نازی نازعین ذکر الہ کے ساتھ ذکر مصطفیٰ ﷺ بلند کر رہا ہے۔

وہ کہ اس در کا بنوا خلق خدا اس کی ہوتی وہ کہ اس در سے پھرا اللہ اس سے پھر گیا
مومن ان کا کیا ہوا اللہ اس کا ہو گیا کافر ان سے کیا پھرا اللہ ہی سے پھر گیا

علیہ سپ سورۃ الزمر آیت کریمہ ۲ تو اللہ تو پوچھو نہ سے خاص اُس کے بندے ہو کر۔

علیہ نگاہ کننا کی ہوتی فی اُمتی کے جس پر تو قلباً اعتقاد ملکات کے جلوں میں گم ہو تو کیفیات پیدا ہوتی ہیں اور یہ نازع مزاج بنتی ہے کیا شان مجلوب ہے خاص بارگاہِ انوریت میں۔ سبحان اللہ ۱۲ منہ غفر لا
۱۔ اسلام ۲۔ ایمان اور حسان کا مقام ۳۔ ہل مات کشادہ دوسری تراجہ۔

ٹھوکر کھاتے پھرتے اُن کے در پر پہنچا۔ قافلہ تو اسے رضا اول گیا آخر گیا
☆ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دنیا و آخرت میں بلند کیا کائنات
مطلب ہے کہ محبوب کے ذکر کو اپنے ذکر کی معیت عطا فرماتی۔

قرآن پاک: پ ۱۱ سورہ انفطار آیت کریمہ ۶، پ ۱۱ سورہ التوبہ آیت کریمہ ۴۰

۱: اِنَّ مَعَیَ رَبِّیْ سَیِّدَتِیْنِ ۝
بے شک میرا رب میرے ساتھ ہے وہ مجھے اُب
راہ دیتا ہے۔

۲: اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا ۝
بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

○ موسیٰ علیہ السلام نے اپنا ذکر پہلے کیا اور بعد فرشتے کا ذکر کیا اونہی پاک "مُتَلَقِّیْنَ" نے
اللہ سبحانہ کا ذکر پہلے اور بعد اپنا ذکر کیا۔ حکمت یہ کہ یہ معیت دائمی ازلی ابدی
ہے جس کا اتفاق کسی وقت نہیں۔ نیز موسیٰ علیہ السلام نے معیت کا ذکر خود کیا اور
نبی "مُتَلَقِّیْنَ" کی معیت کا ذکر اللہ سبحانہ نے فرمایا۔ "اِیْلَ ذَوِقِ اِسْ عَاقِبَتِیْ کَیْ لَا یُحْزِنُکَ" اِس
معیت سے گنجیدہ دریاں تے زمان دار و خبر زوئے مکان

قرآن پاک: پ ۱۱ سورہ الضحیٰ آیت کریمہ ۱ تا ۴

وَالصُّبْحِ ۝ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجَىٰ ۝
مَا وَدَّ عَکَ رَبُّکَ وَمَا قُلٰی ۝ وَ
لَا اٰخِرَ حَیْثُ لَکَ مِنَ الْاَوَّلٰی ۝
چاشت کی قسم اور رات کی جب پردہ فلے
تمہیں تمہارے رب نے نہ چھوڑا اور نہ کُروہ
جلابے شک پچھلے تمہارے پہلے سے بہتر ہے۔

شان نزول: ایک مرتبہ اتفاقاً چند روز وحی نہ آئی تو کفار نے بطور طعن
کہا کہ محمد "مُتَلَقِّیْنَ" کو رتبہ نے چھوڑ دیا ہے۔ کفار کی یہ بات آپ "مُتَلَقِّیْنَ" کے
دل نازک پر گرائی گزری تو رب قدوس نے فرمایا۔ وَالصُّبْحِ قسم ہے، نورِ جمالِ مصطفیٰ
"مُتَلَقِّیْنَ" کی۔ وَاللَّیْلِ اور قسم ہے گیسوئے عنبرینِ مصطفیٰ "مُتَلَقِّیْنَ" کی نہ تمہیں
تمہارے رب نے چھوڑا نہ علیحدہ ہوا۔ محبوب "مُتَلَقِّیْنَ" تمہارے لئے پچھلی
گھڑی پہلی سے بہتر ہوگی۔ "وَالْاٰخِرَةُ اَحْسَنُ مِنْ الْاَوَّلٰی ۝"

① مؤمنین کرام نے دو معنی بیان فرمائے پہلا معنی آئے والے احوال تمہارے لئے

نہشتہ سے بہتر نہیں۔ گو ناحق تعالیٰ کا وعدہ ہے۔ کہ روز بروز آپ کے درجات بلند فرماتا رہے گا۔ اور ساعت بساعت آپ کے مراتب ترقیوں میں رہیں گے۔

(۱) دوسرا معنی یہ کہ آخرت دنیا سے بہتر ہے وہاں آپ کے لئے مقام محمود، حوض مودود اور تاج شفاعت کبریٰ ہے۔ نیز اِذَا ذُكِرْتُ لَكَ ذِكْرٌ مَعِيَ کا ایک معنی یہ ہے محبوب تیرے ذکر کے بغیر میرا ذکر قبول نہیں ہے۔

(۲) کفار نے کہا اَنْتَ مُرْسَلٌ تَوَالَّدَ كَرِيمٌ نے جواب فرمایا مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ طہ طہ نماز اذان میں اپنے محبوب کو میت عطا فرماتی۔ اِنِّكَ اَنْتَ اللّٰهُ ذُوْا وِلْدٍ قَدُوْسٌ کا اندازہ کو صیغہ ص لُودِ اِلَہِ کیا ہے فحنت حبیب کی جس دل میں یہ نہ ہو وہ جگہ نوک و غرک بے ازالہ و ہم : نماز کے تشہد میں اِدْبَارِیْخَہ کر محبت ادب اور تعظیم سے سلام عرض کرنا۔

مَقْصُوْدُ الْمُتَقِيْنَ حضور سید الکونین ﷺ کا خیال مبارک اور تصور تعظیم کے ساتھ آنے سے نماز نہیں ٹوٹی۔ نماز تو آپ کے ذکر پاک کے بغیر ہوتی ہی نہیں اس لئے ایجابات میں حضور سے خطاب اَللّٰهُ عَلَیْكَ اِيْهَا النَّبِیُّ سے اور رَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ کے تحفے نذرانے اور پیچھے اَوَّلُ اللّٰہِ صَلَّی عَلَیْ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ سے حضور پر نور ﷺ پر درود شریف۔ تو پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ حضور ﷺ جب حریم قدس میں رب کریم کی بارگاہ میں ہوں اور آپ سے کلام بھی ہو اور سلام بھی، تو پھر اتنی کو پوری عظمت کے ساتھ خیال نہ آتے۔ اور تصور نہ جیسے۔ تاہم جنہ اشعۃ النکبات شرح مشکوٰۃ میں شیخ محقق علیہ الرحمۃ والاعزالی فرماتے ہیں۔

○ نمازی یہ خیال کرے کہ حضور بارگاہ رحمۃ العلمین ﷺ میں سلام عرض کر رہا ہوں اور

عہ بعض خواجہ گلمارہ سوسے اس کے خلاف کہا۔ اَلْعِبَادُ بِاَللّٰہِ مِنَ الْخُشُوْعَاتِ انہوں نے اپنی سید باطنی کی سیاسی سے کاغذ کو سیاہ کیا اور خود بھی رد سیاہ ہو گئے اور سر کرتی میں مل گئے۔

عہ بدرگاہ اربعیت میں تحیات صلوات علیک کے تحفے اور تمام دنیا کی دعا پر حضور علیہ السلام کی حضور میں سلام نام اس کیفیت حالی سے نماز میں کی سراج بنی۔ کہ رُوْا اَنْتَ خَیْرُ الْمُرْسَلُوْنَ عَلَی الْاَطْلَاقِ قرنِ نبوی سے تاہذا نہ سائر علی استقرار مسلسل الاستقلال بغیر کسی کوئی تامل و تردد اور بلا شک شبہ نمازیں لاکھ نماز عابد سے عقیدہ حاضر ناظر ایضاً شایعہ اچھے معنی پر

آپ بہ نفس نفیس اپنے سمع مبارک سے سُن رہے ہیں۔ کیونکہ حقیقتِ محض علی صابحنا الصلوٰۃ والسلام کا ناستِ عالم کے ذرہ ذرہ میں جلوہ گر ہے بلکہ اعلیٰ حضرت رسول کا تو یہ عالم ہو کہ حضور کسی کو بلائیں اور وہ فرض نماز پڑھ رہا ہو تو اُس پر واجب اور فرض ہے کہ وہ نماز چھوڑ کر بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو۔

قرآن پاک : پ سورۃ الانفال آیت کریمہ ۲۴

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اسْتَجِيبُوا
لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا
يُحْيِيكُمْ

اے ایمان والو! اللہ اور رسول کے بلائے پر
حاضر ہو جب رسول تمہیں اُس چیز کے لئے
بلائیں جو تمہیں زندہ رکھے گی۔

شانِ نزول : سیدنا سکیمین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فرض ادا کر رہے تھے کہ حضور نے انہیں بلایا تو وہ جلد از جلد نماز مکمل کر کے ذرا تاخیر سے حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کیا۔ تو آپ نے فرمایا تمہیں جواب دینے میں کیا چیز مانع ہوئی عرض کیا حضور نماز میں تھا تو فرمایا کیا تم نے قرآن پاک میں یہ آیت پاک نہیں پڑھی عرض کیا آیت وہ ایسا نہ ہو گا۔ (جانبۃ الرسول لا یقطع الصلوٰۃ) ”کما ذکرہ الیوم فیما لیس فی فی تفسیر بکیر“

☆ اس آیت کریمہ کے تحت علامہ قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ اذکار فرماتے ہیں۔

○ اور یہ بات ہے بھی ٹھیک۔ کیونکہ اُس نمازی نے کلام کیا تو کس سے کیا آپ ﷺ سے جن کو نماز میں سلام و کلام عرض کرنا واجب ہے اور اگر کسی غیر کو سلام کیا تو نماز ٹوٹ جاتی اور اگر کعبہ شریف سے ”سینہ“ پھیرا تو کس طرف پھیرا۔ آپ کی طرف جو کعبہ کے بھی کعبہ ہیں اور اگر چلا تو کدھر۔ بارگاہِ محبوبیت کی طرف جب کہ رب العزت ”جاءواک“ سے اپنے بندوں کو اسی درِ اقدس پر بلاتا اور دعوت دیتا ہے۔

بقیہ حاشیہ

سے سلام عرض کرتے آئے ہیں اور جو قسمت کُتُبُ اللہ و کُتُبُ الشَّامِ کے جواب میں شرف پاتے ہیں بعض فضیلتیں عظیم علماء و حاضرینِ اہلِ ناقص الایمان و ذہنی اختراعی اور اہل استدلالی منطق سے اس سلام کی تفسیر و ترمیم کے لیے ہیں اور اپنی ناکام سعی اور تحریف سے اپنے ذہن کو مسخ کر کے اُدُلُکَ کَالْاَنفِ امِیْنِ حُمُ اَحْسِلُ بیٹے ”چوکنہ از کعبہ پر غیور“ پُرانا مذکور ہے ”مالا نکیرا متعال امر اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وہ درِ شریف بھیجا ایسا ہی ہے جیسا آپ کی نبوت رسالت کی شہادت دینا۔“ ۱۲۔ ملاحظہ فرمائیے اللہ و سُبْحٰنَہُ و بَرِّکٰتُہُ عَظِیْمٰہُ

مسئلہ :- نماز میں کسی کو ٹٹانا ۔ پکارنا اور سلام و کلام کرنا منع ہے اس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ لیکن رسول اللہ ﷺ سے کلام و سلام سے نماز نہیں ٹوٹتی۔ عین نماز کی اس مؤیدانہ حالت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کلام و سلام خطاب کے صیغہ سے واجب ہے کہ مومن حالتِ حضور میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو صریح کبریاہ جَلَّ و عُلَّیٰ میں دیکھ کر تعظیم بجالاتا ہے تو بانی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَلَامِکَ کی حضور میں سلام عرض کر کے منظوری پاتا ہے بِفَضْلِهِ تَعَالٰی وَرَبِّکُمْ جَنَّتِہِ الْاَعْلٰی عَنِ شَاۡءِ فَضْلِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

☆ ایک روایت میں ہے۔

الصَّلٰوةُ وَمَعَ رَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ط | نماز مؤمنین کی معراج ہے۔

○ رسول کریم ﷺ کی معراج تو یہ ہے کہ آپ دُنَا فِتْنَتِی کے مقام پر اللہ رب العزت کے دیدار سے مُشْرِف ہوئے اور آپ نے اپنی ظاہری سرکی آنکھوں سے بے حجاب رب کریم کا جمال دیکھا اور فرمایا کہ تعلیم اَدَبِیَّتِی بِاَحْسَنِ تَادِیْبِی کے کمال ادب سے رَآئِیْتُ رِیْقِی بِاَحْسَنِ صُوْرَتِہِ ط کا مشاہدہ عکسی عطا ہوا۔
یعنی معجزہ حقیقی نے اپنے محبوب حقیقی کی تجلی فرمائی۔

☆ ایک حدیث الحذیب میں ارشاد ہوا۔

اَشْیَءُ رِیْقِی عَزَّ وَجَلَّ فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَتِہِ ط | میرا ادب سب سے احسن تجلی میں میرے پاس جلوہ گر ہوا۔

○ اور آپ نے کمال ادب سے تجلی رَیْقِی کو دیکھا اس شان سے کہ رب کریم نے خود اس دیدار کا نقشہ کھینچا۔ اور کتنے داغکاف الفاظ مبارکہ میں انہما فرمایا۔

قرآن پاک : پ | سورۃ النجم آیت کریمہ ۱۰-۱۱

مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰ | آنکھ نہ کسی طرف پھری اور نہ حد سے بڑھی

○ صاحبِ مَارَاغِ الْبَصَرِ ﷺ نے اپنے خالق و مالک کو دیکھا ہے۔ جب کہ درمیان کوئی واسطہ نہ تھا۔ اور یہ دیدار آپ کی ذات پاک سے خاص ہے۔

مَا وَجَّہَ اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْجَّہَ ط | کوئی فرمائی لپٹے بندہ کو جو وحی فرمائی۔

○ ایسی وحی اللہ سبحانہ اور محبوب پاک ﷺ کے درمیان اسرار میں جن پر آپ کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔ یا جس کو اُس کے مرتبہ کے مطابق جتنا بتا دیا۔

☆ جبر الامریت سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے فرمایا۔

رَأَيْتُ رُبِّيَّ بِصَيْتِي وَفَلَيْتِي ط | میں نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں اور دل سے دیکھا۔ "صحیح مسلم شریف"

○ دل کی آنکھ سے بھی دیکھا اور سر کی آنکھ سے بھی دیکھا "تفسیر روح المعانی تحت سورۃ النجم"۔

موسیٰ زہرِ شفت بیک پر تو صفاتِ توہین ذات نے مگر دُشمنی "شیخ جلالی ہدیٰ"

☆ جب سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر وادی طور سینا میں تجلی فرمائی تو پہاڑ جل گیا۔

اور آپ بے ہوش ہو گئے۔ جب ہوش سنبھالا تو کہا قَالَ سُبْحَنَكَ - اللہ اکبر کیا

شانِ نبوت ہے کہ کتنے پیار سے موزوں الفاظ سُبْحَنَكَ سے عین موقع کے مطابق

کلمہ عرض کیا۔ "مولائے دہم، محمد جلال الدین رومی دُرُوحِ اصفیٰ نے کتنے بیخاندانِ اعلاز میں فرمایا ہے۔

آنچہ طورش برنابد اسے کیا قدرتش اندر زجا ہے ساخت جا

گفت مشکوۃ زجاجی جلے نور کہ بھی درو ز نور آں قاف و طور

دردِ دل مومن بگنجد، سچو حقیقت نے زچوں و بے چکوں و نے زکیف

○ دنیا میں دیدارِ الہی کی تاب کسی میں نہیں اور یہ نعمتِ اعلیٰ فقط مختص ہے۔

سید الانبیاء علیہ السلام کے یہی مشاقِ اقل، روزِ اَوَّلِ اَلْاَشْرَاقِ کے جواب

میں سب سے پہلے رُوحِ محمد ﷺ نے اقرار کیا۔ بعدِ رُوحوں نے یکت زبان ہو

کہ قَالُوا بَلٰی کہا تو پھر تمام رُوحوں کو دیدارِ جمالِ الہی ہوا اور سجدہ کیا۔

حدیث قدسی "کَلَامُ اللہِ رَبِّانِ رَسُوْلُ اللہِ عَزَّ وَجَلَّ نَصَّی اللہَ عَلَیْکُمْ وَکَلَّمَ

مَا وَبَعَثَیْ سَمَآئِیْ وَلَا اَرْضَیْ | میں نہ آسمانوں میں سانا ہوں اور نہ زمینوں میں

خدا۔ جس نور کا شعل کو طور نہ ہو سکا، حق تعالیٰ کی قدرت، اُس نور کو مومن کے دل میں رکھ دیا۔

۲۔ قدرتِ حق سے مومن کا قلب اس نور کا شعل بن گیا جس نور کی تجلی سے کو طور دینہ دینہ ہو گیا۔

۳۔ مومن کے دل میں سا جانا ہے مثلِ مہمان وہ بے چون و بلا جگہ اور وہ بے کیف۔

ہند میں بصیرت کی آنکھ سے دیکھا اور حضرت امام اعظم سیدنا عثمان بن ثابت رضی اللہ عنہما نے ربِّ کریم کو بحالتِ ہند ”مکاشفہ“ تئیس بار دیکھا ہے۔ یہ دیدار فانی آنکھ سے نہیں باقی آنکھ یعنی بصر سے نہیں بصیرت سے ہے۔ ”شرح فقہ اکبر“

☆ قُلِّبَ الْمُؤْمِنِينَ عَرَشُ اللَّهِ مُومِنٍ كَادِلٍ جَعَلِي كَاوُشًا وَنَدَّ قُدُّوسٌ بَعَثَ اس کی وسعت کا یہ عالم ہے کہ اولیاء کے مدارج و لائیت کی سیر الی اللہ یہ ولایت صُغریٰ ہے۔ سیر فی اللہ سیر عین اللہ یہ ولایت کبریٰ میں داخل ہیں۔ ولایتِ علیہ سے اوپر کمالات نبوت میں جنت میں مدارج کی ترقی قلبی احوال و کیفیات سے ہوگی۔ اہل اللہ کو بصیرت کی آنکھ سے دُنیا میں دیدار الہی ثابت ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِ مُحَمَّدٍ

○ ہماری معراج، نبی کریم ﷺ تک پہنچنا ہے۔ درود و شریفیت کی برکت سے حضور کا آنا قریب حاصل ہو تو ہم اس دُنیا میں بحالتِ خواب ”عوام کے ریلے“ اور بحالتِ بیداری ”خواص کے ریلے“ حضور ﷺ کا جمالِ مبارک اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ اسی حکمت کے تحت مومن حالتِ ظاہری نماز میں آپ کی حضوری سے مُشرف ہوتا ہے۔ ”آب اگر کوئی اپنی پاکیزہ نفسی اور ظہارتِ قلبی، محبت اور انکسار کو اس درجہ تک قوی کرے اور سلام عرض کرتے وقت اُس کی بصیرت نورِ جمالِ محمدی ﷺ کو دیکھ لے۔ تو بس یہی معراج ہے مومن کی۔“ حضور تک پہنچنا اللہ سبحانہ تک پہنچنا ہے اور حضور کو دیکھنا اللہ جل شانہ کو دیکھنا ہے۔

آنکھوں نے اپنے اندر سارا مینہ مولیا
چھوٹی سی چیز کتنا بڑا کام کر گئی
یہ کیفیت مجھ پہ بار بار گذر گئی
دیکھا جگہ حضور جہاں تک نظر گئی
مٹوئی یہ ہوش ہو گئے اور طور جل گیا
نقابِ سیم مخمخ جو رخ سے اٹھ گئی
دورِ جلا سکے گی جہلا مجھ کو کیا اسد
ہجر نبی میں زمیگی بلِ بل کے کٹ گئی

○ حدیثِ قدسی، کَلَامُ اللَّهِ بَرِّبَانِ رَزَّاقُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَصَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ

اے اللہ! معِ اللہ وقت لا یسْعُنِیْ فِیْہِ
مَلَکٌ مُّقَرَّبٌ وَلَا نَجِیٌّ مَرْمُولٌ
مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایک وقت ہے اُس
میں میرے ساتھ کوئی بھی مُقَرَّب فرشتہ اور نبی
میں کوئی نَجِی نہیں بھتا۔

قرآن پاک : سورت النحل آیت کریمہ ۱۹

وَاقْبُرْبُ ۝۱۹ | اور سجدہ کر اور ہم سے قریب ہو جا۔

سجدہ میں مومن رب کے قریب خاص میں ہوتا ہے اور درود شریف سے قریب مصطفیٰ میں اور جو اللہ رب العزت کو سجدہ نہ کرے وہ جاہل ہے اور جو مصطفیٰ پر درود شریف کا انکار کرے وہ اوجہل، اور جس نے رب حکیم کے حکم سے حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ نہ کیا اور تعظیم نہ کی وہ عزرائیل سے شیطان ہوا اور جو اس کے رسول کریم ﷺ پر درود شریف کا انکار کرے وہ ذریت شیطان کے زمرہ میں ہو گا۔

☆ بندہ کا اللہ سبحانہ کی بارگاہ کبریائی میں سجدہ اظہار عجز و انجاری اور تذلل کا نام ہے اور درود شریف بظاہر آیت کریمہ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ اظہار عظمت اور رفعت شان ہے۔ اللہ صلی و سلم و بارک علیہ وآلہ وصحبہ

حیدر اللہ کو سجدہ ہے۔ کی دو صورتیں ہیں۔ اول کسی کو معبود قرار دیتے جانے پر یہ سجدہ مطلقاً کفر اور شرک ہے اور یہ کسی بھی شریعت میں مشروع نہیں ہوا ثانیاً صفات الہیہ کے منظر کی بنا پر۔ یہ سجدہ بھی اس شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں حرام قرار دیا گیا ہے جبکہ سابقہ شرائع میں سجدہ محبت یا تعظیمی سیدنا آدم و نوح علیہما السلام کے لئے قرآن پاک سے ثابت ہے۔

☆ امام فخر الدین رازی قدس سرہ الباری فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْمَلَائِكَةَ اُمرُوْا بِالشُّجُوْدِ | بے شک ملائکہ کو سجدہ کا حکم ہوا کہ تو محمدی
لَا حِجْلَ اَنْ تُوْمَرَ مُحَمَّدٌ ﷺ | "ﷺ" آدم علیہ السلام کی پیشانی میں جلوہ گر
فِيْ جَنَّةِ اٰدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ | تھا۔ "تفسیر کبیر"

① ثابت ہوا جملہ انبیاء و رسل افضل ہیں ملکہ رسل سے اور ملکہ رسل افضل ہیں صحابہ اجل سے۔ صحابہ افضل ہیں ملکہ مطلق سے اور عام مومنین افضل ہیں عام ملکہ سے اور سید الرسل افضل ہیں ان سب سے۔ صلوات اللہ وسلامہ علیہم وعلیٰ آلہم وعلیٰ صحبہم

علیہ اللہ مجاز و تعالیٰ بندے اس کی شاہد ہے بھی قریب ہے و یحییٰ افرقہ الیہ من حیث الیہ و یزیدہ و یجودہ و یقربہ

② سجدۃ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کو تھا حضرت آدمؑ و اسف علیہ السلام کا مقام قبلہ تھے۔
کے ملک کر دے بہ پیش آدمؑ خالی سجود نور تو در دے ہو دے گرد دیتے بہ دل لہجہ

③ یہ سجدہ تعظیمی تھا نہ کہ عبادت کا۔ عزرا زیل، عظمت نبیؐ کا فیکر ہو کر شیطان بنا۔
☆ اللہ جل شانہ نے اپنے شاہکار اعظم حضرت آدمؑ علیہ السلام کے سینہ میں نور نبوت رکھا اور سیرا قدس پر علم کا تاج پہنایا اور پیشانی میں باعث تخلیق کون مکان
ﷺ کے نور کو رکھ کر سجدہ کا حکم دیا۔ تمام ملک کی عظمتیں عظمت نور محمدؐ
ﷺ کی وجہ سے سجدہ گناہ نہیں۔

☆ سجدہ عبادت ہے رب تعالیٰ کی اور اواسے مصطفیٰ کی "ﷺ"
درود شریف و طیف ہے رب تعالیٰ کا اور ذکر ہے مصطفیٰ کا "ﷺ"
کلمہ حکمت : رب کریم کی رضا اس میں ہے کہ بندہ ہر وقت میرے
محبوب کریم "ﷺ" پر درود شریف بھیجتا رہے اور محبوب مصطفیٰ "ﷺ" بقدر حاجت

کہے اور کریم "ﷺ" اترے اسکی ایسی جگہ سے بھی زیادہ قریب کی اور اترتا بہ قرب درود شریف سے پاتا ہے۔
☆ اقرب ما ینکون العبد من ربہ و هو ساجد ط "الحديث" بندہ اپنے مولا کے
سب زیادہ قریب بحالت سجدہ ہوتا ہے انا یجد یتجد علی قدم اللہ ط سجدہ اللہ تعالیٰ کے قدموں میں ہوتا
ہے اور غلام اپنے آقا کے بہت قریب ہے جب تک وہ درود شریف میں مشغول ہے۔

☆ اواب مصطفیٰ "ﷺ" سجدہ کی حالت میں لفظ اسم محمد "ﷺ" بتا ہے کہ بمنزلہ سراج
بمنزلہ ہاتھ گنیاں سم ثانی بمنزلہ کمر اور د بمنزلہ پاؤں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے محبوب کے اسم
پاک کو عددی مناسبت بھی عطا فرمائی۔ اللہ کے حروف چار، اسم محمد "ﷺ" کے حروف
چار اور دونوں اسماء محسنی بے نقط یعنی بی عیب۔ اسم ذات چہار حرفی نے اپنا سایہ چار
حرفی اسم محبوب پر اور پھر چار بار پر سایہ فرمایا۔ اللہ کی ذات سبحان اور محبوب معصوم اور
صحابہ محفوظ چھہرے۔ کمر توحید کے حروف بارہ اور بے نقط اور کلمہ رسالت کے حروف
بارہ اور بے نقط اور صحابہ چار بار کے اسماء کے حروف بھی بارہ بارہ، ابو بکر الصديق، عمر
ابن الخطاب، عثمان ابن عفان، علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہم و انہم ائمتہ و انہم ائمتہ

کی رضایہ ہے کہ میرا امتی کسی وقت بھی اللہ سبحانہ کے ذکر، نماز اور سجدے سے غافل نہ ہو
حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بجاء" **دلائل القیامت**

○ روز قیامت حق سبحانہ و تعالیٰ نزول اجلال فرمائے گا اور تخت رب العالمین
 عز و جل کا مقام صفو بیت المقدس پر ہوگا "مَایَلِیْنُکُ بِشَکَیْہِ" اور فرمایا تمام
 مخلوق ہی مقام شفاعت ہے۔ شیخ المذنبین رحمہ اللہ کے لئے منبر حق تعالیٰ
 کے بھٹ قرب اور نزدیک رکھا جائے گا ایسا قرب کسی نبی مرسل اور ملک قرب
 کو حاصل نہ ہوگا۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِحَقِیْقَتِہٖ ط

خلاصہ کلام: تمام عبادات کی اصل نماز اور نماز کا اصل سجدہ، سجدے سے
 قرب الہی اور درود شریف سے قرب مصطفائی ملتا ہے۔
 سرنشت و اثر گوں راست ہے ساز نماز نقش معکون گنج از سجدے گرد و دست
 صلوٰۃ بر تو آرم کہ فرود باد قربت چو برب گیل گرد و ہمہ جزو ہا مقرب ہے

☆ حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا مانگ عطا ہو گا تو انہوں نے عرض کیا۔
 میں آپ سے آپ کی جنت مانگتا ہوں پھر فرمایا کچھ اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
 عَلَیْکَ طمأنینہ پھر فرمایا یہ تو مجھے عطا کر دیا کچھ اور مانگ لے عرض کیا بس کافی ہے
 فرمایا کثرت بخود کیا کہ۔ نماز فرض کے بعد نماز نوافل کی کثرت کیا کہ "صحیح مسلم شریف"
 ☆ کثیر عشق مصطفیٰ سیدنا بلال ابن رباح رضی اللہ عنہ

○ حضور ﷺ نے شب معراج جنت کی سیر فرمائی تو آپ ﷺ نے
 نے پوچھا اے جبرائیل علیہ السلام یہ آگے آگے چلنے کی کس کی آواز آرہی ہے عرض کیا
 یا رسول اللہ ﷺ آپ کا عاشق زار غلام حضرت بلال رضی اللہ عنہ
 ہے آپ ﷺ نے پوچھا اے بلال یہ سعادت تجھے کیسے ملی۔ عرض کیا یا رسول اللہ

علہ روز ازل سے پیشانی پر الٹی کھی ٹوٹی تقدیر مجھ میں سیدھی ہرقات ہے۔ جس طرح مہر پالٹے کھٹے ہوئے
 نقش کاغذ پر گھٹے سے سیدھے ہو جاتے ہیں اعلیٰ ہم حضور ﷺ پر مدود شریف کے ٹھٹھے لٹے ہیں اگر
 آپ سے قربت نہ رہے جب کل مقرب ہو گیا تو جود "قلب" بھی مقرب بن جائے گا لہذا کہ سجدہ میں الٹی تقدیر
 برپا کر کے مقرر

سُبْحَانَ اللَّهِ نوافل بھی کیا خوب نعمتِ عظمیٰ ہیں۔ اللہ ربُّ العزت نے اپنے

محبوبِ پاک ﷺ کو ہر نعمت ہی کمال عطا فرمائی۔ مولائے کریم ہمیں بھی نعمتِ فراغِ ہنس اور نوافلِ تہجد، اشراقِ چاشت اور آواہن عطا فرمائے۔

مسئلہ: علم اللہ علیہم خیر کی صفت ہے اور حضور ﷺ اللہ کے علوم کے منظرِ اتم ہیں جس سبب کائناتِ ارضی و سماوی میں سب سے افضل و اعظم ہیں۔ تمام کائنات کے علوم حضور ﷺ کے علم کا ایک شتہ ہیں۔

☆ خوارِ جہنم زمانہ اہلس توحید کے پرستاروں نے اپنی کتابوں میں بڑی دھڑائی اور جرات سے لکھ مارا کہ شیطان کا علم آپ ﷺ کے علم سے زیادہ ہے۔ نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ ذَلِكَ الْكَفَوَاتِ میدانِ محبت میں "نقلِ کفر، کفر باشد" سمجھتا ہوں میرا یہ مقولہ اُن کے کفریات لکھنے سے مانع ہے اور قلم لکھنے سے انکاری جس سے نسبتِ قوی ہو انسان اُسی کی تعریف کرتا ہے۔ پاکستان میں بعض جاہل صوفیہ پیری ٹریدی کرنے والوں نے عزرائیل عیسیٰ کو عاشق کہا اور کسی نے توحید پرست اور کوئی گویا ہوا کہ اہلس خناس، مُعَلِّمُ الْمَلُوكِ تھا۔ اَلْيَاؤُا بِاللّٰهِ اور اپنے ممدوح کی تعریف میں ایک دوسرے سے سبقت لے گئے۔

○ اگر عاشق ہوتا تو اللہ سبحانہ کے نام لیوؤں کو گمراہ کرنا پھرتا اور ذکرِ الہ اور ذکرِ مصطفیٰ ﷺ سے روکتا اور اگر صاحبِ علم ہوتا تو اللہ سبحانہ کے حکم پر سجدہ نہ کرتا اور اُسے علم ہوتا کہ سجدہ نہ کرنے سے مرفوع ہو جاؤں گا۔ یَا بَعْدُ توبہ کرتا وہ تو اکرا بیٹھا تھا۔ "علمی کر راہ حق نہ نماید جہالت است"

بیہ حاشیہ

یہی ہو جاتی ہے اور قُربِ خداوندی مٹا ہے اور دُورِ شریف سے قُربِ مُصطفائی کے ساتھ اُسی اللہ پر سجدی ہو جاتی ہے۔ علمِ حقہ محمدی حجتہ محمد بنی سکرۃ الشیخ، تھہ بڑی تحفۃ المومنین تھہ سلمان دُرد شریف ہے عَلَیْہِ السَّلَام وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔ شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی رِجَعُہُ اللّٰہُ "القاسم العارفین" میں رقم فرماتے ہیں۔

اکبر آباد میں مرزا محمد زاہد کے درس سے ولایتی کے دوران ایک کوچے سے سیر کرتے ہوئے اس وقت

کا مصداق بن گیا اور اگر توحید پرست اور موجد ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر عمل کرتا اس کے پیدا کئے ہوئے شاہکار ابوالبشر کی تعظیم کرتا واضح ہو کہ شیطان کی اصل نادر ہے نور نہیں۔ جہل ہے علم نہیں وہ حقیقتہً جاہل تھا اور وہ مقام عبودیت کو نہ جان سکا چنانکہ وہ مقام محبوب اور شان معبود کو جانتا اور ایک عظیم رسول خلیفۃ اللہ کی تعظیم و توقیر نہ کر کے اور معبود حقیقی کے فرمان کا منکر ہو کر لعنت کا طوق لگے میں ڈال لیا اور راندہ درگاہ رب العظیم ہو گیا اور اس پر ستیزا د یہ کہ وہ اس پر راضی ہے۔ اَلْبَيَاذُ بِاللَّهِ ط

تہنید میں سلام ۔۔۔ "حق را بچو کسے نبی را بدر کو دے"

سید الطائفہ حضرت بایزید طوقری بسطامی قدس سرہ النکامی کو ایک مرتبہ نماز پڑھانے کے لیے مصلیٰ پر کھڑا کر دیا گیا تو آپ نے آداب نماز کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے نماز پڑھائی اور تہنید بہت طویل کر دیا اور جب سلام پھیرا تو نمازی عجیب کیفیت سے سرشار، اور مسجد نور سے معمور تھی اور مقتدی نماز کی کیفیت سے متاثر۔ ایسی نماز پڑھائی، کمال اور معراج تک پہنچا دیا۔ کسی محرم راز نے پوچھا تو فرمایا میرا یہ معمول بقیہ حاشیہ

وقت شمع سکدی کے یہ اشعار پڑھ رہا تھا اور خوب ذوق و شوق حاصل تھا کہ

جز یاد دوست ہرچہ کئی عمر ضائع است جز سیر عشق ہرچہ بخانی بکالت است
سکدی بشو تو لوح دل از آتش خیر حق طلعے کہ راو حق نہ ناید جہالت است

یہ تو تھا مصر میرے ذہن سے نکل گیا اور اس سبب میرے دل میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہو گیا۔ اچانک ایک فیر نش، دواز لعل و طبع چہرہ پیر مرد ظاہر ہوا اور کہا "ٹلے کہ راہ حق نہ ناید جہالت است" میں نے کہا جَلَّوَلَّہُ نَحْمَدُہُ فی خدمت میں بان پیش کیا۔ مسکرائے اور فرمایا یہ اجرت ہے۔ عرض کیا یہ بطور شکر تہ ہے۔ فرمایا میں نہیں کہتا پھر فرمایا میں جاتا ہوں۔ جلدی ہے۔ قدم اٹھا کر کوچ کے آخر میں دیکھا مجھے معلوم ہو گیا کہ یہ رُوح ختم ہے۔ میں لپکا اٹھا۔ حضرت! مجھے اپنے نام سے آگاہ فرماؤں تاکہ فاتحہ پڑھ سکوں فرمایا۔ سکدی یہی فیر ہے۔ "عیکہ از مری"۔

"یہ اعانتِ روح ہے۔ استعانتِ اولیاءِ عظام اور استمدادِ موتی پر دلیل محکم"

ہے جس جب بھی اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ پڑھا
ہوں تو اس مقام پر توقف کرنا ہوں تا آنکہ سرکارِ مدینہ کی طرف سے جوابِ سلام
جائے پھر آگے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ پڑھتا ہوں چونکہ آج نمازیوں کی امامت کر رہا تھا۔
جب تک سب کا سلام بارگاہِ رسالت میں قبول نہیں ہو گیا سلام نہیں پھیرا۔
قرنہا باید کہ تائیک ضاحیہ پیداشود یا زید اندر خراسان یا دوس اندر قرآن (نہی)
نیز ایک مقام پر فرمایا۔ میں جب بھی نماز میں سرحدہ میں رکھ کر توسیع پڑھتا
ہوں تو جب تک سجدہ کی قبولیت کی نداد نہ آجائے سر نہیں اٹھاتا۔
ہر کس کہ در نماز نہ بیند جمال دوست فتویٰ ہمیں وہم کہ نمازش قضا کند
یہ تعلقِ الہ سے تھا اور وہ تعلقِ مُصطفیٰ "جَلَّوَعْلَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم"۔
یہ قبولیتِ الہ سے تھی اور وہ قبولیتِ مُصطفیٰ "جَلَّوَعْلَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم"۔
شوق تیرا اگر نہ ہو میری نماز کا امام
میرا قیام بھی حجاب، میرا سجود بھی حجاب

☆ شیخ مفتح عبدالحی محدث دہلوی مدارج النبوة میں فرماتے ہیں۔

○ مقتدی جب تشہد کے اس مقام اَلسَّلَامُ پڑھنے کو اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ پر توقف کرے تا آنکہ بارگاہِ رسالت مآب
"جَلَّوَعْلَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" کی طرف سے جواب آئے جبکہ توقفِ جہیم نبی "جَلَّوَعْلَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" کی شان
ہے کَانَ یُبَادِرُ بِالسَّلَامِ اُپ سلام میں ہمیشہ پہل فرماتے۔

اَلسَّلَامُ اے قیمتی تر گوہر دریائے جود اَلسَّلَامُ اے تازہ تر گوہر صحنائے جود
صد سلامت سے ختم ہر دم اے فکرِ کام لجنے کہ آئندہ علیکم در صد سلام "جانی"

☆ امام غزالی قدس سرہ فی السامی "اخیاء العلوم" میں نماز کے بارے میں فرماتے ہیں۔

وَلْيُخَضِّرْ فِي قَلْبِكَ النَّبِيَّ "جَلَّوَعْلَا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم" اُس ذاتِ عریبی کو قلب میں حاضرِ ناظر جان کر
وَسَخَّصْهُ الْكَرِيمُ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہُ اَلسَّلَامُ اے کریم
سلام عرض کر دو کیونکہ جس دربار میں تم بیٹھ ہو

☆ "قلب روح اور جان کی سمٹوری مُردہ ہے۔ علم حاشیہ اے مسافر"۔

وَمَرْكَاتُهُ طَائِفَةٌ لَا يُغَارِقُ قَاصِرَةٌ
اللَّهُ يَتَالَىٰ أَبَدًا فَيُخَاطَبُ ثَوْتٌ
بِالْقَلَامِ مُشَافِهَةٌ

اُس دربارِ پاک میں تہارے نبی موجود ہیں۔ وہ
کبھی وہاں سے جدا نہیں ہوتے اور پالشاد
ذو ربوہ سلام عرض کرو۔

○ سبحان اللہ آپ نے کتنے واشکاف الفاظ میں سلام کی حقیقت کو بیان کر دیا۔
مومن کو درجہ علم یقین سے مقام عین یقین تک پہنچا دیا۔ عین حالت نماز میں شہداء
کے مقام پر الشافعی علیہ السلام عرض کرنا اشاء اور حقیقت ہے نہ کہ حکایت۔ درود شریف کے
بغیر عبادت ناممکن اور نامقبول ہے۔

تیرا امام بے حضور تیری ناز بے مرور
ایسی نماز سے گذر ایسے امام سے گذر

☆ عظیم رسول کلیم اللہ کو حکم درود شریف۔

○ اللہ رب العزت نے حضرت سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ اے
موسیٰ علیہ السلام! اگر میرے حمد کرنے والے دنیا میں نہ ہوتے تو بارش کا ایک قطرہ بھی
زمین پر نہ برساتا اور ایک دانہ بھی زمین پر نہ اگاتا اور بہت سی چیزیں ارشاد فرمادیں
اور یہ بھی فرمایا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! اگر تو چاہتا ہے کہ میں تیرے اس سے بھی قریب
ہو جاؤں جو قریب ہے تیرے کلام کو تیری زبان سے، تیرے خطرات کو تیرے قلب
سے اور تیری روح کو تیرے جسم سے اور تیری بینائی کو تیری آنکھ سے عرض کیا ہاں
یا اللہ علی شانہ! فرمایا اے موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام! میرے محبوب شہداء ثبوت و
تأیید مملکت رسالت محمد رسول اللہ ﷺ پر بھرت درود شریف بھیجا کرو۔
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ وَوَسَلِّمْ رَوَاهُ الْإِسْلَامُ فِي الْوَعْدِ فِي الْحَلِيقَةِ الْأُولَىٰ

بقیہ ماضیہ

علم اپنے قلب میں جاہز نافرمانا۔ یہ مقام حضور ہے جب حضور ﷺ سے ہی اُن کے
دل خالی ہیں تو حضور ﷺ دل کا جاہز ہوتا "کہاں سے آئے گا۔ جن کے دل بے حضور، اُن کی صلوٰۃ
بھی اور سلام بھی بے مرور، صحابہ کرام کو ہر نہ قریب، جہانی، روحانی اور قلبی نصیب تھا اور اُمت
موجودہ کا قریب روحانی اور قلبی ہے۔ اس قریب کا نام حضور ہے کہ آپ ﷺ "دل میں
ہیں جائیں تو یہی دل زندہ ہے اور درود شریف کی برکت سے قریب پا لگا۔ ہر حقہ درود شریف

مجھے کیا خبر تھی کہ وہ کی اور کیا ہوش تھا مجھ کو تیرے نقش پا کی تلاش تھی جو جھکار بانماز میں

قرآن پاک : پ سۃ اول مران آیت کریمہ ۸۱

لَا تُؤْمِنُ بِهِمْ وَلَا تَنْصُرُوهُمْ | تم ضرور ضرور آپ پر ایمان لانا اور ضرور انھیں ضرور آپ کی مدد کرنا۔

☆ سیدنا علی ابن ابی طالب کہتم اللہ تعالیٰ و وجہہ الکریم سے مروی ہے۔

یہ دو مراثیق خاص انبیاء علیہم السلام سے تھا۔ بناءً بریں شب معراج تمام انبیاء و مرسلین کا بیت المقدس حاضر ہونا فخر کائنات کی امامت میں آپ کی شریعت کے مطابق نماز پڑھنا اس عہد یشاق کی عملی توثیق تھی اور اپنے ایمان لانے کا ثبوت بھی۔ خصوصاً موسیٰ علیہ السلام کا شب معراج مکمل اور نماز اور روزہ کی تحفیف کے متعلق بار بار عرض کرنا اور یہ ایمان اور مدد اس بات کا ثبوت ہے کہ مجھ انبیاء و مرسلین علیہم السلام نبوت اور رسالت سے مستحیف ہونے کے باوجود حضور ربیذ الانبیا علیہم السلام و المرسلین صلوات اللہ و سلامہ علیہم کے تو اب اور اُمتی ہیں۔

☆ شیخ اکبر محمد الدین ابن عربی قدس سرہ العظمیٰ فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو وجہ سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل ہیں۔ ایک نبوت اور رسالت کے لحاظ سے کہ آپ انوارِ مزل ہیں دوسرا اُمتی اور صحابی ہونے کی حیثیت سے۔

قرآن پاک : پ سۃ الانعام آیت کریمہ ۱۲۵

اللَّهُ أَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهُ | اللہ عز و جل جانتا ہے جہاں اپنی رسالت رکھے۔

○ نبوت اور رسالت ایک ایسا عطیہ ربانی اور منصب رفیع ہے کہ وہ ذات واحدہ جس کو عطا فرماتا ہے نہ منسوخ کرتا ہے اور نہ واپس لیتا ہے۔ "نبوت نہ غلط سے نہ بروزی" حقیقت نبوت ایک ہی ہے جو کہ سب انبیاء کو عطا ہوئی اور سب نبی نبوت میں برابر ہیں۔ لَا تَفْتَرِقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْ رُسُلِهِ قَد رُفِلَ

علمہ و ذلک یشاق اول تمام انکوارح سے "أَلَمْ يَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ" سۃ نبوت

جلیل ہے۔ اور بظاہر آیت کریمہ تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ میں بعض انبیاء کو بعض پر فضیلت ہے۔ اور سب پر فضیلت ہے اللہ سبحانہ کے پاس سے نبی، رسول اور محبوب ﷺ کو بنا بریں روز ازل، عہد ميثاق ثانی انبیاء سے لیا گیا کہ تمہاری موجودگی میں سرورِ عالم و عالمیال سید الانس والجان محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئیں تو ایمان بھی لانا اور مدد بھی کرنا۔

☆ ایک روایت اکھبرث میں ہے۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب اُمتِ مصطفویٰ کی شانِ ملاحظہ فرمائی تو آپسے اُمتی ہونے کی تمنا کی تو بارگاہِ رحمن سے یہ تمنا قبول ہوئی تو بفضیلہ لکالی نبوت رسالت اور شانِ کلیبی کے باوجود روز شمار کو آپ کا شمار اُمتِ محمدی ﷺ میں ہوگا۔ جبکہ حدیث پاک لَوْ كَانَ مُوسَىٰ حَيًّا لَوَسَّعَ الْإِسْبَاطُ مَسَّهُ وَاضِحٌ اِشَارَةً لَهُ ہے۔

مسئلہ: موت سے اعمالِ جسمانی منقطع ہو جاتے ہیں روحانی نہیں۔ بدلیل وَلَقَدْ تَصَدَّقْنَا مُسَرُّوْنَ سے ثابت ہے۔ انبیاء و عظام اور اولیاء کرام کا قبروں میں نماز پڑھنا اور اُٹھنے کی فرض کی وجہ سے نہیں بلکہ قُربِ الہی اور حصولِ لذت، فرحت اور عطاء فیض کے لئے ہے۔ کہ اولیاء و انبیاء کے مزارات فیض کے مباح و مرکز ہیں۔

○ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا حضور کی بارگاہ میں نمازوں اور روزوں کی تخفیف کا بار بار عرض کرنا اور یہ پابندِ نبوت پر ہے کہ پچاس کی پانچ رہ گئیں اور چھ ماہ کے روزوں سے ایک ماہ کے روزے رہ گئے۔ یہ روحانی اعمال کے عدم منقطع پر دلیل

۱۔ نبوت اور رسالت میں بالذات بالعرض خلقِ برحق کی تقسیم مطلقاً باطل ہے فی نفس النبوة لا تخص أهل قبيلة نفوس نبوت میں سب نبی برابر ہیں۔ البتہ ذاتِ انبیاء کرام و رسول عظام علیہم الصلوٰۃ والسلام اپنی اپنی خصوصیت کی بناء پر ایک کی دو سب پر فضیلت، نفسِ نفس سے ثابت ہے اور حضور خاتم النبیین «آخر زمان نبی» صلی اللہ علیہ وسلم کو سب پر فضیلت ہے۔ خاصیت برہنہ تاخر زمانی کے ہے جس میں ممکن نہیں کسی کا انکار کیا اور نبوت بالذات و بالعرض کی دہری اختراعی تعلیمات باطل و باطلات سے نبوت کا روزہ و ازہ جس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لاینبی بعدی سے قتل کر دیا تھا کھولنے کی سعی ناکام کی اور اپنے نامِ دنیا لامت و دروغ بے فروغ سے دجاہلوں اور کذابوں کے لئے دلیل فراہم کر کے اُمتِ مسلمہ میں فتنہ کا روزہ و ازہ کھول دیا۔ البتہ ذلک من ذلک ۱۲ من غیر الاول الذکر ۱۲

بھی اور روحانی مدد بھی اور استمداد موتی کے لئے ضرورت بھی ہے۔

زندہ نبی : عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلَامٌ ط "صحیح بخاری ج ۱ ص ۱۰۰"

☆ سیدنا ادریس، عَلَیْہِ السَّلَام، جنت میں بدنی زندگی سے جلوہ گر نہیں۔

☆ سیدنا عیسیٰ، عَلَیْہِ السَّلَام، آسمانوں پر تشریف فرمائیں۔

☆ سیدنا ایاس، عَلَیْہِ السَّلَام، جنگوں میں خدمات پر مامور ہیں۔

☆ سیدنا خضر، عَلَیْہِ السَّلَام، دریاؤں پر آب کی ڈلیونی ہے۔

یہ حضور سید الانبیاء صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلَامٌ کی زیارت سربراہات سے شرف صحابیت بھی پائے ہوئے ہیں۔

☆ سیدنا ادریس عَلَیْہِ السَّلَام : سیدنا ادریس بن سیدنا شیمث بن سیدنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام ط

○ سید الکمل حضرت الرسل صَلَواتُ اللّٰهِ وَسَلَامٌ نے شبِ معراج آپ کو جنت میں دیکھا۔

حضرت ابو شیخ کعب اخبار رَضِیَ اللہ عنہ سے مروی ہے۔ حضرت ادریس عَلَیْہِ السَّلَام نے

مات الموت کو طلب کیا اور فرمایا اے عزرائیل عَلَیْہِ السَّلَام میں موت کا ذائقہ چکھنا

چاہتا ہوں کہ کیا ہوتا ہے تم میری روح قبض کر کے دکھاؤ انہوں نے اس حکم

کی تعمیل اللہ سبحانہ کے اذن سے کی اور روح قبض کر کے اُسی وقت لوٹا دی آپ

پھر دوبارہ زندہ ہو گئے۔ پھر فرمایا اب مجھے جہنم دکھاؤ تاکہ خوفِ الہی زیادہ ہو جائے

یہ بھی پاؤں کیا گیا اور جہنم دیکھ کر اپنے دل و غیر جہنم سے فرمایا کہ دروازہ کھولو میں اس پر

علہ اَلاَیْمَانُ بَیْنَ الخَوْفِ وَالْیَقِیْنِ ط ایمان خوف اور اُمید کے درمیان ہے دل میں خوف

الہی بھی ہو اور اُس کے لَا تَغْشَیْکُمْ مِّنْ رِّحْمَتِ اللّٰهِ کے مُردہ سے دل پر اُمید بھی ہو کہ دل ایمان

کا برتن ہے۔ دل ایمان کی قرار گاہ ہے۔ قَالَ مِّنْ رَّسْمِهِ ط وَلِیَعْنِ خَافَ مَقَامَ رَبِّہِ جَنَّتٍ ۝

جو رُکبہ کے حضور کھڑا ہونے سے ڈرے دو جنتیں ہیں خوف کی علامت یہ ہے۔ فِیْہِمَا کَعِیْنُ

تَجْرِیْنِ ۝ اُس میں دو چشمے بہتے ہیں۔ الہی حقیقت کہتے ہیں دو چشمے سے نرا دو آنکھیں جو خوف

الہی سے استوبہائیں اور اُس کا بدلہ دو جنتیں۔ جنتِ عدن خوف کا جلد اور جنتِ نعیم ترک

شہوات کا صلہ۔ رَأٰی الْحَمِیْمَةَ مَخَافَةَ اللّٰهِ رَأٰی کَاسَ سِجِّدِ خَوْفٍ مُّذَابِہِ جِسْمِکَ کے چشمے صحت سے ہیں اور برغانِ الہی

کے درختِ سائر کی گریز گشتیں۔ اَلْمَرْفُوعُ رَأٰی اَلْحَمِیْمَةَ قَبْلِ یُسْتِ نَزَمَ دِلِ مَحْکَمَتِ اور دلائل کی منزل ہے۔

بغیر جائزہ اچھے مسند پر

سے گزرنا چاہتا ہوں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ اُس پر سے گزرے پھر آپ نے ملک الموت سے فرمایا کہ مجھے جنت کی سیر کراؤ اور آپ کو جنت میں لے جایا گیا تو آپ دروازہ جنت کا کھلو کر اندر داخل ہوئے تو تھوڑی دیر انتظار کر کے ملک الموت نے عرض کیا کہ سرکارِ ایزدِ عالمیہ

جو خوف اور خشیت الہی کی دلیل قال عز وجل انما یخشئ اللہ من عباده الذکرین ^{سورۃ النبی ص ۳۶} اُس کے بندوں میں وہی قدرے ہیں جو علم دے گئے ہیں جن کو سب سے زیادہ خوف ہوتا ہے اُن کو ہی سب سے زیادہ عزت ہے۔ اُن سے سب سے زیادہ اعراف الناس سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے لا یخون ^{صحیح مسلم ص ۳۶} ان اللہ معنا خشیت الہی میں سب سے زیادہ تھے اور عزت سے تسلی عطا ہوئی اور جو سیدہ معیت مصطفوی سے معیت الہی بھی تھیں اور یہ خلیفہ دامنِ کلام ہے۔ مؤلف

سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے سورہ طہ کی یہ آیت کریمہ ^{سورۃ طہ ص ۳۶} اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ لَوَاقِعٌ ^{سورۃ طہ ص ۳۶} بے شک تیرے رب کے عذاب ضرور ہوتا ہے تو آپ عرش کھا کر بے پوش ہو گئے اور ایسے بیمار ہوئے کہ کئی ماہ لوگ تیمارداری کرتے رہے۔

امام محمد بن حسن شیبانی رحمہ اللہ خوف خدا سے دوہرے تھے۔ الہام ہوا کہ میں جس کو کتاب سنت کا علم عطا کرتا ہوں اُسے عذاب نہیں کرتا۔ اُنھ میرے محبوب "رضی اللہ عنہ" کے دین کی خدمت کر۔ آپ اسلام کے درخشندہ ستارے تھے۔ اُن کی کریمہ۔ اَلَا اِنَّ اَوَّلَیْلَہِ اللہ لَا خَوْفٌ عَلَیْہُمْ وَلَا حُزْنٌ ^{سورۃ النبی ص ۳۶} اُن کو بے شک اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے نہ کچھ غم۔ یاد رہے کہ

عوام کو خوف بھی ہوتا ہے اور عزت بھی لیکن اپنی جان کا
ابتلا کو خوف بھی ہوتا ہے اور عزت بھی لیکن تمام جہان کا
اُکٹاؤ کو نہ خوف ہوتا ہے نہ عزت، نہ جہان کا اور نہ جہان کا

○ اُنمید رحمت :- درود شریف سے قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص کا نام احمال تھا۔ تو بدیوں کا پڑا بھاری تھا۔ نبی کریم "صلی اللہ علیہ وسلم" تشریف لائے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا کاغذ کا پڑہ نکالا اور پڑھا میں رکھ دیا تو وہ بھاری ہو گیا اور مغفرت ہو گئی۔ غلام نے عرض کیا ہذا کَ اِلَیّ ذِکْرُی یا رسول اللہ "صلی اللہ علیہ وسلم" یہ کیا تھا فرمایا تم نے مجھ پر

جیجا دیا صفر

آپ آب واپس اپنے مقام پر تشریف لے چلے فرمایا آب میں یہاں سے نہیں جائوں گا۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ قرآن پاک سورۃ الانبیاء ۲۵ میں فرماتا ہے۔

﴿كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ﴾ | ہر جان کو موت کا مزہ پکھنا ہے۔

○ وہ میں ذائقہ چکھ چکا ہوں اور امیر الہی کے تحت مجھے موت آچکی ہے دوبارہ موت نہیں اللہ جل شانہ۔ قرآن پاک پٹ سورۃ مریم ۱ میں ارشاد فرماتا ہے۔

﴿وَلَنْ يَمَسُّكَ إِلَّا وَارِدُهَا﴾ | اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گھر دوزخ پر ہے نہ ہو۔

○ بروایت حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہما جہنم میں داخلہ نہیں بلکہ کل صراط سے گزرنامراد ہے اور فرمایا۔ ہر شخص کو جہنم سے گزرناہے تو وہ کس گزر چکا اور اب میں جنت میں پہنچ گیا ہوں۔ جنت میں پہنچنے والوں کے لئے اللہ عزوجل پٹ سورۃ الحج ۲۸ میں فرماتا ہے۔

﴿وَمَا لَهُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ﴾ | نہ وہ اس میں سے نکالے جائیں گے۔

○ وہ جنت میں داخلہ کے بعد نکالے نہیں جائیں گے اور اب مجھے جنت سے نکلنے کے لئے کیوں کہتے ہو۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ملک الموت رضی اللہ عنہ کو فرمایا۔

﴿يَا أَيُّهَا الْمَلَأُوسُ﴾ کو وحی بھیجی کہ اے عزرائیل علیہ السلام! میرے پیارے بندے حضرت امیر علیؑ نے جو تیرا ہے اور جو کچھ کیا ہے وہ سب میرے اذن سے

ہی کیا ہے کہ کوئی نبی بھی میرے اذن کے بغیر آنکھ بھی نہیں جھپکے گا اور میرے اذن سے اور میں کا معنی احکام خداوندی کا درس دینے والا۔ العلم

بقیۃ حاشیہ

ایک مرتبہ درود شریف پڑھا وہ میں نے سنبھال کر رکھا ہوا تھا یہ وہ درود شریف ہے۔

○ خوف اللہ :- حدیث پاک میں ہے کہ ایک شخص کا حساب ہوا۔ تو اس کے نامہ اعمال میں ایک نیکی بھی نہ تھی۔ اور ہر عشاء اس کے خلاف کوئی اس کی آنکھ کا ایک بال پلک اڑا اور حاضر بارگاہ ہمو گیا اور

عرض کیا یا اللہ العلیین ایک مرتبہ یہ خوف اللہ سے روایا تھا تو میں بھیگ گیا۔ تب کریم اس کی شہادت کو قبول فرماتے ہوئے بخش فرمادے گا۔ خوف اللہ بہت بڑی نعمت ہے اور امتیر رحمت بہت بڑا کرم ہے

گئے اگر کرم گئے عرش کبر بود باران بیاد و چشم بانگر ہوا سے برشگانی را

خوف اللہ سے چشم پریم قلب عریں اور امتیر رحمت لا تقصروا من ذکر خدا اللہ سے وابستگی درود شریف سے ملتی ہے سورۃ الزمر ۵۲

سے ہی جنت میں داخل ہوئے ہیں۔ انہیں اب چھوڑ دو وہ ابد الابد جنت میں ہی رہیں گے۔ چنانچہ آپ جنت البقیہ و سدس میں بدنی اور جسمانی حیات کے ساتھ زندہ ہیں۔

”کنز الایمان فی ترجمہ القرآن“

بھٹا نہیں جنت ہے میراث اس کی جو اونی سے اونی غلام آپ کا ہے

○ شب صراج کو نبی کریم ﷺ سے جنت میں ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا اے ادریس علیہ السلام مبارک ہو کہ ”حساب و کتاب، روز قیامت اور حشر و نشر کے بغیر آپ جنت میں پہنچ گئے تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ“

جب جنت میں داخل ہوا ہوں صبح سے شام تک سیر کرتا ہوں تو شام کو غیب سے آواز آجاتی ہے کہ اے سیدنا ادریس علیہ السلام آپ معزز نبی ہیں یہ مقام آپ کا نہیں یہ تو میرے محبوب محمد مصطفیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فلان امتی کی جنت ہے۔ ابھی تو میں آپ کے غلاموں، نیاز مندوں، امتیوں کی جنت کی سیر کر رہا ہوں جو دوزخ و شریفین کی برکت سے قرب الہی سے نوازے گئے۔

☆ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام حضرت عیسیٰ بن مریم بنت عمران علیہم السلام ط

○ سیدنا عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کو آسمانوں پر اٹھایا گیا آپ چوتھے آسمان پر پہنچ کر زندہ ہیں۔ قرب قیامت دنیا میں تشریف لائیں گے اور شریعت مطہرہ کا اجراء بحیثیت امتی کریں گے۔ پوری دنیا پر اسلام کا غلبہ ہوگا۔ اس لحاظ سے آپ نبی کی صفت سے مستصفا ہونے کے باوجود لاریب امتی بھی ہیں سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کا اجتہاد موافق اجتہاد امام اعظم ہوگا۔ اس وقت سیدنا امام محمد مکی علیہ

علہ لیکن وہ آپ کھاتے ہیں نہ پیتے اور نہ سوتے ہیں۔ باعث معرفت جوئے عنایت والا کہ۔ ”انوار العیسیٰ فی اقوال و سیرہ النبی“

عہ آپ تمام ارضیہ زمین کی حکومت کے پانچویں بادشاہ امت محمدیہ سے ہوں گے۔ اسم گرامی سیدنا محمد امام مہدی ائمتہ سے مشہور ہونگے کیجئے اللہ زاد شرف العظم کا عوافت کہتے ہوئے لوگ آپ کو پہچانیں گے اتحادیہ پاک میں دانائے غیوب، مخیر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت امام مہدی کا ظہور و خروج و تہاں ہمیں پر دوزخ و آفرین پر اللہ تعالیٰ تعالیٰ محمد و اہل محمد و اہل محمد کے گاہن کا کھانا پینا ذکر ہوگا ۱۲ مرتبہ

صفحہ ۲۸۳ خلاصہ ہو

اَصْحَابِ الْفَتْحِ سے مل کر چالیس سال تک حکومت کریں گے۔ اور شریعتِ محمدیہ
علیٰ صاحبِ مِلَّةِ الصَّلَوةِ وَالسَّلَامِ کے مطابق عمل کریں گے۔ اصحابِ کبیرتِ مَدَنیہ کریں گے۔

☆ سیدنا الیاس بن ہشام رحمۃ اللہ علیہ
○ آپ قیامت تک زندہ رہیں گے اور صُورِ اِسْرَافیل علیہ السلام پر آپ کو وعدہ الہی کے
مطابق موت آئے گی۔ آپ جنگوں میں خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ نازرینِ حرمینِ شریفین
کی خدمات بجالاتے ہیں۔

☆ سیدنا ابوالعباس خضر علیہ السلام اسم گرامی بکای بن مکیان۔
○ آپ زندہ ہیں۔ سکندر ذوالقرنین بادشاہ کے خالہ زاد بھائی ہیں جو تمام زمین
زمین کے مسلمان بادشاہ تھے اور حضرت خضر علیہ السلام آپ کے صاحبِ لواء وزیر۔
آپ چشمِ آئینہ حیات تک بعینت خضر علیہ السلام پہنچے۔ خضر علیہ السلام نے چشمِ حیات
کے پانی سے غسل کیا اور میرا بھوکہ حیات جاوداں پا گئے لیکن ذوالقرنین سکندر
کے مقدر میں نہ تھا۔ نہ ہی سکے۔

تہمدستانِ قسمت راجہ سوداز رہبرِ کامل
کہ خضر از آبِ حیوان تشنہ آرد و سکندر علیہ السلام

☆ سیدنا خضر اور الیاس علیہما السلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں
حاضر ہوئے اور ارشاداتِ سننے اور شریعتِ مطہرہ کی تبلیغ فرماتے۔ انھوں نے حضور
صلی اللہ علیہ وسلم سے روایتِ حدیث کی کہ جو شخص مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ
اُس کے جسم اور قلب کو ایسا پاک اور صاف کر دیتا ہے جیسے پانی کپڑے کو۔ قولہ بسید فی الصلوۃ علی حبیب النبی

علہ کسی روز دارِ اوقاتِ ازل، محرمِ اسرارِ نبائی درِ عرفانی کے کیا حشرہ کہا ہے۔ جبراکِ ازل بھی اجزاء طہ
عَلَى وَحَقِّكَ لَمْ يَكُنْ جَوْ قَدْ جِئْتَنِي
اَلَا اَلَّذِي لَمْ يَكُنْ يَدْرِي مَنْ جَاءَهُ
فَعَلَيْكَ مِثْقَلُ مِثْقَلِ الْعَصَا
اَزْكَى سَلَامٍ طَابَ فِيْ اَزْوَاِلِہِ
ترجمہ۔ حتیٰ کہ تم آپ زندہ ہیں اُن کی وفات کا وہی کاذب ہو گا جو آپ کے نورِ جمال کا فیض نہ پاسکا۔
آپ پر میری طرف سے سلام ہو۔ جب کہ باوجود عبا چلے تو میرا شکر اور پاکیزہ سلام پہنچائے۔
مے درحقیقت درود شریف آپ حیات ہے جو اس سے مراد اور میرا بھوکہ وہ وہاں کی پاکیزہ زندگی پالیا۔ پسند
آبِ حیات کا مٹھ کر درود شریف ہے یہاں سے حیاتِ جاودانی ملتی ہے۔ ۱۲ منہ کا اَللّٰہُ اَکْبَرُ

دُرودِ خضریٰ: یہ دُرود شریفِ مختصر ترین دُرود شریف ہے جو درجات میں بلند تر
 زبان پر پہل اور مقامات میں جامع القنات ہے۔ حضرت خضر علیہ السلام کا مقام عظیم
 شریف و عظیمین کو مضاف سے نوازتے ہیں اور دُرودِ خوان حضرات کو بلند بی ارج
 میں مدد فرماتے اور زائرینِ شہداء کی خدمات کرتے ہیں۔ ”دُرودِ شریفِ خضریٰ یہ ہے۔“
 صَلَّی اللہُ عَلَیْ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ
 دُرودِ شریف کی عظمت اور فضیلت :- ”ماریج النبوت“

① رسولِ کریم ﷺ پر دُرود بھیجا اور دُرود بھیجنے میں جتنی کثرت و مقدار اور
 کیفیت میں مبالغہ کیا جائے اتنا ہی اُس پر ربُّ العزت کی بارگاہ سے فیضان و
 نزولِ رحمت زیادہ ہوگا۔ لیکن اس نوعیت کے مطالبی ہوگا جتنا اُس کے حال
 کے لائق و مناسب ہے کمالِ انجی۔

② حضورِ نبیِ کریم ﷺ پر دُرود شریف بھیجنا منبعِ انوار و برکات اور مفتاح
 الابوابِ خیرات و سعادت ہے۔ اہلِ سلوک اس باب میں بہت زیادہ شغف
 رکھنے کی بناء پر فتوحاتِ عظیمہ کے مستوجب اور عطیہِ رحمانیہ کے مستحق ہوتے ہیں۔
 ☆ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ خَیْرَ اَلْاَبْعَیْنِ الْیَظَامِ خَاجِ حَسَنِ بَصَرِیْ رَحْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَجَہِہٖ عَلَیْہِ فَرَمَیْ۔
 ③ مشائخِ عظام شاذلیہ لکھتے ہیں۔ جب ایسا شیخِ کامل اور مُرشدِ کامل موجود نہ
 ہو۔ یا نہ ملے۔ جو اُس کی تربیت کر سکے تو اُسے چاہیے کہ رسولِ کریم ﷺ پر

کثرت سے دُرودِ شریف بھیجنے کو لازم کر لے یہ ایک ایسا طریقہ ہے جس سے
 طالبِ داخلِ حق ہو جاتا ہے اور یہی دُرود و سلام اور حضورِ سرورِ عالم ﷺ
 کی طرف توجہ کرنے سے حسنِ طریقہ سے آدابِ نبویہ اور اخلاقِ جمیلہ و عظیمہ کی پہچان
 الصلوٰۃ و السلام سے اُس کی تربیت ہوتی ہے اور کمالات کے بلند ترین مقامات
 اور قُربِ الہی سے فائز المرام کرتا اور قُربِ مصطفائی سے سرفراز فرماتا ہے۔

علہٰ صاحبِ ہنس؟ اشیعہ عارف باللہ علامہ عبدالحق بن ابی نعیم رحمۃ اللہ علیہ دُرودِ خضریٰ کے عامل تھے۔ حضرت خضر
 علیہ السلام نے خبر دی کہ اندر آکر ایسا نواز کہ آپ ہم کو ہمہ اولہ میں ماہر اور علم لدنی میں کامل بنائے۔ ۱۲۰

① بندہ جب درود شریف میں اللہ صمد کہتا ہے تو گویا اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء الحسنیٰ کا ذکر کرتا ہے۔ اور جب صلی علی سیدنا محمد کہتا ہے تو یہ سید الکائنات علیہ السلام کے درجے رحمت میں گم ہو جاتا ہے۔ اُس کے بعد جب وَ عَلٰی آلِهِ وَ صَحْبِهِ کہتا ہے تو بندہ لامتناہی صفات کے دریاؤں میں شناوری کرتا جو کائنات محمدی علیہ السلام کے انوار و تجلیات میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔

☆ شیخ ابن داکرم قطبِ وقت عبد الوہاب دمشقی وَ فَجَّعَ اللہُ بِرِکَاةٍ صَلَواتِہُ فَرِیَاتِہِمْ -
 ② درود شریف پڑھتے وقت جاننا چاہیے کہ دریائے فضل و رحمت کے کون کون سے دریاؤں میں شناوری کر رہا ہوں اور کہاں کہاں غوطہ زن ہوں اور جب درود شریف پڑھتا ہے تو دریائے رحمت میں داخل ہو جاتا ہے اور جب تجھے شیخ محقق کو آپ نے مدینہ منورہ کے مبارک سفر کے لیے رخصت کیا تو فرمایا۔ یاد رکھنا کہ اس مبارک سفر میں بعد اولے فرض اور تلاوتِ کلام پاک کے حضور پر درود شریف بھیجنے سے بکثرت کوئی عبادت نہیں جب تعداد دریافت کی گئی تو فرمایا وہاں کوئی تعداد نہیں۔ جتنا ہو سکے پڑھو اور رطبُ اللسان ہو جاؤ۔ اخلاقِ محمدی اور سنتِ مصطفویٰ مملوۃ اللہ و سلام علیہ کے رنگ میں رنگ جاؤ۔ ان صفات سے متصف ہو جاؤ۔ جو نبی رحمت علیہ السلام کی بعثت کا منشا ہے۔ اللہ رب العزت ان صفات کا خلعت

علہ زین سبب فرمود حق صلوات علیہ کہ محمد برحق بود محتاج ایہ صلوٰۃ
 ☆ ہم اللہ صمد سے عرض کرتے ہیں اے اللہ تعالیٰ تو ہماری طرف سے درود بھیج کیونکہ تیرے محبوبِ نور سے مومن اور ہم گناہوں سے چورم اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتے۔ شریک میں سے
 چوں بنامِ مصطفیٰ انوارِ درود از خجالتِ آب سے گرد و وجود

اللہ صمد کے اسم میں تمام اسماء و صفات الہیہ ضم نہیں جس کا مفہوم یہ ہے۔ یا اَللّٰہُ الَّذِیْ لَہُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی بِحَمْدِہِ اَسْمَ اعظم اللہ تعالیٰ سے بطور عجز و انکسار و اظہارِ عذمت عرض گذار میں
 تو مہنق از مرد و عالم من فقیر روزِ عشرِ حذرِ ہائے من پذیر
 و در صابم را تو بینی ناگزیر از نگاہِ مصطفیٰ نہاں بگیر

ظاہری باطنی اپنے محبوب صاحبِ لولاک ﷺ کا صدقہ عطا فرمائے۔
دل کی ہر دھڑکن غایتِ نفس امارت کا کرم ایک دو ہوں تو گناہوں شمسِ احسان بکول
☆ قَوْلَكَ حَقٌّ يَا اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ شَاكُهُ

○ اِنَّ اللہ بے شک اللہ و مَلِکُکَہ اور اُس کے فرشتے یُصَلُّوْنَ دُور بھیجتے
یہں علی الشیخ غیب بتائے والے "نبی" پر یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا تَوَلَّوْا
ایمان والو! تم بھی صَلُّوْا عَلَیْہِ (ترجمہ حق کا لہر دہائی ہے) آپ پر خوب دُور و فریق
وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا اور سلام بھیجو۔
"کسر اللہ ابی ترجمہ القرآن"

☆ دُور و شریف و ظیفہ خداوندی ہے ☆

☆ دُور و شریف مومن کے لیے تحفہ خداوندی ہے اور عطیہ محمدی ہے۔ "عَزَّ وَجَلَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَآلِہٖ
☆ دُور و شریف اندھیری راتوں میں مانند گلوں، مایوسیوں اور تاریکیوں میں مینارِ نور ہے۔
☆ دُور و شریف عمرِ انسانی کے طویل اور عینِ سفر میں شفیق ترین رفیق ہے۔
☆ دُور و شریف سفرِ حیات میں خطرات، انقلابات و سوسائتِ ظلمی و دُشمنی کی اُحال ہے۔
☆ دُور و شریف دنیاوی دُشمنوں و قرضوں اور مالی پریشانیوں کا تیر بہدف ٹھہر ہے۔
☆ دُور و شریف زندگی کی بیماریوں، مُشکلات، مایوسیوں اور نزع کی غمیں کا تریاق ہے۔
☆ دُور و شریف زندگی کی سنگلاخ وادیوں میں یارِ وفا و شوارِ گُزار گھاٹیوں میں یارِ غار ہے۔
☆ دُور و شریف محبوبِ حقیقی کا مغلوب، ملائکہِ نوری کا مقصود اور مومن کا محبوب و ظیفہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰی سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مُّجِيْدٌ

نوٹ :- دُعا کے اَدل آخر دُور و شریف پر سے وقتِ سَیِّدِنَا "مَرَدِ پڑھا کرو۔" از محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ ط

روضۃ الاول

ب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَرْکُ الصَّلَاةِ عَلَى السَّبَبِ الْمَخْتَارِ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قرآن پاک : پ سورۃ النور آیت کریمہ ۶۳

فَلْيَحْذَرِ الَّذِينَ يُخَالِفُونَ | تو ڈریں وہ جو رسول کے حکم کے خلاف کرتے
عَنْ أَمْرِ أَنْ يُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ | ہیں انہیں کوئی فتنہ پہنچے یا ان پر دردناک
يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ | عذاب پہنچے۔

○ حقیقت یہ ہے رضائے رسول اللہ ﷺ رضائے الہی اور ناراضگی رسول اللہ ﷺ بسبب انکار اطاعت کفر ہے اور بجمہیت ترک اطاعت فسق اور سبب ہے ناراضگی الہ کا۔ ہر مسلمان کو ناراضگی رسول اللہ ﷺ سے خوف کھانا چاہیے اس آیت کریمہ میں منافقین کی حالت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ منافقین مجتہد الباک کو مسجد شریف سے چپکے چپکے، آہستہ آہستہ کوئی آڑے کر ہرکتے ہرکتے باہر نکل جاتے۔ حضور کی مجلس میں بیٹھنا خطبہ شناس گراں گزرتا اور باہر آکر سبے شکی بانکتے اور جب ان سے کہا جاتا کہ آؤ رسول اللہ ﷺ تمہارے لئے معافی چاہیں تو وہ اپنا سر پھوٹا انکار کھاتے اعراض کرتے مغلانہ انداز مخالفانہ انداز اختیار کرتے تھے منافقین کا یہ طرز عمل قیامت تک اپنانے والوں کا حال یہی ہوگا اور یہ بات رسول اللہ ﷺ کے دربار پاک کی حاضری کے انکار کے مترادف ہے۔

★ رَأْسُ الْمُنَافِقِينَ ابْنِ اُبَى عَدِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ کو جب حضور کی بارگاہ کی طرف بلایا جاتا تو مخبرانہ انداز میں گردن جھٹک کر کہتا۔ تم نے کہا ایمان لائیں ایمان لایا۔ تم نے کہا زکوٰۃ دے تو میں نے زکوٰۃ دی اب یہی باقی رہ گیا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کو مسجدہ کروں۔

”تَعُوذُ بِاللّٰهِ“ یہ کتنا بڑا کفر اور نفاق کا مظاہرہ ہے زبان سے کفر تو ظاہر تھا ہی لیکن دل میں نفاق بھی پوشیدہ نہ رہ سکا۔ رب کریم خلق شانہ نے اپنے حبیبِ اکملؐ علیہ السلامؑ والسلامؑ الکلؑ پر وحی نازل فرما کر ہمیشہ درمیشہ اُن کے نفاق پر مہر ثبت کر دی۔
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْخِتَارِ
 لِمَرْضَاةِ اللّٰهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث الجکیب ”روایت حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ“

○ حضور نور الانوارؐ جمعۃ المبارک کے خطبہ کے لیے منبر پر چلوۃ السُورۃ ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر قدم رنجہ فرمایا تو کہا آمین پھر دوسری سیڑھی پر چلوۃ نغم ہوئے تو فرمایا آمین پھر تیسری سیڑھی کو قدم نہ گنت سے نوازا تو فرمایا آمین حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”قَدْ اِنِّیْ وَاُمِّیْ اِنْ مَقَامَاتِیْ عَلَیْہِمْ اَمِنْ فَرَمَ لَہِمْ یَا اَمِنْ“ میرے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور منبر شریف کے قریب کھڑے ہو کر تین دعائیں مانگیں تو میں نے ہر دعا پر آمین کہی۔ اس دعائیں تارکین دُعا شریف کو رنجہ تو پہنچا اور تنبیہ و تہدید فرمائی گئی ہے۔ ”توبہ“

☆ پہلی دُعا :- جو رمضان المبارک کا ہیمنہ پالے اور روزے نہ رکھے۔

☆ دوسری دُعا :- جو بڑھے ماں باپ کی خدمت کر کے اُن کو راضی نہ کر لے۔

☆ تیسری دُعا :- جو میرا نام اقدس محمدؐ لے یا منے اور درود شریف

نہ پڑھے تو وہ ہلاک ہو اَلْبَیْضُ بِاللّٰہِ ط رب کریم نے یہ دُعا میں قبول فرماتیں۔ دربارِ خداوندی

میں کیا شانِ مصطفائی ہے جو نام اقدس لے یا منے اور درود شریف نہ پڑھے تو اس

کا ایمان پر خاتمہ خطرہ میں ہو گا۔ سرکارِ مدینہ شریفِ مدینہ ”روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا“ پر درود شریف پڑھنا

جنتی ہونے کی نشانی ہے۔ ”رواہ عاکب بنی النضر کہ قال صحیح الاکانو“

حکمت :- ہم نیاز مندوں کے لئے درود و سلام کی عیدیں اور شکرین کے

لئے وعیدیں اپنا اپنا نصیب، لکھو دینِ مکتوب و لای دینِ ۵

یا ادب با نصیب بے ادب کا نصیب

”اِنْ مَلَکَ نَفْسٌ بِاَمْرِ مَلَاکَ“ اہل باطن ملہارت سے اہل ظاہر کو مائل اندر کے نزدیک تمام صفوں میں شانِ نامِ ادب ہے

☆ سیدنا جبرائیل رُوح القدس عَلَیْهِ السَّلَام۔ سدرۃ المنتہی سے مدینہ منورہ زاد کا اللہ
تعالیٰ، پہنچ کر حضور کے منبر شریف کے پاس قریبِ رسول میں تعظیماً کھڑے ہو کر دُعا
مانگنے آئے۔ وہاں سدرۃ المنتہی پر ہی جو قریبِ الہی میں ہے دُعا کیوں نہ مانتی؟ اَوَّلًا
تاکہ اُمتِ ہمشیرہ کو معلوم ہو دُعا وہی مستجاب ہوتی ہے جس پر آمینِ مصطفیٰ کی مہر ہو۔ دُعا
سید اللہ کی ہو اور آمین سید الانبیاء کی۔ یقیناً لاریب یہ دُعائیں بارگاہِ مجیب اللہ عزت
میں قبول ہیں حضور مدنی تاجدار احمد مختار ﷺ کے وسیلہ حبلیہ سے تو اُمت کی
دُعائیں قبول ہوتی ہیں۔ ثانیاً سید الملک کا یہ ظاہر فرمانا مقصود تھا کہ مدینہ منورہ تمام
کائناتِ ارضی، سماوی حتیٰ کہ عرشِ عظیم اور سدرۃ المنتہی کا مرکز اور حکومتِ الہیہ کا
دار السلطنت ہے۔ ثانیاً سیدنا جبرائیل رُوح القدس عَلَیْهِ السَّلَام

☆ سیدنا آدم صفی اللہ عَلَیْهِ السَّلَام کے پاس ۱۸ بار آئے۔

☆ سیدنا نوح نبی اللہ عَلَیْهِ السَّلَام کے پاس ۲۳ بار آئے۔

☆ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ عَلَیْهِ السَّلَام کے پاس ۴۰ بار آئے۔

☆ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ عَلَیْهِ السَّلَام کے پاس ۲۳ بار آئے۔

☆ سیدنا عیسیٰ رُوح اللہ عَلَیْهِ السَّلَام کے پاس ۱۰ بار آئے۔

☆ سید الانبیاء ﷺ کے پاس ۲۴۲۲ بار آئے۔

☆ سیدنا اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ الکبریٰ رَضِیَ اللہ عَنْہَا نے فرمایا۔

○ وحی الہی کا سلسلہ حضور ﷺ کے وصال مبارک پر ختم ہو گیا لیکن ملائکہ
مقررین اور جبرائیل عَلَیْهِ السَّلَام رب کی رحمتیں لے کر فرشتے پر اترتے ہیں۔ لیلۃ القدر
کو کعبہ مشرقِ عظیم میں اویلائے سلام اور مصافحہ فرماتے ہیں۔

☆ جو درود شریف کے تارک ہیں اور اُس پر نصیر اور مستزاد یہ کہ درود شریف
پڑھنے سے روکتے ہیں۔ وہ منافقین کی راہ پر چل رہے ہیں یہی حالت رہی تو

دُنیا میں ذلیل اور چہرے مُسَوِّد اَوْ هُوَ کَظِیْمٌ کی تصویر اور روزِ قیامت
سیدھے جہنم میں جا گریں گے اور یہ لوگ گناہ کبیرہ کے مترتیب ہیں۔ کبیرہ گناہ ساٹھ
ہے کہ لا اور اقدس ہے ہزار ہوا۔ سورۃ النبی ۵۸

خداوندی اسرار کا مرکز حضرت محمد ﷺ ہیں

یہیں۔ اُن میں سے ایک درود شریف نہ پڑھنا ہے۔

مسئلہ :- ثواب اور نصیحت جتنی بلند تر اور کامل تر ہو تو اتنی ہی اس کا انکار اور ترک قبیح اور مذموم تر ہوتا ہے اور اسی قدر صلوة و سلام کے ٹکڑے اور تارکین کے لئے احادیث پاک میں ثباحت اور مذمت کے ساتھ ساتھ عقاب اور عذاب کی وعیدیں مذکور ہیں۔ **فَاخْتِمْ بِذِیْکَ الْاَبْحَاثُ ط**

☆ بروایت مولائے کائنات علی مرتضیٰ کریم اللہ تعالیٰ و جہہ الکریم ط

○ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ شخص جنت میں نہ جائے گا۔ وہ شخص جنت میں نہ جائے گا۔ وہ شخص جنت میں نہ جائے گا۔ عرض کیا ہذاہ رُوحی یا رسول اللہ ﷺ کیا رکھوں؟ فرمایا وہ جس کے سامنے میں ذکر کیا گیا اور اس نے درود شریف نہ پڑھا۔

○ کتب تصنیف کرتے وقت نامِ اقدس پر درود شریف نہ لکھنا اور مغل سے کاہنا اور زبان سے بھی نہ پڑھنا یا وعظ کرتے وقت، درس قرآن و حدیث پاک کے وقت یا تبلیغ احکامات دین کے وقت درود شریف نہ پڑھنا جنت سے محرومی کا سبب ہے۔ صاحب ایمان پر لازم ہے درود شریف نہایت محبت و ادب سے پاکیزہ قلم، پاکیزہ خیال، پاکیزہ جسم سے لکھے۔ کافذ، وقت کی بچت کا خیال نہ رکھے سب کچھ تو حضور ﷺ کا صدقہ ہے اور دوسرے شیطان اور خیال نفسانی سے بچے۔ یہ علامات بدعت ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶،

اُس نے جنت کی راہ بھلا دی۔

☆ جنت کی راہ وہی بھولے گا جو بطنِ آیتِ کریمہ **فَوَيْلٌ لِلْكَافِرِينَ** قُلُوبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللَّهِ مَعْذَرَةٌ لَهُمْ فِيهِمْ وَفِي أَهْلِ بَيْتِهِمْ فَهُمْ فِي سَعْدٍ مَّا رَزَقْنَاهُمْ ذِكْرَ اللَّهِ إِنَّهُمْ لَمِنَ الْكَافِرِينَ کا بھلا ہو گا۔ جس کو ایمان کا نور نصیب نہ ہو گا۔ ایسا ہی ہے اس سے بڑھ کر اور کیا نصیبی ہے۔

☆ جس دل بد نصیب رہ گئی یا وہ مصطفیٰ اُس کا یگر گیا نصیب وہ اجر کے رہ گیا۔
☆ بروایت قتادہ **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ جس نے میرا نام مُطہَّر کیا اور دُرود شریف نہ پڑھا اُس نے مجھ پر غلم کیا۔
ایذا دینا بطنِ آیتِ کریمہ **وَالَّذِينَ يُؤْذُونَ رَسُولَ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ** وہ عذاب کا بھلا اور مستحق ہے چہ جائیکہ ظلم اَعَاذَنَا اللَّهُ مِنْ بَحْثَانَةٍ وَتَقَالِي لَہُ
☆ بروایت حضرت ابو سعید خدری **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

○ ایک مجلس مٹھی اور پھر اٹھ گئی اور اُس نے میرا ذکر نہ کیا یعنی دُرود شریف نہ پڑھا یا فضائل و کمالات یا شجرات بیان نہ کئے۔ وہ ایسی ہے جیسے مردار سے گندی مجلس میں بیٹھے اور یہ روزِ قیامت حرکت اور محرومی کا باعث ہوں گی۔ ایسی مجالس نہایت قبیح، مبغوض اور منحوس ہیں۔ مجلس میں کثرتِ اثر و حام علامتِ قبولیت نہیں۔ مجلس کی قبولیت ذکر، شکر، مراقبہ، عبادت، دُعا اور صلوٰۃ و سلام سے ہے۔ تارکینِ دُرود و سلام اور مانعینِ صلوٰۃ و سلام کا کیا حال ہو گا وہ تو جنت کی ہوا کی بُری بھی نہ پاسکیں گے۔ بغیرِ لالہ بارگاہِ رسالت اور حسین بارگاہِ نبوت **مَدَسِّ الْأَنْبِيَاءِ** کا تجربہ شدہ ہے۔ ہمیشگی کے ساتھ دُرود شریف پڑھنے والا۔ جان بوجھ کر یا کبھی تامل یا کسی اور وجہ سے دُرود شریف کا ناغہ کر دے تو وہ خواب میں بھٹکتا پھر تباہ ہے اور منزل کا راستہ بھٹولا ہوتا ہے۔ حدیثِ پاک کی عملی تصویرِ خواب میں نظر آ جاتی ہے۔

☆ پل سورۃ الزمر آیت شریفہ ۲۲ اُس جیسا ہو جانے کا جو تنگ دل ہے تو خرابی ہے اُن کی جن کے دل یا وہابی کی طرف سے سخت ہو گئے۔

☆ پل سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۶۱ اور جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا دیتے ہیں اُن کیلئے دردناک عذاب ہے

۲۔ نورِ حکمت: تعظیمِ رسول ﷺ عَلَیْہِ اَلْحُکْمُ صَلَوةٌ وَاَلْحُکْمُ سَلَامٌ فَمَنْ یَاْمَنُ بِهِ۔

☆ عقلِ جسم کے اعضاء پر حکم ہے جو علمِ فہم اور شعور کا مرکز ہے۔ سینہ، الہام، اُلوٰہ، ایمان اور انوار کا مرکز ہے۔ بقول اے النور اذا دخل الضلّہ زلّتم من نور جب سینہ میں آتا ہے تو گھٹاتا ہے قلبِ صغیری، مضمّن، قلبِ حقیقی کا آشیانہ ہے۔ جو عالمِ امر سے ہے۔ اس کو حقیقتِ جامدہ بھی کہتے ہیں۔ قلبِ یکان تعلیم و توفیر اور محبت کا مستقر اور زبانِ اظہار کا آلہ ہے۔ مقبّل، مقبوض، جَلّ شائہ کا مقصود صلّوا علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اے غلبتِ رسول ہے۔ حضور کی ادا دین اور آپ کی تصدیق ایمان ہے اور تعظیمِ یکان کا جزو اعظم ہے۔ وَاَللّٰهُ الشّٰہِقُ وَهُوَ الرّٰقِبُ بِالْبَیِّنِ

۳۔ گلِ حکمت: اتباعِ تمام رسولانِ اہم علیہ الصلوٰۃ والسلام کمالِ ایمان ہے۔

☆ حضور نورِ محمد ﷺ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلٰتُہٗ کے قلبِ اہم میں نور کا سمندر موجزن ہے۔ جس سے فوارہ کی طرح نور کی شعاعیں اور لہریں ہر ایک مومن کے قلب میں پہنچ رہی ہیں اور ایمان اس رشتہ قلبی سے قائم ہے۔ اس گُلستانِ نور کا ہر غنچہ و گل "مومن" پر نور اور ہر سگوندہ اور پودا شکرِ طور ہے۔ اشتیاقِ محبت سے جب غنچہ کی آنکھ کھلتی ہے تو گیلِ بارخِ رسالت کی زبانِ فُتقان سے دُرودِ شریف کے انوار کے پھول کھلتے اور محبت کے نغمے چھوٹتے ہیں۔

سلا سے یا رسول اللہ سلا سے فرستادہ بدر گاہت پیامے
خدا رسوئے مشا قان نگاہے پیامے گر نباشد گاہے گاہے

۴۔ آیتِ حکمت: کُتِبَ عَلَیْ رَسُوْلِکَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلٰتُہٗ صریح کُفر ہے۔

☆ ذاتِ مصطفیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنّٰی کُنْتُ مَرْتَابًا مِّنْ عِبَادِہٖ اَوْ ذُرِّہٖ شَرِیفٍ سے اعراض اور اعتراض "اَلَا اَنْ یَّحْیِیَہُ" اپنے دل کے آئینہ میں دیکھو۔ بارِ بے تحدیدگی نے دُوس کر تیرا جانِ یکان سے رشتہ کاٹ دیا ہے۔ تیری زبانِ ذہرِ الوو عقل ہے شعور اور دلِ اندھا ہے۔ تو میں سالت تو میں اُوبیت کو مستحکم ہے اور اُوفیٰ ہے ادبی رسولِ عربی صریح کُفر ہے۔ "تُفْتُ بَر تو ہزار بار تفت"

☆ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام جانوں کی روح ہیں۔ ہر آن ہر زمان اور ہر مکان میں موجود، حاضر، ناظر، جس حضور میں روحِ نہ وجود، حضور مطلق، مخلوق اور یکبارہ نہ کفار، ائمہ و مشبے۔ وَمَنْ کَفَرَ یَجْعَلِ اللّٰہُ لَہٗ لُذُوْمًا کَبِیْرًا تُوْبَہُ جَعَلَ اللّٰہُ تُوْبَہُ اَس کے لیے نور نہیں۔ روحِ مصطفیٰ کو کائناتِ عالم کی ہر شئی میں موجود دہانا، پھیلانا اور

○ فاتحہ پڑھا یا ولی آلہ اب ۲۔

☆ معزز قارئینِ کریم! آئیں مٹانے میں تکریم فرمادے سلام پر زبرد تو بیخ معتاب غائب کے چند ایک مہرت آموز واقعات تحریر کرتا ہوں۔ ساقی! اللہ بچاؤ صلیب الصلوٰۃ والسلام علیک الصلوٰۃ والسلام ۱

☆ صنعا میں ایک قاری قرآن جو اندھا، گولگا اور بھرہ ہو گیا تھا۔ اُس کی آواز بہت اچھی تھی اور قرآن پاک خوش الحانی سے پڑھا کرتا تھا اُس نے ایک روز جان بوجھ کر یُحْسِنُونَ عَلَى النَّسِیءِ کی بجائے عَلَى النَّسِیءِ پڑھا تو اُسی وقت اُس کی حالت ہو گئی۔ پہلے بالکل وہ صحیح و سلامت تھا۔ "نہ ہرہ العجارس"

☆ ایک شخص بڑا نہ حضور سید الکائنات ﷺ نام مبارک بے ادبی سے لیتا اور ازراہ تمسخر منہ ٹیرھا کر کے پڑھتا تھا۔ اللہ عز و جل اذ لا یقوام کو اپنے مجبورِ ب پاک کی یہ بے ادبی اور گستاخی پسند نہ آئی اور اُس کا منہ ٹیرھا ہو گیا اور اسی حالت میں مر گیا۔ یہ حقیقت ہے کہ گستاخانِ بارگاہِ حبیب ﷺ کے چہرے آخری عمر میں قبیح ہو جاتے ہیں۔ مرنے کے بعد اُن کے چہرے بھیانک ہو کر قابلِ نفیر بن جاتے ہیں۔

چوں خدا خواہ کہ پردہ کس درو سیدش اندر طعنے پا کاں زندہ "منہی تہی"

☆ ایک رئیسِ اعظم جو موطا امام مالک علیہ السلام مستند کتابِ مشطاب حدیثِ پاک سے بڑی محنت رکھتا تھا اُس نے ایک کاتب سے کہا مجھے موطا شریف کا ایک نسخہ تحریر کر دے۔ اُس نے تحریر کر دیا لیکن جہاں حضور نبی کریم ﷺ کا اسم گرامی آتا وہاں وہ خیانت کرتے ہوئے درود شریف نہ لکھتا۔ حالانکہ موطا شریف میں لکھا ہوتا جب اُس نے رئیس کو وہ نسخہ مبارک پیش کیا اور انعام و اکرام لینا چاہا تو اچانک اُس کو کاتب کی خیانت کا پتہ چل گیا۔ اُس رئیس نے انعام کی بجائے اُسے دھتکار کر نکال دیا اور وہ کاتب کنگال ہو گیا اور لوگوں سے ہانکنا پھرتا اور اسی طرح فاقوں کی

بقیہ صافیہ

مانتا دل کے نور سے ہے مومن کو دل کا نور اور قرطبہ درود شریف سے ملتا ہے۔ لیکن جو دل ہی حضور نور سے کہنا علیہ السلام سے ہے حضور نور ہو۔ وہ حضور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے خبر ملے۔ نور ۱۱ اٹھا ۱۱ ہو گا اور شاہِ منصف کی بھرہ الیہا یا اللہ ۱۱ اور نہ توں اللہ ذلیہ بنوہی الصلوٰۃ والسلام علی امیرہ الا انہم علیک الصلوٰۃ والسلام ط

حالت میں مر گیا۔ **مَا تَ هُوَ أَقْبَحُ مَوْتِهِ** اور نہایت قبیح موت مرا۔

☆ فقیر نے اپنے زمانہ میں کئی ایک ایسے حکماء سنا دیے ہیں جو حضور نور مجسم شفیع عظیم حضرت آدم و نوح علیہ السلام کے بعد افضل فی الدنیا و الاخرۃ کی شان پاک میں اختلافی مسائل چھیڑ کر گستاخیاں بے باکیاں کیا کرتے وہ نہایت بڑی موت کے ایک شخص سرور کو زمین نبی الرحمن **ﷺ** کی ذات پاک میں ایسے الفاظ کہتا جو پاکیزہ اللہ کہے اُس کا نکاح لوٹ جاتا ہے اور وہ کافر بنے۔ **اَللّٰهُ بِاَللّٰهِ ط** لوگوں نے دیکھا کہ وہ آخری عمر میں پاگل ہو گیا اور گندگی کھاتا پھرتا تھا اسی حالت میں گستاخوں کی سزا پائی کر مر گیا۔ **اَللّٰهُ شَہَادَہُ وَ تَعَالٰی** کو اپنے محبوب رسول **ﷺ** کی کوئی سی توجیہ بھی گوارا نہیں ☆ اتحادِ مہار کی روشنی میں درود شریف کا ترک تو درکنار، مانعین اور مشحین کا کیا حال ہو گا اور گستاخیاں؟ **اَللّٰهُ بِاَللّٰهِ ط** کیا وہ ان وعیدات کے حامل نہ بنیں گے؟ **اَللّٰهُ عَلٰی شَہَادَہُ** کے غضب اور تہرے سے بچ جائیں گے؟ انسان کا چہرہ اُس کے دل کا آئینہ ہوتا ہے۔ جب دل بغض اور عداوت کے غل سے بھرا ہو اور حبِ حبیبِ کبریا **ﷺ** سے یکسر خالی ہو تو کیا اُن کے چہرے **اَسْوَدَتْ وَ جُفُوْهُمُ** کی تصویر نہ ہونگے؟ وہ حبیبِ پیارا تو عمر بھر کرے فیض و جود ہی سر لبز ارے کھائے تجھ کو تپ تفر سے دل میں کس سے بھالے

اُن کے دل " **فِي غُلُوْمٍ يَّهْوٰ مَرَضٌ** " سے بھرے ہوئے ہیں۔ ان دلوں کا علاج تو توبہ اور درود شریف تھا۔ جس کے وہ نہ کرے ہو گئے۔

☆ ایک شخص جب بھی محبوبِ ربِّ العالمین **ﷺ** کا اسم پاک، ذکر پاک سنا تو درود شریف میں نخل سے کام لیتا اور کنارہ کشی کرتا اور دوسروں کو بھی روکتا تو کتا تھا اُس کی سزا اُس کو یہ ملی کہ اُس کی زبان بند ہو گئی اور وہ اشارے سے بات بھی نہیں کر

۱۰۔ سہل سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۰ اُن کے دلوں میں بغاوت کی بیماری ہے اور اُن کے طرزِ عمل سے **اَللّٰهُ شَہَادَہُ** مرض کو اور زیادہ کرتا ہے۔ منافق کا مقام، جہنم کی سب سے نچلی گائی ہو گا۔ منافق کی ایک قسم ملعون ہے جو تمام دینی تبلیغی اور امتدادی امور میں لگا ہوا ہے اور توحید و تفاق کی تصویر کا کسے رُخ ہے۔ ۱۲۔ منہ فقیر

سکتا تھا۔ پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خیر تھا۔ اور اسی حالت میں جہنم رسید ہو گیا۔

☆ ایک کاتب حبیب حدیث پاک کی کتابت کرتا قصداً درود شریف لکھا چھوڑ دیتا۔ کاغذ یا وقت کی بچت کرتا۔ اس کے ہاتھ میں آکر ”چھوڑا“ نکل آیا۔ اور اسی کے درود سے تڑپتا ہوا مر گیا اور دوسروں کے لئے عبرت بن گیا۔

☆ ایک منشی بوقت کتابت نام اقدس پر درود شریف صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بجائے علاماتِ مہمل لکھ دیتا جو کہ شعاعِ تجزیہ، ثندِ تہ ہے۔ اُس کو دنیا میں سزایہ ملی کہ اُس کا ہاتھ کٹ گیا اور قیامت کی سزا تو وہ قہار و جبار ہی جانتا ہے کہ اُسے کیا ملے گی یا کیا مل رہی ہے۔ اللہ رب العزت محفوظ فرمائے۔۔۔ ”شفاء الثَّامِنِ فی زیارۃِ غیرِ اللّٰکِمِ“

☆ ایک شخص کا انتقال ہو گیا اُس کی قبر کھودی گئی تو ایک کالا سانپ نکلا۔ لوگوں نے گہرا ہٹ میں قبر بند کر دی۔ دوسری جگہ کھودی تو وہی کالا سانپ موجود تھا اسی طرح ہوتا رہا۔ آخر کار سانپ نے زبانِ حال سے کہا تم جہاں کہیں بھی قبر کھودو گے میں وہاں موجود ہوں گا کیونکہ یہ سرکارِ مدینہ، سرورِ سینۃ صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا نام نامی اسمِ گرامی سنا تو درود شریف پڑھنے سے نکل کرتا تھا۔ اس کے نکل کا میں عالمِ بندخ میں شکار سانپ ہوں۔

”شفاء القلوب“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ بِقَدْرِ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ وَكَمَالِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

○ ”صحیح احادیث مبارکہ سے“ نبی کریم ﷺ روضۂ جم جم صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

کے اسمِ نکالوں پر تحریراً، تقریراً درود شریف لکھنا اور پڑھنا مومن پر لازمی الامر ہے۔ نخل، کنجوشی، کینکنی، دجسے وقت، کاغذ کی بچت، درود شریف کی بجائے مہمل اشارات پر اکتفا کرنا خوارِ ج کا طریق کار ہے۔ سب سے پہلے اس کی ابتداء بنو اُمیہ کے زمانہ میں ہوئی۔ نجدیہ نے اسے اپنایا اور وہابیہ نے پروان چڑھایا تا حال اُن کی یہ مجبوندی روش اُن کی تصانیف سے ظاہر ہے اور تاویلاتِ فارسیہ کا سہہ میں الجھ کر اب تک جاری رکھے ہوئے ہیں یہ علامات، بدعتیں ہیں۔ لطیف، پاکیزہ ذہن کے لئے مکروہ ہے یہ شخص فوتہ جزمین میں فساد کرتے اور اصلاح نہ چاہتے۔ سورۃ اہل ۸۴

تحریر کی حد تک قابلِ نظر ہیں۔ درود شریف جو ایک نہایت پاکیزہ اور جامع دعا ہے
 کلمہ ہے اور وہ زبان اور دہن مبارک ہے۔ جس سے درود شریف نکلتا ہے۔ اس
 کی پاکیزگی اور طہارت دیکھ کر کہتے ہیں کہ ملائکہ اپنے فوری پروں سے اُڑ کر آتے ہوئے اور
 خوش ہو کر چومتے ہیں یہ مومن کا محبت سے حقِ علامی ادا کرنے کا ایک اعلیٰ ترین طریقہ
 ہے۔ ایسے مبارک اور پاکیزہ کلمات دعا ہے کہ مہمل اور بے معنی الفاظ سے بدلنا مومن کی شان
 سے بعید ہے اور یہ کالموں اور جابلوں کا طریق کار ہے اور مومن کی شان کے لائق نہیں کہ
 ربِّ کریم کے فیض کو لایعنی نشان سے بدل دے۔ **وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتْبَعَ الْاَمْلٰی**
 سورۃ طہ ۴۴

☆ علامہ جلال الدین سیوطی شافعی علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔
 ○ سب سے پہلے جس شخص نے درود پاک کو کلمہ مجلس لکھا تھا۔ اُس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا
 قانونِ قدرت بھی یہی تھا۔ کیوں نہ ہو جو چور مال کی چوری کرتا ہے اُس کے متعلق حکمِ خالق
 کا نیت یہ ہے **فَاَقْطَعُ عَنِ اَیْدِیْہُمْ مَا پَسَ کَاثِ دُوَانِ** کے ہاتھ۔ اس بد نصیب
 نے مال تو نہیں مال سے گراں بھاری چیز، عظمتِ مصطفیٰ ﷺ کی چوری کرنے کی سعی
 کی دنیا میں تو اُس کا ہاتھ بطور شراکت اور قیامت کی سزا اس پر مستعد، حالانکہ عند اللہ مال
 کی چوری سے عظمتِ مصطفیٰ، شانِ مرتضیٰ، کمالِ محبتِ ﷺ کی چوری کی سزا بہت
 زیادہ اور سخت ہے۔ **قَطَعُ دُمُیْنِہٖ وَلَمْ یَبْقَ وَہُمْ اَحَدًا اُس کی نسل ہی منقطع ہو گئی۔**
 ☆ امام محی الدین علیہ رحمۃ اللہ کتاب الاذکار میں فرماتے ہیں۔

| | |
|----------------------------------------------|----------------------------------------------|
| یُحْمَرُ الرَّمْلُ بِالصَّلَوةِ وَالذِّقْرِ | درود شریف کو اشارہ کدیر سے کہنا مکروہ تحریری |
| بِالْکِتَابِ بَلْ یُکْتَبُ بِکَمَالِہٖ وَلَا | بے بلکہ پورا درود شریف لکھ کر مجلس سے |
| یَسَامُ وَنَہُ الْاَحْرَمَ خَطًا عَظِیْمًا | درود شریف کہنا حرام گناہِ عظیم ہے۔ |

”مگر حفظِ مراتب نہ کئی زمینداری“

○ ”الدِّیْنُ کُلُّہٗ اَدَبٌ“ کے تحت اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔ مثلاً اسمِ گرامی
 محمد ﷺ پر عز و جل نہ لکھا جائے۔ لارنب حضور ﷺ بارگاہِ صمیمیت
 میں عزیز بھی نہیں اور جلیل بھی لیکن یہ وصف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے اسکا حصہ کے لئے
 ہے لہذا دُعا میں داجن۔

خاص ہے۔ عز و جل، جل مجدہ، رب العزت، جل و علا، تعالیٰ، مبارک، بھانہ عزائم، کھا جائے گا۔ جب بھی اسم پاک لکھے یا پڑھے تو لازمی طور پر مبارک القاب لکھے اور یہ آداب محبت سے ہے۔ اور صرف رب یا اللہ لکھنا اوجہ مانع ہے۔

قرآن پاک : پ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۱۸۰

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی فَادْعُوْهُ بِهَا
اور اللہ ہی کے ہیں بہت اچھے نام تو اسے
بہا ص

○ معبود حقیقی تو ایک ہے اور اس کے اسماء مبارک بہت اور وہ سب تو شفیق ہیں۔ حضور ﷺ سے سُنئے ہوئے اُن کے علاوہ کسی اور نام سے پکارنا منع ہے۔ اللہ بھانہ کو اللہ سیاں کہنا یا لکھنا بالکل ہی خلاف شریعت مظہر ہے اور یہ جہلاد کا طریق ہے اور بعض علماء دور حاضر نے اللہ بھانہ و تکالی کو اللہ صاحب لکھا ہے یہ لکھنا ممنوع اور محسوب ہے۔ ایسی مروجہ اور قبیح عادات سے متصفین کو پچنا چاہیئے۔

حضور دانائے کائنات محمد رسول اللہ ﷺ کے اسماء گرامی پر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم، صلی اللہ علیہ وسلم، علیہ الصلوٰۃ والسلام، علیہ التحیۃ والسلام، علیہ اعلیٰ الصلوٰۃ و احسن السلام کے مبارک القاب جو شایان شان ہیں لکھے اور شان اطہر سے گئے ہوئے الفاظ، اقاب ہرگز ہرگز نہ لکھے آنجناب انصورت، آنحضرت، آنسور کے الفاظ سے توہین کی برآتی ہے۔ اور یہ الفاظ شان نبوت کے لائق نہیں۔ فی زمانہ ان کا بہت رواج بڑھ گیا ہے۔ احتراز کرنا چاہیئے۔ پچا اولیٰ ہے اور جلد انبیاء و مرسلین کے سیکے علیہ السلام، سلام اللہ علیہ لکھے شل سیدنا ابوالبشر آدم علیہ السلام لکھا جائے "ﷺ" نہ لکھا جائے۔ یا اولیٰ لکھا جائے ابوالانبیاء سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام و علیہ الصلوٰۃ والسلام اور تمام انبیاء کے لیے علیہ

علیہ اللہ تعالیٰ جو آپ کے کو سخی نہ لکھے۔ اسم پاک خدا کی وجہ حوازیہ کہ برصغیر میں یہ نام اکثر اولیاء کا طین، علماء و کاتبین نے اپنی اپنی تعینات میں استعمال کیا ہے اس کے موافق اور دلیل نہ پائی۔ یہ مسئلہ فقہ فارسی ہے۔ چھوڑ دو اُن اسموں کو جو قیادی دشمن اور بے سنی اور سنیوں کے خلاف ہوں۔ ۱۲ منہ

فائز الکریم کر دیا گیا۔ ولایت کے سارے مدارج صحابہ کرام پر ختم ہو گئے جیسے نبوت و رسالت محبوب و محبوبہ پر ختم ہوئی۔ یہ مرتبہ رضا کتنا عظیم عطیہ خداوندی ہے۔

سیدنا علی مرتضیٰ، حسین کو مکیں کے لئے عَلَیْہِ السَّلَام لکھنا یا کہنا منع ہے اور یہ شانِ راضیہ ہے جس سے بچنا کوئی واجب نہیں ہے۔ اگرچہ معنی اس کا اطلاق السَّلَام عَلَیْہِمْ کی مانند صحیح ہے۔ اولیاء عظام، علیہ کرام ائمہ دین سلف و خلف اور مؤمنین متحقین کے لئے قَدَسَ بِسْمَةِ الْعَزِیزِ، رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَیْہِ، عَلَیْہِ الرَّحْمَةُ، قُدَسَ اللَّهُ مَرْقَدُہٗ، طَابَ اللَّهُ ثَرَاؤُہٗ، نَعَطَ اللَّهُ تَرَبُّدُہٗ کے القاب رکھے جائیں۔ اکثر جہلاء کا طبقہ اپنا نام رکھتے وقت مثلاً محمد علی لکھتے ہیں۔ یہ علامات نہیں لکھنی چاہئیں اور نہ یہ نام لیتے وقت درود شریف پڑھا جائے۔ ہاں نام لیتے وقت ادب ضروری ہے۔ ٹیڑھے میٹھے توڑ موڑ کر نام سے نہ پکارے اور نہ لکھے۔ مثلاً محمد شفیع کو م ش نہیں لکھنا چاہیئے۔ انگریزی میں M یا MOHD نہ لکھے بلکہ پورے سبیلنگ کے ساتھ MOHAMMAD لکھنے نام کے اثرات سے شخصیت متاثر ہوتی ہے۔ لہذا سب سے افضل نام اللہ رب العزت اور نبی پاک ﷺ کے نام مبارک ہیں۔ محمد عبد اللہ، محمد عبد الکریم، محمد علی، محمد عبد الرحمن نام رکھے نہ کہ دشمنان اسلام کے نام رکھے مثلاً پرویز، یزید۔ عام مؤمنین کے انتقال کے بعد مرحوم، منصور کے الفاظ لکھنے جائز ہیں۔

تحقیق الفاظ :- عبد، غلام، وَلَد "یعنی عربی الفاظ ہیں مؤنث"

○ عبد الرسول علیہ الصلوٰۃ علیہ وسلم یعنی یہ نام غلام رسول، غلام مصطفیٰ کے معنوں میں ہوں گے۔ اگر غلام کی نسبت اللہ کی طرف ہو تو اللہ کے اسم پاک کی عظمت اور عہدیت کاملہ کی وجہ سے معنی بندہ ہوگا نہ کہ نوکر۔ لہذا غلام اللہ بھی نام جائز ہے یعنی عبد اللہ اور اگر یہاں معنی نوکر اللہ کا لیا جائے تو شانِ عظمت خداوندی کے خلاف ہے۔ اگر غلام کی نسبت

علیہ عظمت کبریا اور عزت مصطفیٰ رسول علیہ الصلوٰۃ علیہ وسلم کے ساتھ مل جائے تو اس کا حاکم نابینہ شکر کا خضر نہ رہے۔ اس معنی میں اگر غلام اللہ نام جائز ہے تو عبد المصطفیٰ کیوں جائز نہیں؟ یہاں معنی غلام مصطفیٰ ہوگا۔ عبد اللہ علی عبد المطلب، عبد الرسول یہ افضل ترین نام ہیں کہ غلامِ محمد مصطفویؐ ہیں۔ عبد اللہ علی عبد المطلب، عبد اللہ علی عبد المطلب، عبد اللہ علی عبد المطلب۔

مخلوق کی طرف ہو تو معنیٰ لو کر اور غلام اور بیٹا بھی۔

قرآن پاک : پ ۱ سورہ شوریٰ آیت ۱۹-۴

| | |
|-----------------------------------------------|---------------------------------------------------------------------------|
| قَالَ إِنَّمَا أَنَا رَسُولُ رَبِّكِ لِأَهَبَ | بِالْأُنثَىٰ تَبَرَّأْتُ رَبِّكَ كَمَا حَبَّيْحَا يَتَرَدَّدُونَ كَرِهْتَ |
| لَكَ غُلَامًا زَكِيًّا ۝ | ایک سحرانیہ دون۔ |

① یہاں ہر دو مقام پر غلام کا معنی بیٹا ہے لیکن اگر غلام کی نسبت اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی طرف ہو مثلاً غلام اللہ تو معنی بیٹا نہیں ہو گا یہ کفر اور شرک ہے بلکہ اللہ کا بندہ مبرا ہو گا

قُلْ يُحِبُّكَ الَّذِينَ آمَنُوا إِلَىٰ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْطَعُ رَحْمَةُ اللَّهِ مِنْهُمْ سَرَفٌ ۝

تم فرماؤ اے میرے وہ بندہ! جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اللہ کی رحمت سے انہیں نہ ہر

② ان آیات کریمہ میں رب کریم نے اپنے رسول کریم ﷺ کو حکم دیا کہ آپ اپنے غلاموں کے فرماویں۔ اے میرے بندو!

یعنی جو کہہ کے ہم کو شہ کرنے اپنا بندہ کر لیا پھر تجھے کو کیا احادیث مبارکہ میں مولیٰ، غلام کے معنی میں بھی مستعمل ہے مثلاً سالم مولیٰ ابی حذیفہ، ابو رافع مولیٰ النبی ﷺ اور بھی کئی ایک معانی میں۔ محبوب، ملاک، قریب گہرا دوست۔ مددگار۔ سردار۔ بادشاہ۔ خداوند تعالیٰ۔ آزاد کردہ غلام وغیرہ۔

من کیتم کہ باتو دم دوستی زخم چنڈیں سگان کوتے تو یک کمتر میں مغم

☆ حقیقت میں عبد اللہ، وہ ہے جو عبد المصطفیٰ ہے جو عبد المصطفیٰ نہیں وہ عبد الطافوت ہے مولائے کائنات علی مرتضیٰ کریم ﷺ کا قول ہے کہ

أَخْسَنُ قَوْلَ الْمُؤْمِنِينَ فِي الْحَجِّ أَنِّي لَمُكِلٌ مِنْ عَبْدِ اللَّهِ مُحَمَّدٌ ﷺ

گھٹم چہ گوئی ؟ گفتا جان دول

گھٹم چہ خواہی ؟ گھٹتا غلامے

علہ کہتی اچھی بات سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے شانِ اکھبر ﷺ میں منسبائی کہ میں

مکمل ﷺ کے غلاموں سے ایک غلام ہوں۔ یہ فقیر ضعف العیض عرض کائن ہے کہ

تاب و ملت کا رپا کال من ازیشان نیست ہوں گناہم جائے وہ در سایہ دیوار خوش

تیرا کم آپ ہی میرے دل میں لگ گئے مجھ کو تو جو جتنی تیرا نقش پا ملے

☆ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ "بیمیں سلم محمدی شریف"

○ ایک سفر میں رسول اعظم ﷺ کے ساتھ تھا تو میں گنت عبادہ و خادماہ آپ کا غلام اور نوکر تھا۔ یہاں عبادہ سے مراد غلام اور خادم ہے۔

فَإِنْ بَنَى زَمَةً مِنْهُ يَشْتَبِيهِمْ نَحْنُ وَهُوَ آوَى الْخَلْقِ بِاللَّيْلِ

"حمید البرہ شریف: امام محمد بن عمر بن علی رحمۃ اللہ علیہ"

علم ہے شک اپنا نام محمد رکھ جانے کی بدولت حضور پاک ﷺ سے میرے لئے ایک جہد شفا ہے اور آپ ﷺ "تو ساری مخلوق سے زیادہ وعدہ وفا کرنے والے ہیں۔"

☆ بروایت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

رَدُّ قِيَامَتِ مُنَادِي مُنَادٍ كَرِهَ الْغُرُورَ

نام محمد یا احمد ﷺ ہے وہ کفر اور جہل

اور جنت میں داخل ہو جائے اور یہ اعزاز و کرامت

باسم پاک محمد ﷺ ہے۔

☆ ایک روایت میں فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے فرشتے پیدا فرمائے ہیں جو تمام رُوسے زمین پر پھیر کر اس

گھر کی زیارت کرتے ہیں جس میں کوئی محمد یا احمد نامی شخص ہوتا ہے۔ نیز حدیث قدسی میں فرمایا۔

رَأَيْتُ خَلْقِي رَانَ عَذَابِ النَّارِ مِنْ اسْمِهِ اسْمُ

جس کا نام میرے حبیب کے نام پر ہو۔

○ مطلب یہ کہ جس طرح اُس کا سنی حق تعالیٰ کو محبوب ہے اسی طرح یہ اسم بھی بہت پیارا ہے۔

یہاں تک کہ واسطے کرامت محمد ﷺ کے داخل نہیں کرے گا جہنم میں گر ان کے تن کو مسخ کر کے

اندیں اُمت نباشد مسخ تن

لیک مسخ دل بود اسے ذوالفضل

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى وَمَلَائِكَتُهُ يَسْتَعْفِفُونَ لِمَنْ

کرتے ہیں اُس کے لیے جس کا نام محمد ﷺ احمد ﷺ ہے

اسم محمد ﷺ سے مشتق ہے اللہ و ملائکہ عفو فرماتے۔ تو رات میں اسم پاک محمد اور انجیل میں احمد ہے۔ صَلَّوْا عَلَیْکُمْ وَبَارِكُوا

"بقرہ ۱۲۸: ۱۲۹"

☆ اپنی عساکر نے اپنی تاریخ میں حضرت حفص بن عبد اللہ علیہ السلام سے روایت کی ہے۔
 حافظ الحدیث ابو ذر رضی اللہ عنہما کو انکی موت کے بعد میں نے انہیں خواب میں دیکھا کہ وہ
 آسمانِ دُنیائیں فرشتوں کی ہامت کر رہے ہیں۔ میں نے پوچھا آپ نے یہ مرتبہ کیسے پایا تو انھوں نے
 بتایا۔

اُمّت حادون، جَعَدُوا لَوَالِدِهِمْ اور تمام شفاعت تمام مٹ گئی ہے۔ اَللّٰهُمَّ عَلٰى ذٰلِكَ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ
 ☆ یہ اسم محمد ﷺ ایسا کریم و شریف ہے کہ اشرف اسماء حضور سے ہے اور تمام اسماء
 خاصہ الخاص ہے۔ اس نام کا آج تک کوئی نہیں پڑا اور جنت میں رہنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم کو ان اکرام
 کے لیے اور محمد گنیمت سے پکارا جائے گا۔ یہ ان کے لیے بہت بڑی عظمت کا شہر ہوگا۔

☆ اس فقیر نے فقیر کا نام محمد عنایت اللہ ہے۔ اسم اللہ، غفور رحیم کا اور اسم محمد رؤف رحیم کا
 جَعَدُوا لَوَالِدِهِمْ اور درمیان میں یہ بندہ عاجز، بے فضل، بے توفیق ہے کہ ان اسماء مبارکہ کی برکت
 سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہر مشکل منزل نزع، تبرا، حشر، میزان، بصر، فضل غلطی کا اور ان اسماء پاک
 کے اثر و تدویر و تدبیر سے میرے پاس تو یہ جہانی اسماء پاک ہی سہی نہایت نجات ہے اور کوئی عمل نہیں
 اس پر شکریہ ادا کر سکتا ہوں کہ میرے لئے یہی کوئی دانی شافی ہے۔

اک غفور رحیم نے اک رؤف رحیم سنگت میں اک سخی دربارتہ دو
 میری کشتی نوں موج دا ڈر کی اسے میری کشتی سے کھینک لہانے دو

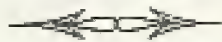
☆ ضلوۃ کا لفظ بغیر سلام اور (اسی طرح سلام کا لفظ بغیر ضلوۃ کے لکھا۔ پڑھنا مکروہ تحریمی اور ناجائز ہے
 ایک خودت حدیث لکھا اور آپ کے اسم مبارک پر صرف صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم لکھا کرنا تو ایک بار خواب میں
 اُس نے نبی کریم ﷺ کی زبانت کی تو آپ نے مجھ کا اور فرمایا تو پورا درود شریف کیوں نہیں
 لکھتا اور ترجائش نیکیوں سے کیوں محروم ہوتا ہے۔
 "جنت القہر ابی و ابی العجب۔"

☆ پورا درود شریف صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہے۔ نہ کہہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور نہ کہ صرف عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 یہ حکم فقہانے ظاہر آیت کریمہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہے کہ کوئی اللہ سبحانہ نے ضلوۃ و سلام دونوں
 نام فرمایا ہے۔ درود شریف صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے کلمہ مبارکہ کہنے کی بجائے پہلے نہان لکھنا تجھ سے ہی
 نہیں تجھ سے شانِ نبوت بھی ہے اور اپنے علمی فن کا مظاہرہ جو کہ ایک سون کی شان کے "ابن نہیں۔
 "ہٰذَا فِي الطَّحْطَاوِي" اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو توبہ فرمادے۔

فرمایا میں نے اپنے ہاتھ سے کئی لاکھ احادیث مبارکہ لکھیں ہیں اور ہر حدیث پاک کے بیان میں **عَنِ النَّبِيِّ ﷺ** لکھا کرتا تھا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے درود شریف لکھنے کی برکت سے یہ شرف عطا فرمایا ہے۔

”شرح السنن“ میں رجال المؤمنین و الصالحین

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
كَمَا تَحِبُّ وَتَرْضَاهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ



علہ حضرت سفیان بن عیینہ علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ میرا ایک دوست تھا جو میرے ساتھ حدیث پاک لکھا جب وہ مر گیا تو میں نے اُسے خواب میں دیکھا کہ کوئی برقعہ پہنے بیٹھا ہے میں نے کہا یا رسول میرے دوست ہو سو یہ کیا ہے؟ فرمایا جب بھی اُمّی **ﷺ** ”اُمّ قرین“ درود شریف یا زید ثواب پورے کا پورے لکھا کرتا یہ غلطی ہوتی تھی اسی کے عوض رب کریم سے عطا ہوئی ہے۔ یہ سادات فاضلہ اہل بیت کے والدین علیہم السلام ہیں۔

☆ نیز فرمایا کہ ایک خوش فہم شخص جو ہمیشہ کتابت کا کام ہاتھ کرتا۔ اُس کے پاس ایک بیاض تھی۔ جس پر وہ لکھنے سے پہلے درود شریف لکھتا اور پھر کتابت شروع کرتا۔ مرئی موت میں خوف خدا سے سخت گھبرا گیا اور کہنے لگا۔ میں صالح تو کوئی ہوں ہی نہیں دیکھنے میرے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا خیر ہو گا ہے۔ اُس کی اس حالت سے جینی میں ایک مجذوب عیب سے غما ہو گئے اور کہنے لگے تو کیوں گھبراتا ہے؟ تجھے تبارک ہو کہ تیری وہ بیاض درود شریف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ رحمت میں پیش ہے اور اُس پر صادق بن رہے ہیں۔

☆ علامہ احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ ”مواہب اللدنیہ علی شامل الخیر“ میں تصریح فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

○ احادیث ضعیفہ و مسلم حضور **ﷺ** کے علاوہ کسی کے لئے جائز نہیں ہاں بالیقین آپ کے وسیلہ جلیلہ سے بعد امتیاء و مثل۔ درجہ ۱ البیعت اہلبار۔ صحابہ کرام ازواج و صحبات عظام اور جمیع المؤمنین و المؤمنات غرضیکہ ہر امتی کے لئے جائز ہے۔ مثلاً

وَصَلَّى اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ خَيْرَ خَلْقِهِ وَخَيْرِ عَرَضِهِ وَشَفِيعِهِ خَلْقِهِ وَرَبِّهِ وَمَقْطَبِهِ لَطِيفِهِ وَقَدِيمِ رَفِيقِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَوَعْتَرِهِمْ وَأَصْحَابِهِ وَمُهَاجِرِهِ وَأَنْصَارِهِ وَوَلَدِهِ وَأُمَّتِهِ أَجْمَعِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ



عرض کرے گا میں اس پر دس سلامتیاں نازل کروں گا۔

عشرًا ط

○ تشریح :- نبی کریم ﷺ کی رضا کے لئے اُمتِ مرحومہ کو یہ شرف عطا فرمایا کہ ایک درود شریف پڑھنے سے ربِ کریم دس رحمتیں نازل فرماتا ہے یہ شانِ کریمی ہے اور ایک سلام پر دس سلامتیاں نازل فرماتا یہ فضلِ الہی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّيْ عَلَيْهِ
وَعَدَدَ مَنْ لَمْ يَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک :- بروایت سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ "طہرائی"

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے سب سے زیادہ قریب میرا وہ انتہی ہے جو سب سے زیادہ درود شریف بھیجا اور اس پر فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں گئے۔ جب تک وہ درود شریف بھیجتا رہے اب تک پڑھے یا زیادہ "

قَالَ ﷺ اِنَّ اَوْلٰى النَّاسِ بِىْ اَكْثَرُ هُوَ صَلَوَةٌ وَمَنْ صَلَّيْ عَلَيَّ صَلَّيْتُ عَلَيْهِ السَّلَامَةَ فَاَدَامَ لِيَصَلِّيْ عَلَيَّ فَلْيَقِلَّ عِنْدَ ذٰلِكَ اَوْ لَا يَكُنْ ط

○ تشریح :- صلوة و سلام پڑھنے والوں کو اپنے قرب سے نوازا اور فرشتے اس کے لئے حضرت کی دُعا کرتے رہتے ہیں۔ جب تک درود شریف پڑھتا رہے۔ ربِ کریم کی رحمت اور فرشتوں کی دُعا سے مغفرت کے لئے اتنی کو اختیار دیا ہے کہ وہ کم پڑھتا ہے یا زیادہ۔ اور پھر وہی بھی اس کے لئے مغفرت کی دُعا مانگتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ
وَعَفَّلَ عَنْ ذِكْرِهٖ الْغَافِلُونَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک :- بروایت سیدنا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ "ذکر الابرار"

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعۃ المبارک کے دن مجھ پر کثرت سے درود شریف پڑھا کر ہوا ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھی جائیں گی اور دس برائیاں

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اَكْثَرُ مَا
الصَّلٰوةُ عَلٰی يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَمَنْ
صَلَّيْ عَلٰی مِنْ اَمْرٍ مَّرَّةً وَاحِدَةً
كُتِبَتْ لَهُ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَرُحِمَتْ

هَذَا كَرَّمَ مِنْ أَنْ يَدْعَ مَا بَيْنَهُمَا

فرماتا ہے۔ وہ کریم ہے درمیان دُعا کو بھی قبول فرمائے گا۔

○ تشریح :- حدیث پاک سے مستنبط ہوتا ہے جو دُعا یا عبادت کے اوّل آخر و درمیان شریف پڑھے۔ درود شریف ہر صورت میں قبول ہے۔ وہ رو نہیں ہوتا تو رب کریم دونوں درودوں کے درمیان دُعا۔ عبادت کو بھی قبول فرمائے گا یہ اس کی شان رحمت سے بعید ہے کہ اوّل آخر کے کلمات قبول کرے اور بیچ رو کر دے۔ درود شریف اوّل آخر پندے کے پر کی مانند ہے۔ پندہ پروں سے اُڑتا ہے یعنی دُعا اور عبادت درود شریف کے پروں سے اُڑ کر عرش عظیم پر جا کر قبولیت پائے گی۔ فی زمانہ اکثر مساجد کے لئے خصوصی عرض ہے کہ دُعا مانگتے وقت اوّل، آخر درود شریف پڑھا کریں اور مقتدیوں کو بھی ہدایت کریں تاکہ دعائیں قبول ہوں۔ درود شریف کی عادت بھی عبادت ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُؤْتِي الْيُسْرَةِ
وَمُؤْتِي الرِّخْمَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت عن ابی ہریرۃ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ ط "وہ اوجھ مسلم"

قَالَ "يُؤْتِي الْيُسْرَةَ" أَنَّهُ قَالَ مَنْ صَلَّى
عَلَى مَرَّةٍ وَاحِدَةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
عَشْرَ مَرَّاتٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَى عَشْرَ مَرَّاتٍ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ مِائَةَ مَرَّةٍ وَمَنْ صَلَّى
عَلَى وَائَةٍ مَرَّةٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ أَلْفَ
مَرَّةٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَى أَلْفٍ مَرَّةٍ حَبَّرَ
اللَّهُ جَسَدَهُ عَلَى النَّارِ وَثَبَّتَهُ بِأَقْوَالِ
الَّتِي فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ
عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ وَأَمَحَلَهُ الْجَنَّةَ وَجَاءَتْ
صَلَاتُهُ عَلَى قَوْمٍ لَهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ عَلَى

زمانہ رسول اللہ ﷺ نے جو درود شریف پڑھے ایک بار اللہ تعالیٰ اُس پر دس رحمتیں اور جو دس بار پڑھے تو اللہ تعالیٰ ستر بار اور جو پڑھے ہزار بار تو اللہ تعالیٰ دس لاکھ حرام نسیا دیتا ہے اُس کے جسم پر اور بوقت نزوح ثوابت رکھے گا کھر طیبہ پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں عالم برزخ میں " قبر کے سوال و جواب پر ثوابت قدم رکھے گا۔ درود شریف کا نور اُسی کا مُجَدّد و مُعادن ہو گا سوال و جواب میں اور داخل ہو گا وہ جنت میں اور اُس کے درود شریف کا نور آئینہ کمال صراط پر جو پانچ سوال و جواب پڑھے تو اللہ تعالیٰ ہزار بار

الصَّوْطِ مَيِّمًا حَتَّىٰ يَأْتِيَ عَاصِرُ
وَأَعْطَاهُ اللَّهُ بِكُلِّ صَلَاةٍ صَلَاحًا
قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ قَدْ ذَلِكْ أَوْ كَثُورًا

کی دُوری تک ہوگا اور اللہ تعالیٰ اُس کو ہر
دُروہ شریف کے بدلے جنت میں محل عطا
فرمائے گا۔ اب اتنی کم پڑھے یا زیادہ

میں گئے مصلیٰ ہوں میری غفرتیں نہ پھو
نہ کلیم کا تصور نہ خیال طور سینا

مجھے دیکھ کر جہنم کو بھی آگیا پسینہ
میری شجہ محمدؐ میری آرزو مدینہ

○ تشریح : ثابت ہوا کہ دوزخ سے نجات، پھر صراط پر سلامتی اور عطیہ جنت
دُروہ شریف سے ہے قبر عالم قیامت کا دروازہ اور پہلی منزل ہے۔ جو اس
منزل میں کامیاب ہوا وہ بفضلِ تعالیٰ اگلے سب مقامات حشر و نشر حساب و
کتاب، میزان و پل صراط پر کامیاب ہوگا اور جنت میں داخل ہو جائے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَاشِفِ الْعُصَّةِ
وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما اگر کرم

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى
عَلَىٰ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِائَةً مَرَّةٍ حَبَّاءَ
يَوْمِ الْقِيَمَةِ وَمَعَهُ قُرْآنٌ وَلَوْ قُرْآنُ
ذَلِكَ النَّوْرِ بَيْنَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ
لَوَسِعَهُمْ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص جمعہ
کے دن سو بار مجھ پر درود شریف بھیجے۔ اور اُسے
گاہ قیامت کو تو اُس کے ساتھ نور ہوگا۔ اگر یہ نور
دُروہ و سلام کا تقسیم کیا جائے تمام مخلوق پر تو کافی
ہو سب کے لیے۔

ذَكَرَ فِي بَعْضِ الْأَخْبَارِ مَكْتُوبٌ عَلَى
سَاقِ الْعَرْشِ مَنْ اشْتَأَقَ إِلَيْ رَحْمَةٍ
مَنْ سَأَلَ بِيٍّ أَعْطِيَتْهُ وَمَنْ تَقَرَّبَ
إِلَى الصَّلَاةِ عَلَى مُحَمَّدٍ غَفَرَتْ
لَهُ ذُنُوبُهُ وَلَوْ كَانَتْ مِثْلَ رُبْدِ
الْبَحْرِ ط

بعض احادیث میں ذکر ہے۔ عرش کے ساق پر
لکھا ہے کہ جو شوق سے دُروہ شریف پڑھے۔
اُس کی رحمت سے جو سوال کرے وہ عطا کرے
گا اور اگر تعزُّب چاہے حضور ﷺ کا
دُروہ شریف سے تو اُس کے تمام گناہ مُعاف کر
دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کی جھاک برابر ہوں۔

۱۰ سات برس۔ جہنم بحیر، بحیر، سقر، ہوتی، جگر، کنگلی۔ ۱۱ استودانِ کجائز و رتبہ ط

○ تشریح : جمعۃ المبارک کے سوزِ درد و شریف کی فضیلتیں بیان فرمائیں۔ درود شریف قیامت کے روز نور ہوگا۔ اللہ جلّ جلالہ کے عتابِ عذاب سے محفوظ و امنون فرمائے گا۔ ہر قسم کے گناہ خواہ کتنے بھی ہوں سب کی مغفرت کا مژدہ سنایا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الطَّاهِرِ الطُّهْرَى عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت زیندا ابو ذر دُعا دِیْنِ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمِ لَدُنَّہِ مَا لَدُنَّہِ الْخَبَرَات

بعض صحابہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ "سنو وہ مجلس جس میں محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف پڑھا گیا تو اس مجلس سے ایک خوشبودار ہوا اُٹھے گی جو آسمان تک پہنچے گی اور اللہ کہیں گے کہ دنیا میں کوئی ایسی مجلس ہوئی ہے جس میں حضور ﷺ پر درود شریف پڑھا گیا یہ اس کی خوشبو ہے۔

رُوِيَ عَنْ قَتِيبِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ قَالَ مَا مِنْ مَجْلِسٍ يُصَلَّى فِيهِ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ إِلَّا قَامَتْ مِنْهُ رَائِحَةٌ طَيِّبَةٌ حَتَّى تَبْلُغَ عَنَانَ السَّمَاءِ فَتَقُولُ الْبَلَكَةُ هَذَا مَجْلِسٌ صَلِّيَ فِيهِ عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ

○ تشریح : جب درود شریف پڑھا جائے۔ تو ربِ کریم درود شریف کے نور سے ایک پاکیزہ خوشبو پیدا دیتا ہے۔ جس سے فرشِ تاعرش فضا و خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ زیندا امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ کی تفسیر اور سے حدیث پاک کا نور اور مشک کی خوشبو آتی ہے اور قطبِ الاقطاب بابا فرید الدین گنج شکر طاب ثرا فرمایا کرتے کہ مجھے عربوں البلادِ لاہور کی فضا میں جنت کی خوشبو آتی ہے۔ یعنی زمینِ مدینہ منورہ سے جو قدومِ میمنت مجھ کوئی سے نوازی گئی۔ ایک خاص قسم کی خوشبو ہے جنتِ مومن کو آتی ہے۔ جس ذاتِ ستودہ صفات پر درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ جہاں اور جس جگہ آرام فرما ہوں وہ مقامِ اسطر و معبر کیوں نہ بن جائے۔

"درود و خصال کے درود شریف کی خوشبو ہر ایک کے اپنے اپنے احوال کے مطابق ظاہر ہوتی ہے۔" مشکِ آنست کہ خود ہوید نہ کہ عطار گوید

طَابَتْ بِطَيْبِكَ طَيِّبَةٌ وَتَرَاهَا ☆ مِنْ أَحْبَلِ ذَلِكَ طَيِّبَةً مَنَاهَا

مَلَأَ الْوُجُودَ حَبِيرٌ غَيْرَ عَطْلَا ۖ وَعَلَا عَلَى الْأَفَاقِ طَيْبٌ شَدَا ۖ
وَذَهَبَ لَوَامِعٌ نُورُهُمَا مَعَ نُورِهِ ۖ وَهَبَتْ رِيَاضٌ قَبَا ۖ وَقَبَا ۖ
أَفَاوُؤُكَ يَا خِتَامَ الْأَنْبِيَا ۖ جُنَّتَا لِفَاقَتِنَا وَأَنْتَ عَنَّا ۖ
جُنَّتَا إِلَيْنَا بِصَاعَةٍ قَدْ أَنْجَتْ ۖ فَأَقْبِلْ بِصَاعَتِنَا وَلَا تَخْطَا ۖ
اللَّهُمَّ صَلِّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ تَطَطَّرَ الرِّيحُ الطَّيِّبُ
بِنُوحِهِ وَنَيَّاهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک: برائیت رفیع بن ثابت الانصاری رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ عَصَرَتْ عَلَيْهِ حَاجَةٌ فَلْيَكْثِرْ بِالصَّلَاةِ عَلَى فَإِنَّهَا تَكْشِفُ الْهَمَّ وَالْغُصَمَ وَالْكُرْ وَبَ وَيُكَثِّرُ الْأَرْزَاقَ وَيَقْضِي الْحَوَائِجَ ۖ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کسی کو کوئی حاجت درپیش ہو تو وہ کثرت دُرد و شریف پڑھے کیونکہ دُرد و شریف حُزُن کو دُور اور تکلیفات کو محو کرتا ہے اور رزق میں برکت اور حاجات پوری ہوتی ہیں۔

○ تشریح: دُرد و شریف سے الدُّنْيَا جَعَلَ الْوُفُونَ مومن کی زندگی فی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً کی تصویر بن جاتی ہے۔ غم، الم، پریشانی و کرب سے نجات ملتی ہے اور رزق میں برکت اور قناعت کی دولت اور مومن کی زندگی جنت نصیب ہوتی ہے۔

بیگزیر

- ۱۔ آپ ﷺ کی خوشبو سے میرے مُرَدِّ کی مٹی خوشبودار ہو گئی۔ اس وجہ سے اُس کا نام طیب ہوا۔
- ۲۔ آپ ﷺ کی خوشبو پاک سے سارا مہینہ خوشبو بخیر گیا اور زمینِ حُضُر اور پہاڑ میری گنتی اور آفاقِ پارس کی خوشبو غالب آگئی اور سب کو طیب بنا دیا۔ اور غبارِ شک و شک ہو گیا۔
- ۳۔ آپ ﷺ کے نور سے کنیز اور باندے گئیں اور باندوں کے چھوٹوں کو تروتازہ اور پہاڑوں کو مُنَوَّر کر دیا۔ جس سے چین اور پہاڑ کی داریاں ٹھک گئیں۔ جس سے دماغِ مَظْطَر ہو گئے۔
- ۴۔ اے صاحبِ ختم نبوت ﷺ۔ ہم آپ کے وفد ہیں۔ اپنی مُٹھاجی کو لائے ہیں ہمیں غنی و مسرور بھیجئے۔ بے شک آپ کے ہاں سے عطا ہوتی ہے۔ جو آپ ہی کے نمایاں شان ہے۔
- ۵۔ ہم کھوئی پوچھی لائے ہیں۔ اس کو قسبِ شول فرمائیے۔ آپ پر کوئی پریشیدہ نہیں۔

بن جاتی ہے۔ کیوں نہ ہو۔ مومن درود شریف سے ہی جنتی بنتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَلِّمْتَ الْغَمَّةَ
وَمُجَلِّي الظُّلَمَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک: بروایت زیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما "وللنار الحرات"

قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ "أَزَأَنْتَ
صَلَاةَ الْمُصَلِّينَ عَلَيْكَ بِمَنْ غَابَ
عَنْكَ وَمَنْ يَأْتِي بِحَدِّكَ مَلَحًا لَهَا عِنْدَكَ
فَقَالَ أَسْمِعْ صَلَاةَ أَهْلِ مَجْتَبِيٍّ وَ
أَعْرِضْهُمْ وَتَقَرِّضْ عَلَى صَلَاةٍ
غَيْرِهِمْ عَرَضًا
" رواه البخاري "

عرض کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ "جو درود
شریف پڑھنے والے آپ کے غائب ہیں۔ یا بعد نماز
میں ہوں گے ان کا حال فرمائیں۔ فرمایا میں اہل
مجتبیت کے درود و شریف کو خود منٹا ہوں اور ان
کو بھیجتا بھی ہوں اور اہل مجتبت کے علاوہ درود
شریف پڑھنے والوں کا درود و شریف پیش کیا
جاتا ہے۔

○ تشریح: اس حدیث پاک میں آقا نے نامدار مدنی تاجدار احمد مختار رضی اللہ عنہما نے
نے اپنے غلام کو عجیب انداز سے نوازا "آقا کی عطا اور غلام کی ادا" غلام کا درود و شریف
تو آقا پر نفس نہیں اپنے سمع مبارک سے سنتے ہیں۔ عرض کرنا آتا ہو تو عجیب یہاں
ہیں۔ اہل مجتبت کا بھی کیا عجیب تمام ہے۔

لب ہوں سکوت شناسد میں خیال یار ہو ان کو خبر ہو یا مجھے کوئی نہ راز دار ہو
○ محبوب کردگار ﷺ "مہر آن، ہر لحظہ، ہر گھڑی اور ہر دن اور ہر رات
اپنی پیاری امت کا درود و سلام بلا واسطہ دور و نزدیک سنتے ہیں اور جانتے اور پہچانتے
ہیں۔ " الْحَمْدُ لِلَّهِ عَلَى ذَلِكَ "

زیادہ امتی جو کرے حال زار میں ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو
انکے سوا رضا حامی نہیں جہاں گذرا کرے پس یہ پیر کو خبر نہ ہو
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاكَ فَتُحِبُّكَ
وَرِزْقَهُ عَزَمَتِكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک :

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَكْثَرُ الصَّلَاةِ عَلَى يَوْمِ الْجُمُعَةِ فَإِنَّهُ يَوْمٌ مَشَهُودٌ تَشْرَبُ الْمَلَائِكَةُ لَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يُصَلِّي عَلَى الْإِبْلِغِيِّ حَوْثُهُ مِنْ حَيْثُ كَانَ قَالَ بَعْدَ وَقَائِكَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ تَأْكُلَ لِبَحَادِ الْأَنْبِيَاءِ ط

» رواه الباقی «

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے روز درود شریف کثرت سے پڑھا کرو۔ کیونکہ یہ یوم مشہود ہے۔ ملائکہ نورانی آسمان سے اُترتے ہیں۔ تم میں سے جو انہی مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے۔ اُس کے درود شریف کی آواز سننا ہوں جہاں کہیں بھی ہو عرض کیا وصال کے بعد بھی؟ فرمایا یہ شک اللہ نے زمین پر حرام فرما دیا ہے کہ نبی کے اجسام کو کھائے۔

☆ ایک روایت حدیث میں بدین الفاظ ارشاد فرمایا۔

فَقَبِلَ اللَّهُ حَيَّيْزُ نَهَقُ ط » رواه ابن ماجہ | اللہ کے نبی زندہ ہیں اور رزق حبسے جاتے ہیں۔

☆ ایک اور روایت مبارکہ میں یہ ارشاد ہوا۔

الْأَنْبِيَاءُ حَيٌّ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ ط | انبیاء اپنی قبور میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں۔

» غلام الاہم فی الصلوٰۃ والسلام علی خیر الانام لای تم جوی علی الترمذی ط

○ تشریح : ان احادیث پاک میں، فضیلت درود پاک بروز جمعہ المبارک کے ساتھ ساتھ عقیدہ اُمت اہل سنت و جماعت حیات النبی بھی بیان فرمایا کہ جملہ انبیاء علیہم السلام فی الواقعہ زندہ ہیں مانند ملائکہ نورانی کے کہ وہ موجود ہیں لیکن نظر نہیں آتے۔ مگر جس ولی اللہ کو مولا نے کریم کرامت دکھلا دے تو وہ دیکھ لیتے ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبور میں نمازیں پڑھتے سچ کرتے ہیں اور جنتین کے درود و سلام کو بنفس نفیس سنتے ہیں۔ شرق ہو یا غرب، شمال ہو یا جنوب، زندہ ہو یا ہند غفریک من حیث کان فرا کر قرب بعد کے سب فاصلے اپنی ہر دو نسبت «حیات و بعد الحیات» مساوی فرما دیئے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَسْتَعْمُرُ فِي هَذَا الدَّارِ وَتِلْكَ الدَّارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

» یعنی تیری دعا سے میں اس دنیا کی پرستش کرتا ہوں اور وہ دنیا بھی۔

☆ حدیث پاک : عَنْ ابْنِ مَرْثُومَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ط " شَفَاعَةُ التَّائِبِينَ فِي زِيَارَةِ خَيْرِ الْأَنْبَاءِ "
 عَنْ الشَّيْبَانِيِّ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ لَا تَجْعَلُوا
 بَيْتَكُمْ قُبُورًا وَصَلُّوا عَلَيَّ وَصَلُّوا
 حَيْثُ كُنْتُمْ فَسَيَبْلُغَنِي سَلَامُكُمْ
 وَصَلُّوا لَكُمْ ط " مَعَاهُ السَّلَامُ "
 فرمایا نبی کریم ﷺ نے اپنے گھروں کو
 قبرستان نہ بناؤ۔ اُن میں صلوٰۃ و سلام پڑھو جہاں
 بھی ہو تم تمہارے سلام اور درود شریف مجھے
 پہنچتے ہیں۔

○ تشریح : فرمایا اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ اور تم مردے نہ بنو۔ اس کی مفہوم
 یہ ہے کہ اپنے گھروں میں نوافل اور درود شریف بکثرت پڑھا کرو۔ تمہارا تحفہ ہر صورت
 بارگاہ رسالت میں پہنچا ہے۔ دل اور گھر نماز اور درود شریف سے متور اور آباد
 ہوتے ہیں۔ " قبرستان میں نماز پڑھنا منع ہے۔ "

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَكَالُ رَحْمَةً
 الْعَزِيزِ الْغَفَّارِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت عثمان بن یاسر رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ط
 فرمایا رسول اللہ ﷺ " اللَّهُ سُبْحَانَهُ "
 ایک فرشتہ میری قبر پر متقرر رکھا ہے جب کوئی تہنی
 مجھ پر درود شریف بھیجتا ہے تو وہ فرشتہ عرض کرتا
 ہے یا احمد "
 " دادا ! تمک نام لے کر " نے درود شریف بھیجا
 ہے تو رحمت بھیجتا ہے اللہ سبحانہ اُس پر اور اُس
 کے باپ پر دس رحمتیں،
 ایک روایت میں ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ " إِنَّ اللَّهَ
 أَعْطَانِي مَلَكَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ يَقُومُ
 عَلَيَّ قَبْرِي إِذَا قَامَتِ فَلَا يُصَلِّي
 عَلَيَّ عَبْدٌ صَلَاةً إِلَّا قَالَ يَا أَحْمَدُ
 "
 " فَلَانِ بْنِ فَلَانٍ يُصَلِّي
 عَلَيْكَ يُكْتَبُ لَهُ بِاسْمِهِ وَاسْمِ
 أَبِيهِ فَيُصَلِّي اللَّهُ عَلَيْهِ مَكَدَرُهَا
 عَشْرًا " فِي زَكَرَاةٍ " فَهُوَ قَائِمٌ
 عَلَيَّ قَبْرِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَمَةِ ط

○ تشریح : اس سے بڑھ کر درود شریف پڑھنے والوں کے لیے اور کیا بشارت
 اور سعادت ہوگی کہ ہم بے نوافل و خیرات کا نام معذرت اس بارگاہ میں لیا جانے
 اور دادا تمک

طیب کے جانے والا کو چٹیاں میں جب جان
ہو نہ ہو آج کچھ مراد ذکر حضور میں ہوگا
ہمیں بھی یاد رکھنا ذکر جب دربار میں آئے
دو میری طرف خوشی دیکھ کے مسکائی کیوں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ تَقْتَضِيَتْ مِنْ
تُغْوِيهِ الْأَفْوَارِ وَالْأَذْهَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَامِهِ

☆ حدیث پاک: عَنْ أَوْسِ بْنِ أَوْسٍ تَقْبَلُ اللَّهُ صَلَاتِي وَتُغْوِيهِ الْأَفْوَارِ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے افضل ترین
دنوں سے قیامت کے روز وہ دن ہوگا۔ جس دن
میں نے مجھ پر کثرت سے درود شریف بھیجا کیونکہ
تمہارا درود شریف مجھے پیش کیا جاتا ہے۔ پس
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم کس طرح
اپنے درود شریف بھیجیں جبکہ آپ بوسیدہ ہو گئے
ہوں فرمایا بے شک اللہ بخوانے حرام کر دیا ہے
میری پرکھانا احباب انبیاء کا ہے
”رواہ ابی یوسف فی السنن والترمذی“

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِنَّ مِنْ أَفْضَلِ أَيَّامِكُمْ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
فَاكْتُبُوا عَلَى مِنَ الصَّلَاةِ هَذَا
صَلُّوْكُمْ مَعْرُوضَةً عَلَى ط
فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
كَيْفَ نَعْرِضُ صَلَّوْنَا عَلَيْكَ وَقَدْ
أَرَمْتَ؟ قَالَ يَتَوَوَّنُ بِكَيْتٍ قَالَ
إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَى الْأَرْضِ أَنْ
تَأْكُلَ أَجْسَادَ الْأَنْبِيَاءِ أَذْكَاءُ

○ تشریح :- اس حدیث پاک سے ثابت ہوا حیات النبی ﷺ کا عقیدہ حق ہے جس کے
صدقہ میں غلاموں کو خلیوہ طیبہ کا مزدور ملا اور شہیدوں کے متعلق فرمایا گیا بَلِّغُوا أَعْيَانَهُمْ وَلَكِنْ
سورہ اہل ۹۷ سورہ بقرہ ۱۵۲

ملہ مٹی کی خامیت :- تیرہ جہی اور پاک جسم کو پاک کر کے قابل نماز بناتا ہے۔ مٹی ہر قسم کی گندگی اور نجاست
کو پاک صاف کرتی ہے خواہ وہ گندگی ظاہری ہو یا باطنی، مردہ صافی ہو یا جسمانی۔ چونکہ گناہ تمام غلاموں سے زیادہ نجس
اور قبیح ہیں جس کی پاکیزگی کے لئے مٹی کی استیلاج پڑی۔ یہی وجہ ہے کہ حرام انگاس کو ”جو گناہوں کی آلودگیوں
سے آلودہ تھے“ قبر کی مٹی نے انھیں کھالیا اور پاک صاف کر دیا۔ ”ہذا آیت“، اُمت مرحومہ کو غفور رحیم
گناہوں سے پاک کر کے قبر سے اٹھائے گا تاکہ وہ بھی معذور ہوں۔ بخلاف انبیاء و اولیاء و شہداء، کہ وہ گناہ
سے معذور اور معذور نہیں۔ اس لئے ان کے جسموں کو مٹی نہیں کھاتی۔ ”مَنْ مَاتَ مَعْتَقًا رُفِعَ ط

لَا تَشْعُرُونَ ○ مَلَكٌ مَّحْبُوبٌ پاك ﷺ كى زندگى پاك كايان نہ قلم میں طاقت كر كھركے اور نہ عقل میں شعور كر سجد كے آپ ﷺ كى زندگى سے اُمت كے قلوب زندہ ہيں۔ اجلہ اديكہ كالمين كے قبور بھى زندہ اور حثت نظير ہيں۔

اللَّهُ مُوَصَّلٌ عَلَى يَسِيدِنَا مُحَمَّدٍ يَرَى مَتَّ خَلْفَهُ كَمَا يَرَى مَنْ أَمَامَهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حديثِ پاك : بروایت سيدنا امام احمد بن حنبل رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ط

فرمايا رسول اللہ ﷺ نے انبياء اپنى قبور ميں زندہ ہوتے ہيں اور اللہ كى نمازيں پڑھتے ہيں۔ تم ميں سے كوئى جب مجھ پر درود شريف بھيجا كے تو اللہ سبحانہ بھيرى رُوح كو لوٹا ديتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَنْبِيَاءُ أَحْيَاءُ فِي قُبُورِهِمْ يُصَلُّونَ مَا مِنْ أَحَدٍ يُسَلِّمُ عَلَى الْآرِدَةِ اللَّهُ رُوحِي أَوْ حَتَّى آرُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

○ تشریح :- حافظ امام ابو بکر احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا۔

اَوَّلُ :- بے شک رَدِّ اللہ رُوحِ نبوي ﷺ كے يہ معنی ہيں كر اللہ تعالٰی نے نبى ﷺ كے بعد اوروں كے بعد ايكى رُوح كو لوٹا ديا۔ تاكر سلام كرنا اللہ كے سلام كا جواب ديں اور رُوح ہميشہ رہتى ہے جسم اطهر ميں كر رُوح حیات كا مستقر قلبِ انسانی ہے۔

الْأَوَّلُ :- إِنَّ الْمَعْنَى الْأَقْدَرُ اللَّهُ رُوحِي يَعْنِي أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعْدَ مَا مَاتَ وَدَفِنَ رَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ رُوحَهُ لِأَجْلِ سَلَامٍ مِنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ وَاسْتَمَرَّتْ ط

ثَانِي :- احتمال ، رَدِّ معنوی ہو۔ كر رُوح شريف مشغول ہو رہا ہو اور حضرت البرية ميں اور ملائكة الاعلى اُس عالم سے اور جب كوئى آپ پر درود شريف

وَالثَّانِي :- يَحْتَمِلُ أَنْ يَكُونَ رَدًّا مَعْنَوِيًّا وَأَنْ يَكُونَ رُوحَهُ الشَّرِيفَةَ مَشْغُولَةً بِشُغُودِ وَالْحَصْرُ ق

عَلَمٌ جو شہيدانِ خدا ميں اُن كو مُردہ مست كہو زندگى اُن كى خدا فرماتا ہے لَا تَشْعُرُونَ حَتَّى حَضَرَ ﷺ كى رُوح پاك كيشورى اور توجہ كے ساتھ سجدات اللہ جل شانہ كے جلال اور جلالِ جلال كے مشاہدہ ميں مشغول رہتى ہے۔ جب كوئى درود و سلام عرض كرتا ہے تو آپ ﷺ كى رُوح اُس كى عرفِ توجہ كو سلام كا جواب ديتى ہے تو اس رُوحانى توجہ و التفات كو درود رُوح سے تعبير كيا ليكے۔ ملاحظہ فرما

الْإِلَهِيَّةَ وَالْمَلَأَ الْأَعْلَى مِنْ هَذَا
الْإِسْلَامِ فَإِذَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ أَقْبَلَتْ
رُوحَهُ الشَّرِيفَةَ عَلَى هَذَا الْعَالَمِ
فَقَدْ رَأَى سَلَامَ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ
وَمُرَّةً عَلَيْهِ

وَأَقْبَلَتْ :- قَالَ رَسُولُ اللَّهِ
ﷺ "الْأَنْبِيَاءُ لَا يَمُوتُونَ
فِي قُبُورِهِمْ بَعْدَ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً
وَالْكُتُبُ يَصْلُونَ بَيْنَ يَدَيْ
اللَّهِ حَتَّى يُنْفَخَ فِي الصُّورِ"

سلام بھیجتا ہے تو روح شریف اس عالم میں،
اور اک کر لیتی ہے تو اس شخص کو جانتی ہے جس
نے سلام عرض کیا یہاں تک سلام کا جواب
دیتی ہے۔

نمازِ نمازِ رسول اللہ ﷺ "انبیاء اپنی اپنی قبور
میں چالیس راتوں تک ٹھہرتے ہیں اور پھر حاضر
ہو جاتے ہیں اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں نماز پڑھتے
ہیں۔ حضور کے چھوٹے تک :-
"شفاۃ الریحام فی زیارة خیر الامم"

☆ امام علامہ ترمذی علی بن عبد اللہ فی سنی شافعی علیہ الرحمۃ الباری نے فرمایا۔

○ اللہ تعالیٰ نے دالۃ الموت کے اجراء سُنتِ اللہ کے بعد نبی کریم ﷺ کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زندہ کر دیا اور رَدَّ اللہ کر سکتی کا یہ مطلب نہیں کہ وقت
سلام اُمتی روح واپس آتی ہے۔ بلکہ وہ توجہ سے سُنتِ اللہ کے بعد واپس آچکی تو
اس کا مطلب یہ ہوا کہ امیر الہی کُلُّ نَفْسٍ ذَا نَفْسٍ الْمُسَوِّتِ کے مطابق روح ایک
بار قبض کی گئی۔ پھر عالم برزخ میں حضور ﷺ کے جسم اطہر و اقدس میں روح
کر لٹا دیا گیا۔ کیونکہ روح کے لئے اعلیٰ علیین، عرش عظیم، جنت المصطفیٰ، کعبۃ اللہ
المشرقة اور کوئی بھی بلند تر مرتبہ کے لحاظ سے نہیں تھا سوائے جسم انور کے۔ بلکہ وہ
خاک پاک جو لحد مبارک میں جسم اطہر سے ملتی ہے وہ خاک پاک بھی ان سب
افضل، اطہر، اکرم، انور ہے۔
"شفاۃ الریحام فی زیارة خیر الامم"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ خَوْمَرَهُ
وَبِحَمَّةٍ لِلْعَالَمِينَ ظُهُورَهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسلم عنہ

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ صَلَّى عَلَى قَبْرِي رَدَّتْ عَلَيْهِ
وَمَنْ صَلَّى عَلَيَّ فِي مَكَانٍ آخَرَ
بَلَّغُوا فِيهِ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ "جو شخص درویش
پر دعا ہے میری قبر اور میں اس کا جواب دیتا ہوں۔
اور جو کسی دوسری جگہ سے درویش دعا بھیجتا
ہے اُسے فرشتے پہنچاتے ہیں۔

○ تشریح : یہ حدیث اس آیت کریمہ **وَإِذَا أَحْبَبْتُ لِمَنْ بَحِثُوا**
بِأَحْسَنِ مَنَاسِكِهَا أَوْ رَدُّوْهَا كِي تَفْسِيرُ ہے۔ حضور ﷺ اپنے امتی کے
سلام کا جواب از روئے کمال رحمت و شفقت مرحمت فرماتے ہیں۔ خواہ وہ قریب
ہو یا بعید اور سلام میں سبقت کرنا آپ کی عادت کریمہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ أَهْلُهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ يَلِّهِ

فرمایا رسول کریم ﷺ "میں نے جو بھی سلام میری
قبر اطہر پر حاضر ہو کر سلام عرض کرے ہے ایک نیک
فرشتہ مجھے وہ درویش دعا پیش کرے کہ کفایت
کے گا اس کا اجر قیامت کو یہ کہیں اس کا
خیر فرمے اور گواہ ہوں گا۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
مَنْ صَلَّى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِي
إِلَّا وَكَلَّ اللَّهُ مَبْهَمًا يَكَايِدُ عَيْنِي وَ
كَفَى أَجْرًا آخِرَتِهِ وَدُنْيَاهُ وَكَفَتْ
لَهُ شَهِيدًا وَشَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ط

○ تشریح : اللہ تعالیٰ نے اُس فرشتہ کو ایسی قوت و ولایت فرمائی ہے۔
تمام مخلوق الہی کی زبان سے جو کچھ نکلے اُسے سننے کی طاقت رکھتا ہے چاہے آواز
کہیں سے ہو۔ دُور سے ہو یا نزدیک یا کسی بھی زبان میں ہو یہ مخلوق فرشتہ بارگاہ
عرش جہاں سلطانِ مملکت ﷺ کے کلماتِ عظیمہ میں ہر وقت ایسا وہ اور حاضر رہتا ہے اور
زمین پر ایک ہی لمحہ اور ایک ہی آن میں شرعاً غائب یا شمالاً جنوباً تمام مَوجودات و اولی کے
دُور و پاک کی آوازیں بلسانِ مخلوق سن کر اسمِ معہ و لدنیت پیش بارگاہ رسالت کرتا

حلقہ پ سورۃ البقرۃ آیت ۱۸۱ اور سید تقی کوئی سلام کرے تو تم اس سے بہتر جواب دے دو یہی لفظ کہہ دو سلام مُستجاب ہے اور
جواب فرض ہے جب مومن نماز میں سلام عرض کرے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے امتی کے سلام کہتے اور جواب مرحمت فرماتے ہیں۔

ہے۔ یہ شانِ غلام ہے جو خدمت بجا لاتا ہے جیسے تخت لانے میں حضرت آصف بن برخیا رضی اللہ عنہ نے سیدنا یحییٰ بن اسماعیل کی خدمت کی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الشَّيْخِ يَوْمَ
الْعَرَضِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ عنہ

فرمایا رسول کریم ﷺ جو میری قبر اطہر پر حاضر ہو کر درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اُس کی انسی سال کی خطائیں معاف کر دیتا ہے۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَيَّ مِائَةً مَرَّةً غُفِرَتْ خَطِيئَتُهُ تَمَازِينَ سَنَةً

○ تشریح : اس حدیث پاک میں ثمانین ۸۰ سال فرما کر درحقیقت عمر بھر کے گناہ کی بخشش کا مژدہ سنایا گیا ہے۔ رب کریم نے محبوب ﷺ کی اُمت کو تین فضیلتیں عطا فرمائیں اولاً عمر کم دی تاکہ گناہ کم ہوں۔ ثانیاً سب اُمتوں سے آخر میں رکھا کہ قبروں کا قیام تھوڑا ہو۔ ثالثاً قیامت کے روز قبروں سے پاک صاف کر کے اُٹھانا۔ تاکہ حشر میں شرمندگی نہ ہو۔ یہ اللہ جل شانہ کا دُرُودِ خوان پر فضلِ عظیم و کرمِ مستقیم ہے غفران

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الشَّيْخِ الْقَمِيِّ التَّكِيمِ
وَالْبَحْرِ الْخَظِيمِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : رواہ الصحاحفظ الشَّذْرِي فِي الْكَمَالِ

فرمایا رسول اللہ ﷺ اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ اور نہ میری قبر کو حید گاہ بناؤ۔ درود شریف پڑھو مجھ پر کیونکہ تمہارا درود شریف پہنچتا ہے تم جہاں کہیں بھی ہو۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَجْعَلُوا بَيْوتَكُمْ قُبُورًا وَلَا تَجْعَلُوا قَبْرِي عَيْدًا وَصَلُّوا عَلَيَّ فَإِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِي حَيْثُ مَا كُنْتُ

☆ ایک روایت میں فرمایا۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میرا علم بعد وفات کے ایسا ہی جیسے علم حیات کا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَيَّ بَعْدَ بَيْتٍ وَفَاقِي كَمَا لَمْ يَفُتْ حَيَاتِي

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ يَقُولُ بِسْمِ
اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَالسَّلَامُ عَلَى
رَسُولِ اللَّهِ أَغْفِرَ لِي ذُنُوبِي وَافْتَحْ
لِي أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَإِذَا خَرَجَ
قَالَ كَذَلِكَ ط رَاةً أَفْتَحَهُمْ صِلَ

فرمایا رسول اللہ ﷺ " جب داخل ہو
مسجد شریف میں پڑھے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ اور وَاَلْسَلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَغْفِرْ لٰی
ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ زَائِد
کیا " اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

○ تشریح : مسجد میں داخلہ و خارجہ کی دعا کے ساتھ درود شریف لازمی ہے۔
فی زمانہ اس پر عمل کی شدید ضرورت ہے۔ اور اس سنت کو زندہ کرنے کا بہت ثواب ہے۔
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
بِالْعُدُوِّ وَالْاَصْحَابِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و عنہما ط

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا
اجْتَمَعَ قَوْمٌ ثُمَّ تَفَرَّقُوا مِنْ
خَيْرِ ذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَصَلَوْهٗ
عَلَى النَّبِیِّ ﷺ اَلَمْ يَقَامُوا
وَأَقَامُوا حَیْفَةً ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ " کوئی قوم جمع ہو
اور پھر منتشر ہو جائے اور نہ ذکر اللہ عز و جل کی گے
اور نہ درود شریف پڑھے وہ ایک مجلسِ مُردار میں
بیٹھے اور چلے گئے۔
" قَالَ الْإِنْسَانُ فِي سُؤْلِ الْكَبِيرِ "

○ تشریح : مومن کی کوئی مجلس ذکر الہ و ذکرِ مصطفیٰ عز و جل ﷺ سے خالی
نہیں ہونی چاہیے ورنہ مجلسِ مُردار ہوگی اور قلبِ مُردہ اور وہ مُردار کی بدترین بدلو سے
بدترین مجلس میں بیٹھے قلب کی زندگی ذکر الہ و ذکرِ مصطفیٰ عز و جل ﷺ سے ہے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ
عَنْ ذِكْرِهٖ النَّاسُ فَلَوْ نَ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عن ابی رافع مولى النبی صلی اللہ علیہ وسلم " البیِّنَاتِ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا
فرمایا رسول اللہ ﷺ " جب کسی کے

کان یحس تو وہ میرا ذکر کرے اور مجھ پر درود شریف پڑھے اور اللہ کا ذکر کرے اور میرا ذکر فرمے ساتھ کرے۔

طَلَبْتُ أَذُنُ أَحَدِكُمْ فَلَيْدَ كُنْتُ
وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ وَلَمْ يُقُلْ ذِكْرَ اللَّهِ
مَنْ ذَكَرَنِي بِخَيْرٍ جَلَاءُ الْأَنْبِيَاءِ

○ تشریح: اپنی پیاری اُمت پر رُوفِ رحیم نبی ﷺ نے کتنی رحمت رُفت فرمائی کہ کان بجئے اور آنکھ پھڑکنے اور ہاتھ پاؤں کے سُن ہونے کا علاج درود شریف فرمایا اُمتِ مسلمہ کے آپ ﷺ جہانِ اور رُوحانی طبیبِ کُل ہیں۔ آپ ﷺ کا ذکر پاک درود شریف و ثنا بخش ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا
ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک: بِرِغْنِ ابْنِ مُرَيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "نَوَاهِجُ التَّرْمِذِي"

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود شریف نہ پڑھے اور نہ جانتے تو آگ میں داخل ہوگا۔

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ
ذَكَرْتُ عَنْدهُ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ
فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ

☆ آخر جہ: ابنِ حبان امام ترمذی رحمہ اللہ نے اتنا زیادہ کہا ہے۔

اُس کی ناک خاک آلودہ جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود شریف نہ پڑھے۔

رَغِمَ أَنْفُهُ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ
وَلَمْ يُصَلِّ

اور حاکم نے حدیث حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے استدلال کیا ہے۔

وہ شقی ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود شریف نہ پڑھے۔

شَقِيٌّ عَبْدٌ ذَكَرْتُ عَنْدهُ وَلَمْ
يُصَلِّ عَلَيَّ

اور بروایت سیدنا حشیک رضی اللہ عنہ فرمایا گیا۔

وہ بخیل ہے جس کے سامنے میرا ذکر ہو اور درود شریف نہ پڑھے۔

الْبَخِيلُ مَنْ ذَكَرْتُ عَنْدهُ فَلَمْ
يُصَلِّ عَلَيَّ

○ تشریح: ان چار احادیثِ پاک کے مختلف راوی ہیں فرمایا جس نے میرا

نام اقدس اطہر میں کر درود شریف نہ پڑھا وہ منافق، جھٹھی، ذلیل، بخیل، شقی اور لیم ہے۔ اَللّٰهُمَّ احْفَظْنَا بِجَاهِ طَهْ وَلَيْسَ عَلَيَّ لَيْتٌ ۝

☆ **منافق** : خود درود شریف نہ پڑھنا، بلکہ پڑھنے والوں سے گھٹنے، جلنے والا عملی منافق ہے۔ ایسے منافق کا علاج دوزخ کی آگ ہے۔

☆ **جھٹھی** : حضور ﷺ کے کسی غلام سے درود شریف سن پاتے ہیں تو غیظ و غضب میں ڈوب جاتے ہیں۔ رب کریم فرماتا ہے۔ قُلْ مَوْثِقًا بِعَيْتِكُمْ غِيظَ وَغَضَبِیْ فِیْ جِلْ سُرُوْۤہِ دُنِیَا فِیْ غِیْظِیْ اَکْ اور قیامت کو جھٹھی کی آگ۔

☆ **ذلیل** : جو انکارا درود شریف نہ پڑھے وہ ذلیل ہے۔ قرآن پاک نے مشرک اور منافق کو نجس اور ذلیل فرمایا ہے۔ یہ شرعی و فکری منافق ہیں۔

☆ **بخیل** : وہ جو نہ خود درود شریف پڑھے اور نہ دوسروں کو پڑھنے دے۔ یہ شاء مضطرب ہے۔ کا بخیل اور لیم ہے ۝

☆ **شقی** : فِیْہُمْ شَقِیٌّ وَ سَعِیْدٌ ۝ | تو ان میں کوئی بخت ہے اور کوئی نیک بخت۔

○ فضائل و کمالات، انوار و تجلیات اور معجزات یہ سب درود شریف میں شامل ہیں اور حضور درود شریف سے انکارا رکھنا شقی اور کفر کی علامت ہے۔ رب العزت محفوظ فرمائے۔ سعید الفطرت ہونے کی علامت درود شریف سے محبت اور اس پر موافقت ہے۔

وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَشْبَعَ الْهَدٰی ۝
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّی عَلَیْكَ وَعَدَدَ مَنْ لَمْ یُصَلِّ عَلَیْكَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ

☆ **حدیث پاک** : عَنْ اَبِیْ الْوَدَّاءِ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ۝ "طہرانی"

علہ اسی حالت میں کہ درود مطہر، مقبول اور مغلوب بن گیا اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۝
بہر تابری اے سوا کیسے نصیبست کہ از مشقت او جز بزرگ تو را رست
ست کہ چنانہ بختی و نہ بختی سے روئے ہو گیا اور اپنے فتن و باطنی سیاسی سے نامہ اعمال یہ کر لیا۔ مزا کوئی قرار نہ

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ صَلَّى عَلَى عَجِينَ يُصْبِحُ عَشْرًا وَحَجِينَ يَمُوتُ عَشْرًا أَدْرَكْتُه شَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے فجر پر جمع دن تیرہ اور شام دن مرتبہ دو شریف پڑھا قیامت کے روز میری شفاعت پائے گا۔

○ تشریح :- اس حدیث پاک میں صبح و شام کو قلیل یا کثیر تعداد میں درود و شریف پڑھنے والوں کے لئے قیامت کے روز شفاعت کی خوشخبری ہے۔ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنْهُمْ جُزْءًا سَيِّدِ الْاَبْرَارِ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَیْكَ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّاهِرِ الطُّهَّرِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّيْ اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ "سَأَلْتُ النَّبِيَّ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے شک اللہ اور اس کے ملائکہ کو امیر کرتے ہیں زمین میں وہ میرے اُمّی کا سلام پہنچاتے ہیں۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِنَّ رَبَّهٗ مَلٰٓئِكَةً سَيَّاحِينَ فِی الْاَرْضِ یُبَلِّغُوْنِیْ عَنْ اُمَّتِی السَّلَامَ ط

○ تشریح : اللہ رب العزت نے ملائکہ "سیر کرنے والے" مقرر کر دیئے ہیں۔ جہاں کہیں بھی کوئی غلام اپنے آقا پر درود و شریف پڑھتا ہے تو یہ اس مجلس مبارک میں شریک ہوتے ہیں اور صلوة و سلام کو بارگاہ رسالت میں نام بنام پہنچاتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الرَّسُوْلِ النَّبِیِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عَنْ انس بن مالک رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَرَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ ط

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب تم کوئی چیز بھول جاؤ پس درود و شریف پڑھو مجھ پر انشاء اللہ یاد آجائے گی۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اِذَا نَسِيتُمْ شَيْئًا فَصَلُّوْا عَلٰی تَذْكُرُوْا وَالسَّلَامُ عَلَیْكُمْ رَوَاهُ الْبُخَارِی

○ تشریح : نسیان اور ذہول ایک قسم کے نفسیاتی امراض ہیں۔ مرض کی شفا کے لئے یہ جو عائد ہے بکل جائے، ناچلنا مائلہ میں ہر لیکن توجہ نہ ہو اور یہ دو ذہول کو شفا ملے۔

کے لئے درود شریف سے بڑھ کر اور کوئی علاج نہیں یہ حکمت نبوی کا نسخہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رِضَاكَ نَفْسِي
وَرِزْقَهُ عَرَشِيكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عَنْ أَبِي بَكْرٍ كَتَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُهُ عَنْهُ ط

قَالَ أَبُو بَكْرٍ كَتَبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُهُ عَنْهُ
قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي أَكْثَرُ
الصَّلَاةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ
مِنْ صَلَوَاتِي قَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ
الرُّبْعَ قَالَ مَا شِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ
فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ النِّصْفَ
قَالَ مَا شِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ
خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالْثُلُثُ قَالَ
مَا شِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ
لَكَ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلَوَاتِي
كُلِّهَا قَالَ إِذَا تَكَلَّمْتَ هَمَّكَ

حضرت ابی بکر کتب رضی اللہ عنہ ورسولہ عنہ سے
عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ پر کتنا
درود شریف پڑھوں فرمایا جتنا تو چاہے عرض کیا
چوتھائی فرمایا جتنا تو چاہے اور اگر اس سے زیادہ کرے
تو بہتر ہے عرض کیا تمام وہاں تک کہ نصف فرمایا
جتنا تو چاہے اور اگر زیادہ کرے تو تیسرے لئے
بہتر ہے عرض کیا میں ہمہ وقت ہی درود شریف
پڑھا کروں گا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ
نے پھر تیسرے ہر کام کے لئے درود شریف
کثایت کرے گا اور تیسرے ہر قسم کے گناہوں
بھول گئے۔

وَيَقُومُوا ذَنْبَكَ ط بحوالہ ترمذی و زاد المعاد فی الترغیب

○ تشریح : سیدنا ابی بکر رضی اللہ عنہ ورسولہ عنہ کو ہمہ وقت ہی درود شریف
کا ارشاد ہوا۔ یہ ذکر الہی ہے اور ذکر مصطفیٰ بھی اللہ رب العزت کا فعل اور ملائکہ
کرام کا اس کے حکم کے تحت حمل۔ بندہ کو چاہیے کہ رب سبحانہ سے استغاثہ کی تنہا
طلب کرے۔

عہد خیر فیروز الملکی انصاری کا محل حرمین شریفین، ۱۳ رجب المرجب ۱۴۰۳ھ ہجری القمریہ بتوفیقہ تعالیٰ یہ
۱۴۰۲-۲۰۱۹ء
رہا کہ بیت اللہ شریف کا حواصت کرتے وقت دعاؤں کی جگہ درود شریف ہی پڑھا۔ یہ خیال آپس میں
رہا کہ درود شریف سب دعاؤں سے افضل دیا ہے اور اللہ سبحانہ کی خاص بارگاہ میں اس کے مجرب کے
لئے ایک عظیم تحفہ بھی ہے۔ جو کبھی رو نہیں ہوتا۔ اور صحن کعبہ اللہ اور عظیم شریف میں دلکش العزیزات
بیتہ حیات کے ساتھ ساتھ

کرے اور توفیق ارزانی کی دعا مانگے۔ یقیناً قبولیت ہوگی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَنَا
أَنْ نَصَلِّيَ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "تقرآن مجید

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص بعد از ان
یہ دعا پڑھے اس کو قیامت کے روز میری شفاعت
نصیب ہوگی۔ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
وَأَنْزِلْهُ مَثَلُ الْغَرْبِ أَوْ الْمَقْعَدِ الْغَرِيبِ
بِعُنْدِكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ هَدَّيْتَ اللَّهُمَّ أُمَّتِ
سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ إِلَى الْيُسْرَى وَعَدَّتْهُ وَلَدُنَا
شَفَاعَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۝

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ
مَثَلُ الْغَرْبِ أَوْ الْمَقْعَدِ الْغَرِيبِ
عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَجَبَّتْ لَهُ
شَفَاعَتِي ۝ بی روایت : اللَّهُمَّ أُمَّتِ
سَيِّدَنَا مُحَمَّدٍ إِلَى الْيُسْرَى وَعَدَّتْهُ
وَأَنْزِلْهُ شَفَاعَتُهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ ۝

○ تشریح : اللہ رب العزت کے پیارے نبی پاک ﷺ نے اس
حدیث پاک میں اپنی پیاری اُمت کو یہ پیاری پیاری دعا سکھائی تاکہ اس دعا
سے میری اُمت شفاعت سے مستفیض ہو۔ وسیلہ، فیصلہ، درجہ رفیعہ، مقام محمود
کا تو رب کریم نے اپنے حبیب کریم ﷺ سے پہلے ہی وعدہ فرما رکھا ہے یہ
مقام محمود ہی تمام شفاعت ہے۔ اس دعا سے حضور ﷺ کو فائدہ پہنچانا نہیں
بلکہ خود فائدہ پانا مقتضی ہے حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کے محتاج نہیں اور
کائنات ہر وقت آپ ﷺ کی محتاج ہے۔

جبرائیل

کا ختم بھی توفیق تعالیٰ اسی منت سے ہوا۔ رب کعبہ اپنے حبیب پاک صاحبِ دلالت ﷺ کا صلہ
کا صلہ۔ کعبہ اللہ کے اُلوہ تعلیات سے فراز سے اور ہمارے طواف، سعی، تلاموس، ذکر اور
دعا کو، درود شریف کی ہر کشت قبول فرماتے۔ کہ یہ اللہ تعالیٰ میں تمام رسالت کے شہداء اکابر و نبیوں کے تاجدار میں توفیق
و حکم پروردگار شریف عزت از خود فرمان پر باری قلب پر ہادی با او ترجمہ خیر اکمل بر سر ایضاً مہدائے اولیاء جمعہ الباک کے
تاجدار کیست میں حضور علیہ السلام کو یاد کر حضرت ابو جحش کی شہدائی سے بیکارگی، اہل الخیرات کا ختم ہوا۔ ۱۲ مرتبہ غزوات

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَجِبُ
الصَّلَاةُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عن عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ ﷺ

عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَا جَلَسَ قَوْمٌ
تَجَلَّيَا وَلَمْ يَدْعُوا اللَّهَ فِيهِ وَلَمْ
يُصَلُّوا عَلَى بَيْنِهِمْ إِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ
مَرَأةٌ يَوْمَ الْقِيَمَةِ وَإِنْ شَاءَ عَذَابُهُمْ
وَإِنْ شَاءَ عَمَّرَهُمْ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک مجلس
میں قوم بھی ادا اس نے نہ اللہ سبحانہ کا ذکر کیا اور
نہ مجھ پر درود شریف پڑھا۔ قیامت کے روز
اُس پر حسرت ہوگی اور چاہے تو عذاب کرے
اُن کو یا معاف کرے اللہ تعالیٰ۔

○ تشریح : وہ مجلس قیامت کے روز باعثِ خسرت ہوگی جس پر اللہ سبحانہ تعالیٰ
کی حمد و ثنا اور محبوب پاک ﷺ کی نعمت اور صلوة و سلام نہ ہوگا دنیا میں ہر
غضب مانعین اور تارکین صلوة و سلام کے لئے عذابِ عتاب۔ مہینہ تہناری
سے چاہے وہ عذاب دے یا شانِ بخاری سے معاف فرما دے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَنْ صَلَّيَ عَلَيْكَ
وَمَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : امام ترمذی نے اپنی سنن میں نقل کیا۔

بَيْنَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَائِمًا

إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي

وَأَرْحَمِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ

عَجِلْتَ أَيُّهَا الصُّلِّيُّ ۖ فَا قَعُدْ

فَأُحْمِدُ اللَّهَ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ وَصَلِّ

عَلَيْ نَمْرَادِهِ فَقَالَ هَلْ رَجُلٌ

أَمَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَحَمِدَ اللَّهُ وَصَلَّ

عَلَى النَّبِيِّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْآنَ

مُحَمَّدٌ ﷺ " ہمارے درمیان تشریف فرما
تھے۔ ایک آدمی داخل ہوا اور اُس نے کہا اے
اللہ میری مغفرت فرما اور رحم فرما تو فرمایا رسول اللہ
ﷺ "نے اے نمازی تو نے جلدی کی نماز
کے بعد نیچہ اور اللہ کی حمد کر جیسے اُس کا حق ہے۔
اور پھر درود شریف مجھ پر بھیج پھر دعا مانگ پس
اُس آدمی نے ایسا ہی کیا محمد باری تعالیٰ بیان کی او
درود شریف پڑھا تو فرمایا رسول اللہ ﷺ

اب اے نمازی جو چاہے رکعت سے دعا مانگ قبول ہوگی۔

اِنَّهَا الْمُصْبِيَّةُ اَدْعُهُ تَحِبُّ اَوَّلُ مَا قَالَ
در آثار کلمات شرح و تفسیر

○ تشریح : اس حدیث پاک میں صحابی کو نماز کا صحیح اور کامل طریقہ سکھایا کہ نماز پڑھ کر موتی کریم کی حمد و ثنا کر اور پھر درود شریف پڑھ بعد ازاں بطلان حدیث پاک اَدْعُهُ تَحِبُّ دعا مانگ قبول ہوگی۔ بغیر ذکر الہ اور درود شریف نماز نہ مکمل ہوتی ہے اور نہ قبول۔ اس طریقہ سنوئے پر عمل و عاصرہ کو عمل کرنا اور کرنا چاہیئے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تَتَّبِعِي الصَّلَاةَ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ و عنہ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملاقات کرے گی ایک قوم مجھ سے حوض کوثر پر قیامت کے روز اور میں اُن کو بکثرت درود شریف پہچانوں گا۔ ادریں اُن کا شفیع اور گواہ بنوں گا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَبِئْسَ دَنً عَلَى الْخَوْضِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اقْوَامٌ مَا أَعْرِفُهُمْ إِلَّا بِكَثْرَةِ الصَّلَاةِ وَكَثْرَتِ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا ط

○ تشریح : حضور شریف ربم النور ﷺ درود شریف پڑھنے والے اپنے امتیوں کو حوض کوثر پر درود پاک کے نور سے پہچانیں گے جو اُن کی پیشانی پر چمک رہا ہو گا جبکہ تاملین نامیہ اس نور سے محروم ہوں گے۔ درود شریف کا نور چہرہ کی رونق دل کی آبادی اور قبر میں روشنی ہے۔ انکھوں کے نور کی بقا درود شریف سے ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا هُوَ آمَنَّاكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : عن عائشہ أم المؤمنين رضی اللہ عنہا و عنہا "قول میری"

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص چاہتا ہے۔ اللہ رب العزت خوشی سے کلامات کہے تو اسے چاہیئے کہ وہ بکثرت درود شریف پڑھے۔

قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُلْقَى اللَّهُ رَاضِيًا فَلْيَكْثِرِ الصَّلَاةَ عَلَى ط

○ تشریح :- سیدہ اُمّ المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا اللہ رب العزت اس سے راضی ہوتا ہے جو درود شریف پڑھتا ہے اور درود شریف پڑھنے والا بھی اللہ سبحانہ پر راضی، جس نے اپنے کمال و فضل سے اس کو درود شریف کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ
وَقَرِّصْهُ لَكَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : "دلائل الیقین شریف"

بے شک مومن مرد یا مومنہ عورت رسول اللہ ﷺ پر درود شریف بھیجتے ہیں تو ان کے لیے کھول دیئے جاتے ہیں دروازے آسمانوں کے اور کھڑکیاں عرشِ عظیم تک ہیں کوئی درشتہ بھی ایسا نہیں جو درود شریف پڑھنے والوں کے لیے رستہ کریم سے محضرت نہ طلب کر رہا ہو۔ جب تک اللہ سبحانہ و تعالیٰ چاہے۔

ذَكَرَ فِي بَعْضِ الْأَحْبَارِ أَنَّ الْعَبْدَ
الْمُؤْمِنَ أَوِ الْأَمَّةَ الْمُؤْمِنَةَ إِذَا بَدَأَ
بِالصَّلَاةِ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ
فُتِّحَتْ لَهُ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَالْغُرُودِ
حَتَّى رَأَى الْعَرْشَ فَلَا يَبْقَى
مَلَكٌ فِي السَّمَوَاتِ إِلَّا أَصَلَّى عَلَى مُحَمَّدٍ
وَلَيَنْتَفِرُ وَنَ لِيَذَلِكَ الْعَبْدُ
أَوِ الْأَمَّةَ مَا شَاءَ اللَّهُ ط

○ تشریح :- اللہ تعالیٰ جتنے شائق فرشتے اور تمام اہل الارض و السماء حتیٰ کہ حیوانیات یوں ہیں، پھیلیاں دریاؤں، میں اور پرندے اپنے گھونسلوں میں اس کے لیے استغفار کرتے ہیں جو بحرِ رحمت درود شریف پڑھتا ہے اور وہ اس وقت تک بخشش طلب کرتے رہتے ہیں جب تک فضلِ رحمانی اور تائیدِ ایزدی شامل حال ہوتا تاکہ وہ جنت میں داخل ہو جائے یا جب تک اللہ سبحانہ چاہے۔ ہر روایت ایک فرشتہ اس کی قبر پر قیام قیامت کھڑا رہتا ہے اور مغفرت طلب کرتا رہتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الشَّيْخِ
يُفَوِّمُ الْقِيَمَةَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک :- عن عبد الرحمن بن عوف رضي الله عنه قال : ط

"از مشرقتہ تا مغربہ"

قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَا مُحَمَّدُ
جَنِّبْنِي عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ
وَلَا تَكُنْ لَهُ لَا يُصَلِّي عَلَيْكَ أَحَدٌ
مِنْ أُمَّتِكَ إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ
أَلْفَ مَلَكٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ
أَلَا يَكُنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آئے میرے پاس
جبرائیل علیہ السلام اور عرض کی اے محمد صلی اللہ
علیہ وسلم مجھ پر نہیں بھیجا آپ پر اُمت سے دُور شریف
مگر یہ کہ اُس پر فرشتے ستر ہزار رحمت بھیجے ہیں
اور جس پر فرشتے رحمت بھیجیں وہ اہل جنت
سے ہے۔

○ تشریح :- حضور ﷺ کا اتنی دُور و شریف پرٹھنے والا جب تک حجت
میں داخل نہ ہو جائے گا ملائکہ کرام اُس کی مغفرت کی دعا مانگتے رہیں گے۔ عالم برزخ
کی زندگی میں یہ ملائکہ کرام کی دعا قائم تمام صدقہ جاریہ سے بڑھ کر ہوگی اور قبر پر رحمتوں
کا نزول ہوتا رہے گا اور اُس کی قبر حجت کی کیاری بن جائے گی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْعَالِمِ
مَا كَانَ وَمَا يَكُونُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک : عن عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہما "قول یحییٰ"

قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُ
الْبَارِكَةَ عَجَبًا رَأَيْتُ رَجُلًا مِنْ
أُمَّتِي يَرْجِعُ عَلَى الصُّرَاطِ مَرَّةً
وَيَجْبُوا مَرَّةً وَيَتَقَلُّ مَرَّةً
فَجَاءَتْ صَلَوَاتُهُ عَلَيَّ فَلَاخَذَتْ
بِيَدِهِ فَأَقَامَتْهُ عَلَى الصُّرَاطِ حَتَّى
جَاؤَ زَادُ " أَوْ كَمَا قَالَ "

فرماتے ہیں ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ "ہمارے
پاس تشریف لائے اور فرمایا میں نے ایک عجیب
واقعہ دیکھا ہے۔ میں نے ایک آدمی کو دیکھا جو
میری اُمت سے ہے پُل صراط سے گزرنے لگا۔
پھر سنبھلا پھر گرنے لگا تو اُس کے پاس دُور شریف
آیا جو اُس نے پٹھا تھا اور لٹکا تو تھا اور پُل صراط
سے گزار دیا۔

○ تشریح :- دُور و شریف کا ٹوڑ پُل صراط پر اُس کی محاورت اور مدد کرے گا اور
وہ سلامتی سے پُل صراط عبور کرے گا۔ سیدنا جبرائیل علیہ السلام کے یہ بھیانک کی روایت
۹

بھی ملتی ہے۔ واللہ اعلم بالصواب ورسولہ ﷺ

پہل سے گزارو کہ رہ گذر کو خبر نہ ہو جبریلؑ پر پہنچائیں تو یہ کو خبر نہ ہو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا
مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

☆ حدیث پاک : بروایت سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص درود شریف پڑھنا بھول گیا تو اس نے جنت کے راستہ کو بھٹلا دیا۔ ایمان کا معنی ترک ہے اور جب بھٹا چھوٹنے والا درود شریف کا بھٹولنے والا جنت کی راہ کا۔ تو بھٹا درود شریف بھیجے والا آپ پر چلنے والا جنت کی راہ کا۔

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَلَمْزِ الصَّلَاةَ عَلَى فَقَدْ أَخْطَأَ طَرِيقَ الْجَنَّةِ إِنَّمَا أَرَادَ بِالْإِنْيَانِ التَّوَكُّلَ وَذَاكَ كَانَ التَّوَكُّلُ يَخْطِئُ طَرِيقَ الْجَنَّةِ كَانَ الْمُصَلِّي عَلَيْهِ سَالِكًا إِلَى الْجَنَّةِ

”البحرانی فی الترمذی“

○ تشریح : اس حدیث پاک میں ارشاد ہوا۔ جو شخص درود شریف پڑھنا ترک کر دے وہ صراطِ مستقیم اور جنت کے راستہ سے بھٹک گیا۔ جنت کے راستہ پر گامزن ہونا درود شریف کی برکت سے ہے اور درود شریف جنت میں سیدھا لے جائے گا۔ یعنی درود شریف جنتی بناتا ہے اور جنت کا راستہ دکھاتا اور اس پر قائم رکھتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَجَنَّتِكَ الْمُصَلِّ

وَرَسُولِكَ الْمُحِبِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

”شوارق الاذکار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی النذر“

☆ حدیث پاک :

عبد اللہ بن عمر قراریؓ فرماتے ہیں۔ بعض صالحین نے بیان کیا ہمارا ایک بھائی تھا جس نے اُسے خواب میں دیکھا تو کہا تیرے ساتھ اللہ بخانا نے کیا کیا۔ اُس نے کہا کہ مجھے بخش دیا۔ پھر میں نے کہا۔ وجہ کیا جب میں (میں) پاک ٹھہرا۔

سَنَ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَصَمٍ الْقَوَلِ عَنِ
قَالَ مِنْ بَعْضِ الصَّالِحِينَ مَا مَثَلُ
جَارٍ شَاخٍ فَرَأَيْتُهُ فِي النَّامِ قُلْتُ
مَا فَعَلَ اللَّهُ بِكَ فَقَالَ غَضِبْتُ
فَكَرِهْتُ ذَلِكَ قَالَ كُنْتُ إِذَا كُنْتُ

إِسْمُ مُحَمَّدٍ ﷺ فِي كِتَابِ صَلَاتِهِ
عَلَيْهِ فَأَعْطَانِي رَقِيٍّ مَا لَأَعَيْنُ رَأَتْ
وَلَا أُدْنُ سَمِعَتْ وَلَا خَطَطَ فِي قَلْبٍ
بَشَرٍ ۝

لکھتا تو درود شریف بھی کتاب میں لکھا تھا۔ اس
کے اجر میں رب کریم نے مجھے وہ کچھ عطا فرمایا نہ
کسی کی آنکھ نے دیکھا نہ کانوں نے سنا اور نہ کسی
بندے کے دل میں گزرا۔

○ تشریح : ایک علاج کے مرنے کے بعد اُس کی عالم برزخ کی زندگی میں بخشش
کا ذکر فرمایا اور اُس کو ایسا انعام ملا انسان کا دم و گمان بھی وہاں نہیں پہنچتا جو فیضِ
فیضِ درود شریف نے عطا کیا بخطوطِ ہویا کتبِ جہاں بھی اسمِ پاک آئے درود شریف
لکھنے کی بہت بڑی سعادت اور فیضیت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُبِّهِ
وَجَمَالِهِ وَكَمَالِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ حدیثِ پاک :- بروایت سیدنا ابوالدرداء رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ۝

قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَتَى أَكُونُ
مُؤْمِنًا قَالَ إِذَا أَحْبَبْتَ اللَّهَ طَفِئْتَ
مَتَى أُحِبُّ اللَّهَ قَالَ إِذَا أَحْبَبْتَ
رَسُولَهُ فَقِيلَ وَمَتَى أُحِبُّ رَسُولَهُ
قَالَ إِذَا أَتَيْتَ طَرِيقَهُ وَاتَّبَعْتَهُ
سُنَّتَهُ وَأَحْبَبْتَ حُبَّهُ وَأَبْغَضْتَ بَغْضَهُ
وَدَاوَيْتَ بَدَنَهُ وَعَادَيْتَ بَعْدَ أَوْرَثِهِ
وَتَقَاوَتِ النَّاسُ فِي الْإِيمَانِ عَلَى
قَدْرِ تَقَاوُرِهِمْ فِي حُبِّي وَبَغْضِي وَتَقَاوَتِ
فِي الْفِرْعِ عَلَى قَدْرِ تَقَاوُرِهِمْ فِي بُغْضِي
أَلَا لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ ط
أَلَا لَا إِيْمَانَ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ ط

عرض کیا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کیسے مومن
ہوں گا فرمایا جب اللہ تعالیٰ سے محبت کرے۔ مرنے
کیا۔ میری کیسے محبت ہوگی اللہ تعالیٰ سے فرمایا
جب تو محبت کرے اُس کے رسول سے عرض کیا گیا
میری رسول سے کیسے محبت ہوگی۔ فرمایا جب تو
آپ کے طریقہ کی اتباع کرے اور آپ کی سنت
پر عمل کرے اور خدا آپ کے محبت کرنے والے سے
محبت کرے اور خداوت کرنے والوں سے سعادت
اُن کی محبت اللہ کی محبت سے اور اُن کا بغض اللہ
سے بغض کی وجہ سے ہے اور دوستی اللہ کی دوستی
کی وجہ سے اور خداوت، اللہ سے خداوت کی وجہ
سے ہے۔ منافات ہوتے ہیں لوگ ایمان میں

سے بروایت سیدنا قتادہ

الَّا لَا اِيْمَانُ لِمَنْ لَا مَحَبَّةَ لَهُ ط | تودہ تبصیر میں بھی مستحکومت ہیں۔

”خبردار اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو اللہ رسول سے محبت نہیں ۳۰ بار فرمایا“

○ تشریح : مومن کی علامت بیان کی گئی ہے کہ مومن کون ہے۔ مومن کی نشانی یہ ہے کہ اللہ سبحانہ اور اُس کے محبوب سے محبت رکھے۔ محبت کی نشانی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اور اتباع پر صحیح طور پر عامل ہونا ہے جو اللہ سبحانہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرے اُس سے محبت کرے اور جو عداوت رکھے اُس سے عداوت رکھے اور فرمایا خبردار اُس کا کوئی ایمان نہیں جس کو محبت نہیں۔ یہ کلمات طہیات میں ترتیب دہراتے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ كُلِّ ذَرَّةٍ
مِائَةِ أَلْفِ مَرَّةٍ وَقَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ حدیث پاک :- بروایت سیدنا ابو ذرؓ دَعَا دَعَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ لَعَنَهُ ط

قِيلَ لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَلْ
مُحَمَّدَ الَّذِي أَمَرْنَا بِحُبِّهِ وَكَرَمِهِ
وَالْبُرِّ بِهِمْ فَقَالَ أَهْلُ الصَّفَاءِ
وَالْوَفَاءِ مَنْ آمَنَ بِي وَأَخْلَصَ قَبِيلَ
لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ
وَمَا عَلَمًا مَهْمُ فَقَالَ إِنِّ شَارَ مَحَبَّتِي
عَلَى كُلِّ مَحْبُوبٍ وَاشْتَقَالَ الْبَاطِلِينَ
بِذِكْرِي بَعْدَ ذِكْرِ اللَّهِ ط ”اوکا کال“

عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آل محمد
”صلی اللہ علیہ وسلم“ کو کون کون جن کی محبت و
اکرام کا ہم حکم دینے گئے ہیں۔ فرمایا وہ اہل صفا اور
اہل وفا ہیں جو ایمان لائے اور خاص ہوئے۔ پس
عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن
کی علامات کیا ہیں۔ فرمایا اشارہ محبت اپنی محبوب
شئی پر اور باطن کا شغل میرا ذکر ”دُودِ شریعت“
اللہ سبحانہ کے ذکر کے بعد۔

”شواہد الاذنی ذکرا الصلوٰۃ علی النبی الخیر“

ایک اور روایت میں فرمایا۔

إِدْمَانُ الْإِكْتِسَابِ مِنَ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ | کثرتِ صلوٰۃ و سلام پر ہمیشگی ۵

○ تشریح : تفسیر کیر لام فخر الدین رازی رحمہ اللہ ط آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون
ہیں؟ فرمایا جو ایمان لائے غلوئس کے ساتھ اور محبت رکھے اور اکرام و احترام کرے اور
میشہ درمیشہ اُس کا اشغال باطن محبت کے ساتھ دُودِ شریعت کثرت کے ساتھ

ہو تو وہ اہل سنت و جماعت ہے۔ مومن۔ مکمل ایمان۔ شہید اور جنتی ہے۔

تحقیق لفظ آل : لغوی معنی : اولاد پاک سیدہ الانبیاء سیدۃ النساء آل عباس آل ہاشم۔ بنو مطلب آل جعفر و عقیل و علی۔ اولاد بنات النبی صلی اللہ علیہ وسلم "تغیر نہیں" جن پر صدقہ و زکوٰۃ حرام ہے۔ سادات کرام، بنو ہاشم و بنو النبی صلی اللہ علیہ وسلم "شرعی معنی"۔

☆ کُلُّ یَقِیٍّ وَ یَقِیٌّ فَهُوَ آلٌ ط

ہر گاہ سے بچنے والا اور خدا سے ڈرنے والا وہ میری آل ہے۔

☆ مَن سَلَكَ عَلَى طَرِيقِیْ فَهُوَ

آلٌ ط

جو میرے طریقہ سنت پر چلا پس وہ میری آل ہے۔

○ جو ہر علمائے اہل سنت و جماعت شیخ کلمۃ اللہ سے ملے گا یہی مسلک ہے۔ لفظ آل و اہل دونوں ایک لفظ ہی ہیں۔ بدلیل آل کی تصغیر اُھیل ہے۔ اس معنی میں وصیت ہے۔

☆ اہل البیت اہل ہاشم جنہوں میں مقسم ہیں۔ "اہل البیت اہل ہاشم" و "اہل البیت اہل آل"۔

قرآن پاک : پت سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۳۳

اِنَّمَا یُرِیدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَہْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا

اللہ تو یہی چاہتا ہے کہ اسے نبی کے گھر والوں سے ہر نا پاکی و دھڑ فراموش اور تمہیں پاک کر کے خوب صاف تمہارا کر دے۔

○ اس آیت تطہیر کے مصداق اول "اھل" ازواج مطہرات ہیں اور تبعاً اولاد پاک علیہ

علیہ ازواج مطہرات کا ایمان اور طہری جنتی ہونا ثابت ہوا جیسے صحابہ عسکرہ مبشرہ۔

علیہ سیدنا علی مرتضیٰ سیدہ فاطمہ الزہراء کی اولاد سیدہ کہدانیہ آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا ہے نہ کہ آل حسن

☆ قیامت تک آپ کی آل پاک کسی بھی گناہ کار کیوں نہ ہو بالآخر ان کو توبہ نصیب ہے گی اور خدا تعالیٰ ان پر ہوگا۔

علامہ ذیل شریف جو اس سیدہ الزہراء صلی اللہ علیہ وسلم کا بیٹا و بیٹی ہے جو کسی حدت زائل نہیں ہوتا وہ حسن خاتمہ اور معرفت آپ

تجلی ہے کہ شرف ذاتی قرآن نہوت اہمیت نہوت سے کوئی بھی شخص دنیا سے انتقال اس وقت تک نہ کرے

گا جب تک نجاست مکتوی سے پاک نہ ہوئے گا خواہ اس کا سبب طوبی مرض ہو یا مصعب لہر عقیلہ ثانی

رحمیں بہ کفر و فسادات۔ از کتاب حرمان، ارادہ و سعیت، خصال مکتومہ، ملکات روزیہ اور عبادت نفسانہ

مردا ہیں اور احادیث پاک کی رو سے سیدۃ النساء سیدۃ الاولیاء سیدۃ الشہداء اور اہل بیت میں داخل ہیں۔ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ نَبِیْ کریم ﷺ نے ان چاروں کو اپنی چادریں لپیٹ کر دعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ هُوَلَاہِ اَهْلِ بَیْتِیْ قَطِیْعَتٌ تَطْرُقُ لِیْ طَافِ اَیْمَتِ کَرَمِیْہِ اور یہ دعا اہل بیت کی تطہیر شان اور پاکیزگی کی مُبینہ دلیل ہے۔

☆ اَللّٰہُمَّ اِنَّمَا اَنْتَ اَشْفَعُ الْوَسْطُوْرَ مَا تَرْضٰی عَلَیْہِ تَوَقُّعَاتِیْ یٰ اَیُّہَا الرَّحْمٰنُ لَوْ اَنَّکُمْ سَے شَرَفَ نَسَبِ کِی حُرَاتِہُ لَیْسَ مِنْ اَهْلِکَ سَے نفی کی گئی ہے وہ اُنہی عَلَیْہِ تَوَقُّعَاتِیْ عَلَیْہِ تَوَصَّلُ لَکِ بِمَا یُرِیْ سب کے وہ منافق تھا اور اپنا کفر چھپاتا تھا۔ اور کفر نسب کے شرف کو مٹا دیتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ نسب قرابت سے دینی قرابت افضل ہے اور قوی۔ لیکن اگر فضل ربیٰ سے نسب قرابت کے ساتھ دینی قرابت بھی ہو تو یہ سبب افضل اور اقویٰ ہے یعنی سید بھی ہو اور متقی بھی، قریشی بھی ہو اور متقی بھی۔ فضیلت میں یہی کافی ہے کہ امامت اور خلافت کے لئے قریشی ہونا شرط ہے۔ بدیں و خبیثین شمال کما دور خلافت راشدہ کا رکن تھی بعد ازاں خلافت ناقضہ، اللہ رب العزت نے اپنے محبوب پاک شاء فاعلک کا رکن بنا لیا۔ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اہلیت پاک کو یہ شرف عطا فرمایا ہے۔

مسئلہ : سیدہ کا نکاح غیر سید سے اگرچہ عالم دین ہی کیوں نہ ہو ادا نہ کرے اور ایک بے پرہیز صالح عالم دین غیر سید سے حرمت و شرف میں زیادہ ہے "ہَذَا مِنْ عِبَادِیْ وَعَلٰہِ تَقَالٰی اَعْلَمُوْا اَقَم" یہ شرف اور فضیلت نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے نسب کی بنا پر ہے کاشکہ سادات کرام اپنی وراثت علیٰ علی سے افر حصہ نہیں۔

حدیث الحکیم علیٰ صلواتہا الذی الصلوٰۃ واذکی السلام ط

کُلُّ حَبِیْبٍ وَفَسِیْبٍ یَنْقَطِعُ الْاَحْسَبِیْ | قیامت کے روز ہر حبیب نسب منقطع ہو جائے
وَفَسِیْبِیْ "اَوْ کَا ثَمَانَ" | گناہ گریر احسب نسب۔

○ حسب صفاتی کمالات اور نسب "خونی رشتہ" ذاتی شرف کو کہا جاتا ہے۔
☆ علامہ رشیدی علیہ الرحمہ نے شرح مکرر اللہ تعالیٰ میں باجا حدیث صحیحہ ثابت کیا ہے کہ جنابہ سیدۃ النساء بنت سید الانبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی آل پاک شرک اور کفر سے یہ قوی ہے قوی نہیں کو قبیح اور شرمی لحاظ سے نکاح جائز ہے۔ (۱۰۱)

مؤمن اور محفوظ کر دی گئی ہے۔ سیدنا فاروق اعظم کا سیدۃ النساء الجنتہ کی بیٹی اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہا سے نکاح قرابت نسب کی بنا پر تھا اور سیدنا عثمان ذو النورین رضی اللہ عنہ کے نکاح میں دو صاحبزادیاں سیدہ زینبہ و سیدہ اُمّ کلثوم رضی اللہ عنہما تھیں تو ذو النورین کا خطاب پایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے وقت آل پاک کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ بغیر ذکر آل پاک درود پاک مقطوع اور بغیر لفظ سلام ناقص ہے اور آل میں ازواج مطہرات صحابہ عظام سب شامل ہیں۔

☆ محدث جلیل ابو محمد اللہ حاکم علیہ الرحمۃ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کی اگر کوئی شخص تمام ابراہیم خاندان، در کعبۃ اللہ اور عظیم شریف میں روزہ رکھ کر نمازیں پڑھتا ہے مگر اہل بیت اطہار سے بغض رکھے اور اسی پر مر جائے وہ جہنمی ہے۔

☆ شیخ الکبریٰ الدین ابن عربی قدس سرہ الاطہر فرماتے ہیں کہ میں آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و تکریم بجا لاتا ہوں خواہ ان کے اعمال کیسے ہی ہوں کیونکہ بڑے اعمال سے شرف نسب میں کمی نہیں آتی۔ اور نہ بڑے اعمال سے نسب منقطع ہوتا ہے۔ ہاں کفر اور شرک سے قرآن پاک کی رو سے نسب منقطع ہو جاتا ہے۔ لیکن کلمہ تعالیٰ صحیح العقیدہ سنی سادات کو اس سے محفوظ و مامون کر دیا گیا ہے۔

گوہر اگر در خطاب افتد ہماں گوہر است
نخار اگر بر آسمان رود ہماں غبار است

قرآن پاک : پے سرۃ النجرات آیت کریمہ ۱۳

إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ | بے شک اللہ کے یہاں تم میں سے زیادہ عزت والا وہ جو تم میں زیادہ پرہیزگار ہے۔

○ اس آیت کریمہ میں نسب کی فضیلت کا انکار نہیں پایا جاتا۔ اس کا مطلب ہے کہے باشند سید ہر یا غیر سید، قریشی ہو یا ہاشمی، کالا ہو یا گورا، تقویٰ ہی باعث اکرام ہے۔ اگر سید قریشی ہے تو وہ نسبتاً دوسرے غیر سید قریشی سے بہر حال افضل ہے۔ خوشیہ جعفی کی مسند سید السادات صلوات اللہ و سلامہ علیہ و آلہ و سلم کی آل پاک کے لیے بھی مختص ہے۔ اور قریب قیامت سیدنا امام محمد مہدی موجود اس مقام پر فائز المرام ہوں گے۔

سہ عجیب العریض سید امام حسن مجتبیٰ کی اولاد و ہمام و ائمہ و ائمتہ مطہرات و ائمہ و ائمتہ مطہرات و ائمہ و ائمتہ مطہرات

اُن کی پاکی کا خدا نے پاک کرتا ہے بیان آئینہ تطہیر سے ظاہر ہے شانِ اہلبیت
اُن کے گھر میں بے اجازت جبرئیل بھی آتے نہیں قدر والے جانتے ہیں قدر و شانِ اہلبیت

اہلبیت پاک سے بیاباکیاں گشتیاں

لَعَنَهُ اللَّهُ عَلَيْكُمْ دُشمنانِ اہلبیت

☆ اہل بیت اطہار میں حصوں میں منقسم ہیں۔ اہلبیتِ ولادت، نسب، نسبی، منجی،

آل: فضیلتِ آل میں ہر وہ شخص شامل ہے جو نسب، حسب اور نسبت،
محبت، قرب، قریب یا بعیدہ سے منصف ہو۔ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہر سہ مدارج سے دافرحصہ پایا اس میں اہمتِ مسلمہ کے مشتقی لوگ بھی اعزاز و اکران شامل
ہیں۔ اہل بیت، عزت اور قدریت ہم معنی ہیں۔ اہل بیت کے تینوں اقسام اس فضیلت
آل میں شامل ہیں اور بعض کو بعض پر فضیلت جزوی ثابت ہے۔

حدیثِ پاک: رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

يَا بَنِيَّ اَمَّا تَرْضَيْنَ اِنَّكَ سَيِّدَةُ النَّبَاِ
الْعَالَمِيْنَ فِي الدُّنْيَا لَقَدْ نَزَّ وَجَّكَ سَيِّدًا
فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ط

اے میری پاری بیٹی کیا تو راضی نہیں اس سے کہ
تو دنیا کی تمام عورتوں کی سردار ہو اور تیرا شوہر دنیا و
آخرت میں سب سردار۔

☆ حنین کریم رضی اللہ عنہما کے متعلق فرمایا۔

اِنَّهُمْ سَيِّدَا قُبَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ ط | دولہی میرے بیٹے اہل جنت کے سردار ہیں۔

☆ سیدۃ النساءِ سیداتِ مہنات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اولاد پاک بعدِ رسول
اور سید کہلاتی یہ صرف خاندانِ نبویؐ کی ہے۔ سیدہ کا نصیب ہے۔ رسول اللہ
صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا خون اور خمیر کی طہارت و لطافت بہت بڑا شرف ہے۔ سلم
يَا اَهْلَ الْبَيْتِ كَيْفَ رَسُوْلُ اللّٰهِ حُبَّكُمْ
كَمَا كُنتُمْ مِنْ عَظْمِ الْقَدْرِ اِنَّكُمْ
فَرَضَ مِنَ اللّٰهِ فِي الْقُرْآنِ اَنْزَلَ
مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْكُمْ لَا صَلَوةَ لَہٗ

حلہ اے اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری محبت اللہ تعالیٰ نے فرض کی اور قرآن گواہ ہے۔ اے اہلبیت تمہاری
عظمت و شان کے برابر ہی کافی ہے کہ جو تم پر دُور و شریف نہ پڑے۔ اُس کی نماز نہیں۔ "خدا پاک اہلبیت پاک سزاوار ہے"

روضة الباری

پای

بسم الله الرحمن الرحيم

آداب الصلوة والسلام

سحری کو چمن میں جو گرتی ہے شبنم تاکہ پتہ پتہ کرے بانہنویاد تیری

☆ با وضو پڑھناے وضو کے فضائل

احادیث مبارکہ۔ رسولِ مطہر ﷺ نے فرمایا۔

○ دَمٌ عَلَى الْوُضُوءِ يُجِبُكَ حَافِظُكَ طَهِيرَةً أَوْ مَسْحًا بِهِ. تَهَارَا تَحْتَاطُ قُتَيْسٍ رُسْتُ مَكْهَكَا - دَوَا السُّعْيِ

☆ الْوُضُوءُ سِرٌّ مِّنْ أَسْرَارِ اللَّهِ

الْوَصُوءُ شَطْرُ الْإِيمَانِ ط

﴿ اَلْهٰٓؤُلَآءِ سَوَآءٌ مِّنْهُم مَّنْ اٰتٰهُمُ الْمَالَ غَنًى ۖ فَاِذَا دُعُوْا لِلْحٰجَةِ مَنَعُوْا ۚ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الرَّاكِبُوْنَ ۝۱۰﴾

الْأَرْضُ مِمَّا رُفِعَ الْعَنْتَ

وضاحت کی کتب ہے۔

موضوعی میں کا مختصر دشمنان

وَقَدْ كُنَّا مِنْ أَفْوَاجٍ

لئے ڈھال اور ایمان کا قلعہ ہے۔

علم ہے و ضرور و شریف پڑھنا ادب کے خلاف ہے۔ سکھانے والے شخص غرضی آدمی آپ روزانہ قصیدہ پڑھ کر شریف

اس شخص سے بطور تحفہ دیا جیسے کہ سرکارِ سلطان الانبیاء والارسل صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو تو حصولِ مقصد ہوتی ہے۔

کسی مخفیہ راز سے کہتا تو انہوں نے فرمایا قصیدہ بردہ شریف کا ہی دُرُود شریف اٹکل و آخر چٹا کر۔ آپ نے ایسا

کیا تو بچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سے شرفِ یاب ہو گئے آپ ہمیشہ باوجود ہمتے اور اسم پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کبھی بے وضو نہ تھے۔ اکیادہ عظام و علما اہل اسلام اور منسلک مسلمانین مثلاً سلطان ناصر الدین محمود دہلی جیسے اکیادہ بادشاہ کا

اس پر حملہ رہا ہے۔ آپ ذاتِ نبوت سے عقیدت کا یہ عالم تھا کہ قرشتے میں "شرعاً آمد کہ جے" وضو نامہ تحریر فرماتے

اللہ علیہ وسلم نے زبانِ راسخ "تو آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیادت سے نوازے گئے۔" تاریخ فرشتہ ج ۱

۵۔ صلوة کے میں معنی ہیں۔ نماز۔ دعا۔ درخواست۔ و صورتان میںوں کے لیے مختص ہے۔

☆ لَا يَحْفَظُ الْوُضُوءَ إِلَّا مُؤْمِنٌ

☆ إِنَّ أُمَّتِي عَزَّ الْمُحْسِنِينَ مِنْ

أَنْوَاعِ الْوُضُوءِ عَلَيْهِ

☆ تَبْلُغُ الْحِلْيَةُ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ حَيْثُ

تَبْلُغُ الْوُضُوءُ ط

☆ مَنْ قَوَّضًا فَاحْشَنَ الْوُضُوءَ

خَفَّ حَتَّ حَطَايَا مِنْ حَبِيدِهِ

حَقَّ تَخَرُّجٌ مِنْ تَحْتِ الْأَخْطَارِ

☆ وضو سے ظاہر و باطن کی پاکیزگی اور تزکیہ فیض نصیب ہوتا ہے۔

☆ وضو کرتے وقت لاکھ ٹور کی چادر ملتے ہیں اور وہ ٹور علی ٹور بن جاتا ہے۔

☆ وضو سواک سے سکرش الموت میں آسانی، نزع میں زبان پر کھڑکی، اور کھل سواک پر ٹور ہو گا۔

○ طَبَقَةُ الْأَخْوَانِ السَّوَالِ وَمِنْهُمْ سِرَّاتُ كَرَمِ قَدَرِهِ وَرَدِ دَرْجَاتِهِ بِحُضْرَةِ الْأَعْلَى دَامَ نُورُ عِلْمِهِ وَكَامُلُ جَلَالِهِ

☆ ایک روایت الحدیث میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

ثَوَلَا أَنْ أَشَقَّ عَلَى أُمَّتِي لَا مَرَدُّهُمْ

بِالسَّوَالِ عِنْدَ كُلِّ صَلَوةٍ ط

○ وضو نعمت غیر مقررہ ہے اور مومن کے اعضاء کی توبہ ہے "تِلْكَ عَشْرَةٌ كَامِلَةٌ"

پھولوں کو آئے جس دم شبنم وضو کرانے رونا میرا وضو جو نالہ مری دغا ہو

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَتُورَتْ مِنْ

السَّاجِ الْوُضُوءُ فِيهِ الْوُجُوهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

علی اللہ تعالیٰ حضرت نبی علیہ السلام کو ہمیشہ با وضو رہنے کا فرمایا کہ مصیبت و حادثہ سے حفاظت میں رہو گے

وضو پر وضو نور علی نور ہے اس کے فائدہ و اوار و نیا و آخرت دونوں میں ظاہر ہوتے ہیں۔ یہ تحفہ خداوندی ہے۔

☆ وضو پر نسبت اور حفاظت مومن کے ایمان کی علامت اور اذکار اللہ کا شتا ہے۔ اچھا اور برا یہ نظام کا معمول

ہے کہ کھانا، کم سنا اور کم پڑنا اور ہمیشہ با وضو رہنا، تیمم وضو کا اتم البذل ہے اور فضائل عظیمہ کا حامل ہے۔ ۱۷ منہ

☆ **الْأَحْسَالُ بِالْإِيَّاتِ** کے تحت محض رضاء خدا اور رضاء مصطفیٰ ہو۔ عز و جل کی تاکید ہے۔
 ☆ زبان سے آہستہ آہستہ بعد ذوق و شوق اور حضور قلب سے پڑھنا۔
 ☆ حواسِ ظاہرہ و باطنیہ کو دنیاوی خیالات سے پاک رکھنا۔
 ☆ محض اقبال لا کر اللہ اور محبتِ رسول اللہ ﷺ کے خیال سے پڑھنا۔
 ☆ پاکیزہ جگہ اور پاکیزہ لباس ہو۔
 ☆ رقتِ قلب کے ساتھ حقِ غلامی ادا کرنے اور شفاعت کی امید سے پڑھنا۔
 ☆ خشوع و خضوع کے ساتھ بارگاہِ مصطفویٰ ﷺ کی عظمتِ شان کا خیال رکھنا۔
 ☆ آپ ﷺ کو حاضر ناظر جان کر پڑھے تاکہ دل آپ کی محبت پر کھڑے اور تصورِ محبت
 کہ میں روضۂ اطہر پر بیٹھا درود شریف پڑھ رہا ہوں اور آپ ﷺ میرا
 درود شریف بنفس نفیس سماعت فرما رہے ہیں۔

☆ قبلہ رو، دوزانو پیش کر پوری توجہ اور انتہاک سے پڑھے اور ادب کا خاص خیال رکھے۔
 ” ادب تا صیبت از فضلِ الہی بنہ بر سر برد ہر جا کہ خواہی “
 از خدا خواہم توفیقِ ادب بے ادب محروم ماند از فضلِ رب
 ” بلکہ عشرتِ کامیاب “

دُرود شریف پڑھنے کے مقامات

ہزار بار بشیوم دہن بنگلاب و گلاب ہنوز نام تو گفتن کمال بجا دہی است
نیت : اللّٰهُمَّ اِنِّیْ فَعَلْتُ بِصَلٰوَتِیْ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ اِمْتِنًا لَا
 لَا مَرِّکَ وَتَصَدِّقًا لِّنَبِیِّکَ سَیِّدَنَا مُحَمَّدٍ ﷺ وَحُبَّةً رَّفِیْقَةً وَتَقْضِیْمًا لِّقَدْرِہِ مُقَبَّلًا مَیِّمًا بِفَضْلِکَ یَا رَفِیْقَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ بِجَاہِ
 طہ و یسّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ط

علہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا الْاَحْسَالُ بِالْاِيَّاتِ وَ اِنَّمَا يَنْبَغِيْ اَمْرِيْ شَاوِعِيْ ” میں اللہ کی
 عے پر درود گاہِ عالم نے درود شریف کا حکم، عالمِ مخلوق، عالمِ مطلق، مغرب و محرم، شمال و جنوب، شرق و غرب، بحر و بر،
 خشک تر و ترش و ترش و ترش استغفری اور شریف اقلام میں نشر فرمایا ہے۔ اس ہفت کثرت میں ہر جگہ اور
 ” ماوراء النہر تا ماوراء القطر “

يُصَلِّي عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَسَلَّمَ

حدیث پاک: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

۱۔ اِذَا صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَاحْبِسُوا صُلُوتَكُمْ طَعْلَه

○ یعنی آہستہ آہستہ۔ صحت لفظی اور حضور قلب کے ساتھ باادب پڑھنا، حسن صلوٰۃ ہے یہ مقامات اجابت ہیں۔ جس دُعا کے ساتھ درود شریف پڑھا جائے وہ بے نقصان ہے کبھی رو نہیں ہوتی اور ہمیشہ شرف قبولیت پاتی ہے۔

۲۔ مُرشدِ کامل کی زیارت پر ۲۔ آذان سے قبل اور بعد

۳۔ مسجد میں داخلہ اور خارجہ کے وقت ۵۔ وضو کے بعد کلمہ شہادت پڑھ کر

۶۔ وضو کرتے وقت لَا وَضُوءَ لِي لَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ سے کامل وضو نہ رہے۔

۷۔ تیمم کرتے وقت ۸۔ لباس دھوئے اور پہنتے وقت

۹۔ بچہ پہنتے وقت ۱۰۔ دستار باندھتے وقت

۱۱۔ نماز کی نیت سے پہلے ۱۲۔ بروز جمعہ المبارک "بِالْعَدَدِ وَالْاَصَالِ" سے

۱۳۔ نماز پچھلے تہجد میں ۱۴۔ دُعا کے اولِ احسن

بقیہ صفحہ

ہر وقت "کوئی لمحہ خالی نہیں جاتا" درود شریف پڑھا جا رہا ہے۔ اور یہ ہے کہ قَدْ قَاتَلَ فِي سَبْعَةِ اَشْهُارٍ کی تفسیر کرنا یا محرم جَمَلَاتُكَ ذِكْرًا جَدِيدًا طِبْطِيبًا نے تجھے اپنا ذکر بنایا۔ محرم تیرا ذکر امیرِ ذکر۔ علی ہر سیدِ مومن کے ساتھ دُعا کی صفحہ "بِالْعَدَدِ وَالْاَصَالِ" ہوتی ہے۔ جس کی توجہ سے وہ بالاسقامت درود شریف پڑھا اور صلہ کرنا ہے ہر مقام پر ہر وقت درود شریف پڑھنا عبادی کامیابی ہے۔ تاہم چند ایک مقامات خصوصی بیان کئے ہیں تاکہ ان مقامات میں غفلت میں نہ رہے اور شغل درود شریف سے دل کو مصطفیٰ اور محفل کرے اور حضور ﷺ کی یاد کو تازہ رکھے۔ درود شریف کا پڑھنا ہی قبولیت کی کھلاست ہے۔

۱۔ افضل طریقہ یہ ہے۔ درود شریف پڑھ کر ذرا سا توقف کرے بعد ازاں کلماتِ آذان پکارے کہ فی زمانہ شعاہدین نے اس سلسلہ کو محفوظ فرما دیا ہے۔ جو محض اعتراض اور نقابش پر مبنی ہے۔ ۱۳۔ منہ غفرلہ علیہ صلوات اللہ علیہ انسابہ ۱۴۔ احسانِ عمر شریف آداب۔ یہ قبولیت کی گھڑی درود شریف کیلئے موزون تر ہے۔

۱۵۔ چنگا نہ نماز کی ادائیگی کے بعد نماز سے پہلے

۱۷۔ نماز جنازہ میں

۱۹۔ ذکر و فکر تسبیح تہلیل اور تکبیر کے وقت

۲۱۔ کھانا کھاتے پانی پیتے وقت

۲۳۔ حفظ قرآن پاک کے وقت

۲۵۔ محفل میلاد میں نعت سے پہلے

۲۷۔ روزہ کی سحری اور افطاری کے وقت

۲۹۔ زکوٰۃ دیتے۔ لیتے وقت

۳۱۔ چاند۔ سورج گرہن کے وقت

۳۳۔ وصیت لکھتے وقت

۳۵۔ ایصال ثواب کے وقت دُعا و دلچ پڑھے

۳۷۔ قرضہ کی ادائیگی کے لیے

۳۹۔ کامیابی اور کامرانی کے وقت

۴۱۔ حادثہ کے وقت

۴۳۔ کوئی حاجت پیش ہو

۴۵۔ کسی چیز کے گم ہونے پر

۴۷۔ روحانی قیسی قبض کے لیے

۴۹۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کیلئے

۵۱۔ جنگل میں رستہ بھول جائے تو

۵۳۔ عام وباء یا طاعون کے وقت

۵۵۔ اچانک ٹھیکہ بست پڑنے پر

۵۷۔ لاعلاج مرض کے لیے خصوصاً یرقان

۵۹۔ حقوق العباد کی ادائیگی کے لیے

۶۱۔ وصیت الہیہ، سبب بجا فرمانے کا

۱۶۔ خطبہ میں

۱۸۔ تلاوت کے وقت

۲۰۔ علی الصبح علی النساء والعشاء

۲۲۔ تعلیم و تعلم کے وقت

۲۴۔ درس قرآن پاک اور حدیث پاک کے وقت

۲۶۔ چاند نظر آنے پر

۲۸۔ کھجور اور پھل کھاتے وقت

۳۰۔ سفر اور حضر میں

۳۲۔ دوا کھاتے وقت۔

۳۴۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت

۳۶۔ فتویٰ نویسی کے وقت

۳۸۔ کسی چیز کے عطا ہونے پر

۴۰۔ میت کے سر پر کلمہ طیبہ کے بعد

۴۲۔ خوف طوفان یا زلزلہ کے وقت

۴۴۔ غصے اور غمی سے نجات کے لیے

۴۶۔ انشراح صدہ اور فتوح قلبی کے لیے

۴۸۔ رزق محبت، ادب کے لیے

۵۰۔ پیر کابل کی تلاش کے لیے

۵۲۔ تہات اور ظلم سے بچنے کے لیے

۵۴۔ درجہ قبولیت اور قطیعت کے لیے

۵۶۔ شدت کی پیاس پر

۵۸۔ بھول جانے کے وقت

۶۰۔ کتب کی تالیف و تصنیف کے لیے اور پڑھے

- ۶۱۔ حجِ عُمّی کی ادائیگی کے لئے
۶۲۔ ہنگامی حالات میں
- ۶۳۔ جنگ کے وقت اور حادثہ غیرت کے وقت اچانک مُصِیبت میں گرفتار ہونے پر پڑے۔
۶۴۔ لڑائی جھگڑا کے وقت
- ۶۵۔ غصّہ کے وقت
۶۶۔ ملاقات میں خصّافہ اور معافقہ کے وقت
- ۶۷۔ ناگاہ ہنگامہ خیز خبر پر
۶۸۔ مُسْتَرّت اور خوشی کی اچانک خبر پر
- ۶۹۔ پاؤں سُک ہونے پر
۷۰۔ کان بچکنے پر
- ۷۱۔ آنکھ پھٹنے کے پر۔
۷۲۔ پریشانی کے وقت
- ۷۳۔ مناظرِ روضہ اطہر دیکھنے کے وقت
۷۴۔ آثارِ نبوی کی زیارت پر
- ۷۵۔ اُسّماءِ پاک مُٹنے اور پڑھنے پر
۷۶۔ کعبۃ اللہ پر پہلی نظر پڑنے پر
- ۷۷۔ حجرِ اسود کا بوسہ یا استلام کے وقت
۷۸۔ طواف میں
- ۷۹۔ سعیِ صفا، مروہ کے وقت
۸۰۔ آبِ زم زم پینے کے وقت
- ۸۱۔ عمرہ و حج پر خصوصاً طواف میں
۸۲۔ مشعرِ الحرام میں بحیرات کے بعد
- ۸۳۔ میدانِ عرفات میں
۸۴۔ بلدِ الامین میں داخل اور خارج پر
- ۸۵۔ جبلِ حِجّت، ثور، ابو قیس پر
۸۶۔ حطیم، مکہ حرم بابِ کعبہ پر
- ۸۷۔ میزِ ابِ حِجّت، نمرِکِنِ مَنّانی پر
۸۸۔ جَنّتُ البقیع، جَنّتُ النّعلی اور جَنّتُ القباء میں حاضری کے وقت بالالتزام پڑے۔
- ۸۹۔ مدینہ منورہ کے داخلہ، خارجہ کے وقت اور شہرِ مبارک کے آثارِ مبارکہ کی زیارت پر پڑے۔
۹۰۔ روضہ اطہر پر نظر پڑے
- ۹۱۔ مسجدِ نبوی بابِ السلام سے داخلہ کے وقت
۹۲۔ ریاضِ الجنّۃ میں
- ۹۳۔ منبرِ مُنیف، محرابِ شریف کے پاس
۹۴۔ مواجہہ شریف افضل ترین مقامات سے ہے۔ یہاں صیغہ مخاطب سے بعد آداب پڑے۔
- ۹۵۔ مقاماتِ مُتقدّمہ، مناجد، باغات، پہاڑ پر نظر پڑے
۹۶۔ بابِ جبریل میں حُجّۃ بانہ کھڑے ہو کر۔ یہ مقام خصوصاً دُرودِ تاجِ شریف کا ہے
- ۹۷۔ اَشْرَفُ الْمَوَاقِفِ صَلَّوْا الْحَبِیْبَ دُرودِ میر اور دُرودِ شریف چرچو
۹۸۔ گھر میں داخل ہو تو صَلَوةٌ وَسَلَامٌ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ پڑھے کہ اِنْ رُوحٌ نَّجَّیْ

خاصہ صرف بیویات المؤمنین علیہ اللہ صلوٰۃ وعلیہ وسلم واولادہ علیہ وسلم وصحبہ
۹۹۔ گلاب کا پھول دیکھتے، شوکتے وقت اور خوشبو لگاتے وقت درود شریف پڑھے
کہ حضور ﷺ طاهر "کاپسینہ جہاں گرا وہاں گلاب پورا پھوٹا تھا۔

☆ ایک روایت الحلیب علیہ السلام الشجرۃ والسناء میں فرمایا۔

○ سفید گلاب پھول میرے پسینے اور سرخ گلاب جبرائیل علیہ السلام کے پسینے سے
اور زرد رنگ کے گلاب پھول "چمپا" براق کے پسینے سے پیدا ہوا۔ بدیں وجہ مندرجہ
گلاب کے پھول میں میرے پسینے کی خوشبو ہے۔ تو یہ سارے پھولوں کا سرور کہلایا۔

☆ البیہدی ابو عبد اللہ احمد بن مرزوق علیہ الرحمۃ "از احاطہ مشائخ دیار مغرب" سے مروی ہے۔

○ ہم بحر ہند میں سفر کر رہے تھے تیز ہوائیں چلنے لگیں اور سمندر میں موجیں ابھرنے
لگیں۔ ہم ایک جزیرہ میں ٹھہر گئے تو وہاں ہم نے ایک نفیس ترین گلاب پھول دیکھا جس
کی تیز بھینی بھینی خوشبو تھی اس پر خط سفید سے لکھا تھا۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ "ابو بکر الصدیق، عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما
میرے دل میں خیال گزرا کسی نے خود نہ لکھ دیا ہو تو ہم نے ایک پھول اور دیکھا جو ابھی
پورا نہ کھلا تھا اور نہ پھیلا تھا۔ تو اس میں بھی اسی طرح سے لکھا ہوا پایا۔

☆ ابو البشر سیدنا آدم رضی اللہ علیہ السلام جب جنت سے زمین پر آئے تو آپ روتے
ہے۔ آپ کے آنسو جہاں جہاں زمین پر گئے تو وہاں مکمل، عطر، رطوبت پیدا ہوا۔
اور آدم البشر سیدہ حوا علیہما السلام کی آنسوؤں سے لوہے کی خوشبو پھیل گئی۔ یہ سب خوشبوئیں حضور
ﷺ سے ہیں اور ہر کسی میں اپنے اپنے مدارج کے لحاظ سے ظہور پذیر ہوئیں
جیسے ہرن سے مشک نافتہ۔ اور پھول میں خوشبو۔ "دلائل البرزات"

○ ہجر کے لمحات میں عاشقوں کے دل گلاب کے پھول کو دیکھ کر اور شوگے کر تسلی پاتے
ہیں کہ اس میں محبوب کی خوشبو ہے۔ گلاب کے پھول نے محبوب "ﷺ کے پسینے کو اپنی
رنگ پتھوں میں نہایت لطیف انداز سے اپنے اندر بٹا رکھا ہے۔

☆ شیخ محمد بن اسماعیل بن علی بن ابی حمزہ باہلی (مؤلف کی تصنیف لطیف) (البتہ حاشیہ) اگلے صفحہ پر علامہ زبیدی

☆ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے تو اس وقت آپ ذکر محبوب محمد مصطفیٰ ﷺ میں رطب اللسان تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر ادب سے گلاب پھول پیش کیا اور عرض کیا حاضر کیا بارگاہ کے ارادہ سے آ رہا ہوں۔ تمہارا وہ ایک عالی شان باغ "جنت" کو دکھانا تو گلاب کے پھول عجیب بہار میں تھے۔ تمہارے طور پر ایک پھول لے آیا۔ جب آپ نے دیکھا تو مجرب ﷺ کے پسینہ کی خوشبو نے ہجر کو تیز کر دیا اور اسی حالت میں پھول کو منگتے ہی زور و شوق سے پھول کی خوشبو سے پرور کر کے جنت الفردوس میں چلی گئی یہ ایک گلتا بن ابراہیم کے پھول ﷺ کی خوشبو تھی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ
اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ

بقیہ جانشینہ

تعمد کث اهل الإسلام بالانحياز بان محمد استراة عليه وسلم لا يخلو منه زمان ولا مكان طے کس لاخل صد رسول
نیزہ لعل قاری علیہ الرحمۃ وبارکاتہ نے شرح اتمام میں روایت سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نقل فرمایا ہے
حضرت ﷺ کی زوجہ سیدہ ادراس "رضی اللہ عنہا" نے جہیز اسلام کے گھر میں سورۃ محمد ﷺ پڑھا اور فرمایا
جسے نہاد جب مجھ یا گھر میں داخل ہو کر کہہ السلام علی النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ مومن کا یہ مبارک اور پاکیزہ شخص اپنے بھروسہ
رسول کی بارگاہ میں اقدس کی عنایت سے ہے۔ "الکبر والاعظم مولانا النبی محمد علیہ السلام"

علاہ گلاب کے پھول کی نرم و نازک گھڑیاں شہنشاہ کی کھلی سے مزاج سرور کھینچیں۔ یاد ہے کہ غنیمت ہی اس کا گرم ہے اور نور غنیمت اور نور
ہے حضرت سیدہ الا بار "رضی اللہ عنہا" کا ہاتھ مبارک ہر شے کی طرح غنیمت تھا۔ اور آپ ﷺ کا ذکر و درود شہنشاہ
بھی غنیمت ہے جس میں ہوس کے پائے اکھوں کی غنیمت اور قدر رکھ دیا گیا ہے۔ سورہ شمر "رضی اللہ عنہ" کے نام اقدس میں
اگوہوں کو چوم کر دُرود شریف پڑھ کر قُرْآن عَیْنِ بَیِّنَاتٍ یَا رَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اکھوں کی غنیمت پاتا ہے۔
علاہ کمال اللہ علیہ السلام نے عزت و جلال و کبریا کی سیب بیشت کا لاکر منگھایا تو اس کی خوشبو سے اُن کی
پیکر خاک سے آواز ہو کر اللہ اللہ کرتی حضور الہی میں چلی گئی۔ بڑے گل دانہ کو جو ہم اور گلاب - ۱۲ منہ سحر و شہنشاہ

روضۃ القاری



باب

قسم ذاتِ مُصطفیٰ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ہے کلام الہی میں شمس و چاند تیرے چہرہ نور خدا کی قسم
قسم شب تار میں راز یہ تھا کہ حبیب کی زلف دو ما کی قسم
وہ خدا نے بے ترس تجھ کو دیا نہ کسی کو ملے نہ کسی کو ملا

کہ کلام محبوب نے کھائی شہادت تیرے شہر و کلام و ہوا کی قسم

① اللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالٰی لَہٗ لَیْسَ کَلَامٌ مُّجَرَّدٌ مِّنْ اِسْمٍ مَّحْبُوبٍ پاک شاد و لاک "سُبْحَانَہٗ" کی ذات پاک کی قسمیں بیان کیں۔ آپ کی مثل محبوب رسول نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا اور نہ دائرہ امکان میں کہ ایسا محبوب کوئی اور پیدا ہو۔ رب کریم نے اپنے رسول کریم کی سیرت کا ہی قرآن پاک میں تذکرہ نہیں کیا بلکہ جا بجا قرآن عظیم کی ہر صورت پاک نے نجانجا محبوب کی صورت پاک کا بھی نقشہ کھینچا ہے اور دونوں سیرت اور صورت کی قسمیں اٹھائیں اور یہ مرتبہ محض آپ "سُبْحَانَہٗ" ہی کے لیے ہے۔

② معبود حقیقی نے کہیں محبوب کے نور کی کھڑے کی قسم اٹھائی اور کہیں گیسوئے عنبریں کی اور کہیں ویر رسول اور بلد رسول کی قسم اور کہیں زبان کی قسم، دہان کی قسم، مسکن و مکان کی قسم بیان فرمائی اور سب بڑھ کر یہ کہ اُس خاک پاکی قسم جو گذر گاہ محبوب بنی۔ در کی قسم، دیوار کی قسم اور پہاڑ کی قسم، گلی و بازار کی قسم عشر شہیت کی قسم یعنی سانس کا ہر لفظ ہر لفظ ہر سیکندہ اور روز و شب، ماہ و سال کی قسم بیان فرمائی۔ ایسے عظیم رسول پر درود ہو سلام ہو۔

قرآن پاک : پٹ سورۃ النبا آیت کریمہ ۴۵

فَلَا وَرَبِّکَ | تو اے محبوب تہا رے رب کی قسم

اپنے رب سے ہونے کی قسم اٹھائی تو محبوب کی نسبت سے۔ یہ نسبت حقیقی ہے۔ باقی اسب عرض اداں کہ جو غیر ذلک کی طرف رب کی نسبت فرمائی وہ نسبت ہے۔

قرآن پاک : پٹ سورۃ النبی آیت کریمہ ۱

يَسَّ ۚ وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُوَحِّدِينَ ۝
یَسَّ ۚ وَالْقُرْآنَ الْحَكِيمَ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُوَحِّدِينَ ۝

☆ رب کریم نے قسم اٹھا کر فرمایا اے سید کائنات! مجھے قرآن کی قسم کہ تم میرے موصول ہو

قرآن پاک : پٹ سورۃ النبی آیت کریمہ ۲۰۱

وَالصُّحُفِ ۚ وَالَّذِي اِذَا سَجَى ۝
وَالصُّحُفِ ۚ وَالَّذِي اِذَا سَجَى ۝

☆ وَالصُّحُفِ ۚ چہرہ نور جمال مصطفیٰ، وَالَّذِي اِذَا سَجَى ۝ گیسوئے سخنبرین کی قسم، صلہ

قرآن پاک : پٹ سورۃ النبی آیت کریمہ ۲۰۲

وَالْفَجْرِ ۚ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝
وَالْفَجْرِ ۚ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝

☆ شب لمحہ و شارب ہے نوح روشن ۝
☆ شب لمحہ و شارب ہے نوح روشن ۝

قرآن پاک : پٹ سورۃ النبی آیت کریمہ ۲۰۳

لَا اَقْسَمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۚ وَاَنْتَ
لَا اَقْسَمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۚ وَاَنْتَ

☆ حنظل بھلا البلد ۝ وَاَنْتَ حنظل بھلا البلد ۝

☆ حنظل بھلا البلد ۝ حنظل بھلا البلد ۝

قرآن پاک : پٹ سورۃ النبی آیت کریمہ ۲۰۴

لَا اَقْسَمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۚ وَاَنْتَ
لَا اَقْسَمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۚ وَاَنْتَ

☆ حنظل بھلا البلد ۝ وَاَنْتَ حنظل بھلا البلد ۝

☆ حنظل بھلا البلد ۝ وَاَنْتَ حنظل بھلا البلد ۝

ن وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُونَ ۝ | قلم اور اس کے لکھنے کی قسم

☆ ن سے شروع ہونے والی سطر، قلم سے زبان سطر، وَمَا يَسْطُرُونَ سیدنا محمدؐ کی قسم

قرآن پاک : پٹ سورۃ القصص آیت کریمہ ۱

وَالْعَصْرِ ۝ | اس زمانہ محبوب کی قسم "عصر" سے

☆ تمام زمانوں سے فضیلت والہ خیر القرآن قرنی کے نورانی زمانہ کی قسم۔ حرمت کربلا و شب ماہ و سال کی قسم اور زندگی پاک کے ایک ایک لمحہ کی قسم بیان ہوئی۔

قرآن پاک : پٹ سورۃ النجم آیت کریمہ ۱

وَالْخُبَرِ إِذَا هَوَىٰ ۝ | اُس پیارے جتنے تارے تھکے قسم "خبر" سے

☆ نجم سے شروع ہونے والی سیدنا محمدؐ کی قسم "تفسیر خازن" سے

قرآن پاک : پٹ سورۃ النجم آیت کریمہ ۲

لَعَنَكَ ۝ | اے محبوب تمہاری جان کی قسم

☆ محبوب کی جان پاک سے بڑھ کر کوئی اور جان عزت و حرمت میں بڑھ کر نہیں۔

قرآن پاک : پٹ سورۃ الزمر آیت کریمہ ۸۸

وَقِيلَ لِيَوْمِ ۝ | تو مجھے رسول کے اس کہنے کی قسم

☆ محبوب کی گفتگو، قول اور کلام۔ دُعا والتجا کتنا اکرام و اعزاز ہے۔ کی قسم۔

وہ آیات کریمہ جن میں رب العزت نے اپنے ناموں سے حضورؐ کو پکارا

قرآن پاک : پٹ سورۃ النور آیت کریمہ ۲۵ ، پٹ سورۃ المائدہ آیت کریمہ ۱۵

اللَّهُ نُورُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۝ | اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا

قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللَّهِ نُورٌ ۝ | جسے شک تھکے پاس اللہ کی طرف سے ایک

کتاب مبینہ ۝ | نور آیا اللہ روشن کتاب۔

☆ ان آیات کریمہ میں اپنا اسم مبارک نور، محبوب کو عطا کیا۔ یہ محال عظمت ہے۔

قرآن پاک : پٹ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۳۲ ، پٹ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۲۸

إِنَّ اللَّهَ بِالنَّاسِ لَخَبِيرٌ ۝ | جسے شک اللہ آدمیوں پر مہربان بہر والا ہے۔

بِالْمَوْحِيَاتِ رُؤُوفٌ رَحِيمٌ ○ مسلمانوں پر کمال مہربان مہربان ۔

☆ ان آیات کریمہ میں اللہ سبحانہ نے اپنے نام نور و رؤف رحیم سے محبوب کو یاد فرمایا
مزید برآں جن اسماء و صفات کے زیور سے محبوب کے جمال و کمال کو چمکایا۔ اُن میں اوّل۔ آخر
ظاہر۔ باطن۔ محی۔ جمیب۔ عفو۔ حق۔ قوی۔ کریم۔ مؤمن۔ ہادی۔ ولی۔ مطاع۔ رحمت۔ مختار۔
کاف۔ عزیز۔ شہید۔ عظیم۔ حکیم عَلَيْهِ السَّلَام ہیں۔ " اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ " عَلَيْهِ السَّلَام

○ معنی نہ رہے۔ حق سبحانہ و تعالیٰ کے اسماء و صفات ذاتی اور قدیمی ہیں اور محبوب برحق کے
اسماء و صفات عطائی اور فریبی ہیں۔ علم خالق ذاتی اور حضورى - علم مخلوق عطائی اور حصولی ہے۔
وہ واجب یُمکن، وہ قدیم یہ حادث، وہ نامقدور یہ قدور، وہ لائق ہی اور یہ متناہی۔ وہ
واجب البقاء یہ جائز البقاء، وہ مستمع الشیخ یہ ممکن التبدل۔ اتنے بین فرق سے شرک اور
شائبہ شرک کا خیال و سوء شیطانی ہے۔ مزید برآں حضور عَلَيْهِ السَّلَام کے اسماء تخلیقی اور رب
حضور عزوجل عَلَيْهِ السَّلَام کے اسماء و صفات توقیفی اور اپنی اپنی شان کے لائق اُن کا ظہور ہے۔

حضور عَلَيْهِ السَّلَام " اَمْرٌ لَمْ یُکُنْ مِنْ اَمْرِ مَعَالِیْ خَلْقِہِ " ۱۔ سیدنا اسلام اللہ علیہ السلام کا وجود گویا اس سے پہلے
حالی تھے " اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ " پر نگارشی حرام کر دیا۔ ۲۔ بقول الشہادۃ حضرت ابو خریرہ رضی اللہ عنہما کی شہادت
دو کے برابر کا قرار دیا۔ ۳۔ حضرت ربیعہ بن کعب سلمی رضی اللہ عنہما سے مسئلہ حاشیئت کے الفاظ مختارہ لگے پھر
دلیل ہیں۔ ۴۔ جلیل القدر صحابی حضرت سراقہ بن ابی بکر رحمہ اللہ کا کافی رضی اللہ عنہما " مراراً بار " نے حج کی فرضیت پر
بدر عرض کیا " اِنِّیْ اَتُوبُ اِلَیْکَ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ " تو آپ حاضر میں سے بعد ازاں فرمایا " تو میرا آپ کھاتے ہوئے اپنی
خاموشی کی حکمت یہ بیان فرمائی کہ اے رسول پر کو قُلْتُ اَلَا اَرَیْکَ اَنْ اَمْسُکَ اَنْ اَمْسُکَ اَنْ اَمْسُکَ " تو حج میں ہر سال فرض ہو جاتا۔ وہ
استحلفتم اور تم طاقت نہ رکھتے اور شفقت میں پڑ جاتے۔ ۵۔ سیدنا یوسف نبی اللہ علیہ السلام کے حکمرانی آدمیوں نے جین میں یوسف
اُنکا البیت نبی کہہ کر خواب کی تفسیر بھی تو آپ نے ہماری بقوہ وہ استہزاء کہنے لگے ہم کو تو خواب ہی نہیں آیا۔ فقہی الاثر
الذی فیہ تشبیہ عَلَيْهِ السَّلَام عالم بلائیت میں فرمایا تمہیں خواب آیا ہے یا نہیں ہماری زبان سے جو نکل گیا وہ ہو کر رہے گا
مزید نظر رکھیں میں میں قُلْتُ لَنْ یُکُنْ بِالنَّظَرِ الْاِیْمَانُ ثَمَّة طے

ملہ علیہ۔ فَإِنَّ مِنْ جُودِکَ الدُّنْیَا وَخَصَرَتْکَہَا دَمْرٌ مِّنْ مَّوَدِّکَہَا اَللّٰہُ وَالْفَلَکُ " عَلَيْهِ السَّلَام
یا رسول اللہ علیہ السلام دنیا و آخرت آپ کے سرخواران خود و کم سے ایک لگوا دیں۔ کنزبات روح اور مہر کلمات حکم کے طور
" بقیمائے اللہ عزوجل "

☆ قرآن عظیم میں حضور ﷺ کے اعضاء شریفہ عظیمہ کریمہ کا تذکرہ جلیلہ ہے :-

- ① قلبِ انور ————— مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى ۝
 - ② زبانِ فصیحِ ترجمان ————— وَمَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَى ۝
 - ③ آنکھِ نورِی ————— مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغَى ۝
 - ④ چہرہٴ انور ————— قَدْ دَرَى قَلْبُكَ وَجَدَكَ فِي السَّمَاءِ ۝
 - ⑤ سینہٴ گنجینہ ————— أَلَمْ تَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝
 - ⑥ ہاتھ مبارک ————— وَلَا تَحْجِلْ يَدَكَ مَغْلُولَةً إِلَىٰ عُنُقِكَ ۝
 - ⑦ پُشت مبارک ————— وَوَضَعَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝ الَّذِي أَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝
 - ⑧ کان مبارک ————— قُلْ أَذُنٌ خَيْرٌ لَّكَ مِمَّا يَشْنُؤُا ۝
- اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَىٰ كُلِّ عَضْوَةٍ مِنْ حُسْنِهِ
الْأَنْبِيَاءِ الْأَعْظَمِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ الْمَعْظَمِ ۝
- یعنی ہمارے

معلوم ہوا کہ ان تمام اعضاء شریفہ کا ایک جزو ہیں یعنی جسم مقدسات، ابتداء تا انتہا کے تمام معلوم علمِ حق و حقیقت کے
کی طرف ہیں ایک سطر میں اور معلوم ہو گا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے عظیم علیٰ ہندوں میں سے ایک ٹہر یا سید یا اس علمی ہوجوں
میں سے ایک لکھیں، لیکن ہاں ہر علم عالیہ مجتہد علیٰ صاحبہا الف الف صلوٰۃ و سلام و تحننہ، اپنے عظیم بر خیر
خلاق و مالک عز و شہ کے امتداد میں علمی ہندوں میں سے ایک قطرہ ہیں، لیکن یہ قطرہ علمِ انبیاء و صلوات علیہم و آلہم و سلم و راسل علیہم
اسلام اور مقررہ کے مذکورہ عزرائیل، شیطان کے علمی مجموعے لاکھوں ہندوں سے بڑھ کر ہے، لہذا اکتفا بتدبر و تدبیر

- ۱۔ پتہ سورۃ الفہم آیت کریمہ ۱۱ دل نے جھوٹ نہ کہا جو دیکھا۔
- ۲۔ پتہ سورۃ الفہم آیت کریمہ ۲ وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے۔
- ۳۔ پتہ سورۃ الفہم آیت کریمہ ۱۴ آنکھ نہ کسی، طرف پھری نہ حد سے بڑھی۔
- ۴۔ پتہ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۲۲ ہم دیکھ رہے ہیں تمہارا آسمان پر چہرہ بار بار کرنا۔
- ۵۔ پتہ سورۃ الفہم تشریح آیت کریمہ ۱۱ کیا ہم نے تمہارا سینہ کشادہ نہ کیا۔
- ۶۔ پتہ سورۃ الفہم آیت کریمہ ۲۹ اپنا ہاتھ اپنی گردن سے بندھا ہوا نہ رکھ۔
- ۷۔ پتہ سورۃ الفہم تشریح آیت کریمہ ۲۰ اور تم سے تمہارا وہ لہجہ آتا رہا جس نے تمہاری پشت پر ٹوڑ دی۔
- ۸۔ پتہ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۶ تم نہ سناؤ تمہارے منہ کے لیے کان نہیں۔



کی نورِ نبوت کے لحاظ سے ہر جگہ جلوہ گرئی ہے اور ذات کے لحاظ سے ایک مقام پر جلوہ افروز، اس معنی میں نبی کریم ﷺ کو حاضر ناظر ماننا، جاننا اور کہنا نہ کفر ہے نہ شرک اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت و جماعت کا۔ "فانہم"

☆ البیہقی راف باللہ اہل محل عبد الوہاب شمرانی رحمہ اللہ نے "لوائح الانوار فی طبقات الانبیاء" میں فرمایا "حاضر ناظر کا مسئلہ شکوک کی دو سو منزلیں طے کرنے کے بعد سمجھ آتا ہے"

○ مَبَشِّرًا " بشارت دینے والا ظاہری صورت میں ایمان والوں کو جنت الفردوس اور نعمتوں کی اور باطنی صورت میں مومن کے ایمانی احوال کی ترقی اور حجاب کے دور بخشنے کی صورت میں عالمِ دُویا میں بشارت دینا۔ "هَذَا هُوَ الْمُرَادُ" ط

قرآن پاک : پٹ سورۃ الشفۃ آیت کریمہ ۱

وَمُبَشِّرًا لِّمَنْ سَوَّلَ لِيَّ مِنْ بَعْدِي
اِنَّكُمْ اَحْمَدُ ط

☆ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مبعوث ہیں۔ حضور ﷺ کے اور آپ "ﷺ" میں آپس میں اپنے رب کے اور باقیہ تعالیٰ اپنی اُمت کے "عشرہ مبشرۃ کو جنت کی بشارت" دے رہے ہیں۔ "ڈرنا نہ والا۔ اُمت کو خوفِ خدا دلانا اور کفار کو عذاب کا۔

○ ذَالِئِیْنِ اِلٰی اللہ یا ذِیْنِہ " اللہ جل شانہ کی طرف بلانے والے اُس کے اذن سے ہی یا ذِیْنِہ کا تعلق ان پانچوں صفات سے ہے اور یہ امر تصدیقی آپ کے عنصری وجود میں رکھ دیا گیا اور آپ کو ان صفات سے کما حقہ مُتَّصِف فرمایا گیا اور مومنوں کو بشارت دی کہ تم پر اللہ سُبحانہ کا بڑا فضل ہے کہ ایسا با تصرُّف نبی عطا فرمایا۔ جن کا تصرُّف یا ذِیْنِہ عالمِ دُویا عالمِ برزخ میں اب بھی اللہ تعالیٰ کا لگان جاری و ساری ہے اور قیامت کے روز تمام اہل

عالمِ برزخ تمام عالمِ کائنات کے قدر و قدرہ میں سرکارِ رسولِ اکرم ﷺ کی جلوہ گری ہے کہ وہ سب آپ پر کے نور سے پیدا ہوئے ہیں۔ کوئی شے آپ سے دُور نہیں۔ حاضر ناظر بھجبت نورانیت اور روحانیت ہے اور کائناتِ عالم میں یہ سب انبیا بشریتِ حقہ کے لحاظ سے ہے اور ان کا انکار بسببِ ارجحیت ہوگا۔ منہ

☆ چہ سرکارِ عرض و قارِ سدا لایار ﷺ صرف دُور و شرف ہی نہیں بلکہ اُمت کے تمام احوال و امور پر حاضر و غایب ہیں۔

ان اختیارات اور تصرفات کو اپنی آنکھوں سے ملاحظہ کریں گے سیدنا مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو صرف پانچ چیزوں کا اذن عطا فرمایا گیا اور ان کے سوا اور کسی قسم کا اذن نہیں دیا گیا اور نہ ہی ان کے علاوہ آپ کے کوئی کرشمہ یا منحصر و خاصہ ہوا۔ اُن کی نبوت کا دائرہ مخصوص اور محدود تھا اور اپنے محبوب میری الذکر والابرار صلی اللہ علیہ وسلم و علی المرتضیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلقاً باذنیہ فرما کر آپ کے اختیارات اور تصرفات کو لامحدود کر دیا۔ بناء بریں آپ کے دربار منحصرات ظہور پذیر ہوئے۔ اور جب چاہیں۔ حق تعالیٰ کی تمام کائنات میں اپنے اختیار سے تصرف فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر دو امور تشریفی اور امور حکومتی میں مختار ہیں۔ کہ پہا ذنبہ آپ کے ضمیر میں گونج رہا تھا۔

○ میرا اجماعاً متین تھا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا اور شمس کو سیرا جاق و خاجا جاق
دعوا اعظم ہو کر دینے والا اور کن چراغ

اعمال حسنہ و شریعت کا دائرہ و وقت متعینہ فرما اور اُن کے اچھے اعمال پر راجحی اور گناہوں سے تعفرت چاہنا اور امت کے لیے دعائیں کرنا۔ عالم ادراس میں اپنی امت کا متعینہ فرما اور عالم ہندخ میں عالم حکومت اور اعتبار زمین میں برکت کے لیے تشریف لے جانا حاصل امت کے وصال پر اُن کو زیارت کر کے بشارت عظیم سے نوازا اور اُن کے جنانوں میں شرکت فرما۔ یہ عالم ہندخ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چند اشغال مبارکہ مختصر افعال کے لئے گئے۔ ورنہ ممکنہ تصرفات تک بھی کس کی رسائی ہے۔ جہان کر کے۔ کجا متنت و صفت راہبوز آغا نے بنیم
اللہ رب العزت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے اولیہ خواص کو لفظ کئی سے تعریف کر عطا فرمایا ہے لیکن وہ تصرفات میں اذبا "بقادر الطلق" کن کہنے میں حیا کرتے ہیں۔ وہ بجائے کن کے بنیم اللہ کہہ دیتے ہیں تو اُس چیز کا ظہور ہو جاتا ہے۔ تاکہ امور حکومتی میں ظاہری نسبت بھی اُن کے متعینہ ہی کی طرف ہے جیسا کہ باطل ہے۔ "فخرج الفیہ الام عبد الوکاب شرفانی علیک ازور الکان"

آگے مختار کل صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث پاک میں یہ ثابت ہے۔ کئی آیا ذق، کئی کذا لک،
تعبیر یہ ہے کہ جس نے اُن کی متابعت کی وہ میری امت ہے۔
یہ مقامات نادر ہیں یہاں لب کشائی مؤاد ہے۔ امور تشریفی ہوں یا امور حکومتی "باعثہ
فہو عالم، حضور صلی اللہ علیہ وسلم، بنیں اور اُن پر آپ کو دسترس حاصل ہے۔ فانہم

حضور سیرا جاق و خاجا جاق صلی اللہ علیہ وسلم - نہایت چمکا شمع میں ہونے سے گمراہی کے اور پھر تارے جگمگاتے ہیں اور پھر
آگے "فخرج الفیہ الام عبد الوکاب شرفانی علیک ازور الکان" کے پھر غے کو لیا نے چراغ روشن کئے اور یہ مسند قیامت جاری ساز دیا

اسلام لے آئے ذات پاک اور کائنات حاضر و ناظر بود در ہر زمان و ہر مکان

ہم حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا صحیحہ الصلوٰۃ والسلام ط

① جہوں علماء و محققین اہل سنت و جماعت کا تعلق تھو کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حیات النبی میں جس حیات سے آپ وصال سے پہلے حیات تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی اس حیات، اور مزید برزخی حیات سے حیات ہیں آپ حیات کے محتاج نہیں بلکہ حیات آپ کی محتاج ہے اولیاء نقشبند نے اس کا مفہوم یہ بیان کیا ہے۔ جو تصرفات اور اختیارات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بحین حیات بدن میں تھے وہ اب روح مبارک سے بدستور جاری ہیں اور روح پر فتوح سے ہمیشہ امت کی پرورش فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ فیض گنبد سے نور کی نہریں اور قوارے شرقاً و غرباً، شمالاً و جنوباً ہمہ وقت جاری ہیں۔ اور روح مبارک کی پرورش سے ہزار ہا غوث قطب ابدال و مجدد اور اولیاء اعیان ہوتے ہیں اور علماء کرام قال اللہ و قال الرسول کے چرچے کہ تبلیغ دین اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ اور یہ سب روحانی تصرفات سے ہے۔ "مخلص خضر یہ کرم"

② حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے جسم اور روح کے ساتھ علم، سمع، بصر اور ادراک سے علی الدوام علی الامتداد حیات ہیں اور اپنی اُسی ہیئت پر ہیں جس پر وفات سے پہلے تھے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہماری آنکھوں سے اس طرح پوشیدہ ہیں جس طرح نور کی لاکھاپنے اجساد سے زندہ ہونے کے باوجود ہمیں آنکھوں سے نظر نہیں آتے۔ مگر جسے اللہ تعالیٰ چاہے اُسے دکھا دیتے ہیں۔

خواجه تکرل شاہ نقشبندی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں "ذکر خیر" میں تحریر فرماتے ہیں۔

○ سابقین انبیاء و رسل علیہم السلام پر حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے ارشاد و ہدایت کا ظہور ہوتا اور جب ان کا وصال ہو جاتا تو اس حقیقت محمدیہ کا تعلق ان کے بدن سے ٹوٹ جاتا۔ اسی وجہ سے ان کی امتیں اپنے ہی دین کو بدل دیتیں کہ حقیقت محمدیہ کا تعلق جس طرح ذات رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے بعینہ وہی تعلق اب بعد وصال عالم برزخ میں بھی بدستور ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ دین اسلام غیر تبدیل ہے اسی تمام حقیقتوں کے جامع

وجہ سے قطبِ عرش ابدال اور اُتار دیا گیا، اُمت میں ہوتے ہیں اور اب کسی دوسری اُمت میں نہیں۔ ان سب اولیاء کا تعلق اسی حقیقتِ محمدیہ کے ساتھ ہوتا ہے اور اولیاء سے بھی بطفیل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ وہی تصرفات جاری ہوتے ہیں تبھی ان کی بقور زندہ ہیں۔ فیض و برکات کا منبع ہیں اور دین اسلام کے چشمے ہیں۔

☆ عقیدہ حیاتِ النبی اور ختمِ النبوت ﷺ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

① یہ دونوں جزو لاینفک ہیں۔ کسی ایک کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ حضور ﷺ حیاتِ جسمانی حقیقی اور حیاتِ برزخی سے متصف ہیں یعنی آپ ﷺ بالذات حیات سے متصف ہیں اور قیامت تک آپ ﷺ کا زمانہ ہے۔ سہ پہلے انہی کے دم قدم سے باغِ عالم میں بہار و نہ تھے عالم نہ تھا گردہ نہ ہوں عالم نہیں غنچے کا اوجھلے کے جو چککے دلی کے باغ میں کبکبیل بدو تک ان کی بوسے بھی محرم نہیں ② جو شخص دل سے محبت کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے اُس کے درود شریف کو جہری یا سبزی ہو چلی یا رخی ہو لسانی یا قلبی ہو قریب سے یا بعید مسافت سے ہو، آپ ﷺ اپنے کانوں سے شخص نفیس سنتے ہیں۔ اُس کو جانتے اور پہچانتے ہیں کثیر اخبارات، آثار، اولیاء کرام کے مشاہدات اور مومنین کے مشیرات سے روز روشن کی طرح واضح ہے جس میں اب کسی قسم کا ابہام یا احتفاء نہیں۔ لَعَنَ اللہُ شَرَّ الْفَعْدِ

☆ سیدی اجل مرشدی اکمل شمس المعارفین سرالکین السید نور الحسن شاہ بخاری نقشبندی مجددی قدسی بنو البکر نے اپنی کتاب "استطاب الإنسان فی القرآن" میں ارقام فرمایا۔

○ اب غور و فکر سے بفرمان ایزد متعال کا مطالعہ باعثِ رشد و ہدایت ہو گا۔ مولیٰ کریم نے آپ ﷺ کو "سراجاً منیراً" یعنی منور کر دینے والا آفتاب فرمایا ہے۔ اور مومنوں کی مثال کن ترنجِ استخراجِ ساطع یعنی نبات سے فرمائی۔ جس طرح عالم دنیا میں جہانیت کا زہر شمس کو منور فرمایا ہے اسی طرح روحانیت میں حضور ﷺ کو سراجاً منیراً سے نامزد فرمایا ہے۔ ہر چند یہ دونوں سورج مخلوق کے سردار اور قیاض ہیں۔ تا قیامت ان کا تصرف جاری و ساری ہے گا۔ سراجاً منیراً جو لغت میں اسم فاعل ہے ایک شخص اس سے لہجہ نکلا۔

ہے تو موافق ارشاد سیدنا ابوالقاسم علیہ السلام "وَاللّٰهُ مُعْطٍ وَرَافِعٌ اَنَا قَاسِمٌ وَرَافِعٌ
 اللہ بخیر عطا کرنے والا اور میں تقسیم کرنے والا ہوں۔ تاہم ط للملک یجوز علی الملک و
 ☆ سراجاً مُنیراً کے معنی منور کر دینے والے ہیں تو نص قطعی سے ثابت ہوا آپ
 باذن تعالیٰ مومنوں کے ضمیر کو منور کرنے والے ہیں۔ اور اُس فاعل حقیقی نے اپنے فعل کا اجراء
 حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمیر میں جاری کر دیا یا صحیح معنوں میں فاعل کی رُو سے مختار کر
 دیے اور اس کے خلاف خیال کرنا سراسر انکار کلام اللہ اور شہادت ایزد و متعال پر اعتراض
 ہے جو سراپا کفر پر مبنی ہے۔ مختصر طور پر اتنا کافی ہے کہ مطابق قرآن پاک تمام خیر و برکات
 ثواب و رحمت، توفیق و اطاعت اور وہائیت من اللہ ہی ہے اور اُس کی سبیل و
 صراط مستقیم ہادی و راہنما اپنی سُنت کے مطابق حضرت مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم
 کو بتایا اور سراجاً مُنیراً کا خطاب عطا فرمایا ہے۔ یعنی منور کر دینے والا سورج جس طرح وَالنَّیْنِ
 اَمْنُوْا اَشَدُّ حُبًّا لِلّٰہِ کے ضمن میں یُحِبُّہُمْ وہ کو اپنی نسبت سے منسوب
 ہے شہادتِ کلام نے قائم سے وہاں اشارہ کیا۔ جہاں علمی الفاظ پہنچنے سے قاصر ہوں۔ عزت "

علی اللہ بِحُجَّتِہٖ وکتاب ملوک ہے اور عطا کرنے والا اور تقسیم کرنے والے مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہاں دونوں
 جملوں میں ملحق تسمیہ ہے یعنی جو چیز جس کو اللہ بِحُجَّتِہٖ وکتاب نے عطا کی اُس کے تقسیم کرنے والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم
 ہیں جو جس کو عطا فرماتے اور فرماتے گے۔ ایزد ملوک سے ایزد الابد تک ظاہر و باطن مدح و جسم و عرش و عرش پر
 اور ارض و سما، ایمان و ایمان و ائیت و نعت، دنیا و آخرت اور حضرت مجتبیٰ یعنی جو کچھ جس جس کو عطا حضور
صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے دستِ کرم سے ملا کہ کیا قیام اللہ بِحُجَّتِہٖ وکتاب کی ذات ہے اور دستِ رحمت سے تقسیم کرنے
 والے آپ صلی اللہ علیہ وسلم " ہیں۔ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ وَبِالْحَقِّ اُخْرُوْا، اَحَقُّ بِالْقَبُوْلِ وَكَوْثَرِ الْجَهَنَّمَ ط
 کہ اللہ کی عزت سے جاہلیت اپنے دونوں منوں ارادہ الطرق بالصلال الی الطلوب کا اللہ بِحُجَّتِہٖ وکتاب نے
ہُدًی سورۃ البقرۃ کہی ہادی بنا کر سمجھوت فرمایا اور اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ میں عینی جاہلیت
 کی نفی ہے جبکہ توفیق جاہلیت اللہ تعالیٰ ہی سے ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم علی الاطلاق ہادی اور مکہ ہی ہیں۔
 کہ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۱۷۵ اور وہ لوگ جو ایمان لائے شدید جنت "حق" کہتے ہیں اللہ بِحُجَّتِہٖ وکتاب سے۔
 کہ سورۃ النّٰبئ آیت کریمہ ۵ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ اُن کا پیارا۔



کیا لیکن صراطِ مستقیم اور صحتِ حال کی روش سے اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُونِيْ عَلٰی
پر انحصار رکھا۔ اسی طرح نور و ہدایت کو اپنی طرف منسوب کیا۔ لیکن طریقت کے لحاظ سے
سراجِ شمس کو رہنما بنایا اور یہ سلسلہ سینہ بسینہ جاری رہے اور تاقیامت جاری و ساری
رہے گا۔
”انتہی سلم استید قریں سرہانہ“

قرآن پاک : پے سورۃ النور آیت کریمہ ۴۱

فَكَيْتَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ امَّةٍ
بِشَهِيدٍ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰؤُلَاءِ
شَهِيدًا
تو کیسے ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں
گے اور اے مجرب تہیں سب پر گواہ اور مجربان
بنکر لائیں گے۔

○ روز قیامت ہر نبی اپنی اپنی امت کے ایمان کفر، نفاق پر گواہی دیں گے تو اے محبوب چونکہ
تم نبی الانبیاء صلوات اللہ وسلامہ علیہم وسلم ہو اور سارے انبیاء آپ کی امت تو حضور پر نور
”جبرائیل علیہ السلام“ اُن پر گواہی کے درست ہونے کی شہادت دیں گے۔

حدیث پاک : بروایت شیخ الفراء ابی بن کعب رضی اللہ عنہما

○ فرماتے ہیں: مجھ پر نظر میں حضور صاحب القرآن ﷺ تشریف فرما تھے کہ مجھے فرمایا قرآن
من آؤیں نے تلاوت شروع کی جب جبہ بالا آیت کریمہ کو پڑھ چکا تو اچانک میری نظر حضور ﷺ
کے چہرہ اقدس پر پڑی تو دیکھا کہ حضور کی ماضی البصیر ویاطی والی دو چشمیں مبارک سے آنسو
موتی کی لڑیوں کی طرح جاری ہیں۔ یہ انہما ترشکروا امتان الہی سے تھا اور بطور تحدیثِ نعمت فرمایا
گیا۔ اَدُمَ وَمَنْ دُونَهُ تَحْتَ لِوَاٰحِیَ ”اس عظمت کا ظہور روز قیامت ہوگا۔ تمام انبیاء و
رسل اور نسبت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پانے والے نوادہ النور کے سایہ میں ہوں گے اور یہ
نسبت صرف درود شریف سے ملتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الشَّاهِدِ
الشَّهِيدِ السَّمُودِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

○ پے سورۃ النور آیت کریمہ ۴۱ کے مجرب تم فرمودہ کہ نوادہ النور کو دوست رکھتے ہو تو میرے فرمانبردار ہو جاؤ
○ پے سورۃ النور آیت کریمہ ۴۱ آٹھ نہ کسی طرف پھرتی نہ حد سے برصی یعنی جس نور کا دیدار مقصود تھا اُس
سے بہرہ مند ہوتے۔ دین بائیں کی طرف تھکت نہ ہوئے اور نہ مستحق کی دید سے آٹھ پھرتی اور نہ بے کوشش ہوئے۔

باب

روضة انوار

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عظمتِ مصطفیٰ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم

① تعظیمِ مصطفیٰ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم

قرآن پاک : پتہ سورۃ الفتح آیت ۸ - ۹

ہے شک ہم نے نہیں سمجھا مگر ناظر اور خوشی اور
دُرُستاً تاکہ تم اُسے لوگوں کے رسول پر ایمان لاؤ اور
رسول کی تعظیم و توقیر کرو اور مُسَبِّح شام اللہ کی پاکیزگی
بولو۔ "عزرائیل العرفان"

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَهِيدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا
لِّتُؤْمِنُوا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ
وَتُحِقُّ حُقُوقَهُ وَتُوقِرُوهُ وَتُسَبِّحُوهُ
بُحْرَةً وَأَصِيلًا

☆ تَعِزُّوهُ : عزت کرو آپ ﷺ کی۔ اس کا تعلق ظاہری ارکان اجسام
"سُورۃِ جسم" سے ہے اور ضمیرہ راجع ہے نبی اللہ کس "ﷺ" کی طرف ،
☆ تَوْقِرُوهُ : توقیر تعظیم کرو آپ ﷺ کی۔ اس کا تعلق باطن قلب سے ہے
☆ وَتُسَبِّحُوهُ : اور تسبیح پر حضور اللہ سبحانہ کی صُبح و شام یہاں ضمیرہ راجع ہے۔
اللہ وحدہ کی طرف اور بقولِ مبررہ ، تَوْقِرُوهُ وَتُعِزُّوهُ اَنْفِ سُبَّانِیْنِ تَعْلِیْمِ
تعظیم میں جہانہ کرو تَعِزُّوهُ : کی ضمیرہ راجع ہے نبی الہیہ ﷺ کی طرف یعنی
نبی الہیہ ﷺ کے صُبح و شام فضائل و کمالات بیان کرو۔ اور دُرُود شریف پڑھو۔
○ حضور ﷺ "عالم کائنات میں جمال و کمال ، علم و معرفت ، تعظیم و توقیر ، شہادت
فضائل اور فضائل میں سب افضل و اعلیٰ ہیں اور کارخانہ قدرت میں سب سے زیادہ واجب
التعظیم اور آپ کے وسیلہ جلیلہ سے بیشعین مستحق تعظیم ٹھہرے ۔

عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ "کی تعظیم فرض میں ہے جو محبتِ ادواب کے بغیر ناممکن ہے۔ توقیر وہی توقیر ہے جس کا مبداء
ادب ہر ادب تعظیم وہی تعظیم ہے جس کا منشاء محبت ہو۔ محبتِ ادواب سکھائی ہے اور ادب آداب۔ منہ غفرلہ

فَصَحَا الَّذِي مَمَّ مَعَهُ وَصَوَّرَهُ
فَإِنْ فَضَّلَ رَسُولُ اللَّهِ لَيْسَ لَهُ
حَدٌّ يَتَغَرَّبُ عَنْهُ فَاطْلُقْ فِيهِمْ
"قصیدہ بزمہ شریف"

① عظیم کے لیے قیام مُنت ہے۔

☆ سید القاسم العظیم فاطمہ الزکریا رضی اللہ تعالیٰ عنہا شکل و شمائل، عادات و اطوار اور حسن کردار میں سید عالم ﷺ کے سب سے زیادہ مشابہتیں۔ نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری پر آپ قیام فرماتیں اور حضور اقدس ﷺ کے کاشانہ اقدس میں حاضر ہوتیں تو آپ کھڑے ہو کر اکرام اور شفقت فرماتے اور سر کو بوسہ دیتے۔

☆ ایک مقام پر حضور ﷺ نے حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا اکرام فرماتے ہوئے فرمایا: **قَوْمُوا السِّتْرَ كُمْ أَوْ خَيْرُكُمْ لِيَأْنِي سِرْدَارِيَا** اپنے سے بہتر کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ یہ قول، فعلی مُنت ہے۔
"صحیح البخاری"

○ اپنے بزرگوں، علماء و مشائخ کے لیے قیام آداب مُنت سے ہے اور جو قیام سے تعلیم کا تعلق باطن قلب سے ہے۔ اور اعضاء جسمانی سے اس کا ظہور ہوتا ہے۔ "مُتَرَبِّحٌ تَحْتَ الشُّكُوفِ"

عہدہ آپ ﷺ کی ذات اقدس کے تجاہری باطنی کمالات سیرت اور صورت و درجہ کمال تک پہنچے ہوئے ہیں پھر خالق کائنات نے آپ کو بگزیہ کہ کے حبیب چُن لیا۔ بے شک رسول اللہ ﷺ کے فضل اور فیصلت کی کوئی حد نہیں کہ بولنے والا زبان فصاحت و بلاغت سے کچھ بیان کر سکے۔

☆ اس کے کسی بھی ماسب فیصلت کی آمد پر کھڑا ہونے کا احتیاب معلوم ہوتا ہے اور یہ قیام صرف کھڑا ہونا یا اُٹھنے کے معنی میں ہے اور وہ قیام جس سے شمع کیا گیا ہے وہ قیام کھڑے رہنے کے معنی میں ہے۔ یہاں اگر مقصود تعلیم دہنی یا بوجہ نقابت حکم ہوتا تو فرمایا جاتا **قَوْمُوا السِّتْرَ** پھر سواری سے اُتارنے کے لیے ایک دو آدمی کافی تھے نہ کہ سب کو گھم قیام ہوتا۔ معنی حضور رُخسَرُودِ مُتَعَلِّمِ عَلَیْمِ الْعِلْمِ وَالسَّلَام سے کئی مقامات پر یہ قیام ثابت ہے۔ فتح مکہ پر حضرت حکمران بن ابی جہل کے لیے قیام فرمایا اور حضرت عذی بن حاتم غالی جب بھی حاضر حضور رہتے تو قیام سے عزت افزائی فرماتے اور حضرت زید بن حارثہ، سیدہ ام البنین، حمیر اور حضرت حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے قیام ثابت ہے۔ بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور ﷺ نے باری شمس وال فاطمہ رضی اللہ عنہما کے لیے مُنت فرمایا۔
"عزیز عینی شام مشکوٰۃ المصابیح" ۹

"جلیل القدر موصیائی مری القاسم سید الاولوس حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بجا ہر عید شہادت دیا"

حاکم یا بادشاہ کے لئے ہوتا ہے کہ وہ تخت یا کرسی پر بیٹھا ہے اور نوکر چاکر خدمت میں ہاتھ باندھے ہمہ وقت ایسا وہ نہیں۔ ایسا طریق شاہانِ عالم اور افضیاء کا ہے جو سراسر مذہبِ موم اور خلافِ سنت ہے۔ ایسے قیام سے روکا گیا ہے۔

جلالہ شیخ الاسلام تاج الدین شمس جلیل القدر علماء شوافع سے ہیں۔ ایک مجلس میں ذکرِ پاک سن کر تعظیماً اٹھ کھڑے ہوئے ان کی متابعت میں سب لوگ بھی کھڑے ہو گئے فَاذْ اَقَامَ قُمْناً قِیَامًا تَعْظِیْمًا یہ قیام ذکرِ حبیب پر تھا اور تعظیم کے اس انداز سے مجلس پر ایک عجیب سرور اور نور چھا گیا۔ اور مابعد والوں کے لئے راۃِ ہدایت کی روشنی بکھیر گئے۔

جلالہ علامہ شہرہ فقیہ المہتمم البید محمد امین ابن علی بن شامی نے فتاویٰ شامی میں ارقام فرمایا۔
جرت عَادَةً کَثِیْرًا مِّنَ الذُّحٰی بِنِ اِذَا
تَمِیْمُوْا بِذِکْرِ وِلَادَتِہٖ "عَلَّیْہِ السَّلَامُ"
اَنْ یَّتَمُوْمَ تَعْظِیْمًا قَدْ اَسْتَحْسَنَ الْقِیَامُ
عِنْدَ ذِکْرِ مَوْلٰیہٖ وَ الشَّرِیْفَۃُ
مجلس میں یہ عادت کثرت سے جاری ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر مبارک جب سنتے ہیں تو تعظیماً کھڑے ہو جاتے ہیں اور مولودِ شریف میں قیام کر رہتے ہیں اور اسے مستحسن جانتے ہیں۔

○ اہلِ محبت و صاحبانِ ذوق و شوق "سَیِّدُنَا کَرِیْمٌ" صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھتے ہوئے قیام کرتے تو عجیب قلبی مسرت و روحی فرحت کا ظہور ہوتا۔ فَضْلًا لِّہُمَا لَا یُحْتَاجُ اِلَی الْبَیْکَانِ اس کے فضائل بیان کی حد سے باہر ہیں۔

فتویٰ از آئمہ اربعہ مجتہدین: وَ نَفَعَنَا اللہُ تَعَالٰی بِرُکَاۃِ عَلَیْہِ السَّلَامُ
☆ سرخ الفضلاء عبد الرحمن سرخ مفتی حنفیہ ☆ سید العلماء احمد و کمال مفتی شافعیہ
☆ اشرف العلماء مولانا محمد اشرف مفتی مالکیہ ☆ حسن العلماء سید حسن مفتی حنبلیہ

○ نیز فتاویٰ علماء الدین الموزرہ آفاض علینا اَنْوَارَہِمْ وَ ضَمِیْمَہِمْ سے ذکر مولد النبی الاعظم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر تعظیماً قیام مستحسن اور مستحب ہے۔ وَاللّٰہُ الْمَوْفِیُّ وَ بِہٖ نَسْتَعِیْنُ وَ صَلَّی اللہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا الْکَرِیْمِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖ وَ بَارَکَ وَ سَلَّمَ
☆ چشمہ زمزم، وہ مقدس چشمہ ہے جو سیدنا اسمعیل فریح اللہ علی نبینا وعلینہ الصلوٰۃ والسلام کی ایدہ میں سے پھوٹا۔ اس پانی نے آپ کے قدم مبارک جوڑے اور صوفیہ سہ جنوں نے اولادِ کرامت اللہ شقت رسول اللہ و اجماع و قیاس سے مسائل استنباط و استخراج کے وقت کی راہ ہر کی۔



اور عشاء اپنے اندر سویا۔ جس سے وہ مقدس ترین بن گیا۔ تاہم زمرم کی فضیلت ہے کہ ہر وقت اُس کا ذائقہ بدلتا رہتا ہے کسی وقت کھارا، کبھی بھارا کسی وقت نہایت شیریں اور آدھی رات کے بعد گائے کے تازہ دودھ کی طرح اور جس کسی کے پاس زمرم ہو اُسے نہ کسی غذا کی ضرورت ہے اور نہ دوا کی۔ اب زمرم کھانے کی جگہ کھانا اور پیے کی جگہ پینا اور ہر مرض کے لیے دوا شفا ہے اور جو کوئی جس نیت سے پیئے وہ مراد پوری ہو۔

☆ سیدنا عرفا روق اعظم "مراد رسول" صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک پیالہ پانی سے لبا لک بھر کر حاضر حضور ہو گئے۔ عرض کیا یا مَرْزُوقُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ آپ کو گواہ بنا کر اب زمرم اس لیے پیا ہوں کہ قیامت کے روز مجھے پیاس نہ لگے اور پھر درود پاک پڑھ کر پی گئے۔ ساتی کوثر ؑ نے فرمایا قیامت کے روز میرا عمر "رَضِیَ اللہُ عَنْہُ" پیاس سے محفوظ ہو گا۔ اب زمرم اور دُضُو کا بچا ہوا پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پینا سُنَّت ہے۔ اور یہ قیام پانی کی تعظیم کے لیے ہے۔ مومن اب زمرم پیٹ بھر کر پیتا اور بطور شکر درود شریف پڑھتا ہے ○ جس چیز کی نسبت اللہ سبحانہ کے مقبولان بارگاہ سے ہوا اُس کی تعظیم واجب ہے یہ ایک صاف شفاف چشمہ، سیدنا اَبُو بکر عَلَیْہِ السَّلَام کے قدموں کی ایڑیوں سے چھوٹا، اللہ سبحانہ کی طرف سے یہ صبر کا پھل تھا جس سے آپ نے پیا اور غسل کیا تو شفا پانی۔ سیدنا زمرم پاک کے لیے قَدْ جَعَلَ رَبِّکَ تَحْتِکَ سُرَّةَیَا چشمہ جاری ہوا یہ حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کی ایڑی مارنے سے چھوٹا۔ جس کا پانی نہایت شیریں تھا۔

○ وہ کتنا مبارک اور پاکیزہ چشمہ ہے۔ جس چشمہ کی نسبت اللہ سبحانہ کے پیاروں سے ہر گئی جس سے یہ فضیلت پایا اور اگر غیر اللہ، مومن و مومن اللہ کی طرف نسبت ہو تو اُس کی نہ کوئی عزت ہے اور نہ توقیر و تعظیم جیسے گنگا کا پانی۔ ان کی تعظیم بوجہ شبیہ کفار اور نسبت مومن و مومن اللہ حرام ہے۔ لیکن اس کا استعمال پینا، غسل کرنا وغیرہ جائز ہے۔

☆ حضرت سیدنا اسماعیل، سیدنا اَبُو بکر، سیدنا عمر عَلَیْہِمُ الصَّلَاۃُ وَالسَّلَام کو یہ چشمہ نہایت

پس سوا مرم آیت کریمہ ہے شک تیرے رب نے تیرے نیچے ایک نہر بہا دی ہے۔

عَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنْ اَبِی ہُرَیْرَةَ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یَقُولُ "مَاءُ زَمْرَمٍ حَرَامٌ"

فرماتے تو وضو کا بقیہ پانی تعظیماً کھڑے ہو کر پیتے اور اس سے شفا چاہتے۔ تو رب کریم شفا عطا فرمادیتا۔ ﴿قَدْ عَلِمْنَا مَا تَنْهَوْنَ عَنْهُ وَيَعْلَمُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ﴾

☆ امام ربانی سرکار محمد اعظم الشیخ احمد نقشبندی قدس سرہ الفریزہ کا کمال تقویٰ :-

آپ نے دورانِ سفر وضو کے لئے پانی طلب فرمایا۔ کسی نے دریائے گنگا کا پانی پیش کر دیا تو آپ نے فرمایا وضو کرنے اور پینے میں ایک قسم کے پانی کی تعظیم ہے چونکہ کفرستان ہند کے بڑے پست اس دریا کو مستبرک سمجھتے ہیں۔ لہذا ہم اس پانی سے استنجا کریں گے۔ وضو نہیں۔

☆ احادیثِ پاک : عمامہ سُنَّتْ لِذَمِّهِ دَائِمٌ اور مُرَكَّدَةٌ ہے۔

☆ سَدَّتِ الْعَمَامَةُ فَإِنَّ الْعَمَامَةَ
مِنْهَا هُمُ الْإِسْلَامُ ط
عمامہ باندھا کر یہ اسلام کی نشانی ہے۔ اور اس کی زینت۔

☆ الْعَمَامَةُ تَبْجَانُ الْمُسْلِمِينَ ط
عمامہ مسلمانوں کی عزت کے تاج ہیں۔

☆ مُطَاعِلِي قَارِي عَلَيْهِ الرَّحْمَةُ الْبَارِي نے شرح مشکوٰۃ الصّالحین میں فرمایا۔

لَمْ يَرَوْا رَأْيَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ
لَيْسَ قُلُوبُهُمْ بِغَيْرِ الْعَمَامَةِ ط
کسی نے نہیں دیکھا رسول اللہ ﷺ کو کسی نے نہیں دیکھا کہ عمامہ کے ٹوپی پہنی ہو۔

○ اصلاً مروی نہ ہوا کہ حضور ﷺ نے کبھی بغیر عمامہ کے صُرف ٹوپی ہی پہنی ہو۔ عمامہ کا سُنت ہونا سُنتِ متواتر سے ہے اور اس کا استحضاف از کفر ہے۔

☆ رَسُوْلُ جَبْرَائِلِ اٰلِیْنَ عَلَیْہِ السَّلَامُ عَمَامہ باندھ کر حضور ﷺ کے پاس تشریف لاتے عمامہ سفید۔ کالا اور سبز رنگ میں اہل احادیثِ مبارکہ سے ثابت ہیں۔ فتح مکہ معظمہ پر کالا عمامہ تھا اور قیامت کے روز مقامِ حضور پر سبز عمامہ ہوگا اور جمیعہ البارک کو سفید عمامہ باندھتے اور رضیہ عمامہ آپ کو پسند تھا۔ جبکہ حضور ﷺ کو سفید لباس مرعوب اور محبوب تھا۔

☆ تحفے : سفید عمامہ ۱۰۰ یہ سُنتِ مُرَكَّدَةٌ ہے اس کے باندھتے وقت

علیہ کلامِ ربّ شعا یر شیعہ مَرَدُک ہے۔ اولیاء نقشبندیہ مسنون طریقہ کے مطابق بیچ کل ٹوپی پر سفید دُشا باندھتے ہیں۔ بیچ کی نسبت بیچ تن پاک سے ہے اُس کی گرلائی کی نسبت سبز گلاب اور نیچے کی چچی کا نبات مالک کے حصار سے تیر ہے۔ یہ بیچ کل ٹوپی حقہ فتر ہے۔ اس پر دستار باندھا سُنت ہے۔ ۱۲ منہ



کھڑا ہونا یہ عظام کی تعظیم ہے۔ جب سے خلق خدا پر فی زمانہ نے اس سُنّتِ مبارکہ کو ترک کیا۔ اُن کی عزت جاتی رہی اُن کے لئے قرأت کی ٹوپیاں عقل پر حجاب بن کر رہ گئیں۔

☆ سفید داڑھی ہے۔ یہ دو تھکے شبِ معراج کو ربِّ العزت نے اپنے محبوبِ پاک شاہِ لولاک علیہ السلام کو اُمت کے لیے خطا فرمائے۔

○ حضرت یحییٰ بن اکثم رحمۃ اللہ علیہ ایک علیل القدر محدث گزرے ہیں۔ وصال کے بعد اپنے ایک محرمِ راز دوست کو خواب میں ملے تو اُس نے پوچھا کہ تے یحییٰ ساری زندگی تم نے قال اللہ وقال الرسول عز و جل علیہ السلام میں گزار دی۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں تیرا کیا حال ہے۔ کہا جب میں بارگاہِ کبریٰ میں پہنچا تو حکم ہوا۔ اے یحییٰ! مجھے بھی میرے محبوب کی کوئی حدیث سناؤ۔ عرض کیا اے کریم! تیرا فرمان "حدیثِ قدسی" ہے۔ "جس کی ڈاہڑی کے بال سفید ہوں گے میں اُسے روزِ قیامت عذاب نہیں دوں گا۔" ربِّ کریم نے فرمایا میرے محبوب نے سچ فرمایا۔ جا۔ میں نے تجھے بخش دیا اور میرے جنتِ النعیم میں داخل ہو جائے۔ رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ۔

علیہ سفید بالوں کی اللہ ربِّ العزت کے ہاں بڑی عزت ہے۔ مظلوم! بعض نام نہاد مفتی عظام و فضائل "حَضَب کو جائز قرار دینے والوں نے" نور کو ظلمت سے اور وجاہت کو قباحیت سے اور سفید داڑھی کو کالے رنگ سے کیوں بدل دیا۔ یہ کتنا جھوٹا اور قبیح فعل ہے۔ کالے حَضَب کو کس طریق سے بڑھیم اور مشرور قرار دے کر عجیب تاویلات کا دروازہ کھول دیا۔ حالانکہ یہ حرام ہے۔ جس کو مَعَاذَ اللہ سُنّتِ مکہ شریعت کے میں خوفِ خدا نہیں کرتے۔ اگر غور کریں تو بڑھاپے میں چہرے پر چھریاں اور نوجوانوں کی طرح کالی سیاہ رنگت کی گئی داڑھی یہ کتنا عجیب تماشا لگتا ہے۔ "يَا لَعَجَبًا" اور طرزِ یہ کہ خلافِ سُنّت داڑھی کے کٹانے سے تقویٰ کے انوار مضمود ہو جاتے ہیں۔ چہرہ قابلِ زیارت وہی ہوتا ہے۔ جس پر انوار سُنّت برس رہے ہوں۔ وَ اَلَسَلَّمَ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الرَّسُولَ ○ "کُلُّ صَاحِبٍ فِي رُوحِهِ مَرَّةً اَوْ اثْنَتَيْنِ"

جسے اولیاء ابدال نے حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ تم نے جنتِ بائیں میں اپنے مرتبہ سے بڑھ کر بھی کسی کو پایا ہے فرمایا اے ایک مرتبہ مجھے نبی شریف میں المحدث عبد الرزاق رحمۃ اللہ علیہ کے درسِ حدیث میں شریک تھا۔ انوارِ حدیث برس رہے تھے۔ اپنا کمر ہی نظر ایک آدمی پر پڑی۔ جو سرورِ انبیاء علیہم السلام کے حضور با اُوب دو زانو بیٹھا و نمود شریف پر لٹھ رہا تھا۔ میں اُس کے پاس گیا اور کہا کہ تیار ادرسں جو رہا ہے۔ تم مجھے یہ حاشیہ لکھو



نعت خوانی: صحابہ کرام حضرت عبداللہ بن رواحہؓ، زکریا بن ثابتؓ، کعب بن زبیرؓ، حنان بن ثابتؓ، انس بن مالکؓ، رضی اللہ عنہم عہد رسالت سے قیامت تک آنے والے نعت خواناں۔ نعت گویاں کے امام ہیں۔ حضور ﷺ کی زندگی میں اُن کے لئے مسجد نبوی میں منبر بچایا جاتا۔ جس پر آپ کھڑے ہو کر بارگاہ رسالت میں ہدیہ محبت نعت پیش کرتے اور آپ کھڑے ہو کر تعظیماً صفات رسالت بیان کرتے۔ جن کی تائید سیدنا جبرائیل علیہ السلام فرماتے اور حضور ﷺ آپ کو عطا فرماتے اور دعا میں دیتے یہ قیام عظمت نعت مبارک کے لئے ہے جو سنت سے ثابت ہے۔

ایک طرف اپنے نعتیہ کلام میں فضائل و خصائص بیان فرماتے اور دوسری طرف گفتار کے لایعنی اعتراضات الزامات کا بڑی شد و مد سے دندان شکن جواب دیتے۔ کتنے مبارک اشعار ہیں جو آج چودہ سو سال کے بعد بھی ایمان افروز اور سرور بخش ہیں۔ عظیم شاعر رسول کے لیے عظیم دعا فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اَيَّدْهُ حَسَنًا بِرُوحِ الْقُدُسِ
مَا دَامَ يُنَاقِضُكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

اے اللہ تجھ کو تائید فرما میرے حنان ابن ثابت کی سان جبرائیل سے جب تک وہ تیرے رسول کی مدد میں اور دشمنوں کے مضیقہ میں رہیں۔

○ وہ مبارک تعین جن کی تائید رب کریم نے دربار مصطفیٰ ﷺ میں رُوح القدس سے کی وہ کتنی عظیم ہیں۔ اَعَزَّ اللّٰهُ الْمَزِيْنَةَ لِمَرْكَةِ الدَّائِرَةِ وَجَدَّاهُ اللّٰهُ الْعَظِيْمُ ط

وَاحْسَنُ مِنْكَ لَمْ تَرْقُطْ عَيْنِي
وَاحْسَلُ مِنْكَ لَمْ تَلِدْ نِسْلًا
خُلِقْتَ مُبَرَّرًا مِنْ كُلِّ عَيْبٍ
كَأَنَّكَ قَدْ خُلِقْتَ كَمَا تَشَاءُ

بقرہ چالیستہ

چل کر میری پاک منور کرنے لگا تم جانو بارگاہ اوراق سے حدیث شریف تو حدیث حدیث والوں سے سن رہے ہو۔ میں نے کہا۔ اُس کی دلیل۔ فرمایا میرا نور فراموش نہ ہو۔ تم حضور علیہ السلام ہو۔ لہذا میں جان گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ بعض ولی ایسے بھی ہیں جن کے حق و مرتبہ کو میں نہ جاسکا لیکن وہ مجھے پہچانتے ہیں۔

دُعا ای کریں صدر قیامت کے سپاہی
اللہ رو بھی عمر گزار جائے گدا کی

وہ ہیں کو سٹے جو تیرے دامن میں چھپا ہو
شرم ہو وہ پاک پہ اہل ہاتھ اٹھا ہو

☆ درس قرآن پاک اور حدیث پاک :-

○ سیدنا ابومریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ بعد از نماز فجر یا قبل از نماز مغرب حضور نبی اُمّیؐ، خدا پانی و اشقٰیؐ ”تَعْلِيمُكَ لِي“ مسجد نبوی شریف میں درس ارشاد فرمایا کرتے۔ بعد ازاں جب تشریف لے جاتے تو ہم تعظیماً، اوباً آپ کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تا آنکہ آپ حجرہ منظرہ کے اندر داخل ہو جاتے۔ تو پھر ہم کسی دوسری طرف متوجہ ہوتے۔

☆ سلطان عثمان ترکی خاقان اول بانی خلافت عثمانیہ علیہ السلام ط
○ ایک دفعہ دوران سفر جنگل میں ایک جھونپڑی میں پناہ گزین ہوئے اور جب سونے لگے تو اچانک دیکھا کہ ایک طرف حامل شریف لٹکی ہوئی ہے۔ قرآن پاک کے ادب میں ساری رات کھڑے کھڑے گزار دی اور اس طرف پاؤں کرنا گوارہ نہ کیا تو ہاتھ غیب سے آواز آئی۔ اے عثمان! ہم نے تمہیں سارے عالم اسلام کی سلطنت عطا کی اسی طرح اس پر عمل کرنا۔ خلافت عثمانیہ میں شروکوں نے جو حسین شریض کی خدمات سرانجام دیں اور تعظیم ادب و احترام کو ملحوظ رکھا اور حضور ﷺ کے آثار مبارکہ اور تبرکات کی حفاظت اور درود و شریف پر موافقت کی یہ انہی کا حصہ تھا۔
”وَلَا تَكُنْ لِحَدِيثِهِ كَذِبًا“

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهِ
وَجَمَالِهِ وَكَمَالِهِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
② توقیر مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلِّمْ ط

☆ سیدنا امام بابک رضی اللہ عنہ جو مشہور محدث اور ائمہ مجتہدین سے ہیں۔ آپ حدیث رسول اللہ ﷺ کی تعظیم و بالغہ کی حد تک کرتے تھے۔ اول عمل فرماتے اور پھر فرش بچھا یا جاتا اور سند ٹھیک ہوتی۔ لوہان خوشبو شگفتی پھر منبر شریف پر بیٹھ کر کمال تعظیم و ادب سے حدیث پاک بیان فرماتے۔ کسی نے پوچھا۔ جناب! اتنا اہتمام کیوں کرتے تھے تو فرمایا تَعْلِيمًا وَاَذْبًا لِحَدِيثِ ط

☆ بعض اوقات آپ مدینۃ النبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلِّمْ کی گلیوں میں نوافل ادا فرماتے کسی نے پوچھا اس کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا ان متعدد گلیوں میں اس لئے نوافل پڑھتا ہوں

کہ میرا سجدہ اُس جگہ ہو جائے جہاں رسول اللہ ﷺ کے قدم اقدس لگے ہوں تو نقش کا صدقہ میرا سجدہ قبول ہو جائے۔ اللہ صلی وکرم علیہ وآلہ وصحبہ ط

لگاؤ شوق نہ گل کے عوض سجدے کی بجائے ہیں جہاں نقش قدم دیکھا وہیں سنگت میں پایا

○ حقیقت ہے کہ صاحب خلق عظیم ﷺ کی محبت، تعظیم اور اتباع سے ہی انسان عظیم بنتا ہے۔ صحابہ کرام میں فاروق اعظم، اویس بن عوف اعظم اور علی بن ابی طالب میں امام اعظم اور شریعت اور طریقت کے جامع البکرین، محمد و اعظم قلین اللہ استرہم ط
جہاں قرآن پاک : پتہ سورۃ النبیون آیت کریمہ ۸

وَاللّٰهُ الْعَزِيزُ الْوَهَّابُ وَالْمُؤْمِنِينَ | عَزَّتْ تَوَالُّہُ اور اُس کے رسول اور مسلمانوں کے لیے ہے
○ یہ شک عورتوں کا حقیقی مالک اور خالق اللہ عزوجل ہی ہے جو ذوالجلال والاکرام ہے لیکن اللہ عزوجل نے ساری عزتیں اپنے رسول عزیز و جلیل کے لئے پیدا کیں اور طرح طرح کی صفات، فضیلتوں، عظمتوں کے نیکنے ہرگز عورتوں کے یہ مرقع تاج سرور و سرور محبوب خلق ﷺ کے سر مبارک پر سجائے اور قیامت کے روز تمام عالم محشر کے سامنے عشت کبریٰ کا تاج مکمل اپنی صفات کے نور سے مزین کر کے مقامِ مہر پر اپنے دست رحمت سے محبوب کے سر پر رکھے گا۔ مؤمنین عورت کے جھنڈے ”رواہ احمد“ کے سایہ کے نیچے ہوں گے۔ ”اللّٰهُ یُعِزُّ مَنَآذِرَہُ وَالصَّوۃُ وَالسَّامِ عَلٰی جَنَیۡہِہُ وَاللّٰہُ وَصَحْبُہُ ط

○ منافقین اور اُن کی فزیرت کی لعنت ”سیدہ گزٹ“ میں عورت کیسے کہتے ہیں؟ اور یہ لفظ دلیل سہ کیا مضمون مراد لیا۔ ان ذلیل شلیل علیہ اللوم والشدیل طہرندوں نے رسول عزیز و جلیل ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و عنہم اللعنا کو مقامِ اویس فرور اور گرسے ہوئے ہی القاب شنیعہ منافقین کی موافقت طبع میں اپنی کتابوں میں لکھے۔ حالانکہ اللہ رب العزت نے اُن کے سروں پر تاج ﷺ کے اور تاج رضی اللہ عنہ کے

حکم انی ابی مثل منافق سے عظیم و کریم رسول ﷺ اور صحابہ کرام کے لئے کریم و کریم لکھا ”لَعَنَ اللّٰہُ قُلُوبَہِہُمَا وَجَہَہُمَا“ فی زمانہ کے بعض مُصَنِّفِین نے بھی یہ کلمہ نازیبا لکھ کر اپنے آپ کو اُس کا ہمراہ ثابت کیا ”اَلَا تَرَ اللّٰہُ یُعِزُّ ذٰلِکَ الْیَہُودَ“ اُن کی تصنیفات اُن کی گستاخانہ عبارات اور توہین آمیز کلمات کی آج بھی گواہ ہیں۔ اور صحابہ کرام ذوی الاحرام والہبہ استرہ اللہ العزیز و العزیز الذکرین کی عزت پر قرآن عزیز شاہ ہے۔ ”وَلٰکِنَّ الشُّکَّیۡنَ لَا یُعِزُّہُمُ اللّٰہُ“ پتہ سورۃ النور۔

سجائے ہیں اور حضرت اللہ علیہ السلام کی عزت کی دستان میں مومنوں کو عطا فرمیں۔

○ **رأس الشافعی** نے مؤرخہ مرسیع کے بعد ایک کسین جلیل القدر صحابی زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے سامنے یہی الفاظ کہے جس پر وحی الہی کا نزول ہوا۔ **لَیْسَ جَنَّ الْأَعْوَضُ مِنْهَا إِلَّا ذَلْ** منافقین نے اپنے لئے **أَعْوَضُ** کا لفظ لہا تھا۔ اس پر منافق کے بیٹے نے جو ایک شخص اور عظیم المرتبت صحابی تھے۔ باپ پر تلوار سونت لی اور کہا اے ابا کہہ میں ذلیل اور صحابہ عزت والے۔ اُس سے یہ الفاظ کہلوائے تو پھر چھوڑا۔ یہ بے محبت رسول کا مظاہرہ۔ لیکن وہ تو اپنے خبیث باطن اور قلبی مرض اور منافقت کا ثبوت بہم پہنچا چکا تھا۔ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد جلد ہی رئیس الشافعیس ابی بن سلول علیہ السلام کو رب کریم نے مدینہ منورہ اور اس دنیا سے نکال کر جہنم میں داخل کر دیا۔

☆ **بطل جلیل عالم** بطل سیدنا امام احمد بن حنبل از آخر مجتہدین رضی اللہ عنہما عطا ○ عباسی خلیفہ ماثون نے معتزہ کے فتنہ میں آپ کو خلق قرآن کے مسئلہ پر ایسے کوڑے مارے۔ کہ اگر وہ باغی کو بھی مارے جاتے تو وہ چنگھاڑا نہ تھا لیکن آپ نے صبر سے کام لیا اور قرآن عزیز کی عزت رکھ لی اور خاندانی آداب کا یہ عالم تھا جب خلیفہ متوکل نے معذرت خواہانہ آنداز اختیار کیا تو آپ نے فرمایا۔ جب مجھے کوڑا لگا تو جسم سے خلیفہ ہونے سے پہلے معاف کر دیتا تھا کوڑا مارنے والا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لکڑم چچا سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھا۔ رحمۃ اللہ رحمۃ وارستہ

☆ مشہور محدث عبد اللہ بن مبارک تلمیذ عزیز فقہیہ اعظم رضی اللہ عنہما عطا ○ فرماتے ہیں میں ایک دن سیدنا امام مالک کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ اس

عہ **بِئْسَ الْوَعْدُ** جیسے **لَیْسَ مِنْ شَعْرِ عَزْرَتِ** کا مالک اللہ عز و جل نے سن کر جانتا ہے عطا فرماتا ہے۔ عہ آپ جلیل القدر صحابی سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کو کہا کہ سخت جگہ اور نور چشم مستقر میں میں امام تھوڑے اور مشہور فقہیہ اعظم اور یکے از آخر مجتہدین تھے حضور دانا شجاع و غریب سلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کے علمی فضائل کی خبر کسی پیدائش سے پہلے ہی دے دی تھی۔ تھوڑے عرصہ میں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خبر پیش گئی۔ کا مصداق سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کو سمجھتے تھے۔ عہ



درس حدیث پاک بیان فرما رہے تھے یکدم آپ کا رنگ متغیر ہو گیا مگر آپ تسلسل حدیث پاک بدستور جاری رکھا۔ اور بیان فرماتے رہے یہاں تک کہ کئی مرتبہ ایسا ہوا جب کہ درس حدیث مبارک ختم ہوا تو دھماکی گئی تو میرے استفسار پر ارشاد فرمایا۔ آج مجھے پچھونے سولہ مرتبہ ڈنگ مارا ہے۔ لیکن میں نے رسول اللہ ﷺ کی حدیث پاک کی عزت و عظمت، اجلال و اکرام، ادب احترام کے باعث صبر کیا۔

○ ادب کا یہ عالم تھا ساری زندگی مدینہ منورہ میں گزار دی لیکن کبھی سواری نہیں کی فرماتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے۔ میں اس سرزمین میں گھوڑے پر سواری کروں۔ جس زمین پاک میں حضور اللہ کے محبوب ﷺ استراحت فرما رہے ہوں اور مدینہ منورہ سے محبت کا یہ عالم تھا۔ ساری زندگی صرف ایک دفعہ فریضہ حج کے لیے مکہ معظمہ گئے۔ ساری زندگی یہیں گزار دی کہ کہیں مدینہ منورہ سے باہر نہ آجائے اور محبوب بہت کریم "عز و جل" ﷺ کی آپ پر وہ نظر عنایت تھی کہ کبھی آپ اپنے مشاہدہ جمال جہاں آرا سے انہیں محروم نہیں رکھا خود ارشاد فرماتے ہیں۔

مَا بَشَّ لَيْلَةً إِلَّا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ
کئی رات ایسی تھیں گزرتی جس میں رسول کریم، ﷺ کی زیارت سے مستغنی نہ ہوتا ہوں۔

حدیث پاک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

يُوشِكُ النَّاسُ أَنْ يَنْصَرِفُوا إِلَى الْإِيمِلِ فِي حَلَبٍ أَوْ يَصِيدُوا فِي عَالِمٍ أَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَسِيحِيِّينَ
عنقریب لوگ طلب علم کے لیے لیا سفر کرتے ہوئے اونٹوں پر ان کے شفقت کی وجہ ان کے جگر گھل جائیں گے لیکن انہیں مدینہ منورہ کے عالم سے بڑھ کر کوئی عالم نہیں ملے گا۔

○ مشہور بزرگ ابو عبد اللہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔ "سُنْتُ خَيْرَ الْأَهَامِ"

○ میں نے ایک رات خواب میں دیکھا حضور رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد نبوی شریف میں جلوہ افروز ہیں اور امام مالک رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے کھڑے ہیں اور بہت سے لوگوں کا جھوم ہے۔ اور جمع کی کثرت کا کوئی شمار نہیں۔ یہ سون کا خواب، جنت کے فیضان کا حصہ ہے۔

عالم علوم اعلیٰین و انجمن اعلیٰین کے پاس کستوری رکھی ہوئی ہے۔ آپ تھکی بھر بھر کر سیدنا امام مالک رضی اللہ عنہ کو دے رہے ہیں اور آپ اس کستوری کو لوگوں میں تقسیم کر دیتے ہیں لوگ کستوری سے اپنی اپنی جھولیاں بھر رہے ہیں اور کستوری کی خوشبو سے مسجد نبوی اور دور دور سے آنے والے لوگوں سے خوشبو کی لہریں آرہی ہیں فَأَوَّلْتُ ذَٰلِكَ الْعِلْمَ وَ اِتِّبَاعَ الشُّعْبِ لَمْ يَكُنْ اس خواب کی تعبیر علم حدیث پاک اور اتباع سنت سے کی تعلیم کا بحال تھا اُس ذرا جلال کی کیفیت بھی ان نفوس قدسیہ کی ملاحظہ ہو۔

ایک دن قاضی القضاۃ امام ابو یوسف شاکر و رشید سیدنا امام عظیم رحمہما اللہ کی مجلس میں ذکر ہوا کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کدو بہت پسند تھا۔ ایک شخص نے کہا مَا اَنَا اِحْبَبُّهُ مَجھے تو پسند نہیں۔ آپ عیض و غضب سے آگ بول رہے تھے اور غور و غور سے فرمایا جِدِّدِ الْاِيْمَانِ وَلَا اَقْتُلَنَّكَ ابھی تجدید ایمان کر ورنہ تجھے قتل کر دوں گا۔ یہ غیرت ایمانی اور جذبہ عشق تھا۔ جو جلال سے ظاہر فرمایا۔

ایک نئی اللہ نے کدو شریف کھایا۔ لیکن پیٹ میں گڑبڑ ہو گئی تو فرمایا میرا معدہ خبیث ہو گیا ہے جو سنت رسول کو قبول نہیں کرتا۔ یہ نہیں فرمایا کہ کدو شریف خراب ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ ذَٰلِكَ ط

خواجہ خواجگان سید معین الدین امیر سیاحین علیہ السلام فرماتا کہ میں فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ مجلس میں وعظ فرما رہے تھے جب بھی دابنہ جانب نظر پڑتی تو ساتھ ہی تعظیماً کھڑے ہو جاتے۔ اسی طرح آپ دوران وعظ کئی مرتبہ کھڑے ہوئے بعد از اختتام مجلس کسی نے پوچھا تو فرمایا میری نظر جب بھی دربار مرشد پاک خواجہ خواجگان حضرت عثمان ہرکونی قدس سرہ الرحمٰنی کے روضہ پاک پر پڑتی تو ادب بجالاتے ہوئے تعظیماً کھڑا ہو جاتا تھا۔ کیونکہ مرشد کامل حیات و ممات میں واجب الشکر ہے بلکہ بعد از ممات زیادہ شکر تعظیم ہوتے ہیں اذلیاء کا ملین نے میدان محبت میں مرشد کے شہر کے کتوں کا بھی ادب کیا ہے۔ مرشد کا ادب و رجاء ولایت کی پہلی سطحی ہے۔

نہی صد دستہ ریحان پیش بلبل
نخوا اور خاطر شش جز نہ کہت گل

سہری نے کہ بعد از وصال آپ کی پیشانی پر نورانی الفاظ سے لکھا تھا اَمَّا مَا كُنْتَ فِي حُبِّ اللّٰهِ ط

☆ محبوب الہی الیہ نظام الدین اولیا چشتی دہلوی "برائوتی" فرماتے ہیں کہ :

○ ایک مرتبہ آپ شہر مریدین دہلی کی شاہراہ سے گزر رہے تھے اچانک سامنے ایک گناظر

آیا تو آپ ایک طرف ہٹ کر ادباً کھڑے ہو گئے۔ اُس کے چلے جانے کے بعد جب واپس

اپنی قیام گاہ پر پہنچے تو کسی نے عرض کیا۔ سرکار وہاں ادباً کھڑا ہونا چہ حکمت دارو؟ فرمایا ایک

گناظر آیا۔ ایسا کٹا ایک مرتبہ میں نے پاکپتن شریف کی گلی میں دیکھا تھا۔

اگر آپ نے سگ سے بوسم اے ناصح مزن طعنہ کو من چنداں کہوئے آشائے عیدہ ام اور

☆ صلوٰۃ وسلام محضور سید الانام صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

○ مدینہ منورہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً بارگاہِ رحمۃ الغلیبتی میں ملاحظہ فرمائیے کہ سامنے غلامانہ انداز

محبت میں ناز کی طرح ہاتھ باندھ کر اور تعظیماً کھڑے ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کیا جاتا ہے۔ تمام اُمت

کا اس پر اجماع ہے۔ بعد شیعین کہ یمن میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اور رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سلام عرض کرنا اُمتِ مسلمہ کا طریق ہے۔ بعض فقہاء تعالیٰ یہ سلسلہ تاقیامت

جاری و جاری رہے گا۔ عیضہ کہ سلام عرض کرنا قریشیہ تعظیم کے خلاف ہے۔

"بَلَّغْ أَحَدَ عَشْرَةَ كُنْ بَا"

الْأَمَّةُ صَلَّيْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ

الطَّيِّبِ الطَّلِيبِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ



سے سلطان الشہداء الیہ نظام الدین اولیا محبوب الہی، قطب الاقطاب بابا فرید الدین گنج شکر رحمۃ اللہ علیہ

ذالحد کے محبوب غلیظ تھے۔ دہلی میں آپ کے زمانہ میں مات بادشاہ گورے جو ملے ایک کے سب عقیدت مند تھے۔ آپ کے

لاکھوں مرید صادق اور سیکڑوں غلام تھے جو ولایت میں اکل تھے۔ آپ کے طوٹوٹات مبارکہ پر دو چھوٹے فرزند آلوداد امیر

مکن بھجری اور افضل آلوداد امیر خسرو علیہما السلام تھے جو آپ کے چیتے مرید اور غلیظ تھے جن کے متعلق آپ کا مشہور قول ہے کہ

روز قیامت مجھ سے رب تعالیٰ پوچھے گا کہ مجھ کو کون ایسا لائے تو میں امیر خسرو کو پیش کر دوں گا۔ چیتہ غلیظ

سلسلہ آپ کی طرف منسوب ہے۔ دہلی شریف میں آپ کا مزار حق میں مروج عوام و خواص ہے۔ "دولت انوار" کے

آپ روزِ آخرت فرمایا کرتے ہیں کہ میں نے خلیفہ اور مریدین کو دلائلِ شریعت کی اجازتیں عطا فرمائی کہ

اولیاءِ حقیقت نے اور شریف سے اہل بہشت کا لقب بارگاہِ محبوب متعلق اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پایا۔ ۱۴۰۲ھ کا بیان فرما

روضة الشاہ

باب



تَقْبِيلِ اسْمِ مُحَمَّدٍ

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

☆ قاضی عیاض علیہ الرحمۃ نے انشاء شریفِ حَقُّوقِ الْمُصْطَفٰیؐ میں فرمایا۔

○ جہاں اسمِ محمد علیہ الف الف صلوٰۃ و الف الف سلامت چارٹ، کتبہ، کھری، دیوار یا کاغذ پر لکھا جو وہاں ملائکہ کرام چاروں طرف ارد گرد حلقہ باندھ کر دُود و شریعت پڑھتے ہیں جب تک نامِ اقدس کی لکھائی کا نشان قائم ہے۔ چومتے ہیں اور اسمِ پاک کے ارد گرد طواف کرتے رہتے ہیں اور اظہارِ مُسْتَرْت کرتے ہیں۔

نامِ اقدس پر بوسہ :- آذان یا محفلِ ذکر میں نامِ اقدس سن کر جھومنا۔ اظہارِ مُسْتَرْت سے چومنا۔ بوسہ لینا یہ توفیر و تعظیم میں شامل ہے اور محبت کی دلیل، ایمان کی علامت ہے۔ بوسہ تین قسم ہے :-

۱۔ بوسہ شَفَقَت ۲۔ بوسہ اظہارِ محبت ۳۔ بوسہ عَظَمَت
حرفِ عام میں پیشانی اور سر کو چومنا بوسہ شَفَقَت اور محبت ہے۔ ہاتھ اور پاؤں کو چومنا بوسہ عَظَمَت ہے۔ بوسہ اظہارِ حقیقت کا ایک انداز ہوتا ہے۔
☆ بوسہ شَفَقَت مَنَلِیْ کُنْ فَکَانَ مَنَلِیْ مَرَسَدًا ﷺ جب سفر سے مدینہ منورہ میں داخل ہوتے تو سب سے پہلے اپنی پیاری بیٹی خاتونِ جنت سیدہ رضی اللہ عنہا کو ملنے کے لئے تشریف لے جاتے تو سیدہ اویا کھڑے ہو کر تعظیم بجا لاتیں اور استقبال کرتیں تو حضور ﷺ اپنی پیاری بیٹی کی پیشانی کو چومتے۔

○ سیدنا جعفر طیار رضی اللہ عنہ جب حبشہ سے مدینہ منورہ فتح بدر کے بعد پہنچے تو حضور ﷺ نے اُن کا اکرام کھڑے ہو کر کیا اور انتہائی خوشی اور مُسْتَرْت کا

انہار کرتے ہوئے فرمایا اللہ اعلم! مجھے فتح بدر کی خوشی زیادہ ہے یا جعفر رضی اللہ عنہ کی فتح کی اور حضور ﷺ نے اُن کی پیشانی کو آنکھوں کے درمیان بار بار چوما۔

☆ بوسہ محبت: سیدہ الحورین حضور ﷺ اپنے فراسوں کو کبھی کندھوں پر بٹھاتے اور کبھی گود لیتے اور کبھی اُن کو کھلاتے اور اُچھالتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے فراسوں کے رخسار کو چومتے اور کبھی ایسا بھی ہوتا کہ آپ حشیکین کو یمن کو منگوتے اور فرماتے مجھ کو ان سے جنت کی خوشبو آتی ہے۔ حق بے حشیکین کریمین باغِ مصطفوی کے دو جنتی خوشبودار پھول ہیں رانِ کلیوں اور پھولوں کی بہکت اور خوشبو سے سارا باغِ قدرت تہک رہا ہے اور اس تہک سے عزمین کے دماغِ معطر ہیں۔

جنت ہے اُن کے غلو سے جو پائے رنگت بُرائے گلے گل ہمارے گل سے ہے گل کو سوالِ گل
حشیکینِ اِدھر شمار، غنی و علی اُدھر، حشیکے ٹہنوں کا یمن و شمالِ گل
اُن دو کا صدقہ جن کو کہا میرے پھول میں ہے کیجئے رضا کو حشر میں خندانِ مثالِ گل
ہماری جانا فی الجنة حشیکین کریمین میرے جنت کے دو پھول ہیں "ادبِ اکبر"
وہ حشیکِ حسین ابنِ علی جن کی یاد سے کھلتی ہے دل کی کلی،
جب چومتے ہوں گے اُن کو پیائے نبی اس پیار کا عالم کیا ہوگا

○ بروایت سیدنا انس بن مالک: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

مَنْ أَحَبَّهُمَا فَقَدْ أَحَبَّنِي | جس نے ان سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت
وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ ط | کی اور جس نے مجھ سے محبت کی اُس نے اللہ سبحانہ سے محبت کی۔

○ دعاء حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ! جو ان سے محبت کرے تو ان سے محبت فرما۔
سَرَّادِمْ تَنْ سُلْطَانِ زَمْی پھول | کب پھول دہن پھول دقن پھول بدن پھول
دندان و لب و زلف مَرْخِ شَرِّ کے فدائی | میں دُرِّ عَدْنِ، لعلِ یمن، مشکِ ختمِ پھول
دل اپنا بھی شیدائی ہے اُس ناخنِ پا کا | اتنا بھی مٹر تو ہے، نہ اے چرخِ کہن پھول
کیا بات رضا اس چستانِ رسالت کی ہے
زہرا ہے کلی جس میں حسین اور حسن پھول
مَنْ لَدُنْكَ لَا يَلِيكَ

چشم بوسہ عظمت : سید المعظمین، نبی اطہر و اکرم ﷺ کے اسم گرامی کو سُنسن کر انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں پر لگانا اور درود شریف بھیجتا۔ محبت والوں کا نذرانہ اور تعظیم و ادب کا ایک انداز ہے۔ ابتداء میں سیدنا ابو البشر آدم صلی اللہ علیہ السلام اور صحابہ میں سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سنت ہے۔

سیدنا ابوخیرہ انصاری رضی اللہ عنہما حضور بارگاہ رسالت ہوئے تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ایک خواب دیکھا ہے کہ آپ کی چین مبارک کو چوم رہا ہوں تو مرکزِ محبت ﷺ نے بسمِ قرآن پڑھتے ہوئے فرمایا آؤ آکر اپنے خواب کی تعبیر پوری کرو تو وہ فرطِ شوق اور جذبیہ محبت سے بخود ہو گئے اور الہانہ انداز میں سید الکائنات محبوبِ کردار احمد نقیض ﷺ کی پیشانی کو چوم لیا۔ دیکھنے والوں نے عجیب منظر دیکھا اور کھنے والوں نے محبت و ادب سے کھا اور ماننے والوں نے تسلیمِ خم کر کے مانا۔ جب وفدِ انیس المذنبہ المنورہ حاضر ہوا تو وہ جلدی جلدی اپنی ساریوں سے اتر کر رسولِ کریم ﷺ کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور کبھی پاؤں مبارک کو چومتے تھے۔ یہ خوشی اور شہرت کے جذبات کا اظہار اور عظمت کے بوسے تھے۔

حافظ الحدیث ابوذر عہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں صحابہ کبار جب المذنبہ المنورہ کو واپس آتے تو وہ جلد از جلد اپنی ساریوں سے اتر کر رسول اللہ ﷺ کے ہاتھوں کو بوسے دیتے اور چومتے تھے اور اپنے ہاتھ چہروں پر پھیرتے۔ "سُنن ابوداؤد" ہر وہ چیز جو آپ ﷺ کی ذاتِ اقدس سے مُس ہو گئی۔ آنکھوں سے لگانا اور اس محبت کرنا۔ طغری شریف کو گھر میں آویزاں کرنا اور ہاتھوں کو مُس کر کے چہرہ پر مٹا چومنا اور درود شریف پڑھنا آدابِ عزت و عظمت کے رُمرہ میں آتا ہے۔

حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام سے لعزش ہوئی تو آپ نے تین سو سال تک برجِ سیا آسمان کی طرف سر نہ اٹھایا اور آپ کے آنسو تمام زمین و آسمان کے آنسوؤں سے نیا وہ ہیں۔ اگرچہ حضرت داؤد علیہ السلام کثیر البکاء تھے۔ رب کریم نے رحم فرمایا۔

قرآن پاک : پ سورۃ النورہ آیت کریمہ ۲۷

مقبول شام و صبح کی شہادت دے کے بزرگِ دی گئی۔ ۱۳۷۲ عہ غفرۃ الذنب



کی زیارت سے مستفیض فرما تو رب کریم نے جو ان کی پیشانی میں نور محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام جلوہ گر تھا ہاتھ کے انگوٹھوں کے ناخن میں منقش فرمایا تو حضرت آدم علیہ السلام نے چوم کر اپنی آنکھوں پر لگایا اور کہا قرۃ عینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ حکمت نور تیرے۔ سیدنا آدم علیہ السلام کا لباس طیعت جنت میں ہی تھا۔ جب دنیا میں تشریف لائے تو یہ لباس اُتار دیا گیا اور نشانی کے طور پر انگلیوں پر باقی رکھا تاکہ لباس کی یاد رہے اس جنتی لباس میں نور محمدی ﷺ کو منقش فرمایا تو آپ نے دودھ شریف پڑھ کر محبت سے بوسہ دیا ہم نبی پاک ﷺ کے نام اقدس کو جنتی خلاق میں چوستے ہیں۔ جیسے کعبۃ اللہ میں زائر جنتی حجر اسود کو چوستے ہیں اور باقی تمام کعبۃ اللہ کو نہیں چوما جاتا۔ حجر اسود کعبۃ اللہ میں نصب ہے اور ناخن جنتی لباس کی یادگار ہر مومن کے پاس ہے۔ حجر اسود جنتی ناخن لباس جنتی اور حجرہ تقالی یہ مومن بھی جنتی ہے۔ "روح البیان"

☆ سند البقرہ دس کی حدیث پاک بروایت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہما۔
○ آپ نے آذان میں نام اقدس سن کر انگوٹھوں کے ناخنوں کو بوسہ دے کر آنکھوں پر پھیرا تو رسول اللہ ﷺ نے دیکھ کر خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ فَتَلَ مِثْلَ مَا فَتَلَ حَبِيبِي فَقَدْ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي ۖ
○ جامع امور و کثر العباد میں ہے۔
جو ایسا کرے جیسا میرے "حبیب" پیارے نے کیا تو اس پر میری شفاعت حلال ہوگئی۔

حَبَابَةُ ۖ يَكُونُ لَهُ قَلْبَانِ فِي الْجَنَّةِ ۖ
○ جو ایسا کرے رسول اللہ ﷺ اس کو جنت میں مانتے جائیں گے۔

○ علامہ مہرستانی شرح المکیہ میں بحوالہ کثر العباد از ابن عیینہ رفع اللہ ذبحۃ فرمایا۔
○ حضرت رسول پاک ﷺ در آمد و ابوبکر رضی اللہ عنہما طہرا باہن چشم خود مسح کر دے کہ قرۃ عینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔
○ حضرت رسول پاک ﷺ "مسجد نبوی شریف میں تشریف لائے اور سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہما نے انگوٹھے کے ناخن چوم کر آنکھوں پر لگایا اور پڑھا قرۃ عینی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جب

مَرْحَبًا بِحَبِيبِي وَ قُرَّةَ عَيْنِي مُحَمَّدٍ
بْنِ عَبْدِ اللَّهِ " بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ثُمَّ يَقُولُ
أَبَاهُمَا مَعَهُ وَيَجْعَلُهُمَا عَلَى عَيْنَيْهِ
لَوْ يَكُونُ وَلَوْ يَرْمَدُ ط

کر انگوٹوں پر لگائے اور پڑھے قُرَّةَ عَيْنِي بَلَد
يَا رَسُولَ اللَّهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ " بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
قرنہ وہ اندھا ہوگا اور نہ ہی کوئی بیماری انگوٹوں کو
لگے گی۔

احادیث پاک : بروایت حضرت ابوہریرۃ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَسُولُهُ عَنْهُ ط

سَيِّدُنَا الْبَكْرُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ وَرَسُولُهُ عَنْهُ الْاَنْكَلِيُّونَ كَوْحُومُ كَرَانِغُولوں سے لگاتے
قر پڑھتے۔ (یہ دعا انگلیوں کو انگوٹوں سے اٹھاتے ہوئے پڑھے۔ مؤلف)

میں راضی ہوں کہ اللہ میرا رب ہے اور اسلام میرا دین
اور قرآن میرا امام اور سیدنا محمد " بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط
میرے نبی ہیں۔

رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِينًا
وَ بِالْقُرْآنِ اِمَامًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

ایک اور روایت میں ہے۔ " نبی پاک صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔

ایمان کا ذائقہ اُس نے چکھا۔ جو اللہ کے رب
بھونے پر اسلام کے دین بھونے پر اور محمد صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
کے رسول بھونے پر راضی ہو گیا۔

ذَاقَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ مَنْ رَضِيَ بِاللَّهِ
رَبًّا وَ بِالْاِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ
رَسُولًا " صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ط

اور جو شخص آذان سن کر یہ دعا پڑھے تو اُس کی زندگی کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

ایک روایت میں ہے۔ سیدنا ابوالخیر اس غرض نبی اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

مَرْحَبًا بِحَبِيبِي وَ قُرَّةَ عَيْنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
☆ بروایت سیدنا امام حسن رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فرمایا کہ یوں کہے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قُرَّةَ عَيْنِي بَلَد يَا رَسُولَ اللَّهِ مَسْعُوحِي بِالنَّبِيِّ
وَ الْبَصِيرِ ط (وَالرُّدْجِ وَ النَجْدِ کے الفاظ بھی کہے۔ مؤلف)
☆ ایک روایت میں یوں کہے۔

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ
يَا حَبِيبَ قَلْبِي وَ يَا مُؤْتِي الْبَصَرِ وَ يَا قُرَّةَ عَيْنِي ط صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَ سَلِّمْ ط
- غیر یقین فی تکمیل النجاشی کا مطالعہ کریں۔

☆ ایک روایت میں ہے کہ یوں کہے۔

اَللّٰهُمَّ الْخَفِيفُ الْخَفِيّ وَفَوْزُهَا بِسُرُكَةِ حَدِّقَتِي مَنَّكَ وَشَوَّلِي اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلِّمْ
○ تَقْبِيلُ الْاِيْمَانِيْنَ مَجْبُوبُ مُتَحَنِّنٍ اور مُنْتَبِهٍ ہے۔

☆ اس عمل میں مومن کے لیے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہے اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف بھی۔ اللہ عزوجل کی اطاعت اور اُس کی ذات سے دُعا بھی۔ ذکر رُوحِ عبادت ہے اور دُعا مغزِ عبادت اور درود شریف مومن کا ایمان اور ایمان کی جان اور جان کی رُوح ہے مومن اس عمل مبارک سے مجبوب بن جاتا ہے۔
"نہجۃ السلاسل امام احمد رضا"

☆ "تحلیہ" میں حافظ ابو نعیم علیہ الرحمۃ سے مروی ہے کہ ایک مسطح نامی یہودی نے تورات پاک میں اسم پاک محمد ﷺ دیکھا اور تعریف پر بھی تو عقیدت و محبت سے چوم لیا جب وہ فوت ہوا تو رب کریم نے موسیٰ علیہ السلام کو وحی کی اُس کی جا کر تجمیز و تحفین کر کے جنازہ خود پڑھائیں عرض کیا اے اللہ الخلیل! وہ تو ایسا ایسا تھا یعنی فاروقِ فاجر تھا فرمایا اے میرے پیارے موسیٰ علیہ السلام اُس نے تورات شریف میں میرے مجبوب کا نام پاک دیکھا تو بختِ اوب سے چرما اور اکھوں سے لگا کر درود شریف پڑھا اُس کی یہ ادا مجھے پسند آگئی تو میں نے اُس کے سارے گناہ مُصاف کر دیئے اور ایمان کی دولت عطا کر دی اب بختِ عدن اُس کا مقام ہے۔ تو موسیٰ علیہ السلام نے رب رحم کے حکم پر ایسا ہی کیا۔

☆ حضور ﷺ کا اسم پاک محمد ﷺ کو انبیاء و مرسلین علیہم الصلوٰۃ والسلام نے چرما اور اکھوں سے لگایا اور درود شریف کو اپنا وسیلہ بنایا اور اُمتِ ناس نام مبارک سے اپنے قلوب کو تسکین دی اور بیماریوں سے شفا چاہی اور ملی۔ اور یہ بوسہ عظمتِ جنّتی ہونے کی علامت ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلِّمْ

☆ تَقْبِيلُ الْاِيْمَانِيْنَ کے اس مبارک عمل کا انکار کرتے ہوئے بعض مجبوبین غَدَّ اَہْمُ اللّٰہ نے اپنی کتاب نامعلوم میں رد "منتر" لکھا ہے۔ اَعَاذَنَا اللّٰہ عَنْ ذٰلِكَ الرَّهَقَاتِ وَالْخَرَقَاتِ ط اعلیٰ حضرت اُس کا تعاقب کرتے ہوئے منہید سے پوچھتے ہیں کہ کوئی اپنی اکھوں کا علاج جالینوسس کا سیاف اور این سینا کی سلائی سے کرتا ہے۔ اور ایک مسلمان سے عقلی استدلال مرایۃ اعتقاد اہل بیت علیہم السلام کا منظر ہو۔
سہ الذمائم الخبائث ط



اسم الہی "نور" اور مخلوق نور "درو شریف" سے کہتا ہے کیا یہ دونوں برابر ہیں ؟
 ○ فی حیات النبی کفر ط تو وہ بہوت ہو کر رہ گیا۔ پھر اس کا جواب بھی خود ہی دیتے ہیں کہ کہاں جالیئوس اور این سینا ؟ کہاں کلام اللہ کا نور انہادی اور اسماء الہی کے توکل سے شفا ؟ قل هل یتوئی الاضیاء ما فرادو کیا اندھا اور بینا برابر ہیں ؟
 ★ منہیہ بعد ان آیت مبارکہ قولہ ما قولی و نصیلہ جہنم و ساعۃ مصیبتہ ط
 کی طبعی خطا بقست اور عتیر سبیل المؤمنین ط کی بناء پر واصل جہنم ہو گیا اور جہنم بہت بڑا مکان ہے۔ ہذا هو الحق و الحق اقوال الحق بالقبول و لکنہ بالجهنم ط
 الحمد للہ اہل البرکات فرمایا فرمادی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

| | |
|------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------|
| قد اثنوا علی جوارہ العلی بالحديث الضعیف فی فضائل الاعمال ط | تحقیق محمد کا اس بات پر اتفاق ہے فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر بھی عمل جائز ہے۔ |
|------------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------------------------------|

مہمور محدث فقیر صحابی حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔
 ما راہ المسلمون حنا فهو عند اللہ حسن ط تو وہ اسی ط فکرو با بن مسعود حجة و اما ما یقول اللہ تعالیٰ عندہ
 علامہ احمد ابن حنبل شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو ہر منظم فی زیارات قبر النبی المکرم میں فرماتے ہیں۔

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| تعلیم النبی ﷺ بجمع اربع تعلیم وہ جس میں شراکت فی الامور نہ ہو، امر متضمن ہے اس شخص کے نزدیک جس کی انکھوں کو اللہ کھلا نہ نے نور بخشا۔ | تعلیم النبی ﷺ "بجمع" بجمع الانوار التعلیم الی لیس فیہا مشارکۃ اللہ تعالیٰ فی الالوہیۃ امر متحسین عند من نور اللہ انصارہم |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

صلہ پٹ سورۃ النساء آیت کریمہ ۵۵ ہم اُس کے حال پر پھوڑ دیں گے اور اُس کو دوزخ میں داخل کریں گے کیا یہی بڑی جگہ ملے گی۔ یہ جو مسلمانوں کی راہ سے جدا چلے۔
 حضرت علی رضی اللہ عنہ سے امام تعلیم و تحریم میں حضرت شریح اور طلب دیں ہے انکے بغیر ایمان ایمان نہیں، اسلام اسلام نہیں یہ
 و اما ما یقول اللہ تعالیٰ عندہ
 و اما ما یقول اللہ تعالیٰ عندہ

☆ فقیر غیر ذرا المولیٰ القدر کہتا ہے۔

○ تفسیر اللہ باری کے مسئلہ میں صرف انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر لگانا ہی کافی نہیں بلکہ زبان سے درود شریف پڑھے یہ ایک مبارک عمل ہے جو اس پر بلا و مست کرے گا وہ اندھا۔ چنبا اور ہر قسم کے آشوب چشم سے محفوظ ہوگا۔ یہاں درود شریف وہی کام کرتا ہے جو قمیص بیدنا یوسفؑ نے دیدار بیدنا یعقوبؑ کے لیے کیا تھا۔ وہاں محبوبؑ یوسفؑ کریمؑ تھے اور یہاں محبوبؑ کریمؑ مصطفیٰؐ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وسلم تھے۔ وہاں نور آنکھوں میں آیا یہاں نور قلب و نظر میں۔ اَللّٰهُمَّ قُوْنَا قُلُوْبَنَا وَعَيْنَنَا بِحَقِّكَ الْكَرِيْمِ عَلَيْكَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ ط قمیص کا نور محبوبؑ مصطفیٰؐ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ وسلم کے نور کا جلوہ تھا۔ "مَرْبُوبُ الْمُتَّقِیْنَ" ☆ علامہ الشیخ علی الضحیدی قدس سرہ کا عمل مبارک۔

○ شیخ القرآن نور الدین خراسانی فرماتے ہیں کہ میں آذان کے وقت آپؐ بلا تو انہوں نے کلمہ شہادت میں اسم پاک محمدؐ ﷺ سنا تو دونوں انگوٹھوں کے ناخن چوم کر آنکھوں سے لگائے تو میں نے دریافت کیا تو فرمایا میں یہ عمل مبارک کیا کرتا تھا۔ پھر چھوڑ دیا تو میری دونوں آنکھیں خراب ہو گئیں۔ تو میں ایک دن خواب میں رسول اللہ ﷺ کے جمال جہاں آباد سے مشرف ہوا تو آپؐ ﷺ نے فرمایا آذان میں میرے اسم مبارک پر انگلیوں کو چوم کر آنکھوں سے لگانا اور درود شریف پڑھنا کیوں چھوڑ دیا ہے۔ جب بیدار ہوا تو میں نے وہی عمل عجت کیا تو فی الفور میری آنکھیں تندرست ہو گئیں۔

قَدْ شَكَرَ الْغَيْنُ هَوْنَهُ الشَّمْسُ مِنْ زَمَانٍ
وَإِنْ شَكَرَ الْغَيْنُ طَعْمَ الْمَاءِ مِنْ سَقَمٍ
إِذَا مَا مَضَىٰ وَوَدَّتْ فَكَيْفَ خَلَقِ
مَرَاتِبُ مِنْ تَعَالَىٰ أَيْ تَرَابِ

علامہ عرب شریف میں مصری یعنی اردو بخاری جب آپؐ میں ملتے ہیں تو مصافحہ کے بعد آپؐ میں گزروں اور بخاراؤں پر بوسوں کا تبادلہ کرتے دکھایا گیا ہے۔ یہ اظہار محبت کا ایک طریق ہے۔ علامہ تحقیق حیا رکھ کر شہرہ کی روشنی اچھی نہیں لگتی اور بیمار آدمی کو پانی کا ذرا لقمہ کڑوا عیسوس ہوتا ہے۔ میرے نعل، آنکھ کے ذیل میں زردا آشوب چشم ہوا تو اس کا سر مراؤ تراب کے نعلین کی خاک ہے۔

حجر اسود :- حجر اسود کو کعبۃ اللہ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے دست مبارک سے نصب فرمایا تھا طواف کی ابتداء یہیں سے ہوتی ہے۔ یہ ایک مٹی پتھر ہے جو کہ حضرت آدم جی علیہ السلام جنت سے لائے اور اُس کے نور سے حرم پاک روشن رہتا۔ حجر اسود کو بوسہ دینے کے کثیر فضائل احادیث پاک کی کتب میں موجود ہیں۔ اگر کثرتِ ارشاد عام کی وجہ سے بوسہ نہ دے سکے تو اسلام کافی ہے۔ اسلام ہو یا بوسہ ہر دو صورتوں میں جب مومن کے ہوش اُس سے مَس ہوتے ہیں۔ تو وہ اس کی زندگی کے تمام گناہوں کو یسارے اور ایسا پاک صاف کر دیتا ہے جیسا آج ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہو۔ صحابہ کرام کی کثیر جماعت نے رسول اللہ ﷺ کو حجر اسود کا بوسہ لیتے دیکھا اور ساتھ ہی یہ ارشاد فرماتے سنا کہ حجر اسود، دُودِ صحر کی طرح سفید تھا۔ ابن آدم کے گناہوں نے اسے کالا کر دیا اسی وجہ سے حجر اسود کے نام سے موسوم ہو گیا۔ بوسہ کے وقت یہ دُودِ شریف پڑھے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

○ قاضی ثناء اللہ نقشبندی مجددی "پانی پتی" علیہ الرحمۃ تفسیر نظہری میں فرماتے ہیں۔ جب سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ آپ کو لے کر کعبۃ اللہ میں آئیں تو تمام نبیوں نے تعظیماً جھکا دیئے۔ اور کعبۃ مُشرکہ بھی تعظیم کے لیے جھک جاتا تھا۔

جَاءَتْ بِهِ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ
لَتَقْبَلَهُ فَخَرَّجَ مِنْ مَكَانِهِ حَتَّى
لَا تَبْقَى بِوَجْهِهِ الْكَرِيمِ ط

اور جب وہ سید عالم ﷺ کو گود میں اٹھا کر حجر اسود کے پاس آئیں تو حجر اسود نے آگے بڑھ کر اکرام کیا اور آپ کے چہرہ انور کو چوم لیا۔

سہ حجر اسود کی بجز مٹی کرنے والے قرابہ مانند اور ہر آئینہ بڑی موت مرے۔ تاریخ مذکورہ نظر

علہ ہاتھ بالاضعی سے حجر اسود کی طرف اشارہ کر کے ہاتھ بالاضعی کو چومنا اسلام ہے۔ حضور ﷺ کی ولادت باسعادت پر کعبۃ اللہ کا آپ ﷺ کے گھر کی سمت تعظیماً جھکا اور سجدہ کرنا باطلہ منجورہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ مولود کعبہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت پاک پر گریبانوں سے کعبۃ اللہ کا چھٹنا اور سیدہ والدہ ماجدہ کا داخل ہونا ثابت ہے۔ ۱۲ مہینہ مکہ مکرمہ میں رہا۔

روزی اقل ازواج سے حریفیاق "اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَالْمَوَاجِلُۃُ کَالِیَاغیا تھا۔ وہ عہد نامہ بطور ضمانت اس میں رکھ دیا گیا اور اس حجر اکسو کے انوار قلب مومن میں رکھے گئے تھے مرن اُن انوار سے کبھی چلا آتا ہے اور پروانہ وار قربان ہوتا اور چمکتا ہے۔

☆ محدث جلیل ابو عبد اللہ حاکم علیہ الرحمۃ کی ایک روایت ہے۔ ”مستند“

○ سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے طواف کرتے وقت حجرِ اسود کو ٹھٹھایا ہو کر فرمایا اے حجرِ اسود میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے۔ نہ تو نفع دے سکتا ہے اور نہ نقصان اگر تجھے رسول اللہ ﷺ کو چومتے نہ دیکھا جوتا تو تجھے ہرگز نہ چومتا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے طواف کی حالت میں سنا تو فرمایا اے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ حجرِ اسود نافع بھی اور ضار بھی۔ قیامت کے روز اللہ تبارک تعالیٰ اس کو دو سونگھیں اور زبانِ عطا فرمانے گا اور وہ خوشنہیں جنہوں نے اس کو امان اور خلاص کے ساتھ چڑھا۔ یہ اُن کو شہادت اور شفاعت سے نوازے گا۔

☆ اَحْمَدُ الْاِسْحَابِ مُزَنِّنِ الزَّيْفِ وَالْحَرَابِ سَيِّدِ نَاغَمِ قَارُونِ عَظِيمِ رَحِمَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُ نَفَرَمَايَا۔
 لَا اَبْقَانِي اللهُ بِاَرْضٍ لَّتْ فِيْهَا | اَللّٰهُ تَعَالٰی مَجْهِيْ اَسْمٰوِيْنَ نِيْلٍ رَكْعَةٍ جِهَانِ اَبِ
 يَا اَجَابَتَكَن ط | اے اَبُو اَحْسَن نہ ہوں۔

○ حجر اسود جو شعارِ اللہ سے ہے اس کی تعظیم اللہ سبحانہ کی تعظیم ہے۔ حرم کعبۃ اللہ المشرفہ میں رسول اللہ ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ کے کر اس کے شرف کو بڑھا دیا اور اس کی فضیلت کو ظاہر کر دیا اور اُمتِ مغمورہ کو اپنے عمل سے بتا دیا یہ ایک محض تخریب نہیں بلکہ یہ جنتی یا قوت ہے جو اس ظاہری لبادہ میں آیا اور اُمت کو دعوتِ بوسہ دی۔ حرم کعبۃ مشرفہ کا وہ تخریب جس کو رسول اللہ ﷺ نے جوڑا اور وہ مدینہ منورہ حرم نبوی کے تخریب ہیں۔

کہاں ایسے نصیب آؤ گا کہ جو اس کو دے
 یہاں کے شخصوں نے پاؤں تلے سے اٹھ کر کے

★ یاد رہے! یوچنا اور چوٹا ہے اور چوٹا اور فرق میں ہے۔ لہذا عبادت ہے اور چوٹا تعظیم اور غیر اللہ کی عبادت مطلقاً حرام ہے اور کفر ہے۔ اور ہم محمد اکو اور نام اقدس کو چوٹتے ہیں۔

یہیں ٹوچتے نہیں۔ ہم تبرکات کی زیارت کرتے ہیں عبادت نہیں۔ زیارت اور چوٹنا سنت
صحابہ سے۔ اور صحابہ کی سنت، سنت مستعملہ ہے۔

☆ کعبۃ اللہ الشرف کے صحن حرم میں جتنا جوہم حجر اسود کے پاس ہوتا ہے اتنا کہیں نہیں ہوتا
یہ حجر اسود کی عظمت شان کی دلیل ہے۔ مقام ابراہیم بھی ایک خشتی تھا کہ جسے جہاں جوہم ریت کی
کو سجدے کرتا ہے۔ یہ نقش قدم خلیل کا فیض ہے کہ اس مقام پر کوئی نہیں کی پیشانیوں میں سجھے
چلتے ہیں اور وہ سجدہ کے لئے تڑپتے ہیں اور نوازل ادا کرتے رہتے ہیں۔

کبھی تو اسے حقیقت نظر آلباس مجاز میں
ہزاروں سجدے تڑپ لے نہیں میری جبین نیانے

☆ عبادت کرنا اور چیز ہے زیارت کرنا اور چیز۔ زیارت عبادت نہیں ہوتی عبادت
معبود حقیقی کی غایت تعظیم ہے اور اللہ وحدہ لا شریک کے سوا کوئی مستحق عبادت نہیں وہ ہی
مستحق ہر صفت کمالیہ ازیلیہ الہیہ ہے بظاہر حجر اسود ایک پتھر ہے لیکن حقیقت میں
وہ جنتی یا قوت ہے جو اس لباس میں آیا۔ یعنی خصلت آب سرور کائنات محمد مصطفیٰ
ﷺ بھی بشری لباس میں جلوہ افروز ہوئے لیکن حقیقت میں اللہ کا نور ہیں۔

مُحَمَّدٌ بَشَرٌ لَّا كَالْبَشَرِ يَأْهُوتُ حَبِيرٌ لَّا كَالْحَبْرِ تَغْلِي لَوْبُهُ

☆ امام شمرانی نے الشرح ابوالرہب شافعی اعلیٰ اللہ درجہ کے متعلق فرمایا۔

○ آپ ایک مرتبہ مجلس وعظ میں نہایت اعلیٰ اور نور انداز میں یہ شعر پڑھا اور ساری مجلس
نے پر جوش انداز میں داودی اور تائید کی اور سامعین سرور ہو کر نعرہ فکیر و تحمیں بلند کرتے رہے
تو فرماتے ہیں خواب میں حضور ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے فرمایا اے
شافعی! اللہ تعالیٰ نے تجھے اور جتنے آدمی اس قول کی تائید میں تیرے ہم زبان تھے سب کو
بخش دیا۔ آپ ساری زندگی مرتے دم تک اپنی ہر مجلس میں یہی موقف دہرایا کرتے تھے۔

اور اپنی عبادت پر سجدہ و شکر کا لاتے۔

”ہر گز بجز شرح القصیدۃ البرۃ“

یَا زَيْتُ صَبِّحْ وَسَلِّمْ وَدَايَعَا أَبَدًا عَلَيَّ حَبِيبِكَ مَنْ رَأَيْتَ بِهِ الْعَصْرَ

علہ فیصلت کب محمد مصطفیٰ ﷺ بشر ہی لیکن بشروں کی مثل نہیں یا زیت پتھر ہے لیکن پتھروں کا مانند نہیں۔
علہ لے کر رہے رہا ہمیشہ درویش طرہ و سلام ہوا تیرے حبیب پاک پر جن کی دولت نہ ملے سزا گئے۔



روضة النعمان تعلیٰق منقہ

ب
اعظم ہدیۃ "تخلیوی المذنبۃ النورۃ"

| | |
|------------------------------------------------------|--------------------------------------------------------|
| عَلَى رَأْسِ هَذَا الْكَوْنِ نَقَلَ مُحَمَّدٌ | عَلَا بِجَمِيعِ الْخَلْقِ تَحْتَ ظِلَالِهِ |
| إِنْ خَدِمْتَ مِثَالَ نِقَالِ الْمُصْطَفَى | لَا عَيْشَ فِي الدَّارَيْنِ تَحْتَ ظِلَالِهِ |
| لَدُنِّي الطُّيُورُ بِمَنْشِيِّ الْوَدِيِّ إِخْلَامُ | عَلَى الْعَرْشِ لَمْ يُوَدَّنْ مِثْلُ بَيْعِ الْيَوْمِ |
| نَقَلَ بَنُ مَسْعُودٍ بِمَنْدَمَةِ لَعْلِهِ | وَإِنَّا التَّعَدُّ بِخَدْمَتِي بِشَالِهِ |

مِثَالِ التَّعَلُّ الْمُصْطَفَى مَا لَهُ مِثْلُ
لَوْ رَجَعِي بِهِ رَاخَ لَعَيْتَنِي كُحْلُ
هَذَا مِثَالِ نِعَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ
سیدنا ابومریہ جلیل القدر محدث فی الضعیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی وصیت کے مطابق
تعلیق شریفین کا قبر میں آپ کے سینہ مبارک پر رکھ کر دفن کیا گیا۔

امام تطلانی ابوالاسحاق ابراہیم بن الحلق سے نقل ہے کہ اُن کے شیخ شیخ ابوالقاسم بن
محمد علیہم الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں کہ یہ نقشہ متبرکہ کہ جس کے پاس ہو وہ ظلم عالمین شر شیاطین
اور چشم زخم حاسدین سے محفوظ رہے گا اور نگاہ خلق میں معزز ہو۔ "بدائع الزمان فی تہذیب الادب"
○ علماء کرام نے اس تعلیق مقدس کے دوسری آداب بتائے ہیں جو اصل کے لئے ثابت ہیں۔
"نوٹ: نقش کا عکس اہل محبت کے لئے مثل اصل ہے۔ اللہ"

- ۱۔ کوئی کمزور شخص نہ ہو۔ "تعلیق پاک میں اور تمامی مخلوق اُس کے سایہ میں ہے۔"
- ۲۔ میں خدمت گار میں مصطفیٰ۔ "تعلیق پاک کے طعنے شریف کا۔"
- ۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور پر حکم ہوا اُن پر آواز آ رہی اور عرش پر محبوب کو فرمایا گیا جزا سمیت آؤ۔
- ۴۔ میں محمد بن محمد رضی اللہ عنہما آپ کے تعلیق پاک کا خادم ہوں اور اس خدمت سے سعید ہوں۔
- ۵۔ مصطفیٰ۔ "تعلیق پاک کے نقش کی مثل نہیں میری روح اُس پر فدا ہو کہ میری آنکھوں کا شرم ہے۔"
- ۶۔ یہ حضور۔ "تعلیق شریف کی تحریر ہے اُس کی زیارت پر حضور۔ "تعلیق پاک اور آپ کی آل
پاک پر درود شریف پڑھو۔ اللہ صلی وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ ط

جو سر پہ رکھتے کو مل جائے نعل پاک حضور -
تو پھر کہیں گے کہ "ہاں" تاجدار ہم بھی ہیں -

☆ امام العلامة الشہاب احمد علیہ الرحمۃ نے "فتح المتعالم فی شرح النحال" میں فرمایا۔

○ حضور ﷺ کے نقشہ نعلین شریف کی زیارت پر عشاق کے ہونٹوں پر درود شریف

کے نغمے چھوٹتے ہیں اور قلب، الوار، تبرکات سے سیری پاتے ہیں اور یہ نقشہ مبارک کہ جس

کے پاس ہو وہ ہر قسم کی بلا و وبال سے محفوظ ہو گا یہ کارنامات کی سب سے اعظم، افضل

بکند و بالا، بہتر و برتر اور عظیم البرکت نعمت ہے۔ اُسے خواب میں زیارت سراپا طہار

جمال جہاں آراء، کی ہو اور اس کو کچھ نہ تعالے زیارت روضہ مقدسہ کے

بائے بلایا جائے گا۔ یہ اولیاء عظام کا تیرہ بکرت آزمودہ نسخہ ہے۔ نقشہ نعلین مبارک کا

اوب محفوظ رہے۔ اور درود شریف پڑھے۔

"اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ رُفَوَاةِ جَمَالِ حَبِيبِكَ الْمُحْكَمِ وَرَوْضَةِ

الْفُحِّمِ" ﷺ

☆ الشیخ صالح البجھت احمد "صاحب درع وتقوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔

○ اگر کسی پر ایسی آفتا و پڑے جس کا حل ممکن نہ ہو تو رات کی تاریکی میں نفل پڑھ کر چوڑے

اور ننگے سر پر نقش مبارک رکھ کر دُعا مانگے تو فی الفور قبولیت ہو۔ اور اگر درد کی جگہ پر رکھے تو

فَسَّخَاَهَا اللَّهُ لِلْحَنِينِ بِبَرَكَاتِ النَّبِيِّ ﷺ "شَرَحًا وَكَرْمًا خُصُوصًا"

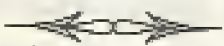
اپنے گھر کے دروازہ کے اوپر لٹکائے تاکہ ہر کوئی گزرتے والا فقیر ہو یا بادشاہ نعلین شریف

کے نیچے جھک کر گزرسے اور دو جہاں کی سعادت سے بہرہ مند ہو اور ہر قسم کے

خیرات و برکات کا حامل ہو۔ وَفِيهِ الْفَوَائِدُ كَثِيرَةٌ الَّتِي لَا تُحْصَى

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ النُّعْلَيْنِ الشَّرِيفَيْنِ

تَقَبَّلَتْ مِنْ تَوْبَةِ الْأَذْهَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ



سے فقر نے اپنے گھر کے ہر دروازے پر یہ نقش آویزاں کر رکھے ہیں جس کے انگشت فوائد دیکھے۔ العن

روضۃ النبی

باب

چشمہ

اتباع رسول

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن پاک پہ سورۃ ال عمران آیت کریمہ ۳۱

قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ

اے محبوب تم فرما دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اور تمہیں اللہ دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

○ اللہ سبحانہ محفوظ ہے ذات رسول اللہ ﷺ کا اور کلام اللہ محفوظ ہے شان رسول کا اور اللہ سبحانہ سے محبت کے دعویٰ کی دلیل حاشیہ بنی سے متابعت مصطفیٰ ﷺ تشریحی جو قاضائے محبت ہے۔ اگر اتباع سنت نہیں تو یہ دعویٰ بلا دلیل ہے۔ مقام اطاعت اور اتباع کو قرآن پاک نے مجملہ و تفصیل بیان فرمایا اور اتباع کا مفہوم واضح کیا ہے۔ جو مقصود قرآن و مطلوب صاحب قرآن ﷺ ہے۔

○ اطاعت کا مفہوم یہ ہے کہ جو کچھ نہیں رسول کریم ﷺ عطا کریں وہ لے لو اور جس سے منع کریں رک جاؤ۔ نبی کریم ﷺ کی اطاعت ہر امر میں واجب ہے یہی مفہوم ہے "خُذْ مَا صَفَا" "خُذْ مَا كَذَبَ" کا۔ محمد الہی اور درود رسالت پناہی سنو ات اللہ و سلامہ علیہ سے مجمل اتباع ہے اور مزا عات سنت و آداب عمل کی قبولیت ہے اور اسی پر اجر اور ثمر کے دعوے ہیں۔ شریعت مصطفویٰ اور سنت نبوی علیہا صلوات اللہ و السلام کا دامن کسی حالت میں بھی نہ چھوڑے اور آپ ﷺ کے قدموں کی خاک پاک کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنائے اتباع اور عمل صالح کی منزل پر دو چیزوں اکل و حلال اور صدق مقال کا خاص خیال رکھے۔ اُن کے بغیر عمل تو ہوگا لیکن صالح نہیں ہوگا۔ خلاف پیغمبر کے راگزیدہ کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

○ اتباع سنت سنت اور اجتناب بدعت مزہرفتہ۔

☆ سید الطائفہ جنید بغدادی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

وَإِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا يَطِيرُ فِي السَّمَاءِ
أَوْ يَمْشِي عَلَى الْمَاءِ أَوْ يَأْكُلُ النَّارَ
وَتَرَكَ سُتَّةً مِنْ سُنَنِ رَسُولِ
اللَّهِ ﷺ فَاصْبِرْ بِهِ بِالتَّحْلِيلِ
فَإِنَّهُ شَيْطَانٌ وَمَا صَدَرَتْ مِنْهُ
وَهُوَ مَكْرٌ وَإِسْتِزَاجٌ ط

جو کسی مرد کو دیکھے وہ ہوا میں اُڑتا اور پانی پر چلتا
اور آگ کو کھاتا ہے اور وہ حضور ﷺ
کی کسی ایک سنت کا تارک ہو تو اسے جوڑے
مار۔ وہ شیطان ہے اور جو اس سے صادر ہوگا
وہ کرا اور استیلاج ہے۔

استیلاج = سحر۔ مکر۔ نرم۔ شیعہ بازی۔

○ توفیق تعالیٰ غلام کا کام شریعتِ عظیمہ کے معیار پر اُترے تو یہ اتباع ہے، رخصت
کی بجائے عزیمت پر عمل ہو اور فتویٰ کی بجائے تعلویٰ پر حلقہ اور اولیاء اہل طریقت کی اس
میں استقامت ہی سب کرامتوں سے اعظم کرامت ہے اس سے بڑھ کر کیا کرامت ہوگی
کہ سنتِ بیضا سے حصہ مل گیا۔ سنت :- "قَالَ صُفِيٌّ قَالَ مَخْطُوعٌ" وورق کی آیتان کا مجموعہ ہے "سُبْحَانَكَ

○ مکتبہ :- جملہ انبیاء و مرسلین کا محور ذات محمد ﷺ

| | |
|------------------------------|---------------------|
| جملہ ستر اکویان کا تکرار | دین اسلام |
| جملہ کتب الہیہ و صحائف شریفہ | قرآن پاک |
| جملہ عبادات کا خلاصہ | نماز اور سجدہ |
| جملہ اُوراد کا جامع و طیفہ | ذکر اللہ۔ درود شریف |

علم "اُورادِ لسانی سے یہ الفاظ کہتے وقت اپنے پر نعرہ بازی تو شرم سے آنسو نکل آئے کہ کھو کر رہا ہے اور
تیری اپنی حالت کیا؟ تو ہی انصوریہ الفاظ بھی شہداء لسانی قدس سرہ اللہ کی کرامت اور نفسِ لگاؤ سے نظر آگئے
تو کچھ اطمینان ہوا :- "گرچہ میں ناپاک ہستم دل بہ پا کاں بستہ ام"

کسی نے کیا عہدہ کہا ہے جبراً ان الله احسن الخیر آوی فی الذاکرین حنیئاً ط
بارگاہِ کریم سے مجھ کو کرم کی ہے انجید آپ کا کلمہ گو تو مجوں ناما کہ شفی نہیں
عہ نامہ پنجگانہ اللہ عزوجل کی وہ نعمت عظمیٰ ہے جو اس نے اپنے کرمِ عظیم سے ہم کو عطا فرمائی ہم سے
پہلے کسی امت کی نہی۔ نماز پنجگانہ میں کوئی نماز نہیں ہے تو ترجیحاً قول یہ ہے فجر سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم
سیدنا ادریس علیہ السلام، مغرب سیدنا یعقوب اور عشاء سیدنا یونس اور پانچ نمازیں حضور سیدنا الانبیاء

☆ اتباع رسول ﷺ کا حاصل :-

○ اتباع نام سے حضرت کی کثارت اور تزکیہ باطن اور تصفیہ قلب ہے تو پھر ولایت کبریٰ کے فیضان سے حصہ نصیب ہوتا ہے۔ محبت ایمان کی جڑ ہے۔ عمل صالح اس کے انوار و اجرات۔ آداب ایمان کے برگ و بار اور فیضات ثمرات ہیں۔ تقویٰ ابتدائی زمین ہے ولایت کا اور مقام مطابقت استہانی مقام۔ جس پر کلمہ اولیاء اور صحابہ عظام توفیق الہی اور فضل ربی سے فائز الزام ہیں۔ مقام مطابقت کی مثالیں :-

☆ ایک مرتبہ حضور ﷺ کے سر مبارک میں سخت درد تھا۔ اسی عالم میں حجرہ مطہرہ میں تشریف لائے تو دیکھا کہ سیدہ عائشہ صدیقہ محویر محبوب رب العالی عنہا بکمال فطرت و کرم نے اپنا سر بھی شدید درد سے باندھ رکھا تھا اور کولہ اساء و اساء کہہ رہی تھیں۔

☆ ہیکل یمن خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہما جب حضور ﷺ کا دانت مبارک غزوہ احد میں شہید ہوا تو آپ کو وہ دانت خود بخود اٹھ کر گر گیا۔ یہ مقام مطابقت ہے۔ بطابق ایک قول کہ آپ نے از خود سارے دانت نکال دیئے تھے۔ یہ روایت صحیح نہیں اس میں شریعہ مقدسہ کے خلاف کیوں ہے۔

بیتِ حائشہ

مرسلین علی امتداد علیہم السلوۃ و السلام کو عطا ہوئے اور ناز شہید خاص حضور ﷺ کو ملی۔

علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو دو حصوں میں منقسم کر رکھا ہے۔ صفات جلالیہ اور صفات جمالہ سے تربیت فرماتا ہے۔ ایک گروہ کو غم و اندھ کی راہ سے اور ایک گروہ کو خوشی اور شادمانی کی راہ سے طاف فرماتا ہے۔ اہلبیت علیہم السلام سے حضرت آدم علیہ السلام تین سو سال تک رہے اور آپ کے آنسو تمام کائنات کے آنسوؤں سے زیادہ ہیں اگرچہ حضرت یحییٰ علیہ السلام بھی کثیر الکلام تھے یہ غنیمتِ صفات جمالہ سے ہے اور حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق تو فرمایا یا نوح الی کفو متزوج اور غنیمتِ صفات جمالہ خوشی اور شادمانی کی راہ پر حضرت یونس اور حضرت یوسف علیہما السلام بعینہ اولیاء اُمت میں دو گروہ ہیں۔ فیہم حشر کے الفاظ سے کوئی مغرور مخالفت نہ نکالے کہ خوفِ الہی کی نفی ہے۔ حالانکہ بین الخوف والرجاء ایمان ہے

عالم شباب میں خوفِ الہی کا غلبہ ہو اور بچا ہے میں عمل کی راہ سے رجاء کا غلبہ ہو۔

بصیوان ما در دست پروردگار ما ایں را نہا نیست نہ ایں را نہا تے گرامی

○ اس کے بدلہ میں رب کریم نے جنت سے جتنی چیل کیلا بھیجا اور اس نے دنیا میں فرار کر لیا اور یہ چیل ہر موسم میں جوتا ہے۔ یہ تحفہ انعام محبت ہے جو محبوب و حق نے عطا فرمایا اور خزانہ بزرگ محبوب رحمت سے پایا۔

☆ رینڈنا یونٹس نبی اللہ علیہ السلام کو بارہ رتی چھلکی نے اپنے پیٹ سے تین روز بعد اگلا تو اس وقت آپ کے جسم اطہر کی جلد مبارک نرم ہو چکی تھی اور آپ کے جسم اطہر کی حفاظت کے لیے رب کریم نے کدو کی بیل پیدا فرمادی جس نے آپ کے سارے جسم اطہر کو ڈھانپ لیا۔ سارے بھی مل گیا اور کھتی مچھڑے اس بھی اور خوراک کے لیے رب قدوس نے ہرنی کو بھیجا جا میرے پیارے کو دودھ پلا۔ ہرنی ہر روز حاضر ہو کر زیارت بھی کرتی اور دودھ بھی پلاتی اور کدو کی بیل موزی حشرات الارض سے حفاظت کا فریضہ سرانجام دیتی فطرتی اور قدرتی طور پر کدو کی بیل پر کھتی نہیں بیٹھتی۔ اللہ! اللہ! محبوب کی پسندیدہ چیز پر بھی کندی کھتی نہیں بیٹھ سکتی۔ اللہ صلی وسلم و آلہ وصحبہ

☆ حضرت آدم علیہ السلام کو کھجور، حضرت یونس علیہ السلام کو کدو اور حضرت اوسین جسی اللہ عنہ کو کیلا۔ حضور ﷺ کو کھجور۔ شہد اور کدو برکت پسند تھا آپ کھانا تناول فرماتے وقت کدو مبارک کی کاٹیں سالن سے نکال نکال کر کھاتے۔

○ فقیر عفر نے مدینہ طیبہ زاد اللہ تعالیٰ کی حاضر میں تبرک کھجور، کدو اور کیلا بڑی رغبت اور جاہست سے کھایا۔ ان کی برکت سے جسم و جان میں طاقت اور ہر قسم کی وباء سے حفاظت رہی۔ مدینہ طیبہ کے پاک پھلوں کا ذکر کرنا ضروری ہے جو ذکر محبت ہے اور اللہ سبحانہ کو پسند مکنی مدینہ منورہ کے گلی و بازار میں رہزیوں پر سبزی بیچتے ہیں اور بڑی محبت سے ان پر پانی چھڑکتے وقت بلند آواز اور دلکش انداز سے کہتے ہیں۔ یا ابرمکۃ النبی تعالیٰ انزلنا شمع لا تقو تعجلی لے نبی ﷺ کی برکت۔ آجا اور برحق پھر واپس نہ جا کھجوروں پھلوں، سبزیوں میں اس دعا سے عجیب خلل و موت، برکت اور شفا ہے۔

یہاں دو چیزیں بیان فرمیں۔ ۱۔ اخلاص، فقر و ہدایت ۲۔ اتباع ثمرہ محبت
 ایک زمانہ باتبار مصطفیٰ بہت از سلطانی ارض و سما
 سہ بناب حضرت زکریاؑ اللہ تعالیٰ فرمادہ میں اللہ تعالیٰ بخودی بخیر

اخلاص

اتباع

- ۱- ایمان - قلب اور روح سے متعلق ہے۔
- ۲- اتباع قدم بقدم چلنا ہے۔
- ۳- اتباع میں یگانگت ہے۔
- ۴- اتباع اعمال معہ عقائد ملے۔

- ۱- اسلام ہے اور نظامی ارکان سے متعلق ہے
- ۲- اخلاص حکم کی تعمیل کرنا ہے
- ۳- اخلاص میں بیگانگی ہے
- ۴- اخلاص اعمال سے متعلق ہے۔

○ اخلاص کی تکمیل، اتباع ہے۔ اور اتباع سنت مطہرہ کو کہتے ہیں۔ نیز اخلاص اور اتباع وہی معتبر ہے جو عشق رسول ﷺ کا نتیجہ ہو ورنہ محض فریب نفس ہے۔ اتباع سے جسم پر سنت کا رنگ چڑھتا ہے اور محبت سے قلب و روح پر ۵

" اصل سنت جز محبت ہی نیست "

اتباع میں مجاہدہ شرط ہے۔ رب العزت جلالت شانہ نے فرمایا وَالَّذِينَ جَاهَدُوا فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ إِنَّهُمْ لَمُحْجِدُونَ۔ دُنیا میں مجاہدہ دعا، صفا اور آخرت میں رضا اور رضا سے نوازا جانے گا۔ اتباع میں اگر بالمعروف اور نہی عن المنکر پر سب سے گامزن ہونا مجاہدہ ہے اور مجاہدہ سے ہدایت کے راستے کھلتے ہیں۔ تکمیل دین و تمام نعمت اور دین اسلام پر رضا کا اظہار حضور ﷺ پر بھرا۔ اسلام ظاہری ارکان کا نام ہے اور ایمان باطنی اعتقادات کا اور دین دونوں کا مجموعہ ہے۔ دین اسلام کے دو رکن ہیں تعظیم مصطفیٰ اور اتباع مصطفیٰ "مابندہ عشقتم و گریہ نئے دانیم" مومن کی تو سرشت میں اتباع اور عشق کا بیج رکھ دیا گیا ہے ۵

مصطفیٰ برساں خویش را کہ دین همه اوست "صلی اللہ علیہ وسلم"
گر بہ اوز سیدی تمام، کو ایسی مست "علماؤ اقبال"

۵۔ عمل صالح مومن کے ایمان کی علامت ہے صحیحہ لایات کے لیے رحمت اور نجات کیلئے منجبرہ دلیل ہے۔ بخیر اعمال ایمان کامل نہیں۔ ایمان "اور اقر باللسان" تصدیق کا قلب اور عمل بالارکان کے مجموعہ کا نام ہے۔ خلافت خیرہ ۲۰

۵۔ اتباع کا معنی ہے جیسے کانا نہ جانی بن کر برابر چلنا اور نہ باواہن کرتے بلکہ غلام بن کر قدم بقدم چلنا۔

۵۔ پے۔ سورہ العنکبوت آیت کریمہ ۶۹ اور جنوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ہم انہیں اپنے راستے دکھائیں گے۔

۵۔ تکمیل اتباع عشق سنیہ، مکمل اجتناب بدعت نامرغبت سے تمام غیر نیت ملتا ہے۔ ۵

مکتوبہ: غزوہ النہدیٰ میں شہداء کو خواہ مخواہ معصوم کا جو مرقع اشرفیہ خواجہ غنیہ اللہ تعالیٰ فرجہ اللہ
 روحانے نقل کیا الحمد للہ سلم علی عبادہ الذین اصطفیٰ تھیں سعادت دارین، متابعت سید الکونین
 علیہ السلام سے وابستہ ہے دوزخ سے نجات اور ازل العزرا بخت کا داخلہ سید الارباب، قدوة الاخيار علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کی اتباع پر موقوف ہے۔ نیز رضا پروردگار، پیروی رسول مختار ﷺ کے ساتھ مشروط ہے تو یہ نہ توکل اور بیکش حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تابعداری کے بغیر
 نامقبول اور آذکار و افکار اشراق و اذواق بے توشل مگر دو عالم ﷺ غیر معمول ہے۔
 اولیٰکذا قلنے نامدار ﷺ کے بھربے پائیاں فیض کے ایک جرعمہ سے مستفیض انبیاء انکے
 سرچر آب حیات کے ایک قدح سے سیراب ہیں۔ فرشتہ ان کا طفیلی، فلک ان کی حویلی، زمین
 وجود انھیں کے وجود سے متصل۔ سلسلہ ایجاد انھیں سے مربوط ہے۔ جملہ کائنات ان کی
 تابعدار اور تمام عالم کے بادشاہ ان کی رضا کے طلب گاریں اور یہ اتباع میں خاک گردنی کی
 دولت و رُود شریف کی ہمیشگی سے مستراتی ہے۔

خاک شو خاک تبار وید گل کہ بجز خاک نیست مظہر گل
 در بہاران کے شود سر سبز رنگ خاک شو تا گل بروید رنگ رنگ

علہ الام ربانی محمد و آتہ شہداء علیہ السلام کے فرزند شہید ہیں۔ فرمایا میرے اس عزیز زندگی و لاوت باسکات
 میرے لئے نہایت مبارک اور محمود ثابت ہوئی کہ خواجہ بزرگ باقی اللہ علیہ الرحمۃ کی خدمت اقدس میں پہنچا اور دولت
 مددانی سے نالامال ہوا۔ آپ آیہ امتین آیت اللہ تھے۔ علم پروردگار شریفیہ اشرف محمد طہر زندگی مدنیہ الرحمۃ سے بھی حاصل
 کیا۔ پھر اپنے والد کے فیض کو عالم فیک کے پیر پیر تک پہنچایا۔ آپ کے لئے لاکھ مرید تھے اور سات ہزار مخلوق جو امر اور
 غریب مکتوم بدیعہ معقول و متقول میں تجدید تھے۔ سلطنت مقلید کے تین بادشاہ جہاگیر شاہ جہاں اور نگ زیب اور
 اراکین سلطنت امرام، وزیرام مرید تھے۔ آپ کے چھ صاحبزادے تھے جو شریعت اور طریقت میں باکمال تھے۔
 بہشتیہ سال کی عمر شریف میں اس کو گناہے فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما کر بخت الہیہ دوسس میں جاگوس ہوئے۔
 مزار پر انوار سرحد شریف میں ہے۔ ائمہ فقیر کی حاضر ہی ہوئی۔ فیض جہانی اور نگام جلالی ہے۔ ثم الحمد للہ

خاک ہوا خاک اگر چھول آگس کہ خاک ہی ظہر گل ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس در پاک کی خاک ہو گئے
 پتھر ہوا کے زلے میں بھی کب سر سبز ہوا ہے خاک ہوا تا کہ رنگ رنگ کے پھول کھلیں
 قطب انقلاب، غوث غوثی، انبیا، خواجہ خاں، مرثیہ اشرفی، مرقع شریف، غلام اللہ، اسرارہ، شہداء

○ **مُحِبَّتُكَ اللَّهُ** :- محبت دو قسم ہے ۔ ۱۔ محبت لذاتہ جلہ ۲۔ محبت بغیرہ جلہ
 ۱۔ محبت لذاتہ : اللہ تعالیٰ کی ذات پاک سے محبت یہ ذاتی شان سے ہے اور اپنے
 خاص الخاص بندوں کو عطا فرماتا ہے اور ان کا منشا دیدار الہی اور تقرب الی اللہ کے سوا کچھ
 نہیں ہوتا۔ دنیاوی اسباب اور ماسواۃ اللہ سے مکمل اعراض ہوتا ہے ۔
 سیدہ رابعہ عدویہ رضی اللہ عنہا ایک مرتبہ حالت جذبت میں ایک ہاتھ میں پانی کا
 پیالہ اور دوسرے ہاتھ میں آگ لے کر باہر نکلیں اور فرما لیں گیں ۔

میں چاہتی ہوں اس آگ سے جنت کو بجلا دوں اور پانی سے جہنم کو بجھا دوں
 تاکہ جو لوگ جنت کے طمع سے یا جہنم کے ڈر سے عبادت کرتے ہیں ۔ وہ اللہ سبحانہ کی
 خاص محبت اور رضا کے لیے عبادت کریں نہ طمع جنت جو نہ ڈر جہنم کا ہو ، یہ اکیسکا
 سترہین کا مقام ہے ۔ جن کے درجات ہمارے علم و فہم سے بلند تر ہیں ۔

علیہ السلام جو ٹوٹے میرے لیے دنیا سے حصہ رکھا ہے وہ اپنے دشمنوں کو بے رحمی اور جوتوں سے میرے لیے
 آخرت سے حصہ رکھا ہے وہ اپنے دوستوں کو بے رحمی سے میرے لیے توڑ ہی کافی ہے ۔ ”
 بغیرہ سے مراد عالم ماسواۃ اللہ ہے اللہ سبحانہ کے سوا ہر عالم میں ماسواۃ اور غیر ہے اور وہ مخلوق ہے اور
 پھر اس عالم ماسواۃ میں دو گروہ ہیں ۔ ۱۔ حزب اللہ ۔ اللہ والوں کا گروہ اس میں نبی سلیل اللہ یا ذی اللہ
 والے انبیاء و اولیاء مومنین شامل ہیں ۔ ۲۔ حزب الشیطان ۔ اس میں کفار ، بت ، طاغوت ، شیاطین
 یہ دونوں اللہ کے شامل ہیں ۔ خوارج نے یہ دونوں اللہ والی آیات پکارت انبیاء ، اولیاء اور مومنین پر
 چپکان کر دیں اور گمراہی کے گڑھے میں گر گئے جہاں سے نکلا نکال ہے ۔ حالانکہ یہ دونوں اللہ قابل محبت ہیں
 اور نہ لائق شفاعت اور نہ ہی ان کی محبت اللہ سبحانہ کو تعالیٰ کی محبت ہے ۔ انبیاء و اولیاء جو اللہ سبحانہ
 کی بارگاہ رحمت میں یا ذی اللہ ، نبی سلیل اللہ کے روبرو ہیں ان کو مَعَاذَ اللہ مَعَاذَ اللہ حق دونوں اللہ بخشوں
 اور طاغوت میں شمار کرنا یا ان سے تشبیہ دینا گمراہوں کا طریق ہے اور یہ مبارک گروہ تو وَحْشٌ اَوْ لَیْثٌ
 رفیقاً ہے جو اپنے اپنے منزل ، مقابر میں زندہ ہیں ۔ دیکھتے اور دُعا سے حاجت براری کرتے ہیں
 اور یہی دونوں اللہ کے عالم برزخ میں گرفتار اور وہ اپنی اپنی برزخی حالت میں بے جس بکا دھیل بت ہیں ۔ یہ حیدرہ
 حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی کاعے جو یاس پینٹل میں جکی اور بکا دھیل میں پینٹی ہیں ۔ العیاذ باللہ
 یہ دو حالت سکوت ہے درہرشت کی تباہی اور دوزخ سے بچنے کے لیے عبادت مشروع ہے ۔

۲۔ محبت بغیر :- اللہ سبحانہ کے ماسوائے محبت ہو لیکن اُس کے لئے معنی اُس کی عطا سے محبت بغیر ہے۔ عبادت امید حقیقت اور خوف موزن سے ہو تو یہ مقام ابرار کا ہے۔ کیونکہ مومن کی تیس سے جنت میں باغ کھلتا ہے۔ جنت درود شریعت سے محبوبی اور خوش ہوتی ہے اگر کوئی مومن جنت کی دعا کرتا ہے تو جنت بھی اُس کو پہنچتی ہے اور رُحبت سے دعا کرتی ہے یہ بندہ مجھے عطا فرما۔

☆ سیدنا امام حسن مجتبیٰ نے اپنے والد امیر مہدی علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما سے پوچھا اے ابا جان! آپ کے دل میں میری محبت ہے فرمایا ہاں عرض کیا چھوٹے بھائی کی؟ فرمایا ہاں۔ عرض کیا میرے نانا جان کی۔ تو فرمایا اُنھی بھی عرض کیا ابا جان یہ دل ہے یا سرا ہے جس میں سب کی محبت ساگنی۔ سبحان اللہ الاول۔ سر تلاوت یہ اتنی چھوٹی سی عمر شریف اور یہ کلام معرفت، فرمایا سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما بٹا ان سب کی محبت اللہ کے لئے ہے۔

☆ ایک روایت خبر واحد میں ہے

عربوں سے محبت کرو کہ اُس عربی ہو قرآن عربی اور تجتیر کی زبان عربی ہے۔

أَحِبُّوا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ أَنَا عَرَبِيٌّ
وَقُرْآنٌ عَرَبِيٌّ وَلِسَانُ أَهْلِ الْجَنَّةِ
عَرَبِيٌّ ط

عربوں سے محبت نہ کہ نجدیوں، سوڈانیوں، یمنیوں سے۔

☆ الحُبُّ لِلّٰہ کے تحت ان سب سے محبت درحقیقت اللہ سبحانہ سے محبت ہے معیار محبت : رب کریم کسی کو عطیہ عطا فرمائے۔ اگر وہ اس عطیہ میں مشغول ہو کر معطی کو بھول جائے تو یہ مقام محبوبین کا ہے۔ اور اگر عطیہ کے ملنے پر معطی کی طرف توجہ اور ہو جائے اور اُس کے حمد و شکر میں لگ جائے تو یہ مقام محبتین کا ہے۔ عطا تو معطی کی یاد دلاتی ہے۔ بھلائی نہیں۔ اللہ سبحانہ تو تعالیٰ محبوب لذاتہ ہے اور اُس کی عطا محبوب بغیرہ ہم اُس کی عطا سے اس لئے محبت کرتے ہیں کہ محبوب کی عطا ہے اور یہ بھی محبت لذاتہ میں داخل ہے اور یہ مقام صالحین، مؤمنین کا ہے۔

○ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جس کو محبوب بنالیتا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام سے پہلے آسمانوں میں اور پھر زمین میں منادی کرتا ہے کہ سب اس کو محبوب رکھیں۔ مؤمنین صالحین اور سب سے بڑا عطیہ، ذکر الہی، ذکر درود و رسالت پناہی ہے۔

اویلیا کا میں کی مقبولیت عامہ اُن کی محبوبیت کی دلیل ہے اور اویلیا کرام سے محبت کرنا انسان کی اپنی نیک نیتی کی نشانی ہے۔ محبوب کے ذکر گرامی پر دل نہ دھڑکے۔ سیرت پر سوز اور آنکھیں نم آؤ وہ نہ ہوں تو نہ ایمان، ایمان کامل اور نہ اسلام، اسلام کامل ہے۔

شمار اہل محبت :- کثرت ذکر محبوب، آزمائش پر صبر، انقطاع از ماضی و الماضی، یہ شرائط طے کرنے کے بعد تمام محبت پاتا ہے یہ سب اتباع کے نتیجے سے ہے۔

○ حصول فیض محبت دو طرح ہے۔ اولاً نگاہ سے جب موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے محبت پہنچی سے نواز تو وہ جس طرف نگاہ کرتے وہ دل سے محبت کرتا تھا تیاراً۔ یہ دونوں انداز محبت ہیں جسے جس سے چاہیں نواز دیں۔ اس میدان محبت میں کوئی اویس ترقی بنا اور کوئی بوعلی قلندر، کوئی عزیز بنوا اور کوئی دستگیر بنا کوئی گنج بخش، اور گنجشکر بنا اور کوئی نوشہ گنج بخش یہ سب محبت کے کرشمے ہیں۔ رب کریم نے محبوب کے چشمہ محبت سے اُمت کو سیراب کرایا اور چشمہ ہائے فیضان محبوب سے دامن حنہ عطا فرمائے۔ اُمت مسلمہ میں دُود و شریف سے مرتبہ محبوب پا گئے۔

- ☆ محبوب بھائی، سید اویلیا، غوث اعظم الشیخ محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الرحمٰن
- ☆ محبوب صدیقی، جامع البحرین، مجدد الف ثانی الشیخ احمد فاضل دہلوی قدس سرہ الرحمٰن
- ☆ محبوب یزدانی، سید الکامین، اسید محمد اشرف جہانگیر سمرانی قدس سرہ الرحمٰن
- ☆ محبوب الہی، سلطان الشیخ، اسید محمد انصاری قدس سرہ الرحمٰن
- محبوب رب العالمین عز و جل ﷺ کے چشمہ محبت سے مستفیض ہو کر اویلیا عظام اشد حبا لله کے جام عشق سے سرشار ہو اور اللہ رب العزت جلالت شانہ کو بھی اُن سے محبت یہی میسر ہوئے۔

قرآن پاک : پ سورہ البقرہ آیت ۱۷۸

صِبْغَةَ اللَّهِ وَمَنْ أَحْسَنُ مِنْ
لِلَّهِ صِبْغَةً ۚ وَنَحْنُ لَهُ عَابِدُونَ ۝
○ جس طرح رنگ پڑے کو ظاہر و باطن میں نفوذ کرتا ہے اسی طرح اللہ کا رنگ
کامل شایع احوال، اعمال اور احوال سے درجہ محبوب مٹا ہے۔

”اعتقادِ حقیقہ“ ہمارے دُک و پے میں سما گئے ہمارا ظاہر ”قاریب“ اور باطن ”قلب“ اُس کے رنگ میں رنگے گئے اور رنگ چڑھانا ہو تو اللہ سبحانہ کا رنگ چڑھاؤ۔ جو نہ پانی سے دھلے اور نہ دھوپ سے اُٹھے اور جو نہ وقت گزرنے پر پھیکا پڑے۔ اللہ سبحانہ کا رنگ وہی ہے جو رنگِ مصطفائی ہے جس سے دل ایمان اور محبت کے رنگ سے رنگے گئے۔ یعنی مومن کی زندگی حضور ﷺ کی سیرتِ طیبہ کا نمونہ نقشہ، لباس، خوراک، کھانا پینا، اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا غرضیکہ ہر افعال میں گفتار میں کردار میں توحید کا رنگ اور سُنّتِ مطہرہ کا نقشہ ہو یعنی صورت ہو نمونہ سُنّتِ مطہرہ کا اور زبان تر ہو ذکرِ مصطفیٰ ﷺ درودِ شریف سے۔

”صِبْغَةُ اللَّهِ“ کا رنگ ظاہری جسم پر چڑھتا ہے تو سُنّتِ عِزّاء کا نمونہ بن جاتا ہے اور درودِ شریف کا رنگ باطنِ قلب پر چڑھتا ہے تو تمام کائناتِ عالم میں اللہ پاک کا محبوب بن جاتا ہے اور سُنّتِ مطہرہ پر عمل کی راہ سے انہیں اُلواری و لائیت ملے۔

سے اَلْبَيْتِ فِي الْفَضْلِ مِنْ اَوْلَادِ طَائِفَتِ رُوَيْتِ سے پیر جیت، پیر و جہا فضل، اکل و عظم ہے رانہ

علیٰ جنہوں نے ولایت کو نبوت سے افضل کہا وہ اپنی اس استدلالِ منطقی کی راہ سے پھٹک گئے کہ نبی رجوع الی الخلق اور ولی رجوع الی اللہ ہوتا ہے۔ حالانکہ نبی اللہ سبحانہ کے ہاں تکمیل پا کر منزلِ مقصود پر فائز ہو کر اُس کے حکم سے خلق کی ہدایت کے لیے مبعوث ہوتا ہے۔ اور ولی رجوع الی اللہ ہونے میں ابھی اپنی منزل کی راہ میں ہے اور مقصود کو پا نے والا ”نبی“ نہیں بھی ہوتا ہے اور ولی بھی۔ یعنی رجوع الی الخلق اور رجوع الی اللہ دونوں پر مقصود کو پا نے ہوئے۔ نبی کی نبوت نبی کی اپنی ولایت سے بھی افضل ہوتی ہے۔ ”لَا خِلَافَ فِي شَيْءٍ“ اور ولایت نبی سے افضل ہو؟ نبی معصوم اور ولی معصوم ہے۔ معصوم وہ ہوتا ہے جس میں گناہ کی طاقت ہی نہ ہو اور معصوم وہ جس میں گناہ کی طاقت تو ہو لیکن حفاظتِ الہی شامل حال ہو۔ ولی ولایت میں کتابا ہی ترقی کرے اور غیر معصوم کو نہیں پاسکتا۔ اور بندہ بہر حال بندہ ہے وہ کسی حال و مقام میں بندگی سے باہر نہیں ہو سکتا اور مضافی میں داخل اور غریب ہو سکتا ہے۔ ”بندہ بندگی سے بندہ ہے درد گندہ“۔ ”زندگی بے زندگی شرمندگی ہے۔“

امام علی بن ابی کریم رضی اللہ عنہ نے ”معارفِ الہدیہ“ میں فرمایا ولی کا تمام امور میں شجاعت و کمال۔ ظاہر و باطن

حق و باطل۔ عبادت و عبادۃ کمال بتائے سُنّت و اجتناب از پستی میں مُصر ہے۔

اَلشَّيْءُ الَّذِي فِيهِ الْحَقُّ وَالْحَقُّ فِيهِ الْحَقُّ شَرِيعَتِ دَرَجَتِ کے اور حقیقتِ معرفتِ قرأت میں۔ کتابتِ معصوم

روضا کا کتب خانہ



اطاعت رسول

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّم

قرآن پاک پٹ سورۃ النبا آیت کریمہ ۹۹

وَمَنْ يُطِيعِ اللّٰهَ وَالرَّسُولَ فَأُولَٰئِكَ
مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ
النَّبِيِّينَ وَالصّٰلِحِينَ وَالشُّهَدَاءِ
وَالصّٰلِحِينَ وَحَسُنَ أُولَٰئِكَ
رِجْقًا

اور جو اطاعت کرتے ہیں اللہ کی اور اس کے
کی وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ
نے انعام فرمایا۔ انبیاء، صدیقین، شہداء
صالحین اور کیا ہی اچھے ہیں ساتھی

شانِ نزول : حضرت ثوبان حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ
رکھتے تھے۔ ایک دن اس قدر غمیگین اور رنجیدہ حاضر خدمت ہوئے کہ چہرہ کا رنگ
ہو چکا تھا اور پریشان حالی ظاہر ہو رہی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا آج رنگ
بدلا ہوا ہے۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے نہ کوئی بیماری ہے اور نہ درد
اس کے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے نظر نہیں آتے تو انتہا درجہ گھبراہٹ
پریشانی ہو جاتی ہے اور جب آنحضرت کو یاد کرتا ہوں تو یہ اندیشہ ہوتا ہے۔ وہاں
دیدار پاسکوں گا۔ آپ اعلیٰ ترین درجات و مقامات پر ہوں گے اور اگر اللہ سبحانہ
اپنے فضل سے مجھے جنت دے بھی دی تو اس مقام عالی تک رسائی کہاں؟ اس
آیت کریمہ نازل ہوئی اور آپ کو آخرت میں معیت مصطفوی کا مشورہ سنایا گیا اور
ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقہ سے امت کا نصیبہ کھل گیا اور دل تسلی پا گئے۔ اس
ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تیرے فیض سے ہم تالافتوں کے لیے تسلی ہے۔ کہ
ذُنَا فَتَعَالٰی کے کہیں اور کہاں ہم کہیں ”چہ نسبت خاکِ عالم پاک“
آنا حسبِ بلندی جنت کا کس لئے دیکھا نہیں کہ پچھک کس اُونچے درجے
سے ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرا حق، میں، دشمن تھو پر ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حدیث پاک : بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط

○ مجھ سے زیادہ محبت کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو بعد میں آنے والے ہیں۔ اُن میں ہر کوئی خواہش کرے گا۔ کاشکہ ! مجھے ایک نظر جمال پاک پر ڈالنے کی سعادت ملے اور اُس کے مقابلے میں مجھ سے سیرا مال و مثال دولت و ثروت لے لیئے جائیں اور مجھے دیدار محبوب رب العالمین عَزَّ وَجَلَّ حاصل ہو جاتا اور یہ دیدار کی متنا حضور ﷺ سے اظہار محبت ہے۔

”رواہ الذہبی“ بحوالہ دلائل الخیرات

رسول کے مبعوث فرمانے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے حکم سے آپ کی اطاعت کی جائے اور اپنی بڑا نفس کو اُس کے تحت کیا جائے جو وہ لائے ایک مقام پر رب کریم نے انسان کی حالت کو بیان فرمایا۔ اَخْرَجَتْ مِنِّي اَلْهَمَةُ هَوَايَۃً اَيَا تُمْنِي اَمْسِي نَبِيْ دِكْحَا جِسْمِي نِي اِيْنِي جِي كِي خَوَاشِي كُو اِيْنَا خَدَا بَنَا يَا۔ تَخْلِيْقِ اِنْسَانِي كَا مَقْصِدُ وَنَشَا يَہ ہے کہ وہ اپنے قلبی و ذہنی خیال کو متابعت رسول اللہ ﷺ کرے اور ہولے نفس کو چھوڑ کر رضا الہی تک پہنچائے۔ لیکن حیران کُن بات یہ کہ انسان نے تو اپنی خواہشات کو یعنی اپنے آپ کو ”اِنَا خَدَا“ بنا رکھا ہے۔

○ تعجب ہے انسان پر خالق کُل کی کوئی سے کوئی مخلوق چڑھتی تو نہ بنا سکا۔ لیکن خَدَا سَعَادَ اللہ، کئی بنائے جو تھے ہیں۔ اللہُمَّ احْفَظْ مِنْ ذٰلِكَ طِيْرَ سَبْ ہوائے نفس کے کرشمے ہیں۔ بندہ کو جناب کبریا میں اس امر کا ہمیشہ قیمتی رہنا چاہیے کہ حتیٰ بھانہ کو تعالیٰ اپنے کرم سے شرِ شیطان، شرِ نفس اور خصوصاً ہولے نفس سے بچائے رکھے۔

انوار فیضانِ نبوت : ایک روایت الحدیث میں فرمایا۔

خَيْرُ الْقُرُونِ قُرْنِي شَعَوِ الدِّينِ | بہترین زمانہ میرا ہے پھر وہ جو اُس سے ملا ہوا اللہ
يَكُوْمُهُمْ شَعَمُ الدِّينِ يَكُوْمُهُمْ ط | پھر وہ جو اُس سے ملا ہوا۔ ”صحیح البخاری“

طبقات اولی : حوالہ ابنِ کثیر کا مصداق ہے۔ خَيْرُ الْقُرُونِ قُرْنِي صَدَّ اَوَّلِ کہلایا۔

طبقات ثانی :۔ ورنہ رائی سرائی میں جنہوں نے کسی ایک صحابی کو دیکھا۔ ”نشاة ثانیہ“

علیٰ بن ابی طالبؑ کے ہاتھ کے تمام طوائف صید و تدبیر خَدَّ اللہ کے زوایہ مکائد کے عقائد ہوائے نفس ہیں۔ ”الکفر

☆ طبقہ ثانیہ: جمع عالمین جنہوں نے تالمعین کی زیارت کی۔ یہ تینوں رطلے رُخسرت، روایت اور کرامت میں قرطب کی بناء پر حذیفہ میں شامل ہیں۔

گُل حکمت :- قرآن عظیم میں ربُّ العرشِ العظیم نے وَالْعَصْرِ سے جس کی قسم اُٹھائی وہ ترقی ہے۔ قِ صِدِّیق، رِ عُمَرُ، اَنْ عُمَان، مِ عَلٰی اور لفظِ رِ سب میں مُشْرک ہے مثلاً رِ صِدِّیق، رِ عُمَرُ، رِ عُمَان، رِ عَلٰی اور یہ سب آپس میں باہم یکدگر عین ہیں۔ جو ان عین کو عینِ جاسمہ محمد اُس کی عین ”آکھ“ میں عین ”پردہ“ ہے۔

الدُّنْيَا يَوْمٌ وَلَئِن فَتَحْنَا صَوْمُكَ
الدُّنْيَا مَسَاعِدَهُ فَاجْعَلْهَا طَاعَةً

☆ حضور ﷺ "طُطَاعِمْ اِيں اور آپکی اطاعت، اطاعت الہی ہے۔ اطاعت کے صحیح
مفہوم کو وہ کیا جانے جو آپ ﷺ کی ذات و صفات سے محبوب اور نادر وقت
ہو۔ حقیقتہً اللہ سبحانہ کا اطاعت گزار وہی ہو گا جو سنت اللہ کے مطابق آپ پر درود و
سلام بھیجے گا۔ اور سنت نبوی پر عمل کرے گا۔ حضور ﷺ البشیر علیہ السلام علی آلہ الصلوٰۃ والسلام اللہ اللہ
نے اپنی نور انوار سے مجھ سے فرمایا یا فاطمہؑ اِنَّكَ كُنْتِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ قَامَا كُنْتِمْ وَلَا لَمْ تَنْسَبِي اَعْمَلِي
عَمَلِي اَعْمَلِي طِبْسِي رَوْزِ جَزَاءِ تَحْتِمْ سَبْ اُوحِيَا جَانِے گا ذکر نسب "عمل کرنا عمل۔ قرۃ العین رسول
زکریا رسول جگر گوشہ رسول ہونے کے باوجود مَبَشْرَةٌ مُبَشِّرَةٌ وَالنَّاسُ اَوْفَى الْجَنَّةِ اِيں اور آپ پر
دُرود شریف پڑھنا جزو ایمان ہے۔ جنہوں نے اس راہِ عمل سے دُرود شریف کو
پنایا وہ جو دُرود شریف کی رنگین میں رنگے گئے۔ اُن پر دُرود شریف کے اقوار سے وہی اثرات
ظاہر ہوں گے جو حضور ﷺ کے جسم و جان سے ظہور پذیر ہوتے ہیں۔

عالمات پر کائنات کی آوازیں اور فضا پر پندہ بوجھانہ نہ ملے گی بس آگ ہے۔ جتنا آگ کی اور ہمارا کا دھن۔ اور دنیا پر کائنات ہزار سال کا جو علم نظر ایک دلی ہے۔ تیار طرل ہر طرل جان چاہا ہر مومن دروہ و خان کے لئے علم کی انجیل ہوگا۔

عَلَيْهِ اَلصَّلٰوةُ وَاَلسَّلَامُ

سے نسبت مادی کے زیادہ تحریم ہے۔ امام علیؑ حکیمِ تمدنی کے حوالے میں جو لفظ عبادت نہ اپنے حرج و جانی میں تھی۔ یہ

☆ السید موسیٰ الخوانساری فی اللہ باقی باللہ نقشبندی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں۔

○ حضور ﷺ کے فیضان سے مستفیض، انوار یافتہ اولیاء کرام کے جسم پر کبھی نہ چھتی کیونکہ حضور ﷺ کے جسم اطہر پر کبھی نہیں چھتی۔ ”محرم پاک پیر غس نہ نش و نقشبند“ ملے
☆ خواجہ خواجگان السید محمد مبارک الملکت والذین نقشبند بخاری قدس سرہ الباری بانی مانی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ”ملفوظات“ میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ میں نے مقام قرن ملک میں حضور ﷺ کے خرقہ، جنبہ مبارک کی زیارت کی جو نبی اکرم ﷺ نے خواجہ انیس قرنی کو عطا فرمایا تھا۔ جنبہ شریف کو چڑھا اور کمال محبت سے آنکھوں پر لگایا اور سر پر برکت کے لئے رکھا تو میرا سایہ بھی نہ رہا۔ یہ فیضان بے متعلقات تہوی، تبرکات مصطفوی کا۔ انوار محمدی ﷺ جو اولیاء کرام کے قلوب پر برستے ہیں اور ان انوار فیضان سے آپ کا بھی سایہ نہ رہا۔
☆ سید غوث علی شاہ پانی پتی قدس سرہ الحقی تذکرہ غوثیہ میں فرماتے ہیں۔

○ مقام قرن، زبیدہ میں جنبہ مبارک کی زیارت ہوئی تو مادے شوق کے جنبہ شریف کو میں نے سر پر رکھ لیا۔ اس وقت جنبہ مبارک کا سایہ تو درکنار ہمارا سایہ بھی نہاد روح گشتان میں جا کر بھی گل کو دیکھا تیری ہی سی زنگت تیری ہی سی بو ہے

○ عالم شہادۃ میں شئی کا سایہ شئی سے لطیف تر ہوتا ہے۔ جب حضور ﷺ سے کوئی جہان میں زیادہ لطیف ہے ہی نہیں تو آپ کے بدن شریف، منہر لطیف کے لئے سایہ کیسے ہو؟ اولیاء اللہ کی بارگاہیں حضور ﷺ کی ہی بارگاہیں ہیں۔ حضور ہی کی نقش بیداری سے ہی وہ اولیاء ہوئے اور واسطہ اور وسیلہ سے حتیٰ کہ انبیاء و مرسلین علیہم السلام بھی حضور ﷺ کے طیشی اور عطا فیض میں حضور کے نائب ہیں۔

تقویٰ ہر۔ ان اولیاء اولیاء الا المبتقون اولیاء اللہ تقویٰ کے مبالغہ اور ذکر ہیں۔

علاء محمد نے منجد الوصیہ سے لکھا کہ اسم پاک اللہ علیٰ شانہ کی طرح اسم پاک محمد ﷺ اللہ علیہ وسلم میں بھی کوئی حرف متغیر نہیں رکھا کہ لفظ شاہ کبھی ہے۔ اللہ پاک نے محبوب کے اسم پاک کو اس منہر سے بھی پاک رکھا ہیں ”جو شئی کے“ جسم اور لباس ”پر گندی کبھی نہیں چھتی۔ اولیاء اللہ کو بھی گندی نہیں چھتی۔ حضور کو دیا گیا ہے ”نجان تیری قدرت“۔ ”محرم پاک پیر غس نہ نش و نقشبند“ ملے

○ وَالْبَيْعُ سَبِيلٌ مِّنْ آثَابِ الْإِنْفَاقِ سے تقویٰ ملتا ہے۔ یہی مقصود ہے جو شرع ہے، اتباع کا۔ ولایت کی یہ پہلی منزل ہے۔ تقویٰ کا معنی ہے "باز آنا تقیٰ" اور "ڈرنا تقیٰ" ہے۔ جس میں یہ دونوں پہنچنے والے ہیں وہ مستقی ہے۔ غیر مستقی، فاسق، معلن، تارکِ سنت اور صغیر و کناہ پر اصرار کرنے والوں کی نہیں ہو سکتا۔

☆ سیدنا یزید رضا میجرؑ اللہ علیہ کے عہد میں ایک شخص نے اپنے آپ کو ولی مشہور کر رکھا تھا آپ اس کی ملاقات کو چل دیئے جب وہاں پہنچے تو وہ مسجد میں داخل ہو رہا تھا اس دوران اُس نے مسجد میں قبلہ رخ تھوکا آپ نے جب دیکھا تو بغیر ملاقات کئے واپس چلے آئے۔ اُسے سلام کرنا بھی گوارہ نہ کیا اور فرمایا۔

هَذَا رَجُلٌ عَتَبٌ مَّامُونٌ عَلَىٰ آدَابٍ
مِّنْ آدَابِ الشَّرِيعَةِ فَكَيْفَ يَكُونُ
آمِنًا عَلَىٰ أَسْرَارِ الْحَقِّ ؟

یہ شخص شریعت کے آداب میں سے ایک آداب کو لاپرواہ نہیں کرتا۔ اسرارِ الہیہ کا کیوں کر امین ہوگا۔
"نفقات اللہ"

☆ خلافت پیغمبر کے راگزید کہ ہرگز بمنزلِ نوحا نہ رسید
آپ کے نزدیک شریعت مظہر کی اتباع ہی سب سے بڑی کرامت ہے۔ آپ کے پاس کرامت کا خواہاں ایک شخص آیا اور ایک سال ٹھہرا جب بد دل ہو کر واپس جانے لگا تو اپنے جگر پوچھی تو کہنے لگا اے عرصہ میں آپ کی کرامت نہیں دیکھی فرمایا اچھا یہ تو بتا کہ مجھے کبھی کوئی کام خلافتِ مظہر کرتے دیکھا ہے کہنے لگا نہیں یہ سن کر آپ نے فرمایا پھر جا اس سے بڑھ کر اور کیا کرامت ہوگی اور فرمایا طریقت کی روح شریعت ہے۔ اَلَا سِتْقَامَةُ حَقِّهِ الْعِزَّةِ شَرِيعَةُ مَظْهَرِهِ پر استقامت ہی سب سے بڑی کرامت ہے اور ہم تو کریم کے چاہنے والے ہیں کرامت کے نہیں ۷

علم طریقت، پھر مسک، علم شریعت، پھر شیر

کے بود بے شیر مسک کے بود بے پیر

☆ کَرِطِيَّةٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دعویٰ ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ اس کی دلیل
کَرِطِيَّةٌ اور کَرِطِيَّةٌ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ حقیقت ہے اور مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ صَلَاتُكَ عَلَيْهِ

۷ اور اس کی راہ چل کر ہی طریقت و روح لایا۔

شریعت اور حقیقی مالکی شافعی مثلی۔ نصیبی قادیانی، چشتی، سہروردی، سالک کے لئے
یہ سب عبودیت کے پہنچنے کے راہ ہیں، نشان منزل ہیں، منزل نہیں۔ منزل مقصود تو
حضور ﷺ کی پیروی ہے۔ ”عبودیت حقیقی“ کی معرفت، قریب رضا ہے کہ
یقین دائم دین عالم لامعبود الاھو۔ ولا موجود فی الکونین لامقصود الاھو
اصل دین شریعت مطہرہ پر عمل ہے۔

حضرت بائزید بسطامی علیہ الرحمۃ کو ایک شخص کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ ہمیشہ سے قائم اللیل اور صائم الثہار رہے تو آپ نے فرمایا اُس نے اپنے اندر عجیبہ سے صفات ملائکہ پیدا کر لیں ہیں اور یہ کوئی مقام نہیں اور نہ یہ ولایت اور فرمایا کمال ولایت یہ ہے اپنے اندر صفات محمدی ﷺ پیدا کرے یعنی اپنی زندگی کے جمیع اوقات اپنے قیام و صیام کلام و طعام اور تمام کو سنتِ مطہرہ کے مطابق کرے۔

○ شیخ الشیوخ خواجہ شہاب الدین عمر گڑھی "علیہ الرحمۃ ربی" یانی سلسلہ عالیہ سہروردیہ نے اپنی کتاب مستطاب حواریت المعارف شریف میں فرمایا۔

کُلُّ حَقِيقَةٍ رَدَّتْهُ الشَّرِيعَةُ هُوَ
زَنْدِيقَةٌ

ہر وہ حقیقت جس کو رد کرے شریعت وہ ہندو
ہے۔ زندیق (افسوسناک)۔ یہاں علی بن ابی طالبؑ

☆ کی طرح سے وفا توڑنے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

☆ شریعت کے بغیر طہارت کا دعویٰ ملامت کا باعث ہے۔ شریعت اور طہارت میں جسم و جان، جگر و روح، ظاہر و باطن، الفاظ و معنی، پوست اور مغز کی نسبت ہے یعنی ایک قالب دو جان ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر دعویٰ ولایت کرے اور فقرہ سے پاک ہوتا ہے۔ خصوصاً **لا اله الا الله** کو چھوڑ کر توحید، توحید کرنا یہ توحید رحمانی نہیں توحید شیطانی

[illegible]

ہے۔ توحید اصل دین ہے۔ وہ حضور ﷺ کے واسطے واجب رہ کر ہی ملتی ہے۔

☆ خواجہ عبید اللہ المعروف خواجہ خرد و ابن خواجہ باقی باللہ بزرگ علیہما الرحمۃ فرماتے ہیں۔

○ جاننا چاہیئے۔ شریعت، صورت حقیقت ہے اور حقیقت معنی شریعت، صورت معنی سے اور معنی صورت سے جدا نہیں۔ معنی تک پہنچنا ہے توسط صورت تحصیل بحال ہے اور محض صورت پر اکتفا کرنا اور معنی سے جو کہ مقصود ہے غافل ہونا صریح نقصان کی بات ہے۔ اس سے زیادہ کیا لکھا جائے۔ "تذکرہ خواجہ بزرگ حضرت باقی باللہ مرتبہ نسیم احمد مدنی فریدی کھٹہ۔"

☆ امام ربانی سرکار مجدد الکشف ثانی قدس سرہ النورانی نے مکیداً و معاد میں فرمایا۔

○ من عبادت خدا بایں طور کہ دم کہ میں اللہ سبحانہ کی عبادت اس وجہ سے کرتا ہوں کہ اور بت محمد جلیل و عزوجل ﷺ است۔ وہ محمد کا رب ہے عزوجل و مقلی اللہ علیہ والہ وسلم ط

بدلیل جلیل، کلام اللہ میں رب جلیل نے فرمایا قَالُوا اَمَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ○ رَبِّ مُوسٰی وَ هَارُونَ ○ حضرت نبی کے واس میں کو چھوڑ کر رب تعالیٰ کو ماننا یہ ایمان نہیں جاوہر گوں نے سجدہ میں اَمَّا بِرَبِّ الْعَالَمِينَ کہا چاہیئے تھا تکمیل ایمان ہو جاتی اور جب انھوں نے رَبِّ مُوسٰی وَ هَارُونَ کہا تو اب ایمان صحیح ہوا اور عند اللہ وہ مومن اور جنتی ہوئے۔

☆ حضور و انا گنج بخش ﷺ، غوث الانامی سیدنا، بایزید بسطامی قدس سرہ النورانی کا واقعہ کھ کر اکتشاف فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ جب کعبۃ اللہ کی زیارت سے مشرف ہوئے تو وہاں گھر دیکھا گھر والا نظر نہ آیا پس میں سمجھا کہ میرا حج قبول نہیں۔ دوسری مرتبہ کعبۃ اللہ گئے تو گھر بھی دیکھا اور گھر والا بھی لیکن جب تیسری مرتبہ حاضر ہوا تو گھر والے کا خوب متشابہہ کیا اور گھر نظر نہیں آیا اور یہ کمال فناء فی اللہ کی دلیل ملے ہے۔ "کشف المحجۃ شریعت۔"

○ ایک مسلمان جب مکہ متعلقہ فریضہ حج ادا کرتا ہے تو جلال الہیہ کی تائید میں کامشاہدہ

علیہ ایک شخص کعبۃ اللہ گیا۔ عشق الہی سے سرشار، زور زور سے آہ فزاری کرتا تھا عالم دارنگ میں درگاہ کو کھٹکانے لگا۔ کسی نے کہا کیسے مانے تو اوپر اشارہ کر کے کہنے لگا۔ اُس کو خدا ہے جس کا اور پر نام لکھا تھا ہے۔ اتنا کہا تھا کہ گرا اور داخل حق ہو گیا کہ گھر والے نے دے اپنے پاس لایا۔ اِنَّا لِلّٰہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ ○ "ہرگز کائن اللہ نہ طے ہو کہ شہر عاشق جہاں ذات را دوست مشیر چمن موجودات را

کہا ہے تو یہی جذبہ اسے کشاں کشاں مدینہ منورہ در رسول ﷺ پر سے جاتا ہے۔ جہاں جمال محمدی ﷺ کی ایمان افروز تابانیاں ہیں۔ مگر معطرہ کے بعد زیارت مدینہ منورہ اپنی جگہ درست لیکن عشق و محبت کی دنیا کی منزل کے راہی کا کچھ اور ہی مقام ہے۔ مگر معطرہ کے بعد آپ مدینہ منورہ نہیں گئے واپس وطن آ گئے اور یہاں وطن سے یہ نیت حاضری بارگاہ رسالت ﷺ مستقل کر کے گئے تھے۔

اَذْبُوا النَّفْسَ اَيْهَا الْاَصْحَابُ فَالطَّرِيقُ الْعِشْقُ كُلُّهَا آدَابُ

اور فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ حاضری مدینہ پاک کو مگر معطرہ کے تحت کر لوں اور حبیب باگاہ محبوب رب العالمین عز وجل ﷺ کی حاضری ہوتی تو دیر تک روتے رہے۔ اور صلوٰۃ و سلام عرض کرتے رہے قیام مدینہ طیبہ میں درود شریف ہی پڑھتے رہے۔ اولیاء عظام نے جو کچھ مارج و ولایت سے حشر پایا۔ اسی درود شریف سے پایا۔ حضرت البصیر علیہ الرحمہ کے سامنے بازید بطنی علیہ الرحمہ کا یہ واقعہ بیان کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔ بِهَذَا الْيَقِينِ نَالَ مَا نَالَهُ بازید نے جو کچھ پایا اسی استقامت ہمت اور درود شریف سے پایا۔ شریعت مطہرہ کا ادب روح اور محبت جان ہے یہ ہیں وہ لوگ جن کے متعلق فرمایا۔ حدیث قدسی :- کَلَامُ اللَّهِ بُرْهَانُ رَسُولِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

| | |
|----------------------------------------------------------------------|-----------------------------------------------------------------------------------------------|
| اَنْ جَلِيسٌ مَنْ ذَكَرَنِي وَهُوَ جُلَسَاءُ اللَّهِ | میں اس کا ہم نشین نہیں جو میرا ذکر کرے اور وہ اولیاء اللہ رب العزت کے مجلس ہیں۔ |
| هُوَ قَوْمٌ لَا يَشْقَى جَلِيسُهُمْ وَبِهِمْ مِزْجُ قَوْمٍ | ان کی مجلس میں بیٹھنے والا بد محنت نہیں رہتا اور انہیں کی برکت سے بارش ہوتی ہے اور رزق پتا ہے |
| بِكِ زَمَانِ حُجَّتِ بَا اُولِيَاءِ | بہتر از صد سالہ یوں با اتقاء |
| اللَّهُ كَاذِبٌ حَيَاتٍ اَوْ دُرُودُ شَرِيفٍ عَاجِمِ عِرْقَانِ سَبَّ | ان چشموں سے الیہ سیراب ہوتے ہیں۔ |
| اَبِ شَوَاهِ اَزْجُو بُو خَوَاهِ اَزْ سَبُو | کایں سبورا ہم مدد باشند ز بُو |

عنه اسے لوگ اپنے آپ کو ادب سکھاؤ کہ عشق کے انداز سارے کے سارے ادب پر منحصر ہیں۔
عنه حضور علیہ السلام کا شکم سے قلب اور سے دماغ نہیں اور چپے جا رہی ہیں جس سے نور کی شعائیں نکل کر فیض پہنچاتی ہیں جس سے وہ عرفان کا منزل میں ملے کہ سب کو حقیقی تک پہنچتے ہیں ۱۲۰۰ بدر بخیرہ ذکر الہیہ

معاذی اللہ کیا حضرت مجتہد الف ثانی (شیخ محمد قزوینی سرحدی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا۔
 ○ فتا کے یہ معنی نہیں کہ وجود حضری زائل ہو جائے اور نہ ہی بقا کے یہ معنی ہیں کہ ممکن
 سے امکان بالکل زائل ہو جائے اور اس کو وجوب حاصل ہو جائے یہ محال ہے اور اس
 کے قائل ہونے سے کفر لازم آتا ہے بلکہ اس امکانیت کے باقی رہنے کے باوجود خلق اور
 لکس کے یہ معنی نہیں صفات بشریہ سے نکلنا اور صفات الہیہ اور انوار احمدیہ سے مشصف ہونا۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُحَمَّدٍ الْمُسْتَجَبِ
 الْأَمْنِيِّ الطَّيِّبِ الْمُطَهَّبِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

بقیہ حاشیہ

آپے عدم نازک و میرے کندھوں پر رکھ کر ثبوت کو گرا دیں۔ فرمایا ہے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: اثم باریز ثبوت نہیں اٹھا سکتے تو
 استأثر اللہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدش مبارک پر کھڑے ہو کر ثبوت کو گرایا۔ جب
 نیچے آنے اور عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے آپ کو عرض غلام کیا مبنیٰ علیہا تھا فرمایا ہے علی رضی اللہ عنہ: اثم باریز ثبوت نہیں اٹھا سکتے تو
 وائے غم صلیبیہ ﷺ اور انارنے والے جبرائیل علیہ السلام تھے۔ یہ مثال انکار قوی الادب کی ہے۔

☆ ایک آدمی کا دوران سفر اونٹ چھوٹ گیا جس پر زاد سفر کا اپنا تھا۔ شدید گرمی وسیع و عریض دیکھنا اور ٹھنک
 بیابان و عالم پریشانی میں ایک درخت کے سایہ میں بیٹھ گیا۔ اچانک آنکھ لگ گئی جاگا تو دیکھا کہ اونٹ مرٹنے لگا ہے۔ انڈیلنے
 کی حمد و شکر کے ساتھ اسی عالم بخودی میں بے ساختہ لگا رہا تھا۔ اُنک عین غی و کان کرینک دو تومیرا بندہ میں تیرا رب۔ یہ تیش
 بیان فرما کر حضور ﷺ السلام نے فرمایا۔ اَنَحْطَا مِنْ يَشَاءُ الْفَرْجُ طِيءُ الْفَاظِ خَطَايَا لِيَكُنْ حَالَتِ
 محنت کے اس عالم وادنی و شیفگی میں رب وود اُس کے ان الفاظ پر راضی ہو گیا۔ مقررین کی خطا بھی ہمارے
 صواب سے افضل ہوتی ہے۔ یہاں لعل صحتی سے انکار کا اس دوسروں کے حق سے افضل قرین ہے۔
 براشیدہ او خندہ زند اسیر ہوا ۴ ” یعنی اللہ تعالیٰ عزوجل ہمارے

☆ شاد مشغور سے کسی نے پوچھا تھا کہ اس منزل پر تم نے یہ لکھ کیسے زبان سے نکالا۔ ارشاد فرمایا ہے
 میں نے گویم انا الحق، یا رب سے گوئید بگو

یہ اپنے ارادہ سے انا الحق نہیں کہتا بلکہ میرا دوست مجھے کہتا کہ ایسا کہو۔ جب میرا یہ ایسی کہنے کا حکم ہے تو
 میں کیسے نہ کہوں کیا جان کی خاطر دوست کا کہنا زمانوں۔ یہ ایک جان کیا؟ ہزاروں جانیں اس دوست حق پر
 قربان ہو جائیں۔ یہ شیطانیات از حالت نکرت ہے۔ شاہ شمس منصور ص ۱۸۰ مرقوم لکھا ہے۔ ۱۲۰

روشنہ کاشف اہل سنت و جماعت

○ مثلاً اہل الترمذی کی ایک روایت کے مطابق اُمتِ مسلمہ میں بہتر فرقوں سے صرف ایک ناجی ہے وہ شریعہ صلوٰۃ والسلام نے "وَمَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي" سے اُضح کر دیا ہے وہ نجات دہندہ اور جنتی گردہ کہ جس پر میں اور میرے صحابہ نہیں یہی صراطِ مستقیم ہے۔ مزید ولایت اہل السنۃ والجماعۃ کے لئے سُنَّۃُ اہل السنۃ والجماعۃ کے نصیب میں روزِ ازل سے لکھا جا چکا ہے۔

حدیث الحذیک علی صاحبنا الصلوٰۃ والسلام ط "مکتوبہ المصابیح کتاب الایمان"
 لازم کہ میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کہیں غلط نہ ہو
 کی سنت کو اور دانتوں سے مضبوط تمام ہو۔

○ اس حدیث پاک کی رو سے اُمتِ مسلمہ قطعی حضرت حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی اور اہلِ نبوت ہی اہلِ سنت و جماعت ہیں کہ محبتِ الہی کا شریعتِ بیضا اور سنتِ عکرا کے سوا کوئی دوسرا راستہ ہے ہی نہیں جو مقصودِ نبوی ہے اور اہلِ طریقت کے جملہ امور مشاہدات، تمیزات اور ظہورات باحوال و کیفیات، معارف اور مواجید کی حقیقتِ البست کے میں مطابقت ہو تو ولایت ہے ورنہ استدراج، سنتِ بطل یا اہلِ سنتِ فطرت پاک ہی دینِ نبوی ہے۔
 ○ مشرک الخواطر والامراض خواجہ ناصر الدین عظیمی رحمہ اللہ اصرارِ نقشبندی مکتوبہ اشعار فرماتے ہیں۔

منقول است کہ اگر تمام مواجید و احوال را بما
 دہندہ، حقیقت مارا بقا اہل سنت و جماعت
 متجلی نہ سازند جز خرابی یہی ہے دائم و اگر
 تمام خرابیاں را بر ما جمع کنند حقیقت مارا
 بقا اہل سنت و جماعت بنوا زندہ هیچ
 با کے مداریم "مکتوبات خواجہ ۱۹۲"

○ حدیث پاک میں ہے۔ اشیاء اسواء الا عظیم من شد شد فی الشکر مدبر ہے گردہ کی پیروی کرو کہ جو اکیلا رہا۔ وہ اکیلا و درخ میں گیا اغانیا کل الذائب العاصیۃ بھیڑ یا اُسی کو کھاتے ہو گردہ سے صلہ ہو۔ وہ جو ک
 ہو گیا۔ فی زمانہ مسکب مہذبہ جمعہ اہل سنت و جماعت کا کہا وہ کسی فرقہ کے ساتھ نہ لے اُڑا دیا ہے اور اہلِ ذراعت
 عن التیلم کے جملہ فرق باطلہ کسی کا تعلق خوارج سے کسی کا تابع سے اور کوئی مفسد لڑ سے جا غائب ہے اور کسی
 بقیشہ شریعت



○ اہل سنت و جماعت میں مسلکِ حق پرستی ہے صحابہ کرام کا مبارک گروہ ہی اہل سنت و جماعت کہلایا۔ بطریقِ حدیثِ الجیبِ حکینکہ یسئلنی سے سنت رسول اور سنت خلفاء الراشدين سے خلفاء راشدين سے مجملہ صحابہ کرام کی جماعت مراد ہے۔ انھیں کے واسطے کو مضبوطی سے تھامنے کا حکم صادر فرمایا۔ صریح ہدایت حضور ﷺ کی سنت اور جماعت صحابہ کی پیروی پر مضمون ہے۔ اہل علم نے حق کو فرقہ ناجیہ "اہل سنت و جماعت" اور دین اسلام کو خیر القرآن کے مذاہب اربعہ اور مجتہدین میں منحصر قرار دیا ہے۔ اس کے علاوہ غلط افتاد ہے۔

"مکمل لا یخفی اهل النظر والبصيرة" "علامہ سید محمد طوسی"

○ امام ربانی قطبِ زمانی، محبوبِ محمدانی حضرت محمد و ائمتہ ثانی الشیخ احمد فاروقی قدس سرہ اللہ عنہ مکتوب شریف میں بالوضاحت فرماتے ہیں۔

○ نجات کا راستہ صرف اہل سنت و جماعت شکر اللہ تعالیٰ کی متابعت میں ہے۔ اقوال میں بھی افعال میں بھی، اصول و فروع میں بھی کیونکہ نجات پانے والا فرقہ صرف یہی ہے باقی تمام فرقے زوال اور ہلاکت کے کنارے کھڑے ہیں۔ آج کسی کے علم میں یہ بات آئے نہ آئے۔ لیکن کل قیامت کو ہر ایک جان لے گا۔ مگر اس وقت جانتا ہے سود ہو گا۔

سہ برحق مسلکِ مذہبِ اہلسنت و جماعت ہی ہے۔ اس کی علامت درود شریف پر مبراہیت۔

○ محمد کو اپنا تہذیب و امام بنالیا اور دلچسپی لی جھگڑا اور جھگڑا۔ جو بہرہ دار و فریب دیارات المذہبۃ الثمورہ سے روکا اور فضائل پر ٹوکنا اپنا شعار بنالیا۔ حضور سید انسا و امات والکائنات ﷺ کے فضائل و کمالات سے "مسکت بزمِ میخانہ نجدیت و بادۃ و ہدایت" کو اعراض ہی نہیں بلکہ امتراض بھی ہے جو سراسر مینہ برانکار ہے۔ یہاں میرا مقصد مسلکِ ہنبلیہ پر محققہ اہل سنت و جماعت کا بیان ہے۔ کسی فرقے پر تنقید یا تنقیص بحث و مباحثہ یا قیل و قال نہیں یہ سب ہدایت سے دُور گرا دیتی ہیں۔ حاشا و کلا کسی کی دل آزاری مطلق نظر نہیں محض ہدایت حضور و اور مطلوب ہے۔ یہ سب فرقے بڑی جو فضائل اور فضائل ہیں جنہوں نے نئے نئے عقائد گھڑائے۔ ان کی تقابیر و تمجید و تعاد کا مجموعہ اور ان کا عقیدہ ان کے عمل کا۔ ان کا قلب ان کی زبان کا اندر نہیں ہے اور نہ مصدق۔ یاد رہے جو جہنم اولیٰ و ثانیہ کا متعین صدقات اہل سنت و جماعت کے لئے ہے جو سوا احکم حکمت والی جماعت ہے۔

از محمد حائیت اللہ تعالیٰ فی جہنم غفرلہ و لوالدہ ط

☆ ایک حدیث الزمخول رحمۃ اللہ علیہ میں ارشاد فرمایا گیا۔

اَسْتَمُوا سَوَادَ الْأَعْظَمِ هَمِّنْ | تابعداری کرو "اہل سنت و جماعت" کی جو
شَدَّ شَدَّ فِي الْمَنَارِ | اُن سے علیحدہ ہوا وہ جہنم میں گر گیا۔

○ سواد اعظم، اہل سنت و جماعت سے خارج ہو کر وہ اہل التار و الشتر میں اپنا نام لکھا
لیا۔ اللہ کا کوئی ولی کسی دوسرے مسلک میں نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

ترجمہ: حضرت زمان السید عبدالعزیز دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

○ ایک بار فرمایا بندہ کو فتح نصیب نہیں ہوتی جب تک اہل سنت و جماعت کے
عقیدہ پر نہ ہو۔ اگر فتح کے وقت کسی دوسرے عقیدہ پر تھا تو اُس کو پہلے تو بہ نصیب ہوتی
ہے اور پھر فتح۔ یعنی وہ فوراً اہل سنت جماعت کی طرف رجوع کرتا ہے۔ میں نے آپ کو
ہمیشہ اہل سنت جماعت کی مدح و ثنا کرتے سنا اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اہل سنت جماعت
سے بہت محبت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس عقیدہ پر موت نصیب ہو۔

☆ علامہ ربیع الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ نے جمع الجوامع میں اہل سنت جماعت کی توصیف فرمائی
کہ صراط مستقیم پر صرف اہل سنت و جماعت ہیں۔ مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ نے نفحات الانس

میں لکھا کہ سیدنا بایزید طبرستانی رحمۃ اللہ علیہ نے فیضان القلوب کے وصال کے بعد کسی اہل اللہ نے
آپ کو خواب میں دیکھا تو پوچھا اے بایزید! تم نے ساری زندگی مسلک اہل سنت اور اتباع
سنت مصطفوی میں گزار دی تو بتاؤ اللہ بخائے تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ فرمایا مجھے فرشتوں

نے پوچھا کہ اے بوڑھے تو کیا لایا ہے! میں نے جواب دیا محبوب محبوب کے دربار میں حاضر
ہو تو پوچھا جاتا ہے کیا لائے! لیکن جب ایک فقیر شہنشاہ کے دربار میں جاتا ہے تو اُس سے یہ نہیں
پوچھا جاتا کہ تو کیا لایا ہے! بلکہ اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو کیا چاہتا ہے۔ بس اتنی بات پر رتبہ کر دیا
نے مجھے بخش دیا۔ آپ اسی مسلک اہل سنت و جماعت پر اخروی نجات کا دار مدار فرمایا کرتے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِہٖ

الْاٰحِبِّیْنَ الطَّاهِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ



ح. مسلک بہت پر موت و دوزخ شریعت پر مبنی اور امت مسلمہ سے ہے۔ از مؤلفہ عائشہ الدہلوی رحمۃ اللہ علیہ تہذیبی تہذیبی تہذیبی۔

”وَلَقَدْ عَلِمْتُمْ“ حضور کی بارگاہِ عالیہ میں صلوٰۃ و سلام کے بعد دُعا مانگوں تو کیا میں قبلہ کی طرف منہ کروں یا رسول اللہ ﷺ کی طرف؟ امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اَلَسَمَ قَصِيرٌ وَجْهَكَ عَنْهُ تَوَسَّلُ اللہ ﷺ سے کیوں منہ موڑتا ہے وہ تو تیرے اور تیرے آباء حضرت آدم علیہ السلام کے لئے اللہ سبحانہ کی بارگاہ میں وسیلہ ہیں۔ بَلْ اَسْتَقْبِلُهُ وَاسْتَشْفَعُ بِهِ وَهَلْ يَشْفِعُكَ اللہ بلکہ آپ کی جانب توجہ کر اور انہی سے اپنی حاجت اور مراد کی شفاعت چاہ۔ اور وسیلہ بنا۔ پس قبول فرمائے گا اللہ تعالیٰ۔ عزتِ بخاری نے کیا خوب کہا ہے۔ اللہ رب العزت اُسے عزت دے دے۔

آدب گاهمست زیر آسمان از عرش نازک تر

نفس گم کر دو مے آئید جُئید و یائزید اسی جا

☆ ایک مرتبہ فجر کی نماز میں کریم ﷺ پڑھا رہے تھے۔ قرأت سے ایک آیت کریمہ رہ گئی جب نماز ختم ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا اِنَّ اَبْنَیَّ بْنَ کَعْبٍ کہاں ہیں؟ ابی بن کعب رَضِیَ اللہ عَنْہُ آپ نے فی الفور خدمتِ اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا لَیْتِیْکَ وَسَعَدَ یَدُکَ یا رَسُولَ اللہ ﷺ تو فرمایا تم نے نماز پر غمی عرض کیا نعم۔ فرمایا ایک آیتِ پاک رہ گئی تم نے لقمہ کیوں نہیں دیا عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نے لگا تو فوراً میرے ایمان نے میری رہبری کی اور کہا اے ابی! اسے اللہ سبحانہ کے محبوب اور رسول ہیں جو آیتِ مصطفیٰ کی زبان پر جاری نہیں ہوئی کیا پتہ کہ وہ رب کریم نے مسخ فرمایا ہو۔ اس سے حضور ﷺ خوش ہو گئے۔

قرآن پاک : پسرۃ الّاغل امیت کریمہ ، ،

سَنَقِرْكَ فَلَاقَسَى ۝ إِلَّا مَا شَاءَ اللَّهُ ۚ

اب ہم تمہیں پڑھائیں گے کہ تم نہ بھولو گے کہ
اللہ چاہے۔

[illegible]

اللہ تعالیٰ نے نہ چاہا آپ قرآن عزیز سے کچھ بھولیں۔
تفسیر خازن و محل

حدیث پاک : بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "مع مع شلم شریف"

إِنِّي لَا أَسْأَلُ وَلَٰكِنْ أَسْأَلُ لَأَسْأَلُ | میں نہیں پوچھتا۔ لیکن پوچھتا ہوں تاکہ تمہارے
پیشے سنتے رہے۔

○ عالم معلوم اسرار الہیہ ﷺ کا بھوننا اُمت مرچور کے لیے سُنت اور پر حکمت
ہوتا ہے۔ ہمارے بھولنے کی طرح نہیں کہ ایک ترمب آپ ﷺ نماز ظہر یا عصر پڑھا
رہے تھے آپ نے دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا۔ صحابہ بہت متعجب ہوئے۔ جماعت
میں گوسیدنا ابوبکر صدیق اکبر اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما جیسے جلیل القدر
صحابہ بھی موجود تھے مگر کسی کو بھی عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ ایک صحابی حضرت فوالیہ
رضی اللہ عنہ سے آگے بڑھے اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قصصت
الصلوة اَمْ نَسِيتَ کیا نماز کو قصر کیا یا آپ بھول گئے۔ فرمایا مَا نَسِيتُ وَلَٰكِنْ
اُنْسِيتُ میں بھولتا نہیں لیکن مجھلایا جاتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے کھڑے ہو کر مزید دو
رکعت نماز ادا فرمائی اسکے بعد سجدہ پھیر کیا۔ اس میں مصلحت اور حکمت یہ تھی اگر اُمت
میں کوئی بھول جلتے تو تلافی مافات کی صورت میں اُس کے سامنے آپ کا اسوۂ حسنہ ہو
صَلُّوا كَمَا رَأَيْتُمُوْنِي اُصَلِّي سے یہ نیاں اُمت کے لیے نمونہ بن گیا۔

☆ سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم اور امام محمد بن حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات۔
○ سیدنا فقیہ اعظم علیہ الرحمۃ کے تلمیذ عزیز ہیں۔ آپ نے فقہ حنفی کی تدوین و ترویج
میں بہت کام کیا۔ آپ معلوم قرآن و سنت اور فقہ کے خزانہ تھے فرمایا کرتے۔ مجھے یہ
علیٰ خزی سے حضرت آدم علیہ السلام سے بوجہ ادب عطا ہوئے۔ مجھے عالم ارجح میں

علیٰ نیاں و دخول اور سہو نیاں کا تعلق علم سے دخول کا فعل سے اور سہو کا دخول سے ہے سہو کا سنی
ہے بھول جانا۔ اگر حافظہ میں ہو لیکن توجہ نہ ہو تو دخول اور اگر حافظہ میں ہی نہ ہو تو نیاں یہ اجتہاد و ابطال و ابطال و ابطال ہے
نیاں۔ دخول اور سہو کا کوئی مقام ہو۔ نبی رحمت ﷺ کے کسی حال کو اپنے حال پر قیاس نہیں کرنا
چاہیے آپ نبی ہیں آدم ارحم سے چہ نسبت خاک ربا عالم پاک کر اور اک عاجز است از ذکر اور اک
چہ نسبت کا ربا آسمان عظیم و

حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا اے محمد بن حسن! "إِنِّي أَنْظَرُ عَلَى وَجْهِكَ نَوَازِلَ الْقُرْآنِ" میں تیری پیشانی پر انوارِ قرآن دکھتا ہوں۔ مجھے قرآن سناؤ تو میں نے قرآن پاک سے تخلیق اور خلافت والار کو رخ پڑھا اور جب اس آیت کریمہ وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ص ۱۱۱ پر پہنچا تو یہ آیت کریمہ چھوڑ کر آگے پڑھ گیا اس پر آپ نے فرمایا تم نے ایک آیت پاک چھوڑ دی۔ عرض کیا ہاں اے سیدنا آدم صلی اللہ علیہ السلام آپ کے اس حال کو بیان کرتے مجھے شرم آئی اور یہ ادب کا تقاضا تھا جو کہ میں نے کیا اللہ سبحانہ تو جیسے چاہے اپنے پیاروں کو مخاطب فرماتے۔ میں کون ہوں؟ اس جواب پر حضرت آدم علیہ السلام کے چہرے تقدس پر خوشی اور مسرت کے آثار ظاہر ہوئے اور آپ نے محبت سے مجھے اپنے سینے سے لگایا اور وَعَصَىٰ آدَمُ رَبَّهُ فَغَوَىٰ ص ۱۱۱ کی علمی شان رکھنے والے اور علمی تاج پہننے والے نبی نے میرے سینے کو علوم ظاہری و باطنی کا بیج بنادیا۔ "سوانح حیات امام محمد باقرؑ"

عقیدہ: حضور نبی کریم ﷺ خلیفۃ اللہ الاعظم ہیں اور اُس علامۃ الغیوبؑ الشہادہ نے آپ کو اعظم المخلوق بنایا۔ علم ہی باعثِ فیضیت اور عظمت ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت نے حضرت آدم علیہ السلام کے سر پر علم ادم الاسماءؑ کی کاتاج سجایا تو مسجد ملائکہ ہوئے اور حضرت سلیمان علیہ السلام کو شہنشاہیت بوجہ علم منطق الطیر ملی اور حضرت یوسف علیہ السلام کو علم تاویل الاحادیث سے سلطنت مصر عطا ہوئی اور اپنے محبوب پاک شاد و لولاک ﷺ کو علم القرآن طالع کے علمی تاج سے وہ زینت بخشی "تمام انبیاء و رسل اور ملائکہ کا علم حضور ﷺ کے علم سے فخر اور مسند کی نیست رکھتا ہے اور آپ کے شہنشاہ لولاک بنایا۔

○ آدم پر ہر موضوع ارتجاع - متبرک بے شک فضل ربی ہے۔ لیکن کامل ارتجاع کے ساتھ

علم پنا سورۃ طہ آیت کریمہ ۱۲۱ آدم علیہ السلام سے اپنے رب کے حکم میں انکسار ہوئی جو مطلب چاہا اُس کی راہ نہائی۔ علم پنا سورۃ النحل آیت کریمہ ۱۲۱ جن نے قرآن سکھایا وہ کو سنا علم باقی رہ گیا ہوگا جو آپ ﷺ کو سکھایا گیا ہو علم کا کون سا پتہ نہ ہوگا اور نہ وہ کلام اہل الاقصیٰ سب علم فرمایا اللہ الخیر الخیر ط



ہو محض عقیدت یا تبرک اور تحکیم اتباع اسمی یا رسمی سے منزل مقصود تک پہنچنا محال ہے۔ محبت اور اتباع دونوں لازم و ملزوم ہیں۔
توسیقی میں اکثر یہ آواز آتا ہے

سید الطائفہ جناب بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے بطور تبرک قمیص مانگی تو آپ نے فرمایا یہ تو قمیص ہے۔ اگر بایزید تجھے اپنا چہرہ بھی دے دے تو تجھے کچھ فائدہ نہ ہوگا۔ جب تک تو بایزید جیسے عمل نہ کرے۔ اس سے عمل کی اہمیت کی وضاحت بیان فرمائی گئی ہے۔ فی زمانہ نبی پاک ﷺ سے محبت اور بزرگان دین سے عقیدت کا اور اپنے تقویٰ طہارت کا اظہار بڑی شد و مد اور شدت جذبات سے کیا جاتا ہے لیکن بھگداسوں! اس جذبہ عقیدت کے ساتھ اتباع جو آپ ﷺ کی بعثت کا مقصد تھا اس پر عمل نہیں کیا جاتا اللہ تعالیٰ و تعالیٰ نے تو میں حسن التقویٰ کا شاہکار بنایا لیکن ہم نے اپنی بد اعمالی سے اپنی شکل کو بگاڑ لیا۔ شامت اعمال ماصورت ناور گرفت ملے

از ہر من طعمہ زدوی بر بایزید وز درونت ننگ سے وار ویزید
 کہ اجاں پاک است و سیرت پلید وز خوش را تبار شد کلید سہی
 پند: ☆ آداب شریعت اور طریقت پر عمل سے ہی قلب پر احوال حقیقت منکشف ہوتے ہیں۔ شریعت کو چھوڑ کر طریقت کا دعویٰ زندقہ بنتی ہے۔

☆ دین کی اصلاح، زبان کی اصلاح پر منحصر ہے۔ فحش گوئی اور کذب اجتنب کرے۔ اَلْبَصْدُ قُیُیُحْنُیْ وَ الْکَذْبُ یُفْصِلُکَ مِلَّہ

☆ علماء کی مجلس میں زبان کو اور اولیاء کی مجلس میں دل کو نگاہ میں رکھے کہ عالم کی نظر زبان پر اور اولیاء کی نگاہ قلب پر ہوتی ہے۔

گرچہ میں از سرکان نیم خود را بریکال پستہ ام دریا میں آفرینش رشتہ طے شد ستہ ام
 قرآن پاک : پ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۰۳

علم : باہر سے تو ایسے کہ حضرت بایزید سے بھی اپنے اور تقویٰ بایزید پر بھی طعمہ ذوق اور اندر سے ایسے کہ بایزید سے کہہ کر وہ بھی عار کھلے نہ جس کا بظاہر لباس مونیانہ۔ و دریشانہ عالمانہ ہو اور سیرت پلید۔ ایسے شخص کو دوزخ کی چابی کی ضرورت نہیں۔ مل سچ نجات دیتا اور جھوٹ جلاک کرتا ہے۔
 ۳

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ

اے ایمان والو! راجعاً نہ کہو اور لوگوں کو عرض کرو
اُنظرنا۔ پہلے ہی سے غور سے سنو۔

○ ان آیاتِ کریمہ میں رب العزت نے اپنے محبوب ﷺ کی تعظیم و توقیر کے ساتھ ہم نیاز مندوں کو اُدب سکھایا۔ آپ ﷺ کے حضور بلند آواز کرنا۔ نام لے کر ایسے الفاظ سے بلانا۔ پکارنا اور چلانا حرام فرمادیا۔ راعینا صحابہ کرام کا مشولہ تھا۔ لیکن بیہودہ و غفورا اس کو اپنی ٹیٹھ باطنی سے قبیح معنی میں استعمال کرتے لہذا فرمایا جس لفظ میں سُوہ اُدب کا ذرہ بھر بھی پہلو نہ لگتا ہو وہ میرے محبوب کی بارگاہ کے لائق نہیں لہذا تم اُنظرنا کہا کرو اُنظرنا یا احییٰب اللہ اس سے ثابت ہوا انبیاء علیہم السلام کی تعظیم و توقیر اُدب و احترام کا کلمہ عرض کرنا فرض عین ہے اور یہ کمال اُدب اور انتہائے تعظیم ہے جس کی تعظیم ذاتِ ذوالعزت مالک الملک نے دی۔ اب غورِ حلیب یہ کہ جو حضور ﷺ کے سجدہ حساب صفات اور القاباتِ طیبات کو چھوڑ کر بڑا بھائی، بھتیجا، بھتیجا پر اپنی فکرِ عقلی اور علمی قوتیں صرف کرتا ہے وہ کس زمرہ میں ہوگا۔

○ جب وفدِ نبوی تعظیم نے محرابِ مبارک میں حاضر ہو کر نام لے کر باہر سے آواز دی تو ربِ کبر نے ناراضگی اور ناپسندیدگی کا اظہار فرماتے ہوئے اُنکو لایَقْبَلُونَ فرمایا اور پھر اُدب سکھایا۔

خليفة الرسول سيدنا ابو بكر الصديق الاكبر رضى الله عنه

○ ایک دفعہ حضور پر نور ﷺ فریقین میں صلح کرنے کہیں تشریف لے گئے اور بسیار انتظار کے بعد صحابہ کرام نے آپ کو بعد اصرار نماز پڑھانے کے بلے کہا۔ آپ نماز پڑھ رہے تھے کہ حضور ﷺ تشریف لے آئے۔ تو آپ پیچھے ہٹ گئے حالانکہ حضور ﷺ نے ہاتھ کے اشارے سے منع بھی فرمایا تو آپ نے یہ کہہ کر اُدب احترام کا معیار قائم کر دیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو قحاذ کے بیٹے کو لائق نہیں کہ آپ کے آگے بڑھے۔ آپ نے اپنے کردار و عمل سے اُمتِ محمودہ کو اُدب احترام، توقیر و تعظیم کا نمونہ دیا۔

عنہ راجعاً کے چار معنی ہیں ایک میتجِ طاعت فرماتے جتنا تہج۔ عزت۔ بیہودہ مسعود کی بلی کی گالی اور کلمہ فرشتہ سے اشارہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اُٹنی بے ادبی کفر ہے اگرچہ تہیت ہے اُنہی میں جو ۱۱ مرتبہ ذکر و تکرار کرے

سرٹیفکیٹ عطا فرما دیا۔ تقویٰ ناپ تول میں نہیں آسکتا اور نہ اُس کا وزن کیا جاسکتا ہے مگر اللہ سبحانہ کے پاس اُس کے پر کھٹنے کا ایک معیار ہے وہ یہ کہ جتنا کسی کے قلب میں حضور ﷺ کی محبت اور تعظیم ہوگی اتنا ہی اُس کے دل میں تقویٰ ہے اور جتنی محبت اور ادب سے خالی ہے اُس کے ظاہری اعمال کی کوئی قدر و قیمت نہیں نہ دہشتی ہے۔ یہ پہلا گروہ صحابہ کرام ہیں جن کو رب کریم نے لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ کے مبارک لقب سے یاد فرمایا اور انجام کار الْمُصْلِحِينَ کے مبارک لقب سے طعنت فرما دیا۔ "فَإِنَّهُمْ أَتَمَّ النَّاسَ وَنَاصِرُ اللَّهِ تَعَالَى وَرَسُولُهُ مُحَمَّدٌ"

☆ دوسرا گروہ صحابہ انصار کا ہے جن پر رب کریم نے الْمُصْلِحِينَ کا حکم صادر فرما دیا۔ "يَا بَنِي إِسْرَءِيلَ اتَّقُوا اللَّهَ تَعَالَى وَاتَّبِعُوا رُسُلَهُ" تیسرا گروہ اُن پیر و کار پر مشتمل ہے۔ ایمان جن کے قلوب میں راسخ ہو چکا ہے اور وہ طبقہ صحابہ کرام ہیں اور انصار سے جذبی محبت اور ادب رکھتے ہوں اور یہ جذبی راسخ و مرشد کامل کی نگاہ سے ملتا ہے حضور ﷺ و اٰلِہٖ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ سے ایمان اور صحابہ کرام ایمان کا نمونہ مومن کے ایمان کی کسوٹی ہیں۔ رب کریم نے تیسرے گروہ کے متعلق ارشاد فرمایا۔

۲۔ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِن بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالْإِيمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلًّا لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ

اور وہ جو ان کے بعد آئے ہوں ان کے لئے بھی بخشش ہے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے اور ہمارے دل میں ایمان والوں کی طرف سے کینہ نہ رکھ لے رب ہمارے دوستی نہایت مہربان و رحم والا ہے۔

☆ میرا مقصود یہاں جلال پر بحث ہے۔ عقل کے معنی ہیں۔ بوجھ، کینہ، حسد، عناد، دشمنی باطنی جس کا اظہار ہرزہ سرائی، تنقید، تنقیص، شان اور توہین آمیز رویہ ہوتا ہے۔ یہ

☆ سزا ہے۔ ان گناہ و فحشوں میں جو کثرت ذمہ و عیب ہیں ان کی محبت میں بیٹھنے سے حسبِ رُسل و صحابہ کرام سے سزا ملتی رہتی ہے۔ استاد کی بے ادبی سے علم میں تاخیر ختم ہو جاتی ہے۔ مرشد کی بے ادبی سے قلب فیضانِ نور سے خالی رہتا ہے۔ اہل بیت عظام اور حضور ﷺ کی بے ادبی سے دل کا برتن "ایمان" سے خالی ہو جاتا ہے۔

سب اس میں شامل ہیں۔ یا فرض اگر انسان کی اپنی آنکھ کا بال "چمک" دُھرا ہوا ہے تو قابلِ برداشت نہیں یعنی کسی ایک صحابی کے ساتھ ذرہ جبر بھی غل ربِ قدوس کو پس نہیں اور جن کے دلوں میں صحابہ کرام اور اہل بیت نبوت کا ذرہ جبر بھی غل ہے تو اس تیسرے گروہ کو نہیں سے خارج کریں۔ مقصود یہ بتانا ہے کہ تیسرے گروہ کو زمین میں قیامت تک وہ شامل ہوں گے جو ہر دو گروہ کے محبوب محبوب اور دعا گو ہوں گے۔ یہ مبارک گروہ صحابہ مہاجرین اور انصار و صلوات اللہ علیہم اجمعین کا مقام پائے ہوئے اور وہ ہُوَ الْفَوْرُ الْعَظِيمُ کے مشرودہ سے مشرف ہیں جو تمام دنیا و آخرت کی نعمتوں سے اور عاشقانِ الہی کی سب سے بڑی تمنا ہے۔ کچھ نکالی صحابہ کرام کا اور اہل بیت علیہم السلام کی محبت اہل سنت و جماعت کا شعار ہے۔ اس کے علاوہ سب فریقے نامراد ہیں اہل سنت کا ہے بیڑا پارِ اصحاب حضورؐ نجم ہیں اور ناؤ ہے عزت رسول اللہ کی

☆ صحابہ کرام نگاہ محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پروردہ اور درسِ اکھدی صلیو السلام و السلام کے فارغ التحصیل تھے کسی کو نگاہ سے کسی کو دعا سے نوازا۔ جس کو وہ دُھی بن گیا اور صاحبِ خلقِ عظیم علیہ السلام نے اپنے صحابہ کو اپنی کسی نہ کسی خاص کا منظر اور منبع بنا دیا۔ جو آیا دامن بھر گیا یہ سب باغِ مصطفوی کے برگزیدہ اور پھول ہیں۔ ان پھولوں میں مسکن کی خوشبو ہے۔ صَلَوَاتُ اللہِ عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ

○ باغِ مصطفوی کے خوشنما شگفتہ پھول :-

☆ شریعت و طریقت کے بحر و خازن حقیقت و معرفت کے دریائے بے کنار۔ حضرت کبار۔ سیدنا حقیق کو حذیق اکبر، سیدنا عمر کو قانوق اعظم، سیدنا عثمان غنی کو ذوالنورین، سیدنا علی کو حیدرِ کار بنا دیا اور سیدنا حسن کو شکر، سیدنا حسین کو صبر کا منبع بنا دیا۔ چھوٹی سی عمر شریف میں ابو الخلفاء سیدنا عبد اللہ بن عباس کو مفسرِ قرآن، سیدنا ابی بن کعب کے انقرام، سیدنا ابو ہریرہ کو حافظِ الحدیث، عذرت، سیدنا انس کو علمِ مال، اولاد کی برکت نوازا دیا۔ سیدنا معاذ بن جبل کو قاضی و قیصر فی الصحابہ، سیدنا سعید بن زید کو علمِ اسرار اور سیدنا ابو ذر غفاری کو مستجاب الدعوات، سیدنا عبد اللہ ابن مسعود کو مفسرِ قرآن و تفسیرِ اُمت (سید خید) سے دُورینِ ہدایت و برکت و رحمت



سیدنا حنیف بن یحییٰ کو واقعتاً اسرارِ نبوت، سیدنا عبد اللہ بن سلام کو عالمِ علمِ الاولین و
الآخرین عالمِ کوراست و انجیل بنا دیا۔ سیدنا ابو القیوْب انصاری کو میزانِ رسول، سیدنا خالد بن
ولید کو سیفِ اللہ اور سعد بن ابی وقاص کو ہارسِ حبشہ بنا دیا۔ غرضیکہ ہر ایک کو اپنی کسی نہ کسی
وصفت کا جامع بنایا اور اپنی صفت کو اُن کی نظر میں بنا دیا۔ ”رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ“ رُحِمَیْ۔

صدیقِ عکس حسنِ کمالِ محمدؐ است۔ ”فَاَوْقِ نَظْرَکَ جِیاءَ وَجِلَالَ مُحَمَّدٍ“
عُثْمَانُ ضِیاءُ شَمْعِ جِیالِ مُحَمَّدٍ است۔ حَکِیْمُ رِہْبَارِیخِ حِصَالِ مُحَمَّدٍ است۔
خالقِ کائنات تو اپنی اس کھیتی یُعْجِبُ الزَّیْرَاجِ کے پھلنے پھوسنے سے خوش اور
ایمان والے بھی خوش رہتے ہیں کہ یہ بلخ، بلخِ مصطفویٰ ہے بعض نابینا اس بلخ کے
بٹے بٹے پھول اور پھل سے اپنی جھبٹ باطنی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ حالانکہ اس بلخ کا
ہر لوہا پاک صاف، شفاف اور خوشبودار ہے اور اُس پر نورِ شبنم کے قطرے مستند و
ایمان ما اطاعتِ خلفاءِ راشدین اسلام ما محبتِ آلِ محمدؐ است۔

★ تلبیساتِ اہلسب : صحابہ کے فضائل و کلماتِ قرآنِ حدیث سے ثابت ہیں۔ تاریخِ کج کے مآخذ سے صحابہ
کی سیرت لکھنے والے کو رہا ظن آتا نہیں جانتے کہ تواریخ اور اخباراتِ اُطلاط و کذب
مجموعہ ہوتے ہیں۔ بعض جدید تہذیب یافتہ مُفسر مزاج شناسِ رسولؐ کا لیل لگا
کر صحابہ پر تنقید اور تنقیصِ شان کے ساتھ ساتھ توہینِ آمیز کلمات اور بے نیکی و عیارات اپنی کتابوں
میں لکھتے ہیں۔ جو سب سے افتراء اور کذب پر مبنی ہیں۔ اَعَاذَنَا اللہُ مِنْ ذَٰلِکَ کیا حال ہوگا
اُن کا جنہوں نے صحابہ پر تنقیدات کے زہر کو دتیر و رسا کر کیا یہ ممکن ہے اور عقلِ سلیم اس
کو تسلیم کرتی ہے کہ دل میں تو محبت ہو اور پھر اُن کی شان میں گستاخانہ اور جارحانہ انداز؟

جنابِ والا یہ بغض کا مظاہرہ ہے محبت کا انداز نہیں کُلُّ اِنْفَاةٍ یَبْتَغِیْ شَحْوَہِمْ اَفِیْہِمْ
اَبُو بکرِ یَحْمِلُ کُتْبَہُ عَمْرُو طَوَافٍ اَوْ عُثْمَانُ ابِی زُرَّارَ عَلِیٍّ کَبِیْرُ اسْت۔

★ تلبیساتِ بدعاتِ خوارج، شفاعتِ روافض، خبیثاتِ فراعصب اور عرافاتِ
معتزلہ اور شیعہاتِ نجدیہ یہ سب مذموم اور قابلِ تردید ہیں اور اُن کی انتہائی ذلالت
اور ذہنی پستی کا مشعر ہیں۔ یہ شرِ مال اور کبرِ مگال لوگ آپؐ اپنی ضلالت کا واضح اور
سہ قسب کے لہا خانہ چارواک و دوسرے اور دوداؤ۔

بہت شہرت ہیں۔ اللہ بھانے تو تعالیٰ ایسی بر عقیدگی اور گستاخی سے محفوظ فرمائے۔ آمین
○ فتوحی :- کسی ایک صحابی کا بے ادب گستاخ اور نیکر محروم الایمان ہے۔

☆ نبی اکرم ﷺ کے قلوب پر جو ازار و گی برستے تھے وہ منقسم ہو کر صحابہ کے قلوب کو منور کرتے تھے اور کلام الہی کے مخاطب اول صحابہ ہی ہیں اور حق ذاتی کے منظر اول بھی یہی۔ صحابہ نے رنگ روپ اور سیرت فہمی پانی جو سیرت و صورت مجاہد رب العالمین عز و جل ﷺ تھی یہی چہرے قابل زیارت ہیں اور ان کے دامن میں جو کچھ بھی ہے وہ عطیہ بارگاہ محمدی ﷺ تھا۔ شمس النبوت کی جگہ افروزیوں سے منور اور قمر الزماں کی تابانیوں سے رنگین تھے۔ یہ ذوالفضل اعظم کا محض فضل ہے۔

☆ "عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالْآلُ وَالصَّحَابَةُ هُمْ خَيْرُكُمْ الْهَدْيُ"

☆ حافظ اکھنیش البزورہ رازی نے الاصابہ فی تہذیب الصحابہ میں فرمایا۔

اِذَا رَأَيْتَ رَجُلًا يَنْقُصُ أَحَدًا مِّنْ

أَصْحَابِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وآلِهِ وَسَلَّمَ فَأَعْلَفْهُ أَنَّهُ زَنَدِيقٌ كَا

اگر تم کسی شخص کو دیکھو کہ صحابہ رسول ﷺ

پر تنقید کرتا ہے تو یقین کر دو کہ یہ زندق ہے۔

بظاہر علامہ قتادہ بیان جنسیت بیدین اور گمراہ

☆ صحابہ کرام کے فضائل کریمہ، مناقب جمیلہ، محامد و محاسن، فضائل و کرامات بکثرت

نصوص صریحہ و احادیث صحیحہ میں موجود ہیں۔ ایک مقام پر معطر و مؤید حضور انور ﷺ

صحابہ میں ایسے جیسے چودھویں کا چاند ستاروں کے ہالہ میں "رونی افروز تھے کہ قبرت

کے ایک طرف سے چھینی چھینی خوشبو دار ہوا چلی اور دماغوں کو غفلت کرنے لگی۔ صحابہ کرام

عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ "یوشبو کسی ہے۔ فرمایا ادھر میرے کعبہ رضی اللہ عنہ

قبر ہے۔ سبحان اللہ علاموں کی قبریں جنت کے باغیچے ہیں یہ جنت کی خوشبو تھی۔

☆ بروایت حضرت سہیل بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما - فرمایا اس شخص کا رسول

ﷺ "پر کوئی ایمان نہیں جو میرے صحابہ کا تعظیم و توقیر کے ساتھ ذکر نہیں کرتا۔ یہ

فرمایا میرا کوئی صحابی ایسا نہیں جسے روز قیامت حق ثنا عمت نہ دیا گیا ہو۔

○ حضور ﷺ کے سامنے ایک جنازہ لایا گیا آپ ﷺ نے اُس کی

ناز جنازہ نہیں پڑھی اور فرمایا یہ شخص میرے سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بغض و عداوت رکھتا تھا۔
 "إِنَّكَ لَبِئْسَ الْفِتْنَاءُ"۔

اصطلاح شریعت مطہرہ میں صحابی کی تعریف :-

○ جس شخص نے حیات ظاہری میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی اور اسلام لایا۔ خاتمہ ایمان پر ہوا۔ یہ زیارت حقیقہ ہوا حکماً۔ حقیقی زیارت سر کی انگلی بصر سے دیکھنا اور لکھی زیارت جیسے نابینا کا دل اور اعتقاد کی نگاہ سے دیکھنا جیسے سیدنا عبداللہ بن مسعودؓ جو رضی اللہ عنہما ورضی اللہ عنہما کے انعام یافتہ ہیں۔
 حیناً ایک حدیث الحلیب صلی اللہ علیہ وسلم میں ہے۔

○ حضور نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام بدر سے معہ صحابہ گزر رہے تھے تو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مقام بدر سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیوں نہ ہو اور میرے قبر جو ہے یہ کثیف ہے سیدنا عبیدہ بن جراحؓ بن مسعودؓ رضی اللہ عنہما کی قبر جو وہ بدر میں ۴۳ سال کی عمر شریف میں شہید ہوئے۔ جن کی شہادت کی تصدیق بذات خود سرور کائنات ﷺ نے فرمائی۔

○ آیت کریمہ کا پہلا جزو إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ طے صحابہ کرام کی یہ شان کہ اس پہلے جزو میں کمال اشباع سے شامل ہیں کہ درود شریف پڑھتے ہیں اور دوسرے جزو صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا میں بھی شامل کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اور ملائکہ کرام کی

صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس دنیا میں رُؤیت مُتَّوَاتِرَہ کے ساتھ دیکھا جاتا ہے۔ اگرچہ خواب میں رُؤیت "زیارت" حضور ﷺ کی ذات مُتَّوَاتِرَہ کی ہی رُؤیت ہے لیکن حسبِ آپ ﷺ اس عالم ملکوت کی طرف رحلت فرما گئے تو اب یہ رُؤیت "رُؤیت مُکَرَّرَہ" ہوگی اب اس دیکھنے سے صحابی نہیں ہو سکتا لیکن وہ مُرَشَّحِ نَجْمَتِ کُلِّ خَدِیوے ہے۔ یہ شرف و مناصب اور سارے بیان کردہ فُضُل و کرامت صحابہ کبار والہیت اطہار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب ﷺ کی زیارت و محبت اور اُکالت کی بنا پر عطا فرمائے۔
 صلے دینا جملہ مقامات کی انتہا ہے اُس سے اوپر کوئی مقام نہیں اور یہ مقام رضا محبوب ﷺ کے وسیلے صحابہ کرام عظام و رضوان مِّنَ اللّٰهِ اَکْثَرُ اللہ کی رضا بہت بڑی نعمت ہے۔ سیدنا موسیٰ علیہ السلام

طرف سے اُن پر درود شریف پڑھا بھی جاتا ہے۔ یہ ذوالفضل العظیم کا دوسرا افضل صحابہ کے لیے مختص ہے جس میں اُن کا اس فضل عظیم میں کوئی سیم نہیں اور کائنات میں اُن کا اس فضل اول بھی صحابہ ہی میں اور بالیقین اُمتِ مسلمہ کو حکم درود شریف دیا گیا ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ
الطَّيِّبِ الطَّيِّبِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ



یقیناً حاشیہ: اس نماز سے ربِّ العزت نے خدا صحابہ کرام کو سمنوں کے ایقان کا اختیار بنا دیا۔ محمد غزالی

کلمہ اللہ علیہ السلام نے عرض کیا اے مولیٰ کریم تجھے ایسے عمل کی توفیق عطا فرما جس پر تورا رضی ہو جائے حکم مجھ سے ہو جس کی یہ رضا ہے اِنْ رَضَا آتٰ بِنِي رَضَا لَكَ بِعَصَا آتٰ مِيرِي رَضَا تَجِدِي مِي هِي هِي كَرْتُو مِي رَضَا قَصَا پَر رَضِي هُو جَا تُو تَر تَجِب پَر رَضِي هُو جَا ذَلْ گا۔ ادا اگر میرا قرب چاہتے ہو تو میرے حبیب پاک پر بکثرت درود شریف پڑھا کرو۔

○ ایک بار کلمہ نے مناجات کی۔ اے رَبِّکُمَا اِکْرِم اور حبیب، غنی اور حبیب میں کیا فرق ہے فرمایا گیا۔

حبیب وہ جس کی رعایت چاہیے۔

۱۔ کلمہ وہ جو رعایت کی رضا چاہیے۔

۲۔ کلمہ طالب ہوتا ہے۔

حبیب طالب بھی اور مطلوب بھی ہوتا ہے۔

حبیب وہ جو آرام سے کہتے اللہ کی گود میں بسنے اور جبرائیل

علیہ السلام اِنَّ اللہَ يُشَاقُّ اِلَکَ عَرَض کر کے جگہ سے

برہن تفرق درمیانی، میان ہر دو چنانچہ دانی

حبیب یعنی مائل و مقبول دونوں صحیح۔ اللہ محبوب

محبوب۔ مُحَمَّدٌ حَبِیْبُ اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

حبیب وہ جس سے اُمت کی بخشش کا وعدہ ہو چکا۔

حبیب جو اپنے سے مانگے، بے طلب پائے۔

حبیب وہ جس کو رعایت، عرش کی نعمتوں میں، اَخَذَ مِنَّا

مُنْذَرِی عَلَیْکَ کہہ کر، عالم ملک و ملکوت پنچا اور کر کے

محبوب کی رضا چاہیے۔ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَالْاٰلَہُ

وَالْحَمْدُ لَہٗ

۳۔ کلمہ وہ جو کہ خود پر سفر کی گفت مل کر کے

آنے اور دیت آؤنی کے تو جواب لَنْ مَرَّ اِنِّی پائے۔

۴۔ کلمہ ہمیشہ لَنْ مَرَّ اِنِّی حبیب ہر وقت رعایت

۱۔ خلیل یعنی فاضل انزل علیہم خلیل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ خلیل اللہ انھم صحیح نہیں۔

۲۔ خلیل جو اُمت کی بخشش کا امیدوار ہو۔

۳۔ خلیل وہ جو مانگے تو پائے

۴۔ خلیل وہ جو فرش پر جان، مال اور اولاد کو

قرآن کر کے رعایت کی رضا چاہیے۔ عَزَّوَجَلَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ

الْجَلِیْلُ ۵

”جو اہل عمارتی فضل النبی العارف“



رقعہ ثالثہ

باب

متعلقات نبوی

صَلَّى اللهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

○ نبی کریم ﷺ اللہ رب العزت کے اسماء و صفات کے مظہر اتم ہیں اور حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام تمام اسماء الحسنیٰ اور صفات الہیہ اور جمیع مراتب قرب اور تمام خلائق - حقیقت نبوت ، حقیقت نماز ، حقیقت قرآن اور حقیقت کعبہ کی جامع ہے اور وہ حقیقت محمدیہ تمام و کمال اپنی جامعیت کے ساتھ رسول اللہ ﷺ علیہ السلام کے وجود غیری قلبی مبارک میں درود کرائی اور یہ بدن مبارک اس حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا مظہر بن گیا۔ اسی حقیقت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے درود پڑھنے کی بناء پر آپ میں تمام تعلقات اور اختیارات علی و کبر الکنال موجود ہیں اور جن نفوس قدسیہ نے رسول اللہ ﷺ کی زیارت کی۔ درحقیقت ان کو تمام اسماء و صفات الہیہ اور تمام انبیاء مع جمیع مراتب قرب اور تمام خلائق کی زیارت ہو گئی۔ اور درود شریف سبحان ملاح کی سیر ہوتی ہے۔ بنا پر میں یہ

☆ جملہ صحابہ کرام حضور ﷺ کے فضائل و کمالات اور تار سے راویین ،
 جمیع اہل بیت اطہار حضور ﷺ کے انوار و تجلیات اور چراغ خاندان ،
 تمام اولیاء عظام اور علماء کرام حضور ﷺ کے فیوض و برکات اور ہمہ ،
 مؤمنین انوار کے ذرات ہیں۔ علیہ وآلہ و اصحابہ الصلوٰۃ والسلام

حکمہ درود شریف قرب مدعی اور علی ماعزل ہے اور جسم اقدس و اطہر ﷺ سے قرب جہاں میں
 حیات پاکست سوائے صاحب کبار کے کسی کو مستر نہیں ہوا۔ یہی سبب یہ مبارک گروہ انبیاء کے بعد تمام اہم
 سابقہ سے افضل ترین بنا۔ اس مبارک نفوس کی محبت ادب ایمان کا جزو و لازمت ہے۔ بنا پر میں صاحب کبار
 اور پاکست اطہار اور اولیاء عظام کا شرف اور نکر حضور کا جنت انکرتا۔ علیہ وآلہ و اصحابہ الصلوٰۃ والسلام

☆ آثار نبوی کی زیارت پر درود شریف :-

○ ہر وہ جو حضور ﷺ سے تعلق رکھے وہ صحابہ کبار ہوں یا اہلبیت نبوت، اماکن مقدسہ ہوں یا مقامات مبارکہ، ہر وہ شئی جو حضور ﷺ سے منس ہو گئی یا آپ ﷺ نے جس کی مدح و ستائش فرمائی ان سب کی زیارت پر درود شریف پڑھنا مومن کے لیے لازم ہے۔
 بال مبارک :- قاضی عیاض علیہ الرحمۃ "الشفاعۃ" میں لکھتے ہیں۔

○ ابو مخنف قرظی مکنی مؤرخ رسول اللہ ﷺ کے سر کے بال مبارک اگلی جانب پیشانی کے بہت لمبے تھے اور بیٹھنے سے زمین پر سر کرتے لوگوں نے کہا کہ تم ان بالوں کو کٹوا کیوں نہیں دیتے تو فرمایا خاتباھا تبوکا امسکہ بیدہ الشریفۃ ما بین ان بالوں کو جدا نہیں کروں گا انہیں رسول اللہ ﷺ نے اپنے دست مبارک سے منس کیا ہے۔ معلوم ہوا کہ جس چیز کو حضور ﷺ کا ہاتھ لگ جائے صحابہ کرام کس قدر احترام کرتے تھے۔
 ☆ مجاہد اسلام خالد سیف اللہ علیہ السلام سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یحضرانہ سے حجرہ فرماتے کے بعد سر مبارک کی حجامت کرائی صحابہ کرام ٹوٹے مبارک حاصل کرنے میں بڑی جلدی اور کوشش کرتے۔ میں نے بھی بیعت کی اور پیشانی مبارک کے چند بال مبارک حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا اور بصد ادب و احترام اپنی ٹوپی میں رکھ لئے اور جب بھی کسی جنگ میں شامل ہوا تو یہ ٹوپی میرے ساتھ رہی اور اس بال مبارک کی برکت سے ہر ضربِ حرب میں فتح نے میرے قدم چومے۔ بڑا خلافتِ حبشیہ میں جب یہ ٹوک یہ مبارک ٹوپی گر گئی تو جان کی پرواہ کئے بغیر میں نے تلاش کر لی جس میں مبارک تھے۔ یہ تھا صحابہ کرام کا تبرک سے عقیدہ اور اس کا احترام۔ فقیر غنی عنہ کہہ رہے کہ جلد صحبت یافتہ حضور ﷺ کا تبرک اور بمنزلہ منجہ ہیں۔

نشست گاہ :- سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کا چہرہ بڑھاپے میں بھی بہت منور اور پُر رونق تھا۔ ایک مرتبہ آپ کو فہ کی جامع مسجد میں تشریف فرما تھے۔ کعبہ نے پوچھا انا منور چہرہ ہم نے آج تک نہیں دیکھا فرمایا یہ میرا مال نہیں میں رسول اللہ ﷺ کی نشست گاہ منقحہ منیف، منبر شریف پر ہاتھ پھر کر چہرہ پر ملتا تھا اور بہت

حاصل کرتا تھا۔ یہ سب انوار میں قدم مصطفیٰ ﷺ کی خاک پاک کے۔ فرماتے ہیں۔

فَيَذَرُ كُلُّ النَّاسِ أَيْدِيَهُمْ إِلَّا يُدِي الْمَسِيحَ
وَيَمُوتُ حَتَّىٰ يَمُوتَ دَارُكُمْ يَوْمَ تَأْتِي سَاعَةُ يَوْمَ يَخْسَرُونَ
ذَٰلِكَ الْمَقْصَدُ الْكَرِيمُ ط

پس لوگ داخل کرتے اپنے ہاتھوں کو مصلیٰ کی طرف نہ
کرتے اور میرے گناہ پتے چہروں پر پڑتے اور برکت حاصل
کرتے۔ "وَقَدْ أَرَادَ فِي الْبَيِّنَاتِ الْمَقْصَدُ"

☆ علامہ محمد بن عبد الباقی زرقانی علیہ الرحمۃ الباقی فرماتے ہیں۔ آپ کسی رنگباز میں چلتے
تو متوجہ کرتے جہاں رسول اللہ ﷺ تھے۔ اسے نازاوا فرمائی بیجا یا جلیس فرمایا۔ شب بیتی
کی اس جگہ اپنا ہاتھ پھیر کر بریت حصول برکت والوار تبرکاً اپنے چہرہ پر نہ کرتے تھے۔

☆ محدث علی بن امام اجل سیدنا احمد بن حنبل قدس سرہ الأجل سے منقول ہے۔

○ میں نے کبھی اپنی کمان کو بے وضو نہیں چھنوا۔ جسے معلوم ہوا کہ حضور ﷺ
نے اس کو ہاتھ مبارک سے مس فرمایا ہے۔ بُحَّانَ اللہ! صاحب المدینۃ المنورۃ و نصیحة
نیلو علیہ سے کیا تعلق خاطر تھا اور مدینہ منورہ بلدیہ مکرمہ کا نام بھی کتنا مبارک اور روح و
جان کے لیے باعث سکون ہے اور اس کی آب و ہوا اور فضا طہا تیلیمہ کے لیے لاف
تو شگوار اور نصید اور منافق کے مخالفت ہے اور مدینہ منورہ کی ایک ایک شئی ایمان
والوں کے لیے تبرکات قابل زیارت ہے اور قابل تلاش ہیں وہ لوگ جن کو ان سے لاف
حصہ ملا تو اس سے ان کا نصیب بکھلا۔

☆ فتاویٰ السنن میں ہے۔ مَرْوۃُ أَحْمَدَ مِنْ دِهْنِ بَارِکٍ اور سر اقدس سے جو خون نکلا
وہ مختار کل سید الرسل، ہوی شیل" ﷺ نے اپنے ایک صحابی حضرت مالک ابن سنان
رضی اللہ عنہ کو دیا کہ محفوظ جگہ پر دفن کر آئے۔ صحابی پہنچے بہشت جبکہ دیکھی پسند نہ آئی۔
ہر جگہ پر خیال نہ ہو۔ محبت نے جوش مارا اور کہا کیوں پریشان ہو رہے ہو اس
کی حفاظت کی جگہ تیرا پیٹ ہے۔ فنا فی الحب، غور پانی گئے اور آب، حُبُّ دُربار
دُربارِ مصطفوی میں پہنچے تو اللہ کے پیار سے محبوب واقع دانا سے محبوب" ﷺ
نے پوچھا۔ کہاں دفن کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ پیٹ سے بلکہ کر کوئی او
جگہ محفوظ نہ پائی۔ پی گیا تو مصطفیٰ کریم ﷺ نے بشارت دیتے ہوئے فرمایا۔

مَنْ أَرَادَ إِلَى سَرَجِلٍ مِّنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ
فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا ط

جس نے جنتی کو دیکھا ہو وہ وہ ان کو یعنی حضرت علی
بن سنان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھ لے۔

○ اس اداۃ محبت و ادب کے نوانسے جانے پر قربان! محبت میں صحابہ کرام نے عجیب
انداز اپنائے۔ جس پر حضور ﷺ اظہارِ مروت فرماتے اور بشارتیں عطا فرماتے تھے۔
☆ ایک صحابیہ حضرت بکرہ رضی اللہ عنہا نے آپ کا بول مبارک پی لیا حضور ﷺ
نے استغفار کے بعد فرمایا اَصْحَابَتْ يَا اَمْرًا يُؤْصَفُ ! اے اُمّ یوسف! تم ہمیشہ کے لئے
شفا پا گئیں اس کے بعد وہ کبھی بیمار نہ ہوئیں سوائے مرضِ وفات کے۔

☆ سیدہ عمر بن عبد اللہ حجام رضی اللہ عنہا نے پیچھے لگائے تو وہ خون مبارک پی گئے تو آپ
ﷺ نے فرمایا: تم نے پناہ تلاش کر لی اور ہر کلاسے اپنے آپ کو محفوظ کر لیا۔

☆ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما نے بھی آپ کے پچھنوں کا خون پیاتھا تو
آپ ﷺ نے اسے بشارت دی کہ تجھ پر جہنم کی آگ حرام کر دی گئی ہے۔

☆ حضور ﷺ نے اپنی لگاؤ فیض سے جو موتے بنائے۔ بعض ان میں آپ کی ریت
کے مظہر تھے اور بعض صورت کے، یعنی ہم شکل رسول تھے اور بعض صحابہ عظام کو ساقی
انبیاء علیہم السلام سے تشبیہ دی۔

☆ حضرت ابو بکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا ابراہیم، علیہ السلام سے۔

☆ حضرت عمر فاروق اعظم، رضی اللہ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا نوح، علیہ السلام سے۔

☆ حضرت عثمان ذو النورین، رضی اللہ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا یوسف، علیہ السلام سے۔

☆ حضرت علی مرتضیٰ، رضی اللہ عنہ، کو تشبیہ دی، سیدنا ہارون، علیہ السلام سے۔

عہ حضرت عمرہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوذر الغفاری کو سیدنا یحییٰ سے تشبیہ دی حکیم اسلام وغیرہ کو
ہم شکل رسول۔ صحابہ میں حضرت عبد اللہ بن زبیر حضرت کلاش بن ربیعہ، حضرت تميم بن جاس حضرت ثعلبان بن شداد حضرت
بن حمیرہ۔ ابلیس نبوت سے حسین کو ایسی سیاق میں شریعتیں، مگر گوشہ مصلحت، عریض و تنگ و تنگ، حُرۃ العین الزکریا و تارک
مرید اللہ بن جعفر علی اکبر بن حسین۔ نیز یحییٰ بن قاسم۔ ابلیس انبیاء میں شہید رسول کے نام سے تشبیہ تھے۔ لوگ انھیں
دیکھ کر اورد گردہ جمع ہو جاتے اور گھر سے میں کے کرشمہ کا ہاتھ پاؤں چومتے اور دیکھ و شریف پڑتے
سبز رسول ابن مکتومہ حال و حال میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہہ تھے۔ "بقیہ صفحہ ۲۰۳"

نبی رحمت ﷺ نے اپنی توفری چادر اپنے کندھے سے اُپر اٹھائی اور اُٹار کر صاحبِ خلقِ عظیم رسول کریم، نبی زُورِ کریم ﷺ نے بَسَطَ عَلَى الْأَرْضِ زَمِينَ پر بچھا دی اور اَشَادَ الْخِوَادَ آتِہ اور اشارہ فرمایا اپنی چادر توفری کی طرف کو اس پر بیٹھو۔ یہ منظر ہمہ تھا عظیم الم رتبت رسول کے خلقِ عظیم کا۔ یہ اخلاقِ محمدی ﷺ تھا اور یہ حسنِ اخلاقِ وحیدہ کلی نے اپنی غامری آنکھوں سے دیکھا تو بکی اُن پر گریہ خاری ہو گیا اور اب غلام کا کردار ملاحظہ ہو اسی عالمِ محبت میں وحیہ بھی آگے بڑھے اور دَفَعَ رَدَّ آتَہ آپے مبارک چادر کو زمین سے اٹھایا اور قَبَلَتَہ اور بوسہ دیا۔ چوما، آنکھوں سے لگایا اور سر پر رکھ لیا سُبْحَانَ اللَّهِ اَدْبُ حُجَّتِ کے انداز۔ متراج انبیاء کی بارگاہ میں علامتہ عرض ہے کہ

سر پہ رکھنے کو مل جائے نعلِ پاک حضور

تو کہیں گے کہ ہاں تاجِ دارِ ہم بھی ہیں

اور عرض کیا۔ یَا ذِیْعَالِ الْمُنَاقِلِ کی شان رکھنے والے آقا۔ میں تو غلامی کے لیے آیا ہوں۔

غلامی چاہتا ہوں۔ غلام بنایے مجھے۔ غلامی کے سوا کچھ نہیں چاہتا۔

ہولے خلعتِ شاہی ندارم بگردنِ حلقہ طوقِ غلامی

تا دیدہ رختِ عمری سودائی تو درزیدہ ام

فارغِ زور کے باشم انوں کہ ثرا دیدہ ام

جہا غلام پر آقا کی نگاہِ محبت نے اس مقام تک پہنچا دیا کہ سینہ ایسانی کیفیات کا

سمند بن گیا اور جہیزِ محبت سے باواز بند کلمہ شہادت پڑھا اور نظریں خود بخود مجھاک

گئیں اور گویا ہوئے کہ اے آقائے کائنات اِنِّیْ اَزْجُکِکْتُ ذُکُوْیَا کُتِیْدَا میں نے

بڑے بڑے گناہ کئے ہیں۔ فَقُلْتُ سَبْعِیْنَ بَنَاتِی میں نے اپنے ہاتھ سے ستر بیٹیوں

کو زندہ دگر کر لیا ہے۔ اُسی وقت رب کریم نے سیدنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو بھیجا۔

فرادہ وحیہ کلی کو کہ مجھے اپنی عزت اور منزل

کی تمہیں تم نے کلمہ شہادت پڑھا تو میں نے

تیری ستر ناکہ زندگی کے سارے گناہ معاف کر دیے۔

قُلْ لِّدَحِیۃِ کَلْبِیْ وَیَہْزِیۡتِیْ وَجَلَّیۡتِیْ

اِنَّکَ لَمَّا قُلْتَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ

رَسُوْلُ اللّٰہِ عَفَوْتُ لَکَ



كُفِّرُوا سَبْعِينَ سَنَةً ۖ
 کہ اس وقت آپ کی عمر ستر سال کی تھی۔ مگر آپؐ

جہاں فرمایا ربّ جلّ جلالہ نے اسے جبرائیل علیہ السلام یہ ہر شکل و حیثیت کی سب سے محبوب کو نبی پسند ہے لہذا جب بھی تو میرا پیغام لے کر جایا کرے تو اسی شکل میں جایا کرنا۔ آپ کے ساتھ آپ کی قوم کے ایک ہزار افراد نے ایمان قبول کیا۔
 اذاعہ صدیقی :- ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضر بارگاہ رسالت ہوئے تو بوریہ کا لباس پہنے ہوئے تھے۔ فرمایا نبی اکرمؐ نے یہ کیسا لباس ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم اپنے محبوب صادق سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف نگاہ فرمائیں انہوں نے سب کچھ اللہ سبحانہ کی راہ میں لٹا کر بوریہ کا لباس پہن رکھا ہے تو ربّ کریم نے تمام ملائکہ کو حکم دیا کہ میرے محبوبؐ کے محبوب صادق کی اتباع میں ایسا ہی لباس پہنو۔ سب حاضرین عرش اور ملائکہ مقربین نے جتنی لباس اتار کر یہ لباس پہنے ہیں۔ تو حضورؐ نے آپ کو بلا بھیجا اور فرمایا اس کے بدلے اللہ پاک کے رسول پاکؐ تمہیں لباس عطا کرتے ہیں۔ آپ نے لباس بدلا تو سب ملائکہ نے بھی لباس بدلے خوش ہوئے محبوبؐ، محبت محبوب کی ہر شے سے متعلق کا تقاضا کرتی ہے اور محبوب کی ہر شے محبوبؐ کی پاری ہوتی ہے۔ محبت مصطفیٰ علیہ السلام و اجمعین النساء ایک ایسا مصطفیٰ اور شفاء چتر ہے جس سے تشنگان محبت اپنی اپنی پیاس بجھاتے ہیں۔ محبت کی ہر اداسے محبت جھلکتی ہے والہانہ محبت عقیدت کا اظہار اس کی ایک ایک شے سے ہوتا ہے۔ محبت کے انداز ان کے اور اس کے نظاہرے نرے ہوتے ہیں اور اس کی خوشبو بھی عجیب غریب ہوتی ہے۔ محبوب کی یاد کرنے والا بھی محبوب ہوتا ہے۔

☆ حضورؐ نے حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کے رخصتوں پر اپنا معطر و مہنبر دست اقدس پھیرا تو فرماتے ہیں مجھے ایسی خوشبو محسوس ہوئی جیسے ابھی ابھی اپنے چہرے کو تھوڑا لگا رہا ہے۔
 ”صبح مہنبر شریف“

حضرت دارل بن حجر رحمہ اللہ فرماتے ہیں میں نے جب بھی معطر و مہنبر رسول اللہؐ سے مصافحہ کیا تو میرا ہاتھ آپ کے جسم الکر سے گزرنے کی وجہ سے ایسا معطر ہوا کہ اس کا اثر کئی روز رہتا۔

ہو گیا۔ یہی تمام دن اپنے ہاتھوں کو سونگھتا رہتا اور مشک سے بہتر خوشبو پاتا۔

☆ پسندہ ائمہ سلیم والذین معطرین حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں میں ایک بار بارگاہ عالیہ میں حاضر ہو کر خوشبو کی طلب گاہ بنی تو آپ ﷺ نے اپنی جبین مبارک سے پسینہ کے چند قطرے عطا فرمائے وہ میں نے شیشی میں منہال لئے عَنْكَ فَجَعَلْنِي فِي طِينِنَا وَهُوَ أَطْيَبُ الطَّيِّبِ آپ کے پسینہ معطر سے خوشبو نے زعفران، عنبر، مشک، آذفر اور گلاب سے بڑھ کر خوشبو پاتی ہے۔ "کنز العمال"

عطرِ جنت میں بھی ایسی خوشبو نہیں جو خوشبو نبی کے پسینے میں ہے۔ حضرت انس مبارک رِئِدْنَا انس بن مالک رضی اللہ عنہما جب کوئی صحابی بقصد حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر ہوتا تو کاشانہ اقدس میں نہ پاتا تو راہ میں آپ کے وجود معطر و معطر کی مینشی مینشی بھیجی جیسی خوشبو کی ٹہکت سونگھتے ہوئے جو آپ ﷺ کی گزرگاہ ہونے کے سبب سے راہ میں بس جاتی۔ الْمَدِينَةُ الْمُنَوَّرَةُ کی جس جس گلی و بازار کو چہ دبا کار، میں وہ خوشبو محسوس کرتے تو چلے جاتے کہ حضور اس راہ سے گزرے ہیں وہ اپنے رسول معطر نبی مطہر ﷺ کو پایا لیتے تو تسلی پاتے۔ اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى رَسُوْلِكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

کوئی جاں بس کے ٹھیک رہی کسی دل میں تیری کھٹک رہی
نہیں تیرے جلوہ میں کدہ ہی کہیں پھول ہے کہیں خار ہے
جسے تیری صفتِ نکال سے ملے دو نالے ڈال سے
وہ بنا، کہ اُس کے اگال سے، بھری سلطنت کا آدھا رہے

مومن اور منافق :- محبت کی بجائے عداوت، تشریف کی بجائے تنقید، عظمت کی بجائے تحقارت، عقیدت کی بجائے نفرت اور ادب کی بجائے ملامت؟ یہ کتنا تباہ کن حال ہے۔ ایک تربیتِ حضور ﷺ ایک دراز گوش پر سوار ہو کر تشریف لے گئے۔ انصار کی مجلس سے گزر رہا تھا تو قہر سا تو قہر فرمایا تو اُس جگہ دراز گوش نے پیشاب کر دیا۔ رئیس المنافقین ابن ابی علیہ العنصر نے ناک پر ہاتھ رکھ لیا۔ حضرت ابن رواحہ رضی اللہ عنہ سے راز نہ گیا تو فرمایا آپ کے دراز گوش کا پیشاب تیرے مشک سے بہتر ہے۔

سہ ٹھیک، ہر فرما، ہر لہجہ، ہر حرکت۔

○ **حذر کریں** بُخنانِ رسول اور شامانِ رسول کے درمیان جو آج تقریری، تحریری اور قویٰ فعلی جنگ جاری ہے یہی صدراؤل میں بھی تھی اور یہاں بھی بُخنانِ رسول سرکارِ دو عالم ﷺ کی تعظیم و تکریم ہی کی خاطر تبر و آذر مایں اور دشمنانِ رسول، امانتِ رسول پر اڑے ہوئے اور مورچہ بند ہیں۔ اپنی سداہم سوزی اور آیتِ انبی منافق کے درمیان ٹھکنی، ترشی پھر دونوں کی قوتوں کے درمیان جنگ کی قربت، حقیقتِ رسول اور نصرتِ رسول، احترامِ رسول اور امانتِ رسول کی خاطر تھی۔ یہی عین حقیقت ہے کہ یہی جنگ صدراؤل سے آج تک برابر جاری ہے اور اقیامتِ حزبِ اللہ سے حزبِ الشیطان برسبر پیکار رہیں گے۔

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تانروز چرخِ مصطفویٰ سے شرارِ کوبہی
☆ **سیدنا ابنِ رواحہ رضی اللہ عنہ** کا ارشاد مبارک بمعنی برحق تھا اور اُن کا دن رات کا شاہدہ تھا کہ حضور کا جسم اطہر معذبِ عطر و گللاب ہے جس گلی سے حضور گذر گئے وہ راستہ وہ گلی خوشبو سے بس گئی۔

وہ تھا بدن یا کوئی گل تر پھرائیں کی خوشبو وہ روح پرور
چدھر سے گذرا بسا، وہ رستہ، بہا پسینہ گللاب ہو کر
☆ **یہ تھا تازہ کا باعث** اور اصل سبب ایک طرف احترامِ رسول اور ایک طرف امانتِ رسول کا مظاہرہ۔ حضور اقدس ﷺ کے پسینہ کی خوشبو زمین، ہوا، خیابانِ راہ، گلی و بازار اور کوچہ و بازار کو خوشبو دار بنا دے اُس ذاتِ مقدسہ نے اگر دراز گوش پر سواری کر کے اُس کو سزا یا معطر فرما دیا ہو اور اُس کے پیشاب کی حقیقت کو بدل کر مشک سے بہتر کر دیا ہو تو اس میں کیا تعجب؟

☆ **اگر ارضِ مرقومہ** کے عروزی قرؤیں ایک چشمہ پر نازل فرمایا جس کا نام بینات تھا صحابہ نے عرض کیا **ہو بینات** نہیں شور شد ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **لا یبقی ہو نعمان** و **لا یبقی آپ** ﷺ نے اُس کا نام بدلا تو خداوند تعالیٰ نے اُس کی تاثیر اور مزہ بدل دیا یعنی مغربی اہلیت اور بدلیہ اخیان فرما دیا۔ یہ اللہ کے محبوب ہیں جن کی زبانیں تاثیر کرتی ہیں۔ "بیشک بکسر مزہ"۔

عمر زمین چھیر ہوا اور مشک ترغبار اونی اسی یہ شناخت تیری راہ گزرد کی ہے
☆ جس طرح حضور ﷺ کے جسم اطہر کی خوشبو، دوسروں کو خوشبو دار بنا دیتی ہے
اسی طرح آپ ﷺ کی ذات "نور" علاموں کو پُر نور بنا دیتی ہے۔ حضور
ﷺ کا عسلہ وضو، علاموں کو نور بلکہ نور علی نور بنا دیتا ہے۔

☆ حضور "نور" ﷺ کے علاموں کے وضو کے پانی کے قطرات سے تو نوری
فرشتے بنتے ہیں۔ یہ حقیر کی تصویر کیا عرض کرے، نہ علم نہ فہم، نہ عقل نہ عمل، نہ رنگ
نہ روپ اور شامہ مصطفیٰ ﷺ "اللہ اللہ شان قدرتہ الہ ط

○ فضائل و شمائل اور کمالات ختمی مرتبت کا کوئی ایک شتمہ بھی "ذربان را بیان
نہ قلم را امکان" کے زمرہ میں آتا ہے۔ خوفِ خفاست و طوالت اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔
شما خوان حبیبیت ﷺ جامی قدس سرہ السامی جیسا با کمال جسے حضور نور
ﷺ اہانت مرحمت فرماتے وقت فرمائیں۔ "جامی سلامت روی و باز آئی"
نے جب تعریف و توصیف کے لئے زبان کھولی تو کمالات و مقامات محبوب کی انتہا نہ
پاسکا اور مجسم مجربین کرپکار اٹھا "کیا حد نیست وصف را بہ نور آغاز سے بنیم"۔

وَصَلَّى اللہُ عَلٰی نُوْرٍ کَرِیْمٍ وُشَد نُوْر ہَا پَسِیْدَا

زَیْن اَز حُشْبِ اَوْ سَاکِنِ فَلَکِ وَر حَشِقِ اَوْ شَکِیْدَا

اور سعدی قدس سرہ جیسا با کمال اور ہمہ وقت حضوری نے ساری زندگی اسی چشمِ محبت
سے سیراب ہو کر سفر در سفر گزار دی تو کنارہ نہ پاسکا تو وہ بھی جاتی دفعہ اپنی عمر کے آخری
لحظات میں "جس کو بارگاہِ رسالت میں ہو چھل جھلنے کی سعادت نصیب تھی" کہہ گیا۔

شاعر "لولاک تمکین بس است شنائے تو ظہ و لیس بس است

چہ وصف کند سعدی نا تمام فلیک السلام لے نبی والسلام

یعنی اس زندگی ستار اور سفر حیات میں تمام کمالات کی ابتدا صلی اللہ علیہ نور اور انتہا
و فلیک السلام، ہے۔ ابتدا بھی درود شریف سے اور انتہا بھی درود شریف یعنی
اول آخر، ابتدا و انتہا، آغاز انجام حضور ہی حضور سے ہے اور حضور تک پہنچنا بغیر
سے درود پاک ہو اس نور پر جس سے سارے نور پیدا ہوئے۔

دروہ و شریف نامہ کہ حضور ﷺ کا قریب ہی قریب مدنی ہے۔ یعنی حضور ختمی ترتبت کا قریب ہی قریب رب الارباب ہے یہ قریب ارحی و لفظی بھی ہے۔ جو قریب فی المخرج المخصوص ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ طَلَا لَیْلَہُ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَ عَزَّ وَجَلَّ شَاہِدُ صَفْوٰتِ الْمَلَائِکَہِ اَوْ رَیَہُ قَرِیْبَ حَقِیْقَتِیْ اَوْ مَعْنٰی بھی ہے جو ان اللہ معنی سے ظاہر و باہر اور قریب مستحق بھی جو ماکوۃ علیٰ ربک و ما علی سے واضح ہے سہ

ضَمَّ الْاِلٰہُ اِسْمَ النَّبِیِّ بِاِسْمِہٖ اِذْ قَالَ فِی الْخَمِیْسِ الْمَوْذُوْنُ اِنَّہٗ لَہٗ وَ شَقَّ لَہٗ مِنْ اِسْمِہٖ لِیُجَبِّلَہٗ اِذْ وَا الْعَرْشِ عُلُوْدٌ وَ هٰذَا الْجَدُّ

یہ قریب، مومن اپنے پیارے نبی ﷺ کا دروہ و شریف سے پاتا ہے۔

رِصَالُیْ مَحْبُوْب اَوْ تَحْوِیْلِ قَبْلَہٗ :- قرآن پاک پک سورتہ بقرہ آیت کریمہ ۱۳۲

قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْہِکَ فِی السَّمَآءِ ۝ فَنُزِّلُ الْمَلَائِکَۃَ مِنْ قَبْلِہٗ مُسَوِّمَہَا ۝

ہم دیکھ رہے ہیں بار بار تجھدا آسمان کی طرف چہرہ کو،
پس ہم بھیج دیگے تھے اس قبلہ کی طرف سے میری رصا ہے۔

○ المیزان النورہ راو اللہ تعالیٰ اور تبارک تعالیٰ سید محمدی القدر سے ترقاہ بعد یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اس میں محبوب سے خطاب ہے اور کتا جسین بیان اور انداز محبت سے ہے۔ محبوب تھا راجہ بار بار آسمان کی طرف اٹھتا ہم دیکھتے ہیں۔ تو ہم ضرور بصورتہ قصین اسس قبلہ کی طرف ہی پھیر دیں گے جس میں تیری رصا ہے۔ مسجد نبی سلمہ میں نماز ظہر کی تیسری رکعت میں رکوع سے قبل حضور ﷺ نے کعبۃ اللہ کی طرف منہ پھیر لیا۔ صحابہ کرام بھی اُدھر پھر گئے جہر

حلہ قریب دو قسم ہے قریب نازل ہوتا ہر ہوا اور حق باطن۔ حدیث قدسی رَبِّیْ یَسْمَعُ کَوْنِیْ بِصُورَتِیْ فِی سَبْعِیْنَ اَسْمًا ہے۔ قریب فریق حق ظاہر و عید مستحکم نانی مستغرق اور باطن جو مطابق حدیث پاک اِنَّ اللّٰہَ یَنْظُرُ عَلٰی سَانِ عُمَرٰ ط یہ قریب مدنی اور معنوی کی طرف اشارہ ہے۔ یہ مقام کاس سے بظاہر ہے۔ ترجمہ اشکوۃ صفحہ ۸۸ ملاحظہ ہو۔

”از موقوفات خواجہ غرود مذکور خواجہ باقی باللہ مرتبہ نیم احمدی لکھتہ“

حلہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اسم کے ساتھ اپنے نبی کا اسم طایا۔ جس کی شہادت مؤذن پانچ وقت آذان میں دیتا ہے اللہ تعالیٰ نے آپ کے نام کی حکمت ظاہر کرنے کے لیے اپنے نام سے مشتق فرمایا۔ پس عرش خلیل کا ایک مؤثر ہے اور آپ محمد ؐ

”ناہی اللیب فی اسما الخلیب“

حضور نے اپنا چہرہ مبارک پھیرا۔ نہ شک نہ شبہ اور نہ اشتباہ اور کمال یہ کہ یقین کے ساتھ
 عینِ حالتِ نماز میں حضور کی اشباح کا ریکارڈ قائم کر دیا یہ کمال تھا صحابہ کرام کا ”درجہ شہر
 میں اور صحابہ کرام بھی رب سبحانہ و تعالیٰ کے محبوب بن گئے۔ محبتِ حقیقی کو اپنے محبوب
 کریم ﷺ کی اولیٰ محبوبانہ پسند آگئی۔ تحول قبلہ حضور ﷺ کی رضا اور چاہنے سے ہوا
 کہ رسول ﷺ کی مشیت اور ارادہ اللہ سبحانہ کی مشیت اور ارادہ ہے۔ اور نہ
 کا مقام اس سے بلند تر ہے۔ شبِ سراج مقامِ دنیا پر اخذیتِ منجی علیک من
 کر کائنات کے ملک و ملکوت کی ہر شئی کو محبوب کی رضا پر نچھاور کر دیا اور روزِ قیامت
 ربِ کریم کو ہی کرے گا جس پر محبوب کی رضا ہوگی۔ مزید برآں قیامت کے روزِ رب و
 صاحبِ کتب پیوستے سے پہلے ربِ کریم اپنے محبوبِ مصطفیٰ کریم ﷺ سے
 پوچھے گا وَرَضِيتَ يَا مُحَمَّدٌ مَا رَضِيَ اللَّهُ عَنْكَ قَالَ نَصَوْتُ يَا رَبِّ رَضِيتُ۔ ہاں
 میرے رب میں راضی ہوں تب جنت اور دوزخ کے دروازے بند ہوں گے۔ ”یٰ
 شانِ کبریٰ کے قربان“۔ اَللّٰهُمَّ صَبِّرْ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْكَ ط

حکمت :- ہم سید الانبیاء ﷺ کے نیاز مند غلام ہیں۔ ہمارا ایمان
 نبیِ محترم پر ہے جن کی ہر ہر ادا ربِ کریم کو پسند ہے آپ کی اولیٰ محبوبانہ کا اشارہ کہ
 ○ تَقَلَّبْ وَجْهَكَ فِي السَّمَاوَاتِ ۖ يَخُفُّ عَنْ رَءْسِ رَبِّكَ رَبُّكَ عَزِيزٌ مُّقْتَدِرٌ
 ہے ذکرِ تحفظِ دُور و خرافیت کے انور سے کتابِ قرآن سے اور عذابِ رحمت سے ہل جاتا ہے۔

علم پ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۲۸ ہم رکھتے ہیں بابا ربہا آسمان کی طرف چہرہ کرنا اولیٰ محبوب
 محمد ﷺ اندر فرمایا ایک شئی کا قبلہ ہے۔ مومن کا قبلہ بیت اللہ، انبیاء کا قبلہ بیت المقدس اور ملائکہ فرشتے
 بیت المعمور اور محبوب میرا قبلہ تیری ذات۔ کتبِ تلاوت، تواریک، انجیل اور زبور کا رسول بنی فرماؤ
 میں نما۔ لیکن محبوب پر جب وحی نازل فرمائی اس کا اندازہ کچھ عجیب تھا ادائے محبوبانہ، کہ بیتِ باجرا
 خارجہ میں گئے جب کہ محبوب وہاں قیام پذیر تھے اور وحی فرمائی۔ اگر محبوب کعبۃ اللہ میں ہیں تو وحی کہہ
 میں اگر سفرِ ہجرت میں تو وحی وہاں اگر آپ مدینہ منورہ میں تو وحی وہاں ہوئی اگر محبوب بسترِ محرابِ حجاز
 میں ہیں تو وحی وہاں نازل ہوئی۔ اور اگر حجۃ الوداع میں تقویٰ اُٹھنی پر سوار خطبہ فرما رہے ہیں تو وحی
 (تجلیاتِ الہیہ)

○ **یَسْتَجِبُ كَرَمُ اللَّهِ** سرورِ کائنات **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کی ذاتِ ستودہ صفاتِ جمیعِ محاسن و محامد کی جابجاء ہے اور آپ کی ذاتِ اقدس انوار و تجلیاتِ الٰہی کا مظہر اور کر آپ **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے محبوب بھی ہیں اور محبوب بھی۔ اللہ تعالیٰ آپ کے وسیلہٴ میلہ سے اُمت کو محبوبیت کے مرتبہ کے حصول کا حکم فرماتا ہے محبت کی کیفیت قلبی کا نام ہے۔ **مَا وَفَّرَ فِي قَلْبِهِ** جو چیز دل میں کھڑے۔ اور جس کی یاد سے دل دھڑکے وہ محبوب ہے۔ یہاں تو بات معبودِ حقیقی کے محبوبِ حقیقی کی ہے۔ محبوب کی ہر شے محبوب ہوتی ہے۔ محبوب کے چہرہٴ اقدس پر پسینہ مثل شبنم کے قطرات محبوب، جس چیز کو ہاتھ سے مس کر دیں وہ چیز محبوب، در محبوب، دلیرا محبوب، خفا محبوب، ہوا محبوب، گلی و بازار محبوب، غرضیکہ وہ محفل، مجلس محبوب، جس میں محبوب کا ذکر ہو۔ یہ فیضِ محبوبیت ربِّ کریم پہنچنے محبوب **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کی اُمت کو بھی عطا فرمایا جس پر نگاہ پڑ گئی وہ غار محبوب، پہاڑ محبوب، درخت محبوب، حجر محبوب، و چشمہ ناخبر محبوب "یُسَبِّحُ بِحَمْدِهِ" رُسل پر سلام ہوں۔

اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سیدہ اُمّ سلمیٰ **رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا** فرمایا کرتیں۔ جبکہ اُمّ الدُّنیا کی زیارت کو جایا کر اور اُس کی جھانڑیوں کے چکل کھایا کرو۔ اگر پھل نہ ہوں تو پستے ہی کھایا کرو کہ یہ وہ پہاڑ ہے جن پر اللہ سبحانہ کے محبوب کی نگاہیں پڑی ہیں اور حضور **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کے قدمِ مبارک سے لڑا گیا یہ محبوب کائنات "رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ" سے محبت کرتا ہے اور حضور اُس سے محبت کرتے یہ ایک حقیقی پہاڑ ہے۔ **اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَكَارِهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ** و

قدم قدم پر برکتیں نفس نفس پر حیرتیں جہاں نظر نہیں پڑی اُن سے است آج تک وہاں وہاں سحر ثقی جہاں جہاں گزر گئے اُنہی کو ارتجاع سے جو انعام ملا وہ کتنا کمالِ تحفہٴ محبت ہے۔ شجرِ حجاز غارِ پہاڑ، قطرہٴ دریا چشمہٴ چرند پرند سب اُس سے محبت کرتے ہیں اور محبت کی خوشبو عجب کو آہی جاتی ہے۔ خواجہ اولیٰس قرنیؒ بہ محبوب **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** نے فرمایا۔

اِنِّیْ لَمَجْدُ رِیْحِ الْغُلَسِ الرِّیْحُ حُلُّونَ مِنْ دِیَارِ الْیَمَنِ تحقیق میں رحمن کی خوشبو رحمن کی طرف سے پاتا ہوں۔

☆ پوچھے کوئی صُبیحِ ہلالِ وائس سے حُبتِ نبی سے زندگی کیسی سُور گئی
 نسیمِ رحمان، مَحُبتِ ﷺ "کرائی - یہ کس محبوب کی خوشبو ہے یہ محبوبِ اُویس قرنی
 ہیں۔ جن کا ذکر پاک ربِّ العزت کے محبوبِ مسجد نبوی شریف کے منبرِ نبی پر بوقتِ
 خطبہ جمعۃ المبارک میں فرما رہے ہیں یہ عجبی خوشبو حُبتِ مُصطفیٰ کی خوشبو تھی۔ جو یادِ مُصطفیٰ
 ﷺ "دُرود شریف سے ملتی ہے سہ "اللہ لکھن شرح الصدق للخالق علیہ السلام

ہوئے جانِ من آید از سونے عدن از دے جان پروردِ اُویس قرنی
 سر بہر دوستی اُویس قرنی بے خطا چوں نامہ مشکِ عُقن

سُپلِ منی کو حضور ﷺ کی طرف سے محبت کا تحفہ خرقة عطا ہوا۔ صاحبینِ کریمین
 سیدنا عمر و علی رضی اللہ عنہما سے فرمایا اُن سے کہنا کہ پہن کر میری اُمت کے لئے
 دُعا سے مغفرت کریں۔ آپ حشرِ مُصطفیٰ پر وضو فرما رہے تھے کہ ملاقات ہوئی اور خرقة کو
 آنکھوں سے لگایا اور مُصطفیٰؐ لیا اور دُعا میں مصروف ہو گئے اب معبود اور عابد، خالق اور بندہ
 کے درمیان راز و نیاز کی باتیں ہونے لگیں حکم ہوا تیری دُعا سے ایتنا تیرا اُمتی کی بخشش
 کی عرض کیا اور حکم ہوا اس تیرا عرض کیا اور حکم ہوا اُمتِ اور ریحہ کی بکریوں کے بالوں کے
 برابر بخشش کروں گا۔ یہ راز و نیازِ مَحُبت اور محبت کے درمیان تھے سبحان اللہ کیسا پیارا اندازِ
 محبت کرتے ہیں صاحبینِ کریمین رضی اللہ عنہما نے آواز دی تو فرمایا اچھا سرے مولیٰ کی
 یہی مرضی تھی "مرضی مولیٰ از ہر اُولی" ذلک للصدقہ

○ لے اُویس! قرنی کے باشندے! تو کتنا پیارا ہے اور لے اُمتِ مُصطفویہ کے حضرا
 جن کے پاس خرقة دے کر صاحبینِ کریمین کو بھیجا گیا، تو کتنا محبوب ہے اور یہ خرقة
 تبرک کتنا مبارک ہے اور یہ تیری سرزمین جہاں خرقة عطا ہوا وہ خطہ ارضی کتنا بابرکت
 ہے اور تیرا دُعا مغفرت کرنا یہ نذرانہ ہے بارگاہِ محبوب میں اور وہ لحات کتنے حلیم تھے
 جن میں تو نے اُمتِ برحقہ کے لئے دُعا کی جو عرش پر مَحُبت نے سنی اور فرش پر مَحُبت

عہ سلامِ عیت میں، بعد میں رہا۔ قریب ہوا ہے۔ اگرچہ بظاہر ماہِ قرنی ہو گیا لیکن اُن کی سزا آفتاب
 رات "ﷺ" سے دُور تھے لیکن یہ اہلِ قریب اور ہر وقت صاحبِ حضور تھے۔ رزقِ حقیر

نے: **عَزَّ وَجَلَّ** کے لئے اللہ سبحانہ و تعالیٰ! مجھے بھی مقرر اور رجبہ کی بکریوں کے برابر
مقبوضہ محفوظہ امانت سے ایک بکری کے گھر کے ایک بال میں شمار فرمادینا۔

قرنِ ہند اور سجود آمد زمین در ہرزمن بازید اللہ شراساں یا اویس اندر قرن
اِس پختیں فرمودہ و مفضل مصطفیٰ از زمین سے آیدم بوسے خدا

○ اب قافلہٴ عشق کے سالارِ اعظم ہیں۔ آپ کا ذکر، عشق و محبت کا ذکر ہے جو
تاقیامت نجاتِ رسول کے قلوب کو زندہ و تابندہ کرنا اور گرماتا رہے گا۔ آپ کو کبریا
درد و شریف، ذاتِ رسول ﷺ میں فنا ہو گئی تھی اور ہر وقت استغراق، حضور
آور ویدار میسر تھا۔ آپ مستورِ اولیاءِ کرام سے ہیں۔ دنیا میں بھی مستور اور قبر بھی مستور
اور قیامت کے روز بھی مستور اُنھیں گے کہ ربِ کریم عزوجل آپ کے ہم شکل ایت ہزار
فرشتوں میں اُٹھائے گا یعنی **أَوَّلَآءِ حَتَّى تَحْتَفِئَ قُبَّانُ حَتَّى لَا يَبْقَى فَضٌّ غَيْرُ حَتَّى تَمْلِكُ**
کمال تفسیر ہوں گے اور قبلاہِ رکھائی اُٹھو گے داخلِ جہنم ہوں گے۔

☆ سلسلہ علانیہ اولیئہ کا فیضان بغیر کسی ظاہری ہیبتِ آپ کی قبرِ مطہرہ و محط سے تاقیامت
جاری رہے گا اور یہ نسبتِ اولیئہ درد و شریف سے حاصل ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ اُن پر جنابت
حایات فرماتا ہے۔ اس نسبت سے بڑے بڑے اولیاء مستغنیض ہوئے ہیں۔

حدیثِ قدسی: **كَلَامُ اللَّهِ بَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَحَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ**
أَذْنُوا أَجَبَاتِي فَيَسْئَلُ الْمَلَائِكَةُ | حکم ہو گا میرے قریب میرے قریب آجائیں فرشتے

علیہ میرے اولیاء میرے دامن میں چھپے چھپے ہیں۔ میرے سوا اُن کو کوئی نہیں جانتا۔ **إِنِّي أَنَا إِلَهُكُمْ أَعْلَمُ** آپ نے
اصلاحی دعویٰ، اُسوۂ حسنہ اور تائیدِ حق اللہ اہلِ شجرات سے پہچانتے جانتے ہیں۔ مگر اولیاء کی پہچان مشکل ہے۔ جس میں
اللہ سبحانہ کی ذات اپنی قدرتوں کے پردہ میں اور کلامِ اللہ نے کلامِ نفس کو قرآنی الفاظ میں چھپا رکھا ہے۔ اسی طرح
مُحَرِّبانِ بارگاہِ جبرائیل میں چھپے رہتے ہیں۔ ان کے سینہ میں آثار اور اسرارِ الہی مستور ہیں جس سے یہ پہچان
نہیں جانتے اور یہی اللہ سبحانہ کے دامن میں چھپنے کا مقبوضہ ہے۔ ۱۲ مرتبہ **سُبْحَانَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ**

علیہ حضرت ابوالحسن قرمانی نے سیدنا ابوزید بخاری کے حوالہ کے ایک سوال پر اس کی تفسیر فیض پدایا اور حضرت ابوزید
نے سیدنا امام جعفر صادق کی قبر اطہر سے نسبتِ اُن میں فیض پدایا۔ کہتے تھے ہاوالہ الدین نقشبند بخاری نے سیدنا ابوالحسن
علیہ السلام کے ذکر و ثناء سے یہ طریقہ مالیتِ نقشبند تیر یا نہ ہو کہ آپ کا چاہنا طریقہ ہے ۱۲ مرتبہ **سُبْحَانَ اللَّهِ**

مَنْ أَحْبَبَنَا مَكَفَعًا لِقَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى
وَالْمَسَاكِينِ ط
عرض کریں گے کون محبوب؟ فرمائے گا اللہ تعالیٰ خیر
اور مساکین لوگ۔

○ دعا :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے ۔ اَللّٰهُمَّ اَخْبِنِيْ
مَسِيْكِنًا وَاَمْسِنِيْ مَسِيْكِنًا وَاخْشُرْنِيْ فِيْ دُمُرِ الْمَسَاكِيْنِ ط اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ
فِيْ كُلِّ الْخَيْرَاتِ وَتَزَلُّ الْمُسْكِرَاتِ وَحُبِّ الْمَسَاكِيْنِ ط

خوشبوئے محبت :- سیدنا بایزید طحطاویؒ، بطحطاوی علیہ رحمۃ الابرار ایک دفعہ
میں نے اور خرقان کے مقام سے گزرے تو فرمایا مجھے یہاں ایک شہنشاہ طریقت، اللہ کے
بند سے، کی خوشبو آ رہی ہے۔ خوشبو دہاں ہوگی جہاں پھول ہوگا وہ ایک عظیم پھول
ہے۔ جو گھٹان رسالت اور چمنستان نبوت میں پھلے گا۔ جس کی آج مجھے خوشبو آ رہی
ہے اور جس کی محبت اور جھمی جھمی خوشبوئی کی مہک سے سارا عالم مہلک ہوگا۔ عرض
کیا گیا وہ کون ہیں تو فرمایا میرے وصال کے سو سال بعد پیدا ہوں گے۔ اُن کا نام نامی
ہم گرامی سیدنا ابوالحسن علی ہوگا اور آپ کی شکل و صورت، خلیفہ مبارک، ڈاہری مبارک
زلفیں، قد اور عمر تک بیان فرما دیا۔ شریعت و طریقت کے مدارج اور مقامات کو بھی
ظاہر اور منکشف کر دیا اور فرمایا وہ باغ طریقت جو یونان و قسطنطنیہ مجدوئے لگائیں گے۔

اس باغ کے رنگ برنگے چنے اور پھول، اولیاء ربہتی دنیا تک قائم اور درود و شریف
کے انوار سے شکفتہ رہیں گے۔ اللہ اکبر اللہ علام الغیوب والشہادۃ کے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے غلاموں کی لگا ہوں سے قربت و بعد زمانی و مکانی عالم ارواح تک کے پرے

عہد اُنہی علامت فیلے اعراض۔ جو اللہ علیہ وسلم کے ذکر پر خوش ہوا اور درود و شریف سے لذت پاتا ہے۔
عہد اولیاء کرام کی عالم ادراج، عالم دنیا، عالم برزخ اور عالم قیامت تک دوستیاں قائم ہیں۔ وہ ایک
سرسے فیض پیتے دیتے اور انھیں کی جہاں نازیباں کہتے دعائیں اور نیاتیں دیتے ہیں اور عالم قریں یک
سرسے کے دوست اور مقامات سے باخبر ہیں۔

شہنشاہ طریقت، شہنشاہ ولایت کی بارگاہ میں حضور و تامل کے مراد محسوس پر شہنشاہ ولایت چند
ہم امیری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہا سے چمکے گی کی ظاہر اہل فیض سے مال مال ہونے اور الہی برقی الہی
بقیہ اللہ علیہ وسلم



توضیح: میرے منہ پر ہاتھ رکھ دیا کہ چپ رہو اور فرمایا اَصْبَتْ فَاَلَزِمْتُ مَا
صَبَّحْتُ اِیْسٰی پَر قَامُ رَہو۔
”فَعَدَّ کَبِیْرٌ مَطْبُوعًا رُوَادِی سَبِیْنًا اَلْمَلَمَ اَلْبَرْحِیْفَہُ بِحُضْرَتِہٖ عَلَیْہِ السَّلَامُ“

○ آفتابِ نبوت کے ذروں کی نگاہ کا یہ حال ہے کہ جنتِ سات آسمانوں سے اوپر
دوزخِ سات زمینوں کے نیچے اور فرش و فرش سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی آنکھوں
سے دیکھتے ہیں تو آفتابِ کوثرینؐ کی نگاہ و پاک کا کیا عالم ہوگا۔ حضورؐ کی عظمت
پر درود و شریف کی مواظبت سے یہ مرتبہ اولیاءِ کاملین کو عطا ہوا۔ ”مَنْ حَفِظَ الشُّرُفَ

عَلٰہُ بَعْضُ ضَعِیْفُ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانِ“ الکیث ”کو ضعیف کہہ کر انکار کرتے ہیں اور مزید برآں کہ شرکاءِ غوثی
لگتے ہیں۔ اُن کو اس سندِ درجِ حدیثِ قدسی پر غور کرنا چاہیے ممکن ہے کہ ہدایت کی راہیں کھلیں حضورؐ علیہ السلام
امثلة واکمل المثال کی ذاتِ معبرہ صفات، اللہ تعالیٰ و تعالیٰ مکتبہ فیاض کی عطائیں۔ آپؐ سے
جس علم و فضل اور شفاعت کا ظہور ہے یا ہوگا وہ سب اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے ارادہ و مشیتِ امر اور فضل ہے
مقتدر الفاعلین آپؐ ”اللہ تعالیٰ کے مظہر گل ہیں۔

حدیثِ قدسی۔ کلام اللہ ربانِ رحمان اللہ ”عَزَّوَجَلَّ فَضَّلَی اللہ عَلَیْہِ السَّلَامُ“ ”صحیح البخاری“

جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس نے میرے دل سے ملاوت کی میرا اُس سے اعلانِ جنگ ہے اور جن چیزوں سے
میرا بندہ محمدؐ سے قرب چاہتا ہے اُن میں سب سے زیادہ محبوب چیز میرے نزدیک فراغِ نفس ہیں۔ بعد ازاں میرا بندہ
نوافل سے میرا قرب چاہتا ہے تو میں اسے اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو میں اُس کے کان بن جاتا ہوں جس سے وہ
سُناتا ہے اور اُس کی آنکھیں بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اُس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑ لیتا ہے
اور اُس کے پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے دگلتا ہے تو ضرور دیتا ہوں اور اگر وہ مجھ سے
پتاہ لگ کر کسی بُری چیز سے بچنا چاہتا ہے تو میں اسے ضرور پتاہ دیتا ہوں۔

☆ اس حدیثِ پاک کا مفہوم یہ کہ صفاتِ بشریہ سے نکلنا اور صفاتِ حقہ سے مشغف ہونا۔ اہلِ عرفان کے نزدیک
تفانی اللہ سے بقا پانہ کا مقام مراد ہے اللہ تعالیٰ کی صفاتِ جمع، بصر اور قدرت کے انوار بندہ کی تسخیر و تصرف
میں ظاہر ہوتے گئے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کا مظہر بن جاتا ہے وہ نور اللہ سے سُندا، دیکھتا، پکڑتا اور چلتا ہے۔ اولیاء
کے یہ تمام حضورؐ کی نگاہ و فیض سے ہیں اور حضورؐ سے یہ کمالات مظہرِ ذات و صفات
اللہ تبارک و تعالیٰ سے ہیں۔ فقیرِ مکرر کی اس توجیہ سے ممکن کہ شکِ نازل ہو جائے چاہئیں و التسلیم
بجانب اللہ



علامتِ محبت بد محبت آنکھ میں رقت، دل میں کسوفیت اور جسم و جان میں
 ذہولتی ہے۔ ان سب پر غلبہ ہو تو فانی فی الخیر اور حب اس میں محبت اور استغراق ہوتا
 ہے تو اسی کا نام عشق ہے۔ محبت، محبوب کی اتباع کا شرع اور عطیہ خداوندی ہے۔ اس
 کو بہت بڑا نام ہے۔

من اتبع الهدی ۱۰ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم بحقیقۃ الحال علی وجہ الحال ط
 ☆ حضور ﷺ نے دیر نوزد میں بحری کے وقت کو مقرر ہے ہن کائنات کے ایک شخص کے استغاثہ کی
 آواز سامنے بعید سے سن لی اور حضرت سے جواب مرحمت فرمایا۔ یہ ہیں معنی بتی دستِ مع کے
 ☆ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صلوٰۃ الکسوف میں محبت جو "سات آسمانوں کے اوپر" اور دوزخ "جو
 سات زمین کے نیچے" کو احاطہ فرمایا اور ہاتھ مبارک اٹھا کر کے محبت سے انور کا خوشہ ٹوٹنے کا ارادہ بھی
 فرمایا یہ معجزہ ہے بتی بیضر کا۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ورسولہ الاعلیٰ بالصواب ط
 ☆ حضور ﷺ نے کلمہ کہ ید اللہ فوق ید یدہ سے اپنا ہاتھ فرمایا اور عزوہ اُٹھیں کنگریاں
 پھیلنے اور ٹوٹنے کے فعل کو اپنا فعل فرمایا۔ وصار میت اذ رمیت ولکن اللہ رمی "یہ مطلب ہے
 فی یسعیٹھ کا۔ واللہ سبحانہ وتعالی اعلم ورسولہ الاعلیٰ بالصواب ط

☆ حضور علیہ السلام شبِ اسراء کے دوپہانے سالوں اور لاکھوں میلوں کا فاصلہ ایک لمحہ میں
 شبِ معراج کو طے کیا یہ معجزہ ہے۔ فی یسعیٹھ کا۔ اللہ شہیدی ورسولہ وبارک علیہ ط
 ☆ قبلہ اعتقاد اہل سنت و جماعت کے مطابق علمِ غیب، حلیہ ناز، ثناء و ثناء، شفاعت اور قدرت
 یہ سب اللہ سبحانہ کے نور کے ظہور ہیں جو حضور ﷺ کی ذات میں سے ظاہر ہوئے اور اذیکہ سے ان
 کا ظہور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اواسط میں ہوا نیز مسامتہ بعید سے دند و شریعت کی آواز دہنی یا آسانی، تعمیلی یا
 رسانی اللہ تعالیٰ آپ تک پہنچا جیتا ہے۔ ہذا میں ہی کسب کشف، روحی، فرشتہ یا ہوا و فیر کا جیسے تینا علیہا ان نبی اللہ
 علیہ السلام نے اُن سے کوئی غلو نہ فرمایا کی ادارت میں سے سن لی یہی اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اُن تک یہ آواز بلند ہوا پہنچا
 دی اور اللہ تعالیٰ اس پر قاص ہے کہ وہ حضور ﷺ کی اکیلی ذات پاک میں یہ جملہ صفات جمع فرمادیں۔

واللہ یحییٰ الموتیٰ ۱۰ یتیم طوائف المزیج والیہ ایت ط
 عنہ الیقین نادر یحییٰ مایسوا تو الخبیر ط
 سب کے علاوہ یہی ہے عشقِ جلال ہے اور محبتِ جمال۔ عشقِ شوریج ہے اور محبتِ چاند۔ ۱۰ منہ کان اللہ ۱۰

کی توفیق سے عطا ہوتی ہے۔ محبت کسی نہیں دہی بے محبت میں جمال ہے اور شبنم کی سی ٹھنڈک۔ عشق میں جلال۔ غلام حبیب اپنے محبوب ﷺ پر درود پاک پڑھ کر اس محبت میں غوطہ زن ہوتا ہے تو پھر اس کا ہر کام سُنتِ مصطفویٰ کی رنگ میں ازخود دھل جاتا ہے اور وہ اپنی زندگی میں سُنتِ کا نقشہ نظر آتا ہے۔ عاملِ باسنت ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ محبت میں کامل ہے۔ ورنہ محبت خام اور بے عملی کی تصویر اور یہ کیفیت بے عملی، دھولے محبت کی تقلید ہے۔ عشقِ مصطفیٰ تو مومن کی میراث اور سرمایہ حیات ہے

میری ہر ہر ادا سے یا نبی سُنت جھلکتی ہو
جدھر جاؤں شہا خوشبو وہاں تیری مہکتی ہو

○ مسئلہ :- اللہ جل شانہ کو عاشق یا معشوق کہنا عند الشریعت منع ہے۔

☆ فرح میں اصل کا رنگ اثر ہوتی ہے اور خلیفہ وہ ہوتا ہے جو سیرۂ و صورتِ اصل کی مانند ہو۔ فرح کا ہر کمال اصل سے مستفاد ہے۔ حضور ﷺ ہی ہر کمال کی اصل ہیں فاقہم
☆ چکور عاشق ہے چاند کی۔ چکور کو بھی چاند کا نور نظر آتا ہے چمگا دو کو نہیں۔

☆ چاند نور ہے اور چکور نوری ☆

☆ بلبل عاشق ہے پھول کی۔ بلبل کو ہی پھول کی خوشبو آتی ہے۔ پھر کو نہیں۔

☆ پھول لطیف ہے اور بلبل حیم لطیف ☆

☆ پروانہ عاشق ہے شمع کا، پروانہ کو شمع میں محبوب کا عکس نظر آتا ہے بخوند کو نہیں۔

☆ پروانہ میں ساز ہے اور شمع میں سوز ☆

○ محبوب کا ذات "گلستانِ قدرت کے پھول ہیں۔ کی خوشبو، سُنتوں کو آتی ہے۔ غیروں کو نہیں۔ خوشبوئے محبت کا تعلق جسم و روح دونوں سے ہوتا ہے۔

علہ چل چلے بر قدرت سے شیری اور مٹاس پاتا ہے تو پھر خوشبو اور رنگ کا غبار ہوتا ہے۔ خام پھل کا یہ نصیب نہیں۔ تقویٰ پر پختگی سے چہرہ پر سُنت کا رنگ چڑھتا ہے تو پھر خوشبوئے محبت آتی ہے تو یہ خوشبو زمان و مکان کی حدود سے گزر جاتی ہے۔ نسبتِ دماغ خوشبو کو پالتے ہیں۔ غیروں کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔

علہ خلیفۃ الرسول سیدنا ابوبکر صدیق اکبر خلیفۃ اللہ الاعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی میرت و مروت کے شواہد کائنات صریح و منکوی کی فرم تھے موجود است عالم کا ہر کمال اصل کائنات محمدی سے ہے علی اللہ تعالیٰ و سلم

کہیں حسن بن کے رسول میں، کہیں زکب بن کے وہ چھول میں " ﴿وَلَا تَقْرَأُ﴾
 کہیں نور بن کے رسول میں، وہ خلیفہ اپنا دکھا گئے " ﴿وَلَا تَقْرَأُ﴾
 سیدنا یونسؑ کی خوشبو سیدنا یعقوبؑ علیہ السلام کو آتی ہے بھائیوں کو نہیں اور
 دلیوں کی خوشبو دلیوں کو آتی ہے نجدیوں کو نہیں۔

○ قرآن عزیز میں حضرت یعقوبؑ علیہ السلام کا ارشاد وائی لَا حِدُّ دُرِّیْحَ یُوسُفَؑ
 مجھے یونسؑ علیہ السلام کی خوشبو آ رہی ہے، سبحان اللہ، سیدنا یونسؑ علیہ السلام کی یہ
 خوشبو نے محبت تین سو میل دور اور اسی سال بعد آگئی۔ سیدان محبت میں قریب و بعد
 زمانی و مکانی کے فاصلے کتنے سمٹ جاتے ہیں۔ ادھر کرتا باعشؑ نور چشم بنا اور ادھر خرقہ
 اُمت کی بخشش کا سبب بنا۔ محبوب کی خوشبو تمکین محبت کے بعد آہی جاتی ہے بشرط
 یہ ہے کہ محبت صادق ہو اور نسبت پختہ اور دلیوں کی خوشبو محبت دلیوں کو آتی ہے۔

○ خواجہ خواجگان شہنشاہ اولیاء نقشبندان ابنہ فیروز بہاؤ الدین بخاری کی ولادت باسعادت
 کی خبر حضرت بابا محمد سناسی قدس سرہما الغفاری نے اپنے وطن النوف بخارا میں جا کر دی کہ مجھے
 یہاں ایک مرد کامل کی خوشبو آتی ہے۔ جو امام الطریقیت، پیشوائے شریعت ہوگا اور آپ
 کی ولادت پر جب گو میں لیا تو فرمایا یہی وہ فرزند ہے اور آپ نے خلیفہ سید امیر کلل قدس سرہما
 سے فرمایا اس کی تربیت غور سے کرنا حتیٰ ہے "ولی را دلی سے شناسد"۔

محبت اور اس کا مقام :- مومن کی مومن سے محبت، کعبۃ اللہ سے محبت قرآن
 سے محبت، دین سے محبت، صحابہ کرام سے محبت، الحب اللہ کے تحت اللہ کے لئے
 ہے لیکن مومن کی رسول اللہ ﷺ سے محبت، اللہ ہی کی محبت ہے ﴿لَبَّيْنَا اللَّهَ سُبْحَانَهُ
 وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِہٖ﴾ ﴿الَّذِیْ هِیَ عَنِ حُبِّهِ لَمْ يَكُنْ لَہٗ اَعْرَابٌ﴾ ﴿وَلَمْ يَكُنْ لَہٗ اَعْرَابٌ﴾

○ ﴿وَلَقَدْ غَفَرْنَا لَکُمْ ذُنُوبَکُمْ﴾ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ﴿اَشْبَاعُ﴾ ادب اور محبت سے
 رب غفور رہا ہے گناہ معاف فرمائے گا اور تمہیں اپنی صفت رحیمی سے رحمت کی چادر میں
 ڈھانپ لے گا اور تم اس کے دنیا و آخرت میں محبوب بن جاؤ گے۔

علہ رسول اللہ کی محبت میں اللہ کا محبت ہے اس میں ذرا ہر تفاوت نہیں۔ ہم سب کو اس پناہ رکھ ضلوع شمس بنو علیؑ
 رحمہ جائزہ لے کر سفر ہمارے

حدیث الحَبِيبِ عَلَى صَاحِبِهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ

☆ مَنْ أَحْبَبَنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ | جو مجھ سے محبت کرنا ہے وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا
يَا سَاكِنَ الْأَنْدَالِ طَيْبَةً كُنْكُمْ إِلَى الْقَلْبِ مِنْ أَجْلِ الْحَبِيبِ حَبِيبِي
مَاحِبُ الدِّيَارِ تَغْفَنَ قَلْبِي وَلَكِنَّ الْحَبِيبَ مَنْ سَكَنَ الدِّيَارِ
الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَارِثًا وَالصَّلَاةُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ
صَلَاةً وَافِيَةً وَالسَّلَامُ عَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ سَلَامًا صَارِفًا



بقیہ مستفیض

علمہ و تبارک کے کلمات درج ہیں۔ درجہ اول تصدیقِ نبوی کے بعد احکامِ شرعیہ کا بحال آنا اور مسکتِ نبوی کی متابعت کرنا۔ جبکہ
قیامت کے علماء و علماء ہر اس مقام پر ہی ظہور گئے۔ درجہ دوم حضور "ﷺ" کے احوال سے اعمال یعنی مشاغلِ نبوت و ولایت
افرادِ احسان کی طرف سے کیا درجہ سوم حضور "ﷺ" کے احوال و مذاق اور مواجہہ پر مجاہدہ و استقامت علی التمتہ سے
حصولِ فیض کرنا یہاں سارے ایک عجیب کیفیت سے روایات ہے اور فیضِ اولیٰ نفسِ مشکوٰۃ بنتا ہے۔ درجہ چہارم مسکتِ نبوت کی
کامل تحلیف و متابعت اور جنتِ خلد (یعنی) اسی دینی سے لے کر اجتناب یہ تمام علماء و زمین کیلئے مخصوص ہے۔ درجہ پنجم کمال
نبوت کے انداز سے حصولِ فیض کرنا۔ یہ محض فیضِ ربی سے ہے۔ درجہ ششم ان کمالات کی اتباع جو مقامِ نبوت پر ہی سے خاص
ہیں یہ جو شہِ دوم نظر بر قدیم اور سفر و وطن کا ہے۔ خواجہ عبداللہ ابن محمد والی ملکہ الشریعہ۔ درجہ ہفتم متابعت کے تمام
درجات کا جامع ہے۔ اس میں تصدیقِ نبوی بھی ہے اور تمکین بھی نفس کا ظہور اور قلب کا اطمینان بھی ہے۔ قارب
اور نفس "حجم" عالمِ خلق کا لطیفہ ہے اور عالمِ خلق قریبِ نبوت سے ہے۔ بطائفِ خمسہ قلبِ روحِ ربی انھیں
سے ہی عالمِ امر "روح" قریبِ ولایت سے ہے۔ عالمِ ارفضال طریقت اور عالمِ خلق اعمالِ شریعت سے متعلق
چند شرعی امور تجرید اولیٰ کا امام کے درجے یا لیا تہجیات و ظہورات سے اور ختمِ حضور سے مجاہدہ پر نظر شہود و
مشاہدہ سے بہتر ہے۔ رکاوۃ کا ایک حجتہ اور اگر ان لکھن سادات سے الفضل ہے لہذا عالمِ امر سے عالمِ خلق کا ہر جہت الفضل ہوتا
آرت ہے پس ذاتِ تعالیٰ سے مقصود با تبارع عاشقانہ قربت اور نسبتِ نبوی "طریقت" سے فیض پذیر ہو کر درجہ مجاہدہ حاصل ہوتا ہے

لَوْ كَانَ حُبُّكَ صَادِقًا لَطَعْتَهُ فَإِنَّ الْحُبَّ لَمْ يَحِبُّ مِطِيعًا

علمہ اے اطرافِ طیبہ کے رہنے والو! تم تمہارے دل میں محبت "ﷺ" کی وجہ سے بکروپ ہو۔
میرا دل شہر کی محبت میں نہیں پکڑا وہ تو شہرہ کے رہنے والے کی محبت میں ایسا پکڑا ہے۔

روضۃ القادسیہ

باب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ازواج النبی پر درود و سلام عَلَيْهِ وَعَلَىٰ اَزْوَاجِهِ الصَّلٰوةُ السَّلَامُ

قرآن پاک : سورتہ الاحزاب آیت کریمہ ۶

یہ نبی مومنوں کا ، اُن کی جان سے زیادہ مالک ہے۔
 یہ نبی مومنوں کا ، اُن کی جان سے زیادہ قریب ہے۔
 یہ نبی مومنوں کا ، اُن کی جان سے زیادہ لگاؤ ہے۔

النَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ
 "یعنی اقرب ہے"

وَازْوَاجُهُ اُمَّهَاتُهُمْ
 آپ ﷺ کی بیبیاں مومنوں کی امیں ہیں

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی اُمت کے ساتھ وہ قریب خاص ہے کہ خود اُن کی اپنی جانوں کو بھی حاصل نہیں۔ اُمَّهَاتُہُمْ کی کتنی پیاری اور پاکیزہ اور محبت آمیز نسبت ہے۔ ہُمْ کی ضمیر کا مرجع مومنین ہے جو مومن ہیں اُن کی ماںیں۔ اُمہاتِ الامت نہیں فرمایا کیونکہ اُمتِ دعوٰ میں کافر، مشرک اور اشرار بھی تھے اُن کی نفی کر دی۔ نبی ﷺ مومنین کے روحانی باپ اور آپ کے ازواج پاک مومنین کی روحانی ماںیں "اَلنَّبِيُّ رُوْحَانِیُّہُمْ" ہیں۔

☆ نفسِ طبعی میں "النَّبِيُّ" کے شرفِ نبوت کے ساتھ "ازواجِ مطہرات" روحانی ماںیں کی تجلیل و تکریم کو بیان فرمایا اور تجلیلِ ایمان کو اُن کے ادب و تعظیم کے ساتھ منظم کر دیا تو قرآنی آیت کریمہ کی دوسے ازواجِ النبی کو وَالطَّيِّبَاتِ لِلطَّيِّبَاتِ کی مبارک صفت سے نواز اور فرمایا جیسے پاک مرد ایسی پاک بیبیاں اور اُمہاتِ المومنین رَضِیَ اللہ تعالیٰ عَنْہُمْ پر البتہ

۱۔ رتہ و تہذیبِ اکبری ۲۔ رتہ و شانِ صدیقہ اکبری ۳۔ سکوت
 بعض علماء و محققین نے تصریح فرمائی ہے کہ ازواجِ مطہرات میں سب سے افضل کون ہیں تو فرمایا عائشہ صدیقہ کہ
 رتہ اکبری کا انکار مجھ ہی جیسا کہ ہے بڑا اور عائشہ صدیقہ کا انکار محمد رسول اللہ سے بڑا۔ جتنا فرق ابنِ عبد اللہ اور
 رسول اللہ میں ہے۔ اتنا فرق عائشہ صدیقہ اور صدیق اکبری میں ہے۔ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
 فَتُکَلِّمُ مَرْکَاتِہٖ وَاَمَّا تَعَالٰی اَللّٰہُ اَعْلَمُ بِہٖ

درستہ الزاریہ

باب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

معجزات النبی المختار

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کبِ نعل و خط سبز رخ زیبا داری شبنم بر شرف دم عیسیٰ پیر سیاه داری
شیو و شکل در تامل حرکات و مکانات آنچه تو بیاں همه دارند تو تنها داری

○ معجزہ :- حرق عادت جیسی چیز کا ظہور اللہ تعالیٰ شانہ علم تو الٰہ کی طرف سے ہو تو قدرت اور اگر نبی یا رسول کے ہاتھ سے ظاہر ہو تو معجزہ اور اگر اس کی قدرت کا ظہور ولی سے ہو تو کرامت ہوتی ہے یہ تینوں برحق ہیں۔ آپ ﷺ ہر ایسا اعجاز ہیں اور آپ کے معجزات عظیمہ کا حصہ کرنا مستبعد ہے۔ معجزہ نبی کی واضح دلیل اور بذاتہ نبی، رب کی ذات کی دلیل ہوتا ہے۔ لہذا معجزہ کا فہم دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جمیع انبیاء و مرسلین علیہم السلام کی صفات اور ان کے جملہ معجزات کے آپ صلوٰۃ اللہ علیہ و علیٰ آلہ وسلم شامل ہیں۔ مزید برآں جو معجزات عطا ہوئے وہ لا تعد ولا تحصى ہیں۔ حضور سرور عالم یسعی و سلم علیہ کی صرح و ثنا، فضائل و کمالات، اوصاف و معجزات اور نصرت شرعی یا بشری اور ذکر یہ سب درود شریف کے ذیل میں ہی آتے ہیں اور درود شریف ان جملہ صفات جامع ہے۔ لہذا چالیس معجزات کا ذکر مطابق چالیس مبارک عدد کے تبرک کرتا ہوں۔

مَا اِنْ مَدَحْتَ مُحَمَّدًا اِلَّا مَدَحْتَ مُحَمَّدًا لَكِنْ مَدَحْتَ مُحَمَّدًا بِمُحَمَّدٍ مُحَمَّدٌ

یہ معجزات مطابق مبارک اعداد چالیس نام محمد ﷺ کے تحریر کے جو ہم جلالیہ ائمہ کے آ کا منقولہ مرتبہ۔

انبیاء کرام اس کثر کثرت ازل و کثرت اب سنی ائمہ تک کی اپنے اپنے وقت میں صفات بیان کرتے اور بشارت دیتے آتے نظر ہے۔ سب راوحہ صحت ہے۔ اسباب مقصود صحت ہے۔ دو سبب خیر مقدم ہے۔ اسباب مقصود صحت ہے۔ سبب شکر کی ہے۔ اسباب مقصود صحت ہے۔ اور معجزات و صفات کے ہی کثرت کے آثار۔ عیناً انجیل و انجیل مقصود صحت ہے۔

وَمَنْ اَرَى الْاِسْلَامَ الْيَوْمَ يَسْتَأْذِنُ فَانْصَبْ اَلْفَصْلَ مِنْ دُوْرِهِ وَجْهًا



☆ معجزہ قرآن پاک : علی صاحبہا الفضل الصلوات واكتسب الشیعات

○ قرآن پاک نبی کریم ﷺ کا دائمی اور زندہ اور تابندہ معجزہ ہے۔ یہ صرف ایک معجزہ نہیں بلکہ حقیقت دین نگاہ سے دیکھا جائے تو اس میں ہزار ہا معجزات پوشیدہ ہیں یہ قیامت انگیز مہرِ امتیں معجزہ ہے اور قرآن پاک مختلف رنگ برنگے خوشبودار پھولوں اور حید و رسالت، احکامات، اسماء و صفات الہیہ و جمال و کمالات محوینہ ﷺ کا گہرے اور ہر ایک آیت کریمہ کے دامن میں صورت و سیرت رسول کی رنگینی و شکست ہے اور صفات حمیدہ کا تذکرہ ہے اور قرآن پاک تمام نعمت رسول بھی ہے اور ذکر رسول میں اور قرآن پاک شان رسول کا محافظ بھی ہے اور عظیم تر معجزہ بھی ہے۔

مصحفہ را درق درق دیدم بیسج شورت نہ مثل صورت اوست
رب کے اپنے ربوبیت میں ہمیش اور قرآن اپنی شان میں ہے مثل اور صاحب قرآن اپنی عظمت میں ہے مثل۔ رب کریم کی شان رب العالمین قرآن ذکر ہے للعالمین اور صاحب قرآن رحمتہ للعالمین، رب العزت اپنی شان میں لیس گمشدہ شے اور قرآن کی ایک ایک صورت اور ایک ایک آیت پاک کا دعویٰ فاقوا بسورة من شہ اور صاحب القرآن ﷺ اپنی ذات و صفات میں ہے مثال۔ آپ ایک ایک رد و ثواب مثل۔ مثل نجب کا مثل محبوب، مثل کتاب الایا۔ جس کے سامنے تمھان کے بلند پایہ شاعر فصحاء اور عدنان کے نامور خطباء جا حبط، اصمعی جیسے فصیح و بلیغ کلام اللہ کے احسان کے سامنے دم بخود رہیں۔ قرآن کے علوم لہزیہ حکم البتہ، اسرار و معارف ربانیہ اور امور غیبیہ سے آپ سید فیض گنجینہ، مخزن بن گیا۔

○ اس مصحف پاک کی کسی ایک صورت یا آیت کریمہ کا مثل لانا ناممکن ہے۔ یعنی صاحب قرآن کے کسی ایک روئے کی مثال لانا ناممکن اور محال ہے۔

بَلْ كَرُمَ لَهُمْ قَوْلُهُ مِنْ جَدِّهِ كَرِيمٍ | کریم ہے کہ کرمت کریم کی طرف سے انہی ہے۔ کریم
بِوَسْطَةِ الْكَرَامِ إِلَى أَكْزَمِ الْخَلْقِ ط | فرشتہ کے کرایا اور کریم الخلق رسول پر نازل ہوا۔
اللہ سبحانہ کریم ہے، قرآن بھی کریم اور بھطا کریم۔ رسول بھی کریم اور تبریل بھی
جلد مبارک نمبر کے لئے۔ آیت فی القرآن کا مطالعہ کریں

کریم عزوجل صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ط

احادیث پاک :- بروایت سیدنا ابوسریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ :-

☆ خَيْرُ الدُّوَا الْفُرْقَانُ ط | بہترین دوا قرآن ہے۔

قرآن مجید دوسرے اور دوا بھی ۔ دماغی ، دُوحاتی اور قلبی امراض کے لیے شفا بھی ہے
جَلَّ جَلَلُہٗ الشِّفَا بِالْقُرْآنِ ط | تم پر لازم ہے قرآن اور شہدے شفا پاہر ۔

قاضی انور الدین شافعی عَلَیْہِ رَحْمَتُہٗ تَعَالٰی میں آیات شفا کا ذکر کیا ہے ۔ اَللّٰهُمَّ اَشْفِ
بِشَفَاہٖ عَلٰی جَلَدِیْ بِحَقِّ الْقُرْآنِ الْعَظِیْمِ وَبِکَلِمَةِ النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ ط
مستون طریقہ : تلاوت فی غلبہ شفاء ۔ کم کرنا ۔ تعویذ باندھنا یا پانی میں کھول کر پینا ۔

○ قرآن پاک کی آیات دو طرح ہیں محکات تردافع اور یہ ہیں : تشاہدات کہ
مخاص کو ہے اور حروف مقطعات جو محجب اور محجوب کے درمیان راز ہیں وَالْقَلَمُ
وَرَسُوْلُهُ بِمُرَادِهِ بِمَخْصَنِ الْخَاصِّ کا حصہ ہے ۔ ”جو راسخون فی العلم ہیں“

حُرُوفُ الْمُقَطَّعَاتِ مِنَ الْأَسْرَارِ | حروف مقطعات اسرار الہیہ اور پوشیدہ ہیں
وَالْمُكْشَوٰةُ الَّتِیْ یَحْضُرُ مُرَافِئُہَا | کا انشاء نا اہل پر حسد ہے ۔
لِغَیْرِہَا هَلْہَا ط ”روح البیان“

○ رب العزت نے عَلَّمَ الْقُرْآنَ فرما کر مجید علوم اولین تورات ، انجیل ، زبور ،
جات اور علوم اسرار الہیہ اور غیبیہ عطا فرمائیے علم قرآنی تو آپ ﷺ کا علم
ہے اور آپ ﷺ کی سیرت پاک قرآن پاک کی مکمل عملی تفسیر ہے ۔
بروز جلال تو تورات یک قسم و نہ مصنف جمال تو انجیل یک متن

علم قرآن دماغ میں جمع ہوتا ہے اعدول اُس کا مخزن ہے اور عقل کی آنکھ دل کے دوسرے نشن ہے
میں قرآن ہو شہید اُس کے لیے جن کل انجیہ شفا ہی شفا ہے ۔ شہید پر سورۃ النہا تحریر کر دم کر لیا جلت
مُتَّحَنُ اللّٰہِ فَرَادِیْعُہٗ جَلَّ جَلَلُہٗ جو رُہْبَہٗ الحکماء کے تصور میں بھی نہ ہوں یہ شہد حکیم بخلق کا فرمودہ ہے ۔
امراض کے لیے شفا ہے ۔ سوال نے مرض الموت کے ۔ عہ آیات شفا شیع ثبت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ
عہ آپ کی صفت جلال کا کیا کہنا تورات صرف اُس کا نمونہ ہے اور آپ کی صفت جمال کی آیات
انجیل تو صرف ایک حرف ہے ۔



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

معجزہ معراج الشہیدی صلی اللہ علیہ وسلم

○ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب پاک صاحبِ کواکب صلی اللہ علیہ وسلم کو پیر ۲۷ رجب المرجب ۱۲ نبویؐ، کو معجزہ معراج شریف سے مشرف فرمایا اور ہر قسم کے علوم عظیمہ و غیبیہ سے نوازا۔ یہ معراج شریف عالم لامکان میں ایک لمحہ تھی آپ گئے اور آئے بستر گرم رہا۔ گنڈا ہٹا رہا اور خود دیوانی چلتا رہا اور عالم زمان و مکان کے لحاظ سے ۱۸ سال گزر گئے اور یہ معراج شریف جہان فانی تھا۔

قرآن پاک :- ۱۔ آپ سر نبی اسرائیل آیت کریمہ ۲۔ یک سورۃ الفہم آیت کریمہ ۸۔ ۹۔ ۱۰۔

پاکی ہے اُسے جو اپنے بندے کو راتوں رات سے گیا مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک جس کے ارد گرد ہم نے برکت رکھی کہ ہم آپ کو اپنی عظیم نشانیاں دکھائیں یہ شک و شبہ نہ دیکھتا ہے۔

پھر وہ بخود ترمیم بخرا پھر خوب آتیا تو اس بخود اور محبوب میں دو بات کا فاصلہ رہا بخود میں سے بھی کم۔ اب وہی فرمائی اپنے بندہ کو جو وہی فرمائی۔

سُبْحَنَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الْأَقْصَا الَّذِي بَنَيْنَا حَوْلَهُ لِنُذْهِبَ عَنْ الْبَنَاتِ إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ ۝

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلَّى ۖ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۖ فَأَذْهَبَ إِلَى الْخَبَرِ ۖ فَمَا أَوْحَىٰ ۝

ایشیخ رکن الدین علاؤ الدین دہلویؒ فرماتا کہ یہ روایت فرمود آمدہ مذکور است کہ رسالت پناہ

☆ صورت بشری :- بَشَرًا مَسْمُومًا ۖ كَلَام - قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝

☆ صورت مکی :- إِنِّي أَنْتُ كَأَحَدِكُمْ إِنِّي أَرَيْتُ ۖ كَلَام - حُرُوفُ مَقْطَعَاتِ رَمْزِيَّتِ

عِنْدَ رَبِّي هُوَ يُطْعِمُنِي ۖ وَرِيَانِ حَقِّ وَ حَسِبُ أَوَّلَ وَيَسْقِيَنِي ط " حدیث تھی " محبوب و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

☆ صورت حقی :- مَنْ مَأْنَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ ۖ كَلَام - فَأَوْحَىٰ إِلَى عَبْدِهِ مَا أَوْحَى ۝

خواجہ خواجگان محبوب الہی اسید نظام الدین اولیاء حشری دہلوی علیہ الرحمۃ الخفی والجلی نے فوائد افکار میں ارقام فرمایا :- کہ معراج شریف از رحمتہ متقیم است۔

۱۔ سرگرم کا شکر کا کفر۔ ۲۔ معراج کا شکر شہیدہ معلول فانی ۳۔ معراج کا شکر محروم اہل حقست ان جہاں ہے۔ ۴۔

☆ اسراء :- مسجد الحرام تا میث المقدس

جہاں شب اسراء کے دولہا سلطان بارگاہ و قادیانیؑ نے انبیاء کو نماز پر بلایا
☆ معراج :- مسجد الاقصیٰ تا عرش عظیم

انبیاء کا آسمانوں میں استقبال اور سلام کرنا اور سایر عجائبات حکیمہ و ملکوتیہ اور جنت کی سیر فرمانا
☆ اعراج :- بندۂ المنتہی تا قباب قوسین اذ اذنی

○ جبرائیل امین علیہ السلام سے فرمایا اذ آگے عیسیٰ تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لَوْ دَوْتُ اَعْمَلًا | بعد گشت سالار بیت الحرام کہ لئے عالی وحی برتر ہزم
لَا خَيْرَ قَت | اگر کبیر مئے برتر ہزم فروغ قبلی ہوئے ہزم

آگے آپ رفرف سبز رنگت کھلی پڑے جاسے گئے تو مقام دنا پر پہنچے تو لحن صدیقی میں
آئی قَت یا مُحَمَّد فَإِنَّ رَبَّكَ يُصَلِّي عَلَيْكَ ع | تو پھر رب سبحانہ و تعالیٰ نے ایک ہر
مرتبہ فرمایا اَذْنُ مِسْحِي یا حَبِيبِي پھر آگے قباب قوسین اذ اذنی پھر فنا فی حیا الی عبیدہ ص
اوحیٰ ط سے حق اور حبیب کے درمیان راز کھلے - وَاللّٰهُ اَعْلَمُ وَعِلْمُهُ اَشْرَدُ وَرَحْمَتُهُ
جہاں مقام لامکان پر وہ قرب نصیب ہوا جو صرف آپ ﷺ کا ہی حصہ تھا
فرمایا رَأَيْتَ رَفِیْ عَنَدَ وَجَلِّ بِاَحْسَنِ صُورَةٍ اور علم الاولین والآخرین سے سینہ معمور
اور قلب اطہر باعلام الہی مسموم ہوا اور دیدار الہی ہوا جو تصور و سفر تھا " قَاهِرٌ هَرَّ" -
اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُخْتَرِقِ السَّكْبِ

الْجَبَانِ وَعَلَوِ اِلٰهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَامٍ

☆ شجرہ شق القمر :- علی مشفقاً اکلن الضفائر و اجمل الشیبات ط

قرآن پاک :- پک سوزہ القمر آیت کریمہ

اِقْرَبْتَ السَّاعَةَ وَاَنْشَقَّ الْقَمَرُ | قریب آنی قیامت اور شق ہو گیا چاند

ع | اس مقام پر فرمایا یا محمد اَنَا اَوَّلُ مَا سَوَّاهُ خَلَقْتُ لَكَ خَلْقَكَ حَبِيبِ حَقِيقَتِ سُنَّہِ عَلَیہِ سَلَامٍ پر سب کچھ چمکا اور کریم
محبوبہ عرض کیا یا اللہ اَنْتَ وَاَنَا وَمَا سَوَّاهُ لَكَ خَلْقَكَ لَكَ خَلْقَكَ اور محبوبہ اپنے رب کے سوا سب کچھ ترک کر دیا
کے راجح کے مطابق جب دوسرا مسلح کرتے تو گداس لاکر عہد باندھتے یہاں دو ذوقوں نے عہد زبانا کا مجاہد
میری حریت اتیری جنت میری محبت اتیرا دشمن میرا دشمن - جو تیرا وہ میرا - جو تیرا نہیں وہ میرا نہیں - عَلٰی اَوَّلِ خَلْقِكَ

نے فرمود کہ جو دلیل گات پھانیں مقرب کی دی تھی وہ پوری ہو۔

☆ اولاً حضرت سلیمان علیہ السلام کے زمانہ اقدس میں ثانیاً حضرت یوشع بن نون حضرت موسیٰ علیہما السلام کے خلیفہ نے بطور منجبرہ واپس لایا۔ ثانیاً حضور آقائے نامدار اکبر محمد نذری تاجدار اکبر محمد متین محمد مصطفیٰ نے زمانہ خیر القرون میں سورج کو واپس لایا حضور شمس النبوت نے غزوہ خیبر کی واپسی پر مقام صہباء میں مسجد شمس میں فاتح خیبر کے زانوئے مبارک پر سرائے اقدس رکھ کر آرام فرمایا۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نے ابھی نماز نہیں پڑھی تھی۔ صورت اس خیال سے جنبش نہ کی کہ زانو سکاؤں تو شاید حضورؐ کی نیند بیکارگی میں خلل آئے۔ یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا۔ آپؐ دیدار ہوئے تو فرمایا اے علی رضی اللہ عنہ! کیا تو نے نماز پڑھ لی۔ عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ”نہیں“ رسول اعظم نے دعا مانگی۔ اے رحم الرحیم! میرا علی کہم اللہ تعالیٰ وجہہ الاستیثیری اور تیرے رسول کی اطاعت میں تھا تو آپؐ نے انگلی کا اشارہ کیا تیرا عظم جو غروب ہو گیا تھا اور تاریکی چھا چکی تھی اسی لمحہ عصر کے وقت پر واپس لوٹ آیا اور پہاڑوں کے نیلے روشن ہو گئے۔ شہنشاہ ولایت نے ناز و افراخی اور سورج پھر غروب گیا یہ منجبرہ بصورت شمس انظر من الشمس ہے۔ شہنشاہ نبوت پر کروڑوں درود، لاکھوں سلام ہوں۔

سورج اٹھنے پاؤں پلٹے چاند اشارے سے ہو چاک

اندھے نجدی دیکھ لے قدرت رسول اللہ کی ”منی اللہ بکرم“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَمْسِ النُّبُوَّةِ

وَقَمَرِ الرِّسَالَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجبرہ اعیاء موتی :- علیٰ منجربا اکرم الصلوات وکسب الشیبات

○ اسماء النبی الکریمؐ میں ایک اسم صحیح ہے۔ زندہ فرمانے والا۔ سامنے

علیٰ المؤمنین حتیٰ الٰہ زین وخی المؤمنین وثمان سواہم سواہم تسمیٰ ابی بکرؓ۔ مومن ہر دو حالت میں زندہ

کے برابر اس سے مراد روحانی و جسمانی اعیاء و امانت ہے۔ شان اولیاء ہے۔ کتبہ مجیدی و مہمیت شیخ زندہ کا

اور بار ہے یہ اکثر کے لوازمات سے ہے۔ یہاں معنی روحانی اعیاء و امانت ہے نہ کہ جسمانی امانت و ولایت

بیشمار علیؓ کے لئے

جہانوں کی زندگی حضور ﷺ سے ہے۔ آپ ﷺ تو تمام جہانوں کی جان ہیں۔ سورۃ قرآن پاک کی رو سے دو طرح ہیں۔ جسمانی، قلبی دونوں قسم کے مردوں کو سرکار کرتا ﷺ نے زندہ فرمایا ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت پر دونوں بھائیوں کا معرکہ بکری زندہ کرنا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ "شواہد النبوۃ"

○ عقیدہ: حضور ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما، ایمان کے تینوں اقسام سے متصف ہوں اور رسی جنتی ہیں۔ البیہود البعدوی الالوسی علیہ السلام نے اپنی سرکرتہ اور تفسیر روح البانی میں وَتَقْلِبْ لَکَ فِی السِّجْدِیْنَ کے تحت لکھا اَنَا اخْتُشِی الْکُفْرَ عَلٰی مَنْ یَقُولُ فِیْہِمَا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَلٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی ہر شخص حضور ﷺ کے والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے حق میں کلمہ بے ادبی کہتا ہے۔ مجھے اُس کے خاتمہ بالکفر کا اندیشہ ہے۔ ایسے عقیدہ شنیع سے فی الفور ناغہ ہو۔

☆ سیدہ ام المؤمنین عائشہ صدیقہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے۔
○ رسول اللہ ﷺ مقام عقیدہ، جوں میں بہشت انورہ خاطر، رونق افزون تھے کہ وہاں جب تک اللہ سبحانہ نے چاہا آپ ﷺ نے قیام کیا اور پھر وہاں سے نہایت خوش و خرم واپس تشریف لائے اور فرمایا میں نے رب ذوالجلال والاکرام سے اپنی والدہ کریمہ کے لیے دُعا کی خیر کی تو اللہ سبحانہ نے اُن کو زندہ کیا اور وہ ایمان لا کر کلر طیبہ پڑھ کر پھر وصال فرما گئیں۔ رضی اللہ عنہا اور رسول اللہ عنہا

☆ والدہ محترمہ ام المومنین کے ہمراہ جب آپ ﷺ کو مدینہ منورہ اپنے نخیال میں لائیں تو یہودی غور سے آپ ﷺ کے چہرہ انور، آنکھ منور، خد و خال، خصائل و شمائل اور صفت و ثروت کو دیکھتے تو کہتے یہ آخر الزمان نبی ہیں۔ جن کی بیٹگریاں تو زرات و انجیل ہیں کی گئیں ہیں۔ والدہ ماجدہ اس خوف سے کہ کہیں یہ گزند نہ پہنچائیں آپ ﷺ کو بچے ماسخ

سکھان تک پہنچنے یا اس حیات و ممات سے مراد تمام فناء تھا ہے لیکن شیخ برمقنداء ہے اللہ تعالیٰ سوا ذلک سے ان جند امور کا مخلوق ہوگا۔ یہاں زوج کا زندہ کرنا اور نفس کا ماننا اور فنا کرنا ہے۔
علہ وکلیہ وکلیہ فیہما ابانہ لکونین حتی اللہ تعالیٰ عنہ وکلی ابانہ لکونین وکلیہ وکلیہ

وایں کہ تحفظ لاریہی تھیں کہ راہ میں مستورہ کے قریب داوی الودان میں مقام الکواء حضرت
فاطمہ نبی پاک علیہا السلام کی داوی جان کے گھر میں انتقال فرمایا اور وہیں ایک پہاڑی
پر مدفون ہیں اس وقت عمر شریف بیس برس اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر شریف چھ سال
تھی اور والدین ابو عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دارالبقرہ مدینہ منورہ میں مدفون تھے جو
دارالصفوی کے بانی مسند ہے اور اب جنت البقیع میں مدفون افزائیں۔ ۱۔
ابرحمت تیری کدہ شہیم افغانی کرے حشر میں شان کریم تازہ برداری کرے

علامہ جلال الدین سیوطی مسالك الحفاة في نجاة الوبئ المصطفي اور علامہ امام الحارث بن محمد
کلی شافعی نے مولد علامہ بوصیری نے قصیدہ ہمزتہ اور مختار احمد سیث نے اسیحا ابون
کریمین شیخ خیر البرتہ میں بیان کیا۔ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم

| | |
|-------------------------------------------------------------------------|-------------------------------------------------------|
| ایقین کر کہ نبی <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کے ماں باپ کو رب کریم | أَيْقَنْتُ أَنَّ أَبَا النَّبِيِّ رَأْمَةُ أَخِيهَا |
| نے زندہ کیا اور انہوں نے رسالت کی تصدیق کی | رَبُّ الْكَوْنِ نَبِيَّ الْبَارِي حَقًّا لَهُ شَهِدَا |
| اور ایمان لائے یہ عزت و اکرام خاص ہے نبی مختار | بِتَصْدِيقِي الرِّسَالَةِ وَاسْتِمَاعِي لِقَوْلِهِ |
| <small>صلی اللہ علیہ وسلم</small> کے بیٹے۔ | أَكْنَ أُمَّةً الْمُخْتَارِ بِحَدِيثِ "صَحَّحْ" |

علامہ مسکانی علیہ الرحمۃ اور دیگر علماء محققین نے بند صحیحہ تحریر کیا ہے۔ یہ فقط خاص
ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد موت کے آپ کی دُعا اور مہجرہ سے آپ کے
والدین شریفین زندہ ہو کر مشرق باسلام ہوئے۔ متاخرین نے ان احادیث کو درجہ اعتبار
تک پہنچایا ہے اور ان کا انکار گراہی بددیہی ہے۔ كَمَا نَقَطْتُ بِهَذَا الْإِحَادِيثُ

○ ایمان کے تین اقسام ہیں اور والدین کریمین ایمان کے ان تینوں اقسام سے مشرف ہیں۔
۱۔ ایمان میثاقی۔ روز ازل کا عہد میثاق اَلَكُنْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوا بَلَىٰ يَوْمَئِذٍ
عَبْدُ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سے آدم صلی اللہ علیہ السلام تک نَسْلًا بعد نسل کوئی ایک بھی آیات و
اجکاد میں نہ کافر ہوا ہے نہ فاسق سب ایمان میثاقی پر تھے۔

۲۔ ایمان مفرقی۔ ایک نبی کے وصال کے بعد دوسرے نبی کی بعثت تک دفعہ زمانہ
فترت کہلاتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین علیہم السلام أَبَا عَدْنٍ حبشہ کے اسلمہ گرامی
۳۔ کسی ایک نبی کے والدین سیدین نہ کافر ہوئے ہیں نہ مکارانہ فاسق۔ اہم

ایمان فرمائی یہ سب سے بڑی دلیل ہیں۔ والد ماجد کا نام مبارکت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب ناموں سے افضل ترین ہے اور والدہ ماجدہ کا نام پاک سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ کائنات عالم میں سب سے قیمتی ترکہ ہر کی امانت دارہ، بلکہ حضور ﷺ کے ناما جان، نانی جان سیدنا وحبیب اور سیدنا برہہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بھی دین ابراہیمی، دینِ فطرت پر تھے۔ کما صَترَحَ حَقَّاطُ الْحَدِيثِ ط

☆ سورۃ الفیل "سیدنا شہید اکبر" عرف عبد المطلب رضی اللہ عنہ کے ایمان فرمائی کی اظہار میں الشمس والارض دلیل ہے۔ آپؐ فرمایا: ابراہیمؑ اور دیکھ یہ اونٹ میرے ہیں۔ میں ان کا مالک ہوں ان کی حفاظت میرے ذمہ ہے۔ وہ واپس کرے۔ باقی رہا کعبۃ اللہ تو البیت ربِّ یَمْسَعُهُ اُس کا محافظ اللہ تعالیٰ و خدہ ہے وہ خرپنے خانہ کعبہ کی حفاظت فرمائے گا اور دیگر کثیر واقعات سے ایمان کا واضح ثبوت ملتا ہے۔ فَكَيْفَ تَنْظُرُ كُفْرًا

۲۔ ایمان تبلیغی :- علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے خصال کبریٰ میں فرمایا۔

أَخْبَاهُ أَبَوَيْهِ "ﷺ" حَتَّىٰ
آپنے ﷺ اپنے والدین کے سر پر زندہ کیا اور
وہ ایمان لائے۔

○ رَبُّ الْعَرْشِ عَزَّ وَجَلَّ نے اپنے نبی "ﷺ" کے حلقے میں اُن پر تمام نعمت کے بیٹے اصحاب کہف رحمۃ اللہ علیہم کی طرح زندہ کیا تو حضور اقدس "ﷺ" پر ایمان لاکر شرف صحابیت پاکر آرام فرمایا لہذا حکمت البیہ یہ کہ زندہ کرنا حجتہ الوداع میں واقعہ ہوا، جبکہ قرآن کریم پر اتر چکا اور دین کی تکمیل ہو چکی تاکہ والدین کے یکتا کا ایمان پورے دین اسلام اور کمال شریعہ پر واقع ہو۔ بمطابق آیت کریمہ اَتَمَّ الشُّرُكُونَ تَجَسَّسُوا
۱۔ جو تم کو اسلام شہید کرنا چاہتے تھے وہی تمہارے دین میں واقعہ عذاب ہو۔

عنه ۱۱ صغر المظفر موز ہفتہ ششہ ہجری النبویہ کو رسول کریم "ﷺ" کے والد سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جبکہ اقدس موقعہ ترپے گھر دار البغہ سے نکال کر حکومت مغربیہ کے بیت البیت میں دفن کیا سارا سہ ماہ حجۃ ۱۲۵ سال سے آج تک جسم اقدس بالکل تودنازہ اور پاکیزہ تھا اہم اہم اہم کی خوشبو سے سارا مدینہ منورہ مہک گیا۔ مصباحی بول حضرت ابوبکر بن مومانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ چھ صحابہ کرام کے جسد مبارک بھی بالکل صحیح و سالم تھے۔ ہندوؤں نے

مشرک پیدا اور خلیس میں اور مطابق حدیث پاک اَللّٰهُمَّ لَا تُخَيِّسْ مُوسٰی پاك اور نفیس میں لہذا اَبَاؤُہِ الْكُوفِہِ
وَأَهْلَ بَاتِحِ الْعِظَامِ تَنْہَالُ "انکے" وہ حیاں "داو کے" حضرت آدمؑ و نوحؑ اسرار سے پاک اور فسق و فجور سے
محفوظ اور طیب و طاهر، موسیٰ و جثتی ہیں۔ "عَلٰی تَبَتُّ لَہٗ عَلَیْکُمْ الصَّلٰۃُ وَالسَّلَامُ مَا بَلَغَتْ حُجَّۃً سَابِقَۃً"

○ حضور سرور کائنات ﷺ کی شان تر ارفع و اعلیٰ ہے۔ آپ کے غلاموں نے
مردے زندہ کئے ہیں۔ اولیاء نظام تو اپنے اپنے وقت کے "اسرافیل" ہوتے ہیں "بَاقِیَہُ
عَلٰی السَّلَامِ" جیسے قیامت کو اپنے صور کی آواز سے ہزاروں سال کی بوسیدہ ہڈیوں کو
زندہ کر دیں گے لیکنہ اولیاء اللہ نے مردہ دلوں اور مردہ جسموں کو زندہ کیا۔ انبیاء
میں حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ علیہم السلام نے مردے زندہ کئے ہیں
پر کلام اللہ شاہد ہے اور اولیاء امت سے ایسے ہزاروں واقعات احیاء موتی احادیث
صحیحہ سے بسو بخیر مذکورہ ہیں۔ "وَمَنْ شَاءَ فَلْيَنْظُرْ شِمَہُ طہ

لب زلال چتر کن سے گندھے وقت خمیر
مردے زندہ کرنا آتا تجھ پہ کیا دُشوار ہے

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِہٖ
الْحِکْرَامِ وَاٰمَہَاتِ الطَّیِّبَاتِ وَاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ
☆ معجزہ انگشتاے مبارک سے پانی کا چشمہ چھوٹنا۔ "مجھیں شہرِ نبوی"

○ ہدایتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ہم ہر کابِ نبوی ﷺ
تھے کہ حدِ نبویہ کے مقام پر ہمارے پاس پانی ختم ہو گیا اور ہم پیاسے تھے۔ وضو کے لیے پانی
بالکل نہ تھا۔ حضور ساقی کو ثرا ﷺ کے پاس ایک چھوٹا سا مشکیزہ تھا۔ جس سے آپ
وضو فرما رہے تھے۔ ہم آپ کے ارد گرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو گئے آپ ﷺ نے
فرمایا کیا بات ہے کیوں حلقہ باندھ کر کھڑے ہو؟ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ
ہمارے پاس پانی نہیں کہ وضو کریں بجز اس پانی کے جو آپ کے سامنے ہے تو حضور سرورِ کون
مکان نبی امس و جان ﷺ نے مشکیزہ میں اپنا دست مبارک ڈال کر نکالا تو آپ
کی انگلیوں سے پانی کے چشمے چھوٹ نکلے اور جوش مارنے لگے۔ ہم سب نے پیادہ وضو
سہ قدم و ہر یک کی روشنی میں سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کے والد ماجد حضرت تارخ میں آدرج تھا۔ ۱۲

کیا۔ اوش بھی میرا بھروسہ اور ہم نے اپنے اپنے شکیں سے بھی بھروسہ۔ لوگوں نے یہ نہ دیا
جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کتنے تھے تو فرمایا ہم پندرہ سو تھے۔ لیکن اگر ایک لاکھ بھی ہوتے
تو پانی کثرت کرتا۔ ہاتھ کی انگلیوں سے پانی کے چٹے کا چھوٹا کتنا عظیم اور عجیب معجزہ ہے۔
”انگلیاں ہیں فیض پر ٹوٹے ہیں پیاسے جھوم کر
نہیاں پنجاب رحمت کی ہیں جاری واہ واہ

○ مسئلہ :- دنیا میں سب سے افضل پانی آبِ زمزم ہے جس نے حضرت اسماعیل
رضی اللہ عنہ السلام کے قدم دھوئے اور چڑھے اور عناد اپنے اندر تبرک رکھ لیا تھا۔ روزِ
قیامت سب سے افضل پانی آبِ کوثر ہے اور جنت میں سب سے افضل پانی آبِ سلیمان
تسبیح ہے اور یہ دنیا ابوب علیہ السلام کی ایڑی مبارک سے بھی چتر چھوٹا جو آپ کے لئے
شانی الامراض بنا اور سیدہ مریم کے قدموں کے نیچے چتر چھوٹا جو ان کے لئے باعث
تسکین بنا۔ یہ سب مبارک اور تبرک پانی ہیں اور ان تمام پانیوں سے افضل ترین وہ پانی
ہے جو ملکِ کوثر بیت المقدس کی انگلیوں سے بطور معجزہ چھوٹا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا اس پتھر پر اپنا عصا مار دو تو میری قدرت دکھیو اور
امت کو اپنا معجزہ دکھاؤ۔ جب آپ نے عصا پتھر پر مارا تو بارہ چتر جاری ہو گئے
اور وہ چتر آپ کی زندگی میں خشک ہو گئے۔ لیکن کلیم اللہ کے نبی محمد مصطفیٰ علیہ السلام
و السلام نے قلوبِ مومن پر نگاہ سے ضرب لگائی اُمّ علیٰ فکروب اَفْعَالُهَا مِلْحٌ تَرْتَلِبُ
اے کھل گئے اور چتر جاری ہو گئے۔

تاکہ مومن ایمان برآں، علم و حکمت کا چتر اور خشیتِ الہی سے انکھوں سے اشکوں کی دلیل قلیل اور حیرتیں ۵

حلہ پلٹ سورۃ فتح بیت المقدس آیت کہ یہ ۲۳ یا بعض دونوں پان کے تلے لگے ہیں۔ جب یہ نہایت
نبی اللہ علیہ السلام کو اس حور نے سات کمرؤں کے اندر دروازے کھڑے تھے لگا کر بند کر دیا تو کہا حیت
ذاتِ آپ نے فرمایا بیت المقدس اے اسی عالم میں حضرت یعقوب علیہ السلام ”مِثْلُ صُفْدَةِ اَبِیْہِ“ کو کھلی
عالم ہیرانی میں مٹیں اٹھی دلتے کھڑے تھے تو آپ کی ضرب لگاتے کھڑے اور تارے کھل گئے اور آپ در
ر باہر نکل گئے اور اللہ نے اپنی پادشاهی سے لیا۔ نبی کریم بیت المقدس نے اپنی نگاہ پاک سے لوبہ اور پتھر سے
بیت المقدس

☆ حکمت کے چار پختے ، شریعت ، طریقت ، حقیقت ، معرفت
 ☆ شریعت پختہ کے چار پختے ، حقیقی ، سماکی ، شافعی ، حنبلی
 ☆ طریقت پختہ کے چار پختے ، نقشبندی ، قادری ، چشتی ، شہروردی
 چار رُسل ، فرشتے چار ، چار کُتب اور دین چار
 سلسلے دونوں چار چار لطفِ عجب ہے چار میں
 اُس باد آگ خاک سب کا انہی سے ہے ثبات
 چار کا سارا ماجرہ ختم ہے چار یار میں

☆ اُمّتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام قیامت تک ان چشموں سے میرا رب ہوتی
 رہے گی۔ فیہر حضرت اکبر رب کریم نے شریعت میں حضرت حنفی اور طریقت میں حضرت نقشبندی
 عطا فرمایا جو ہر حال میں افضل والہی ہے۔ رب کریم اپنے رسول کریم ﷺ کا صدقہ
 لکھا ہے۔ مستفیض ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم
 بندہ یرودہ گرام اُمتِ احمد نبی دوست دارم چار یارم تابع اولاد علی
 مذہب حقیقہ دارم وقتِ حضرت خلیل خاکپائے غوثِ اعظم زیر سایہ ہر ولی
 ☆ معجزہ شفاء الامراض :- "خصائص لبری"

○ حضرت قادیان رضی اللہ عنہما کے اسماء الحسنی "شافیہ، کاف میں" شفاء فیہ والہ
 حضرت قادیان رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میری آنکھ کا ڈھیلا عز و واحد میں
 تیرے لگنے سے باہر نکل گیا تو بارگاہِ شافی و کاف میں "شافیہ" میں حاضر ہو گیا۔ تو اُس
 "شافیہ" نے میری آنکھ کا ڈھیلا کڑکڑا کے حلقہ میں رکھ دیا اور کپڑا رکھ کر دم یا مس
 کیا تو میری آنکھ بالکل صحیح و سالم ہو گئی نہ کوئی درد رہا اور نہ تکلیف اور میں رسول اللہ
 "شافیہ" کی برکت سے میری یہ آنکھ دوسری آنکھ سے زیادہ خوشنما اور اُس کی برکت
 بقدر ما شفی

حسنت اَللّٰہُ فَلَکَ مَا دَلَّ بِرُجَاہِہٖ عَلٰی تَوَالِیِّہِ اِلٰہِی عَزَّوَجَلَّ اور علم و حکمت کے چشمے بہا دیے اور قلوبِ باریک
 بن گئے رشیدیہ الہی سے پتھروں سے چشمے پھوٹے ہیں لیکن کافروں کے دل پتھروں سے بھی سخت ہیں جو اثر پذیر نہیں ہوتے
 علیہ حضرت شافعی "شافیہ" نے فرمایا کہ اَللّٰہُ فَلَکَ مَا دَلَّ بِرُجَاہِہٖ عَلٰی تَوَالِیِّہِ اِلٰہِی عَزَّوَجَلَّ حاکم میں شفاء نہیں لا رہا ہے
 ہی سہوہ یعنی اللہ تعالیٰ شفاء فرماتے "شافیہ" سے کہ اگر ضرورت ہو تو مجھ کو بھی ان کے شفاء دے دیجئے۔



تیرہ مئی اور اس میں کبھی آشرب چشم نہیں ہوا فرمایا کہ تے میری یہ آنکھ جو الراقام علیہ السلام نے عطائی وہ بر نسبت دوسری آنکھ کے زیادہ خوبصورت اور خوشنما ہے۔

آپ کا ایک صاحبزادہ خلیفۃ السلیس عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں گیا تو آپ نے پوچھا کہ تم کون ہو تو ان کے فرزند ارجمند نے جواب دیا کہ

أَبُوْنَا الَّذِي سَأَلْتَ عَلَى الْحَقِّ عَيْنَهُ
فَرَدَّتْ بِكَفِّ الْمُصْطَفَىٰ أَيْمَارِهِ
فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ لِأَوَّلِ أَمْرِهَا
فِيَا حَسَنَ عَيْنٍ وَيَا حَسَنَ مَلْجَأِهِ

○ اسی پر حضرت عمر ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اُن کا بیعت کر لیا اور نہایت ہی مسرور ہونے اور انعامات سے مالا مال کر دیا۔ غزوہ بدر میں حضرت معاذ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک بازو حملہ کے وقت "جبکہ اپنے اوجیل کو چشم رسید کیا" کٹ گیا تو آپ کی والدہ ماجدہ حضور شانی کافی علیہ السلام کی خدمت حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ آپ نے وہ کٹا ہوا بازو اپنی جگہ پر رکھ کر مَس کیا تو وہ بالکل صحیح اور تندرست ہو گیا۔

☆ علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن قتیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پٹلی کی بڑی ٹوٹ گئی تو عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر لگا یا تو بڑی جڑ گئی اور شفا ہو گئی۔ عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دین کھاری پانی والے کنوئیں میں ڈالا تو وہ میٹھا با برکت ہو گیا اور حدیثیہ کے خشک کنوئیں میں ڈالا تو پانی کا قرار پھوٹ پڑا اور پانی ایسا جاری ہوا کہ تھما نہ تھا اور غارِ ثور میں بیتنا ابو بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سانپ نے ڈس لیا تو عرض کیا لَبِغْتَ بِنَاقِي أَنْتَ وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَسَلِّمْ تو آپ علیہ السلام نے اپنا عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دیکھ کر لگا یا تو اُسی وقت شفا ہو گئی۔ غزوہ خیبر کے موقع پر سیدنا مولا نے کائنات علی مرتضیٰ علیہ السلام کو آشرب

چشم میں اس شخص کا فرزند بچل جس کی آنکھ کا ڈھیلا مضار پر ڈھلک آیا تھا۔ نہایت خوبصورتی سے علیہ السلام نے دست مبارک سے اپنی جگہ لٹا دیا۔ یہ آنکھ پہلے جیسی تھی وہی ہو گئی۔ کیا حسین علیہ السلام کے عدا کیا حسین تھا اُس کا دوبارہ روشن ہونا۔

عنه میرے مال بایں قربان کا رسول الرضی اللہ عنہ کے چشم مجھے سانپ نے کاٹ لیا۔ عاصب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہاں بڑے اتفاق پر چشم تھیں کہ ان کو پوسایا تو آبِ حیات ہو گیا "سزا عید و سزا" ۹

چشم تھا۔ طلب فرما کر اپنا ثعالب دین "حصور کا دست، دست شفا اور ثعالب دین
ہر مرض کی دوا" انھوں پر لگایا تو اسی وقت شفا ہو گئی اور پھر انھیں کبھی نہ دیکھیں اور
سبطین کو لیکن شہزادگان نبوت رضی اللہ عنہما اور مولانا کو اپنا ثعالب دین چڑھایا تو
ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پیاس اور بھوک سے مامون و محفوظ ہو گئے اور جب اپنی فرما
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۖ إِنْ شَاءَ اللَّهُ تَعَالَىٰ اَلَمْ يَكُنْ لَكُمْ عَلَافًا ذَاتِ
اور سینہ باندھے پر انوار کو نور سے معمور کر دیا ہے "فَجَاءَ اللَّهُ الْعَالَمِينَ فِي الْحَبْرَةِ نَبِيًّا مِّنْهُمْ"

كَمْ أَبْرَتْ وَأَصْبَابُ النَّفْسِ وَاحِدَةٌ وَأَطْلَقَتْ أَرْبَاعًا مِنْ رِيقَةِ النَّعْمِ

علامہ السید عمر بن احمد آفندی مدینہ خروئت شافعی علیہ الرحمۃ نے اپنی تصنیف لطیف شرح القصیدۃ البرزخیہ ارکان فرمایا کہ یہ معجزات شفاء الارض ان امور مخصوصہ بزمانہ حیات بابرکات میں ہی نہیں بلکہ قیامت تک باقی ہیں۔ چنانچہ آج بھی کوئی رابطہ قلبی حضور ﷺ سے کر لے تو آپ پر درود و شریف پڑھ کر مقصود کے لیے دُعا کرے تو بفضلہ تعالیٰ شفا پائے گا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُعْطَى الشَّاقِّ بِعَرَّةٍ

يَدُكَ الْكَرِيمِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ معجزہ حسن و جہالت :- بروایت سیدہ اشکاء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا

○ سیدہ زینب بنت ابی سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چہرہ پر ایک مرتبہ حضور ﷺ

نئے پانی کے پھینٹے مارے تو اُن کا چہرہ ایسا حسین و جمیل ہو گیا اور تاحیات چہرہ کی

اور دیکھا بہت اور بچھنے کی مصحونیت قائم رہی اور بڑھا پے میں ایسی حسین و جمیل کرانیاں

کسی عورت کو نہیں دیکھا گیا یہ پانی کے چھینٹے مارنا انہوں نے مزاح تھا اعلیٰ حسن و جمال

ملہ خوالہ کی غشی بیکدم نہ لا یتخرج منہ إلا احقاد بخدا اس زبان ترجمان حق سے حق ہی نکلتا ہے۔ " (ملہ)

عمرہ کہتی بارایا ہوا کہ آپ "عزیز" کے کتب دست نے محض چھوٹے سے عماروں کو

دیا اور بہت دفعہ دستِ مُغیثِ لکڑی سے کہتے حاجت مندوں نے طوقِ جنوں سے رہائی پائی ۔

علاوہ مزاجِ سنّت کے اس میں شرافت اور لطافت ہوتی ہے اور استہزاء میں حماقت یہ امر



ایک بار حضرت انس مین زید رضی اللہ عنہما کے چہرہ پر پانی کے پھینٹے مارے۔
 اللہ! کالی رنگت ہونے کے باوجود ان کا چہرہ اتنا حسین اور عظیم ہو گیا جو ایک مرتبہ
 کہہ لیتا وہ بار بار دیکھنے کی تاک کرتا۔ طینت والے محبوب "رضی اللہ عنہما" نے شرب
 طینت اور فوری حقیقت والے رسول نے مرینہ کو منورہ بنا دیا۔ کہیۃ اللہ کو بہوں سے پاک
 رکھے اُس کو منظر بنا دیا۔ **وَاللّٰهُ اَكْبَرُ عَزَّ وَ شَرَّفَ وَ زَوَّجَ ابْنَتَ زَيْنٍ ؕ**

جب فرعون مصر عیسٰیؑ نے سرکار موسیٰ علیہ السلام کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو رب
یہ نے روح القدس کو حکم دیا ^{یہ نبی محمد بن عبد اللہؐ} وَالْقَبْتُ عَلَيْكَ حَبِيبَةُ وَفِيَّ عَمَلِ مِيرے محبوب
تو وہ چہرے کے پشتر محبت سے ایک چھتے کر کلیم اللہ کے چہرہ پر چھڑک دو تو وہ چہرہ
کشان عند اللہ و حیۃ ان علیٰ کی حسین و جمیل تصویر بن گیا اور فرعون جیسے ظالم بادشاہ
دل میں بھی کلیم کی محبت آگئی اور وہ قتل سے باز رہا۔ کیا شان ہے اُن چہروں کی جن
محبوب حضور پر نورؐ کی نگاہوں کی نورانی چھو بار پڑ گئی یا جن چہروں پر محبوب
بن العزیزؐ نے اپنے دست رحمت سے چھینے مارے ہوں اور
چھینوں سے غلاموں کے چہرے پر نور، بار و نق حسین و جمیل اور قابل زیارت ہر گئے
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ثُمَّ رُتْ مِنْ قَوْمِهِ
اَلْاَنْوَارِ الْمَوْجُوۃِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

منجھرہ اوٹھ کا گفتگو کرنا، ہدایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ط
ایک اعرابی کا اپنا اوٹھ چوری ہو گیا اور اٹل چوروں نے قاضی کی عدالت میں اصلی
پر الزام لگا دیا اُس نے ہمارا اوٹھ چوری کیا ہو رہا تھا۔ قاضی نے عدالت میں سب
سب کر لیا اور چوری کے الزام میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا، تو باک اصلی نے کہا
نوٹ۔ ہدایت ابن عمر رضی اللہ عنہما کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص

۱۶ سورۃ طہ آیت ۳۹ میں ہے تجھ پر اسی طرف کی محبت ڈال دی۔

۳۲ سورۃ النحل بحکمیت کریمہ ۴۹ اور وہ اللہ کے یہاں آئندہ مردِ صالحین و جماعت و قیامت ہے۔

یہ نصیحت جین المائیں علمہ محافظہ بنادت خود اللہ تعالیٰ مستحب الاسباب ہے ان
روزوں کی تہنری اور مکاری نے سبب بن کر سرفرازی پالی۔

علاء الدین علی بن بزمِ الدین علی بن قسطنطین نے اپنی میرت چھپنے میں لکھا۔

○ حرمین شریفین میں جو کثیر الشعداد کبوتر تھے وہ اس جوڑے کی نسل سے ہیں۔ جنھوں نے غار پر خدمت سرانجام دی۔ رب کریم نے اُن کی نسل کو بقاء عطا فرمادی۔ محبوبِ رب نے اُن کو اپنے پاس رکھ لیا۔ کبوتروں کے دو ٹھکانے مساجد اور مزارات میں۔ عقیدت مندرجہ سے دانا چوگا۔ ڈالتے ہیں۔ یہ صلہ ہے خدمت کا۔ تعجب انگیز بات یہ کہ وہ صحیح حرم شریف میں نہ گندگی پھیلاتے ہیں اور نہ بدبو اور روضۃ الطہر کے اوپر سے نہیں گزرتے۔ دو حصوں میں منقسم ہو کر ادھر ادھر سے گزر جاتے ہیں۔ البتہ کعبۃ اللہ کا اندر پر وہ کبوتر نکلتے ہیں جو بیمار ہوتے ہیں۔ ادھر میٹھے ادھر شفا ہو گئی۔ یعنی حرمین شریفین کی فضا اور جو اسے شفا پاتے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَوْمًا بِهِ

طَبِيرُ الْفَلَاحَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

مُتَحَجِّزِہ ہرنی :- قاضی حیاض نے شفاء شریف میں بحوالہ ابو نعیم روایت کیا۔

ایک مرتبہ سرور کا مناس "ﷺ" جنگل کی سیر فرما رہے تھے۔ اِذَا مَنَّ اللَّهُ عَلَىٰ نَبَاؤُكَ
رَسُولَ اللَّهِ أَفَذَنْ مِّنْهُ يَأْتِيَنَّكَ السُّلُوكُ وَتَلْقَىٰ فِي آوَارٍ مَّشَاهِدًا
مِّنَ النَّارِ۔ آپ "ﷺ" ادھر متوجہ ہوئے تو دیکھا کہ ایک ہرنی جال کے اندر پھنسی ہوئی
تھی اور ایک بدوی شکاری، اُمیئس بن سلمع، چادر اوڑھ کر سو رہا ہے۔ آپ
نے ہرنی سے پوچھا مَا حَاجَتُكَ؟ عرض کیا يَا رَسُولَ اللَّهِ صَبِيَ اللَّهُ عَيْنَكَ وَمَسْلَمَةٌ
مِنَ الْيَهُودِ میں پھنس گئی جنوں اور ربانی کی کوئی ضرورت نہیں۔ میرے بچے بھٹوکے ہیں
آپ مجھے کھول دیں تو میں تختل کر دو دو پلا کر واپس آ جاؤں گی۔ ہرنی سے حضور اکرم

خدا تعالیٰ تمہاری عقلانی کرے گا کہ اس میں تاخیر نہ ہو اور اللہ تعالیٰ کی مشیت پر ہے جس کی نصرت و تائید ہے۔
 یہ ہے کہ جو سبب ہے اس آیت کو کہ وہ کہہ دے کہ بعد میں کسی سبب کے اپنے محبوب ﷺ کی مخالفت قرار دے گی
 مانع نہ کہے مگر یہاں نہ کہ جو فیاض مانع دار ہم مانع کار نیست

نے فرمایا تو واپس آجانے کا وعدہ کر رہی ہے۔ اگر تو نہ آئی تو پھر؟ میری عرض کیا۔ پھر میرا حشر قیامت میں ان کے ساتھ ہو جو آپ کی ذات اقدس پر ہونے نہیں پڑھتے اور انکار کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے اپنے دستِ رحمت سے بند کھول دیئے اور وہ چوکر یاں بھرتی دوڑ گئی اتنے میں وہ بند دی بھی اٹھ کھڑا ہوا۔ کے استفسار پر آپ ﷺ نے فرمایا میں نے اسے کھولا ہے۔ وہ ابھی آئی۔ وہ کہتے نکا یکسے نہیں ہے؟ کہ شکار جال سے نکل جانے تو از خود واپس آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا صبر کر فَذَٰلَکَ هَبْتَ فَأَوْصَعْتَ خَشْفَتَہَا ثُمَّ رَجَعْتَ پس گئی اپنے دونوں بچوں کو دودھ پلایا اور معہ بچوں حاضر ہو گئی اور سلام عرض کر کے سر اپنے اقدس پر رکھ دیا اور محبت سے چلنے لگی اور اوس لیٹ گئی۔ یہ سچہ کہ بند دی کا سر بھی فحک گیا اور کلمہ شریف پڑھ کر صحابی کے ترس پر غائر المومنین فحک گئے ہرنی دکان کے مردوں اتھ ساتھ رکھ دیا آپ نے ان پر رحمت کا ہاتھ پھر بشارت اس کو اور اسکو ملی سرکار سے جابجاں سے آزاد کرو اور تو عذابِ ناسخ

○ بکدۃ نبی رحمت ﷺ نے ہرنی کے گلے میں پٹہ ڈال دیا اور فرمایا جاتی میں نے شکاریوں پر حرام کر دیا اور سب بچوں سمیت جنت عطا فرمادی اور وہ اور درود شریف پڑھی جنگل میں چلی گئی۔ ایک مقام میں ہے کہ حضور ﷺ دستِ شفقت میرنی پر پھیرا تو ربِ کریم نے دستِ اقدس کی برکت سے اس سے شکار پیدا فرمادیا جسے شکارِ نافذ کہتے ہیں۔ وہ جدھر جاتی جنگل خوشبو اٹھتا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَیْہِ وَعَلٰیہِ سَلَامٌ "شفاء القلوب"

ہم آہواں صحرای سرخود نہادہ برکت
 بہ اُمید آنکہ روزے شکار خواہی آمد "امیر خسرو"

علم الصغیر کی الطائف : حضرت علیہ السلام نے مکہ شام کا قصد کیا اور کربلا علیہ السلام کو راہِ طاعت سے علم جنتی جالور نی کریم ﷺ کی اونی حضباء یعقوب گھوڑا، ہرنی، کبوتر، چھٹی، کھنڈ، شہد کی کھی حضرت اوس علیہ السلام کی چھٹی، صحابہ کرام کا کتا، میلان علیہ السلام کا بندہ، چترنی اور شہد ۱۲ ہر ہر خداوند

علامہ عبد الرحمن صفوری علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔

میں ایک روز حضور ﷺ کے روضہ اقدس پر حاضر تھا کہ ایک ہرخی غا ہرقی اور مواجہہ شریف کے سامنے ٹوکڑ بانہ انداز میں سر جھکا دیا گویا وہ سلام عرض کر رہی ہے اور چھوٹے پاؤں آہستہ آہستہ باب جبریل سے نکل گئی اور اپنی پیٹھے روضہ اطہر کی طرف ہونے دی۔ یہ ہرنی اس ہرنی کی نسل سے تھی۔ جسے رسول اللہ ﷺ نے حال سے آزاد کیا تھا۔ اور اس کی نسل کو بقاء عطا فرما دی تھی۔ سبحان اللہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فَتَلَقَّتِ الْغَزَالَ

بِأَذْيَالِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

مُحْمَرہ نہایت :۔ حاکم نے مشرک میں بانٹا دینا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ — ایک سفر میں تھے کہ یہ "ہندو" اعرابی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نبوت و رسالت کی کوئی نشانی "مُحْمَرہ" دکھائیں تو تاجدارِ مہفت اقلیم ﷺ نے فرمایا اے درخت کو سوا اللہ سبحانہ کی تسبیح پڑھ رہا ہے اُسے کہو وہ سامنے رسول اللہ ﷺ "تھجھ بٹتے ہیں۔ اعرابی کا درخت کو جا کر انا کہنا تھا کہ وہ خوشی سے تھجھوٹا ہوا ہے اگر پہلے اسی جڑوں کو باہر نکالا اور خوشی اور شہادت سے تھجھوٹا ہوا بارگاہ رسالت "ب" ﷺ میں حاضر ہو گیا اور اپنا سر قدموں پہ رکھ دیا یہ مُحْمَرہ دیکھ کر اعرابی بھجانی یا لودر درخت عظمت پا گیا۔ اللہمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ۔"

اس ایک مُحْمَرہ سے کئی مُحْمَرات کا ظہور ہوا۔ درختوں کا رسالت کی شہادت دینا مساکین کا فہم دشوَر خوشی اور محبت سے تھجھوٹ کر قدموں سے پلٹنا اور برکت حاصل کرنا۔ مساکین کا از خود گھر بنا بغیر قدم و مساق سے چل کر حاضر ہونا۔ دُرود و سلام عرض کرنا اور

نہ زیارت سے دوام و ثبات پا جانا ثابت ہے۔

جاءت ردة عویدہ الاشجار مساجدًا تمشي اليه على مساق كمالا حدة

حاضر ہوئے درخت، گھرانے سے مجھہ کرتے ہوئے پتہ لیوں، تمیز پر بغیر قدم کے گویا وہ مجھہ



كَانَ مَا سَطَرَتْ سَطَرًا لَمَّا كَتَبَتْ قُرُونُهَا مِنْ بَدْيِ الْخَطِّ فِي النَّحْمِ عِيَا
 ○ قرآن پاک میں تَجَّتِ الشَّجَرَةُ درخت کا ذکر، نباتات کے عینے مقام سرفرازی سے
 حضور ﷺ نے ایک تہزار چار سو اصحاب الشجرۃ سے ایک بڑے خار دار کمرۃ نامی
 درخت کے نیچے بیعت لی جس بیعت رضوان سے موسوم ہوئی اور وہ درخت کمرۃ
 کی قدورت سے ناپید ہو گیا۔ دوسرے سال صحابہ نے ہیئت تلاش کیا نہ ملا۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مِنَ الْأَشْجَارِ
 وَالْأَغْصَانِ وَالْأَشْجَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ کجور کا تنہ بہ روایت حضرت زبیدہ ابی ریحہ رضی اللہ عنہما صحیح البخاری
 ○ ابتدائے مسجد نبوی شریف کجور کے تنوں پر مشقت تھی اور منبر شریف کی جگہ ایک
 کجور کا خشک تن تھا اس پر ٹیک لگا کر آپ خلیف اللہیناء ﷺ
 خطبہ فرمایا کرتے تھے۔ جب حضرت عیسیٰ داری رضی اللہ عنہما نبی نجار سے ایک
 صحابی نے لکڑی کا منبر نہ زمین بنا کر پیش کیا تو آپ ﷺ اُس پر بیٹھ کر خطبہ ادا
 فرمانے لگے تو وہ خشک تن کا جو حضور ﷺ کے ٹیک لگانے کی عزت و شرف سے
 محروم ہو گیا تھا ہجر کے شدت جذبات سے رٹنے لگا۔ صحابہ عظام فرماتے ہیں
 لِذَلِكَ الْيَذَّعَ صَوْتًا كَصَوْتِ الْبَشَّارِ ہم نے اونٹنی کے رٹنے اور چیخنے کی
 کی آواز سنی اور اس رونے سے ساری مسجد نبوی شریف لرزنے لگی اس کی جگہ
 کو دیکھ کر صحابہ کی بھی جو نہیں نکل گئیں۔ حضور ﷺ منبر شریف سے نیچے اترے
 تے پر اپنا دست شفقت رکھا اور سینے سے چٹا لیا پھر وہ خاموشی اور پرسکون
 فرماتے ہیں۔ صَاخَتِ الْخَلَّةُ صَبَاحَ الْحَبَشَةِ کجور کا تن پتھوں کی طرح رویا
 آواز عرب و منبر ﷺ نے اُسے مخاطب ہو کر فرمایا۔ اِنِّ شَيْئْتَ اَعْبَرُ سَكَنَ
 خَتَا كُلِّ اَوْيَاةٍ اَللّٰهُ تَعَالٰی اے نخلہ! اگر تو چاہے تو مجھے یہاں ہی سرسبز
 فرما۔ آج بھی ماضی زاد مقام منبر پر اس کیفیت حالی سے متاثر ہوتے ہیں۔

بقیہ حاشیہ

خلیفہ نے آپ سے تھے اور آپ کی صفات حمیدہ کو کمال خوبصورتی سے خوشنظر کھ رہے تھے۔

جائے یا تجھے جنت میں لگا دیا جائے تو توجہت کی نہروں اور چشموں سے میرا سب ہو اور تیرا پھل مقبولان بارگاہ خداوندی اور محبوبان درگاہ محمدی اکٹھا علیک انوارہم کھائیں تو اُس نے دارالقیام سے دارالبقاہ کو پسند کیا۔ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ "فَدَخَلْتُ طَرِيقًا مِّنْ اِيَّاهِمْ كَرِيْمًا" یعنی حضور ﷺ نے میرا سب شریف کے قریب ہی اُس کو دفن کر کے جنت میں پہنچا دیا۔

☆ حضرت حسن بصری علیہ رحمۃ ربی۔ اس واقعہ سے متاثر ہو کر فرماتے ہیں۔ اے اللہ کے بندو! ایک تیرے حضور ﷺ کے حجر میں ذوق و شوق سے رویا تم تو کہیں زیادہ متوجہ ہو کہ رسول اللہ ﷺ کے حجر میں روؤ گے۔

رسول اللہ کی انصاف محبت میں ایمان ہے فراق ٹھٹھے میں اہل ایمان عمر بھر رٹنے
زلنے جبکہ چوب خشک کو حضرت کی مہجوری کہو پھر ہیں ایمان سے نہ کیوں کر بر بستر رٹنے
سنی جب اس ستوں نے عاشق قیام کی ناری رسول اللہ کے اصحاب کیسے کس قدر رٹنے
کوئی ایسا نہ تھا اس برہمن جن پر نہ تھی رقت یہُست رٹنے پلٹ رٹنے تمامی بیشتر رٹنے
اور صفائ تھا وہ ستوں حد سے فرقت کے اوجہ یہ شدت رقت با صد چشم تر رٹنے
ستوں خاموش تھا تھانہ یہ بونے سے چپے تھے وہ آئیں مار چلایا یہ دل کو کھول کر رٹنے
ستوں نے وہ کہنے لگے کہ چشمِ حال سے اُسد

شجر رٹنے، حجر رٹنے اور دیوار و در رٹنے

☆ یہ تھی کھجور کی محبت سرکارِ مدینہ سے اور اب سرکار کی محبت کھجور سے، فرمایا۔ اِذْ مَنَّاْ عَلَیْكَ يَا اٰدَمُ عَلَیْكَ السَّلَامُ کہ اپنی پھر بھی کھجور کی عزت کرو کہ آدم علیہ السلام کے من بقیتہ جلیئۃ آدم ط "مکرمیت تھی" جسمِ الہی کی بقیتہ نشی سے پیدا کی گئی ہے۔

○ عرض کیا صلوة و سلاما علیک یا سیدہ نبی یا رسول اللہ ﷺ "پھر بھی کیسے؟" فرمایا حضرت آدم علیہ السلام کے جسمِ اطہر سے جرمِ نبی کا خمیر بچ گیا اُس کو فرشتوں نے ایک جگہ اکٹھا کر دیا تو اُس سے یہ کھجور کا درخت پیدا ہوا۔ جس کا پھل "کھجور" تمام جنوں کا سردار بنا اور سزاوارِ انبیاء و صحابہ کی خوراک تو مدنیہ طیبہ کی کھجور سے محبت، ایمان کی

☆ "محبین مکانہ زجر رسول" "اللہ سے نزدیک اور ایسا ہی مقول" "شوقِ مانت دہی"

نشانی شہری مدینہ شریف کی کھجور مومن کے لیے تبرک ہے۔

صحابہ کرام نے جب مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ ہجرت کی تو یہود بے بہبود نے کہا کہ ان کی حورتوں پر جاؤ و کر دیا ہے ان کے ہاں نیچے پیدا نہیں ہوں گے۔ شانِ قدرت ہجرت کے بعد پیدا ہونے والا سب سے پہلا بچہ سیدنا عبد اللہ بن ربیع رضی اللہ عنہ تھا۔ حضور ﷺ اُن کی پیدائش پر بہت خوش ہوئے آپ ﷺ نے میں نے کر پہلے کان میں آذان اور پھر تکبیر پڑھی اور پھر تحنیک دی۔ یعنی کھجور کو منہ سے نہ کر کے لٹا سب دہن اُن کے منہ میں ڈالا تو انھوں نے منہ ہلانا شروع کر دیا تو نبی کریم ﷺ علیہ السلام نے خوش ہو کر فرمایا۔ دیکھو یہ کھجور سے محبت کرتا ہے۔ کیوں نہ کرے مدنی ہے۔ ایک روز یہود نامسحود حضور مرکار کا ناسات ﷺ کی خدمت اظہر میں ہوئے اور کہا اگر آپ ہماری مرضی کے مطابق ہمیں بھجڑ دے دے تو ہم ایمان لے آئیں گے اُس وقت حضور ﷺ حوالی قبا میں بھڑے ہوئے تھے۔ انھوں نے کھجور کی ٹھیلے ”بوسیدہ ناکارہ کی ہوتی“ پیش کر دیں۔ آج ہمارے سامنے بویں اور علی الصبح سرسبز باغ ہو۔ جس میں کھجوروں کے خوشے ٹلک رہے ہوں تو ہم کھائیں۔ ایمان کا یہ قلب مومن میں برسنے والے رسول اللہ ﷺ نے اُن ٹھیلیوں کو زمین میں، قطار قطار اپنے دست مبارک سے بویا اور واپس مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ انھوں نے بعد میں یہ ٹھیلیاں نکال لیں اور چلے گئے۔ قدرت الہی! جب سب علی الصبح پہنچے تو وہاں ایک عجیب عالی شان باغ لہلہا رہا تھا اور کھجوروں کے گچھے ٹلک رہے تھے تو نبی مختار ﷺ نے معہ حاضرین کھجوریں تناول فرمائیں۔ لیکن اُن کے اندر غصہ نثار رہا یہود حیران رہ گئے کہ یہ کیا؟ انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر تم ایمان نہ لے لو گے تو ہم یہود اور بنو ناسخود کی مانند ملامت و قہقہہ رکھنے والا مجرمت ابتداء کا شکار ہو جاتے۔

علیہ السلام نے کھجور کا اُٹل (تبرک) کو مدینہ منورہ بوقتِ ناشتہ ۱۳ ذی الحجہ ایک محبوب نے ٹھیلیاں عجیب کیفیت طاری ہوئی۔ ناشتہ چمکانی اور اس واقعہ سے روحانی فدا ملے اور عجیب فرحت و سرور حاصل ہوا۔ منہ کاں قولا

قرآن میں بھی تمھیں اس بات پر توجہ دے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیج دیا ہے۔ یہ عجیب اور عظیم الشان معجزہ دیکھ کر بعض ایمان لے آئے لیکن یہودیوں نے یہودی عقاید کا انکار کر دیا ہے۔ آیت نامہ دار، مدنی، تاجدار، احمد مختار رحمہم اللہ کی ہر بات پیاری ہے اور ہر فعل معجزہ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنْ طَابَاتِ

بَرَكَاتِكَ الْبَهَائِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

معجزہ جنتی پہاڑ۔ روایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما

○ ایک دن مکہ و مکانات "صلی اللہ علیہ وسلم" سیر فرما رہے تھے۔ آپ کی نظر مبارک جبل احد پر پڑی تو آپ نے باوجود بلند اللہ اکبر لپکا اور آپ کے چہرہ مبارک نداشت اور مسرت کے افکار چمکنے لگے اور چہرہ اقدس تبسم نظر آتا تھا آپ نے فرمایا ہذا جبل احد یحبنا وحبہ وعلی باب من ابواب الجنة

یہ اثر نامہ امام نووی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ جنت جانیوں سے معلوم ہوتی ہے ایک مرتبہ جبل احد شریف پر تشریف لائے تو وہ اپنی خوش بختی پر جھوم اٹھا اور وجہ کرنے اور بٹنے لگا تو آپ "صلی اللہ علیہ وسلم" نے اُس پر اپنے پاؤں کی ایڑی ماری اور فرمایا اُنکُنْ یا جبل فان علیک بئس وصدیق وشہیدان علیہ جبل احد پر سکون ہو گیا۔ ایسا پر سکون ہوا کہ قیامت کا زلزلہ بھی اُس پر کچھ اثر انداز نہ ہو گا۔ بلکہ ملائکہ اس کو اُنٹا کر جنت عدن کے دروازہ پر رکھ دیں گے اور یہ جنتیوں کی اُنٹید گاہ ہو گا۔ جیسے مینہ رحمت کریم، صدیق اکبر، خلیفہ اعظم، عثمان غنی علیہ السلام وغیرہ علیہ السلام ط

علیہ یہ جبل احد ہم سے جنت کرتا ہے اور ہم اس سے جنت کرتے ہیں اور یہ جنت کے دروازہ پر ہو گا۔ رب کریم نے جمادات اور نباتات کو بھی حیات حقیقیہ سے نواز دیا ہے۔ اُن کو علم، اور اک، طبع، حالی بنتا ہے یہ بھی ذی روح، ذی شعور ہیں۔ لیکن ہم اُن کی تسبیح اور جذبہ جنت سے لاشعور ہیں۔ یہ بھی زبان حال سے مستحان المذکب اللہ دوس کی ناگسری میں نرم نہ سچ رہتے ہیں۔ صرف انسان ہی غافل ہے۔ حالانکہ اُس کی تخلیق کا مقصد ذکر و فکر تھا۔ لیکن یہ دنیا کے نکرہوں میں گھرا رہا۔

مٹے لمبے پہاڑ ٹھہر چکا تھا شعور نہیں، کرتا ہے ایک نبی۔ صدیق اور دو شہید ہیں۔

منورہ کے زائرین کی آج اُسید گاہ ہے کہ ہماری منزل قریب آگئی اور مومن آج بھی جب جبل اُحد پر نظر کرتا ہے تو اس کو سرور اور سکون غالب ہے اور جبل اُحد پر علی النبیؐ ایک عجیب قسم کی دھندلی جھنسی خوشگوار خوشبو مہکتی ہے جس سے مومن کے دل کی کلیں جاتی اور روح خوشی سے جھجھوم اُٹھتی ہے۔ اور دُرود شریف از خود زبان پر جاری ہو جاتا ہے۔

ایک ہی لمحہ میں اُحد کا زلزلہ جاتا رہا کتنا وقار رکھتی ہیں اَللّٰہُ کَفَرُ اِیْہَا
دو قمر دو چرخور، دو ستارے، دس بلبل اُن کے ٹوکے پچھنے ناخن پائے اَلہم اِیْہَا
تارخ رُوح القدس کے موتی جسے سجدہ کریں لطفِ شریفِ ترب
رکھتی ہیں اَللّٰہُ وہ پاکیزہ گوہر اِیْہَا "المنعوت بہو"

ابن ابی شیبہ نے حضرت انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کی ہے فرماتے ہیں۔ جب اَللّٰہُ تَعَالٰی جبلِ جَلالؑ نے کوہِ طور پر تجلی فرمائی تو سطوت اور جلال سے چھڑ پھاڑ اُڑ گئے۔ تین پہاڑوں جبل اُحد، قرقان، رضوی نے مدینہ منورہ دامنِ رحمتِ اَللّٰہِ میں پناہ لی اور جبلِ نور، شبیر اور ثور دامنِ کعبۃ اَللّٰہِ میں پناہ گزین ہو گئے۔ جنتی پتھر بر صبحِ مُسلم پر وایتِ جاہل بن مُمرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ کرمِ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا کہ میں اس پتھر کو پچھتا ہوں جو بعثت سے پہلے مکہ معظمہ میں مجھے سلام عرض کرتا۔ وہ رُفَاقِ الحج کے نام سے مشہور ہو گیا تھا۔

اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلَیْہِ
اَلْاَحْبَادِ وَالْجِبَالِ وَعَلٰی آلِہِ وَصَحْبِہِ وَسَلِّمْ

عہ جبلِ نورِ خاہر میں چند لمحات توجہ کے ساتھ بیٹھنے سے وہ انشراح صدر رہا ہے جو کئی سالوں سے تعصب نہیں ہوتا۔ زائرینِ خاہرِ حرام میں جا کر نوافل ادا کر کے ٹرکبکریں یہاں سب سے پہلی وجہ الہی کے نام سے یہ پتھر رُفَاقِ الحجیر سیدہ نام لکھ رہی ہیں خیرِ بھلائی کے محلاتِ اَللّٰہِ میں پناہ لے رہی ہیں کہ جانتے ہوئے راستہ کی ایک میں نصب ہے۔ لوگ اسے چھو کر اپنے ہاتھوں کو برکت کے لیے چہرے پر ملتے ہیں یہ جنادات ہیں۔ لکن، حجرات سب دہبِ تقدس کی قیاس پر بنتے ہیں۔ ان کو بھی احساسِ خوف اور کعبہِ رحمت ہے۔ ان میں جس سے محفل نہیں۔ یہ پتھر منورہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو سلام بھی کرتا تھا اور کلام بھی۔ منورہ منورہ۔

☆ معجزہ طعام کا کلام کرنا : بروایت حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری رضی اللہ عنہ

① غزوہ خیبر میں ایک یہودیہ زینب زوجہ سلام بن مشکم نے کھانے میں زہر کر دیا تو آپ ﷺ نے لقمہ اٹھایا ہی تھا کہ لقمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تناول نہ فرمائیں اس قابل نہیں کیونکہ میرے اندر زہر ملا ہوا ہے۔ یہ بھٹے ہو کر لقمہ کا کلام کرنا اور رسالت کا اقرار ایک معجزہ عظیمہ عجیبہ ہے۔

② ایک دعوت میں آپ کھانا تناول فرماتے گئے لقمہ اٹھایا تو اُس سے تسبیح پڑھنے کی آواز آ رہی تھی صحابہ کرام نے وہ آواز سنی۔ یُسَبِّحَنَّ حَتَّىٰ سَمِعْنَا السَّبَّحَۃَ الْمَوْحِيۃَ وَالْكِتَابُ کِی شَانِ وَلَیْسَ نَبِیُّ ﷺ کے سامنے بے زبان شجر و حجر اور وہ بھی آجائے تو اُس کو نطق مل جاتا ہے۔ آپ اُن کے ورد کی تسبیح کو جانتے کہ یہ کون کی تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ بروایت صحیحہ طعام نے کلام اور سلام عرض کیا :-

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالتَّبٰیحِ
حَقِّهِ الطَّعَامُ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ دست مبارک کا مس ہونا : علیہ السلام رحمہم اجمعین عبد اللہ اصہبانی علیہ السلام

① سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کے گھر ایک روز آپ ﷺ نے گئے اُس وقت سیدہ تنور میں روٹیاں لگا رہی تھیں تو چند روٹیاں آپ ﷺ نے بھی لگائیں تو وہ کچی کی کچی رہیں سیدہ سخت متعجب ہوئیں تو فرمایا اے نبی! تعجب کر جس کو رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مس کر جائے تو اُس پر آگ دنیا کی کیا۔ جہنم کی بھی نہیں کرتی۔ عَلَیْہِمْ وَعَلٰیٰ اٰلِہِمْ وَسَلَّمَ

② ایک روز سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے مہمانوں کی صیانت کی تو آپ نے دسترخوان بچھا کر اُن کو کھانا کھلایا تو اچانک ملاحظہ فرمایا کہ دسترخوان پر چھ دھبے ہیں اور وہ سیلا ہو گیا ہے تو اُسے جلتے تنور میں ڈال دیا۔ مہمان حیران ہوئے یہ کیا معاملہ ہے۔ دسترخوان کے جلتے کا کوئی دھواں وغیرہ نہیں تو آپ نے کچھ دیر بعد دسترخوان کو تنور سے نکالا تو وہ نہایت پاک صاف اور شگافت تھا اور اعلیٰ درجہ

راستہ سے گزر جاتے تھے تو کئی روز تک اس راستہ سے جھینسی، جھینسی خوشنوبی، مہاک آتی رہتی تھی۔
 مکترا یقدم تین سلطان زمین پھول کب پھول، زمین پھول، دکن پھول پھول
 واللہ جو مل جاتے میرے گل کا پسینہ مانگے نہ کبھی عطارد پھر چاہے دکن پھول
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ
 الطَّيِّبِ الطَّيِّبِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
 ✽ منجھڑہ انداز عطارد مدینہ اعلم صلی اللہ علیہ وسلم ✽ "صحیح البخاری"

① سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا کثیر الشعداد اور احادیث مبارکہ کے راوی ہیں۔
 اس کی وجہ خود ارشاد فرماتے ہیں۔ میں ایک ترمبہ بارگاہِ رحمتہ تعالیٰ میں
 حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرآن پاک اور احادیث پاک سے
 جو یاد کرتا ہوں وہ پھول جاتا ہوں۔ فاسمُ العلوم والعطایا نے کمال شفقت سے
 رحمت سے فرمایا ابوہریرہ! اپنی چادر بچھاؤ۔ تو میں نے اپنی گودری جو پہنے تھا پر
 دی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست رحمت کے اشارہ سے اُس میں کچھ ڈالا اور پھر
 اُس کو سینے سے لگا لو۔ جنب میں نے چادر کو سینہ سے لگایا تو پھر اپنا حال خود بیان کرنے
 لگوئے فرمایا۔ فَهَذَا نَسِيتُ بَعْدَ ذَلِكَ الْيَوْمِ شَيْئًا اُس دن کے بعد میں کوئی شے
 نہیں بھولا۔ یعنی تب سے اب تک ہر چیز مجھے ملے یا د ہے اور اب میں کوئی
 چیز قرآن و حدیث سے نہیں بھولا۔ حقیقت یہ ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت
 یہ نفوس قدسیہ صحابہ کبار ہیں۔ جن کے قلوب نگاہ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم سے

علم آپ جیل الرتبہ مشہور حدیث صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم تفسیر دوس اور اہل بیت
 سے ہیں جو اشیاء اللہ و اشیاء رسول اللہ کے مبارک قلب سے منسوب تھے۔ گھر لوٹا دوس جہانگیر
 کی درجہ سنیہ الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوہریرہ کا لقب عطا فرمایا اور اسی کو محبت کا تحفہ نصیب
 اور آسمان شہرت کے درخشاں نجم فی الحدیث تھے آپ کی حدیث کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 نعلین پاک کو قدم میں آپ کے سینہ پر رکھ دیا گیا۔ سراج شہید رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر کے انوار قدسیہ سے
 دکنے والے قوی ستارہ رنگ دکنی کچھ کر کوثر عالم کے حقے "مختارین و غام" دوسری گزیر ۱۲۰۰ منظر

ہوئے اور ایک ایک کو نگاہ رسول ﷺ نے منجھوا بنا دیا۔

اُولَئِكَ اَبْلَاغُ فَجْثَتِي بِشُلُوهِمْ اِذَا جَمَعْنَا يَا جَبْرِئِلُ الْجَمْعَ

اعظم واکبر جملہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو جو کچھ ملا لگاہ سے ملا مناسب اعجاز ہے تو عطا فرمایا اور اس بارگاہ سے جو پایا پایا اور جو مانگا سولا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَتَحِيَّهٖ ط

(۲) سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کو حضور ﷺ نے سَلَمَانَ وَمَنَا اَهْلُ الْبَيْتِ کے اعزاز و شرف سے نوازا اور جب آپ ایمان لائے تو ضیف العمری کا عالم تھا۔ ایک مرتبہ سیدنا جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت تھے تو آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا اے سیدنا لگا لگا میرے سلمان کو عربی سکھاؤ۔ تو عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سلمان سے فرمائیں کہ مُز کھولے تو آپ ﷺ نے اُن کے مُز میں لعابِ دہن ڈالا تو وہ فصیح و بلیغ عربی دان اور سلمان فارسی سے سلمان محمدی بن گئے۔ صَلِّ وَسَلِّمْ وَتَحِيَّهٖ ط

” انداز عطا مُبْتَحَنُ اللہ! ایسے اعزاز پر قربان ایسی عطا یہ تبار “

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ مُعْجَزَاتِ الْقَاهِرَةِ
وَمَحْضَرِنِ دَلَائِلِ الْبَآهِرَةِ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ



۹

علی میرے آباؤ اجداد تو یہ ہیں تو بھی اُن کی مثل نے آج جب کہ جاسن مُتَّحِد ہوں۔

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک فارس کے شہزادے تھے چنانچہ مذہبِ زرتشت سے ہزار ہوں ملک سے ملے۔ جبار و بیکان کے پاس رہے مختلف مذاہب اختیار کئے۔ ایک ماہ میں مرتے وقت کہاتم ملک حجاز چلے جاؤ آنحضرت ﷺ کے خبر کے ظہور کا وقت ہے تو راہ میں پھر غلام بنا لئے گئے۔ آخر کار مَن حُطَلَبَ وَجَدَہ مقامِ ثَمَامِ حضور ﷺ کے قیام پذیر ہوئے کی کانوں میں آواز پڑی۔ حاضر حضور ہو گئے۔ ”مُہرِ نبوت“ کو دیکھا۔ چڑھا اور ایمان پایا۔ وقتِ آپ کی عمر شریف ۲۵ سال تھی۔ حضور ﷺ نے اسلام لائے آپ کی آزادی کے لیے کئی کئی سال پچھلے دستِ جہت سے لگائے جو صلیح کو ہی تناور و رخت ہو گئے۔ جن میں خرشے ملک رہے تھے اور کچھ سونا آپ کا شمار فضلو صحابہ اعزازِ اہلبیت اہلدار اور اہل حق سے ہوتا ہے۔ اہل الیٰ احمدان سے مدنی سلمان بن کر سلام اور دینی سلام سیدنا الانام عَلَیْہِمُ السَّلَامُ وَصَلِّ وَسَلِّمْ ط

روضة الرابحة

باب



ظہورِ قدسی

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدٌ

ابنِ مَوْلِدُ عَنْ طَيْبِ عَصْرِہ یَا طَيْبُ مَبْدُؤِہُمْ وَخَاتَمُہُمْ
 مَنْزِلُہُ عَنْ شَرِیْکِہِ فَا مَحَاسِنِہِ فَجَوْہَرُ الْخَلْقِ فِیْہِ غَیْرُ مُقْسِمِہِ
 ☆ وہ ارماس "شجراتِ عظیمہ" جو حضور ﷺ کی ولادت باسعادت کے موقع پر ظہور پذیر ہوئے۔ ان میں سے چند کا بطور تبرک ذکر کرتا ہوں۔
 قرآن پاک :- پ ۱ سورۃ یونس آیت کریمہ ۵۸

قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِہِ فَبِذَٰلِكَ تَمُزُّنَا اللَّهُ بِیْ کے فضل اور اُس کی رحمت پر
 قَلْبُکُمْ حَرِّوْا چاہیے کہ خوشی کریں۔

○ "تفسیر ابن عباس" میں سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں
 فَضْلُ اللَّهِ سے مراد ذاتِ پاک ﷺ کے فضل اور رحمت سے صفات
 اور شجراتِ مراد ہیں۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فضل اور رحمت اُس کے پیارے محبوب
 کی ذاتِ پاک ہے۔ رمضان المبارک میں قرآن پاک کا نزول ہوا اس مبارک
 میں "جشنِ قرآن" منایا جاتا ہے۔ رُوح القدس ہر سال ماہِ رمضان میں صاحبِ
 قرآن ﷺ سے قرآن مجید کا دور کیا کرتے اور ربیع الاول شریف کے ماہ مبارک
 میں مؤمنینِ برحقین سیلابِ شریف کی مجلسیں اور مجلسیں منعقد کرتے اور خوشیوں کے تبرکات

علم حضور ﷺ کی ولادت نے خوشنظران کی آپ ﷺ کی ولادت بابرکت
 وصال باسعادت روزوں کیے پاکیزہ اور خوشنظران ہیں۔
 صاحبِ قرآن ﷺ کی ذاتِ مقدسہ بلند تر ہے غلامی کی شرکت سے اور آپ کو جو حسنِ نعمت نہیں۔

باتھتے ہیں اور ظہورِ قدسی پر جو معجزات ظاہر ہوئے وہ بیان کرتے ہیں اور سنتے ہیں۔

☆ جاوہر الشاہ عبدالرحیم قسطنطنی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ قرأتِ اَنفُوْرًا سَطَحَتْ دَفْعَةً لایس نے اچانک معائنہ کیا کہ ہماری مجلس میلاد شریف کو نوازنے دُعا تپ لیا ہے۔ وَلَمْ تَحِبَّ لَنَا الشُّكْرُ لِمَوْلِدِ الشَّرِيفَةِ وَلَمْ تَحِبَّ لَنَا الشُّكْرَ لِمَوْلِدِ الشَّرِيفَةِ بِالْإِجْمَاعِ وَالْإِطْعَامِ وَغَيْرِ ذَلِكَ مِنْ وُجُوْهِ الْقُرْبَانِيَّاتِ وَالْمُسْتَوَاتِ اور اس کا جتنا شکر بجا لائیں کہ ہے۔ افضل طریقہ یہ ہے کہ اُٹھ کر سے اُٹھ کر طعام پکائیں اور ایصالِ ثواب کریں یہ عمل محبت اور مُسَرَّت کے قریب ہے۔ یہ مجالس مبارک نُورٌ عَلٰی نُورِ یَمیں۔

○ اُولُو الْعَرْشِ رَسُولُ حَضْرَتِ عِیْسَى رُوحِ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی دُعا کے الفاظ مُبارک میں عِیْسَى اَلَا وَاَلِیْنَا وَآخِرِیْنَا وَآیَتُہٗ مِنْکَ مَنۡہٗ یُرَاوُنَا رَیۡدُنَا فَاُرۡوِقِ اعۡظَمُ رَحْمَۃِ اللہ عَلَیۡہِہٖ کُو ایک نبیؑ نے کہا قرآن پاک میں ایک ایسی آیت پاک ہے اگر وہ ہم پر نازل ہوتی تو ہم اس روز عید مناتے تو آپؐ نے فرمایا میں اس آیت کو میرے اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمُ دِیۡنَکُمُ وَاَنۡسَمِیْتُ عَلَیۡکُمُ رَحْمَۃَیَہٗ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیۡنَاۡہُ نے تمام نزول اور یوم نزول کو خوش جانا جنوں کو یہ یوم الجمعۃ ہمام عرفات و دورانِ خطبہ نازل ہوئی اس سے آپؐ کی مُراویہ تھی کہ اس روز ہم دو عیدیں مناتے ہیں ۛ

☆ یومُ الجُمُعہ کی عید ☆ یومِ عرفہ کی عید

۵۔ ایسی مجلسوں و محافل کا عضو بننا جس کی نگرانی و قیادت کے متذکرہ مذکورہ کثیر اہل ایمان سے ثابت ہے۔ اَللّٰهُ ۛ

[illegible]

پٹ سورتہ المائدۃ آیت کریمہ ۲ آج جس نے تمہارے نیلے ٹیبلٹاؤں کو دین کاہل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت
 لکھ کر دی اور تمہارے نیلے اسلام کو دین پسند کیا۔ اور اب اسی دین اسلام میں جس کی رعایت ہے۔ آمین اور عندنا

چنانچہ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی ترمذی شریعت میں ایسا ہی مروی ہے۔
○ اللہ تعالیٰ کی جس روز خاص نعمت مائدہ یا نعمت عظیمہ "آیت کریمہ" نازل ہوئی
ہو اس روز عید منانا خوشیاں کرنا اور شکر الہی بجا لانا طریقہ صالحین ہے۔ اس میں کچھ
شک نہیں کہ سید عالم "ﷺ" اللہ تعالیٰ کی عظیم تر نعمت اور بزرگ ترین رحمت
ہیں اور آپ "ﷺ" کی ولادت مبارک کی یاد گاریں عید میلاد شریعت منانا اور
اظہارِ فرح و سرور کرنا مستحب، محبوب اور امرِ محمود ہے اور جو لوگ اس روز محافل
میلاد منعقد کرتے ہیں۔ دنیا میں ربِّ کریم کے فضلِ عظیم اور آخرت میں وہ جنتِ غیر
میں داخل ہوں گے یہ میلاد شریف تنکیر یا یوم اللہ میں داخل اور عینِ مشاءِ خداوندی ہے۔

☆ فَلْيَفْرَحُوا پس چاہیے کہ وہ خوشیاں منائیں۔ فرحت اور اطمینان کا فعل
قلب سے ہے یعنی قلبی اور روحانی خوشی۔ کسی پیاری اور محبوب چیز کے پالنے سے
دل کو جو لذت حاصل ہوتی ہے اسے فرح کہتے ہیں۔ مومن کے لئے ہادیِ نسل، فرخنده
مکلائے نسل، احمدیہ مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اور کون محبوب ہے
مومن کا قلب تو ذکرِ مصطفیٰ نعمت اور صلوة و سلام سے فرحت پاتا ہے۔

☆ عید میلاد النبی ﷺ۔ ذی القعدة یا یوم اللہ کی ہر ہفت روزہ اور تہوار ہے
○ عیدِ افطر جو رمضان المبارک کے روزوں پر بطورِ تشکر ملی اور عیدِ الاضحیٰ جو حج بیت
کی سعادت پر اُمتِ مومنہ کو بطورِ انعام ملی۔ یہ دونوں عیدیں اس عید پر تصدق ہو جائیں
جس کے صدقہ میں یہ عیدیں ملیں اور وہ ہے عید میلاد النبی ﷺ جو حضور
باسعادت پر ملی۔ یاد رہے ہمیں ایمان ملا حضور کا صدقہ قرآن ملا سرکار کا صدقہ
رحمن ملا محمد مصطفیٰ "ﷺ" کا صدقہ۔ اگر حضور نہ آتے تو کچھ نہ ملتا۔ نہ رمضان
نہ قرآن ملتا، نہ ایمان ملتا اور نہ ہی رحمن ملتا اور یہ سب کچھ انعامِ محبت سے حضور کا صدقہ
ہے۔ لہذا محبت والوں کو جو عید ملی اس کو بڑا بانِ محبت "عید میلادِ محبت"
ہیں اور یہ کائناتی جشنِ نبوی ہے۔ عرش پر ملائکہ نواری اور فرشتے پر مومن تقریبات
مُسرت منا رہے ہیں اور چہار سو صلوة و سلام کے نغمے گونج رہے ہیں اسی فرحت
عیدِ میلاد کی جوں شبِ رات رات رہے۔

اور مسرت کا رب کریم نے اس آیت پاک میں حکم دیا کہ اُس کے فضل اور اُس کی رحمت پر خوب خوشیاں مناؤ۔ رب کریم کی حمد و ثنا، تسبیح و تہلیل، ذکر و فکر اور رسول کریم کی فحشیں اور معجزاتِ ولادت بیان کرو اور صلوٰۃ و سلام اور دُعا پر اختتام کرو یہ مجالس مُتقدّمہ بعنوان مراد شریفین میں کلک الوجہ و المنور خیر کا مجموعہ ہیں۔

بارغ طیبہ میں شہنا پھول پھولا نور کا جلیلیں گاتی ہیں گلشن میں ترانہ نور کا
نور کا سر پر عمامہ اور شمشاد نور کا اُڑ رہا ہے عرشِ اعظم پر پھیرا نور کا
دھلک آیا دیش اور پر سپینہ نور کا نور کے خوشے میں بے ہر دانا دانا نور کا
محبیٰ نور علی نور شبِ امرا کو کھلے

چہرہ پر نور پر باندھا جو سہرا نور کا "امیرِ دینی"

ولادت با سعادت :- بوقتِ صبح صادق بروز پیر، ۱۲ ربیع الاول شہرِ مکہ معظمہ، جبل ابوقیس کے دامن "محلہ قشاشیہ اور صغلیہ کے درمیان" نزد محلہ بنی ہاشم و قریش گئی سونہ لیل مکانِ مبارک کو مولدِ انبیاء علیہ السلام ہونے کا شرف ملا۔ ملائکہ کرام، خوشی اور مسرت سے مجھوم اُٹھے۔ حوڑانِ بہشتی نے جنت میں خوشی کے ترانے گائے عالمِ دنیا خوشبو سے مہک اٹھی اور خوشبو نے گلاب کے جھونکے آنے لگے۔ باوجودِ بادِ نسیم جلد بجک خوشیاں بکھیرنے اور خوشخبریاں دینے لگیں توحید کا گلشن جو بیار سے مصطفیٰ ﷺ نے اپنے دستِ رحمت سے لگایا اُس کی خوشبو سے جزیرہ عرب اور سارا عجم لہلہانے اور جنگ گانے لگا اور ہر طرف اللہ اللہ کے دُکے بجنے لگے۔

حدیثِ نبوی :- بروایت عیاض بن یزید رضی اللہ عنہما عن رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں پیدما ابوبکر خلیل اللہ علیہ السلام کی دُعا اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت سے مخدوم ہونے مکانِ نبوی ﷺ کو اگر اکابرِ نبوی کا قرآنِ مکتفل کر دیا جائے۔

عنه وقال خلیل وبتاؤ القسۃ فیه صفر سنۃ ۱۲ لے اللہ سبحانہ وہ اعجز الزمان نبیِ معوث فرمایا یہ دُعا ربِّ قدوس نے قبول فرمائی اور انسانی ہزار سال بعد کے مُصلح سے مخدوم ہونے سے معوث ہوئے۔ انبیاء و مرسلین اپنے اپنے زمانہ میں بشارتیں دیتے تھے اور تمام کائناتِ ارضی و سماوی کا بقیہ راضی و مسرور



اور اپنی والدہ محترمہ کا خواب، جو انھوں نے قبل از ولادت دیکھا، کی تعبیر ہوئی۔
حدیث پاک سے یا لوضاحت یہ ثابت ہوا کہ سیدہ اُمّ سیدہ الانبیاء صَلَّی اللہُ عَلَیْہِا وَاٰلِہٖا وَسَلَّمَ کو علم قطعی اور یقینی تھا کہ آخر الزمان نبی اُمّ المؤمنین حضرت مصطفیٰ عَلَیْہِ السَّلَام وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ
گرد میں آنے والے ہیں۔ ”حق خواب کی برحق تعبیر تھی“

خوشنویہ پیاری پیاری کس گل کی آہی ہے باو صبا یہ کس کا منورہ منا رہی ہے
ابر بہاری ہر شوخ کلاؤ کر رہی ہے باو سحر خوشی سے کچھا جھلا رہی ہے
اندھے اُسی کی جس کا اللہ ہے شاید فرج نجوم کس کے ہمراہ آ رہی ہے
ہر جا ترانہ سبحی صَلَّی عَلَی النبی کی
حسب نبی دلوں میں کیا رنگ رہی ہے

☆ امام کرمانی مجدد الف ثانی قدس سرہ الرحمٰنی مکتوبات شریف میں ارشاد فرماتے ہیں
بائید دانست کہ خلق محمدی در ملک خلق سائر افراد انسانی نیست، بلکہ خلق بیچ فرد از افراد عالم مناسبت ندارد کہ او مخلوقی نہ باشد و نہ از جنس انسانی و نہ از جنس غنصری از نور حق جل و علی، مخلوق گشتہ است کما قال علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام طَخَّلَشْتُ مِنْ نُوْرِ اللہ وگر ایں دولت نیست ز شد۔
☆ حضور سیدی و مرشدی سید نور الحسن شاہ بخاری قدس سرہ النورانی فرماتے ہیں
○ حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام، خلیفۃ اللہ سے شجر رسالت کو پودا پیدا کر کے
نور حق کی جلیق سے نور محمدی صلی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا گیا۔

بیحد عاشقہ
زورہ دہ کہ اس حقیقت ثابتہ کا مستطیع تھا۔ بشارت مسیح اور سیدہ والدہ کے رویائے صادقہ کی تفسیر
ثابتہ بن کر ظاہر ہوئی۔ جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو درجی جل کے نورِ حق سے پہلے چھ ماہ ”وحشی منکون“
خواب جس کی بشارت کہا جاتا ہے۔ آتے تھے اور ان کی تعبیر سببت جلد پوری ہو جاتی۔

حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام "پھلوں" تک پہنچا اس باغیچہ رسالت میں طرح طرح کے پھول کھلتے رہے اور پھر ہمارے رسول حضور پر نور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ کر بار آور ہو گیا۔ کشتجہ طیبہ اصلہا شایستہ و فرعہا فی السحاب علیہ پر نبوت اور رسالت کی تکمیل ہو گئی اور آپ خاتم النبیین بن کر عالم بالا سے عالم دنیا میں تشریف لائے۔

قرآن پاک ۱۔ پٹ سورۃ الباقہ آیت کریمہ ۱۵ ۲۔ پٹ سورۃ التوبہ آیت کریمہ ۱۸

جاء کثر من اللہ نور
و کتب مبین
لقد جاء کثر رسول من
انفسکم

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول۔

○ اللہ جل مجدہ العظیم کا اسم پاک نور جو اسماء اللہ الحسنى سے ہے ذاتی اور توفیقی ہے اور اس آیت پاک میں رب کائنات نے آپ ﷺ کو بھی نور فرمایا۔ جو اسماء ربیہ الحکیم سے عطائی اور تخلیقی ہے۔ حضور پر نور ﷺ کا وجود باوجود سراپا کمال ہی کمال اور نور ہی نور ہے اور اس نور کے حسن و جمال کی تصویر نے عالم کائنات کا ذرہ ذرہ متحرک کر دیا۔ نیز ان آیات کریمہ میں حضور نور مشتم، ذریعہ تمیز و تفریق و تسلیہ علیہ کے میلاد پاک کا بیان ہے اور ترمذی شریف کی حدیث پاک سے قیام ثابت ہے کہ سید عالم سے نور پر تنوین غلظت کی بجائے نور عظیم ترین نور ﷺ جن کے سارے برصفت ذیلی و طفیلی ہے۔ ملاحظہ

علم سیدی و مرشدی اعلیٰ اللہ وہ شہساز کسی پیاری اور لطیف اولاد و اول پسند تشریف بیان فرماتی ہے۔

علم پٹ سورۃ ابراہیم آیت کریمہ ۳ پیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑیں قافلہ اور شاخیں آسمان میں۔

علم قرآن نور، شمس نور، ثمر نور، بلکہ نور، بیت اللہ، ناقۃ اللہ، روح اللہ، ارض اللہ اس نسبت پر کوئی اعتراض نہیں بلکہ اگر اعتراض ہے محمد کو تو "نور اللہ" پر لاکھ یہ نسبت عین نہیں تعلیمی ہے۔ حضور ﷺ و نسک علیہم السلام اور یقیناً نور اللہ ہیں۔ یہ سب نور، نور غیوثی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پر تو ہیں۔ حضور ﷺ

کا نور اصل ہے اور یہ سب اس کی فرع۔ اصل کے بغیر فرع کا قیام ناممکن اور محال ہے۔ فقیر نور کی مرضی کما ہے۔

تیری ذات کی حقیقت جب بھی کسی نے سوچی

رُوحِ اللہ کے ہاں نور تھا وہ ہی ہمارے پاس رسول بن کر تشریف لایا یعنی اللہ کا نور تھا۔ وہ ہمارا رسول ہے اور جو ہمارا رسول ہے۔ وہ اللہ کا نور ہے۔ اس نور کی جگہ گئی اور اُس نور کا ظہور سیدہ آمنہ کی گود ہی اور سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہما کے گھر میں ہوا۔ نور اللہ میں نور کی اضافت اللہ کی طرف یہ بیان ہے اور تشریف ہے۔

بیت اللہ، ناقۃ اللہ، رُوح اللہ اور نور اللہ، ارض اللہ جَلَّ شَانُہ ط

اللَّهُمَّ يَا نُورَ الشُّوْبِ وَصَلِّ عَلَى قُوْرَاتِ النَّبِيِّ

سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

معجز نما مشاہداتِ عالم :-

بَدَتْ فِي رَحْبَةِ مَعْجَزَاتٍ لَيْسَ فِيهَا عَيْنُ الْيَتِيمِ حَقِيقَةً

کرامت سیدہ طیبہ آمنہ رضی اللہ عنہا اور نبی شرات :-

اَلْكَوْفَةُ مِنْ جَنْبِ الْفَيْحَةِ ط

کائنات اُمّ القیتی سیدنا آمنہ بنت وحبیب ، آمینہ الامنت دارِ محمد وندی رضی اللہ عنہا در رسولہ عظیمہ سے مروی ہے کہ بوقتِ ولادت ایسا نور مستیر ہوا۔ فرشتے ہر طرف سے جمع ہو گئے اور سارا عالم نور و نزدیک مجھ پر روشن ہو گیا۔ اس نور کی روشنی ہر شام کے محلات نظر آئے اور ایک ایسی خوشبو مہکی جس سے شام و ماغ مٹھنے ہو گئے اور کائنات ارضی و سماوی کا سارا جہاں ایک قسم کی خوشبو سے بھر گیا۔ گلشن مرادیں با و مرادیں اور جہاں نور سے معمور ہو گیا۔

”اللَّهُ سَمِعَنِي كَوْلَهُ الْيَتِيمُ انْقِصَمَ“

حکیم آپ ﷺ کے اہم مضامین میں ایسے معجزات ظاہر تھے جو کسی آنکھ سے پوشیدہ نہ رہے۔

سیدہ آمنہ القیتی آمنہ طیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے جو معجز نما مشاہدات اپنی خاموش آنکھوں سے دیکھے وہ بے حد و حساب ہیں بطورِ برکت چند تحریر کرتا ہوں۔

سیدنا عبد اللہ جنابِ پاک، معزز خطابِ لاک علیہ سلوۃ اللہ و سلامنا ما انت الارض و ما انت کے والد ماجد بھی آپ کے وجودِ مسعود، بدنِ شریف سے کسٹوری کی خوشبو آتا کرتی تھی اور دادِ پاک سیدنا عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پسینہ مبارک بھی معطر تھا اور ہاتھ پر نورِ باندہاں چمکتا نظر آتا تھا۔ ابراہیم کے سفید و خرم

بقیہ صفحہ اگلے صفحہ پر

وہاں لکھا ہے

سُوگندہ کریمیں بھستی وہ خوشبوئے تن دیکھ کر رنگِ صفت چمن در چمن
کہہ کے آنت نہی پرستہ کے صلِ علی بیلِ خوشنوا چھپانے لگا
اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ثَوْرًا مِّنْ
ثَوْرٍ لَا تَنُورُ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَ سَلِّمْ

☆ منجملہ :- شہادت دینا۔ اللہ تعالیٰ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ :-

○ آپ ﷺ نے پیدا ہوتے ہی سب پہلے ربِّ العزت کو سجدہ کیا اور شہادت
کی انگلی سے اشارہ کر کے لا اِلهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ پڑھا۔ لکن
یہ کلمات تذکرہ، تکیہ و تہلیل، تحمید و تحمید، تسبیح و تقدیس پڑھے۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ کَبِیْرًا ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کَثِیْرًا ، سُبْحَانَ اللّٰهِ بَکْرًا وَ اَصِیْلًا

بارِ طیب میں سہانا چھول پھولا نور کا مست بومیں بلبلیں پرستی میں کلمہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَّسُوْلٍ

اَللّٰهُ وَ عَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَ سَلِّمْ

☆ منجملہ :- نثار مجھ گئی ۔
”خمن النور فادرس فی شرح التفسیر البزوف“

○ ایران کسری پاشا شش پاش ہر گیا اور اس کا لشکر تشریف بردہ ز شیرواں کے محل کے چوہہ
نگوے از خود گر گئے اور ایران ۔ فارس کے آتش کہے جو زرتشتی مذہب والوں
نے ہزار ہا سال سے جلا رکھے تھے یکدم بجھ گئے یعنی نور ﷺ نے نار کو بجھا دیا
اور غیرۃ سادہ ٹھک ہو گیا۔ جس پر سارے بُت کہے سید رونق ہو گئے۔

ناریوں کا نور تھا دلِ گل رہا تھا نور کا تم کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

بجھتا رہتا

نے سر پہ جو کر سلام کیا ۔ اللہ تعالیٰ شکر الہی فی ظہیر (و اذینہ الطلیق یعنی اللہ تعالیٰ ہنستہ) انسانا صیرتہ :
حلہ امام ابی جعفر نے حضرت فخر کے والد سے ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ نے پنا کلر پاک پٹھا اور اپنے
پیر پر نور شریف بھی پٹھا ”بروایت“ اور ابنِ سیر ایک تہربہ آذان بھی پڑھی ہے ۔ ۲۴ صفحہ ۱۸۸ صفحہ ۲۰

منہ کمر فی ملک مسلمان شاہانِ عجم کا لقب ہے اور تیسرا شاہانِ روم کا ۔ خاقان شاہ ترک کا ، فرخون شاہ
عسرا ، شیخ شہنشاہین کا ، تاجی شاہ طہش کا اور حضرت یوسف علیہ السلام مصر کے شہنشاہ کو عزیر مصر کہا جاتا ہے ۔ ”منہ“

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ هُوَ يُطْفِئُ
النَّارَ بِنُورِهِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ۔ کعبہ معظمہ تعظیم سے جھجک گیا :- ”خیر اللہ علیہ“

○ کعبہ مشرقہ آپ ﷺ کے در اقدس کی طرف تعیناً جھجک گیا اور حضرت
اور سرور سے جنباں نظر آتا۔ اُس نے حضورؐ نور ﷺ کے در اقدس کی طرف
سجدہ کیا اور اچانک کعبۃ اللہ کے سارے بت سر کے بل گر پڑے۔
تیرے ہی جانب کی انچل تبت سجدہ نور کا رخ بے قبلہ نور کا ابرو بے کعبہ نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ
كَتَبَةِ الْكَعْبَةِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ۔ طیب و طاهر صلی اللہ علیہ وسلم

○ آپ ﷺ پاک صاف طیب و طاهر نام بریدہ، ختم شدہ تولد
آپ کو شرمے غسل شدہ اور آنکھیں سرسبز تھیں۔

سرسبز آنکھیں حرم حق کے وہ مبین غزال تاحضائے لامکان جن کا رستا نور کا

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ
الطَّيِّبِ الطَّيِّبِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ :- آباء و اجداد رضوانہ تعالیٰ عنہم ”افضل القریٰ افضلہ ام القریٰ“

○ ہمارے پیارے نبی، کائنات کے رسول، اللہ سبحانہ کے محبوب ﷺ
شکون اور پاک نیتوں سے اتباع عن جدۃ دنیا میں آئے۔ الَّذِیْ یَنْزِلُکَ حَتّٰی
تَقُومُ ۚ وَتَقْلُبُکَ فِی السُّجُودِ ۚ عَلَی سَاجِدِیْنَ ۚ سُرَادِیْمِیْنَ ۚ اَعْلَیِّ
ۚ شِیْءِ الْاَرْضِ ۚ الْبَیْدِ ۚ فِیاضِ ۚ مَظْمُومِ ۚ اَمْسَا ۚ مَرَّتْ لَیْلُکَ ۚ الْقَابِ ۚ اَمْرُکَ ۚ مِیْکَ ۚ اَطْلَبِ ۚ بِنَا ۚ اَمْرُکَ ۚ اَمْرُکَ ۚ

علیؑ پہ سمرۃ الشراء آیت کریمہ ۱۹؎ وہ ہمیں دیکھتا ہے جب تم کھڑے ہوتے ہو اور ساجدین
دوئے کو حضور ﷺ مٹے اپنا سب ہمارے ایں نیتوں حضرت عدنان تک بیان فرمایا۔ آپ
ﷺ کے جہر اعلیٰ ”آخرا دیں پشت“ حضرت عفر کے متعلق فرمایا۔ اُن کو گالی مت دو۔ وہ تم
پر مایہ ناز ہے

اور نعمات کے احاطہ طاہرہ میں۔ سیدنا آدم وحواء علیہما السلام تا سیدنا عبد اللہ وسیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سب طیب طہر تھے یا بقول آپ کا نور انبیاء سے انبیاء کی طرف منتقل ہونا مراد ہے۔

تو بے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا تیری نسل پاک میں ہے پتھر پتھر نور کا
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الظَّاهِرِ الْمُنْظَرِ

وَعَلَى آبَائِهِ الطَّيِّبِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
منجملہ۔ ملائکہ کا زیارت کرنا۔ "انفوخ الیوب فی خصالنا حبیب"

○ سید الملائکہ جبرائیل ابن علیہ السلام مع ملائکہ حاملان عرش نبی، عربی، فارسی، لکی، بلخی، گندھاری، تورکی، چیرہ کی زیارت کرتے اور ایک دوسرے کو مبارکیں دیتے اور خوش ہو کر جھولا جھولاتے اور لوریاں دیتے اور درود و سلام عرض کرتے تھے۔

لَا تُسَوِّدُ دَهْنَكَ ابْرَأُ نَحْيِيكَ صَلِّ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَوْرِ الْأَنْوَارِ
وَسِرِّ الْأَسْرَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ منجملہ۔ نام مبارک علی حق اللہ علیہ وسلم

○ سیدہ آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ مجھے خواب میں سر انبیاء علیہم السلام کی

بجھ رہی تھی

ہاں لائے اور حضرت ایسا جب طواف کعبہ ادا کرتے تو آپ کی پیشانی سے نور چمکا اور آگے آگے روشنی کرنا۔ آپ اس نور کا لپیٹے سنتے اور خود بھی لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ کہتے۔ بناؤ میں آپ سے سب کار بار چھوڑ چھاڑ دے گا کی بھاری اختیار کر لی، تاکہ نور کی حفاظت ہو یا پھر پشت پر بیٹھ اسی حضرت عبد الوہاب "مؤید" کو کے حق و جمال اور پیشانی کے نور کی وجہ سے چمکا کا پاند کہتے۔ اور اس نور کی شعاعیں کعبہ نظر پر پڑتی تھیں۔

علیہم السلام کہ "ہم پاک فخر" کا معنی ہے جس کی حمد و ثناء کل جہان نے سب بڑھ کر کی ہو یا وہ مت جس کی کثرت کے ساتھ اور بار بار تعریف کی جائے یہ پورا نام دادا جاسکتا تھا۔ ہم پاک فخر "ہم پاک فخر" صاحب یہ کہ جس نے کل کائنات سے بڑھ کر اپنے رب کی حمد و ثناء کی ہو۔ یہ نام اتنی جان نے لکھا۔ ہم نے حمد کی کثرت و کثرت اور ہم سے حمد کی صفت اور کیفیت ظاہر ہوتی ہے۔ ہم "بقیہ حاشیہ کے صفحہ ۲۶۵"

زیارت توفی حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کمال شفقت سے سر پہ ہاتھ پھیرا اور فرمایا
 آپ کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم رکھنا یہ آخر الزمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں سہ
 انبیاء اجزاء ہیں تو بالکل بچے کڑا نور کا اس علاقہ سے ہے تجھ پہ نام سچا نور کا
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِالَّذِي
 اِسْمُكَ نُورٌ نُّوْعِيْ اَلْبِهْ وَصَحْبِهِ وَكَلِمَةٍ

۱۲

تفسیر طبری

پاک محمد، احمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حرف اہم پاک "اللہ" کی مانند یا معنی ہے مثلاً اللہ جل شانہ کا لغت
 حذف کر دو تو قرآن ہے "اللہ کے لئے" اور دوسرا حرف محمد کر دو تو لہ بن گیا، اللہ کے واسطے ہیرا احمت
 خدا کو ترقہ دے گیا تو اللہ جل شانہ "شار" الیہ سبوح جہتی ہے "علی بن ابیاس غلط محمد صلی اللہ علیہ وسلم" اگر
 شروع میں تم بنا دو تو محمد بن گیا۔ معنی تعریف، توصیف اور اگر ح کو مزید کم کر دیا جائے تو محمد بنو لہ
 کیا بنو لہ ترجمہ کر دیا تو لہ بن گیا۔ بلند، رفعت، شان کے معنی میں اور اگر کم کو بھی گات دو تو "دال"
 رہ گیا معنی ولایت کرنے والا اللہ بنو لہ، کی ذات وحدانیت اور کرمیت پر اور آپ اپنی رسالت اور
 نبوت پر اور ان میں کوئی حرف نہیں کہہ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم محمد الحسان اور علیہ الصغرات ہیں۔

چونکہ علم حساب کی رو سے کائنات عالم کے اصل آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

کوئی نام لو اس کے اعداد "عشر" نکالو۔ خلفاء راشدین کی تعداد اور عقیدت پر ۳ سے ضرب دو بیج
 اس میں ۲ جمع کرو کہ ارکان اسلام "توحید و رسالت" ۲ ہیں پھر یحییٰ پاک کی نسبت حاصل کرنے کے لئے ۵
 ضرب دو بعد ازاں اس کو اجم عظیم دو دو سے بحیثیت کی دھن چھوٹنے کے لئے اس کے اعداد ۲ پر تقسیم
 کر دو چھرب کا رنگ یعنی اس کا حاصل تقسیم دیکھو۔ جو نیچے اس کے ۹ سے ضرب دو چھرب است آسانی میں
 پھر تملیک ملک الملک ہر دو عالم ملکات و ملکات کے شہنشاہ، محمد مصطفیٰ باکھو مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم
 جن کے عرش پر ۲ وزیر اور فرش پر ۲ وزیر ہیں کے تحت کرنے کے لئے ان میں ۲ جمع کر دو تو تجربہ حال میں ۹۲ ہوگا
 جو اعداد میں اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو ثابت ہوا کہ محمد کائنات کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اصل ہیں اور کائنات
 کائنات آپ کی فراعنہ ایسا معلوم ہوتا ہے۔ رب کریم نے ساری کائنات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کی
 سے رنگنے کے لئے "مثل سایہ" آپ کے قدموں میں رکھ دی ہے۔ فنا ہمہ الذل و العلیت اور نور کی توحید
 کائنات اور ان

☆ منجزلہ :- چاند سے باتیں کرنا :-

○ عُمُ النبی سیدنا عباس رضی اللہ عنہما نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے آپ کو گہوارے میں چاند سے باتیں کرتے دیکھا ہے آپ جس طرف انگلی یا ہاتھ سے اشارہ کرتے چاند اوجھلجھک جاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے چچا! میں چاند سے باتیں کرتا تھا اور وہ مجھ سے اور میں چاند کو آسمان پر سجدہ کرتے دیکھا کرتا تھا۔ اور اس کی تسبیح سنا تھا سلمہ

چاند جھک جاتا بعد ازاں اچھلتے پھرتے کیا ہی چلتا تھا اشاروں پر کھلنا نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى
عَلِيٍّ النَّبِيِّينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجزلہ :- خدمت گزار مستورات رضی اللہ عنہا سلمہ

○ سیدہ آمنہ ظاہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ بوقت ولادت شریف میں نے چند غرضہ برقعہ پوش کو دیکھا جو خدمت گزاری کے لئے تشریف لائیں۔ ان میں سیدہ حوراء، جدہ علیا سیدہ باجرہ، سیدہ یوحنا، والدہ موسیٰ علیہ السلام سیدہ مریم، سیدہ آسیہ حوراء ہشتی رضی اللہ عنہن تھیں جو زیارت کرتیں، پوچھتیں اور خوش ہوتیں تھیں۔ پشت پر ڈھلکا سر انور سے شکر نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى جَدَّاتِ
الطَّيِّبَاتِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجزلہ :- مرفوعہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا سلمہ

○ حضور نور ﷺ مرفوعہ سیدہ حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذر غیب کے گہر راتِ فروزہ نوئے تران کی عزتِ خنیاں بدل گئی۔ حضور علیہ السلام کے قدومِ ہیبت سے یہ مقام اشوٹ

سلمہ قال رسول اللہ ﷺ لقد كنت أسمع منججاً للقرآن العرش وأنا في ظلمة أفتتلك طائر من الطير الذي
سلمہ سیدہ حلیمہ کو محض دافنی کہنا ہے اولیٰ ہے۔ سیدہ اُمّ امین، سیدہ ثمرہ رضی اللہ عنہن کو کوئی کہنا
معت جہالت ہے۔ یہ رضاعی والدہ ہیں۔ سیدنا ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما ان کی زیارت کو حاضر ہوا کرتے۔

خانہ دان بنی سعد ایسا نواز گیا۔ کہ گھر صبر میں بیٹا میں آگئیں جس راہ چلتے وہ گلی ٹھیک
آہستی اور جس وادی میں بکریوں کے ساتھ جاتے وہاں خوشبو پھیل جاتی اور ادب کا یہ حال
تھا کہ جب رضائی والدہ سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے خدمت میں حاضر ہوئیں
تو آپ نے تعظیماً کھڑے ہو کر اکرام فرمایا اور چادر انور بچھا دی اور جس پر شریف
فرمائیں۔ اور پھر وہ مدینہ منورہ کی ہو کر رہ گئیں۔

بڑی ٹونے تو تیسرے پانی حلیمہ کہ تو بے غم کی مائی حلیمہ
بنی سعد کا دشت ٹنگ چمن ہے گل ہاشمی چمن کے لائی حلیمہ
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مُنْذُ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا
وَحَتَّى مُرْضِعَةَ الظَّاهِرَةِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَوَسَلِّمْ
☆ معجزہ۔ روزِ سعید اور بدرِ منیر صَلَّی اللہ علیہ وسلم طے

نثار تیری چہل پہل پہ سہار عیدیں ریح الاول
سوائے ابلیس کے سبھی تو جہاں میں خوشیاں منا رہے ہیں

☆ جس روز حضور ﷺ کی ولادت ہوئی اس معجزہ کا ظہور ہوا کہ تمام جہاں میں
سب کے ہاں لڑکے ہی پیدا ہوئے تاکہ سارا جہاں خوشیاں منائے۔ اہل عرب لڑکے کو
پیدائش پر بوسہ دے اور کہے کہ اے کرم رکھنے والا کی تصویر ہوتے ہیں اس روز صرف ابلیس
ایسے تصویر بنا اور لگیں ہو کر اپنے سر پر خاک ڈالی۔

☆ جب آیت کریمہ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط کا نزول
ہوا تو بھی ابلیس نے اپنے سر پر خاک ڈالی۔

☆ باب العزمہ والندوہ میں جب مشرکین نے میٹنگ کی تو شیطان اُن سے طبع
سراحت کی بناء پر شیخ نجدی کی شکل میں آیا اور قتل کا مشورہ دیا۔ شیطان تین مرتبہ شیخ
نجدی کی شکل بنا تو پھر رخصت میں لفظ شیخ نجدی شیطان کا ہم معنی اور مترادف بن گیا۔

علامہ شکارہ صاحب نے ایک حدیث روایت کی ہے کہ میں وہاں میں جب ایک صحابہ نے وہی جھٹکا کا عرض کیا تو آپ نے توجہ نہ
اور دانے غنما اور غوب سنی و ظنی و تم نے فرمایا وَمَا یَطْلَعُ مِنْ فِی الضَّیِّطِیْنِ وہی شیطان کا سنگ پید ہوگا۔ شیخ
لا شیخ نجدی کی بار بار یہ شکل بنائے کہ ہزار مرتبہ کی علامت ہے جو طاقی اشقی و یسری لیل۔ قائم رہا

تھا شیطان نجدی ایک بیچکا بندھے کی صورت میں
چل کر دور سے آیا تھا اس بزمِ لغت میں

مشعلہ :- وہ بزمِ جس میں سرورِ کائنات ﷺ کا اور بے محبت سے
بصرِ نورِ انداز میں ذکر ہو وہ بزمِ رحمت ہے اور جس بزم میں تلاوت، ذکرِ معنوں، ذکرِ
محبوب، حمدِ ثناء اور صلوة و سلام نہ ہو وہ بزمِ لغت ہے۔

ناریوں کا دور تھا دلِ گلِ راتھا نور کا تجھ کو دیکھا ہو گیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُبَشِّرِ فِي
الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ منجھڑہ - بکریوں کا اظہارِ محبت کرنا :-

○ سیدہ اُمّ رضا علیہا السلام رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ حضور ﷺ میری
میری گردن میں سوتے تو انھیں نیم دا اور ہاتھوں کی ٹھنکیاں بند ہوتیں۔ بکریاں میرے
قریب سے گزرتیں تو میرے پاس آ کر سرِ مبارک کو چومتیں۔ قدموں کو چامتیں جس سے لگا
دو وہ بہ نسبت دوسرے لوگوں کی بکریوں کے زیادہ لطیف اور خوشبودار ہوتا ہے

احمد رضا دلِ نچھی میں لے کر سوتے ہیں رحمتِ جاں

نچھے سے قدموں کو آنکھوں پہ رکھ کر ہو جاؤں میں قرباں

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ

يَكْفِيهِ الْغَنَامُ وَكَفَى آلَهُ وَصَحْبَهُ وَسَلِّمْ

☆ منجھڑہ - مہرِ نبوت :-

○ حضور پر نور ﷺ کے دایاں کندھے کے پاس اُجھڑا بھرا گوشت
تھا جس پر لکھا تھا۔ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ اور
یہ مہرِ نبوت تھی۔ انبیاء علیہم السلام پر یہ مہرِ نبوت لگی تو وہ نبی بن کر جلوہ انورِ نبوی سے

علیہ السلام اُٹھ کر اُدی نورِ شمس کے لئے گئی۔ "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ" کے طویل حافطہ قرآن اور عالمِ دین کے سینہ
پر یہ مہرِ نبوت "اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ" لگی ہوئی ہے۔ یہ غلامی کی سند ہے۔ "منہ مہرُ رسولِ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم"

کیا بنا نام خدا آسمان کا دلوں کا سر پہ سہرا نور کا بریں شہانہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ الشَّيْئَةِ
وَصَاحِبِ الْعِبَادَةِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ - شق الصدر :- ٹھیکٹ شام ایں ہاں کہ الیٰہ علیہ السلام

○ شق الصدر مرتبہ خواہی پہلی بار جب سیدہ حلیمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تشریف فرما تھے۔ سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے سینہ مبارک کو چاک کر کے قلب انور کو نکالا اور جنت کے زین آشت میں رکھ کر آب زمزم شریف سے دھویا اور علم و حکمت بھرا اور دو مرتبہ زمانہ بشت میں شق انور اور شق الصدر کی آپس میں ایک گونہ نسبت ہے۔ قمر نور ہے اور قلب اظہر قیغ نور اور صدر اظہر مرکز نور شق انور کے بعد التیام ہوا یعنی شق الصدر کے بعد بھی سیون کا نشان نظر آتا تھا۔

یاں بھی داغ سجدہ طیبہ ہے تغا نور کا اے قمر کیا تیرے ہی ہاتھ ہے ٹیکا نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورِ الْمَظْلَمِ وَقُدِّرِ

الْمَشَامِ وَشَفِّعِ الْأَنَامِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ - زیارت کرنا :- "العقود العشرین شریف"

○ جد امجد سیدنا شہید الشہداء باشم رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ بعید اللہ شریف میں آپ کی ولادت پاک کی اطلاع پا کر جب میں گھر میں داخل ہونے لگا تو ایک نور حضرت جلالہ حضرت عبدالمطلب سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہم السلام کے ہر شکل تھے۔ اللہ

علہ قر کو قلب اظہر سے ایک گونہ نسبت ہے۔ کہ فرمایا عرش الہی پر چاند کے مجہد کی آوازیں سناتے تھے۔ چاند اور قلب اظہر دونوں اللہ سبحانہ کے اسم "نور" کے مظہر ہیں۔ ۲۔ چاند سورج سے نور حاصل کر کے رات کی تاریکی کو روشن کرتا ہے اور قلب اظہر ذات الہی سے نور کا استفادہ کر کے نورینوں کے غروب کو منور کرتا ہے۔ ۳۔ جس طرح چاند شمس نما اسی طرح قلب اظہر کو شگاف ہوا۔ ۴۔ چاند چرخ آسمان پر چمکتا ہے اور قلب اظہر مقام بلند ہے۔ ۵۔ چاند کھیتوں کو سرسبز کرتا ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قلبی توجہ سوختہ دلوں کو سرسبز کرتی ہے۔ ۶۔ کھیتے تھے چاند سے بچپن میں حضرت اس نے آپ مرایا نور تھے اور وہ کھلوا نور کا

ضمین و جمیل نوح جان نے مجھے روکا اور کہا غم نہ کیے۔ میں ایک فرشتہ ہوں۔ رب العرش اعظم نے عرش والوں سے وعدہ فرما رکھا ہے کہ آپ ﷺ کی ولادت باسعادت پر سب سے پہلے تمہیں زیارت کرانی جائے گی۔ لہذا فرشتے آپ ﷺ کو عرش اور جنت کی طرف لے گئے ہوئے ہیں۔

آکھڑ مل سکتی نہیں در پہ سہ پہرہ نور کا
تاب ہے بے حکم پر مارے پندہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَرَبِّ السَّمَاءِ

أَحْمَدُ وَرَبِّ الْجَنَّةِ مُحَمَّدٌ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ معجزہ - آثار نبوت چہرہ اقدس پر نمایاں :- "عارف النبوة"

① جناب درق بن نوفل نے چہرہ نور سے پہچان کر سیدہ اُمّ المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رَضِیَ اللہُ عَنْہَا سے کہا ان پر وہ ناموس اکبر "جبرائیل" اُتر لے جو سابقین انس و جن کے لئے کُترتا تھا اور یہ آخر الزمان نبی ﷺ ہیں اور ایمان لایا۔

② بچپن میں بارہ سال کی عمر شریف میں اپنے شفیع چچا حضرت ابوطالب کے ہمراہ ملک شام کے سفر پر تشریف لے گئے تو راہ میں بحیرہ رامب نے دیکھا کہ آپ جس راہ سے گزرتے شجر نجاک کہ سلامی دیتے اور کہتے السَّلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّی اللہُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ اور حجر کھڑے تھے تو اس نے حضرت ابوطالب سے کہا۔ ان کو واپس لے جاؤ ان کے چہرہ اقدس سے آثار نبوت نمایاں اور ظاہر ہیں کہیں شام کے یہود گزند نہ پہنچائیں کہ یہ آخر الزمان رسول ﷺ ہیں۔

○ انجیل کی خطی میں لکھا ہے کہ شہادت چھنا مشہور معجزہ ہے۔

علیہ کتب مسکوئہ سابقین نبی آخر زمان کے اوصاف و اضمحالیان جوئے ہیں جس سے علماء مجہود و انصار علی نے حضور کو پہچان لیا کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں اور احبار مجہود سے حضرت عبد اللہ بن سلام، درق بن نوفل بحیرہ رامب اور سطور مشرق باسلام جوئے بعثت کا انتظار کرتے اور معرفت نہ رکھتے تھے۔ غیر صادق مقلد اللہ مدبر کائنات نے درق بن نوفل کو بخشی فرمایا اور خواب میں لے بھی حالت میں حاضر فرمایا ۱۲ مہینہ زوالہ تک ۸

۲) آپ ﷺ کا پہلا سفر تجارت بقرہ ۲۵ سال شریف ہوا اور حبشہ کے نسطور نامی راجے رنگ دھجک، قد و قامت، چہرہ مہرہ، خند و خال، چال و حال اور آخر میں مہرِ نبوت سے پہچان لیا کہ علاماتِ مساوت و نجابت کو دیکھ کر ایمان لے آیا۔ مصنف عارض ہے خطِ شفیعہ نور کا لوسہ کارو! مبارک ہو قبائلیہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَسَلِّمْ عَلَيْهِ
الْأَنْجَارُ وَالْجَبَالُ وَالْأَشْجَارُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ - بادلوں کا سایہ کرنا :- ”مدارج النبوة“

○ آپ ﷺ ”ایام طفولیت میں جہاں کہیں باہر تشریف لے جاتے تو شجرہ نجک جھک کر اور خوشی سے جھوم جھوم کر سلام کرتے تھے۔ سفید بادل کا ٹکڑا ”درختِ نور“ کے سایہ کی طرح ”سایہ کرتا بخود ساتھ ساتھ چلتا تھا اور ملا کہ نور کی حفاظت کرتے تھے تو بے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَالنَّبِيِّ
تُظِلُّهُ الْعِمَامَةُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ معجزہ :- دودھ پلانے والیاں :- ”تلخیص شمول الانسجام فی شفاء الرسول الحکام“

○ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حقیقی والدہ ماجدہ، دادیاں، نانیاں، تاسیہ و رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب مریزہ اور شفیعہ ہیں۔ اللہ اللہ شانِ قدرت آپ کی دایاں کھنیا خاورِ سب شفیعہ اور ولادت شریف کے وقت ہاتھوں پر لینے والیاں سیدہ شفا والدہ ماجدہ حضرت عبدالرحمن بن عوف کے ایک از عشرہ مبشرہ اور سیدہ فاطمہ بنت ہشام زوجہ تھیں۔ منہ جسمِ اطہر کی برکت سے ظہورِ نبوت تک عمر پانی اور ایمان لائیں۔ جبہ وضاحت سب سے پہلے اپنی والدہ ماجدہ کا سات روز دودھ پیا پھر اُمّ فردہ کا اور پھر حضرت ثویبہ الکلبیہ نے دودھ پلایا تو دوزخ سے آزادی کی بشارت پائی یہ صلہ خدمت تھا کہ جنت فی۔ اپنی والدہ سیدہ کے وصال کے بعد حضانت کے فرائض برکت اُمّ ایمن نے ادا کئے اور خدمت کی آپ ﷺ اُن کی گود میں آرام پاتے اور اپنی

اُمّ رضا عین کو آنت اُمّی بکد اُمّی کے مبارک لقب سے یاد فرماتے حضرت حلیمہ سحریہ جب اپنے گھر سے کہیں تو راہ میں قبیلہ بنو سلیم کی عورتوں میں سے ایک نے حضور ﷺ کو گود لیا۔ پیار کیا اور اُن پاک کنواریوں کے دودھ اُتر آیا پلایا تو ایمان پایا۔ حالانکہ کامسنی طاهرہ، پاکیزہ، شریفہ، کریمہ، مہربانہ، عطر آلودہ، حضرت سیمابنت حلیمہ سعیدیہ، جو شہ شلم کھین تھیں اور شلاتیں اور پیار سے اپنے سینہ پر لٹا کر دُعا تیرا شعار، بکیرہ کلمات عرض کرتیں وہ سب نور منہ تھیں وَضُوهُهُنَّ كَالضَّحَىٰ وَرُءُوسُهُنَّ كَالْقَمَرِ

سُورَةُ النِّسَاءِ آيَةُ ۱۲ | اُمّی بکد اُمّی کے مبارک لقب سے یاد فرماتے حضرت حلیمہ سحریہ جب اپنے گھر سے کہیں تو راہ میں قبیلہ بنو سلیم کی عورتوں میں سے ایک نے حضور ﷺ کو گود لیا۔ پیار کیا اور اُن پاک کنواریوں کے دودھ اُتر آیا پلایا تو ایمان پایا۔ حالانکہ کامسنی طاهرہ، پاکیزہ، شریفہ، کریمہ، مہربانہ، عطر آلودہ، حضرت سیمابنت حلیمہ سعیدیہ، جو شہ شلم کھین تھیں اور شلاتیں اور پیار سے اپنے سینہ پر لٹا کر دُعا تیرا شعار، بکیرہ کلمات عرض کرتیں وہ سب نور منہ تھیں وَضُوهُهُنَّ كَالضَّحَىٰ وَرُءُوسُهُنَّ كَالْقَمَرِ

مِنْ تَرَضُّعِهِمْ فَصُغَتْ زَالَا أَسْلَمَتْ ۱ | جن کا دودھ پیا وہ سب ایمان لائیں۔
زعفران کے پتوں پر ہے یہ نہ شام نہ صبح نہ ہے یہ تو خدا سے جوچہ وہ کون تھے تیری عظمتیں جو بوجھ لائے

○ سیدہ برکت اُمّ ایمن رَضُوهُنَّ كَالضَّحَىٰ كُو حُضُورُہُ كَالضَّحَىٰ کے طلعتی مدینہ منورہ پر اسے میں سخت پیاس لگی تو اُن کے لئے جنت عدن سے رب کریم نے آبِ سبیل کا ایک ٹولہ نوری رسی سے آٹا دیا پیا اور ایسی سیراب ہوئیں پھر ساری زندگی پیاس نہیں لگی۔ یہ اللہ تحقیقی سیدنا عبد اللہ رَضُوهُنَّ كَالضَّحَىٰ کی خادمہ تھیں۔ جب آپ زیارت کے لئے حاضری بارگاہ رسالت ہوئیں تو سرورِ مخلوقات علیہ آلاف التحیات وصلوات ابنی رزاق مبارک اُنار کر چھا دیتے اور اپنی رضا اُمّی کی عظمت شان کے لئے قیام فرماتے اور حضرت ثوریدہ اسلمیہ رَضُوهُنَّ كَالضَّحَىٰ کے لئے کپڑوں کے تحائف ارسال فرماتے۔ ان سب پاک بیبیوں نے خدمت گزاری کی برکت سے بعثت تک لمبی عمر پائی اور ایمانی دولت سے بھی مالا مال ہو گئیں۔ اُن کے ذکرِ خیر کے مشرق و مغرب، اُسن و قدس کی محاسن اور محافل میں تذکرے ہیں اور فضائل و برکات کے نغمے گونج رہے ہیں۔
”مُتَّبِعُ مَسْلُكِهِمْ كَالضَّحَىٰ كُو حُضُورُہُ كَالضَّحَىٰ سے اپنے والدین کی بخشش کی خیرات مانگتی ہے اور ربِ حضور سے بشارتیں پا کر اُن پر درود پاک کے پھول پھجوا دیتی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الطَّيِّبِ الطَّيِّبِ
وَعَلَىٰ اٰلِهٖمُ السَّالِمِينَ وَالطَّيِّبِينَ وَاٰلِهٖمُ السَّالِمِينَ وَصَحْبِهٖ وَسَلٰمٌ

☆ معجزہ - درود و سلام کے ثوری موتی نچھا اور کرنا۔

○ حضرت عزت جنت شائستہ کے حکم پر سیدنا جبرائیل علیہ السلام نے ملائکہ اعلیٰ سے اعلان کیا۔ فرش کو پاک صاف اور عرش کو سجایا جائے کہ تھوڑے ہی کا وقت آن پہنچا ہے تو فرش و عرش طرب سے جھبھم اٹھے۔ غلمان و حوران عین نے جنت عدن سے نکل کر فضا کو عطر بیز کر دیا اور دلیز آئینہ حضرت اللہ تعالیٰ عنہا کو بوسے دیئے اور گیسٹ لگائے۔ صلوة و سلام کے سہرے چڑھائے۔ فرشتوں نے جنت البقیع کے مردانہ کھول دیئے کہ عذافی نبی محمد عربیؐ پر درود و سلام عرض کر کے زیارت کرتے رہتے۔ اعلیٰ نے رضوان جنت کو حکم دیا کہ شائستہ اقدس تک پر دے اٹھا دو تاکہ ثوری ملائکہ جنت البقیع سے میرے ساتھ مل کر محراب پر صلوة و سلام کے ثوری موتی برسائیں۔

☆ اے ایمان والو! آؤ ہم بھی سب مل کر حضور قلیہ جان، کعبہ ایمانؐ پر درود و سلام عرض کریں اور رب کریم کے بارخ رحمت سے بچھول لے کر جہاں جہاں رسول معظم نے قیام اور آرام کیا۔ وہاں وہاں نچھاؤں کریں اور نقد جان و دل نقش پا پر قربان کریں۔ **الْحَمْدُ لِلّٰہِ حَقَّ حَمْدِہٖ عَظَمَہٗ**

الایاتھا الشافی اذ کما قوما ولہا
عزیز بھر عشق احمدیم از رحمت مولد
مگرداں روازیں محفل را کباب منت
کہ بر بادوشہ کوثر بنا سازیم مخلصا
دیں جلوت بیا از ماہ خلوت تا خدا یابی
کجا و امنہ حال ما بیکساران صاحبنا
وہم قربانت اے دور چراغ محفل مولد
متی تلق عن قیوی دج الذی اوانھنا
ز تاب مجد شکست چشون افتاد در دلنا

رضایت مست جام عشق ساغر باز میخوابد

الایاتھا الشافی اذ کما قوما ولہا

اللہم صلی علی نبینا محمدؐ وعلیٰ آلہٖ الطیبین الطہارین المکرمین الذین فی القریٰ الشریفی الہا ینعم
العبدانی صاحب المعجزة التأخرة وایاتہ الباقیة وعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

یہ چاروں عزت و عبادت مبارک حمد و تحسین ہیں جو ہم ہر روز اللہ کے آسمان پر پڑھتے ہیں۔ ناخبر نہ رہیں۔

روث الثانیۃ

ب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مُسْتَفِيزَانِ دُرُودِ وَسَلَامِ

مُسْتَهْمِلًا وَحَامِلًا وَنَحْمًا جَانِبًا مَصْلِيًا وَسَلَامًا وَنَحْمًا سَلَامًا لَللَّهِ

جبرائیل علیہ السلام اور اصفیاء علیہم السلام میں ان چیدہ چیدہ نفوسِ قدسیہ کا ذکر کرتا ہوں جو حضورؐ نور علی نور، سیدِ یومِ المشرق سید الانبیاء و محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف کے فیضان سے فیضیاب ہوئے۔ مقبولانِ بارگاہِ احدیت اور محبوبانِ بارگاہِ رسالت درود و سلام سے رطبِ القبان رہے اور اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب اور درجات پر فائز المرام ہو گئے۔ "وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ"۔

قیاس کن زکاتان من بہار مرا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَرْنَتْكَ الْبَرَكَةُ وَقَطَّرْتَ
الْعَوَالِمَ بِطِينِ ذِكْرِهِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

① سیدنا ابو البشر آدم صلی اللہ علیہ وسلم پر بیٹا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حق مہر :-

☆ سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم جب جنت میں قیام پذیر ہو گئے تو اپنے دل میں آرزو کرتے تھے کہ کاش میرا کوئی ہم جنس پیدا ہوتا۔ تاکہ میں اس سے انس پڑتا۔ حق سبحانہ و تعالیٰ نے رحمت فرمائی۔ فرشتوں کو حکم دیا کہ جب صغی اللہ علیہ السلام سوئیں تو ان کی پائیں پہل سے ایک خوبصورت ترین عورت بنائیں۔ جب وہ پیدا ہوئیں تو ایک لمحہ میں ان کا قد و قامت درست ہو گیا۔ آپ بیدار ہونے تو دیکھا میری ہم جنس ایک عورت میرے پہلو میں بیٹھی ہے پوچھا تو کہ ان سے؟ اللہ سبحانہ نے فرمایا یہ آمنت اللہ "اللہ فی ہندی ہے۔ اس کا نام خواہ ہے۔ تیری انیست کے لئے میں نے اس کو پیدا کیا۔ اللہ رب العزت نے حضرت آدم صلی اللہ اور حضرت خواہ علیہما السلام کا نکاح کیا۔ ملا کہ گواہ بنے۔ حضرت آدم علیہ السلام نے چاہا کہ ہاتھ لگائیں۔ تو حکم آیا۔

سے نصیر حق العزیز و العزیز نورث دہوی ملا کہ

اے آدم! ابھی ہاتھ نہ لگانا جب تک اس کا حق مہر ادا نہ کر لو۔ عرض کیا اے نبیؐ نے

کریم! وہ کیا ہے؟ فرمایا اس کا حق مہر یہ ہے کہ میرے محبوب پاک صاحبِ دلالاک حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر کس تربہ درود پاک بھیجو۔ وہ درود پاک یہ ہے

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَوَسَلِّمْ

○ جب حضرت ابو البشر آدم رضی اللہ عنہ نے اللہ کے محبوب سید الانبیاء افضل النبیۃ والاشیاء پر بطور حق مہر درود شریف پڑھا تو درود شریف کی برکت سے

رب الارباب جل شانہ نے حضرت شیث علیہ السلام جیسا نبی مینا عطا فرمایا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُرَّتِ الْبَرَكَةُ

بِذَاتِهِ مُحْيَاةٌ وَعَلَى آلِهِ وَوَسَلِّمْ

② خوابِ اسد اللہ الغالب سیدنا علی ابن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ط

☆ بعدِ وحدت خلافت فاروقی حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک خواب

دیکھا کہ مسجد نبوی شریف میں فجر کی آذان سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے سب سے پہلے میں۔ اور

میں نے وضو کیا تو امام الانبیاء رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز ادا کی۔ بعد ازاں آپ رضی اللہ عنہ

محرابِ نیک لگا کر بیٹھ گئے۔ ستر میں کجوروں کا طباق آیا۔ آپ نے ان کو تقسیم کیا تو

مجھے فرمایا اے علی مرتضیٰ! کھاتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آپ رضی اللہ عنہ نے ایک کجور اٹھائی اور میرے منہ میں رکھ دی۔ اس کجور کی عجیب

حلاوت تھی۔ ایسی شیریں اور ٹھنڈی تھی کہ آج تک کسی شئی میں نہیں پائی تو اسی عالم

میں بیدار ہوا تو اُس وقت مسجد نبوی شریف میں فجر کی آذان ہو رہی تھی اور وضو کر کے

امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پیچھے نماز باجماعت ادا کی اور پھر آپ

محراب شریف سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ میں نے چاہا کہ اپنا خواب بیان کروں لیکن

مجبور کیا۔ اتنے میں ایک طباق کجوروں کا آپ کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ

نے وہ تقسیم فرمانا شروع کر دیا اور مجھے فرمایا اے علی مرتضیٰ! کھاتے ہو؟ میں نے کہا ہاں

عندہ السلام حضرت فرمائی: ہشتاد ہزار ایک سو تیس میں ذکر کرنا اور ہمیشہ درود شریف پڑھنا۔

سیدنا امیر مومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما صاحبہ ثلثہ کے مشیر تھے۔ آپ کے کسی نے پوچھا کہ اے سیدنا امیر مومنین! کیا وجہ ہے کہ ثلثہ خلفاء راشدین کے زمانہ میں فتوحات ملکی بہت تھیں اور آپ کے زمانہ میں یہ سلسلہ رک گیا تو فرمایا ان کے مشیر ہم تھے اور میرے مشیر ہم جو شیخان اللہ کیسے جواب شکست اور پر شکست ہے؟

عین دھماکہ بینکھتر اند چہار سرور
ابو محمد و عمر عثمان، حیدر "بی اللہ لا یموت"
اللہ صلی علی سیدنا محمد و علی الشیخین الکرمین
وصاحبین الشرفین وآلہ وصحبہ وسلم

② سیدنا عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جشن شادی :-

☆ خلیفہ ثالث امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب مبارک ذو النورین ہے کہ حضور نور مجتہم صلی اللہ علیہ وسلم کی نور نظر حضرت جبرئیل علیہ السلام سے تھیں اور سیدہ ام کلثوم علیہا السلام کے بعد دیگرے آپ کے نکاح میں تھیں۔

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ میں خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جمال بالکمال کی زیارت سے شرف ہوا۔ دیکھا کہ نبی شب اکبر کی ایک طرف اور ایک طرف ایک عمدہ گھوڑے پر سوار ہیں اور جلد از جلد کہیں تشریف لے جائیں گے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک نور کا ٹکڑا پہنے ہوئے ہیں اور ایک نور کی چھڑی آپ کے دست مبارک میں ہے اور جوتے کے تسمے بھی نور کے تھے۔

میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا واقعی میں آپ کی بہت مشتاق ہوں کہاں تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبداللہ! میں بہت جلدی میں ہوں اس وجہ سے کہ امام التوحید تین عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے ایک ہزار اونٹ، مہر، غنہ، شہداء مدینہ منورہ میں تقسیم فرمایا ہے تو اللہ سبحانہ نے ان کا صدق قبول فرمایا اور اس کے عوض میں رب کریم نے جنت میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے لئے ایک عمارت کے نزدیک ان کے لئے ایک عمارت بھی فرمائی اور حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالہ میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے حوالہ میں ایک عمارت بھی فرمائی۔

☆ اس اعتبار پر حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے لئے ایک عمارت بھی فرمائی اور حضرت امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے حوالہ میں ایک عمارت بھی فرمائی۔

کی شادی رچائی ہے اور میں اس مبارک شادی میں شرکت کے لیے جا رہا ہوں۔ "بازاء الخلاء" "حدائق بخشش" میں علی المرتضیٰ نے ایک روایت نقل کی جو آپ کی عظمت پر شاہد ہے۔

يَقُولُ كَمَا تَهْتَمُّ لِكَمَالِ الدَّهْرِ
ذَهَبَتْ أَذْهَابُكُمْ إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى
يَوْمَ يَكْتُمُ عَنْ مَسَاقٍ مَعَ أَنَّهُ لَمْ
يَكُنْ لِأَجَلِهِ الْقَبْلُ لَا تَجْعَلِ الْمَجْرِدُ
كَمَا تَحْبِدُ أَهْلُ الْبَيْتَةِ حِينَ يَرَوْنَ
نُورَ رِدَآءِ عُمَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ
تَحُولُهُ مِنْ بَيْتِ إِلَى بَيْتٍ رَحْمَةً
قَدْ تَجَلَّى رَبُّهُمْ تَبَارَكَ وَتَعَالَى

دُعا کرتے ہیں کہ کہاں ہیبت سے اُن سب کے
ذہن اس حرکت کی ہر طرف گئے یَوْمَ يَكْتُمُ
عَنْ مَسَاقٍ إِلَى آخِرَةِ بَادِئُ دُورِ دُورِ دُورِ دُورِ
حَلُولِ حَلُولِ حَلُولِ حَلُولِ حَلُولِ حَلُولِ
جَنَّتِي۔ جب دیکھا انھوں نے سیدنا عثمانؓ کو نور
نورِ اللہ تعالیٰ نے کی چادر کا نور جبکہ وہ جنت کے
ایک مقام سے دوسرے مقام پر پھرتے تو گمان کیا
انھوں نے کہ یہ حق رب بشارتِ تعالیٰ کی ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورِ الْأَنْوَارِ وَاشْرِقْ
بِشَعَاعِ سَيِّدِ الْأَنْسَارِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
② کشتہ عشق رسول سیدنا بلال بن رباح رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ط

☆ سیدنا ابو عبد اللہ بلال حبشی رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ کا شمار دربار رسالت کے عظیم المرتبت صحابہ
کتابِ یقینِ الِاقْوَانِ میں ہوتا ہے۔ جن کا نام سننے ہی فرط محبت و ادب کے آنکھیں
تم آلود اور سرخم ہو جاتا ہے۔ آپ مکہ معظمہ میں اٹھائیس سال کی عمر شریف میں دامنِ رسول
سے منسلک ہوئے اور پھر سب کچھ بنا کر بیٹھے۔ آپ کشتہ عشق رسول تھے۔ اُمیر بن خلف
ازلی ابدی مشرک کے غلام تھے آپ پر وہ نیت سے ظلم و ستم کے ایسے بہاؤ توڑتا، قلم
میں سکت نہیں کہ لکھ سکے۔ سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے آپ کو خرید لیا اور
پیشِ حضور ﷺ کر دیا اور آپ ﷺ نے فرمایا اے صدیق اکبر! آپ نے
مجھے کنول نہ تیا کر میں بھی اس سوئے میں شریک ہوتا۔ یہ بلال کی عظمتِ شان کے لیے

طہ چچاں پر ازل کا قیامت کا دن جو ایک تریں وی ہوگا حضرت عثمانؓ کے سہم سے آپ کے قبرِ دندان سے
ایک ذرہ کچھ کا جس سے سارا میلان عشر نور و روشن ہو جائے گا۔ وہ حقیقت یہ سب نور حضور ﷺ کے نور سے ہیں۔

تھا پھر آپ آزادی کے بعد ہجرتِ حبشہ کی خدمت کے لیے تھکے ہو گئے۔
 دیکھو ہوائی لنگھ، سفر ہوا حاضر، مجلس وعظ ہوا میدانِ جنگ۔ عشقِ مصطفیٰ کا یہ عالم تھا
 اگلے وہ سراپا نیاز تھی تیری کسی کو دیکھتے دہنا ناز تھی تیری

ہجرت کے بعد حضرت مسک بن خنیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مہمان ہوئے اور
 آپ غزوہ بدر تا بؤک، تمام معرکۃ اسلام میں ہم رکاب بنوی رہے۔ آپ مؤذنِ رسول
 مؤذنِ کعبہ شریفہ کے عقب سے مشہور تھے شہرِ حبشہ کو آپ نے کعبۃ اللہ کی حجت
 پر آذان دی۔ عشقِ والوں کی ادائیں بھی انھی ہوتی ہیں۔ شمعِ رسالت کے پڑنے کعبہ
 والہانہ نثار ہو رہے تھے۔ حضور ﷺ طواف میں مشغول اور سیدنا بلال کعبۃ اللہ کی
 چھت پر آذان پڑھ رہے تھے۔ جدھر حضور طواف میں جاتے اُور یہی وہ اپنا رخ بھیج
 لیتے اور آذان پڑھتے سبحان اللہ کعبۃ اللہ تو قدموں کے نیچے بنے اور کعبہ کے کعبہ کی طرف
 رخ یہ تمام عشق ہے آپ مکتبِ عشق کے پڑنے اور گلزارِ اکھری ﷺ کے
 پھول تھے جن کی خوشبو سے دو عالم مٹھ نہیں اور ان کے ذکر سے دل چین پاتے
 ہیں کتنا پایا نامِ بلال پایا ہے۔ ”خدا رحمت کن ایں عاشقانِ پاکِ طہیست را“

ہرگز نیرود آئک ویش زندہ شد بعشق ثبت است بر میرید عالم دوام ما
 بعہدِ محمد است، خلافتِ فاروقی میں سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کہ
 قَدِمْ یَا سَیِّدَنَا بِلَالِی اے سیدنا بلال! ہمارے آگے آگے چلو۔ تم تو حیثیتِ الفردوس
 شبِ سحر کے دو لہجہ ﷺ کے آگے آگے چلتے ہو۔ وہاں اظہارِ غلامی تھا یہاں شانِ مولا

ہر کہ عاشق شد جمال ذات را اوست سید جملہ موجودات را
 ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں عرض کیا گیا حضرت بلال آذان میں
 قنطاریہ کی بجائے سی پڑھتے ہیں اور منافقین زبانِ طعن کھولتے ہیں لہذا کسی
 اور کو مقرر فرمائیں۔ چنانچہ ایک صحابی نے فجر کی آذان پڑھی تو آپ ایک کونہ میں
 گرہ لٹا بیٹھ گئے۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور عرض کیا یا رسول
 صل اللہ علیک وسلم کیا وجہ ہے آج مسجد بے آذان ہے فرمایا آذان تو ہو گئی عرض

۱۔ یہ شیعہ و فہرہ شیعہ ہیں۔ ۲۔ یعنی اذان والوں کو

کیا یا رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رتبہ قدوس فرماتا ہے اگر بلال نے آذان نہ دی تو میں قیامت تک سورج نہیں نکالوں گا۔ پھر آپ نے آذان پڑھی۔

○ فتح مکہ کے موقع پر حضرت بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی ایک عجیب شان تھی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرہ اقدس پر نظر پڑے زیارت سے عشق کی نذر میں طے کر رہے تھے۔ ”مصرف تلاوت ہے کعبہ میں بلال اُن کا“ منظر پیش نظر ہے یا اُن کو کہہ لیجئے۔ چودھویں کی شب میں مصرف تلاوت میں بلال کتنا روشن و بڑا عارض پہ ہے رُخ کے قریب

○ روز قیامت سیدنا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ حُشِّی اُوْشَی پر سوار آذان دیں گے تو تمام انبیاء بھی سر جھکا دیں گے اور تحمید و تعریف کے کلمات عرض کریں گے۔ ”خُذْ اَمْرَ الْکُبْرٰی“

☆ آپ بعد از وصال محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دمشق چلے گئے۔ ایک شب خواب میں سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت نمودی تو فرمایا بلال رَضِیَ اللہُ عَنْہُ ! ہمیں چھوڑ گئے اور پھر واپس الہیہ النورہ حاضر حضور ہو گئے۔ آپ مزار دمشق میں ہے۔ عاشق رسول کی بارگاہ میں بطور نذرانہ عقیدت اور سلام محبت پیش کرتا ہوں اور قبولیت کی اُمید رکھتا ہوں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْمَخْتَارِ فَاصْحَابَتِ
مِنْ قَوْمِهِ جَمِيعِ الْاَنْثَرَارِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم

⑤ خیر القایین خواجہ سعید ابن مہتاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ

☆ آپ قرشی، غزوئی، مدنی تھے۔ سید القایین لَطَفَ اللہُ بِہُمْ یَوْمَ الدِّیْنِ رَمِیْسُ الْبَیِّنِ، فقیہ الفقہاء تھے۔ جلیل القدر فقیہ صحابی سیدنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے علم فقہ کا دایرہ حصر پایا۔ با عظمت اولیاء اور آشنائے رموز تصوف و حقیقت تھے۔ آپ نے ساری زندگی حجاز رسول، ہمایلی محبوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں گزار دی

علمی دنیا حضرت بلال حبشی بنو نزار اُن کے تین بھائی تھے خثیف کی پچھت چارواہہ کہ پہلے سکونت پڑھتے پھر اُن کے کلمات طہیات پکارتے جنور سحر سحر کہتے تھے اور صحابہ کرام و محدث ملتے رہا تو خیر بقرہ کی یہ لفت خلافت عثمانیہ تک جاری رہی اور بعد کے شہر میں قبل اُن کی وفات و شریف پڑھا جاتا رہا۔ اس سنت کا زندہ کرنا اہل سنت کا حق ہے۔ ۱۷ ص ۱۷

آپ نے پچاس سال عشاء کے وقت سے فجر کی نماز ادا کی کہ قائم اللیل، صائم الذہر تھے۔ آپ ساری ساری رات درود و شریف پڑھتے رہتے اور اسی وظیفہ عالیہ سے ہی شگفت رکھا۔

☆ یزید پدید علیہ السلام کی تعلیم انور کے بعد زمان، شقاوت نشان واقعہ حرہ بخوار حبس کا تفصیلی ذکر طبائع سلیم کے بیٹے باعث کرامت ہو گا ان دنوں دار السلام المکتبۃ المنورہ میں آمدھی، کالے بادلوں کی گھاٹوں سے تاریکی چھا گئی کہ اوقات نماز کا پتہ کب تک نہیں چلتا تھا۔ فرماتے ہیں اس حادثہ فاجعہ کی بنا پر ہر طرف خوف ہراس اتنا تھا کہ میں روضہ اقدس میں پناہ گزین ہو گیا۔ آٹھ شبانہ روز میں روضہ اطہر سے آذان کی آواز سننا اور امام الامین علیہ السلام کی امتداد میں صحابہ عظام کے ساتھ باجماعت نماز ادا کرتا تھا۔ اللہ اللہ شانِ علما ان محضین۔

”یہ تھا الانبیاء و صحابہ کرام و فضلاء کا مشاہدہ برحق“

قول حکمت :- ۱۔ فرمایا ذکر اللہ حلال لیس فیہ حرام ذکر معنی اللہ حرام

لیس فیہ حلال۔ اللہ کو ذکر کرنا حرام نہیں اور غیر اللہ کو ذکر کرنا حرام ہے اس میں کوئی ملال نہیں۔

۲۔ ذکر اللہ میں نجات ہے اور ذکر رسول اللہ درود شریف میں غیرتی خیر برکت ہی برکت ہے۔

اللہ صلی علی سیدنا محمد و آلہ وسلم نورہ من نور الانوار

اشرق بشعاع نور الانوار و علی آلہ وصحبہ وسلم

⑥ امام اعظم سیدنا نعمان بن ثابت خراز رضی اللہ عنہ و آئینہ عطاء

☆ امام الامام کا شیف الغمہ، سرخ الامام سیدنا ابوحنیفہ علیہ الرحمۃ خیر المشرورین میں انصاف

الابین ہیں آپ نے سات سے زائد صحابہ کرام کی زیارت کی اور استفادہ کیا۔ حضرت

انس بن مالک، حضرت جابر بن عبد اللہ، حضرت عبد اللہ بن انس، حضرت عبد اللہ

ابن ابی آؤفی، عبد اللہ بن عمر، معتزل بن یسار، حضرت وارث بن اسحق رضی اللہ تعالیٰ عنہم و کثرت

○ فضول سند میں خواجہ محمد پارسا علیہ الرحمۃ نے تحریر کیا کہ امام اعظم کی سستی ایسے میں

علیہ اللہ علیہ العزیز نام عجم کو مشہور مسلمین وہ مشہور عظام و جمود کو سب کے تمام اعضاء پر جبرئیل

قلب محمدی صریح پاک و انصاف و انصاف ہے اپنے دل سے حق پرچہ کہ خودی قلب شریعت کی ترجمان ہے۔

اشارہ فرمایا ہے ایمان و اور شریعت قطبہ کے جسٹس فقہ حنفی کی حوت رجحان کو۔ برداشت اپنی اسرار

سید الامام علیہ السلام و انصاف سے خواب میں ایک ولی اللہ کے استفادہ پر فرمایا کہ مجھے علم و حنفیہ میں کوشش کرو۔ ۱۲۰

دین میں کیا تعصب دین اس وجہ سے کہ ساتھ عقل کر دیا تھا کہ اسے امام ابو حنیفہؒ کی بیعت میں
 یہ تعصب کہ حضرت انس بن مالکؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لب میں بھروسہ آبلہ محفوظ رہا
 جسے انہوں نے امام اعظم تک جب کہ وہ عالم عقلانیت میں تھے مقبول کر دیا۔
 ایک روایت الحدیث علیٰ مصدرا الصلوٰۃ و السلام میں فرمایا۔

من یرد الله به حنیفاً یقیمہ فی الدین ۛ
 جس سے اللہ تعالیٰ غیر کا ارادہ فرماتا ہے اسے
 دین کی سمجھ عطا فرماتا ہے۔

علم دین فقہ امت و فقیر حدیث
 ہر کہ خواہ غیر ازین اگر وہ حدیث
 اصل علوم قرآن و حدیث اور فقہ میں فقہ، کتاب سنت سے کوئی علیحدہ علم نہیں
 بلکہ فقہ دین کا نام فقہ ہے امام اعظم فقیر کامل علیہ السلام قرآن پاک اور حدیث پاک کو اپنی

علم امام ازاج میں جس طرح کے نصیب میں حشرہ علیہ السلام کا تعصب دین آیا وہ حافظ قرآن بنا اور عالم
 اجاد میں جس کو تعصب دین عطا فرمایا۔ وہ فقیر اعظم بن گیا۔ حضرت انس بن مالکؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ علم
 خاص کہ تعصب دین سے یہ حکمت تھی کہ عالم علوم الاولین و الآخرین محضر صادق میں تعصب علیہ الصلوٰۃ
 و السلام کو اعظم تعالیٰ علم تھا کہ یہ اس وقت تک زندہ رہے۔

علم یہ بخیر و احسن ہے۔ اَلْعِلْمُ رُتْبَةُ الْاَنْبِيَاءِ و اشراف علوم نبوت وہ علماء میں جو علوم علوم
 "شریعت" اور علوم براہین "طریقت" یعنی ہر دو علوم احکام و اسرار کے بدرجہ اتم حاصل ہوں جن کا
 خاص شریعت سے اشراف اور باطنی طریقت سے براہین میں یہاں پر علم سیدنا محمدؐ و سیدنا امام اعظمؒ
 جن کو ان کی پیدائش سے پہلے ہی نواز دیا گیا۔ بفرمان رب العرشین فی الصحابہ سیدنا ابوہریرہؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
 نے حضورؐ کے علم کے دو پائے پہنچے۔ ایک علم شریعت جو احادیث کی شکل میں ظاہر کیا اور دوسرے
 وہ علم ہے جو اگر ظاہر کر دے تو میری شاہ رگ کاٹ دے وہ علم اسرار ہے جس کا اظہار سیدنا غوث علیہ السلام
 شہداء بعد از ان کا لفظ علیہ السلام نے پہلے مشہور و معروف فقیر غوث میں علیہ السلام فرمایا ہے

وَلَوْ اَلْقَيْتُ سِرِّي فَوْقَ سَائِرِ الْخَلْقِ لَمْ يَكُنْ لِي سِرٌّ
 لَقَامَ بِفُتُوْرَةِ الْمَوْتِ فَكَانَتْ

وہ "سیر" جو میرے سیر میں ہے ہر اور سیرت پر فاضل دونوں ترجیح بخیر جائے اور سیرت مولیٰ تعالیٰ
 بہ علم

پرسور دو جہاں سرار جان و ایمان" و لفظ "سرور" سے

☆ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اتَّبَعَ الصَّدَاقَ وَالْشَّرْمَ مَاتَبَعَهُ الْمُصْطَفٰی عَلَیْہِ وَ عَلٰی
اٰلِہٖ الصَّلٰوٰتِ وَالتَّسْلِیْمٰتِ اَتَمُّہَا وَ اَکْمَلُہَا ط ۛ

ترجمہ: سلام ہو جس نے پیغمبر کے پیچھے اپنی جان و ایمان کی قربانی دی۔ اور اہل بیت کے سلام ہو جو ان کی تسلیمت کے ساتھ ہیں۔

اَحَدٌ ذِکْرُ نَعْمَانٍ لَّنَا اَنْ ذِکْرُہٗ هُوَ اَلْبَیْتُکَ مَا کَثُرَتْ یَتَقَوَّرُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ اَنْبِیَآئِکَ

وَ اٰلِہٖم اَوْلِیَآئِکَ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ صَحْبِہٖم وَ سَلِّمْ

④ سیدنا امام شافعی ابو عبد اللہ محمد بن اور ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما

☆ اربعہ ائمہ مجتہدین سے فقہ شافعی کے بانی اور امام ہیں اور حضور ﷺ کے ہر وقت حضورؐ تھے۔ شوافع مسک کی مناسبت کمالات و لائیت سے ہے۔ بناءً پر آپ کے مسک میں علماء شوافع تصد پر آہ فضیلت کی تصانیف حضور ﷺ کے فضائل و کمالات، غماہ و محاسن اور عجوبات پر سند کا درجہ رکھتی ہیں اور بارگاہِ ولایت میں محضف سے اپنی تاییدات مقبول ہیں۔ مقامِ محبت و ادب میں تو لاجواب ہیں اور آپ کے متقدّمین میں بکثرت اکیلا و ابدال جوتے ہیں۔

☆ حضور و انا گنج بخش رحمۃ اللہ نے کشف المحجوبت میں ایک بزرگ کا بیان تحریر کیا کہ ایک رات رسول کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا تو عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ کی حدیث پاک مجھے پہنچی ہے کہ زمین میں اللہ تعالیٰ کے اوتار، ابدال، اقطاب اور

علم الامم ائمہ اربعین میں ثابت ہوئے اللہ علیہا کا ذکر بار بار کرو کہ وہ کشتوری کی مانند ہے۔ جتنا بجھیرے گئے تانہی زیادہ خوش ہوئے ابدال وہ دل کال جوتا ہے جس کا ایک آن واحد میں مختلف مختلف مقامات پر حاضر ہوا محکم ہو اور یہ وصف ان کو بنا نسبت نبویؐ ہی ہے کہ حضور سرور کونین ﷺ "نفس نفیس لاکھوں بجہ کرڈوں اہلیوں کی قبضہ میں ایک ہی آن واحد میں حاضر و ناظر جوتے ہیں۔ حضرت قسب بیان رسولِ دل ابدال تھے۔ رہائش مصل میں لیکن انکی جہیں نہایت ہمیشہ آستانہ ربیب اللہ پر بچہ ریز رہتی اور وہ خود بارگاہِ رحمۃ فیاضین میں حاضر ہوتے جو ایک ہی وقت میں متعدد جگہوں پر بہت بڑی جگہ تھے اللہ تعالیٰ میری چیز پر قادر ہے اور اس کی قدرت سے کہ یہ سید نہیں ہے۔ اَلِیٰوَلِیُّتِ الْاَوَّلٰی اَوَّلًا

لی ہے۔ میں نے عرض کیا یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ان میں سے کسی کی زیارت کراؤ تو فرمایا اگر تم نے دیکھا ہے تو میرے، محمد بن ادریس "چند ناام شافعی" کو دیکھ لو۔

ابن حبان اصبحہانی علیہ رحمۃ رحمانی فرماتے ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کی زیارت کی عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام شافعی آپ کے مکتوم چا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اولاد پاک سے ہیں۔ ان کے ساتھ کیا اکرام ہو؟ فرمایا میں نے رب کریم سے دعا کی کہ دنیا میں اجلہ اولیاء ابدال آپ کے متقدمین سے ہوں اور رفیقیت آپ حساب کے پلئے نہ رکھے جائیں اور آپ کو وصال کے بعد خواب میں دیکھا گیا تو پوچھا رب کریم نے آپ کے ساتھ کیا سلوک کیا تو فرمایا مجھے اس درود پاک کی برکت سے بخش دیا اور بہشت میں دو لہا کی طرح لے جایا گیا اور محمد پر بلا لگنے سے مرقی اور باقوت بچھا دیا۔ جس طرح دو لہا پر کئے جاتے ہیں۔ درود شریف یہ ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُونَ
وَعَمِلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْعَامِلُونَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

⑧ سید المحدثین امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ط

☆ ۲۳۔ شوال المعظم ۱۹۴۲ء ہجری المشرقة بخارا میں پیدا ہوئے۔ آپ کی کتاب حدیث مستطاب "صحیح البخاری" جو آپ نے سولہ سال کے عرصہ میں مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں تالیف کی۔ آپ عالم طغولیت میں نابینا ہو گئے۔ والد ماجدہ نے رب کریم کی بارگاہ

علیہ تالیف صحیح البخاری شریف۔ آپ مکہ معظمہ میں حدیث پاک کھنے سے پہلے آپ زمرہ منسل کر کے مقام ابراہیم پر دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھتے اور ایک ایک حدیث پاک پر غور و خوض کر کے منورہ تیار کرتے۔ بعد ازاں وہ منورہ نے کریمہ علیہ صلیب کبریا علیہ افضل التمجید و الطیب الثناء کے حضور روضہ اقدس پر حاضر ہوتے اور "مصابین بقیق و کثیر حق" ریاض الجنۃ میں بیٹھ کر درود شریف پڑھتے اور مراقبہ میں، دوبارہ تصحیح کر کے منورہ ترتیب دیتے یوں مدنیہ المعظمہ کے حجاز میں بھیجے کہ چنانچہ مدینہ کی ہاندی میں بیاہرہ سے تحصیل بخاری شریف قربانی۔ بلکہ آئینہ مکہ معظمہ میں مقام ابراہیم پر نوافل اور منورہ

ہر جا کہ تو بگذری و برواری ہے گل روید و لاله روید اندر تہ و لے
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی فَدْرَةِ وَاٰلِهِ
 اَلْفَبَّ اَلْفَ مَرَّةً وَّعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

⑨ سیدہ رابعہ صدویہ لکھنویہ رحمہا اللہ رحمۃً وسیعۃً فی احوال الجنان ط

☆ مانی صاحب، ولایت کابل، بڑا نہ خیر العزول میں فقر و سلوک کے اس مقام پر فائز المرام
 تھیں جس کا اعلیٰ تحریر اور اندازہ تقریر میں لانا بصد شکل ہے۔ "مقام حال کو قال، بیچارہ
 کیا بیان کرے سیدہ رابعہ اپنے والد ماجد کی چوتھی اولاد ہونے کی وجہ سے اس نام سے
 موسوم ہوئیں آپ کے والد ماجد نہایت عسرت کی زندگی گزارتے، فاقہ کا یہ عالم تھا
 کہ رات آپ پیدا ہوئیں گھر میں چراغ کے تلے تیل ٹپک نہ تھا۔ آپ کے والد ماجد مسجد
 میں مصروف عبادت تھے اچانک میند نے غلبہ کیا اور پھر قسمت کا ستارہ طلوع ہوا۔
 مشورۃً والد ماجد کی زیارت سے مشرف ہوئے آپ رحمہ اللہ نے فرمایا۔ اے عبد اللہ
 یہ رات مبارک ہو۔ قیامت کے روز اس کی شفاعت سے ستر ہزار میرے آہستہ جنت
 میں داخل ہوں گے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ط

☆ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ میں بیت المقدس سے مصر کی جانب
 آ رہا تھا۔ راہ میں ایک شخص کو آتے دیکھا تو خیال کیا اس سے کچھ پوچھنا چاہیئے جب
 وہ قریب آیا تو دیکھا کہ ایک ضعیف العمر مانی ہاتھ میں لالھی لئے تشریف لارہی ہیں اور شہین
 و جبر پہنے ہوئے ہیں میں نے پوچھا میں آئین کہاں سے آ رہی ہو؟ قَالَتْ فرمایا میں اللہ
 اللہ شجاعت کی طرف سے ہیں نے کہا الی آئین کہاں کا قصد ہے قَالَتْ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ
 نہ بختا نیکی طرف۔ کتابا کمال کلام جو شریعت کا منہز اور تصوف کے موتیوں کا ہار ہے۔

☆ انسانی زندگی کا سفر اللہ شجاعت تو نکالی سے شروع ہوتا ہے وَ اَنَّا اِلٰی رَبِّکَ الْبَٰتِلُونَ اس سفر کی انتہا
 میں نہ بختا نہ تو نکالی ملک ہے۔ سچے کلام الملوک، فوک الکلام، شہنشاہوں کا کلام، کلاموں کا
 و شاہ کا کلام ہے۔ کتنی سادگی سے انسانی زندگی کا مقصد بیان فرمایا۔ سفرِ عمری دنیا کرتے لیے ہے
 نہ کہ دنیا کے لیے کیا جہاد چاہئے، کیا کام تھا کہ اس کے لیے جہاد کرے۔

ایک مرتبہ حضرت یونسؑ کو اپنی قوم نے گمراہ کر دیا تھا۔ انہوں نے بارہا بھی دعا کی مگر کچھ
استقبال کے لیے آیا تو مانی صاحبہ نے نگاہ اٹھائی تو فرمایا: یہاں حضور رب البیت پیش
ہے نہ کہ ربیت العقیق، اتنے دشوار گزار کذابے سفر میں کھن قبیح عیسیٰؑ سے گمراہ نہیں
گمراہے کہ دیکھنے آئی ہوں۔ کرامت دکھانے نہیں۔ کریم کو دیکھنے آئی ہوں۔
☆ امام اجل مفتی ثقلین ابوالبرکات عبداللہ نسفیؒ ذکر مختارہ میں فرماتے ہیں۔

حَقُّ السَّادَةِ عَلَى سَبِيلِ الْكَرَامَةِ | یہ عرقِ حادث "کرامت" ولی کے لیے جائز
لِاجْلِ الْوِلَايَةِ جَائِزٌ عِنْدَ أَهْلِ | ہے زوالِ سنت و جماعت
السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ ط | کرامتِ ولی کی روایت کی دلیل و ملامت ہے اللہ

○ آپ اولیاءِ مہقرین سے تھیں جن کی عبادت کا نشا یخت لذاتہ تعالیٰ کے سوا اور کچھ
نہیں ہوتا۔ نہ خوف و نہ رخ نہ طمع جنت اُن کا خوف و نہ رخ نہیں وجہ کہ اُس کے غضب
اور ناراضگی کا عمل ہے اور جنت سے طمع نہیں وجہ کہ وہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا کا عمل
ہے۔ جس سے وہ جنت میں ہمیشہ دیدار الہی اور مشاہدہ حق میں رہیں گے۔

عاشقِ دائمِ تعادوستِ میدارِ دوست | درخم و راحتِ رضائے دوستِ میدارِ دوست
وعدہ دیدارِ چوں درجنت آمد لا جرم | عاشقانِ جنت برائے دوستِ میدارِ دوست

وصالِ مبارک :- آپ کے سر ملنے اکابر اولیاء کا بھرست تھا جو دعا کے
لئے حاضر خدمت ہونے تھے۔ اُن سے فرمایا اب چلے جاؤ۔ نبی اکرم ﷺ صحابہ کرام
تشریف لے رہے ہیں۔ اور پھر درود شریف پڑھنے میں مشغول ہو گئیں۔ تو اتنے میں اُلفِ غیب
سے آواز آئی یَا أَيُّهَا النَّفْسُ الطَّيِّبَةُ ﴿١﴾ ارجعِیْ اِلَی رَبِّکِ وَاصْبِرِ ﴿٢﴾

علیٰ مومن کی حرمت اکبرہ اللہ کی حرمت سے زیادہ ہے اور کہ غیظ و غم و لالہ بارگاہِ عزت و جلال
اور گردانِ سرکارِ رسالت علیہ و آلہ و سلم و الشیخات و الشیخات کا استقبال اور طواف کرنا اور فیض
ہے اور عوام انکس کو دیتا ہے۔ علامہ زکریا نعیمیؒ نے بیان فرمایا کہ اس کی تصریح نہیں کی ہے۔
علیٰ پتہ سورۃ الفہریت کہ یہ ہوتا ہوا ہے نفسِ سکینہ! او اہم جولو اپنے رب کی طرف اس حال میں کہ اس
سے انہی اور وہ تھے راضی ہیں شامل ہو جاؤ میرے خاص بندوں میں اور داخل ہو جاؤ میری جنت میں۔

وہ سبب مشایخ فرما کر کہ تو آپ داخل جی ہو چکی تھیں " انا اللہ وانا الیہ راجعون "

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِينِ

الظَّاهِرِ الْمُنْظَرِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

① قدوة السالكين، زبدة العارفين، خزانة الكاملين، شذوذاً لمسلمين من طلبة العلوم الفقهية والحقائق

السيد علی محذوم مجبوری المعروف بالانج بخش قدس سرہ لایزالہ فی جنتہ وکرامتہ

تذکرہ سال ششم

مخمس بخش فیض عالم منظر نور خدا ناقصاں را پر کمال کا طلال را را ہنما

ملک افغانستان کے مشہور شہر غزنی سے بھگت غزنوی لاہور شہر کو عروس البلاد الاولیاء

کے شرف سے مشرف فرمایا۔ طریقت میں آپ کا سلسلہ عالیہ ضعیفہ ہے۔ ایک روز مرشد

کامل شیخ ابو الفضل حسین رحمۃ اللہ علیہ نے حکم فرمایا تم لاہور جا کر تبلیغ دین اسلام کرو۔ عرض کیا۔

وہاں تو میرے پر بھائی سید میرا حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ موجود ہیں تو آپ خاموش ہو گئے۔

پھر ثانیاً حکم فرمایا تو حسب مرشد اہل کے حکم پر حذو بلاد الاولیاء لاہور میں وارد ہوئے

تو ایک جنازہ دیکھا جس کے ساتھ بہت بڑا اثر وحام ہے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ یہ جنازہ

سید میرا حسین زنجانی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے تو اس وقت آپ پر اپنے پیر و مرشد کے فرمان کی

حکمت کا راز کھلا۔ آپ مذہباً حنفی مشرباً جعتدی اور رباً نجیب الطریقین سید حسنی حسینی میں

آپ کو سیدنا امام عظیم ثمان بن ثابت رحمۃ اللہ علیہ سے خاص عقیدت تھی۔

خواب مبارک اور عظمت سیدنا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ " کتب الجوبہ "

☆ میں ملک شام میں ایک دفعہ سیدنا بلال رحمۃ اللہ علیہ مؤذن کعبہ، عاشق رسول

کے مزار اقدس کے سر ہانے سو گیا۔ خواب دیکھا کہ میں مکہ معظمہ میں حاضر ہوں اور رسول پاک

صلی اللہ علیہ وسلم باب بنی شیبہ سے کعبۃ اللہ کے اندر داخل ہو رہے ہیں۔ اور ایک مسنن

آدمی کو گود میں اٹھائے ہوئے ہیں۔ میں ادب سے ڈرتا ہوا حضور والا میں چنبچا۔ پائے

اقدس کو بوسہ دیا اور دل میں سوچنے لگا کہ یہ عمر سیدہ کون ہے؟ اتنے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم

پر میرا خیال قلب منکشف ہوا اور ارشاد فرمایا " تیرا اور تیری قوم کا امام ہے ابو حنیفہ "

۔ ولادت ۸۰۰ھ بمطابق ۵۰۰ھ اپر مبارک آباد ضلع جرقا " رحمۃ اللہ علیہ العالیہ "

جس پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔ اس خواب سے بچنا اپنے اور اپنی قوم کے حق میں رُوح پرور اُمیدیں بندھ گئیں اور یہ حقیقت بھی واضح ہو گئی کہ امام ابوحنیفہؒ لوگوں سے ہیں۔ جو اپنی صفات ذاتی سے غانی ہو چکے ہیں اور احکام شرع کے سنے باقی ہیں۔ اس لئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی شرع اور سیرت کے حامل تھے اگرچہ انہیں ذاتِ خود چلتے یا اپنے پاؤں پر کھڑا دیکھتا تو معلوم ہوتا کہ باقی الصفات ہیں اور باقی الصفات کے لئے خطا و ثواب کا امکان ہے لیکن چونکہ انھیں حضور ﷺ کی گود میں دیکھا لہذا معلوم ہوا کہ ان کا وجود ذاتی فنا ہو چکا ہے اور ان کا وجود حقیقی قائم ہے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے وجود سے قائم ہے۔ چونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی طرح کی خطا کا امکان ہی نہیں۔ لہذا جس کا وجود آپ کی ذات میں فنا ہو چکا ہے۔ وہ بھی امکانِ خطا سے پاک ہے لے۔ ”انتہی کا انداز تشریف فرما“

○ آپ درود شریف صلوة شریفنا معائب و الآلام سے بچنے کے لئے ارشاد فرماتے
 السلام لے دو منداں راہم محج مجمل کار ت معائب خیر الام
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدَتِنَا مُحَمَّدٍ الرَّسُولِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ
 الظَّاهِرِ الْمُنْتَهَى وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

☆ سلسلہ عالیہ قادریہ کے سربراہ اور بانی، نجیب الطرفین سید، شمس شاہ یقینا وہ قطب
الاقطاب تھے۔ غوث الاولیاء ابوالکلام کے فیض سے تمام سلسلہ ہائے طریقت قدس اللہ
عز وجل انرا رحمہ مستفیض ہیں۔ یہ مقام صرف آپ ہی کے لئے مختص ہے۔

خوش اعظم در میان اولیاء چون محمد در میان انبیاء . من و علیہ السلام
ابو الحسن السید نور الدین علی شافعی قدسی سرہ العالی نے مجھے الاسرار شریف میں ارقام فرمایا۔

[illegible]

حالت بیداری زیادت کی تو آپ نے فرمایا تھا کہ میں نے فرمایا تھا وہ غلیظ نہیں کئے ہر شخص
کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں بھی اور اہل بقاء و نفع عربی - میں عربی میں وہ غلیظ کیے
کہوں - آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھے کہوں - میں نے منہ کھولا تو سرکارِ مدنیہ فرمایا
نے سات بار اپنا ثواب دیکھ میرے منہ میں ڈالا

سُبْحَانَ اللَّهِ اِنِّي كَهِيدٌ مَدْحُ الْاِيْمَانِ اور عَلِيٌّ كَرِيْمٌ قَاسِمُ الْفَيْضَانِ نے کس پانچ سالہ سے
نوازا "مَنْ كَانَتْ لَيْلَةُ الْاِسْتِغْفَارِ كَثُرَ اَزْوَاجُ لَكَوْنِ كَا مَجْمَعٍ جُتُوَا اور آپ قرآنِ عَرِیْث
سے فِیض و بَیغ عربی میں حکمتیں اور اسرار بیان فرماتے اور ہزار با علماء و مشائخ آپ کے
مَدْح و فَلَاح قلم بند کرتے " اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ سَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ وَ اَلَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَہِ

عالمہ جن کو عالمِ ارفع، روز الست سرکار و معلم، شیخ الاسلام کا نائب دیکھ عطا ہوا جو وہ حافظ قرآن بنوائے اور
حافظ قرآن کے سینہ میں شہرِ نبوت لگا ہوئی ہے۔ سید میکاش علیہ السلام کے نورانی پروں پر پورا قرآن کھانڈا ہے۔ انھوں
نے تعیل امر ربی میں مسک پہلے حضرت آدم علیہ السلام کو سمجھ کر کیا تھا اور عظیم بکا لیا۔ جس سے مرثہ پایا۔
عالمہ ایک روایت میں ہے کہ نحن بشر ذلیلنا من خلق الله تعالى وقصير بين يديه صلواته واسمائى : ہمارے
ضمیر کی ہنسا اساتذہ الٰہیہ پر کشمکش و شام نازل ہوں گی ۔ دو جہاں میں غلبتیں پا جاؤ گے۔ حق یکتا وغنیہ استغفر اللہ عنہما

☆ آپ جناب غوث پاک فرماتے ہیں۔ حلیہ کفہ ہلکا ورم المساجد والصلوة علی
 النبی تم پر لازم پکڑو مساجد کو اور درود شریف کو آپ فرمودہ درود شریف یہ ہے
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَعَلَىٰ آلِهِ
 وَآلِهِ وَسَلَّمَ وَصَلِّ عَلَىٰ آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

⑫ خواجہ خواجگان السید محمد رضی اللہ عنہم باقی باللہ نقشبندی دہلوی بركة اللہ تعالیٰ

☆ آپ کا اسم گرامی محمد اور لقب غانی فی اللہ باقی باللہ، کابل "افغانستان" کے
 شہر آفاق اولیاء کاملین سے ہیں والدہ ماجدہ کی دعاؤں سے تکمیل ولایت کے اسباب
 ملتے ہوئے۔ آپ نے کئی ایک اولیاء معصومین سے حصول فیض کیا آخر کار مگر خواجہ اکمل نقشبندی
 کی نظر توجہ پڑی تو نسبت نقشبندی کی تکمیل فرمائی۔ اسی سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے آپ چلتے
 دکتے چاند ہیں جن کی روشنی سے سارا عالم اسلام نور عرفان سے مزیں ہے۔

☆ حضور ﷺ کے اشارہ سے دہلی وارد ہوئے اور کسی کے منتظر ہو کر بیٹھ گئے۔
 فرماتے ہیں خواب میں ایک بزرگ طلحی میرے ہاتھ پر آ بیٹھا اور وہ مجھے چوکاٹے
 رہا ہے۔ اُس کی تعبیر یہ فرمائی۔ جو شاہباز لاہوتی میرے پاس پہنچے گا اگرچہ بظاہر ٹرید ہو
 گا لیکن مجھے بھی اس سے فیض پہنچے گا۔ دریں اثنا امام ربانی الشیخ احمد سرہندی قدس سرہ کا ط
 حازم حریم شریفین ہوئے تو دہلی شریف میں اپنے ایک دوست کے ہاں شہرے تو اُس
 نے کہا یہاں ایک اللہ والے ہیں چلو اُن کی زیارت کریں جب وہاں پہنچے تو آپ تھکے لکڑے
 ہو گئے اور فی البدیہہ فرمایا ہے

مے گذشتہ زخم آسودہ کہ ناگاہ زخمیں
 عالم آشوب نگاہے سر راہم گرفت
 تو پھر آپ انھیں کے ہو کر رہ گئے۔ فرماتے ہیں۔

اُن نسبت را کہ از رسول اللہ ﷺ
 یافتہ بود امانتاً سلمان فارسی درمنبر نشین رسیدن
 حضرت محمد اکث ثانی یافتہ۔
 یعنی وہ نسبت جو رسول اللہ ﷺ کے حالات
 نبوت کا اچھا نمونہ تھی وہ بر اسطریقہ تسلیم فرمائی
 حضرت محمد اکث ثانی پر ظاہر ہوئی۔

نہ جو کا اور ناجانی نہ کر۔ شہداء ائمہ کی بیعت۔ سالانہ عید کے دن اجتماع کر گیا۔

قبلہ ارباب معنی، کثیر اصحاب دین
 غوث اعظم عروۃ الثقلین زریب الطلین
 ہر کہ آئید بر مزارش از سر حدی و صفای
 باد نازل رحمت رسولان رتبہ الطلین
 قطب ارشاد جہاں ہم معنی حق یقین
 حاجتش گرد و را ہم مقصد دنیا و دین
 بر محمد خواجہ باقی زاو سبب تقبیل

○ حاضر الدین شہر علی مارواۃ اللہ خواجہ محمد باقی باللہ صاحب مکتبہ ۲۵ جمادی الثانیہ
 ۱۲۸۵ ہجری القدرہ کا طائر روح بائل پر از اعلیٰ علین ہوا۔ اور اعلیٰ کماہ گوہر تابناک نقشب
 روشن چراغ دہلی میں آسودہ لحد ہو گیا اور لاکھوں چراغ ایسانی جلائیے۔ بجز ولایت کے دوا
 موتی "صاحبزادے" علوم شریعت و طریقت کے جمع البحرین تھے۔ آپ کے
 اوراد و وظائف ذکر کئی اہم ذات اور مجددت درود شریف و درود بان رہتا۔
 اگر گیتی سراسر باد گیر و چراغ مقبال ہرگز نمیر و

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً اَبْتِغَاءَ
 لِمَرْضَاةِ اللّٰهِ وَعَلٰی آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَامًا

☆ ۱۱۱) امام ربانی قیوم نہانی محبوب انی سرکار مجدد الف ثانی شیخ احمد نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ
 نبی فاروقی اور نسبتاً نقشبندی آپ کی ولادت باسعادت ۱۴ شوال ۹۳۱ بمطعم سنہ ہجری
 القدرہ جمعۃ المبارک کو سرہند شریف ہوئی۔ آپ کا نام شیخ کریم علیہ السلام کے اسم پاک "احمد"
 پر رکھا گیا آپ کے والد ماجد شیخ عبد الاحد فاروقی حشیشی علیہ السلام کا بیٹا بزرگ
 تھے جن کی تصوف کے رموز و نکات اور اشارات و کنایات پر گہری نظر تھی اور ذرہ بھر بھی
 شریعت عرفاء کے خلاف واقع نہ ہوا۔

مُرشِدِ کَامِل سے ملاقات اور حصول فیض :- سترہ برس کی عمر شریف میں علوم دینیہ
 کی تکمیل کے بعد عازم حرمین شریفین ہوئے کہ حج بیت اللہ اور زیارت روضہ رسول اللہ ﷺ
 کا مدت مدید سے شوق تھا۔ دہلی میں قیام کے دوران خواجہ باقی باللہ علیہ السلام سے ملاقات

بیان کم از کم چھتر یا ایک ماہ سے پاس رہو۔ آپ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے فیض سے مستفیض
 ہوئے۔ یہ طریقہ نقشبندیہ مجددیہ بنسبت خیر البشر عبد الغنی و امت کے تمام سلسلوں کا جامع
 ہے۔ مجدد اعظم، مراد رسول فاروق اعظم رحمہ اللہ کی طرح اپنے مرشد اکمل کی مراد تھے۔
 مجدد الکف ثانی کا مفہوم ہے۔ مجدد الکف ثانی کا معنی ہے۔ دوسرے ہزار کا مجدد ،
 ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد ہوتا ہے۔ لیکن یاد رہے مجدد صدی اور ہوتا ہے اور مجدد
 الکف اور جو فرق سو اور ہزار میں ہے وہی فرق مجدد صدی اور مجدد الکف میں ہے بلکہ درجات
 مقامات کے لحاظ سے برتر اور آپس میں کل نحوۃ نائب نائب رسول اور واسطہ فیضان الہی ہیں
 اور مجدد الکف ثانی کا مطلب یہ ہے کہ ان ہزار سالوں میں جو فیض اور برکات امت کو
 پہنچتی ہیں انہی کے ترشح سے ملتی ہیں۔ اگرچہ زمانہ میں قطب ، غوث ، اوتاد ، اختیار
 موجود ہوں۔ لا ذالک ذوہ شمس اخلاص اللہ ط

○ اجملہ اولیاء نقشبندیہ مجددیہ تمام وظائف سے افضل و اعلیٰ ذکر خفی اللہ او ذرہ و شریف
 کو قرار دیا ہے اور فرمایا درود شریف حضری درود شریف نقشبندی ہے۔ اور وہ یہ ہے۔
 ” صلی اللہ علی حبیبہ محمد علیہ وسلم “

☆ آپ کی تصنیف لطیف کتاب مشتطاب ، مکتوبات امام ربانی ، کتب تصوف
 میں بہت بلند و چمکتی ہے جس میں آپ کی مجددانہ شان اور طریقت میں مجددانہ مقام واضح
 ہے آپ طریقت میں درجہ امامت اور مقام اجتہاد پر فائز الزام تھے۔ اس کے بعد علوم خصوصاً

علم ہزار سال کے بعد اولو العزم لمرسل نبوت کرنے کی سلفیت الیہ کے مطابق حضور شہداء الرحمن علیہ السلام کے وصالی
 کے ہزار سال بعد مجدد الکف ثانی کی آمد فرمائی ہے تو انھوں نے اپنے وقت میں وہ کام کیا جو اولو العزم لمرسل اپنے وقت
 میں کیا کرتے۔ نبوت اصل ہے اور تجدید اس کا ثانی۔ جتنا فرق نبی اور اولو العزم لمرسل میں ہوتا ہے۔ اتنا فرق مجددانہ
 اور مجدد الکف میں ہے۔ لہذا امت میں کشور و ولایت کے شہنشاہ و شیخ اکبر محبوب نبیانی حضرت مجدد الکف ثانی ہیں۔
 وزیر اعلیٰ مجددانہ وقت اور انھوں نے علماء ہم عصر ان کے زمانہ نے اس میں بہت تھوکر کھائی۔ انھوں نے آپ کو مجدد
 صدی کہا، کھانا اور کھجور اٹکی کی گئی تھی اور کوہ باغی کا تین شہت ہے۔ از غم و غایت اللہ نقشبندی مجددی علیہ السلام



کی طرف سے تھے۔ عقائد کے متعلق فرمایا۔ عقائد اہل سنت و جماعت ہی روز قیامت باعث نجات ہونگے اور دیگر فرقہ ہائے ضلالت و باطل محض زوال ہونگے۔ ان فرقہ ہائے ضلالت کو بدعتیوں میں شمار کیا اور ایسے مترجموں پر تنبیہ فرمادی اور جدید مترجموں سے بچنے کی تاکید کرتے ہوئے فرمایا۔

○ غلو میکہ از کتاب وسنت استفاد اند
 ہماں معتبر اند کہ این بزرگواراں از کتاب
 سنت اخذ کردہ اند و فہمیدہ . زیرا کہ
 بر معتقد عقائد فارسدہ خود را اخذ سے
 کند . پس ہر محسنی از معانی مفہوم معتبر نہا شد

○ دہی علوم معتبر ہیں جو قرآن و سنت سے مستفاد ہیں۔
 جو ان بزرگوں اہل سنت و جماعت نے قرآن و
 سنت سے اخذ کئے اور سمجھے کیونکہ ہر بدعتی اپنے
 عقائد فارسدہ سے اخذ کرتا ہے۔ ان کے فہم کے
 معانی کا کوئی اعتبار نہیں ہے

از خدا خواہیم توفیق ادب
 دینی کارنامے۔ اکبر خلیفہ بادشاہ نے دین الہی ایجاد کیا۔ جس میں شیخ مبارک غیر متعلقہ
 کے بیٹوں ابو الفضل اور فیضی کے علاوہ عقائد تھے۔ آپ نے اُس کو پارہ پارہ کر دیا اور
 بادشاہ بھی اپنے انجام بد کو پہنچا۔ اُس کے بعد آنے والے جانشین کو رب کریم نے ہدایت
 فرمائی، جہانگیر، شاہ جہان اور اورنگ زیب عالمگیر پر آپ ہی کے فیض کا رنگ تھا۔

۲۔ حضور ﷺ کے دین حدیثی کی تجدید فرما کر سنت پاک کو زندہ فرمایا اور بدعات کا
 قلع قمع کیا۔ آپ کا سلسلہ حوالہ نقشبندیہ کا ہر فرد سنت مصلیٰ ﷺ کا نمونہ اور تصویر
 ہے اور یہ رنگ سب پر نمایاں ہے۔ آپ کا طریقہ نہایت ہی پسندیدہ، صحیح، مستقیم،
 مستحسن اور افضل و اعلیٰ ہے۔ جس سے دور خلافت راشدہ کی غمش برپا آتی ہے۔

حلہ بدعتی سے مراد ہے بدعتیہ لوگ جنہوں نے اپنے ہوائے نفس سے نئے نئے عقیدے گھڑائے۔ غریب
 نواصب، روافض، غیر تقلید واتباعیہ وغیرہ۔ من قرآن القرآن یدرأہم فلیستوا مقلدین الشارح
 ☆ آج کل ہرگز کوئی تفسیر یا رائہ لکھ رہا ہے اور اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا رہا ہے جن کے ترجمہ میں غلطی نہ ہوتی
 ہے نہ شان محمدی عزوجل ﷺ بلکہ متعین شائع آتی ہے۔ ایسی تقابیر کا مطالعہ کرنا گمراہی کے
 ترجمہ کے لئے مجرہ محکوم کا جانتا ضروری ہے۔ صرف، نحو، معانی، بیرونی، عربی، فارسی و حساب، کلام
 تصرف، فقہ، حدیث، لغت۔ یہاں ہر دو احوال عقائد کے متعلق ہوتے ہیں۔ فقہ، حدیث، لغت، صرف، کلام

۲۔ نظریہ وحدۃ الوجود "ہمراؤست" کی زبردست تردید فرمائی عقیدہ وحدۃ الشہود "ہمراؤست" کی ترویج فرمائی۔ اب اسی عقیدہ سے انوار ولایت کھٹکتے ہیں۔

خصائص :- آپ کے خصائص اور کمالات بے حد وحکم ہیں۔ تاہم چند کمالات پر غور فرمائیے کہ آپ کے لئے باعث برکت ، اور میرے لئے باعث صداقت ہوا گا ۔
 ☆ آپ کے بدن پاک میں نبی کریم ﷺ کے جسم اطہر کا خیر بطور تبرک رکھا گیا۔
 ☆ آپ کو بشارت ملی کہ جو علوم آپ نے تحریر کیے ۔ وہ سب ہماری طرف سے ہیں۔
 ان میں خطا کا امکان نہیں۔ اور یہی عقائد و مسائل روز شمار باعث نجات ہوں گے۔
 ☆ حضور پر نور شافع رحمۃ اللہ علیہ نے بشارت دی کہ قیامت کے روز آپ کو حج شفاعت دیا جائے گا۔ جس سے ہزار بار حج بیت اللہ و کعبہ میں جانیں گے۔
 ☆ آپ کے انوار اور فیضان بتا باعث مصطفیٰ ، شہادت پاک سے ظاہر ہونگے ۔

علم شہادت و حقیقت ہر لحاظ سے شالی بصری و سمعی و ذہنی و عقلی و ارادی و ایمانی و اخلاقی و فاضلی و قدوسی و انوارانی کو جانب الہی سے علم تشاہدات سے دانش و عطا ہوا اور تعلقات ترقائی کے سرادھی میں شگفتہ ہوئے اور جانب سائنات سے عشق و میناصب امت اور علم کلام میں مرتبہ اجتہاد اور سند قبولیت عطا ہوئی۔ آپ کے جملہ تحریر کردہ مسائل و عقائد رسول مقبول ﷺ کی بارگاہ عالیہ سے مشور شدہ اور مشیل ہیں عقائد و مسائل ۱۔ وحدۃ الوجود ، چاروں خصوصیات کی غلط تلوویحات و تعبیرات سے گراہی بھین گئی۔ آپ نے مشاہد حق سے اس کا رد کیا اور وحدۃ الشہود کا نظریہ پیش کر کے کشتی امت کو گراہی سے بچایا۔

۲۔ شیخ عبد الباقی مینی کا قول "حق بیکانہ و حقانی عالم الغیب نہیں" گوش گذار ہوا تو فاضل جلال چکا اور پر زور انداز میں ترویج کر کے فرمایا کہ ان مسائل کا تامل خواہ شیخ کبیر مینی ہو یا شیخ اکبر شری ۔ یہاں کوٹھری عقائد و انحرافات اسلام کا کلام درکار ہے۔ نہ کہ حق الدین عربی کا۔ یہیں کلام الہی کی نص چاہیے نہ کہ نفوس حکم کا نص اور مزاج و فرمایا کہ یہیں نعمات اللہ نے نعمات کئی سے بے نیاز کر دیا ہے۔

☆ خواہ مخواہ کلامی انہندی و تجردی خلیفہ اہل حضرت مجدد الف ثانی علیہ السلام نے تبارک العالیین میں ارتقام دیا۔ مجدد الف ثانی علیہ السلام نے شیخ اکبر کو بھی اور محبت سے سوا کہ تھے اور دلت تھے شیخ محمد الدین آبی عربی نے ترقیوں سے بھی۔ لیکن ان کے بعض مسائل حق کے خلاف ہیں چونکہ یہ خطا کتب سے ہے لہذا اس پر تلافی نہیں ہو اس میں خطا اجتہادی کے رنگ ہیں اور ثواب کا احتمال ہے ۔ ۳۔ انہندی کے بعض کتب میں خیر و فاضل ہیں جن پر اور فضیلت خلاف کی ترتیب کے لحاظ سے ہے۔ مثلاً میں نے اس کا حکم کیا کہ انہندی کے بعض کتب میں



سیرے طریقہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ قدس اللہ تعالیٰ وجہہ الافتاح میں تاقیاست
باوسیله و بلا وسیله داخل ہونے والوں کے نام و نسب اور مولد و مکین وغیرہ مجھے
بتلا دیئے گئے۔ ان کی بخشش کیلئے دعا کی اور مجھے قبولیت دعا کی بشارت ملی۔

○ رب کریم نے جس مقصد اعلیٰ کے لیے آپ کی تخلیق فرما کر دنیا میں بھیجا۔ اس مقصد کے
پورا ہونے پر رب کریم نے بڑے سنگ ۲۸ صغیر المظفر سلسلہ نبوی اللہ عز و جل کی تالیف و تصنیف
ثانی الشیخ احمد نقشبندی مجددی قدس سرہ و رحمہ اللہ کا ذکر فرمایا کہ کذا ذکر فی جہد علیہ و آخراً
جلیلیؑ کا شروہ بنا کر اپنے پاس جنت الفردوس میں بلایا۔ ہر سال آپ کا عرس مبارک
سرہند شریف میں عجیب شان، شان فیضان شہادت اور سفر و انداز میں منعقد ہوتا ہے۔
الہی عاقبت محمود گرواں بحق شہنشاہ نقشبندیاں

بقیہ حاشیہ

تمام شہزادہ نعلیقت سے مراد ہے اس کا ممد آئیک بھی مرہض اور باطن کا نصیب ہے اور یہاں تاوارک کو
بھی من نصیبہ یعقوب خرم و مہر کی وعدہ تائی۔ ۳۰۰ فرمایا ہمارا طریقہ، طریقہ مصلحتوں ہے اور اس سلسلہ
حاجہ کو سلسلہ رسولیہ اور سلسلہ جدیہ بھی کہا جاتا ہے۔ یہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ ایصال الی الخلق میں سب
سے افضل، اقرب و اسہل ہے۔ اللہ اللہ! اس کی فیضیت اور عظمت کا کیا کہنا جس کی ابتدا دینا ابوبکر صدیق
اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ بعد الانبیاء تمام نبی آدم سے افضل ہیں۔ اور جو کالات فکری "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ
" سے کائنات متعین ہیں۔ جن کو گواہ نبوت نے ماصیبت اللہ فی صدیقی الا فکرتہ
فی صدیقی آپ کی مدد میں سب کچھ تبدیل ویا اور واسطہ فیضان الہی بنا دیا جس سلسلہ کے وسط میں ۱۔ سرکار الہند
محمد بہاؤ الدین والملت نقشبند بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں۔ جنہوں نے سید الشہداء و ائمہ الزما سلام اللہ علیہم کے
کے وسیع بنائے سرحد و ہر دہاک۔ رحمت الہی موزن ہوئی اور اہام فرمایا ہے محمد اسم نے جسے وہ طریقہ عنایت فرمایا
جو میرے محبوب "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ" اور صحابہ کا تھا۔ ۲۔ امام زکیٰ حضرت مجدد اکف ثانی محبوب بخانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ہیں کی ذات ستورہ صفات ائمت میں تاسم تمام اولو العزم و سلسلے کے جو۔ جو مجمع الحریین طریقت و برقیات کو کیا کرنے
وادیہ نسبت صدیقی اور نسبت مرقصی ہر دو کے ہر دو اور آخری ان سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے نام و مولد و مکین وغیرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہوں۔ جن کا آمد کی بشارت اور عظمت شان عظیم العجب "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ" نے کار فرمائی جو۔ ۳۔ سید الشہداء
کبریٰ مجتہد و جامع علما ہوئی ہیں جس سے۔ آسمان۔ بخانی۔ ذاتی۔ کامل اکیا و مجتہدیت آسمان تک ہی پہنچے ہیں اور صفاتی
اکمل کو کیا کہ نصیب ہے لیکن ذاتی طہارت اعمال تمام ائمت کے "وَاللّٰهُ اَعْلَمُ" کے لیے مخصوص ہے اور ہر امر سلسلہ
کر قبولیت و طہارت اور مجتہدیت، سلسلے مجدد اکف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے امت خیر اکیا و ائمت میں
کسی اور کے ساتھ نہیں آئی۔ "افقہ فوہدائیت و نقشبندی فوہدائیت کا اللہ ما" تکمیل ہے۔

کونئی نہیں پہنچ سکتا۔ جب کہ ان نفوسِ قدسیہ کے کرامات کا ظہور بہت کم ہوتا ہے۔
 اولیاءِ راہت قدرتِ ازلہ ترسیرِ جتہ باز گرداندہ ذراہ
 ○ کراماتِ عالیہ سے کھیاہ دین۔ احیاءِ سنت اور احیاءِ قلب از فیضانِ شرح صدرِ محمدیہ
 علیٰ نبیہا آلف صلوة و آلف سلام ہے۔ جو کراماتِ احیاءِ مکتوبہ و غیر ذلک سے کہیں کہیں رونق و اگلی ہے
 ہے بہارِ سنتِ نبوی کو جویش ہے جہان میں ترمیزِ دین کا خروش
 خجومتی ہیں ڈایاں کس شوق سے مکتِ گل ہے اور چنے ذوق میں
 پُر فضا ہے بکھیتِ باغِ نبی پتی پتی سے عیاں ہے تازگی

ہے زبانوں پر ملبسوں کی کرجا اور گلوں کا تہقبہ صلی علی

صَلَّى يَارَبِّ عَلَى الشَّمْسِ الْمُدْحَى
النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى بِذُرِّ الدُّجَى

☆ کعبۃ اللہ معینار آپ کی مسجد میں ظاہر ہوا۔ یہاں زائرین نوافل سے عمرہ کا ثواب پاتے ہیں اور کعبۃ اللہ کے انوار قلوب پر برستے ہیں۔

☆ گلی ”میدان مسجد اور دروازہ شریف“ سے گزرنے والوں کو جنت الفردوس کا نذرہ سنایا۔ جیسے ہشتی دروازہ سرکار قطب الاقطاب یا ائمہ الدین کے شجرہ شریف

☆ جامع مسجد تعمیر کردہ شاہجہان کو جنت فرمایا۔ مسجد کے دروازہ پر یہ شعر رقم ہے۔
مگر دین عالم بخوبی منظرِ حلد بریں مسجد حضرت مجدد را بچشم دل بین

☆ قبرستان سرہند شریف، عذاب قبر سے تاقیامت محفوظ و مانوں کر دیا گیا۔

☆ روضہ پاک کے ساتھ طحہ کٹواں کعبۃ اللہ کے چاہ زمزم سے ملا دیا اور وہ آب زمزم کہلاتا ہے۔ جیسے یوم عاشورہ، آب زمزم شریف دنیا کے تمام پانیوں میں ملا دیا جاتا ہے۔

○ آپ نے فیضانِ روضہ پاک اور سنتِ نبویہ صلی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کو حجۃ کے رنگ میں، سب کو رنگ دیا اور حضور پر نور علیہ من الصلوٰۃ افضلہا ومن الشیلتات اکملہا کے فیض سے سینوں کو بقیعہ نور بنا دیا اور قلوب کو نور عرفان سے منور کر دیا۔ درخانہ گر کس است یک حرف بس است

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا حَبَّبْتَ
وَتَرَصَّاهُ لَهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

⑬ عالم ربانی، عارف سبحانی خازنِ ارحمہ خواجہ محمد سعید اشعری رحمہ اللہ فی الدارین

☆ آپ امام ربانی سرکارِ مجدد الف ثانی کے تحت جگر اور قمرۃ العین ہیں انوکھ سونے کی جو بہ تصویر اپنے برادرِ حقیقی عروۃ الوثقی، قیوم ثانی قدس سرہ اللہ تعالیٰ عنہما کے ہمراہ عرمن شریفین کی زیارت کے لئے تشریف لے گئے دونوں برادر ولایت احمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے فیض سے مستفیض تھے۔ لکھتے ہیں۔ جب مدینہ طیبہ حاضر ہوا

تو وہاں میں نے مشاہدہ کیا کہ سرور کائنات ﷺ کی ذات رحمت کا وجود پاک فرشِ عرش اور جمیع کائنات کا مرکز ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ذات ہی ثوابِ مطلق اور عذابِ فیاض ہے لیکن جس کسی کو فیض "نور" پہنچتا ہے یا پہنچ رہا ہے۔ وہ آپ ﷺ کے وسیلہ جلیلہ سے پہنچتا ہے اور جمیع نعمات و انوار ملک و ملکوت بھی آپ ہی کے اہتمام سے انصرام پا رہے ہیں جب سید ہر جلیل عصر خازن الشرف علیہ السلام بیت اللہ شریف نے رخِ ہر کردینہ طہیّتیہ بارگاہِ رحمتہ علیہ الصلوٰۃ والسلامات و السَّلَامَات و السَّلَامَات حاضر ہوئے تو سب سے پہلے مسجد نبوی شریف ریاض الجنۃ میں تحیۃ المسجداں کرنے لگے تو دورانِ تہجد درود شریف پڑھ رہے تھے کہ روضۂ مختصر سے آواز آئی الصَّجَلُ الصَّجَلُ اَنَا اِلَيْكَ مُسْتَقِیْ جلدی کیے جلدی کہ میں تیرا مُسْتَقِی ہوں تو بعد سلام فی الفور حاضر بارگاہِ محبوب ﷺ ہوئے اور حضور پر نور شافعِ اُمّ الشُّوَر ﷺ کو ان ظاہری آنکھوں سے عالمِ بیداری میں دیکھا اور دورانِ حاضری اٹھ کر تہ زیارت سے شرف یاب ہوئے یہ سب کمالات و انعامات و متابعتِ نعت اور درود شریف کی برکت سے پائے ۔ "کُنُوتِ مَعْرُوفِہ ۲۰"

ایں سلسلہ از طلائے ناب است ایں خانہ تمام آفتاب است
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ الْمُصْطَفَى وَرَسُولِكَ
 الْمُجْتَبَى وَحَبِيبِكَ الْمُرْتَضَى وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
 ①۵ سیدہ الکاشفین الشیخ محی الدین ابن عربی الحرف شیخ اکبر روضۃ الشیخ اکبر
 ☆ آپ کے والد ماجد حضور غوثِ اعظم قدس سرہ کے شہید و خلیفہ تھے۔ آپ حضور
 غوثِ پاک کی دُعا اور کرامت سے پیدا ہوئے۔ ایک روز انھوں نے بارگاہِ غوثیت
 ناب میں عرض کیا تو فرمایا تیری تقدیر میں اولادِ زینہ نہیں۔ ہاں میری پشت میں ایک فرزند
 ہے۔ میری پشت کے ساتھ اپنی پشت لگاؤ تو ایسا کرنے سے آپ نے اپنا صاحبزادہ کراؤ
 اُن کو منتقل فرمادیا اور وہ فرزندِ ارجمند شیخ اکبر محی الدین ثانی کے لقب سے مشہور ہوا۔

○ عارف باللہ محی الدین ابن عربی علیہ السلام کے کمالات اور جلالتِ علمی اور شانِ ولایت میں سنیہ و سنیہ کے حامل۔ اپنی مشہور تصنیف "مکاشفات" میں اپنے

مَنْ مَشَاهِدٌ فِي حَقِّ تَحْرِيرِ كَيْسٍ - جَوَاهِرُ الْبَحْرِ فِي فَتَا الْإِسْلَامِ

☆ مُشَاهِدٌ فِي حَقِّ مَحْضُورِ ذَاتِ ذُو الْجَلَالِ جَدِّ شَائِكَةٍ -

الَّذِي شَهِدَتْهُ عِنْدَ إِشْأَانِي بِهِ ذِهِ
الْمُتَعَلِّبَةِ فِي عَالِمِ الْحَقَائِقِ الْإِشْأَانِ فِي
حَضْرَةِ الْجَلَالِ مَكَاشِفَةُ قَلْبِيَّةٍ
فِي حَضْرَةِ الْقَلْبِيَّةِ وَلِحَاشَ شَهِدَتْهُ
وَلِحَاشَ قَلْبِيَّةٍ - فِي ذَلِكَ الْعَالَمِ مَسِيدًا
مَعْصُومَ الْقَاصِدِ، مَحْفُوظَ الشَّاهِدِ
مَنْصُومًا مَوْثِقًا وَجَبَّحَ الزُّمُلُ
بَيْنَ يَدَيْهِ مُصْطَفُونَ وَأُمَتُهُ الَّتِي
هِيَ خَيْرُ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ عَلَيْهِ
مُتَلَفُونَ وَمَلَائِكَةُ السَّخِيرِ مِنْ
حَوْلِ عَرْشِ مَقَامِهِ، حَاقُونَ
وَالْمَلَائِكَةُ الْمَوْلُودَةُ مِنَ الْأَعْمَالِ
بَيْنَ يَدَيْهِ حَاقُونَ وَالصِّبْدِيقُ
عَنْ يَمِينِهِ الْأَنْفُسُ وَالْفَارُوقُ
عَنْ يَسَارِهِ الْأَقْدَسُ ط

وَالْحُكْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بَيْنَ يَدَيْهِ
قَدْ جَعَلَ الْخَبِيرَةُ بِحَدِيثِ الْأَنْفُسِ
وَعَلَى رُضْوَى اللَّهِ عَنْهُ وَكَرَّمَ اللَّهُ وَجْهَهُ
يَرْجِعُ عَنْ الْحُكْمِ بِسَانِهِ وَذُو التَّوْبَتَيْنِ
مُسْتَعِيلٌ بِمِرَّةِ آخِ حَيَاتِهِ مُقْبِلٌ عَلَى
شَانِهِ إِلَى آخِرِهِ مَا ذَكَرَهُ رُضْوَى

خَلِيفَةُ كَحْتِ وَقْتُ وَهُوَ شَهِدَتْ جُوسِي نَعَالِ الْإِشْأَانِ فِي
عَنْ مُشَاهِدِ كَحْتِ وَأَوْ يَحْتَالِ فِي شَالِ كَامُشَاهِدِ ذَاتِ
ذُو الْجَلَالِ كَحْتِ فِي نَصِيبِ بُرْجُو ذَاتِ نَصِيبِ
كَحْتِ فِي قَلْبِي مُشَاهِدِ كَحْتِ - جُوسِي نَعَالِ
فَرِجِ وَوَعَالِ كَحْتِ كَامُشَاهِدِ كَحْتِ تَوْبَتِ وَكَحْتِ
كَرْبِ أَيْ عِلْمِ الْإِشْأَانِ سِرِّهِمْ جُوسِي ذَاتِ فِي
مَعْصُومِ مُشَاهِدِ فِي مَحْفُوظِ أَوْ مَحْفُوظِ فِي مَحْفُوظِ وَوَعَالِ
فِي كَحْتِ مَحْفُوظِ مَحْفُوظِ أَيْ كَحْتِ مَحْفُوظِ مَحْفُوظِ
فِي أَوْ أَيْ كَحْتِ مَحْفُوظِ مَحْفُوظِ كَحْتِ مَحْفُوظِ كَحْتِ
پیدا کی گئی، وہ آپ کی طرف متوجہ ہے اور تمہیں
عالم کے فرشتوں نے عرشِ اعظم کے گرداگرد آپ
کے مقام کو دھانپ رکھا ہے اور اعمال سے پیدا
ہونے والے فرشتے آپ کے سامنے صف بستہ کھڑے
ہیں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے دائیں جانب
اور سیدنا فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بائیں جانب ہیں۔

اور حضرت خاتمِ فکرِ السَّلامِ آپ کے سامنے دو زانو
بیٹھے حدیثِ نبویؐ کی خبر دے رہے ہیں حضرت
علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضرت خاتمِ فکرِ السَّلامِ
کے بیان کا لایسی زبان میں ترجمہ کر رہے ہیں اور عثمان
ذو انشورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کر رہے ہیں اور
آپ کی طرف متوجہ ہیں۔



اللہ عنہ مساراۃ فی تلك الواقعة
○ آگے لکھے ہیں۔

هُم الرُّسُلُ فَكَانَتْ الْإِنْبِيَاءُ فِي
الْعَالَمِ قَوَائِدُ ۝ وَفِيهِمْ مِنْ آدَمَ
إِلَى آخِرِ الرُّسُلِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ
وَقَدْ أَبَانَ ۝ فِي هَذَا الْمَقَامِ

نوٹ: اس شیخ کا ترجمہ ہے ارشادات درود پاک اور درود پاک سے شقیقہ بدنامہ ہم پر ملا خطہ جو۔

ہم انبیاء در پناہ تو اند
تو ملک فیبری ہمارا اند

مختر ماہ طیبہ چہار اختر اند
ابوبکر، عمر، عثمان و حنید

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الرَّسُولِ النَّبِيِّ
الْأَمِينِ الطَّيِّبِ الْمُطَهَّرِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

۱۹) ابو محمد محمد الاسلام امام محمد بن محمد الغزالی

☆ قطب وقت، حاجی امداد اللہ مہاجر کی جتنی صاحبزادی شہنام امدادیتہ میں فرماتے ہیں کہ جب شب معراج محبوب مہترم رسول مكرم، نبی معظم، مالک قلوب اعظم ۝ علیہ السلام کی ملاقات حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے ہوئی تو انھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث پاک آپ کی ہے علماء اُمّیہ کا انبیاء بنی اسرائیل ۝ فرمایا ہاں عرض کیا آپ اپنا کوئی امتی دھائیں تو حضور ۝ نے امام غزالی کی طرح بزرگ کو اشارہ فرمایا تو وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئی تو موسیٰ علیہ السلام ان سے ہکلام ہوئے اور فرمایا مَآرَئِمْکَ تیرا نام؟ عرض کیا محمد بن محمد الغزالی فرمایا۔ میں نے تمھارا نام پوچھا ہے نہ کہ خاندان کا۔ عرض کیا جب رب کریم نے آپ سے کوہ طور پر پوچھا۔ وَمَا تِلْكَ بِکَیْنِکَ یَلْعَنُکَ ۝ تو آپ نے کہا تھا۔ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۝ اَنْتَ کُنْتَ

یہ مشاہدہ اُس سے ہے جو میں نے دیکھا اس واقعہ سے شیخ اکبر نے آخر تک اس کو بیان کیا۔

تمام مرسلین اور انبیاء کرام حضرت آدم تا حضرت عیسیٰ علیہم السلام آپ ۝ علیہ السلام کے نائب اور ولیف ہیں۔ سرور کون و مکان ۝ نے مختلف طریقوں سے اس منصب کی وضاحت فرمائی

نوٹ: اس شیخ کا ترجمہ ہے ارشادات درود پاک اور درود پاک سے شقیقہ بدنامہ ہم پر ملا خطہ جو۔

ہم انبیاء در پناہ تو اند
تو ملک فیبری ہمارا اند

مختر ماہ طیبہ چہار اختر اند
ابوبکر، عمر، عثمان و حنید

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الرَّسُولِ النَّبِيِّ
الْأَمِينِ الطَّيِّبِ الْمُطَهَّرِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

۱۹) ابو محمد محمد الاسلام امام محمد بن محمد الغزالی

☆ قطب وقت، حاجی امداد اللہ مہاجر کی جتنی صاحبزادی شہنام امدادیتہ میں فرماتے ہیں کہ جب شب معراج محبوب مہترم رسول مكرم، نبی معظم، مالک قلوب اعظم ۝ علیہ السلام کی ملاقات حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام سے ہوئی تو انھوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ حدیث پاک آپ کی ہے علماء اُمّیہ کا انبیاء بنی اسرائیل ۝ فرمایا ہاں عرض کیا آپ اپنا کوئی امتی دھائیں تو حضور ۝ نے امام غزالی کی طرح بزرگ کو اشارہ فرمایا تو وہ بارگاہ رسالت میں حاضر ہو گئی تو موسیٰ علیہ السلام ان سے ہکلام ہوئے اور فرمایا مَآرَئِمْکَ تیرا نام؟ عرض کیا محمد بن محمد الغزالی فرمایا۔ میں نے تمھارا نام پوچھا ہے نہ کہ خاندان کا۔ عرض کیا جب رب کریم نے آپ سے کوہ طور پر پوچھا۔ وَمَا تِلْكَ بِکَیْنِکَ یَلْعَنُکَ ۝ تو آپ نے کہا تھا۔ قَالَ هِيَ عَصَايَ ۝ اَنْتَ کُنْتَ

عَلَيْهَا وَأَهْلُهَا بِهَا عَلَى عَهْدِي وَلِي فِيهَا مَادِبٌ أُخْرَجَ ۝ جواب تو قال
 ہی عصائی پر مکمل ہو گیا تھا۔ آپ نے اتنا لبا جواب کیوں دیا فرمایا مجھے ہمکلامی کا
 شرف رب کریم سے ہو رہا تھا۔ یہ بہت بڑی سعادت تھی اس لیے جواب لبا دیا تاکہ
 وہ علامت اور عظمت حاصل رہے۔ امام غزالی نے عرض کیا۔ مجھے بھی ہمکلامی کا شرف
 ایک اہل انعم رسول سے ہے۔ اس پر نبی کریم ﷺ نے فرمایا "ثَاذِبْ ثَاذِبْ"
 اور پشت پر طمانچہ مارا جس کا نشان علامت عرفان کندھے پر موجود رہا۔ یعنی یہ سیدنا امام
 الغزالی رحمۃ اللہ علیہ پر مہر قبولیت تھی۔ جو اس انداز سے ثبت کر دی گئی۔

☆ ایک دلی کمال نے بارگاہ رسالت ﷺ میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 امام غزالی اور بڑی بیٹا کا کیا مقام ہے۔ فرمایا بڑی بیٹا تو عتاب میں ہے اور امام غزالی
 جنات النعیم میں۔ کیونکہ بڑی بیٹا اپنی عقل سے، اللہ سبحانہ تک پہنچنا چاہتا تھا۔ اس
 وجہ سے وہ غموں میں گھرا گیا۔ جس کا سبب گمراہ کن علم منطبق و فلسفہ بنا۔

○ فی زمانہ کے علماء و علماء کا قول ہے۔ ہمارے لیے اب قرآن و حدیث کافی ہے۔
 حضور ﷺ کی ضرورت نہیں "أَلَيْسَ بِاللَّهِ مَا حَالَهُمْ" آپ ﷺ کی ذات الہیہ
 کے بغیر قرآن سے نور ملتا ہے اور نہ حدیث سے ہدایت۔

☆ سیدنا ابوالحسن شافعی مشہور اولیاءِ ستور سے ہیں فرماتے ہیں کہ ایک مولوی سیدنا
 امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی شان کا ٹکڑا تھا اور آپ کی تعقیص شان کرتا تو خواب میں نبی کریم
 ﷺ نے اُس کو کوڑے مارنے کا حکم صادر فرمایا اور جب وہ صبح بیدار ہوا تو کوڑوں
 کے نشان اُس کے جسم پر موجود تھے۔ "ہر اس شرح ہر جہلہ نصی"۔

☆ امام ربانی ایسچ مجتہد اکف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مکتوبات شریف میں ارقام فرماتے ہیں۔

○ حضرت عیسیٰ علی نبیائہ و علیہ السلام کی نبوت کی دعوت جب افلاطون کو،
 "جو ان بڑی باتوں کا نہیں تھا" پہنچی تو اُس نے جواب میں یوں کہا خُذْ قَوْمَ مِثْلُكَ وَ
 لَا حَاجَةَ بِنَا إِلَى مَنْ يَقْدِرُ عَلَيْنَا ہم پہنچے ہوئے لوگ ہیں ہم کہ کسی ایسے شخص کی حاجت
 نہیں جو ہم کو ہدایت دے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ تک پہنچنے کے لیے جلیل القدر شی کا انکار

کرمیٹھا، گمراہ فلاسفہ، یونانی چمکرائیاں ^{اور قرآنی} اپنے باطل خیالات کو ثابت کرنے کے لئے
صَلُّوْا فَاَصْلَحُوْا خود بھی گمراہ بن گئے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے رہے۔ اصل توحید
اصل دین وہی ہے جو انبیاء کی وساطت سے نصیب ہو۔ انبیاء کی وساطت کے بغیر سب
کچھ خُطْ اِقتاد اور باطل ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ اَتَّبَعَ الْهُدٰی وَاللّٰهُمَّ مُتَابِعْهُ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اَللّٰہِ الصَّلٰوٰتِ وَالسَّلَامٰتِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الرَّسُولِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ

الطَّاهِرِ الطُّهْرِيِّ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

(۱۶) قطب وقت سلطان الاولیاء الیہ نور الدین محمد مسعودی فرنگی رحمہ اللہ فرید الدین عطار

چند امیر المؤمنین ملک عادل علیہ السلام حجری اللہ کو ممالک اسلامیہ شام، یمن، کوفہ، حجاز، اندلس کے خلیفہ وقت تھے۔ فرماتے ہیں میں دار الخلافہ ملک شام میں نبی کریم ﷺ کے جمال جہاں آرا کی زیارت سے مشرف ہوا اور آپ ﷺ نے مجھے فرمایا نور الدین مجھے دو گئے تنگ کر رہے ہیں۔ علی الصبح آپ نے علماء وقت سے اس خواب کی تعبیر پوچھی لیکن کوئی نہ بتا سکا۔ دوسری رات، پھر تیسری رات یہی خواب آیا کہ نور الدین مجھے دو گئے تنگ کر رہے ہیں اور پھر دونوں کی شکلیں بھی دکھادیں۔ سلطان نے ایمانی فراست سے جان لیا کہ مدینۃ النبی ﷺ میں کوئی امر خاص واقعہ ہوا ہے۔ فوراً پہنچنا چاہیئے۔ اسی وقت آخری شب کو خفیہ طور پر اپنے ساتھ خواص اراکین سلطنت اور بہت سارا مال لے کر روانہ ہو گئے سولہ روز میں ملک شام سے مدینہ طیبہ پہنچے۔

○ آپ نے مدینہ منورہ پہنچتے ہی حالات کا جائزہ لیا اور جو شخص خواب میں دکھائے گئے تھے ان کی کھوج میں لگ گئے۔ مدینہ الرسول ﷺ میں اعلان عام کر دیا گیا کوئی شخص اسے گھر کھانا نہ پکانے اور نہ کھانے بلکہ بطور معزز مہمان کے رہنے مجھے میزبانی

عَلَمُ ۱۹ سورۃ طہ ایت کریمہ ۱۴ اے مومن! تیرے یہ دامنے اقدوس کیا ہے عرش کیا ہے میرا عاصی ہے۔ میں اس پر تکیہ کرتا ہوں

میں نے اور اس سے اپنی کبریوں پر چتہ بچھا رہا تھا، اور میرے اس سے اور کام نہیں۔

مشتبه ای که در میان خود می بیند که او را در میان خود می بیند

کاشف بخشنے تک کہ حضور ﷺ کی ہمسائیگی میں رہنے والوں کی خدمت کاشف پاسکوں اور میری یہ خدمت آپ ﷺ کی شہرت اور خوشنودی کا سبب بنے اور ساتھ ہی یہ اعلان کر دیا کہ دعوت سے واپسی پر بطور نذرانہ دو اشرفیاں قبول کی جائیں اور مجھے مضافہ سے نوازا جائے تاکہ مضافہ سے مجھے برکت ملے۔

○ اہل مدینہ منورہ خوشی سے دُھائیں دیتے۔ دعوت کھاتے اور نذرانہ وصول کرتے۔ لیکن آپ کو ان کا کچھ سراغ نہ مل سکا۔ آخر کار اہل مدینہ منورہ سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ یہاں دو مگرنی عابد نہایت صالح رہتے ہیں اور وہ کسی کے دسترخوان پر نہیں جاتے اور وہ بہت جواد اور عنیف ہیں جو شب روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور اپنے حجرہ سے باہر نہیں نکلتے اور نہ ہی کسی سے میل ملاپ رکھتے ہیں۔

○ حسبِ احکام وہ لانے گئے تو آپ نے دیکھتے ہی پہچان لیا آپ نے پوچھا تم کہاں سے تھو۔ انھوں نے بتایا رباط میں۔ جو مسجد شہری کے جانبِ مغرب ہے اُس وقت وہ جگہ دیوان پڑی تھی اور اُس کی ایک شباک، دیوار مسجد شریف میں تھی۔ سلطان انھیں وہیں چھوڑ کر اُن کے حجرہ میں گھس گئے وہاں قرآنِ پاک جو ایک طاق میں رکھا ہوا تھا پایا اور کچھ کتابیں ہندو و عظمیٰ کی اور کچھ مال ایک طرف ڈھیر تھا۔ جو فقرا و مدینہ منورہ پر خرچ کرتے اور اُن کی خواہ گاہ پر ایک چٹائی پڑی تھی۔ سلطان شہید نے اُس کو اٹھایا تو ایک مے ترنگ حجرہ شریف کی طرف گھدی ہوئی پانی اور دو چمڑے کے تھیلے جس میں مٹی بھر بھر کر بختِ البقیع میں ڈال دیئے۔

○ سفت جھڑکیوں اور سڑا کے بعد انھوں نے بتایا ہم سپین کے نصرانی ہیں۔ یورپ کے
جیسا فی حکمرانوں نے مکمل عربی تعلیم دے کر حجاج کے بھیس میں کافی مال دے کر بھیجا ہے۔
کہ مدینہ منورہ پہنچ کر حجرہ مطہرہ میں سے جسم اظہر سیدہ النظیرہؓ کو نکال کر لے
سائیں۔ جب ان کی یہ لعنت حجرہ شریف کے قریب پہنچی تو اسی وقت ابرو باراں کے ساتھ
بجلی کی کوک، دھمک اور زلزلہ عظیم پیدا ہوا اور اسی روز صبح کو ہی سلطان شہیدؒ پہنچ

[illegible]

چکے تھے۔ مدینہ منورہ میں ہر ایک پر عجیب خوف و ہراس طاری تھا۔ اور سلطان شہید کی عجیب حالت تھی اور شدید گریہ ناری طاری ہو گئی۔ پھر حجرہ مبارک کے شاہک کے نیچے اُن نالیکوں کی گردنیں مار دی گئیں اور اُن کے جسم جلا کر راکھ کر دیئے گئے۔

○ اور پھر حرم رسول حجرہ مطہرہ کے گرداگرد چاروں طرف ایک گہری خندق کھودا کر سکے اور سیدھے چلا کر اُس کو پھیر دیا گیا۔ تاکہ وجود اقدس تک پھر کوئی نہ پہنچ سکے اور یہ سعادت دارین، سلطان الاولیاء سید نور الدین محمد مسعودی زندگی شہید رحمۃ اللہ علیہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر روزانہ چونتیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے سے نصیب ہوئی۔

☆ شیخین الکرمین رحمۃ اللہ علیہما کے دشمنوں پر عذاب خسف ع۔

○ حلب کے رافضیوں کا گروہ امیر مدینہ منورہ کے پاس آیا اور بہت کچھ مال اور ہڈیا دیئے کہ روضہ اطہر سے شیخین کریکین سیدنا ابوبکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے اجداد مبارک نکال دیئے جائیں۔ حاکم المدینۃ المنورہ نے بھی بوجہ بیعتی اور لالچ کے قبول کر لیا اور ساتھ ہی دربان حرم شریف سے کہہ دیا رات کو جب یہ لوگ آئیں تو اُن کے لئے دروازہ کھول دیں اور جو کچھ وہاں کریں۔ مانع نہ ہونا۔

○ دربان حرم النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے۔ لوگ عشاء کی نماز پڑھ کر چلے گئے تو دروازہ بند کرنے کا وقت آیا تو چالیس آدمی پھاڑے، لکڑیوں سے آگے گئے مجب وہ اندر آئے تو میں ایک گوشہ میں دیک کر بیٹھ گیا اور مجھ پر خوف کی وجہ لکچھی اور گریہ طاری ہو گیا۔ تو درود شریف پڑھنے لگا۔ اللہ سبحانہ کی شان جلالی اور تبارکی ابھی وہ منبر شریف تک پہنچنے بھی نہ پائے تھے کہ سب کے سب مع آلات کے زمین میں دھنس گئے اور اُدھر حاکم اُن کا منتظر تھا۔ جب بہت دیر انتظار کرتے گزر گئی تو حاکم نے مجھے بلایا اور پوچھا تو میں نے جو کچھ دیکھا تھا۔ وہ من و عن بیان کر دیا۔ اُس نے باور نہ کیا اور کہا کہ تو دودھ پلانے میں نے کہا تو خود چل کر دیکھ لے۔ اب تک خسف کے اثرات باقی ہیں۔ فقیر نے وہ نشان دیکھے ہیں۔

وَصَاحِبًاكَ وَلَا أَفْسَاهُمَا أَبَدًا قَبِيحِي السَّلَامُ عَلَيْهِمَا مَا جَرَى الْعَلَمُ

وہ مشہور واقعہ مدنی تھا کہ امام حسین علیہ السلام نے مدینہ منورہ میں یہ واقعہ بیان کیا۔

کس شان سے لیٹے ہیں سرکار کے قدموں میں " **عَلَى سَاحِلِ الْوَدَّاعِ** "

صدیق مدینے میں ، فاروق مدینے میں " **وَعَلَى سَاحِلِ الْوَدَّاعِ** "

**اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَاهِرِ الْمُضَادِّينَ
وَمُهَيِّدِ الْكَافِرِينَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ**

①۸ امام علامہ شرف الدین محمد بن سعید بصری **عَلَيْهِ السَّلَام** صاحب تحفۃ

☆ حضور پر نور شافع یوم الشور **عَلَيْهِ اَفْضَلُ الصَّلَاةِ وَاطْيَبُ السَّلَامِ** کی ذات اقدس و

اطہر سے اطہارِ محبت و عقیدت مومن کا جزو ایمان ہے۔ صحابہ کبار **عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ** سے

کہ مقبولانِ امت تک اسی جذبہ سے سرشار تھے۔ اتباعِ سنتِ صلوٰۃ و سلام اور نعتِ مبارک

اطہارِ محبت کے مختلف انداز ہیں۔ ہر آدمی میں مجلسِ نعت کے انعقاد کا اطہارِ مختلف انداز میں

جو تار پائے۔ سیدنا خٹان بن ثابت ، سیدنا عبد اللہ بن رواحہ سیدنا کعب بن ربیع **عَلَيْهِمُ الرِّضْوَانُ**

جیسے جلیل القدر ، عظیم المرتبت صحابہ نے بارگاہِ حرمِ علیہ السلام میں نعتیں پیش کیں۔ اللہ سبحانہ و

تعالیٰ سے شرفِ قبولیت اور محبوبِ مصطفیٰ **ﷺ** کی طرف سے انعامات سے نوازے

گئے۔ سیدنا کعب بن ربیع **عَلَيْهِ السَّلَام** کو قصیدہ "ہاشم سَعَاو" پر خصوصی انعام چادر مبارک

کا عظیم تحفہ عطا ہوا۔ آج تک حضور پر نور **ﷺ** کی ہزار باتیں اور قصائد لکھے گئے

لیکن صحابہ کے بعد علامہ بصری کو جو مقام نصیب ہوا وہ انھیں کا حصہ ہے۔ علامہ بصری

کو خواب میں ہی اپنی زیارت سے مستفیض فرما کر "چادر" سے نوازا۔ **الْقَصِيْدَةُ الْبُرْدَةُ**

کے نام سے موسوم و مشہور ہوا۔ ملکِ مصر کے ایک قریہ بصریہ بحری المقدسہ میں پیدا

ہوئے۔ علوم عربیہ کے متبحر عالم فصاحت اور بلاغت میں مشہور و معروف اور آپ اپنے

زمانہ کی نظیر آپ تھے اور علماء عصر میں ایک شہرہ آفاق ادیب۔ آپ ایک بار دربارِ سلطانی

سے اپنے گھر تشریف لارہے تھے کہ راہ میں ایک بزرگ نے اور انھوں نے پوچھا: تمہیں کبھی

خواب میں حضور **ﷺ** کی بھی زیارت ہوئی ہے؟ عرض کیا نہیں۔ علامہ فرماتے ہیں۔

اس استقامت میں معلوم کیا تاثر تھی کہ میرے دل میں یہ خیال آرام نہ لینے دیتا اور میں نے شوق

اور محبت کا چرچہ میرے دل میں بھرت نکالا۔ کہ اگر سو یا تو اسی شب جہاں فرما رہے

کائنات "رحمۃ اللہ علیہ" کی زیارت ہوئی۔ میں نے حضور ﷺ کو اس شان سے دیکھا۔
 جیسا چاند تاروں کے جھرمٹ میں جب آنکھ کھلی تو دل کی دنیا ہی بدل چکی تھی اور اپنے
 اندر حضور ﷺ کی محبت اور زیارت بابرکت کا عجیب سُرور پایا۔ کچھ عرصہ بعد ایک
 روز فوج کا حملہ ہوا اور جسم کا ایک حصہ بے حس ہو گیا اسی حالت میں میرے دل میں یہ خیال
 جاگزیں ہو گیا کہ حضور ﷺ کی مدح میں ایک قصیدہ لکھوں اور اس کے ذریعہ شفاعت
 چاہوں۔ پھر اسی حالت میں یہ قصیدہ مبارک لکھا۔ جب نیند نے غلبہ کیا۔ تو خواب میں مسیح
 کو زمین شامی دارین ﷺ کی زیارت سے مشرّف ہوا اور عالم خواب میں ہی یہ قصیدہ باگاہ
 محبوب میں پیش کیا۔ تو آپ ﷺ نے کمال رحمت سے مجھے اپنی چادر نواری عطا فرمائی۔
 اے بھیری را ردام بخشندہ بربط سلمان مرا بخشندہ

○ اور جب آنکھ کھلی تو چادر موجود تھی اور اس چادر مبارک کی برکت رب کریم نے مجھے شفا
 سے نواز دیا اور رات کو اٹھ کر مسجد فکر کے لئے مسجد میں آ رہا تھا کہ مجھے فقیرانہ لباس میں چاہک
 ابوالزجاج علیہ الرحمہ جو اپنے زمانہ کے قطب الاقطاب تھے ملے اور فرمانے لگے اے امام وہ قصیدہ
 مجھے بھی عنایت کرو جو تم نے حضور ﷺ کی مدح میں لکھا ہے۔ میں نے شجائے عارفانہ
 سے کہا کہ انا قصیدہ نہیں نے تو کسی قصیدہ لکھے ہیں۔ انھوں نے فرمایا جس کا مطلع یہ ہے

اَمِنْ تَذَكُّرٍ جَيِّدٍ اِنْ يَذَّحَى سَلَمٌ
 مَرَجَتْ دُمُوعًا جَرَّاسِي مِنْ مُقَلَّتِهِ يَدَمٌ

میں نے حیرت سے پوچھا۔ یا ابا الزجاج! اَيْنَ حَفِظْتَهَا اے ابوالزجاج! تو نے یہ کہاں
 یاد کیا یہ قصیدہ تو میں نے اپنی سرکار کے ہوا کسی کو نہیں سنایا تو انھوں نے فرمایا۔
 اہل بیت علیہم السلام

| | |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|
| <p>لَقَدْ سَمِعْتُهَا الْبَارِحَةَ تَنْشُدُهَا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَتَمَنَّاهُ وَيُحْسِنُ لَهَا اسْتِخْصَانًا وَ</p> | <p>میں نے یہ قصیدہ مبارک اس وقت سنا جب تم شب کو حضور ﷺ کے دربار میں حاضر ہوئے تھے اور حضور اخبار اپنیدگی سے پھل دار زم شام کی حالت</p> |
|---------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------------|

علاوہ ازیں قصیدہ اخیر قصیدہ یازنٹ مبارک کے مبارک میں نور العباد لکھا قصیدہ والیہ قصیدہ المومنین میں میں نے مسیح
 قصیدہ کاغذ قصیدہ ہمزہ قصیدہ سیرت مبارک اندر شریفی درج غیر الہیہ المذنبات قصیدہ ہمزہ شریف
 لکھا کیا اس کی یاد سے جو فی علم میں شریفی انھوں سے خوش آئند آئے ہیں

يُحَسِّنُ الْأَعْصَانُ الشَّجَرَةَ بِمُحِبِّ

تامل فرما رہے تھے اور جھوم رہے تھے باونیس کی

نَسِيمِ الرِّيحِ ط

ملن۔

○ پھر میں نے فی الفور قصیدہ پیش کر دیا، اس قصیدہ شریف کو اس سوال سے اولیاء کا ملین اور صوفیائے عظام بطور وظیفہ پڑھتے آرہے ہیں۔ اس سے بڑھ کر علامہ بھیر کی کیا سعادت ہوگی۔ خصوصاً سلسلہ عالیہ شاذلیہ کے مشائخ اور حضرت مجدد اکف ثانی اشع اکمل الفاروقی انقبضند فی ذلک بركة اللہ فی کے معنولات میں بطور وظیفہ شامل رہا ہے۔

فقیر غفرلہ نے عربین شریفین کی زیارت کے بعد جب الوداعی طواف کیا تو حکیم شریف زکریا شامی میں کھڑا ہو کر قصیدہ بڑھہ شریف سے یہ آخری دعا کی۔

وَاعْتَذِرْ لِمُحِبِّ صَلَوةٍ مِّنْكَ وَآمَنَّا عَلَى النَّبِيِّ بِمُضَاهِيهِ وَمُنْسَجِمِهِ

○ اے رب! قدوس! اے میرے رحم الامین رحمت! اپنے رحمت کے بدلوں کو حکم سے دے کہ وہ ابد الابد میرے نبی کریم رؤف رحیم تیرے محبوب پاک صاحب لولاک، ماہ نمبر اجنباء احمد مجتبیٰ، مہر سبہ اصفیاء محمد مصطفیٰ علیہ السلام کے رحمت کے سبب درودوں کی مولا دھار بارشیں برساتے رہیں۔ "اے دعا از من و مجملہ جہاں آمین باد"

☆ چند ابیات "حسن البردة فی شرح القصيدة البردة" و ترجمہ فارسی علامہ عبدالملک علیہ السلام

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْمَيْنِ وَالْثَقَلَيْنِ وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عَذَابٍ وَفِنْ عَجْمٍ

نام پاک او محمد سید ہر دوسرا نازش عرب و عجم جن و بشر را پیشوا

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي شَرَحِي شَفَاعَتُهُ لِيَكُنْ هَوْلٌ مِنَ الْأَهْوَالِ مُشَقِّعُهُ

اں حبیب حق ز فزائش رحمت اُمید مند در حوائش وقت ہر فتنہ کو بر سرے رسد

سے سراپا اعجاز ذات شہدائے ذکر و محبت و پاک "اے اس قصیدہ کے کو نمونہ نما مشرق کا جابل کاں بنا دیا۔"

عہ یہ مبارک بیت اسبب زدہ پر پڑھ کر دم کیا جائے یہ اعلیٰ حبیبی پر کہہ کر پلایا جائے تو شائق ہو۔

عہ یہ وہ مبارک بیت ثالث ہے۔ جس پر مشرور سید شاہ دینہ "مکتبہ خاندانہ" نے جو کہ فرمایا ہے

شارح اہل صبا سے جھوٹتی ہے، ایک ہی مجلس میں ایک لہزار ایک بار ازل کفر و زور شرارت کھڑے ہو کر اپنے

مراہی براتی ہیں۔ قصائے عبادت دین و ازہمی کے لیے تریاق ہے اور یہ امر مشائخ کرام کے فہم و فہمات سے

بہت زیادہ ہے۔ اور اس بیت کے بارے میں فرمایا ہے کہ "اے اس قصیدہ کے کو نمونہ نما مشرق کا جابل کاں بنا دیا۔"

وَمَا كُنْزُهُمْ مِّنْ رَّسُولٍ مِّنْهُمْ
ہر کے ایشیاں بجا ہوا از رسول اللہ عطا
اَلَا كَرَّمَ بَخْلِقَ نَبِيِّ زَا فَذَ خُلُقُ
یختنش را با برکت اللہ خلق او آراستہ
كَالْزَهْرَةِ فِي تَرْكِبِ وَالْبَدْرِ فِي شَوْنِ
چون نگونہ در طراوت بخود دیا در کرم
يَا اَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِيْ مِنْ اَكُوْذٍ بِهِ
ایست بجز تو ناصرم لے بہترین کائنات
مَا وَرَّثَتْ عَدُوًّا يَلِيَّ الْبَاقِ وَنِيَّامُ صَبَا
تا دزد باد و صبا ہر شاخہائے سربان
تَا اَشْرَارُ دَرْ طَرْبِ اَرُوْ حُدَى سَدْرَانِ

مَوْلَايَ صَبْلٍ وَسَلَوْدٍ اِنَّمَا اَيَّدَا
عَلَى حَبِيْبِكَ خَيْرَ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ

۱۹) شیخ الطریق ابو بکر علی قاسم اللہ شہزادہ و قاضی السیاحۃ القاضی "سرخ آفرین"
☆ سید الطائف جلیلہ بغدادی "قوت" کے بھانجے اور خلیفہ اخیان تھے، احوال میں کامل،
کیفیات میں مکمل اور ولایت میں اس تھے۔ اہل بخارا و بخارا نہ رکھتے، ارباب بکر کے پشوا تھے۔
☆ حافظ احمد بن ابوبکر المعروف خلیفہ بغدادی "علی الرحمن" نے تاریخ بغداد میں تحریر کیا۔
○ ایک مرتبہ ابو بکر بن محمد بغدادی شہر زمانہ بغداد کے پاس ایشیخ ابوبکر شبلی رحمہ اللہ سے ملے
تشریف لے گئے تو آپ نے تعلیم اکرے ہو کر ان کا اکرام و احترام فرمایا اور مصافحہ و محافضہ
کے بعد دونوں آنکھوں کے درمیان پیشانی کو چوما۔ حاضریں کہنے لگے یا سیدی یا آپ نے

عہدہ حریک چاند نہ لیا کیسے کہ اظہار پند و مکی سے تامل فرمایا ستارے ہی خوشی سے مجھ کو اٹھے۔ علیہ السلام
میں وہ شاعر نہیں کہ چاند کہہ دوں دھنوں کو کہ میں ان کے تاروں پا پے چاند کہ قربان کرتا ہوں
عہدہ بیت مبارک کہ توجہ اور حضور صلوٰۃ علیہ وسلم سے عرض کرے تاکہ اس کی برکت سے ہر کیفیت و اندوہ رفع ہو۔
عہدہ نواز تار تار سے زلف چوہہ کی لکڑی کہ یابی

اُن کا ایسے اکرام و احترام کے ساتھ استقبال کیا ہے۔ حالانکہ اہل بعد اوان کو مجنون کہتے ہیں۔ آپ نے اپنا مشاہدہ بیان فرماتے ہوئے فرمایا۔ میں نے یہ عزت افزائی اپنی طرف سے نہیں کی۔ بلکہ سرکارِ دو عالم ﷺ کو خواب میں اُن سے ایسا معاملہ کرتے دیکھا ہے ویسا ہی میں نے کیا کہ جب شیخ بارگاہِ رسالت علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں آئے تو حضور رؤف رحیم ﷺ اُسے دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے اور مُصافحہ کے بعد مُتفقہ فرما کر دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ اس پر میں نے خواب میں حضور پر نور ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ ان سے یہ سلوک فرما رہے ہیں۔ فرمایا ہاں یہ ہر فرض نماز کے بعد (اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهِٖ لَكَنَافٍ) اور یہ دو آیات کریمہ

قرآن پاک پ سورۃ النور آیت کریمہ ۱۲۸ - ۱۲۹

بے شک تمہارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمہارا شفقت میں پڑا اگر ان سے تمہاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے مسلمانوں پر کمال مہربان ، پھر اگر وہ مُنہ پھیریں تو تم فرما دو کہ مجھے اللہ کافی ہے اُس کے سوا کسی کی عبادت نہیں۔ میں نے اُسی پہلو سے کیا اور وہ بڑے عرش کا ایک ہے۔

لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ عَزِيزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيصٌ عَلَيْكُم بِالْمُؤْمِنِينَ رَءُوفٌ وَرَحِيمٌ ۚ فَإِن تَوَلَّوْا فَقَدْ حَسْبِيَ اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝

پڑھ کر یہ درود شریف صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ ﷺ پڑھتے ہیں اور یہ فضیلت اُن کو بیکرہ درود شریف عطا ہوئی۔ مدارج النبوۃ میں ہے کہ ایسا طریقِ حرمین شریفین میں ان حضرات کے درمیان رائج ہے جو میلاد شریف کی مجلسیں منعقد کرتے اور پھر ذکرِ پاک درود شریف بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ "درجہ بیان" اسی آیت کریمہ کے تحت بحوالہ عقدہ الذکر والدلائل چوتھوں نے من گھڑی من سیکن زناداری قدر نقش تعلیمت کم جان یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوبائوئے شفاعت اکشائی برنگ بگاراں ممکن محروم جاگی را دران یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ماہِ محرم و شوال کے مابین ہر روز صبح و شام و عصر و عشاء کے بعد اس درود کو پڑھنا بہت مستحب ہے۔



اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدَتِ مُحَمَّدٍ الرَّسُولِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ
 الطَّيِّبِ الطَّيِّبِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ
 (۲۰) کشتہ عشق حضرت مولانا عبدالرحمن جامی نقشبندی مجددی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرجہ اللہ

☆ آپ کا اسم گرامی عبدالرحمن اور لقب جامی۔ نسب نامہ امام محمد بن حسن شیبانی علیہ السلام سے
 ملتا ہے آپ اصفہان شامہ ہجری القدرہ میں پیدا ہوئے اور ہرات کے باغچہ حضرت
 تختہ مزار میں آلودہ لحد میں۔ تبحر عالم، حافظ القرآن اور علوم ظاہری اور باطنی میں یگانہ روزگار
 کشتہ عشق رسول تھے۔ امکان دنیا میں شہرت کے درخشندہ تارے۔ شریعت کے ماہتاب اور
 عشق کے آفتاب تھے۔ آپ کی بیعت خواجہ عبد اللہ احمر نقشبندی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرجہ اللہ سے تھی۔ آپ
 نے شمشہ ہجری القدرہ میں حج بیت اللہ کیا اور بارگاہ محبوب میں کمال محبت اور ادب سے حاضر ہوئے
 کہ قدم بقدم تواضع، کمر بہ کمر درویش پڑھتے مدینہ منورہ بارگاہ رسالت مآب "صلی اللہ علیہ وسلم"
 کی حاضری کے بیٹے چلے تو راہ میں روک دیئے گئے۔ دو بارہ۔ سب بارہ لیکن اس بار ہجری تیز تار
 کے زخموں سے چور بارگاہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم "استغاثہ" پیش کیا۔

| | |
|----------------------------|----------------------------|
| الہی غنچہ اُتسید بکشا | گلے از روضہ جاوید بنا |
| زمجوری برآمد جان عالم | ترحم یا بچی اللہ ترحم |
| نہ آخر رحمۃ للعالمین | زمجورماں چرا فارغ نشینی |
| بیرون آور سر از بُردگانی | کہ رُئے تست صبح زندگانی |
| شب اندودہ مارا روزگرواں | ز رؤیت صبح مایوزگرواں |
| برتن درپوش عنبر بُوئے جامہ | بسر بر بند کافوری عثمانہ |
| آدیم طائفے نعلین پاکُن | شراک از رشتہ ہائے جان ماکن |
| زخمرہ پائے در صحن حرَم رنہ | بفرق خاک رہ ہواں قدم رنہ |
| تواہر گنتی آں کہ گاہے | کھنی بر حال لب خشکال نگاہے |

"نگاہے یا رسول اللہ نگاہے" "صلی اللہ علیہ وسلم"
 تواہر گنتی آں کہ گاہے تواہر گنتی آں کہ گاہے تواہر گنتی آں کہ گاہے
 تواہر گنتی آں کہ گاہے تواہر گنتی آں کہ گاہے تواہر گنتی آں کہ گاہے
 تواہر گنتی آں کہ گاہے تواہر گنتی آں کہ گاہے تواہر گنتی آں کہ گاہے

صلى الله عليه وسلم

صلى الله عليه وسلم

یا رسول اللہ ﷺ غلام سے کیا خطا سرزد ہوئی؟ فرمایا خطا نہیں بلکہ جس عشق و محبت سے تم آ رہے تھے۔ تمہارے عشق کا تقاضا یہ تھا کہ تیرا استقبال روضہ اطہر سے باہر آکر کرنا پڑتا۔ اس جذبہ عشق کو خشنود کیا اور پھر یاریابی عطا فرمائی۔ اور بارگاہِ رحمتِ عظمیٰ کو وہ کچھ عاجزان کا ہی حصہ تھا۔ عالم مشاہدہ میں حضور ﷺ کی حضورِ می میں برکتِ ازل اور شاہد ہوتا۔ ”جاسکی سلامت روی و باز آئی“ جامی! پھر بھی آنا۔

یہ نصیر پر تقصیر، اُمید وار رحمت ربیتِ قدیر، ان مقبولانِ بارگاہِ محبوب کے صدقے سے عرض کٹاں ہے۔ کاش کہ ہمارا نصیب بھی کھلے۔ اور ہمارا ستارہ بھی مدینہ کے چاند کے نور سے چمکے۔
دو عالم مہمان، تو تیز زبان، سخاوت کرم جاری
زیرِ تین کرکوں اور وہ شفاعت فرمائیں
قولِ حکمت۔ مفضل بادشاہِ بابر کے عہد میں سمرقند کے ایک مشہور مولانا مزید سہرات
میں وارد ہوئے ایک دن محفلِ جمعی تو بابر نے مولانا مزید سے پوچھا کہ یزید پر لعنت ^۲یہ صبحے
میں غباری کیا رہنے ہے۔ انھوں نے کہا جائز نہیں۔ بابر اب مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف
متوجہ ہوئے اور پوچھا تھا را کیا خیال ہے۔ تو مولانا جامی نے جنت کہا۔
”سہرا لعنت بر یزید و بقیۃ بر یزید“

○ آپ اولیاء نقشبند تھے۔ میدان عشق و محبت میں نہایت سوز و گداز سے فارسی
نعتیہ کلام کہہ کر ایک منفرد مقام پایا اور جس طرز پر اپنی عقیدت اور محبت کا اظہار کیا یہ آپ
کا ہی حصہ ہے۔ عشق مصطفیٰ کا ساز جو آپ نے چھیڑا اُس کا سوز عاشقوں کے دلوں کو گرماتا
رہے گا۔ "خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را"

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ صَلَوةً
ذَا كِفَّةٍ مَقْبُولَةً وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

میری آنکھوں کی جگہ بھی میری ٹانگیں بھی جگہ شام بھی
 دیکھا کہ جہاں کاہنوں کی آوازوں کی غلام بھی

[illegible]



۳۱) سرخِ سالکین، شمسِ عارفین سیدی و مرشدی، حضرت تندرہ کسک شاہ بخاری
 قدس سرہ کباری نقشبندی مجددی آستانہ عالیہ حضرت گلیا نواز شریف ضلع گوجرانوادر
 شیر ربانی قطبِ زمانی میاں شیر محمد قدس سرہ العزیز "شرقپور شریف" کی مزار اور خلیفہ
 آجین تھے اور آپ نے طریقت کی منزلیں عشق میں طے کیں اور آپ کے سینہ میں سوز و گداز
 تھا۔ اور زبان میں عیب تاثیر تھی۔ جو زبان مبارک سے فرمایا وہ ہو گیا۔ حسن صورت میں پیش
 اور حسن سیرت میں بے مثال تھے آپ ظاہر شریعت میں منتِ مصطفویہ "ﷺ" سے
 آراستہ اور باطن طریقت میں ولایتِ انوارِ احمدیہ "ﷺ" سے پیرائے تھے۔ آپ صحیح
 النسب، نجیب الطرفین، بخاری سادات کرام سے تھے۔ یعنی نیا عزت نسب محمدیہ صلی اللہ
 علیہ وسلم سادات سے محترم اور نسبتاً انوارِ ولایت نقشبندیہ سے ممتاز تھے۔

از قطبِ خلایق زماں وایم ممتاز از جہاں
 بوضعی در، طریقی در، دوستی در، شوخی در

○ آپ تمام مطابقت پر فائز الزام تھے جو کلمہ کو کلمہ عظام کا مقام ہے۔ "ما جم"
 ☆ نبی پاک "ﷺ" الہی الہی ہیں۔
 ☆ چالیس سال کی عمر شریف میں نبوت کا
 انکبار فرمایا۔
 ☆ قریش خاندان سے ابتداء تبلیغ رسالت
 فرمائی تو مخالفت شروع ہوئی۔ اور
 سعادتِ دولتِ ایمان سے مالا مال ہو گئے
 ☆ دورِ نبوت مکہ معظمہ ۱۳ سال تھا۔ صادق
 قریش قتل کے منصوبوں میں ناکام رہے۔

آپ نے بھی تبلیغ کی ابتداء اپنے خاندان
 سے فرمائی اور انھوں نے پُر زور
 مخالفت کی۔ بعد ازاں جنگ ہو گئی
 آپ کے پہلے تیر سال دورِ ابتداء رہا
 دشمن قتل میں ناکام رہے۔

☆ دورِ نبوت مکہ معظمہ ۱۳ سال تھا۔ صادق
 قریش قتل کے منصوبوں میں ناکام رہے۔

علمِ علیہ السلام۔ جہاں اللہ کو تعلیم الہی اور تعلیمِ ربانی سے معلوم و مفہوم ہوتا ہے۔ یہ علم اُن کے قلوب
 پر تھا۔ جہاں ذکر و لا ائی عقیدہ اور نہ شرابِ عقلیت سے۔ وعلیہ من لدنا سورۃ الکہف ہے اے
 علمِ ربانی اور علمِ الہی، مکاشفہ ہے جس علم سے نہایت عظیم ہے۔ جہاں وہ علم ہے جس سے

☆ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ
أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ۚ اللَّهُ تَعَالَىٰ
سورۃ احزاب ۲۱
پاک ﷺ کی سیرت کو نمونہ
بنایا۔

☆ حضورِ رؤفِ رحیم ﷺ کو
ربِّ کریم نے قرآن پاک میں "نور"
فرمایا۔

☆ فتوحاتِ یزیدہ کا فیض ۱۰ سال میں
تمام جہاں پر پھیلا اور سارے جہاں
کو منور کر دیا۔

☆ مدینہ منورہ "ہجرت گاہ" کھجوروں
کے باغوں کا مرکز ہے۔ جہاں کی ہوا
مومن کے لیے جنت کی ہوائے خوشگوار
اور خوشبودار ہے اور فضا پاکیزہ تر۔

آپ کا کما ہوا پنا اُٹھنا بیٹھا، گفتار،
کردار اور اخلاق میں ہو ہوا سودہ حسنہ کی
تصویر اور خلوت و خلوت و خلوت میں
سُنّتِ مطہرہ کی تصویر تھے۔

مرشدِ اکمل شیرِ ربّانی آپ کو "نور" کہا
کرتے تھے۔ آپ وَجْهَتُ اللَّهِ عَلَيْكَ صُورَةٌ وَ
سِرَّةُ إِيْمَانٍ سُمِّيَ تَحْتَهُ۔

آپ کی ولایت کے آخری دس سالوں میں
نور کی بارشیں بیسیوں کے قلوب پر خوب
برسیں اور دریا، وادی و صحرا منور ہو گئے۔

آپ کا مولود مسکنِ حضرت کیا تو اثرِ نبی
مدینہ منورہ کا پر تو ہے۔ کھجور ہی کھجور کے
درخت اور زمین ریشی اور ہوا انجمِ بیکہ،
خوشگوار، فضا دلآویز اور دلپذیر۔

○ مقامِ مطہر میں ایک ایسا بھی مقام آیا کہ آپ سَيِّدُ الْاَعْمِيَاءِ مَدِينَةُ الْعِلْمِ ﷺ کے
وسیلہ جلیل سے سَيِّدُ الْاَوَّلِيَاءِ عَلِيٌّ عَلِيٌّ عَلِيٌّ عَلِيٌّ کے فیض اور نسبت سے بدرجہ کمال مستفیض
ہوتے نظر آتے ہیں۔ جس سے آپ کی زبانِ حکمت بیان اور کاشفِ سر نہاں تھی۔

☆ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے ایک
مرتبہ بوجہل کی نمونہ بیٹی سے نکاح کا
ارادہ فرمایا تو حضور ﷺ نے
منع فرمادیا کہ رسولُ اللہ ﷺ
کی بیٹی اور دشمن رسول کی بیٹی ایک
گہ بیٹی نہیں رہ سکتی تو نہ لانے کا تشا
ہت ہے کہ اس سے بچا جائے۔

آپ کے نکاح کی بابت ایک غیر سید گھرنے
میں ارادہ کر لیا گیا تو مرشدِ کامل شیرِ ربّانی ناراض
ہو گئے اور آپ کی رضا کے مطابق مادات
خاندان میں شادی کی۔ جس سے اس گھٹان
نور کے پھول اور کلیاں بچا رہیں۔
اس گھٹان نور کی غشیدہ چادر، ایک عالم

نے ارادۂ نکاح ترک فرما دیا۔

میں سدا عطر و سیر رہے۔

☆ ۱۲ ربیع الاول ۹۳ برس کی عمر شریف
میں اللہمَّ الرَّحِيْمُ الْأَعْلَى فَرَلَنے
ہم سے وصال فرمایا۔ "وَلَا تَحْزَنْ" وَلَا تَحْزَنْ

آپ کو رب کریم نے ماہ ربیع الاول
۹۳ سال کی عمر میں جنت الفردوس
میں اپنے پاس بلالیا بَرَكَ اللهُ مُصْبِحَةً

"وَلَا تَحْزَنْ" كَامِلَةً

جینش را سجودش گشتہ پُر نور چور مصحف نمایاں آیتے نور

وظائف بہ۔ آپ پنجگاز نماز باجماعت مسجد شریف میں ادا فرماتے اور نماز عصر کی
امامت خود کرتے۔ نماز تہجد کے بعد درود شریف حضرت یحییٰ بن اسماعیل پر پڑھتے اور نماز
عشاء قبل اور نماز فجر کے بعد شمارے کھجور کی گٹھلیوں پر درود شریف صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ
مُحَمَّدٍ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھتے آپ کے نزدیک صاحب تقویٰ اور عامل بالثبات تھے۔ معتبر
ذرائع سے مروی ہے کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے مرید ہی اُسے کہتے جس کے متعلق حضور عَلَیْہِ السَّلَامُ

وَالسَّلَامُ کی طرف سے اشارہ ہوتا۔ آپ کا روضہ اقدس، منبع فیضان، بوسہ گاہ عوام و
غواص ہے۔ مولائے کریم آپ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْہِ کے مزار پر انوار پر گلہائے رحمت کی بارش نازل
فرماتا رہے۔ جس سے اس مزار فائض الانوار سے زائرین کے قلوب نور سے معمور ہوتے رہیں۔
اور یہ گلستان نور ہمیشہ ترقی پر رہے۔ اللہمَّ زِدْ فِرْدَوْسَہٗ لَا تَقْتَصُطْ

تصنیف لطیف بہ۔ آپ کا بہترین شاہکار کتاب مُتَطَاب "الْإِنْسَانُ فِي الْقُرْآنِ"
ہے جو علماء اور خصوصاً طریقت سے منسلک حضرات کے لئے ایک تحفہ عظیم ہے۔ جو طرز و نگار
کا مظہر ہے اور آپ کے علم لدنی کا واضح ثبوت اور عشق و محبت کی جولانیوں کی نشیہ و دلیل ہے۔

۱۔ انسان کو صاحبِ قرآن مقرر کیا گیا ہے نبوت ہو تو قرآن کی علیین اور حجتیں نکلتی ہیں اور جب آپ سے نبوت ہی نہ
ہو تو پھر قرآن کی تعبیر سزاوارح جمی تحریرات، تاویلات، تفسیر، مائتد امر، انبیات کے ہوں گے۔ اور یہ نبوت درود و شریف کے بغیر ناممکن
ہے۔ جو کہ بفرمانِ صاحبِ قرآن مقرر ہے وَمَنْ يَتْلُ الْقُرْآنَ فَلَهُ بِهِ حَرْمٌ وَمَنْ يَتْلُ الْقُرْآنَ فَلَهُ بِهِ حَرْمٌ وَمَنْ يَتْلُ الْقُرْآنَ فَلَهُ بِهِ حَرْمٌ
اَشْرَفُ مِنْ رَجُلٍ مِمَّنْ يَتْلُو الْقُرْآنَ وَلَمْ يَتْلُ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَتْلُ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَتْلُ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَتْلُ الْقُرْآنَ

اَشْرَفُ مِنْ رَجُلٍ مِمَّنْ يَتْلُو الْقُرْآنَ وَلَمْ يَتْلُ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَتْلُ الْقُرْآنَ وَلَمْ يَتْلُ الْقُرْآنَ

ماہ کے قلیل عرصہ میں قرآن مجید حفظ کیا۔ آپ امام اعظم کے تعلقہ، حنفی ائمہ سب اور غوث اعظم کے فیض یافتہ قادری المشرب اور محبت و عشق کے میدان میں فائز فی الرسول کے مقام پر فائز الامام تھے پوری صدی آپ کی نظیر و مثال پیش نہیں کر سکتی آپ ہر صفت موصوف عالم و علیٰ مجتہد وقت تھے۔ اور فی زمانہ سلسلہ اہل سنت و جماعت صحیح العقیدہ رہی ہوئے کاشان میں۔

نعت گوئی :- آپ کے نعتیہ کلام کی تعریف و توصیف میں بڑے بڑے

شعراء اور علماء و رباب اللسان نظر آتے ہیں۔ اپنی ایک نعت شریف میں حضور ﷺ کی بارگاہِ رحمت میں اپنی محبت اور عشق کا اظہار عقیدت پیش کرتے ہیں :-

خدا کی رضا چاہتے ہیں دو عالم خدا چاہتا ہے رضا کے محمد ﷺ
علامہ اقبال نے جب یہ نعت ایک جلسہ میں سنی تو اتنا متاثر ہوئے کہ آنکھوں سے آنسو کی دریاں بہہ نکلیں اور فی البدیہہ ارحالا اسی بحر میں دو شعر کہے :-

تمنا تو دیکھو کہ دروغ کی آتش لگائے خدا اور بجائے محمد ﷺ
تعجب کی جا ہے کہ فردوس الہی بنائے خدا اور بنائے محمد ﷺ

عقیدت و محبت :- جب دوسری بار آپ مرکز حسن و جمال بارگاہِ رحمت علیہ السلام میں دل بیتاب اور رُوح بے قرار لے کر حاضر ہوئے تو اُس وقت دل میں تمنا تھی۔

کاش مجھے بھی محال شانِ رحمت سے اپنے جمالِ جہاں آرا کی زیارت سے مشرف فرمائیں اگرچہ خواب میں کئی مرتبہ شرفِ زیارت نصیب ہو چکا تھا۔ مواجہہ شریف کے سامنے علما و اندام میں مودت و

کھڑے ہو کر درود شریف عرض کرتے رہے۔ لیکن پہلی بار مراد نہ برآ سکی اور دوسری رات بھی تمنا لے ہوئے دل بے تاب سے درود شریف پڑھتے رہے اور انتظار کرتے رہے تو

شدتِ کُنْیات سے چند اشعارِ زبان سے جاری ہو گئے۔ جس کا مطلع اور مقطع یہ ہے :-

وہ سونے لالہ زار پھرتے ہیں تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں

تیری کوئی کیوں پوچھے باتِ رضا تجھ سے کتنے ہزار پھرتے ہیں

تو قسمت کا چاند چمکا اور نظارہِ جمالِ اکمال سے حالتِ بیداری میں مشرف ہو گئے۔

خداوند مہربان نے اُن کو یہ نعت عطا فرمائی کہ اُن کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔

صلوٰۃ و سلام :- ثنائی الرسول نے بحر عشق و محبت میں ڈوب کر کمال آور کر احترام سے بارگاہِ محبوب ﷺ میں وہ صلوٰۃ و سلام عرض کیا جو دنیا کے کونے کونے میں گونجا اور مقبول بارگاہ رسالت ہو گیا اور اسکے پڑھنے اور سننے والے بھی مقبول یہ عجیب نغمہ محبت ہے جو قلبِ نوح کو نبھانے والا ہے۔ پاک و ہند اور ملکِ ایشیا، یورپ، امریکہ کے شہروں افریقہ کے صحراؤں میں گونج رہا ہے "تہ صلوٰۃ و سلام اُردو زبان کا قصیدہ بُردہ شریف ہے۔"

وصال :- احمد رضا نے اپنی تاریخ وصال چار ماہ میں دن پہلے فرمادی اور اس بیتِ کریم سے استخراج بھی فرمایا و یطاف علیک فی یانیتہ من فضیۃ و اکوایبِ دُنیا کی ہر محل اور زیارت رسول مقبول ﷺ کے لئے یہ درود شریف فرمایا کرتے تھے۔ فضلِ عظیم، منافع کثیر کے لئے مجرب ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَآلِهِ ط صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةً

وَسَلَامًا عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ ط روزِ صبح شام ۱۱۱ بار

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مَعْدِنِ الْبُودِ وَالْكَوْمِ

وَعَلَى آلِهِ الْأَكْرَبِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

(۳۲) شاہ گل حسن خلیفہ مجاز واقعہ امرار معرفت الیہ غوث علی شاہ قلند پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ

☆ فرماتے ہیں ایک روز مجھے قلندر صاحب کا حکم ملا کہ اگر مل جاؤ۔ میں حاضر خدمت ہوا تو فرمایا تمہارے دل پر گرمی ہے درود شریف پڑھا کرو اور دیگر وظائف کے ساتھ قصیدۃ البرۃ شریف بھی پڑھنے کا حکم دیا تو اس کی ترکیب بھی ارشاد فرمائی۔ بموجب ارشاد رات کو سویا تو خواب میں دیکھا کہ رسولُ الشَّعْبِینِ ﷺ قلندر صاحب کی مسجد میں نماز پڑھ رہے ہیں اور میں بھی وضو کر کے جماعت میں شریک ہو گیا۔ بعد سلام قدسوسی کی آپ نے مجھے قرآنِ پاک کا آخری پارہ عنایت فرمایا۔ بیدار ہوا تو یہ کیفیت جناب قبلہ سے عرض کی تو فرمایا۔ آج پھر پڑھنا پھر پڑھا تو خواب میں دیکھا۔ رسول مقبول ﷺ نے قرآن مجید مجھے عنایت فرمایا بعد ازاں رکعتیں پڑھنے والے سبب شد نام ادا کر دیا۔ "علی علیہ السلام"

۱۔ حضرت احمد رضا علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اگر کوئی روزانہ پڑھے گا



بیداری یہ خواب جناب علی کی خدمت میں عرض کیا تو حکم ہوا۔ آج پھر پڑھنا۔ جب پڑھ کر سویا تو دیکھتا ہوں۔ رسول کا ثبات ﷺ کے فراق میں دریا، صحرا، کوہ، بیابان ملے کرتا ہوا ایک ریختان پہنچا اور بے ہوش ہو کر گر پڑا اور سطح ریت پر پڑا تڑپتا ہوں کہ ناگاہ جناب محبوب کروگار نبی مختار احمد مجتبیٰ ﷺ ایک کثیر جماعت کے ساتھ تشریف لائے میرے سر کو اٹھا کر اپنے زانو مبارک پر رکھا اور اپنی ردائو مبارک سے گرد و غبار میرے چہرے کا صاف کیا۔ میں ہوش میں آگیا تو حضور کے رونے انور پر نظر پڑی۔ میں نے رو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ تم میری فریاد رسی فرمائیے تو اس کے جواب میں ارشاد فرمایا۔ خاطر جمع رکھو، یہ قرار نہ ہوا بھی وقت نہیں آیا۔ حضور نے عرصہ میں منزل مقصود تک پہنچ جاؤ گے تو اس وقت میری عجیب کیفیت تھی کہ عبارت میں نہیں آسکتی۔

اشارہ آپ کا پاتے تو آتے اپنی آنکھوں سے
اگر آپ خواب میں آتے تو پتیلیاں قدم تلے بھٹکتے
اگر مل جاتا کوئی تنکا مجھے طیبہ کی گلیوں میں
اٹھاتے اپنی نپکوں سے لگاتے اپنی آنکھوں سے
سنتے ہیں آنسو موتیوں میں تو لے جائیں گے
میں نے یہ تمام حال سرکار قلندر میں عرض کیا۔ فرمایا مبارک ہو یہ حال تو ہم پر بھی نہیں گزرا۔
تو تم کو حج بھی نصیب ہو گا اور مدینہ منورہ کی راہ میں تم انھیں اپنی آنکھوں سے دیکھو گے یہ
خواب کی واردات تم پر بیداری میں بھی گزرے گی۔ لیکن تم پہچانو گے نہیں اور فرمایا
تو عزم سفر کر دی و رفتی بر ما
گفت حق اندر سفر ہر جا رہی
باید اول طالب مرے شوی

تو یہاں سے روانہ ہو کر بیت اللہ شریف کی زیارت سے شرف ہوا بعد ازاں جب مدینہ طیبہ کی طرف قافلہ چلا تو میرے دل میں خیال آیا کہ مدینۃ الرسول ﷺ کی زیارت کو سوا ہو کر جانا ہے ادنیٰ ہے پیادہ پا جانا چاہیے۔ چنانچہ پیدل روانہ ہوا۔ اثناء راہ ایک وٹیل پاؤں میں نکلا تمام ٹانگ سوچ گئی چلنا پھرنا دو بھر ہو گیا۔ درد کی شدت نے بے ہوش کر دیا

اگر کوئی شہید ہو جائے تو میرے



تو دیکھ کر شولے خضر پے جستہ کمر
 پیا دہ میروم ہیرا بان سوارا ند
 ○ کچھ ہوش کیا تو خیال گزرا کہ بس اب تیری مہمت حیات پوری ہو چکی ہے اس بیان
 بے آب و اند میں زندگی معدوم۔ انسوئس کہ روضہ رسول اللہ کی زیارت بھی نصیب ہو سکی۔
 اس حیرت و اندوہ میں بے اختیار آنسو ٹپکنے لگے۔ اسی حال میں تھا کہ ایک گوشہ بیابان سے
 عبا ربند ہوا تھوڑی دیر میں دامن گرد کو چاک کر کے ایک جماعت سواران ترک نمودار ہوئی۔
 فردی پہنے ہوئے ہتھیار لگائے عربی گھوڑے زیرِ ران تھے۔ اور اُن کے ذرق برق لباس کو
 دیکھ کر حیرت میں تھا کہ وہ جماعت میری طرف متوجہ ہوئی۔ سروا رخیل نے میرے پاس آکر فرمایا
 یا شیخ فتمہ قافلہ راح لکھیں نے جواب دیا یا سیدی انا امر فیضی فی مرقض
 شہید و ذاکہ گت تیوٹہ وہ سن کر گھوڑے سے اترے میرے سر کو اپنے زانو پر رکھ کر ایک شمال
 سے گرد و غبار صاف کیا اور فرمایا عابین مرقضت مکہ میں نے دُنبل کی طرف اشارہ کیا فرمایا
 شَفْتُ هَذَا اَنَّهُ میری ٹانگ پر ہاتھ پھیرا معاً در و موقوف ہو گیا اس کے بعد تباہی تیشی کے
 الفاظ فرمائے اور ایک ناقہ سوار کو حکم دیا کہ تم اُس کو قافلہ میں پہنچا دو اور فلاں شخص کو تاکید کر دو
 با رام تمام مدینہ منورہ تک لے جائے وہ ناقہ سوار ہتھار تھا رخجہ کو لے چلا۔ راہ میں بار بار کہتا
 یا شیخ میرے لئے دُعا کرو آخر کار قافلہ سے جا ملے اور قافلہ مدینہ منورہ پہنچ گیا اور اُس نے مدینہ
 منورہ کے باہر رخجہ اتار دیا۔ پھر اس کا پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں چلا گیا جب مدینہ منورہ پہنچ گیا تو رخجہ کو
 وہ خواب یاد آیا جو حضرت قبلہ کے رُکرو بیان کیا تھا۔ کف انسوئس مل کر رہ گیا۔ حضرت قبلہ نے
 فرمایا تھا کہ مدینہ منورہ کے راہ میں تم انھیں دیکھو گے۔ وہ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ
 الْبُرُوْدِ وَالْكَرَمِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ یہ ۲۳ واقعات مبارکہ متقبلہ درود شریف فیض عدد ۲۳ سالہ درونوت ۱۰ زیچ

عکس میں محنت جہاد نہیں اور مرض شہید ہے

دُم کیا اور شفا ہو گئی۔

لے شیخ ائمہ۔ قافلہ جارہے

کہاں ہے تیار مرض ؟

روضۃ الخائستہ

باب

فوائد الصلوة والسنن

فوائد الصلوة والسلام

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ السَّابِقِ لَإِبْرَاهِيمَ وَرَحْمَةً
لِّلْعَالَمِينَ طَهِّرْهُ وَأَوْفِقْهُ وَبَارِكْ لَهُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

حاج شمس لب غنچہ بہ چندین آپ
برائے آنکہ زندہ رہے برکات رسول

قرآن پاک :- پ سورۃ البقرۃ آیت ۸۳

وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا | لوگوں سے اچھی بات کہو

علامہ الزیلعی رحمہ اللہ اور علامہ ابن کثیر نے اپنی شہرہ آفاق تفسیر میں فرمایا :-

☆ النَّاسِ سے مراد انسانیت کی جان ذات محمد ﷺ ہے اور حُسْنًا سے
مراد درود شریف تو معنی یہ ہے کہ اگر محمد مصطفیٰ ﷺ پر درود شریف بھیجا کر بعض
مفسرین نے درود شریف بھیجنے کا یہ معنی اخذ کیا کہ ہر معاملہ میں ہمیشہ آپ ﷺ

فوائد جمیلہ - فوائد الصلوة والسلام کے بعد درود شریف بختری لکھا گیا ہے بوافقت درود شریف اذکیاء نشینہ
اَقَامُوا عَلَيْنَا اَنْوَاعَهُمْ تاکہ ورد کرنے والے کا قلب بکلیغ فیض اور سینہ گنجینہ فیض اور زبان ترجمان فیض بنے
اذکیاء عظام کے وظائف میں ایک ہی وہی الفاظ پڑھنے چاہئیں جو ان کی زبان مبارک سے نکلے ہوں اور تعداد میں
زیادتی ہو تو اخلال اور کمی ہو تو اخلال ہوتا ہے لیکن درود شریف ثناء افعال ہے اور نہ فعل چنانچہ پڑھے جو کہ
بمعنی بکلیغ ہر طرح کی غلطیوں سے خالی ، مستجاب ، رحمت اور طلب نسبت سے محفوظ ،
بزرگان دین سے سینہ سپر منقول ہے ۔ درود شریف بختری معنی جملہ انبیاء سے ہے جو ہمیشہ درود شریف

ہر آن کے پڑھے ہے ، سحری کو ۵۰۰ بار اور بعد از نماز عشاء ۱۰۰۰ بار صاحب بجاز کی اجازت سے پڑھے
کہ خود روپودہ پڑھتے لانا ہے پھل اور پھول نہیں لانا ۔ خواہ درود شریف کا کہ جس فی الکھار او فضائل منسج الانوار
عہ بادلوں نے لب غنچہ کو سحر کے وقت بارش اور شمس کے منتظر پاکیزہ پانی سے کئی بار دھویا تاکہ وہ

مکتبہ اسلامیہ دارالافتاء

فی فرمانبرداری ہو اور عظمت بیان کی جائے اور تفسیر ابن عباس رضی اللہ عنہما میں ہے۔ حضور ﷺ کے کمالات و اوصاف سچائی کے ساتھ بیان کیا کرو اور آپ ﷺ کی غریباں نہ چھپایا کرو۔ علماء مستقرین کا دعویٰ ہے۔ ہم قرآن پاک کی کسی بھی ایسی بات پاک سے شانِ مصطفیٰ ﷺ بیان کر سکتے ہیں کہ قرآن مجید شانِ مصطفیٰ ﷺ کا ائین بھی ہے اور زمین بھی لہذا ثابت ہوا کہ درود شریف کے پیلایا جانے والا ہے اور فضائل و کمالات مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام والتمنۃ کا بیان بھی درود شریف ہے۔ عباد انما شئتم و کسبتم و اجدتم جو موضوع کتاب اور مقصود ہے۔

○ چند فوائد اپنی علمی رسالہ کے لحاظ سے بیان کرتا ہوں لیکن کما حقہ اوصاف کرنا بیان کر سکتا ہے اگر تمام مرنے زمین کے شجر قلمیں بن جائیں اور سمندر روشنائی تو کلمت اللہ علوم و حکمت البتہ کہ کلمے لگیں تو سات بار بھی سمندر روشنائی بن کر لائیں اور عرش فرش کو کاغذ بنائیں تحریر نہ ہو سکیں کہ صفات البتہ غیر قابل ہیں۔ بعض مغیرین کرمانے کہا اس سے مراد حضور ﷺ کی صفات ہیں کہ کلمت اللہ حضور ﷺ کے اسماء حسنی سے ہے لہذا درود شریف کی ایک بھی فضیلت زمین و آسمان کے برتر ہیں انہیں سرا سکتی چہ جائیکہ فوائد شریفہ اور اباحت الطیفہ کے لئے یہ چند کاغذ کے صفات کافی ہوں۔ اے رضا خود صاحب قرآن ہے قیام حضور ﷺ سے کب تک کچھ رحمت رسول اللہ کی ﷺ لاؤ رب العرش جس کو جو ملا ان سے ملا بستی ہے کو تین میں نعمت رسول اللہ کی ﷺ

عنه ذکر فضائل و کمالات صلوٰۃ و سلام نعت و محبت اوصاف یہ سب ایک ہی حقیقت کے نام ہیں۔ عہد ایک مرتبہ نبی پاک صاحب دلائل ﷺ سے جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا میرے عمر و حیات اللہ تعالیٰ عنہ کی حسات بیان کرو انھوں نے عرض کیا کہ رسول اللہ ﷺ اگر سمندر سیاحی بن جائیں اور تمام نعت تلیں تو بھی شمار نہ ہو سکیں تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے ابوکر و حیات اللہ تعالیٰ عنہ کی حسات بیان کرو تو عرض کیا کہ حضرت عمرؓ حضرت ابوکر رضی اللہ عنہما کی تائید میں ہے ایک نیکی ہیں یہ حدیث باب شرفی علیہ السلام نے سنن الکبریٰ میں یہ حدیث پاک بیان کی ہے۔ یہ وہ حدیث خانیہ تھی کہ انسانی حسات نہ ہو سکیں۔ حسات اللہ کی ہوں تو حسات اللہ تعالیٰ ہی اور حسات اللہ تعالیٰ سے کیا کام ہے۔

سے ہے اور درود شریف کا نور چمک آیا ہی بحر انوار محمدی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ہے اور پھر جا بھی ملا نور احمدی "صلی اللہ علیہ وسلم" سے کُلُّ شَیْءٍ یَرْتَجِعُ اِلَیْ اَصْلِهِ جیسے کوئی اپنے اصل سے جا ملے تو درود شریف سے نفع پہنچانا نہ ہوا اس کا سارا فائدہ اجر، ثواب اور نور خالص ہمارے اپنے ہی لیے ہوا جیسے سمندر سے بخارات اٹھ کر بادل بنتے ہیں اور بارش کے قطرات اور اُس کا پانی پھر سمندر میں جا ملا اور اُس پانی سے مَرُوہ زمین زندہ ہو گئی "قلب مومن درود شریف کے نور سے زندہ ہوتا ہے۔ لہ
کَا لْبَحْرِ یَنْطُرُهُ السَّحَابُ وَ مَا لَهُ مِنْ عَلَیْهِ لَا فَنَاءَ مِنْ مَّاءٍ ۝

حقیقت درود شریف :- اعظم و اکابر صحابہ کرام نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم درود شریف کی حقیقت کیا ہے تو حضور دانا نے غیوبِ محبوبِ علام الغیوب "صلی اللہ علیہ وسلم" نے فرمایا درود شریف علم مکشوف، علم اسرار سے ہے۔ طُوعًا وَ نَهْرًا بشری جنہوں نے درود شریف سے وابستہ پائے اور پھر وہ ہمیشہ درمیشہ درود شریف میں رطبُ اللسان اور اُن کے حصولِ نوازید اور انوار سے دُرّ ثمن ہو گئے۔

☆ امام ربانی محبوبِ محمدانی سرکار محمد الکف ثانی ایشیخ احمد فاروقی نقشبندی مجددی قدس سرہ انسانی کے نزدیک درود شریف ہر حال میں مقبول ہے اور فائدہ دیتا ہے

بقیہ ماضیہ

جل کر مشربین گیا لیکن حضور "صلی اللہ علیہ وسلم" تو اصل نور کا ناست ہیں۔ خاکِ الکریمہ اللہ اللہ پر اُس نور انبی کا جلوہ بار بار متوجہ ہوا کہ طور پر ایک بار "وہ بھی سونے کے ٹاکر کے کرد و اس حصہ" پڑا تھا حضور نور "صلی اللہ علیہ وسلم" کے دیار پاک کے گلی کوچ کا ذرہ ذرہ کہ وہ طور سے کہ دریا کا تڑا وہ با عظمت ہے یہاں تو اس نور انبی ذاتِ اکبریت کی ہر آن نئی شان سے تجلیات کا ظہور ہے اور اس نور کا حصول صرف اور صرف درود شریف ہے

یہ کیفیت مجھ پر بار بار گزری دیکھ جلوه حضور جہاں تک فکر کی

نویا پہنچش ہو گئے نورِ مہربان کا جب غائب ہم غمِ غمِ غم سے نہ گئی

۱۔ جیسے سمندر بادل جستا ہے یوں بادلوں کا سمندر کوئی اصحاب نہیں کہ وہ پانی تو اس کا پانی ہے۔ ۲۔ جیسے زمین نور سے زندہ ہوتی ہے۔ ۳۔ جیسے انسان نور سے زندہ ہوتا ہے۔ ۴۔ جیسے درود شریف نور کا منبع ہے۔

اگرچہ ریا اور سغہ سے بھی پڑھا جائے لیکن اس سے ثوابِ آخرت میں کمی ہو جاتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲) درود شریف کا نور تمام نوروں کا اصل ہے جس سے قلبِ ستیم، قلبِ سلیم اور قلبِ فہیم بناتے ہیں۔
 ۱۔ لَیْسَ لَکُمْ فِیْہِمْ نَبَاٌ یَّوْمَ لَکُمْ فِیْہِمْ مَآلٌ ۚ وَ لَا تَکْفُرُوْنَ ۚ اِنَّ اللّٰہَ بِقَلْبِکُمْ سَلِیْمٌ ۝
 ۲۔ فِیْہِمْ دُیُّا مِیْنِ ہٰرِثَۃٍ، تَقْوٰی اور قلبِ سلیم آخرت میں نفع دے گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

(۳) درود شریف کا نور حقیقتاً اشیاء کو بدل دیتا ہے۔ تلخ سے شیریں اور بدبو سے خوشبو دار بناتا ہے اور ہر قسم کے زہر کے لئے تریاق ہے۔ اور ہر درد کو دوا ہے۔

علیہ السلام سورۃ اشعراء آیت کریمہ جس دن نہ مال کام آئے گا نہ بیٹے نہ دھرم کے حصہ دار نہ خواہ مخواہ اسکا دل نہ کرے تسلیم نہ پذیر القاب عن کا سورۃ اللہ کر کہتے ہیں اور طلب فیہم دین کی سمجھ رکھنے والا دل ہے اصطلاح ہیئت ہر لطیفہ ربانی ہے تصویر کیا گیا ہے اور جس کے متعلق "الحدیث" میں فرمایا گیا "وَأَسْتَفْقِتُ قَلْبًا" پانے والے سے فتویٰ پوچھ بیٹھتی ہے۔ ذکر مطلق طلب جو خیالات فاسدہ اور پرانہ کی آماجگاہ اور وسوسہ شیطانی کی گراؤ نڈ ہے۔ مفتی عسل اور ناصر نقل کا دل توست خانہ ہے جو خواہش نفسانی کا دوانہ اور شیطان کا کارخانہ ہے۔

سنت مولانا محمد حلال الدین رومی قدس سرہ اللہ مصطفیٰ جگہ ، شہنوی شریف میں فرماتے ہیں۔ ایک بار شہید کی کھٹی اور گاوڑ سات میں حاضر ہوئی۔ اُس وقت حضور رؤف جبرم رحمۃ اللہ علیہ "مجاہدہ کرام کی مجلس کو بچانے کے لیے جیسے چاند تاروں کے ٹکڑے مس میں" تشریف فرما تھے۔ شہید کی کھٹی نے حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کیا اور شرط شوق سے کبھی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے لباس مبارک پر بیٹھتی اور کبھی پاؤں کو بوسے دیتی اور آداب بچلا کر تمام مجلس کے ارد گرد خوشی اور شہرت سے جھومتی اور طواف کرتی تھی اور عجیب شان سے فدا ہوا ہر ہی بچے۔ سرکار مدینہ اہل مدینہ رحمۃ اللہ علیہ نے اُس کو اپنے پاس بلوایا اور پوچھا ہے کھل ایہ بتا تو شہید کیے نکلتی ہے۔ عرض کیا خدا اک موعی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں باغ میں جا کر ہر قسم کے پتوں میں سویا، گلاب اور پھولوں کا رس چھڑستی تھیں اُن میں کوئی کر دیا، کیٹلا اور کوئی پھیکا ہوتا ہے ایک لپٹے لپٹے پتوں میں میرے پیٹ میں کوئی کارخانہ جمیں جبکہ حقیقت یہ ہے جب یہ پھولوں کا جوہر اور پھولوں کا

نعمت، بلا عطا، رحمت رحمت اور راحت تبتی ہے اور ایلام کا مداوا ہو کر انعام بن جاتا ہے۔
رحمت میں لاکھ بیچ ہوں سو بکلی ہزار کج

یہ ساری گنتی اک تیری سیدھی نظر کی ہے

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

⑤ درود شریف پڑھنے والے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی حضور میں یا وقتے
میں اور وہ خاد کر مویٰ اذکر کھٹو کی علی تفسیر بن جاتا ہے پھر وہ سفرو و سفر کی خوشیوں
اور خلوتوں میں محراب منبر پر، ابتلاء اور مصائب میں ہر وقت درود شریف سے شغف
رکھتا ہے اور خوش رہتا ہے جس سے محبت الہی اُس کے رگ و ریشہ میں سما جاتی ہے۔

ہو نہ ہو آج کچھ میرا ذکر حضور میں ہوا

ورنہ میری طرف خوشی دیکھ کے مشکافی کیوں

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

④ اُمُّ الْمُؤْمِنِينَ سیدۃ العالیۃ حضرت ام المومنین ام المومنین حضرت ام المومنین فرمایا۔

عالم، فاضل، مجتہد، فقیہ کبیر، عابد شریف، عابد۔

۸

سرزمین چمن سے تو وہ خاک بھی خاک شفا ہے جس سے مومن روحانی جنتانی شفا پاتے ہیں۔

کیا بات تھا اس گلستانِ سلامت کی ہے ڈھیر ہے کجی جس میں اور زمین و آسمان

حضرت علیہ السلام کی بارگاہ کی محل اور حضرت سلمان علیہ السلام کا درباری ہند کیا شان ہے بھان لڑا

ہند نے شہزادی عقیس کی شامی کا زانو تپایا اور شہد کی کچی نے درود شریف کی فضیلت کا سر سبز راز کھولا۔ اہل

جنت ہی فیصلہ کریں کر شان و عظمت میں کون افضل ہے؛ افضل تو وہی ہے جو افضل الابدان علیہ السلام

کی بارگاہ میں ہے اور حضرت سلمان علیہ السلام کی چیرائی رعایا کی خبر گیری کرتی ہے اور بارگاہِ محمدی علیہ السلام کی

محل نے اُنٹ بٹکر کینے ایک شجرِ حرب تیار کیا۔ چونکہ گناہ و نیرنگ تار ہے۔ درود شریف نے شہد کو خوشنودار و خوشنودار

اور خوشنودار بنایا اور یہ نسخہ شہدِ خدا بھی ہے دوا بھی اور بہرِ حیات کی شفا بھی ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ عَلَیْهِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ

۱۔ سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۷۱ اور ۱۷۲ میں شہداء کا اجر کا اظہار ہے اور حضرت نے حضور



⑩ محبوب بھائی ایچ ابو محمد عبدالقادر جیلانی قدس سرہ الرحمٰنی کا ارشاد مبارک :-
 ☆ عَلَیْكُمْ بِمَرْؤَمِ الْمَسْجِدِ وَالصَّلَاةِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ تَمَّ لَكُمْ بِمَرْؤَمِ الْمَسْجِدِ
 مساجد اور درود شریف کو تاکر اللہ تبارک و تعالیٰ اور رسول پاک ﷺ سے ہر وقت
 تعلق قائم رہے۔ یہ مقام جائے قنوت اور مقام بندہ کا قیام یہ دونوں افضل ترین مقامات سے ہیں۔
 صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

⑪ علامہ احمد بن محمد خطیب قطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ نے فرمایا۔
 ☆ محبوب کریم، رسول "فیہم" ﷺ پر درود شریف پڑھنا سب کے اولیٰ، اعلیٰ
 افضل، اکمل، اچھی، اچھی، ازبر و آور ہے۔ اور سرچشمہ و وظائف ہے۔
 صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

⑫ عامل درود شریف کی قبر میں حضور ﷺ خود جلوہ گر ہوں گے اور وہ قبر بقعہ
 نور بن جائے گی اور قبر بھی زندہ ہو جائے گی۔ "بھائی اللہ! کیا شان ہے درود خوان کی؟" کو جواب
 قبہ میں لہرائیں گے تا حشر پختے نور کے
 جلوہ نما ہو گی جب ملعت رسول اللہ کی
 صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

⑬ جاہ والا شاہ عبدالرحیم نقشبندی مجددی المشہور محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کا قول :-
 ☆ ہمارے خاندان کو علم شریعت میں خداست دینی اور مقامات جلیلہ "محدث و فیر"
 بنیست درود شریف عطا ہوئے کہ حقیقہ کریمین نے ہمیں قلم عطا کیا اور فرمایا ہَذَا قَلَمُ
 جَدِّیْ ط۔ علم طریقت میں مدارج بھی بوسیدہ درود شریف پائے جو لکھا مَا وَجَدْنَا
 وَجَدْنَا كِي مِنْ كَلِّ الدُّجْوَةِ تَسِيرَ تَحِي درود شریف کا حکم حضور ﷺ عطا ہوا
 صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

⑭ امام ابنہ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ الرحمۃ من سر فی فَقَدْ سَرَى اللَّهُ وَمِنْ
 سَرَى اللَّهُ فَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ تَحْتِ اپنے قیام حرمین شریفین میں روحانی مشاہدات
 کی بناء پر فرمایا۔ جو چاہتا ہے کہ وہ خوشی کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے



تو وہ دُرد و شریف کو اپنے اوپر لازم کرے کہ مکرور دینے سُرد دینے وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتَامَىٰ إِلَّا بِآلِئِهِمْ شُرَافًا اہل شخص پر اللہ تبارک و تعالیٰ کی خوشنودی کی وجہ سے بہت خوش ہوتے ہیں۔

صَلَّى اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّم

۱۵) شیخ اکبر، سرکار محی الدین ابن عربی علیہ الرحمۃ کا ارشاد مبارک :- "جہیز انصار فی فضائل رسول اللہ ﷺ"

☆ سوائے متابعت شریف محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام و انبیاء کے دوسرا کوئی راستہ نیست الہی کا نہیں ہے جو بکثرت سجود اور موانعت دُرد و شریف ہے۔ اہل محبت کو چاہیئے کہ دُرد و شریف پڑھتے وقت صبر و استقلال سے پیشگی کرے تاکہ بخت جاگیں اور وہ جانِ جہان آقائے زمین و زمان وَلَا تَقْرَبُوا مَالَ الْيَتَامَىٰ إِلَّا بِآلِئِهِمْ شُرَافًا خود قدم رنجہ فرمائیں اور شرف زیارت سے نرازیں یہ سب اعظم فوائدِ جلیلہ عظیمہ سے ہے۔

صَلَّى اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّم

۱۶) دُرد و شریف بفتح الابواب ہے مَنْ دَقَّ بَابَ الْكَرَمِ انْفَتَحَ جس نے کریم کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اُس کے لئے برکتوں، رحمتوں، مغفرتوں کے دروازے کھل گئے اور وہ کشادہ حال ہو گیا۔ دنیاوی، دنیوی کشادگی مراد ہے۔

صَلَّى اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّم

۱۷) دُرد و شریف گھروں کی زینت، مجلسوں کی رونق اور دلوں کا چین اور سکون ہے۔

صَلَّى اللہُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّم

۱۸) رُبدۃ الاولیاء متاخرین خواجہ سائیں توکل شاہ بٹالوی نقشبندی مجددی کے ارشاد گرامی :-

☆ تمام عبادتیں بسبب کسی قصور کے ہو جو سکتی ہیں مگر دُرد و شریف ایسی عظیم شے ہے جو کسی حالت میں رو نہیں ہوتا۔ بہر حال قبول ہی قبول ہو گا۔ "ذکر خیر"

علمہ اللہ علیہ رحمۃً کبیرۃً یومنین ساریں، یومنین ساریں ساریں کے لئے ولایت کے دروازے کھول دیتا ہے اور انکیا اہل ارادہ اختیار بناتا ہے، اہل ارادہ، طلبِ طلبِ سداً قلباً شاد افراخت اور خیر ہوتے ہیں۔

علمہ ایک روایت حدیث میں فرمایا ہے مگر یہی داستان دُرد و شریف کا ذکر ہے۔ اہل محبت کے لئے آپ شہید ہو چکے ہیں کہ دُرد و شریف پڑھنے کی بکثرت دُرد و شریف ہے آپ کے دل کے لئے

ہوتی ہے۔ جس سے پند و نصیحت میں تاثیر پیدا ہوتی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲۶) دُرود شریف پڑھ کر دُعا مانگنے والوں سے بڑا باریک حدیث نبویؐ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَعْطٰی وَحَدِّهٖ ہے کہ جب وہ دُعا مانگیں تو عطا کر دے گا خواہ وہ عالم دنیا میں یا عالم برزخ "قبر" یا عالم قیامت میں ہو اُسے ضرور برکتِ اشلوۃ والسلام عطا کر دے گا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲۷) دُرود شریف استقامت کے ساتھ پڑھنے سے ظاہری، باطنی جمعیت قلبی ملتی ہے اور دل و نگاہ کو سیری نصیب ہوتی ہے۔ "یَا اَبْنٰی عَنی اَنْفُسِ اَتَمَّ اَمَّ" ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲۸) دُرود شریف بحرِ شریعت سے زبان پر تاثیر اور قلب فیضانِ دُرود شریف سے پُر نور رہتا ہے اور ان کی زبان سے نکلے ہوئے کلمے لوگوں کے لئے ہدایت کی دلیں کھولتے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۲۹) صُبح شام دُرود شریف پڑھنے سے رزق سے بیکاری اور اسباب سے نظر اٹھ جاتی ہے مقامِ توفیق نصیب ہوتا ہے اور مُہمب پر نظر ٹھہر جاتی ہے اس کا نام کمالِ توکلِ غنی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۳۰) دُرود شریف کے اعظم فوائد میں ہے قلب میں محاسن نبویؐ مستحضر اور نگاہ میں صورتِ

علم مقامِ توفیق و غناء قلب کا بلند ترین مقام ہے جس میں احسان و ایثار سے سب کچھ قربان کر دیا جاتا ہے کہ ہمارے پیڑھے اللہ اور اُس کا رسول "عَزَّوَجَلَّ نَفْسِی اللّٰہُ عَلَیْہِ رَضِیْتُ" بس کافی ہے اور اس مقامِ توفیق پر پہنچنا ابوبکر صدیقؓ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قادرِ المرام تھے۔ آپ نے تین مرتبہ سب کچھ راہِ خدا میں قربان کیا۔
نعمہ دُرود شریف کا نورِ روحانی اللہ سناہِ مدیونہ کا صورتِ مثال میں نظر آتا ہے۔ درحقیقت یہ دُرود شریف کے کلموں کے جھوکے ہیں۔ جو صورتِ محمدیؐ حق اللہ مدیکرِ حکم کی شکل میں متجلی ہو کر قلب میں مستحضر ہوتے اور نگاہوں میں سما جاتے ہیں تو حفاظت کہتے ہیں۔ ایک دُرود و سخاوت زرتشتیوں کی آگ میں داخل ہو کر بدمست ہو گیا، لیکن ہونہر پینے سے شرابِ حقانیت جاری ہو کر امت کی کمالِ شہادت ہو گیا۔

پاک متشکل ہو جاتی ہے اور شکوت اور جلوت میں حضوری کا تصور جم جاتا ہے۔ درود شریف سے دل آئینہ کی طرح صاف شفاف اور مصطفیٰ ہو جاتا ہے۔

درنگاہ اوجہاںِ مصطفیٰ ﷺ درقلب او کمالِ مصطفیٰ ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۳۱) درود شریف متفرق خیال قبلہ جان، کعبہ ایمان ﷺ پر رضا کامل محبت کی دلیل ہے جس سے قدم بقدم آبار سے حصے ملتے ہیں۔

دانش میری ادبِ محبت پہ نظر ہے قبلہ ہے میرا نقش اپنے محمد ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۳۲) درود شریف سے مکارمِ اخلاق کی تکمیل ہوتی ہے جو رحمتِ بڑی کا قصہ ہے جس سے صحیح معنوں میں رہنے کا بندہ اور حضور ﷺ کا غلام بنتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۳۳) اللہ سبحانہ درود شریف کے حامل کو مرضِ الموت میں ہی رضا اور جنت کی بشارت دیتا ہے اور لقاءِ الہی کا مشتاق بناتا ہے تو پھر موت بھی اُس کے لئے محبوب بن جاتی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۳۴) حدیثِ نبوی ﷺ میں فرمایا: "وَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَأَحْسِنُوا صَلَواتِكُمْ حَبِيبُ ثُمَّ صَلَوةٌ بِحُجُوِّ حَسَنِ كَرَوَاقِ صَلَوةٌ كَرُحْسَن صَلَوةٌ سَئِرَتٍ مِّنْ حُسْنِ صَلَواتِكُمْ"

کی طرف خیال کیسے مڑو، شریف پڑھنا اور اس سے ایک نور آیا جو میرے جسم میں چادر کی طرح لپٹ گیا جس سے نار نور اور گل گزارا ہو گئی۔ میرے بدن پر پاپ پتہ درود شریف کے نور کا ہے۔ یہ سب نعمت نور کے تقاضے ہیں۔

عَلَيْهِ السَّلَامُ شَعْلٌ وَفِي شَعْلٍ فِي تَصَوُّرِ النَّبِيِّ ﷺ ہر ایک کا کوئی نہ کوئی شعل ہے۔ میرا شعل حضور ﷺ کا ذکر ہر سکہ ہے۔ "مَوْلَا عاشقِ رِوَالِ اللّٰهِ مَلِكُ صَلَوةٍ وَرَاحَةُ صَلَوةٍ شَرِيَّةٍ لَّامِيَّةٍ حَلَاوَةُ صَلَوةٍ"

علیہ درود شریف کا وہ درکھنے والے کے لئے حضرت ملک الموت اُن کی جان بخشی میں عجب عجب انعام پاتا ہے۔ شیخ الاسلامیت مجتہد ابدادی قدس سرہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ رُوح کو بہشت سے چھپا کر رکھا گیا اور اُن کی رُوح شوقِ عشاق و رُوحِ عاشق اُن کی حُسنِ الٰہی میں ہمارے کسی عاشقِ الٰہی فدا و ذبح کے عالم میں نہیں



وجاہت کا بھارا آتا ہے۔ یہ حسن ایمان کی علامت ہے۔

میں عکس چہرہ کب گلوں میں سرخیاں ڈرنا ہے بدر گل سے شفق میں ہلال گل

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۳۵) حدیث قدسی ہر کلام اللہ بڑا بن رسول اللہ ﷺ

کُلُّهُمَّ يَطْلُبُونَ رِضَايَ وَ اَنَا اَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدٌ ﷺ

مترجم: تمام کائنات میری رضا پا رہی ہے اور میں اسے لے لیتا ہوں۔ تیری رضا چاہتا ہوں۔

معنی: کہ یہ تیرا درود شریف اور کمال اتباع شریعت مظہر ہے مگر ہے کہ رضا

مُصْطَفٰی رِضَا خدا ہے اور رِضَا خدا ہی رِضَا مُصْطَفٰی ہے۔ حضور ﷺ کی خوشنودی

ہی رب کریم کے راضی ہونے کی نشانی ہے۔

ہم عید باغ میں گل ابد کا رِضَا خدا اور رِضَائے محمد ﷺ

خدا ان کو کس پار سے دیکھا ہے جو نظریں میں جو لقاے محمد ﷺ

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۳۶) اولیاء کا میں نے درود شریف کو اسم اعظم فرمایا ہے فلانی فی اللہ، باقی باللہ کا تمام

درود شریف کے عشق سے ملتا ہے۔ کُلُّ مَنْ عَلَيْهِمْ قَانٍ ۝ وَبِقِيَّتِهِ وَجَدَ رَبِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ۝ بھری فانی ہے اور بقا رب بھلا

تعالیٰ کی ذات ذوالجلال واکرام کو ہے باقی ہر ذاکر فانی ہے۔ لہذا جب ذکر ہی

نہ ہا تو ذکر کیسا۔ جب ذکر باقی ہے تو پھر ذکر بھی باقی ہے۔ لہذا درود شریف کو فنا

نہیں کیونکہ وہ باقی کا فضل ہے۔ درود شریف جیسے کا سلسلہ رب العزت کی طرف

سے نہ منقطع ہوگا اور نہ موقوف۔ درود شریف منقطع ہے اور باقی کا فضل

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۳۷) مقصد تخلیق انسانی، معرفت الہی ہے رب العزت نے فرمایا۔ وَمَا خَلَقْتُ

بشری حاشیہ

کی نوع کے قبض میں نہ تھے کہ بھی وہی نہیں کہ ایک امر الہی ہوا نہ تھم۔ اس کو روح قبض کہ جاتی ہے۔

وہ تو خدا کا ہے۔ خدا کا جو کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

الْحَيِّ وَالْإِیْمَانِ لَا یَعْبُدُونَ ۝ اِنِّیْ لَیَعْرِفُوْنَ طَعْلَهٗ یَہٗ دَوْلَتِ دُرُودِ شَرِیفِ سے ملتی ہے۔ کیونکہ دُرُودِ شَرِیفِ سے حضور ﷺ سے تعلق وابستہ اور نسبت پہنچتی رہتی ہے۔ حضور ﷺ کو چھوڑ کر معرفت کا ایک شتمہ بھی کوئی نہیں پاسکتا۔

فَمَالِ اسْتَعْدٰی زَارِهٖ صَا ۝ کواں یافت از بے مصطفیٰ
صَلٰی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّم

(۳۸) ناصح الزائر الیہ عبد الغنی ناہی شہداء اللہ سے نہ لایزد القضاۃ الا اللہ کے سے مراد دُرُودِ شَرِیفِ فرمایا ہے۔ یہ قضاۃ معلق اور قضاۃ مہم کو لاتا ہے۔ دُرُودِ شَرِیفِ ایک محبوب ترین دُعا ہے جس سے بڑھ کر اور کوئی دُعا نہیں۔

صَلٰی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّم

(۳۹) دُرُودِ شَرِیفِ سے ملنے، فراخی سے، دُکھ، شک سے اور پریشانی، سکون سے تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس تکی، دُکھ، پریشانی پر صبر سے اجر و ثواب اور نعمتِ خداوندی پاتا ہے۔

صَلٰی اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَسَلَّم

علیہ السلام اللہ تعالیٰ نے آپ کی اور آپ کے لئے پیدا کئے دو میری عبادت کریں۔ یعنی یہاں سے پہلا مقبول۔ مستحق معرفت ہے من عرف نفسه فقد عرف ربه ما معرفت کے کئی راہیں ہیں پر اسان چل کر مقصود پاتا ہے۔ حضرت شاہ غلام علی نقشبندی علیہ الرحمۃ انھوں نے اپنے مخطوطات میں فرماتے ہیں کہ اگرچہ پیشینہ جو سرسبز ذوق محبت ہیں۔ ان کا لڑک سار و سرور ہے۔ جو دل میں رنگارنگ شوق اور رقت، جو ایک نعمت ہے۔

پیدا کرنا اور یار کے چہرہ سے پردہ اٹھاتا ہے اور ہم خدا یاں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ جو شریعہ معرفت و محبت کا بیابا اپنے عالم میں پہلا لڑک شوق اور دُرُودِ شَرِیفِ ہے جو قلب و گوناگون ذوق جمشائے آں ایشان میں جینم یا جینم کے شریعہ نقشبندیہ

اور دوسرا مقبول۔ عبادت رب اللہ کی علیٰ مطلقہ یعنی اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔ لاکھ ہزار عبادۃ تاکر میں لکھ لکھ کر دُرُودِ شَرِیفِ عبادت کریں۔ بندہ، اللہ تعالیٰ کا امر سمجھ کر حضرت "عزیز الشہداء" کے قول شریعہ کے دُرُودِ شَرِیفِ کے لئے

کرامت شریعہ میں دُرُودِ شَرِیفِ پر استقامت ہے۔ سی راہ سے ذکر فکر، عبادہ، شوق اور ان کا شوق و محبت اس لئے کہ

علیہ السلام انہیں قسم ہے۔ انہیں معرفت و شوق و عشق و محبت اور دُرُودِ شَرِیفِ میں علم الہی پیدا کر دے اور

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اللہ تعالیٰ کے احسان و عطا کیلئے اللہ تعالیٰ کے احسان و عطا کیلئے اللہ تعالیٰ کے احسان و عطا کیلئے

(۴۰) درود شریف سے عجز و انکاری ملتی ہے تو وہ مَن تَوَاصَعَمَ بِاللّٰهِ سَرَفَعَهُ اللّٰهُ کی

تصویر بن جاتا ہے۔ تواضع کے بعد رب العزت اُسے رفعت و عظمت عطا فرماتا ہے گا اور
کی زبانوں پر اُس کا ذکر خیر سے ہوتا رہے گا۔ اور درجہ فریضیہ پر فائز السام ہو جائے گا

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ
(۴۱) اَشْرِعْ عَمَّا كَرِهَ الشَّيْطَانُ ابْنُ قَيْسٍ مَرَّةً ارْتَضَاكَ كَا اَنْ تُوَدَّ سَخِرَ :-

☆ درود شریف پر مبالغہ است، حوادث زمانہ، قتل و غارت، فتنہ و فساد، الزام و

پروا نہیں رہے تو نے قُربِ خاص میں رضا عطا فرما دیا ہے۔ اے محمد اکرمؐ کی فائز، اے علیؑ کے شہرِ شہداء و دلائلِ ایزدات
عنه اُمُّ المؤمنینؑ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عنہا سے کچھ بھیجے۔ بلکہ ہمیں کب بنتا ہے فرمایا جب دُعا پڑھے آپ

نظر کے تو تمام جہاں سے کھڑے ہو جائے اور دوسروں کو اپنے سے بڑا لگتا ہو جائے تمام محکمہ کے چار خلیفوں کو شامل کر کے

☆ بیعت امام محمد بن عبد الله بن ابی طالب سے دو سال بعد ہوا کہ ان کے دو لڑکے ابی طالب کے دو لڑکوں کے ساتھ بیعت ہوئے۔

اُس نے خواجہ کو سلام کیا۔ آپ نے اُس سے قرآن پاک کے کچھ آیتیں پڑھوائیں اور فرمایا: اِنَّ فِيْ هٰذَا لَآيٰتٍ لِّمَنْ يَّعْقِلُ

”سُورَةُ الْكَافِرَاتِ“ تو فرمایا انہیں ہے کہ ہم وہ ہوں گے۔ ”اللا اکبر! تہجد شاخ پُرسوہ سرسبز میں“ جتنا کوئی مقامِ ولایت

میں چند درجات کا حامل ہے۔ اتنا ہی اعلیٰ کی طرف ترقی کر رہا ہوں جتنا ہے یہی طریقہ ہے اکابر و اعلیٰ کا کیا کیا انتہا کا سر بلندی ہے جہاں میں خاکساروں کو نصیب بیشتر دیکھا ہے اُڑتے خاک کو افلاک پر

☆ مُحَمَّدُ الْقَسَمَانِي قَدِسَ لَهُ اللهُ بِجَنَانِهِ وَتَعَالَى بِهِ الْقُدْسُ نے فرمایا: یہ تھیر ایک روز "تجدید کے بارے میں"

اپنے خدایوں کے علم میں بیٹھا رہا تھا۔ اپنی خدایوں پر نظر تھی اور یہ نظر یہاں تک غالب بھی کر پڑے تھے اس قدر کہ جسے

سے اٹھایا اور یہ نداء باطن میں دی گئی کہ میں نے تجھے بخش دیا اور اُن کو جو بالراسطہ یا طلب واسطہ قیامت تک میری

تیرا امید پڑیں گے۔ بار بار یہ بشارت دی کہ یہاں تک کہ فک کی بنیادیں نہ رہیں۔ الحمد للہ وہ بھلائیوں کا عالم تھا۔

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]



(۴۳) علامہ ابن عابدین شامی نے مفتی دمشق علامہ حامد قنوی علیہما الرحمۃ سے نقل کیا۔

دُرود شریف حادثات اور شدائد کے وقت مجرب تریاق ہے کہ ایک مرتبہ دُرود دمشق نے ارادہ کیا اُن سے باز پرس سخت کی جائے تو انہوں نے رات بچھینی سے گزاری تو خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی تو آپ نے مجھے دُرود شریف کے الفاظ سکھائے۔ جب وہ دُرود شریف میں نے پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے دُرود شریف کی برکت سے تنگیوں دُور فرما دیں اور ایک حادثہ میں پڑھا تو اللہ رب العزت نے فضل فرما دیا۔ کہ دُرود شریف حل مراد میں اکبر اعظم ہے اور یغنیہ اسم اعظم۔
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۴۵) دُرود شریف سے خلاوت ایمانی اور لذت روحانی ملتی ہے اور محبت اور نسبت پختہ ہوتی ہے۔ جس سے کائنات نفس ہوتی ہے۔ اور القطار جلی۔
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۴۶) علامہ سخاوی نے سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہما سے نقل کیا۔ حضور پر نور شافع یوم القشور ﷺ پر عبرت دُرود شریف بھیجا صحیح العقیدہ اہل سنت جماعت ہونے کی علامت ہے اور خاتمہ بالایمان کی بشارت۔ اور اس پر شفاعت
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۴۷) ذکر الحَبِيبِ الْمُرْتَضِ طَبِيبُ طَبِيبِ کا ذکر طَبِيبِ الْقُلُوبِ ہے یعنی دُرود شریف دلوں کی ہر مرض کا حکیم ہے اور دماغی امراض پاگل پن کے لئے اکبر ہے۔ یاد رہے کہ مجذوب عالم ارواح سے ہی نوازاجواہر الی اللہ ہوتا ہے۔ مجنون نہیں ہوتا۔
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

علہ صلواتہم اعلیٰ دو قسم ہیں مجنون۔ ناسر العقل۔ پاگل دماغی مرض کچھ ہوش نہ رکھے۔ ۲۔ مجذوب اولی اللہ ہے۔ اس کو پہچان یہ ہے اگر اُس کے پیچھے کڑے ہو کر دُرود شریف پڑھا جائے تو وہ اپنی پشت چھریا کرے حالتِ سُکر ہے درنگ اور درنگ اس راہ میں کہیں جگہ نہیں۔ مجذوب مقامِ حیرت میں قائم ہوا ہوتا ہے۔ وہ شاہدِ حال، یزبان سے روزِ آنت مکت ہو گیا اور دنیاوی بھروسہ نازل حالتِ جناب میں آیا اور چلا گیا۔ یا رہے ملک اور جذب فقر کی دو پشتیں ہیں۔

۴۸) شیخ عبد اللہ رحمہ اللہ نے شفاء القلوب میں تحریر کیا۔

☆ قیامت کے روز درود شریف پڑھنے والے کے پیشانی پر نور سے اسم پاک "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم لکھا ہوگا اور فرشتے اس کو حساب کتاب کے پتے نہ رکھیں گے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

۴۹) درود شریف منبع انوار و برکات اور مفارح الایاب مع خیرات سعادت ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

۵۰) درود شریف پر موابقت ہمیشگی اور دوام مومن صادق اور عاشق ہونے کی دلیل ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

۵۱) قضاء قرض یعنی ناز و اواب القضا کی تاخیر اور کوتاہی کا کفارہ درود شریف ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

۵۲) درود شریف قائم مقام صدقہ ہے بلکہ صدقہ سے بھی افضل ہے۔ اور مرتبہ میں اعلیٰ۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

۵۳) شیخ العلماء ہند شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ نے اشعۃ اللمعات میں فرمایا۔

☆ "از شیخ مسعود مصافحہ کے کہ حضرت رسالت آپ ﷺ بعد از نماز فرض سے تارین درود شریف سے مشابہہ مصافحہ و محافضہ مثلاً کہ انبار و انبار سے ثابت اور کشتن سے ظاہر ہے۔

عنه ریت الایام علی افضل الصلوٰۃ والسلام من اللکب الخواص کے نام نامی اسم گرامی کا شریف یہ کہ اسم پاک "محمد" ﷺ

درختوں کے پتوں، حوض کوثر کے پایوں، آسمانوں، عرشیں علیم اور لوح محفوظ پر لکھا ہوا ہے۔ نام اسی

کا لکھا جاتا ہے۔ جس کی ہیئت ہو حضور ﷺ۔ "بشاکب یکک اللکب ایک و مثلاً

پس۔ غلام بھی آپ کا ہے۔ تمہی تر مانتے پر اسم گرامی کی مہر کی بنی ہوئی ہے۔ دنیا میں اسم پاک غلام

کے دل میں تھا۔ اب ظاہر ہو گیا کہ ہر قیامت ہر نیک اعمال کا نور اس کی اپنی اصلی شکل میں ہو گا۔

عنه الصلوة تطغی غضب الرب صدقہ و نیک کے غضب کہ ٹھنڈا ہے اور شہد شریف

سے نیک کا جلال، جمال اور غضب و رحمت میں جاتا ہے۔ ۱۰۰ بار درود پڑھا کر

شیخ مسعود نے مضافہ فرماتے اور شاہ عبدالرحیم محدث دہلوی سے مشابکہ فرمایا۔ یہ سب درود شریف کی برکات سے ہے۔ رسالہ، مضافہ، تحائف اور مشابکہ دست و قدم دہلوی یہ سب درود شریف کے انعامات ہیں۔ "سَلَامٌ عَلَيْكَ يَا رَحْمَتُ الرَّحْمٰنِ" ط

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۵۳) — نیز فرمایا کرتے اے اللہ سبحانہ و تعالیٰ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں جو تیری

بارگاہِ محمدیت کے لائق جو سولے ایک عمل کے وہ ہے دُر و شریف کہ آپؐ ہمیشہ بارگاہِ نبوت میں کھڑے ہو کر تحفہ دُر و شریف بھیجتے اور کہا کرتے لَبَّائِمْا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا مَعَهُنَّ سُبْحَانَكَ يَا يَحْيٰى۔ "اخبارِ انبیاء فی السمر الکبیر"

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۵۵) — غیر فرمایا۔ دُرود شریف کے فضائل و فوائد میں سب سے اعظم و اہم یہ ہے

وَرُوْد شَرِیف پڑھنے والے کا نام حضورِ فاطمہؑ کے نورِ حسنہ میں لکھا جاتا ہے اور قبولیت پاجاتا ہے۔ یہ سعادت بہت بڑی سعادت ہے لہٰذا "جَنَّبَ الشُّرُوبَ إِلَى يَوْمِ الْخُرُوبِ"

لَكَ الْبُشْرَىٰ فَاخْلَعْ مَاعَيْكَ لَقَدْ

ذِكْرَتْ ثُمَّ عَلَى مَا عَلَيْكَ مِنْ عَوَجٍ

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۵۶) حضور ﷺ اس شخص سے محبت فرماتے ہیں جو دُور و شریف پر مواظبت

کرنا ہے اور اس کو حضور ﷺ اپنے پاس مدینہ منورہ بلاتے ہیں اور کبھی خواب میں

جلوہ کری فرما کرتا رہے نواز تے اور عمرہ حج تحفہ عطا کرتے ہیں۔

صبا! اس خوشی سے مرنے جاؤں
مجھے دیارِ ہی سے بلاوا آیا ہے

اُوحاجیو! دیھو بیر علی غلامی سے وہ بچے کا لجنہ نظر آ گیا ہے

سید صاحب الدین احمد علیہ السلام کے لئے ہر روز ایک بار پڑھنا چاہئے۔

۲۔ صحیح بخاری میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال سے ایک دینار کا صدقہ دے گا وہ اس کے لئے ستر ہزار سال کی عمر اور ستر ہزار سال کی دولت کا باعث بنے گا۔

سے بچے کو بہرہ پہنچا دے۔ جبکہ اگر یہ امر ہے کہ اس کی تعلیم پر کوئی خرچہ نہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۶۸) دل حبِ مصطفیٰ ﷺ سے لبریز اور حبِ دُنیا جو دُاُس کی کلِ خطیبتہ ہے

سے بیزا رہ جاتا ہے تو دُرود شریف کی برکت سے اولاً عطا، وسطاً عطا اور آخراً عطاء نصیب ہوتی ہے۔ تحفہ قنا، بقا، بقا اور رضا یہ سب دُرود شریف کے اورد کے مقامات ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۶۹) بندہ منْ اَحَبِّ شَيْءٍ اَكْبَرُ ذِكْرُهُ کی تصویر بن جاتا ہے۔ شب کی چلو تلوں اور دن کی چلو تلوں میں یہی ذکر محبت، دُرود شریف، دروِ زیان اور حذرِ جان رہتا ہے اور اُس کا نورِ رگ و ریشہ میں سما جاتا ہے۔ اور وہ محبوب بن جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۷۰) دُرود شریف کا نور قبر میں مٹس اور مصلط پر معاون ہو گا بطابقِ آیتِ کریمہ نُوْزُهُمْ يَسْعٰى سَعٰىً اَيِّدِيْهِمْ وَاَيُّهُمْ اَفْهَمُوْهُ۔ اور وہ نور اُس کو حجتِ کمال سے پہنچانے کا گاہ پائے کو باں پل سے گزریں گے تیری آواز پر ربِّ سَلَم کی صدا پر وجد لاتے جاںیں گے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۷۱) دُرود شریف سے فتوحاتِ ظاہریہ کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ وہ ظاہر کو دیکھ کر اس

علمِ دنیا بظاہر شیں ہے اور حقیقت میں زیرِ قائل۔ یہ سنا چھانی ہوئی تجاست کی طرح اور شکر کے پھلنے زہر کا مانند ہے اور اُس کی گرفتاری ہر گاہ کی جڑ ہے اور اُس کے تنے در، زن اور زمین ہیں۔ جس سے نکلنے پاک کی زمین پر نفع اور فساد ہیں۔ اس کو انشِ پاک نے مشاعِ الصّوفیہ فرمایا اور رسول اللہ ﷺ نے

سے الدُّنْيَا مَلْعُوْنٌ فرمایا اور فرمایا الدُّنْيَا دُؤْرٌ یہ دُنیا کرو و فریب ہے اور گردِ فریب سے حاصل ہوتی ہے ایک اور مقام پر فرمایا الدُّنْيَا جِنْفَةٌ دُنیا نردار اور اس کے طالب گتے ہیں۔ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا لَمَلْعُوْنَةٌ

دُنیا بچ است کارِ دُنیا ہمہ بچ اسے بچ برائے بچ درِ بچ بچ

علمِ خلیفہ شمس الدین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی پروردی نے پوچھا اَقُوْلُ اَمَّا اَسْأَلُ اَللّٰهَ مِنْ فَادَتِهِ يَنْظُرُ وَتُؤَيِّرُ اللّٰهُ شَمْلٌ شَرْفِي " کا کیا معنی مطلب ہے فرمایا تو کہہ کہ اس بات کی تو فرمایا جب تو گھر سے نکلا تو ایک غیر محرم عورت کو لگا خط سے لکھ راتھا اور میں تجھے یہاں سے۔ کہے اس کا نام

(۴۴) دُرود شریف کا نورِ زندگی کی کھن اور دُشوار گزار منزلوں کا سامنے ہے اور قیامت کی ہولناکیوں میں مٹاؤں، میزانِ عمل پر بھاری اور نازِ جہنم سے نجات کا ذریعہ اور سب سے
 صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۴۵) دُرود شریف کا ورد، دل و دماغ کو عجیب کیفیات فرحت، لذت سے مشا
 اور قلب و زجر کو مضطر رکھتا ہے۔ اور نظر و فکر کو ذوقِ عشق اور انجلاء بخشا ہے۔
 ”ذوقِ ایں سے نشا سی بخدا ناچشی“

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۴۶) مومن کی درجہ مجتہدیت پر فائز ہونے کی دلیل ہے کہ دُرود شریف اُس کی زبان پر
 جاری اور دل پر جاری ہو اور سنتِ عَزَّار اور متابعتِ مُطَّعِی وَاللَّهُ يَهْدِي لِمَنْ يَشَاءُ سَبِيلًا میں ہر وقت
 مستعد اور تکالیفِ بدعات سے مجتنب رہتا ہے۔ ”یہ منزل کمالِ تقویٰ ہے۔“
 صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۴۷) دُرود شریف سے ایک باطن میں تڑپ پیدا ہوتا ہے اور بارگاہِ رسالت سے
 فیضِ بلا واسطہ پہنچتا ہے۔ جس سے درجہ صفتِ حضورِ تعالیٰ حاصل ہوتا ہے۔
 صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

(۴۸) دُرود شریف اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی معیت اور ملائکہ کی موافقت اور سنگتِ ہر وقت
 نصیب رہتی ہے جس سے اقرارِ الہی اور صفاتِ ملکِ باطن سے چھوٹے اور ظاہر ہوتے
 ہیں جس سے بشری حاجات کا محتاج نہیں رہتا۔ اور تجلیِ اہم صمد کا ظہور ہوگا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

یہ معنوی میں منقول ہے۔ مجاہد میں مشاہدہ، اہانت میں اہانت، رجوع میں عروج اور ایمان سے ایمان ہے۔

۱۔ اویا اعلام کے لئے ذکرِ خیرِ خدایاں بن جاتی ہے۔ کئی کئی روز تک اُن کو نہ میٹک لگتی ہے نہ پیاس نہ وہ کھانے پینے
 کے محتاج اور نہ سونے کے۔ دُرود شریف کے نور کی برکت سے صفاتِ ملائکہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک دن اللہ کے
 مستحق بن گیا کہ ساری عمر اُن کے کپڑے نیلے ہوئے اور نہ چٹے۔ علی اہم صمد کے دُرود پر قربِ قیامت وصال اہل
 کے قبر کے وقت مومن کی خدراک اللہ عزَّوجلَّ کا ذکر ہو گا وہ کسی قسم کی ایذا یا ضرر سے محفوظ رہے گا۔
 ”مَنْ قَرَأَ الدُّرُودَ نَفْسُهُ فِي يَوْمٍ يَمُوتُ فِيهِ“

(۷۹) دُرود شریف پڑھنے والے کے بعد انور کا فیصل اللہ تبارک و تعالیٰ ہو جاتا ہے جو کافی وافی، شافی ذات ہے۔ وہ مُستَب اللہ اب غیب سے اسباب پیدا فرما کر تمہاریاں دُور کر دیتا ہے کہ دُرود شریف تمام دینی و دُنوی مسائل کا قبضہ حاجات اور کتبِ مُرادات ہے۔
 صَلَّى اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۰) قَطْبِ قُت السید عبد العزیز و ابی غ شاذلی ائمہ دین کا کائنات نے تحریر فرمایا۔
 دُرود شریف کی برکت سے راہِ بر طریقت مُرشِد کامل مل جاتا ہے یا وہ سیدنا ابوالعباس خضر علیہ السلام کی تربیت میں لے دیا جاتا ہے۔ جس سے وہ منزلِ اُمراد پالیتا ہے
 صَلَّى اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۱) حضور ﷺ کی یہ شان ہے آپ کی سیکت سے دشمن جبکہ وہ ابھی ایک ماہ کی دُور بی مسافت پر ہوتا پر عیب پڑ جاتا تھا۔ عامل دُرود شریف کو حضور ﷺ کے فیضان سے یہ شان ملتی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں اُس کا رعب ڈال دیا جاتا ہے اور وہ ہر قسم کے فتنے سے محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ وہ پناہ خداوندی سے امن اور سلامتی میں آ جاتا ہے۔
 صَلَّى اللہُ عَلَیْ حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۲) دُرود شریف پڑھنے والے سے تمام بُرے زمین تا چوتھے آسمان "حجابِ رابع" تک کسوت اور پوئے اٹھا دیئے جاتے ہیں اور بندہ وہ کچھ دیکھتا ہے جو دوسرے نہیں دیکھ پاتے۔
 حال تو داند یک بیک نمونہ زانکہ پڑ بہتند از اسرارِ ہو

حلقہ ابریر شریف میں اپنا حال خود بیان فرماتے ہیں کہ ابتداء احوال میں کئی ایک بزرگوں کے پاس بارہ سال تک مانا مارا پھر کراہا لیکن حصولِ خلاصہ نہ پاسکا۔ ایک ایک روز ایک میری کے درخت کے نیچے بیٹھنے ہونے ایک شخص کو پایا۔ انھوں نے میرے سوال از خود ہی بیان کرنے شروع کر دیئے۔ میں کچھ ضرور کہ کوئی ولی کامل عارف پڑھتا ہے۔

حقیقت میں وہ خضر علیہ السلام تھے۔ انہوں نے اوقیت میں میری دستگیری کی اور منزلِ مقصود تک پہنچایا۔
 حلقہ مفتی کاغذیہ علی تو اس سرگرمی سے کہانی بیسی نے فہمی اللہ تم چھا کر گئے کہتے آئے سے دُور دست جاتا ہے کہا۔ ہاں دوبارہ دُور کرے۔ مفتی کاغذیہ نے اس حجاب سے حضور ﷺ کی زیارت لائی تو فرمایا حضور نہیں لائی جب تک کہ تم کہہ گئے کہ تمہاری پچھڑاں اس سے خیر اور جلد فوری حلقہ۔ وہ فرمایا۔ کی

روح محفوظ است پیش اولیاء ہر چہ محفوظ است محفوظ از خطا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۳) امامِ اقلیت سرکارِ محمد و آلہ شانی علیہ السلام کا ارشاد گرامی :-

☆ درود شریف غرۃ الثمینی ہے۔ یہ اپنے خاتمہ نور الثغوب و تخیل الذکب سے نوازتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۴) نیز فرمایا: درود شریف اوصافِ باطنیہ، ذکرِ ہکر اور خیر کا جامع ہے۔ ذکر سے نور

شکر سے نعمت اور خیر سے محبت خداوندی ملتی ہے جو مقصودِ بندگی ہے اور پھر گناہ سے

محفوظ کر دیا جاتا ہے۔ یاد رہے درجہ محفوظ، مقامِ اولیاء ہے اور مقامِ تقویٰ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۵) مَنْ كَثَرَ صَلَاتُهُ بِاللَّيْلِ حَسَنَ وَجْهَهُ بِالنَّهَارِ شَبَّ كِي نَارٍ "تہجد علیہ

شب زندہ داران کو حسین و جاہلت عطا کرتی ہے اور درود شریف اُن کے چہروں کو

نور علیٰ نور بنا دیتا ہے روز قیامت اُن کے چہروں میں سجدا کا مقام ماہِ شب

چہارم کی طرح چمکتا دکھائی ہوگا۔ اُس نور سے جو اُن کے چہروں پر تاباں ہوتا تھا۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۸۶) حُبَّكَ الشَّيْءُ يُصَيِّدُ وَيُصَيِّدُ جَنِّ كِي نگاہوں میں شوقِ مصطفیٰؐ پس جاتا ہے

وہ غیر کے دیکھنے اور سننے سے اندھا اور بہرہ ہو جاتا ہے اور اُس کا دیکھنا یا سُننا ضرر مند

نہایت ہے۔

نگاہیں ہوتا ہے اور جس نے قسم کمال اب بے سوچے بچے توئی نہ دل کا "عَلَى الْحَمْدِ فِي فَضْلِ الْغُلَامِ وَالْمَرْءِ"

علیہ اگر تقدیرِ نبی سے کوئی تمیزیت پہنچ جائے درود شریف کی برکت سے صبر کی ترقی ملتی ہے اہل اللہ

توحیدیت پر بھی لذت محسوس کرتے ہیں کہ غیب کی طرف سے ہے ایک اللہ علیہ پر توحیدیت کے پہاڑ نور

پر سے لوگ تعزیت کے لیے آئے تو فرمایا یہ تمام توحیدیت ہے نہ تمام تعزیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ ط

میں بے رقام نہ مہفتے یعنی توحیدیت میں گرفتار نہیں ہو سکتا "گناہ" میں نہیں۔ "دعوتِ انبیاء"

علیہ غوثِ الانبیاء نے فرمایا مجھے میرے مژدہ اکلنے نے ملکیتِ غیر میں کاشمکشہ بنا دیا ہے جس نے

گزار۔ اب مجھے نہایت غمزدگی حاجت نہیں۔ تمنا و آفت میرے دل نہ لیاں گی۔

اللہ سے اور اُس کا ہر کام بتوفیق اللہ سے ہو جاتا ہے اور پھر وہ ذکرِ حُجرت دُرود شریف کے حکموں میں گم ہو جاتا ہے تو قافی الرُحُل سے قافی اللہ کی منزل مقصود پاجاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

۸۷) دُرود شریف پڑھنے والا شہاب الدُّعَوَات بن جاتا ہے اُس کی دُعائے عَطَبِ الْعَطُوبِ وَالْأَخْوَالِ اُس کی بڑی تقدیر کو بدل دیتا ہے۔ تو شہادتِ بھادت سے بدل جاتی ہے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

۸۸) دُرود شریف تمام آفات اور مہلکاتِ ارضی و سماوی کا حصّہ حُصْنِ مُصْبُو قُلُوبِ ہے۔ مانند مُرْشِدِ کَافِلِ سَکُوْہِ اپنے مُریدِ صادق کی ایمانی کیفیات، ہر قافی تجلیات کا قلعہ ہوتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

۸۹) دُرود شریف قبولیت میں سیرِ الاثر، اکیس اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے اور انسانی زندگی کے بچے بہت بڑا تحفظ اور تمام گناہوں کا کفارہ اور کشتِ انسانی کا مُزک ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

۹۰) روزِ قیامت دُرود شریف پڑھنے والا لواؤ الحُجْر کے سایہ میں ہوگا اور سرکارِ مولاؐ کے کائناتِ علیٰ مرتضیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اپنے دستِ مبارک سے پلاہیں گے اور پھر وہ کبھی پیاسا نہ ہوگا۔ اب کوثر دُرود شریف کے فیضان کا ایک قطرہ ہے۔

اک نبی کے ہاتھ سے اک علی کے ہاتھ سے کوثر و سلسیل کے ہم کو ملیں گے جامِ دو

ہاتھ سے چار بار کے ہم کو ملیں گے چار جامِ دستِ سخنِ حسین سے اور ملیں گے جامِ دو

سے دُرود شریفِ مفاہاتِ مضائب و ابتداءِ مکاتب کا جوا ہے۔

عنه امام ربانی سرکارِ مجددِ اکت ثانی نے اپنے شہزادگان کے اُن کوثرِ سرکارِ محمدؐ پر زندگی قُدوس سے اُن کوثرِ کمالی لاہوری کی تقدیر دُعائے بدل دی اور کاتبِ تقدیر نے اُن کی پیشانی سے شہادت کا داغِ شاکرِ سعادت کا نورِ بھکر دیا اور نگاہِ ولایت سے ولی کامل اکمل بنا دیا۔ نیز سرکارِ ہدایۃ الدینِ ذرِ کائنات کی ایک خادمہ کی تقدیرِ بابرِ مہرِ کبریا علیہا الرحمۃ نے ایک لمحہ میں بدل دی تو انھوں نے عرض کیا اے اللہ تعالیٰ میں نے چالیس سال اس کے رہنے دے گا کچھ بڑھائی۔ لیکن اُس نے دُرودِ اکمل سے ایک بار سے تقدیر بدل دی تو ایسا اس طرح نہ ہوا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

۹۱) ہر شئی کے لیے ایک طہارت ہے، نماز کے لیے طہارت وضو اور گناہوں کے لیے طہارت توبہ اور احساس گناہ سے ندامت کے آنسو ہیں اور قلبِ رُوح کی طہارت دُرود شریف ہے۔ وَذَرُوْا ظٰلِمًا وَّزٰلًا وَّابٰطِلًا سے طہارت بھی نصیب ہوتی ہے
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

۹۲) مومن کو کثرتِ دُرود شریف کے بعد اقبال اور نکاشغہ سے وہ نور فراست عطا ہوتا ہے جس سے امورِ عظیمہ اور اسرارِ عظیمہ کو دیکھا اور برآں انشراحِ صدر کا ظہور ہوتا ہے۔
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

۹۳) دُرود شریف کی برکت سے یومِ اوعید "قیامت کا دن" یومِ المیزین جانیے گا اور وہ نفلِ عرشِ الہی میں نور و الطافِ الہی ہوگا۔ یہ سب بڑا اکرام و انعام الہی ہے۔
صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ

۹۴) دُرود شریف پڑھنے والا فَلَاحٌ یَّیْنَهُ حَیْوۃٌ طَیْبَةٌ مَّکْمُلٌ تصویریں جاتا ہے اور اس کی حیات و ممات دونوں پاکیزہ سے پاکیزہ تر ہو جاتے ہیں۔ دُرود شریف کے نور سے آنکھ، کان، زبان، دل، سینہ، جسم و جان پاک ہو جاتے ہیں اور اسرارِ الہی ظاہر ہوتے ہیں۔ اس کی زبان معجز بیان اور کاشف اسرارِ نہاں بن جاتی ہے۔
چشم بند و گوش بند و لب بند گردِ بینی سترِ حق مارا بخند

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمْ
۹۵) روزِ ازل کے میثاق اَلَسْتُ بِرَبِّکُمْ قَالُوا بَلٰی کَا اٰیٰتُہٗ دُرود شریف سے
یقیناً پختہ

سالی نوکی کا جویریہ رضا حق تو میں نے اُسے سُبْحَابُ الذِّکْرَاتِ بنا دیا اب وہ جو کہتا ہے وہ اتنا جوں تاکہ میرا بندہ فریاد راضی ہو۔ مُرْسِدُ اَمَلٍ کی رضا، اللّٰہ ربُّ الْعِزَّتِ کی رضا کی علامت ہے۔
عَلَمَ الْفُرْقَانِ اَصْلًا یٰ اَبِی الرَّحْمٰنِ یَصْرِفُہَا کَیْفَ یَشَآءُ دُن کا پھر تارِ حمان کے دستِ قدرت میں ہے۔
حلہ پہ سورۃ اَنْفُلِ بَرکتِ کربہ، تو ضرور ہم اُسے عطا کریں گے پاکیزہ زندگی۔

حلہ روزِ ازلِ میثاقِ اَنَسْتُ کی ستادِ پروردگار کے امانتِ حوالہ میں رکھ دی گئی جب وہ حجرِ اکو کو رب
دے گا وہ کلمہ حق چھوٹا کرے۔

دُرو و شریف ہے اور دُرو و شریف کی برکت سے دخولِ جنان اور رضا و رحمان ملے گی۔ **وَاللّٰهُ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ** یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهِ مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

(۹۹) حدیث الحبيب علی مصنفہا الصلوة والسلام

سید الانبیاء علیہ السلام و آلہ و سلم کی خدمت اطہر میں ایک فرشتہ حاضر ہوا جو اس سے پہلے بھی زمین پر نہیں اتر اٹھا اور وہ بہت مقرب فرشتہ تھا عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے رب کریم سے اجازت لی ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر زیارت بھی کروں اور صلوة و سلام بھی عرض کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے مقرب فرشتے تیرا کیا کام ہے اور تیری کتنی طاقت ہے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا کام اللہ رب العزت کی تسبیح و تہلیل ہے اور مجھے اس ذکر کی برکت سے رخصت نکالنے نے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے۔ اگر میں چاہوں تو طرفہ الصیقل

☆ یعنی آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام آسمانوں کے تارے گن سکتا ہوں۔

☆ اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام درختوں کے پتے گن سکتا ہوں۔

☆ اور آنکھ جھپکنے سے پہلے تمام سمندروں اور بارش کے پانی کے قطرات گن سکتا ہوں۔

☆ اور رب کریم نے مجھے اتنی طاقت عطا فرمائی ہے جو کسی بھی انسان کو نہیں دی۔ حضور

ﷺ کے چہرہ اقدس پر سُرست اور خوشی کے آثار تھے۔ فرشتے نے عرض کیا یا رسول اللہ

علیک آلاف صلوة و آلاف سلام میں باوجود اتنے علم اور طاقت کے ساری زندگی

بھی لگا رہوں تو اس شخص کے ثواب کو نہیں گن سکتا جس نے آپ پر ایک مرتبہ دُرو و شریف

پڑھا ہو۔ فَعَلُوْا بِيْ لَهْكُمْ وَبِشْرَايْ مُبَارَكٍ اَوْرِشَارِطٍ ہو جو ہر تین دُرو و شریف

مسلّمہ۔ اگر سید عالم ﷺ شہرِ ارضی بقیس کو خط میں بنیم اللہ شریف نہ لکھتے تو وہ کبھی حاضر خدمت نہ ہوتا۔ حضرت

☆ رَسُوْلُ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

علیہ بشارت ہی بشارت اور مراد ہی مراد نہ خوفِ ماضی نہ غمِ ماضی اُن کا حال دُرو و شریف اور اُن

کا حال صاحبِ دُرو و شریف ہر حال میں اپنے نول کو پہنچا دے اور نول کریم اُن پر انہی نہ خوف اور نہ

میں مصروف اور سعادت لاحق علیہم ولا ھو یحزن ذلک لکے مژدہ سے بہرور
 ہیں۔ درود شریف کے فضائل و فوائد خصوصاً صریحہ اور احادیث صحیحہ میں اتنے کثرت سے
 بیان ہوئے ہیں کہ انسانی وسعت اور ملائکہ نوری کی طاقت سے ان کا ذکر کرنا اور لکھنا
 ناممکن ہے۔ یہ مثالوں کے فضائل و فوائد درود شریف بخلاف ۹۹ اسماء اللہ الحسنیٰ جبل و علای
 ۹۹ اسماء الہی الکریم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ۹۹ اسماء پاک قرآن مجید اور ۹۹ اسماء مبارکہ
 بلکہ آمینہ الہیۃ الملوہ تحریر کی گئی ہیں۔ "اللھم فصل فی قلبی بین ذلک و ذلک اسماء الحسنیٰ"

☆ ابو ذر غفاریؓ امام مہر عمری علیہ الرحمۃ القوی نے اپنے قصیدہ میں کیا عمدہ فرمایا ہے علیہ

قَبِيلٌ لَمَّا دَحِ الْمُسْطَقَ الْخَطَّ بِالْذَّهَبِ
 عَلَى وَرَاقٍ مِنْ فِضَّةٍ أَحْسَنُ مِنْ كُتُبِ
 وَأَنْ يَمُهِضَ الْأَشْرَافُ عِنْدَ سَمَاعِهِ
 قِيَامًا ضُفُوفًا أَوْ جُثِيًّا عَلَى رُكْبِ

اللھم فصل علی سینہ نا محمد عداد اوراقی الأشجار
 ومیاء النصارى وقطر الأمطار وعلى آله وصحبه وسلم

☆ بر مرض کی دوا ہے درود شریف دافع ہر بلا ہے درود شریف
 حاتمیں سب دوا ہوئیں اس کی ہے عجب کیما درود شریف
 اے صبا تو ہی جا کے پہنچا دے بدرِ مصطفیٰ درود شریف
 توشہ راہِ آخرت کیجئے کافی ہے نوا کو درود شریف

سوال کا جواب علی کافی را پوری بیلا شریف

بقیہ

عمر یہ نشانِ ولایت ہے۔ قال میں مصروف و مشغول اور حال میں مرتبہ سکت اکت ذلک فصل اللہ
 یؤتیہ من یشاء ذوالفضل العظیمیہ ○ یہ علیہ ذوالفضل درود شریف کی برکت کا ہے۔
 علیہ کرمی مصطفیٰ علیہ السلام اس سے یہی ظاہر ہے کہ علیؓ غفرلہ میں پانوی کی حق پرستوں کے پانی سے
 شوشہ کھتے رہیں۔ صاحب شرف لوگ انہوں کو تمام شرف و کرامت عطا فرماتا ہے کہ سرور و شرف سے
 جاتے ہیں۔ یا وہ اپنے فضل سے دوزخ و جہنم سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔

روضۃ السادۃ

ب

حاضری حرم رسالت

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

بود در جہاں ہر کے راجیالے مرا از ہمہ خوش خیال محمد ﷺ
شود پاک معصوم کلی گناہگار کہ در خواب بند جہاں محمد ﷺ

قرآن پاک پٹ سورۃ النساء آیت کریمہ ۶۴

اگر محبوب وہ اپنی جانوں پر ظلم کریں تو اسے محبوب
تہا سے حضور حاضر ہوں اور پھر اللہ سے معافی
چاہیں اور رسول ان کی شفاعت فرمائے تو ضرور
اللہ کو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ
جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ
وَاسْتَغْفَرُ لَّهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا
اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

اے پناہ من حرم کوئے تو من پر اُتیدے رسیدم سونے تو
○ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ یہ آیت کریمہ کا پہلا جزو ہے۔

اذا علموا مطلق کیلئے اور ہم ضمیر جمع غائب یعنی انکوں کا قیام قیامت میرے پیارے
محبوب کے اُنتیو! جب تم ضعیف یا کبریا گناہ یا کفر، شرک سے "اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ
عَظِيْمٌ" اپنی جانوں پر ظلم کرو تو اسے کہ غفلت والو! ہم بھی اللہ شہید المذنبہ جا کر میرے محبوب
پاک کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ گے اور صلوٰۃ و سلام کے بعد طلب مغفرت کے لئے عرض کرو گے

بِسْمِ اللّٰهِ اَسْتَغْفِرُكَ رَبِّیْ اَمْرٌ یُّؤْتِیْ پے دربان طلبی
چشم رحمت بخشا سونے من انداز نظر اے قوشی بقی، ہاشمی و شطابی

علیہ باب الشکوم سے داخل ہوا اور نفل شکر ادا کرنے کے بعد آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے نہایت عاجزی
اور انکساری سے علانہ انداز سے حاضر ہوا اور پھر توجہ شریف کے طے لگا ہیں جبکہ کہ حیثیت اور جلال کو
لپٹے اور باری کے کئی قری تو تم اور انہماک کے ساتھ اللہ انہماک کے ساتھ "اللہ انہماک کے ساتھ" اور انہماک کے ساتھ

کہ ایک نہایت خوبصورت مرد کہ ایسا آج تک میری آنکھ نے نہیں دیکھا گھوڑے پر سوار سبز لباس اور غلام باندھے اور اُس کے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا جس سے اُس نے مجھے پانی پلایا اور کہا میرے پیچھے سوار ہو جاؤ تو تھوڑی دیر بعد مجھ سے فرمایا وہ سامنے دیکھو مدینہ منورہ ہے۔ اُتر دو اور سیدھے چلے جاؤ اور جب بارگاہ رسالت میں پہنچو تو میرا سلام عرض کرنا اور کہنا کہ رضوانِ جنت سلام عرض کرتا ہے۔ "حیوۃ النبیون" "حضورِ نوری الملوکین" "مُحَمَّدٌ رَاسُ الْوَسَائِلِ" بھی اسے مہمانوں کی امداد فرماتے ہیں۔

☆ ایشیخ ابو عبد اللہ نعمان علیہ الرحمۃ نے بیان کیا کہ میں دورانِ سفر مقدس اپنے قافلہ سے پھڑکیا اور مجھے پشیل میدان میں سخت خوف اور وحشت محسوس ہوئی لیکن چل پڑا۔ خوف و ہراس سے پیاس کی شدت نے اگھیرا اور میں زندگی سے مایوس ہو کر موت کے ریلے تیار ہو گیا تو میری زبان سے اس ہتھوڑی کے عالم میں نکلا۔ "یا مُحَمَّدُ یا مُحَمَّدُ اَنَا مُتَحَيِّتٌ بِكَ" "ہُوَ اَللّٰہُ عَلَیْہِ السَّلَام" یا مُحَمَّدُ مُصْطَفٰی صَوْنِہٖ عَلَیْہِ السَّلَام میں آپ سے فریاد چاہتا ہوں یہ الفاظ میری زبان سے نکلے ہی تھے۔ کسی نے میرا ہاتھ پکڑا تو میرا سارا خوف و ہراس، غلبہ پیاس اور گھبراہٹ و درد جو گئی اور مجھے اپنے ساتھ سوار کر کے قافلہ تک پہنچا دیا اور میں فرطِ مسرت سے درود شریف پڑھنے لگا اور جاتی دفعہ فرمایا۔ "جو کوئی ہمیں پکارتا اور فریاد کرتا ہے تو ہم اُسے محروم نہیں رکھتے" پھر میں سمجھا کہ آپ میرے آقائے کرمینِ مآوانے کو ہیں" "وَلَا تُفَرِّقُ بَیْنَہُمْ" تھے اور مجھے سخت افسوس ہوا کہ میں دستِ بوسی اور قد بوسی نہ کر سکا اور جب غور سے دیکھا تو آپ کے پجرہ کے نور سے سدا جھل جھل رہا تھا۔ "نُورُہُ الشَّاطِرِینَ"

۲۔ حکمی معنی :- عِنْدَ لَوْ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَ اِنِّی الْمَدِیْنَةُ نہیں فرمایا اگر یہ فرمایا جاتا

حلقہ ایسے ہزار واقعات لاری پائل غور سے لکے علی علیہ السلام حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا۔
عقلہ روضہ طہرہ کے قریب ہوا ایسے دور جو بہ قریب اور بعد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے

تو اہل مدینہ منورہ یا صاحب ثروت لوگ بھی اتنا دُور دراز کا سفر کر کے وہاں مدینہ منورہ
بارگاہ رسالت میں پہنچتے اور یہ شانِ کریمی سے بعید ہے کہ فقراء اور مساکین جن سے
حضور ﷺ کو پیار ہے محروم رہتے۔ جَاءَ ذَاكَ فَمَا كَرِهَ دِيَاكَ جَبَّحْنِي لَكَ بِمَنْ
مُحِبُّوْنِي مِثْلَ حَاضِرٍ ہونا چاہو تو آؤ، دو زانو بیٹھ کر میرے محبوب ﷺ کی بارگاہ
رحمت کے نظارہ جمالِ باکمال کا تصور کر لیں تو تم جہاں کہیں بھی ہو گے میرے محبوب
ﷺ کی حضورِ رحمت میں ہو گے۔

جنتِ نور احمدی اور جلوہ محمدی ﷺ "کائنات کے ذرہ ذرہ پر پرتو افروز ہے اگرچہ آپ کا وجود سید الوجود" ﷺ "مدینہ منورہ میں جلوہ افروز ہے اور یہی وہ خاک پاک ہے جس کے عنصر شریفیت سے بدن لطیف بنا اور یہی وہ سرزمین مبارک ہے جہاں رب کریم اپنے محبوب کے غلاموں کو بلارہا ہے۔ تم بھی قریب ہو جاؤ۔ حاضر بارگاہِ بیکس پناہ ہو جاؤ۔ اس درپاک اور آستانہ اقدس میں آ جاؤ جو رب العظیم کی ہی بارگاہ ہے۔ جہاں کہیں بھی ہو ان کی طرف منتوج ہو جاؤ کہ قلبِ مومن ان کی جلوہ گاہ ناز ہے۔ مومن تو اپنے ہیں۔ یہاں تو غیر اپنے اور بیگانے بھی یگانے بنتے ہیں سے

بقلم عاشقہ سے درود شریف رابعی اعلیٰ تعالیٰ املیٰ سے قرب و بعد ننان و مکان کے خاصے شاد تیا ہے (کم)

نہیں حضور ﷺ کی ذات مقدسہ تو بظاہر ایست کرے الٰہی اولیٰ بالمؤمنین من الٰہیہ ہر
 زمین کو اس کی اپنی جان سے بھی زیادہ قریب ہے۔ نیز نزدیک و دور اکناف و اطراف و اقصا مکان
 کی قیدیں عالم خلق کے لئے نہیں بلکہ عالم امر کے لئے۔ چونکہ روح القدس ﷻ روح الاموراج ہے
 قرب و بعد کی قید سے کیوں گرفتار ہو سکتا ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ ذرہ و شریف بلند آواز سے ہوا آہستہ قلب سے
 ہوا زبان سے اظہار زمین میں ہوا اصلے ملکوت میں، غار میں ہوا پہاڑ میں، افریقہ کے جنگل میں ہوا
 امریکہ کے شہروں میں، ملک ایشیا میں ہوا یورپ میں، علاقہ چین میں ہوا جاپان میں، قرش پر ہوا
 عرش پر، فضا پر ہوا تحت العرش میں حضور سید عالم ﷺ ہونے کے ذرہ و شریف کو نفس نفس
 لٹتے ہیں اور شان رحمت سے جواب بھی رحمت فرماتے ہیں اور جواب کا مستجاب و ثنا ان کے لئے
 حوالہ دیتے ہیں۔ یہ سب ثنائات تکوین و خلق میں داخل ہیں۔ اللہ تعالیٰ و شہادۃ و انوار و



بُحْدًا خُذًا کا یہی ہے دُر اور نہیں کوئی مَقَر مَقَر

جو دُکال سے ہو یہیں آکے ہو جو یہاں نہیں تو وہاں نہیں

کڑوں مدح اہل دُکُل رَحَا پٹے اس بِلَا میں میری بِلَا

میں گدہوں اپنے کریم کا میرا دین پارو نہاں نہیں "مجلس تہذیب"

○ خُذْنِے مَا لَكَ الْكَفَّ نے مجُوب کو سب کچھ عطا فرما کر اپنی ساری خُذائی کو اس

دُر پہ لا ڈالا اور اُدھر اپنے مجُوب کریم ﷺ سے فرمایا وَ اَمَّا الْمَسْأَلُ فَلَا تَهَرَّجْ

مَجُوب "ﷺ سائل کو چھوٹا نہیں ناراض نہ ہونا خواہ وہ کیسے ہی گناہ گار کیوں

نہ ہوں اور اگر آپ نے بھڑک دیا تو مجُوب! پھر یہ بیچارے کہاں جائیں گے۔ اس

دُر کے علاوہ کو نہاں ہے جہاں جائیں مجُوب تیری بارگاہِ کریمی میں ہر حاضر ہونے والا

تیری طرف سے عُفُوت سے واسن مُراد بھڑک جائے۔ کہ در مجُوب در معبود ہے سے

بکھنک رحمت پروردِ قطمیر منہ کمتر

گے درگاہِ سلطانم اَغْنِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

رِضائیت سائل بے پر توئی سلطان لَا تَهَرَّجْ

شہنا بہر ازیں خوانم اَغْنِنِي يَا رَسُولَ اللَّهِ

○ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر ربِّ غفور سے اپنے گناہوں کی بخشش میرے مجُوب

کے رُوبرُ و مانگو تو اُس پر میرے مجُوب بھی اپنے لبِ اعجازِ ہلا دیں۔ تمہاری درخواست

استغفار پر اِیمن مُصطفیٰ کی مہر لگ جائے تو میری شانِ توکابا تمہارے توبۃ النصوح کے

بعد ہر قسم کے گناہ مُعاف فرما کر پاک صاف کر دے گی تو پھر دوسری وصفِ حُجَّتِ

كَافَاؤُكَ يَبْدُلُ اللَّهُ مَنَاقِبَهُمْ حَسَنَاتٍ سے ظہور ہو گا۔ شر، خیر، عَم، خوشی

اَلَمْ، مُسْتَرْت اور نَار، نور بن جائیگی اور تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دے گی یا یہ

سہ دُنیا و مافیہا اور اُخروی سادات میں درود شریف سے توفیقِ الہی کے ظہور است اور مُقَدَّاتِ الہی کے ملحقہ ہیں۔ اَلَمْ

عَلہ نپ سورۃ النبی آیت کریمہ ۱۰ اور سَدَل "جو مانگنے آئے اُس کو مت بھڑکے

عَلہ نپ سورۃ النور آیت کریمہ ۱۰ تو یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے اَلَمْ اَلَمْ اَلَمْ کو نیکیوں سے



احادیث مبارکہ :- رواۃ النکاح فی شدک علی الصبیحین ط

مروی ہے کہ سیدۃ النساء العالمین رضی اللہ عنہا قبر اظہر پر حاضر ہوئیں تو تعویذ مبارک کو ہاتھ سے جس کے متنی کو چہرے پر ملتیں اور درود شریف پڑھ کر اشتیاقِ ادب سے تربت شریف سے پیٹ کر بوسہ دیتیں اور حُجُوم کر یہ اشعار عرض کرتیں :-

مَا ذَا عَلَيَّ مَنْ مَثَمَ قُرْبَةَ أَحْمَدَ اَنْ لَا يَشْتَمَ مَثَمَ الزَّعْمَانِ عَنَّا لِيَا

خاکِ پاکِ تربتِش خالقِ ترازِ مشک و گلاب

مُردہ آنکھِ را کہ بُوید یا بہوعدہ آں تُراب

ایک مرتبہ حضرت ابو الزُّبَی الصَّارِی رحمۃ اللہ علیہ بارگاہِ مصطفوی "روضہ اظہر" میں حاضر تھے اور قبر انور پر سر رکھ کر اور سر منہ پینے کے مُراقب تھے کہ گور زمر کو ان آیا اور آپ کی گردن کو چھوڑ کر کہنے لگا۔ تو یہاں کیا کر رہا ہے ؟ " اَسْتَعِظُ اللہَ الْعَظِيمَ " آپ نے نگاہ اٹھا کر حقارت سے گور زکو دیکھا اور فرمایا میں خُوب جانتا ہوں کہ میں کیا کر رہا ہوں اے مروان ! اَحْقَالِ جَعَلَتْ اِلٰی دَسُوْلُ اللہِ وَلَقَدْ اَتٰ اِلٰی الْحَاجِرِ ط تجھے معلوم ہونا چاہیے کہ میں رسول اللہ ﷺ کی حضوری میں آیا ہوں۔ پتھر کے پاس نہیں۔ مروان یہ سن کر جل نہیں کر چلا گیا۔ " سُنُّ اَبْدِیِّ فِی شَکْرِ الْفَضْلِ جَامِعِ اَزْہَرِ مَصْرَ "

☆ ایشخ ابو محمد محمد بن عبد اللہ بن عبد القیسی علیہ السلام :- میں حضور ﷺ کے روضہ اظہر پر حاضر تھا کہ ایک اعرابی آیا۔ قبر انور کی خاک اپنے سر پر ڈالی اس طرح اپنے گناہوں سے اظہارِ ندامت کیا اور صلوٰۃ و سلام کے بعد عرض کرنے لگا یا رسول اللہ ﷺ جو آپ نے فرمایا ہم نے اُسے سنا اور جو آپ پر نازل ہوا اور آیتِ کریمہ وَلَوْ اَقْبَحُوا ذُنُوبًا اِلٰی آخِرِہِ پڑھی کہ میں آپ کے حضور اپنے گناہوں کی مُعافی مانگنے اور آپ کے شفاعت چاہنے کے لئے حاضر ہو گیا ہوں۔ آپ اپنے رخِ شام سے میرے گناہوں کی مُعافی کرا دو اور سہ مشہور اولیاء معتقین امام شافعی کے اساتذہ کرام سے ہیں مَثَلُہُمْ ۔

عنه کتبی تعویذ عجیبات ہے کہ جس نے بھی آپ ﷺ کی تربتِ پاک کو دیکھا ترابِ دُہِ اُکبَرہ زندگی بھر دوسری خوشیوں کو نہ دیکھے گا۔

پھر گریہ کنان نہایت عجز و انکاری سے فی البدیہہ یہ شعر پڑھے۔

يَا حَيُّ مَنْ دَفَنْتَ فِي الثَّرَابِ أَهْلَهُ
فَطَابَ بَطْنُهُنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ
فَقَسَى الْمَنَاءُ لِقَابِ أَنْتَ سَاكِنُهُ
وَفِيهِ الْعَفَافُ وَفِيهِ الْجُودُ وَالْحَكَمُ
أَنْتَ السَّيِّعُ الَّذِي نَزَحُوا شَفَاعَتَهُ
عَلَى الصُّرَاطِ مَا زِلْتَ الْفَتَمُ
وَصَالِحِيكَ وَلَا أَنْسَاهِمَا أَبَدًا

مِنَى السَّلَامُ عَلَيْكَ أَمَّا جَرَى الْقَلَمُ
”ابو حنیبلہ رحمہ اللہ“

هَتَفَ هَاتِفًا عَفْرَانًا لِهَذَا الْأَبْيَاتِ تَوَابِقُ عَنِّي سَے آواز آئی جاہم نے تیری بخشش کر دی۔ بقول مشائخ اللہ عتبی اشاعیؒ جب وہ اعرابی چلا گیا اور مجھے زمیں پر اڈا گھرا گئی تو میں نے حضور سید اشاعینؐ کی خواب میں زیارت کی تو آپؐ نے فرمایا اے عتبی! اعرابی کے پاس جاؤ اور اُسے خوشخبری دو کہ اللہ کریم نے تیری مغفرت فرمادی۔

○ اِس آیت کریمہ سے اکابر علماء اُمت، اعظم مشائخ ملت، سلف تاملت لَفَعْنَا اللَّهُ تَعَالَى بِعُلُوِّهِمْ لَے یہ اسرار و حکم اخذ کئے ہیں۔

☆ اَوَّلًا :- اَللّٰهُ رَبُّ الْعِزَّتِ کے حکم سے برائے حاجت برآری بارگاہ رسالت میں جانا اور آپ سے توسل، تشفع، بداء، استغاثہ کرنا مشروع بطریق اولیٰ ہے اور اُمت مسلمہ کا اس پر عمل ہے۔

☆ ثَانِيًا :- شفاعت اور مغفرت حضور ﷺ کی بارگاہ سے ہی ملتی ہے۔

☆ ثَالِثًا :- یہ حکم حضور کی اہل حرَم، اہل محل اور اہل عرب اہل عجم سب کے لئے ہے۔

☆ رِفْعًا :- استغاثہ، استعانت میں مبداء ثانی من ذی القیامۃ العالی ذات پاک کو جانے اور سمجھنے

عہ سے بہترین اُن سب جن کی ہڈیاں ہر زمین میں دفن کی گئیں ہیں آپ کی پاکیزگی سے پہناؤ و نیلے پایہ اور شرف کے

بیری جان اس قبر پر فلا ہم جس میں آپ آرام فرمائیں اس میں محنت ہے، ہمارے کریم ہے۔

آپ وہ شفیع ہیں جن سے شفاعت کی اُمید کی گئی ہے سادہ یہ جب قدم اُٹھائیں گے اور آپ کے دوساتھی جن کو آپ بھی نہیں اُٹھائے ہیں ان سے نہی یہ حکم موجب شفاعت ہے۔

☆ رَابِعاً :- مریضہ منورہ نہ جانا بلکہ جانے والوں کو روکنا شہادت کی واضح علامت ہے۔
☆ خاتماً :- مقبولان بارگاہ کی قبور پر جانا جائز و نیک کے حکم میں داخل ہے۔

○ حدیث الحسب علیٰ مَصْدَرِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ میں فرمایا اَفْشُوا السَّلَامَ اور آپ ﷺ كَانَ يَبْأَدُرُ بِالسَّلَامِ سَلَامٌ مِّنْ بَيْنِ يَدَيْهِ تَقِيَتْ تَحْتَهُ سَلَامٌ تَحْتِهَا مَخَافَةٌ سَبْ بَرُشْتَلْ ہے۔ جملہ مومنین کے سلاموں اور استغاثوں کا جواب ہے۔
بر محمد رسالہ صلوٰۃ و سلام آں شَفِیْحُ اَسْمَاءِ یَوْمَ الْقِيَامِ "مَنْ تَشَاءُ مِنْكُمْ"

☆ سیدنا حبیب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ جلیل القدر انصاری کو مقام تعظیم، مگر معتزلیہ میں کفار پھانسی دینے لگے تو آپ نے نہایت ادب سے رسول پاک ﷺ کو سلام عرض کیا۔ اُس وقت آپ ﷺ سحری کا وضو فرما رہے تھے فرمایا عَلَیْکُمْ السَّلَامُ تو اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس کی پذیرائی ہو رہی ہے؟ فرمایا میرے حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کفار نے دار پر چڑھایا تو آپ نے مجھے سلام بھیجا یہ اُن کے سلام کا جواب ہے اور فرمایا اے حبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قبلہ کی طرف منہ کر لو تو آپ نے سن کر تعمیل ارشاد کرتے ہوئے قبلہ کی طرف اپنا رخ پھیر لیا اور فَتْرَتِ بَرِیَّتِ الْکُفَّةِ کہتے ہوئے جان نشات، جان آفریں کے سپرد کر کے شہید ہو گئے۔
رہا کہ دند خوش رسے بننا ک و نون غلطی نہ

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک دینت را
☆ سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے آپ ﷺ نے سر مبارک اٹھا کر عَلَیْکُمْ السَّلَامُ فرمایا حضور نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کس کا جواب سلام دیا ہے فرمایا حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ ادھر سے گزرے انھوں نے سلام عرض کیا۔ تو یہ کہیں نے اُن کے سلام کا جواب دیا ہے۔

اسلام اے قیسی تر گوہر دلیئے ہو
اسلام اے تازہ تر گلبرگ صحرائے جود
ہے کہ آج ایک علیکم در صد سلام

امام محمد الشافعی نے اپنی تفسیر معالم التنبیہ میں روایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اصحاب الشجرۃ، یعنی الرضوان والے تمام صحابہ اعلیٰ القامہ بھی جنتی ہیں ان محمدیہ صحابہ کرام سے ایک بھی جہنم میں نہ جائیگا۔
 ۱۔ کنز الدین علی آیت دفعہ دوم۔

قرآن پاک ۱۔ سورتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آیت کریمہ ۱۹

وَاسْتَغْفِرْ لِدُنْكَ وَالْعَاطِفِينَ
 وَالْمُؤْمِنَاتِ ۖ

○ یہاں استغفار اور توبہ کی نسبت لک کی طرف کی گئی ہے۔ اس سے مراد، حضور ﷺ کی اُمت کے خاص الخاص افراد میں نہ کہ محض اللہ ایسی ذات پاک معصوم نبی ﷺ کا یہ فرمان واجب الاذعان، اَسْتَغْفِرُ اللہَ کُلَّ یَوْمٍ وَلَیْسَ لَی سَابِعِیْنَ مَرَّةً میں صدہا حکمتیں مخفی ہیں حضور ﷺ کے قولے جسمانی و روحانی اور اس کی کیفیت اور فی الواقعیات کو کون سمجھ سکتا ہے۔ خدا تجھے ہدایت دے یہاں استغفار معصیت پر نہیں کیونکہ نبی معصوم ہے۔ یہ الفاظ مجازاً فرمائے حالانکہ آپ ﷺ کی ہر آن، نئی شان و لاکھڑے خیر لکھن الا ولی اللہ سے ظاہر و باہر ہے کہ ہر آن والی گھڑی آپ کے حق میں پہلی گھڑی سے زیادہ بہتر اور قریب والی ہے اور جب آپ ﷺ اگلے مرتبہ اُلی پر فائز ہوتے تو پچھلے مرتبہ سے استغفار فرماتے تاکہ حسن سے احسن اور صواب سے اخصوب کی طرف عروج ہو کہ رُخس میں عروج ہے۔

سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر شرف ہم کلامی اور بے ہوشی کے بعد ہوش آنے پر لفظ حاشیہ سے دلدادہ کی برکت سے اُمت مسلمہ کے درجات برکن بلند سے بلند تر ہوتے ہیں گئے۔

چھینکی۔ امام ربانی سرکار مجتہد اہل ثانی قسوس شجرۃ النورانی کتوبات قدسی آیات میں فرماتے ہیں: اس کا ہاتھ میرا تھکے گا اس سے قصور حقیقت نہیں عاذا اللہ کہ بندہ کا فعل میں ایک دفعہ توبہ کا فعل ہو یا اس کی ذات کا عین ہو یہ ناممکن ہے یہ مقام ذات و صفات کے نظریہ توبہ پر ال ہے۔

۱۔ فرمایا میں دن اور رات میں روزانہ توبہ کرتا ہوں۔
 ۲۔ توبہ افضل اُمت کی توبہ ہے۔



کہا "مُتَّبِعُ الْيَتَامَىٰ" لیکن جب آپ سے اس توبہ کی حقیقت پوچھی گئی تو فرمایا
 رَبِّ اِیْرَافِیْ مَطَالِبِہٖ دِیْدَارِہٖ اور طلب کرنا صاحب اختیار ہونے کی علامت ہے۔
 حالانکہ محب صاحب اختیار نہیں ہوتا۔ یعنی میں دعویٰ محبت پر صاحب اختیار بننے
 سے توبہ کرتا ہوں گویا آپ سیدنا موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کی نظر میں رَبِّ اِیْرَافِیْ کا مقابلہ
 دعویٰ محبت کے منافی تھا۔ یہ سوال دیدارِ معاذ اللہ گناہ نہیں جس سے توبہ کی یہ مقام
 محبت ہے لیکن جو رب کریم کا محب بھی ہو اور محبوب بھی آپ کے استغفار کا مقام
 کو نہ جانے اور سمجھے؟ یاد رہے۔ معاصی، غفلت ہے اور نبوت نور۔ اہل نبوت
 نبی سے معاصی کا صدور اجتماعِ ضدین ہے جو کہ محال اور متمنع ہے۔ قَدْبَرُ
 حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

- نبی رحمت ﷺ نے فرمایا رب کریم نے میری اُمت کو دو امن عطا فرمائے
- ☆ ذاتِ پاکِ مصطفیٰ ﷺ "وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَمَّا فِتْنَتُهُمْ طَعْلُ
- ☆ استغفار و بالاسْتِحَارَةِ هُمْ يَسْتَغْفِرُونَ ○ سے ظاہر و باہر ہے۔ علیہ
- ان ہر دو امن کا ظہور بارگاہِ رسالتِ نبی ﷺ کی حاضری میں مضمر ہے
- نبی رحمت ﷺ نے اپنی اُمت پر از روئے شفقتِ قبرِ مبارک میں قیام کو ملائکہ الاعلیٰ
- کے قیام پر ترجیح دی اور فرمایا میرے سوا ہر نبی اپنی اپنی قبر میں صرف تین روز رہا
- پھر وہ اعلیٰ علیین میں اٹھایا گیا۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی قیامت تک اپنی اُمت
- میں رہوں تاکہ ہمیشہ میرے اُمتی فیضِ صحبت اور حاضری سے فیضیاب ہوتے رہیں اور

علیہ جب کہ آپ ایک چتر بنگاہ پر ہی ہیں کہ کھانا کھا کر کُلَّ عَمَلٍ لَیْسَ بِہُمْ یہ دیدارِ شہیم جو ہر وقت قیام کا حق ہے۔
 علیہ پٹ سورۃ انفال آیت کریمہ ۳۳ اور اللہ کی شان یہ نہیں کہ انھیں عذاب دے جب تک
 اُسے محبوب تم اُن میں تشریف فرما ہو۔

علیہ پٹ سورۃ اللہ ربیت آیت کریمہ ۱۸ سحری کو استغفار کرتے ہیں۔ یہ ان کے خاص بندوں کی شان ہے کہ وہ سحری
 سحری استغفار کرتے ہیں اور یہ استغفار اُن کے احوال اور مقامات کے لحاظ سے ہے اور سحری میں ایک توفیقِ شہیم
 ہے اور وہی اہمیت ہے اور استغفار سے محبت خوب جاتی ہے اور اُمت کے اہمیت جاتی ہے۔

اُن کے قلوب تنبی پڑیں اور میرے پاس حاضر ہو کر محبتِ فیض سے بشارتیں پائیں۔

یہ حقیقت ہے کہ جس قوم کا نبی قوم میں موجود نہ ہو تو اُس پر عذاب آیا۔ **فَمَا وَاعَلَمُوا أَن فِيكُمْ رَسُولٌ مِّنْ اللَّهِ** یقین کر لو اے ایمان والو! اللہ کے رسول تم میں موجود ہے۔

○ **لَوْ جَدُّ وَاللَّهِ قَوَّابًا رَّجِمًا** یہ آیت کمر کا پانچواں ٹبر ذہے۔ "توبہ سے پہلے

رسول کریمؐ رجوع برحمت فرماتا ہے تاکہ بندہ توبہ کرے اور توبہ رجوع الی اللہ کا نام ہے جو پیغام ہے قبولیت کا اور یہی توفیق ربانی ہے جو توبہ کی قبولیت کی بھینس ہے اور وہ حجتِ اولیٰ کی دعوت دیتی ہے۔ **مَقْبُولَانِ** بارگاہ اور محبوبانِ درگاہ کی حاضریاں بھی، اسی دُمرہ میں داخل ہیں کہ یہ اسی در کے دروازے ہیں۔

☆ سیدنا امام عالی مقام **حَسَنٌ وَحَبِيبٌ كَرِيمٌ** بعضی حسن صورت شبیرِ رسولؐ سے مروی ہے آپ امیر المؤمنین سیدنا معاویہؓ کو **قَالَ** کے پاس **دَارُ السَّلَاطَةِ** شام میں ملنے گئے تو ایک شخص حاضر خدمت ہو کر عرض گزار ہوا کہ اے سیدنا امام عالی وقار!

کثرتِ گناہ سے زندگی و بال جان ہے اور غربت کا یہ عالم کہ زبانِ بیان سے قاصر ہے گھر ختم کا نقشہ ہے بد حالی و بد نامی چہرے واضح ہمایاں اور لاولد بھی ہوں۔ آپ

میرے بیٹے دعا فرمائیں۔ آپ نے اُس کو بکثرت استغفار کا حکم فرمایا۔ کچھ عرصہ بعد وہ شخص حاضر بارگاہِ امامت ہوا تو خوشحالی اُس کے لباس سے مُنرت اُس کے چہرے سے نمایاں تھی اور **وَلِبَاسُ الشَّقَاوَةِ ذَٰلِكَ** خیرِ علیؑ سے آراستہ پیرائے تھا۔ آپ

نے لگا کر م سے دیکھا تو وہ نہایت توبہ پر طریقہ سے عرض گزار ہوا کہ اے سیدنا امام

کو زینت بننے والے! آپ نے یہ وظیفہ کہاں سے ارشاد فرمایا تو آپ نے یہ آیت کریمہ **فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمُ ذَٰلَکَ كَانَ عَقَابًا ۚ يُرْسِلُ السَّمَاءُ عَابًا مِّمَّنْ هَٰذَا ۚ وَتَقْدِرُ دُکُوْرُ اَمْوَالِ وَبَنِيْنَ وَیَجْعَلُ لَّکُمْ حِشَابًا ۚ وَیَجْعَلُ لَّکُمْ اَهْرَاقًا ۚ** تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا درود

علیہ السلام پیر فرمائی کہ تم کے عیب اللہ تعالیٰ نے ہم پر نازل فرمائے ہیں اور ہم نے ان سے توبہ کر لی۔ جو میں نے عرض کیے

تو پٹ سورۃ الاعراف آیت کی ۲۸ پہلی گانہ کا پاس وہ سب جہلا۔ پٹ سورۃ النور آیت کی ۲۸ پہلی گانہ کا پاس وہ سب جہلا۔



شریف کو ہر اوراد و وظائف سے اویسیت حاصل ہے قبولیت کے لینے و دے و شریف اور استغفار شرط ہے اور مغفرت ایسی لغت ہے جو جائے وک پر عمل پیرا ہو کر دربار مہربانی سے معطی اُمت "وَاللّٰهُ عَلِيمٌ" سے ہی ملتی ہے اور کہیں سے نہیں۔

☆ صفوح عن الزلات :- علماء عظام و آخر اعلام اہل سنت و جماعت قدس سرہم الفقیہ سلف تا خلف کا یہ مشفقہ علیہ عقیدہ ہے کہ انبیاء و رسل علیہم افضل السلوة و اشرف السلام اپنی ذات و صفات اور افعال میں بہر حال اور بہر معصوم اور اپنے افعال میں مؤید بن اللہ ہوتے ہیں۔ اولیاء کرام محفوظ اور اُمت محفوظ ہے۔

قرآن پاک :- پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۲۵

وَلَا تَقْرَبْ هَذِهِ الشَّجَرَةَ | اس بیڑ، دشت کے قریب نہ جانا

☆ یہ بھی تشریح تھی ہر وہ لغزش جس کا انجام کار تو یہ ہو وہ نکتہ تشریح ہے۔

☆ درحقیقت یہ خطا اجتہادی ہے یا "لفظاً و صورتاً خطا اس پر معافی کا اطلاق صحیح نہیں" الخبیر ما جوز و لا ما رد و مجتہد اس پر بھی اکبر ثواب پاتا ہے۔

حکمتوں کا ظہور فرمانا مقدر تھا ورنہ آپ کی تخلیق سے ہزار ہا سال پہلے یہ تقدیر لکھی جا چکی تھی جو قضاء مبرم تھی۔ دیکھو حدیث تنہا اذکم و موسیٰ علیہما السلام

☆ گندم کا دانہ کھانے سے گلستان قدرت میں طرح طرح کے یہ خوشنما پھول

اولوا العزم انبیاء و رسل علیہم الصلوٰۃ والسلام کھلے۔ خصوصاً رفیع الدرجات، فضیلت مآب محمد مصطفیٰ علیہ افضل التثنیۃ و الطیب الثناء جیسا مظهر مغیر بارخ قدرت میں پھول کھلا اور آپ کی اُمت موعظہ میں طرح طرح کے رنگین پھول مومن، اولیاء، اصفیاء، مجتہدین، ابدال و اغوات ظہور پذیر ہوئے اور کشجرۃ طیبۃ سے جو شجرہ طیبہ حضرت آدم علیہ السلام سے برپا گیا تھا وہ پھل اور پھولوں تک پہنچا جس سے چار دہائی عالم میں بہار آگئی۔

بیتہ ما شینہ :- خطا و مجتہد و قسم ہے ۱۔ خطا و اجتہاد ہی ۲۔ خطا و عناد ہی ۳۔

ہے۔ وہ بھانے کا آسان ستم پر موسلا و خار بارش اور بد وقتی کا تہارہ و احوال اور فرزندوں سے بے نیامی



تحت صا اور ہوا۔ روزہ رکھ کر بھول کر کھانے اور پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

☆ ماہ رمضان المبارک کی راتوں میں بھی جماع منع تھا۔ بعض صحابہ کرام اور سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کے خلاف ہوا تو رب کریم نے اُن کی خطا کو اُمت مجرب کے لیے عطا بنا کر راتوں کو جائز فرما دیا۔

☆ حضرت صہبہ بن قیس رضی اللہ عنہ ایک ضعیف العمر صحابی نے روزہ رکھا تو سکت نہ ہونے پر روزہ توڑ کر بارگاہِ رحمۃ اللعالمین میں حاضر ہو گئے تو رب کریم نے اُن کی خطا کو اُمت کے لیے عطا بنا دیا اور وحی الہی وَكُلُوا وَاشْرَبُوا سَخَتْهَا يَسْتَبِينَ عَنْهُ إِلَى آخِرِهِ سے اپنا قانون ہی بدل دیا۔

☆ سیدنا آدم علیہ السلام کے نسیان کو عیساٰں سے تعبیر فرما کر حُرَن، عَمَم اور زبداست کی راہ سے آپ کی تربیت فرمائی گئی تاکہ خلافتِ الہیہ کے منتقل ہو سکیں یہ پُر حکمت راز کتنا مصلحت سمیٹ رہے۔

☆ الصديق اکبر فرمایا کرتے کاش میں مُشعل شد کی سہو ہوتا۔ "صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" ان جگہ تو جہالت سے ثابت ہوا کہ بڑوں کی خطا ہمارے ثواب سے افضل و اہل ہوتی ہے فقیر پر تقصیر کے نزدیک سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے ملنے خطا، بھلا کہنا اور لکھنا کفر سے کم نہیں۔ وَاللَّهُ تَعَالَى اعْلَمَ وَحَلَمَ اَنَّمْ ذَرَسُوهُ الْاَعْمَالُ بِالتَّوَابِ

☆ سیدنا امام محمد بن ادریس شافعی قدس سرہ العزیز :-

○ اب اربعہ ائمہ مجتہدین، جلیل القدر فقیہ اور محدث اور عظیم المرتبت اولیاء اہل بیت علیہم السلام :-

فرما رہے کہ ارادہ خطا نہ تھا اور وہ بھول گیا۔ نسیان، فریاد اور سہو کے فرق سے ظاہر ہے کہ ہم کا ارادہ کھانے میں ارادہ شامل نہ تھا۔ جب ارادہ نہ ہو تو خطا کیسے؟ اس کو غلط یا غلط خطا کہہ لیں، لیکن باطن اور حقیقتہً خطا نہیں بلکہ رحمت بھری عطا ہے۔ کیونکہ انبیاء علیہم السلام حقیقی گناہ سے مُستزہ و مُبراہ ہوتے ہیں۔

عَلَم پل سورۃ البقرہ آیت کریمہ ۱۸۷ اور کھاؤ اور پیو یہاں تک تمہارے ملے ظاہر ہو جائے بغیر کسی کاوش یا پیاسی کے ذریعے سے۔ تو پچھت تک، یعنی مغرب تا فجر صحیح

اعلام سے ہیں۔ اور حضورؐ کو جنت سے جنت کی بشارت پائے ہوئے کہ
 ذالہن کی بھین سے پھب کر لاکھ ٹوڑی کے جلوں بغیر حساب و کتاب جنت میں جائیں
 گے۔ امام اہل ازادہ اربعہ مجتہدین سیدنا احمد بن حنبلؒ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی شان میں فرماتے
 ہیں۔ **إِنَّ الشَّاهِدِي كَالشَّمْسِ لِلنَّاسِ** بے شک امام شافعی لوگوں میں سورج کی
 طرح ہیں۔ حضورؐ غیر صادق تصنی و تعلم علیہ نے آپ کے متعلق پیشگوئی "خبر غیب"
 دی کہ قریش سے ایک عالم دین زمین و آسمان کے برتن کو علم سے بھر دے گا اور وہ سیدنا
 امام شافعیؒ قریشی ہیں۔ اس جہ فضائل و کمالات آپ کے فرمودات سے یہ اشعار میں ملے
شَكَوْتُ إِلَى وَكِيعٍ مَوَدَّةَ حَفْظِي فَأَصْبَحْتُ إِلَى تَرْكِ الْعَاصِي
وَأَنَّ الْعِلْمَ نَوْرٌ مِنْ إِلَهٍ وَنُورُ اللَّهِ لَا يُعْطَى لِعَاصِي

○ یہاں کہنے گناہ یا ذنب یا معاصی تھے جس کی طرف اشارہ ہے۔ درحقیقت یہ
 مقامات "اولیاء" ہیں۔ **حَسَنَاتُ الْبِرِّ سَيِّئَاتُ الْقُرْبَيْنِ**؛ **حَسَنَاتُ الْقُرْبَيْنِ**
سَيِّئَاتُ الْعَاشِقِينَ؛ **حَسَنَاتُ الْعَاشِقِينَ سَيِّئَاتُ الْوَاصِلِينَ**۔
 یہ مقامات اور سیئات نسبت کے لحاظ سے ہے۔ "فَالْعَاقِلُ يَكْتُمُهُ الْإِنْسَانُ عَاقِلًا"

کلام لطیف :- ایک بار کسی شخص نے وارث نبوتؐ، ہادی امتؐ پر ایمان علی
 سیدنا امام زین العابدینؑ پر الزام لگایا تو آپؑ نے استغفار کیا اور فرمایا اگر
 یہ بات مجھ میں ہے تو اپنے لئے استغفار کرتا ہوں اور اگر مجھ میں نہیں تو پھر تیرے
 سے یہ اہل اللہیت کے مضطربات ہیں۔ **أَلَمْ تَرَ كَيْفَ رَدَّ اللَّهُ**

عہد میں نے شکایت کی اپنے اُستادِ اکرم حضرت امام وکیع بن الجراحؒ کو کہ وہ عی مانظہ کی اور آپؑ نے
 حکم دیا ترک معاصی کا کہ میں علم اللہ کا نور ہے اور اللہ کا نور عاصی کو نہیں دیا جاتا۔
 عہد ابرار کے حسن مقرر ہیں کے پیغمبر ہیں۔ ابرار کی عبادت خوض و درخ اور لمحہ جنت سے ہے اس طور کہ وہ
 موردِ الطاف الہی ہے اور درخ نور و غضب الہی۔ بلند اشریتِ علیہ میں یہ حسن ہے اس اگر نہیں،
 عاشقین اور واصلین کی عبادت میں وجہ ہے کہ وہ ان کے لئے ہیں ہے کیونکہ ان کی عبادت اصل جنت
 بنا ہے اور جنت ذاتی اس فرض میں کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے

نے استغفار کرتا ہوں یہ خلق عظیم دیکھ کر وہ درود شریف پڑھ کر کہنے لگا واقعی آپ ابن رسول ﷺ ہیں اور سچے دل سے تائب ہو گیا۔ آپ ﷺ مطلقاً اور لازماً معصوم ہیں ہر قسم کے ذنب معاصی اور ظلم سے نہ آپ سے قبل از نبوت کسی قسم کے گناہ کا صدور ہوا اور نہ بعد از نبوت اور نہ ترک اولیٰ اور نہ خلاف رضی کوئی صادر ہوا اور اولیاء اللہ کی بارگاہ میں بھی حضور ﷺ کی ہی بارگاہ میں ہیں کہ وہ حضور ﷺ کی متابعت اور کفایت پر داری میں اولیاء اور واسطہ بنے اور درجہ محضوٹ پایا۔ حضور ﷺ کے علاوہ فیض سے وہ تو اب رسول ہیں۔

حدیث پاک ۱۔ بروایت علی رضی اللہ عنہما ﷺ "شامل ترمذی" لَمَّا آمَرَهُ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَ فَرَسْلَهُ | میں نے آپ کی مثل نہ پہلے دیکھا نہ بعد میں۔
 معراج میں جبریل علیہ السلام نے لکے شاہ اہم تم نے تو دیکھے ہیں بہت تبارک کہ کیسے میں ہم
 روح الامیں کہنے لگے اے ماہ جبین تیرے ہم آقا کو بنا کر دیدہ ام سیر جہاں وکر زیدہ ام
 بسیار خوباں دیدہ ام لیکن تو چیزے دیگری

☆ امام ربانی سرکار مجدد الاف ثانی کا شیخ احمد نقشبندی مجددی قدس سرہ الثورانی نے فرمایا۔
 ۱۔ نبی کریم ﷺ کو باری تعالیٰ نے اپنی ذات کی تجلی سے بنایا اور باقی تمام مخلوق کو صفات کی تجلی سے۔ یہی وجہ ہے کہ کائنات عالم کے کسی فرد بشر کو بجز مخلوق ہونے کے اور کسی امر میں آپ سے کوئی مماثلت نہیں۔
 ۲۔ جن مجاہدوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کو بشیر کہا اور دوسرے انسانوں کی طرح

علہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے محبوب کے فضائل جلیلہ اور مراتب رفیعہ اور القاب استغنیہ کو چھوڑ کر ایسی وصف عامیانہ سے یاد کرنا جو ہر کہ وہ میں پائی جانے اور وہ کلمات استعمال کرنا جو گفتار سے مشغول اور ان کی طبیعت موافقت کی بناء پر ہوں یہ میں گمراہی و حیران نصیبی ہی نہیں بلکہ یہ انکار کے مترادف ہے لیکن جن کے قلب پر اور سمع پر فطناء اور بصر پر غشاوہ ہو وہ شہرہ چشم آفتاب کی روشنی میں پختہ ہوتے ہیں اور بعض قوم طبع رات کی تاریکی میں پردہ بال کھولتے ہیں۔ لیکن انہیں پاتے۔ یہی حال ان طہرہ بالنور کا ہے کہ آفتاب رسالت کی تابانیوں کی تابش لائے اور نہ متباب نبوت کی چاندنی سے فناء و پاک کے اور نہ ہو گئے۔

تصور کیا وہ ٹنکر ہو گئے اور جن سعادت مندوں نے آپ کو رسالت اور رحمت عالم
عالمیاں کے طور پر جانا اور تمام لوگوں سے ممتاز اور سرفراز سمجھا وہ دولت ایمان سے
مشرّف ہو گئے اور نجات پا گئے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ

حسن میں بیش، صُوت لاجواب میں قدا، آپ پہ، آپ ہو اپنا جواب
پلتے ہیں ہم سے نچنے بے شمار ہے کہیں اس آستانہ کا جواب

☆ حضور ﷺ کی بشریت میں کسی بھی فرد بشر کو مجال انکار نہیں بات صرف
شکیت میں ہے۔ ورنہ شکل و شمائل اور خصال - اقوال و افعال اور احوال - انوار و
تجلیات اور برکات میں کائنات عالم سے کوئی بھی آپ ﷺ کا منیل نہیں
نہ پہلوں میں نہ پچھلوں میں، نہ عرشوں میں نہ فرشوں میں۔ نیز بعض مفسرین نے اس
آیت کریمہ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ کر تباہات سے لکھا ہے جو اسرار الہی کے
فَمَبْلُغُ الْعِلْمِ فِيهِ اَنَّهُ بَشَرٌ وَاَنَّهُ خَيْرٌ خَلَقَ اللّٰهُ كَلِمَةً
انتہائے علم و ادب و دانش اس قدر کاین بشر بعد از خدا اعلیٰ امت قصہ مختصر

☆ حدیث پاک کی روشنی میں مقام جساء وقت میں دُرود شریف :
اَوَّلًا حَقِيقَتِیْ مَعْنٰی :- الْمَدِيْنَةُ الْمَنُوْرَةُ عِنْدَ الْمَوَاجِہِ شَرِیْفِہِزَمَرْتِیْ کا دُرود و سلام بنفس نفیس سنتے
جاتے اور جواب سلام سے نوازتے ہیں۔ "اَنْتَ سَلَّمَ کَاْمُشَقَّةَ عَلَیْکَہِ عَقِیْدَہِ لَا اِخْتِلَافَ فِیْہِ" ما
"جواب کا سننا اپنے اپنے مقام، نسبت و رابطہ قلبی اور احوال پر منحصر ہے۔

ثَانِیًا حَکْمِیْ مَعْنٰی :- تَعَرُّضُ عَلٰی صَلَوةٍ عَلَیْہِمْ عَرَضًا مُّسْلِمَانُوں کا دُرود و سلام فرشتے
پہنچاتے ہیں۔ ۲۔ صحیح رسالت میں ایک فرشتہ کھڑا ہے۔ جو کائنات عالم عرش ہو یا فرش۔
عرب ہو یا عجم۔ تر ہو یا بحر یا فضا۔ غار بہیق ہو یا پہاڑ کا قصبہ انقیاست۔ ہر زبان،
ہر زمان ہر مکان "دُور و نزدیک" مومن کا دُرود شریف برتری یا جبری سُن لینا اور پیش

حلہ آپ ﷺ کے متعلق اس شخص کے علم کی انتہا جو آپ کی حقیقت کا مطلق علم نہیں رکھتا
ہے کہ آپ ﷺ محض بشر نہیں، حالانکہ آپ ﷺ کو جو یہ کہ اس قالب نونی و نازنی کے
ہمارے علم و فہم سے لڑا اور ایسی اسقام کائنات کی حقیقت کے اسرار سے عاجز ہے



خدمت کرتا ہے۔ علماء کے لئے لمحہ فکریہ! کوئی غلام کی یہ شان ہے۔ تو اعلیٰ مرتبہ رسالت کے شہنشاہ۔ تمام محسنوں کے تاجدار کا مقام کون جانے؟ اَوَّلَ الْمُشْكُورِينَ ۱۵

شانِ خدا، نہ ساتھ سے اُن کے فراہم کا وہ باز۔ سدرۃ سے تا زمین سے نرم سی اک اُڑان ہے

۳۔ مجتہدین کا درود شریف: اَسْمِعْ صَلَوةَ اَهْلِ حَبَشَةِ وَاعْرِضْهُمْ دُرُودَ وَسَلَامِ

کا درود نزدیک سے مٹتا زبانِ رسالت سے ثابت ہے۔ رُوح اور نور کے لئے کوئی شے حجاب

نہیں۔ آپ کی بشریت نورانی ملاجھ سے بھی لطیف تر ہے۔ آپ رُوحُ الارواح اور نور ہیں۔

اے بُحَّانُ الْاَلْبَابِ الشُّرُوسِ! ستم ہی جالیوں کے ہرے ہرے گنبد کے مکین۔ تیرے دین کی امت

کے اہل نبوتی لے الفیحاء اَبْنِ دَاوُدَ عَیْیَہُ السَّلَامُ کے مہم قدموں میں صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا اَلَسْلَامَ ۱۶

کے عالمین درود خواں کا کُتُبُ صَلَوةٍ وَسَلَامِ چُنچا۔ "يَرْحَمُ اللّٰهُ عَبْدًا كَانَ اَمِيْنًا ط"

اللّٰهُمَّ اَبْنِعْ رُوحَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَرُوحَ مَحْصِيٍّ مِّنْ رُّوحِي تَحِيَّةً وَ

سَلَامًا وَسَلِّمْ عَلَیْہِ وَصَحْبِہِ وَسَلِّمْ اَسْلَمْنَا کَثِيْرًا کَثِيْرًا

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْثَبَيْنِ وَالْثَّقَلَيْنِ وَالْفَرِیْقَيْنِ مِنْ عُوْثٍ وَمِنْ حُجَمٍ

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ لِكُلِّ هَوٰلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمٍ

۱۷

۱۸

۱۹

۲۰

۲۱

۲۲

۲۳

۲۴

۲۵

۲۶

۲۷

۲۸

۲۹

۳۰

۳۱

۳۲

روضة السامیة

ب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

استغاثہ بدگاہِ رحمۃ المصلین

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مبارک جز تو مجھے نہ دارم جز تو کا واسطے
توئی خود ساز و سازم اغثنی یا رسول اللہ ﷺ
چو مرگم غفل جان سوزد، بہارم را خزاں سوزد
نہ ریزد برگ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ ﷺ

حضرت ثابت بن قیس ثمالی رضی اللہ عنہ سے ایک یہودی نے کہا کہ ہم پر گناہ کی معافی کے لیے قتل کرنا اور گھر بار چھوڑنا فرض کیا گیا اور ہم اس پر عمل بجالائے۔ تو حضرت ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر ہم پر بھی فرض کیا جاتا تو ہم بھی بجالاتے لیکن ہم نیاز مندوں کو تو گناہ کی بخشش کے لیے مجنوب پاک شہنشاہِ نواک ﷺ کی بارگاہِ رحمت میں حاضری کا حکم اس آیتِ کریمہ وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَلَمُوا سَوَاءً دیا گیا ہے۔

☆ حضور سید الاولین والآخرین ﷺ کا وسیلہ جلیلہ تینوں زمانوں، ماضی حال اور مستقبل پر مشتمل ہے۔ درود شریف ایک ایسا حرزِ حسین و سید ہے جو قبل از ولادت، حین حیاتِ طیبہ اور بعد از وصال بلکہ روز قیامت اور جنت میں بھی ثابت ہے۔ ہونا، مزار، ہشتر جہاں ہیں غفور ہیں ہر منزل اپنے چاند کی منزلِ غفر کی ہے

① توکل قبل از ولادت شریف :- قرآن پاک پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۸۹ وَكَانُوا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُونَ عَلَى الَّذِينَ كَفَرُوا | اس سے پہلے وہ انہی کے وسیلہ سے کافروں پر

☆ علامہ ابن حجر مکی شہ النبی ﷺ اس آیت کی تحت فرماتے ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تشریف آوری سے پہلے غیر کے خلاف ہی جگتِ نوبت ہو کر رہا کرتے تھے۔

میں آپ کے نام اقدس کے توسل اور تشفع سے قید رہو عطفان اللہ تعالیٰ افصح علینا
 وَاصْنَعْنَا بِالْحَبِیْبِ الْأَمِیْنِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ خَیْرَ الرِّمَازِ فِی مَسْعُوْمَاتِ الشَّوْرَا وَطَلَعِ
 دُحَا مَکَّتَہِ تَوَرِّثَ کَرِیْمِ اُن کو فتح عطا فرماتا اور خوف دُور کرتا اور اگر قضاء حاجت کی
 دُحَا مانگتے تو اسے شرف قبولیت کا جامہ اوڑھے پاتے اور وہ علم تورات و انجیل سے
 جانتے اور پہچانتے تھے کہ آخر زمان رسول اللہ ﷺ کی بعثت کا زمانہ قریب ہے جس پر
 یَعْرِفُوْنَهٗ کَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَھُمْ قُرْآنِ مجید کی گواہی کافی دہانی و شافی ہے۔ "تفسیر مصداوی"
 ○ حضور ذات رحمۃ اللعالمین ﷺ کا توسل انبیاء و رسل کا طریق ہے۔ اولیاء اللہ
 بھی اسی راہ چلے۔ اولیاء، انبیاء کا فیضان ہیں۔ تو جبر، تشفع پور توسل کے بغیر کوئی
 بھی مراتب ولایت تک نہیں پہنچا۔ چونکہ حضور ﷺ کی تشریف آوری کا تمام کتاب
 عالم میں شہرہ تھا۔ اس کو امریشینی جانتے۔ بلکہ اجداد صحابہ شیعین کریمین بھی ﷺ کی حضور
 اور سیرت کا تذکرہ نام، ناک نقشہ، حسب نسب، سابقہ کتب سکالویہ تورات و انجیل
 میں موجود ہے۔ جس سے وہ جانے پہچانے اور مانے جاتے۔ احادیث کثیرہ صحیحہ سے
 سہ اُس نبی کو پہچانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔

عَلِیْ نَبِیِّ عَلَیِّ بْنِ مُحَمَّدٍ عَرَبِیِّ "ﷺ" کی نسبت اور تعلقی اور وسیلہ کے بغیر کسی شرف کا حصول یا
 قبولیت ناممکن ہے۔ درود شریف اس نسبت کے حصول کیلئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ ہر
 علم الامم محدث شام ابن حساکر الباقی اسم علی الدمشقی علیہ الرحمۃ نے نقل کیا۔
 ۱۱۱۱ سیدنا ابو جعفر صادق علیہ السلام فرماتے ہیں۔ اہم جوانی میں شہر میں قید آؤ کہ بچے جس کی عمر ۳۵ سال تھی
 کا ہاتھ ٹوٹا اور کتب سکالویہ تورات و انجیل کا عالم تھا۔ اُس نے مجھ سے کہا کہ میں بھٹا ہوں تم قریشی ہو۔ میں نے کہا
 ہاں۔ اُس نے کہا تم بنی قسیم سے ہو میں نے کہا ہاں۔ پھر اُس نے کہا تم حمزی ہو، میں نے کہا ہاں۔ کہنے لگا
 ذرا مجھے اپنا پیٹ دکھاؤ تو میرے پیٹ پتلی کا نشان دیکھ کر کہنے لگا۔ ہاں ہاں! ٹھیک ہے بنی
 نے پوچھا کیا بات ہے کہنے لگا کہ تم آخر زمان پیغمبر کے در زیر خاص ہو گے۔ یہ ساری نشانیاں تورات میں موجود ہیں
 جس سے میں نے پہچانا۔ "تفسیر الامام علی بن ابی طالب علیہ السلام" امام لا نکث شاہ علیہ السلام نے محدث دہلی علیہ السلام
 فاروقی علیہ السلام کا ذکر فرماتے ہیں۔ بعض تہمت و تلبیس کے ایک توفیق کے ساتھ ایک شام گیا "اس

بر صفت سورہ طہ ، مَرَّکَلْ ہِم دگر یَسَّ " ﴿۱۸﴾
 بموجودات عالی ذات تِلْکَ التَّوْحِیْدُ فَفَضَّلْنَا " ﴿۱۹﴾

☆ یہ شانِ رحمتِ الہی کا ظہور تھا کفار و مشرکین عذاب طلب کرنے کے باوجود دنیا میں سخت ، سخت اور عرق سے محسوس و مامون رہے ۔ بفضلِ تعالیٰ روز قیامت آپ ﷺ کے وسیلہ عظیم سے غلام ، عتاب ، عذاب و نجات پائیں گے اور جنت بھی آپ ﷺ کے عطا و بخود و کرم سے ملے گی ۔

① تَوَحُّلٌ ، تشفع بزمانہ بعثت :- بروایت حضرت عثمان بن عفیف رضی اللہ عنہما : " شال تہدی "

☆ ایک ضریع البصر " نایبنا " بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کیاں یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ اے اللہ تعالیٰ دعا فرمائیے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ مجھے عافیت بخشے آپ ﷺ نے فرمایا تجھے بصارت چاہیئے تو ابھی دعا کرتا ہوں اور حاصل ہو جائے گی اور اگر اجرت کا خواستگار ہے تو صبر کر کیونکہ تیرے لئے بہتر ہے ۔ اُس نے عرض کیا یَا رَسُوْلَ اللہ ﷺ عَلَیْکَ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے لئے دعا ہی فرمائیں آپ نے ارشاد فرمایا جادو شوکر ، دور کھت نماز نفل پڑھ کر بکثرت درود شریف پڑھ اور پھر یہ دعا مانگ ۔

اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَ اَتُوْجِّہُ اِلَیْکَ بِسَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ﷺ
 نَبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا مُحَمَّدُ ﷺ " اِنِّیْ قُوْصَلْتُ بِکَ اِلَیْ رَبِّیْ فَتَحَاجَّتْنِیْ ہٰذِہٖ " یہاں حاجت کا نام لو " اِنِّیْ قُوْصَلْتُ بِکَ اِلَیْ رَبِّیْ فَتَحَاجَّتْنِیْ ہٰذِہٖ " ﴿۲۰﴾

○ اُس نے ایسا ہی کیا ۔ فَقَامَ وَقَدْ ابْصَرَ مِیْنُہُ اُنْہَا اور بیٹا تھا یَا فَفَضَّلَ التَّوَحُّلُ قَبْرًا ط پس اُس نے ایسا کیا اور بیٹا پالی یہ دعائے حدیث پاک دربارہ تَوَحُّلُ طلبِ امداد و بارِ بابِ حاجات بجنابِ سید الکائنات ﷺ " وَسَمِعْتُ نَبِیَّ الْبَرِیۃِ یَعْرِیۡہُ " آج بھی صاحبِ ایمان کے لئے یہ نماز اور دعا اُن کا گائی اپنی بات میں کہیں ہے ۔

یہ نور آگیا ۔ سیدنا نیکان نبی اللہ علیہ السلام کے پوتے سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس آنحضرت ﷺ کے گھیرے شہداء میں سے ایک تھے جب وہ میرا میں گر گئی تو انہوں نے خلافتِ حق میں فساد کو دیکھا ۔ قُتِلَ اَشْہَادُہٗی ، غلاموں کے دلوں پر نقش ہو گیا ، کھڑے تھے ۔ میں نے لوگوں کو حکمت کھینچی ۔

حصولِ رزق، حصولِ مُراد، نزولِ بارش، دیگر مجملہ ہائے عیشِ زندگی دُنیاوی و اخروی کے لئے مُجرب ہے۔ ابو عبد اللہ حاکم نیشاپوری علیہ الرحمۃ نے امام ترمذی کی اس حدیثِ پاک کو حسن صحیح کہا ہے۔

③ استغاثہ فداء بعد از وصال شریف :- ”طبرانی، المعجم الصغیر“

☆ مضمونِ تحریر: محمد بن عبد اللہ الطبرانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں۔ خلیفہ برحق سیدنا عثمان ذو النورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک شخص کو حاجت ضروری تھی، لیکن آپ ابو جعفریت اُس کی طرف توجہ اور نظر التفات مبذول نہیں فرما رہے تھے۔ اُنھوں نے اپنا حال، اپنے دوست مشہور صحابی حضرت عثمان بن عفیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا آپ نے فرمایا جاؤ جو کہ کے دو رکعت نماز ادا کر۔ پھر دو شریف پڑھ کر یہ دُعا اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ مَانِسٌ اَکْسُ نے عمل کیا اور اُس کے بعد خلیفہ راشد کے دروازے پر آیا تو وہاں اُنہوں نے آگے بڑھ کر استقبال کیا اور اُس کا ہاتھ پکڑا اور اپنے پاس خاصۃً فرش پر بٹھایا اور اُس کی حاجت پوری کر دی اور فرمایا تمہیں جو بھی ضرورت ہو مجھے کہنا تاکہ پوری کر دیا کروں اور وہ شخص خوش خوش اپنے دوست کے پاس گیا اور کہا جَزَاكَ اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ آپ نے میری سفارش کی۔ اُنھوں نے فرمایا وَاللّٰہِ میں نے کوئی چیز اس کے بغیر حدیثِ ضریر البصر نہیں کی۔ صرف میں نے اس پر قیاس کیا کہ حضور ﷺ کا وہ فرمان واجب الاذعان قائم مقام توکل اور نداء موجب قضاء حاجات اور سببِ نجاتِ ہمیشگی ہے اور علّٰی مُراوات میں اکیبر اعظم ہے۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ وَ اَتُوْجِّہُ اِلَیْکَ بِحَبِیْبِکَ الْمُصْطَفٰی وَعِنْدَکَ
یَا حَبِیْبُنَا یَا سَیِّدَنَا مَحْمَدٌ اِنَّا نَسُوْکُ اِلَیْکَ اِلٰی رَبِّکَ
خَاشِعًا اَنَا عِنْدَ الْمَوْلٰی الْعَظِیْمِ یَا اَبَا الرَّسُوْلِ الطَّاهِرِ
اَللّٰهُمَّ شَفِّعْ فِیْنَا بِجَاهِہٖ سَدِّدْ لَہٗ سَبِیْلَہٗ ”صلی اللہ علیہ وسلم“

امام تاج الدین سیکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے آخری عمر میں نبینا ہو گئے ایک شخص
بیت اللہ شریف کے ابو حاضر خدمت ہوا۔ آپ نے عرض کی کہ میں نے اس شخص کے سوال و



واقعات پوچھے تو اس نے من و عن بتائے۔ بعد ازاں اللہ تعالیٰ منورہ کا ذکر چھیڑ دیا ہے
 خوجیاں تم کیا طبیعت نظر میں پھر گیا چھیڑ کے پروہ حجاز دیں کی چیز گائی کیوں
 ☆ زائر نے بتایا مجھے مواجہہ شریف میں حاضر کی کیفیت اور صلوات و سلام روضہ اطہر
 کو مس کرنے کا شرف اور بوسہ کی سعادت بھنور نور صاحب السکون نے نصیب
 ہوئی۔ یہ سن کر آپ پر کیفیات محبت طاری ہو گئیں تو فرمایا۔ وہ کونسا ہاتھ تھا جو روضہ
 اطہر سے مس ہوا اس نے ہاتھ آگے بڑھایا تو آپ نے فرمایا محبت سے چوم لیا اور
 اپنی آنکھوں سے لگایا۔ مس ہوتے ہی آنکھوں میں نور آگیا۔ نابینا سے بینا ہو گئے۔
 ○ جانا چاہیئے کوئی عبادت اور دُعا بارگاہ الہی میں قبول نہیں ہوتی جب تک محبوب
 نرودگار مدنی تاج و ازاد احمد مختار رحمۃ اللہ علیہ کے واسطے کا وسیلہ رہی، ذاتی، صفاقی پیش نہ کیا جائے
 اور اول آخر درود پاک پڑھتا قبولیت کے لئے ایک افضل ترین وسیلہ ہے۔
 ☆ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت مبارکہ سے قبل اور حیات طیبہ میں اور بعد از وصال
 مبارک ہر تین آدمیوں میں مقبولان بارگاہ اقدس کا یہ طریق رہا ہے کہ اس وسیلہ جلیلہ سے
 ریت کریم نے سب کی ثبات کو آسان فرمایا کسی کو محروم نہیں رکھا ہے

استغاثۃ حیات الدارین مینیت المومنین بعد المومن محمد رسول اللہ علیہ افضل الصلوٰۃ و احسن السلاط
 بکار خوش حیرانم اغثنی یا رسول اللہ
 ندام جز تو بکلمے، نہ دارم جز تو ناولے
 اگر رانی و گر خوانی ملام انت سلطان
 چومر گم نعل جاں سوز و بہانم راختاں سوز
 گوائے آمد لے سلطان با تیر کرم نالان
 چو عمر رفتہ العجز و بکلائے بے امان خیزد
 ○ پریشانم پریشانم اغثنی یا رسول اللہ
 توئی خرم ساز و سامانم اغثنی یا رسول اللہ
 در گچیزے نے دام اغثنی یا رسول اللہ
 نہ ریز و برگ ایمانم اغثنی یا رسول اللہ
 تہی دامانم اغثنی یا رسول اللہ
 بجیم از تو در دام اغثنی یا رسول اللہ

وصایت سائل ہے پر، توئی سلطان لا تشھور
 شہا بہرے ازیں خوانم اغثنی یا رسول اللہ
 سئل علیہ السلام
 سئل علیہ السلام

حدیث پاک: بسند صحیح، ابن ابی شیبہ علیہ الرحمۃ نے روایت کی۔

☆ ایک مرتبہ عہد مہکلت خلافت فاروقی قحط پڑا حضرت بلال بن حارث مرنے لگا اور نہایت روضہ اکبر پر حاضر ہو کر بعد درود و سلام عرض کیں ہوئے یا رسول اللہ و انتسق لا تمیتک عاقرتہ فقد ہلکوا و یا رسول اللہ ﷺ اپنی اُمت کے لئے بارش طلب کریں کہ وہ ہلاک ہو رہی ہے تو آپ ﷺ نے اسے خواب میں زیارت سے مشرف فرما کر فرمایا کہ عمرہ رخصت ہو جائے گا۔ سے کہنا کل بارش ہوگی تو پھر ایسا ہی ہوا۔

☆ مشہور محدث ابوالخیر نے بروایت اوس بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے نقل کیا۔ ایک مرتبہ امدیۃ المنورہ میں سخت قحط پڑا تو لوگ اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت عالیہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ روضہ اطہر پر حاضر ہو جاؤ اور چھت سے ایک دریچہ آسمان کی طرف کھول دو تا کہ آسمان اور قبر اطہر کے درمیان کوئی آڑ نہ رہے۔ لوگوں نے ایسا ہی کیا۔ جس طرح فرمایا گیا تھا تو اسی وقت بارش ہوئی اور جل ٹھل ہو گیا۔ کھیتیاں سرسبز ہو گئیں اور اونٹ موٹے ہو گئے اور یہ سال عام الفتن کے نام سے مشہور ہو گیا۔ توجہ، توئل کے ایسے کثیر واقعات صحابہ احادیث پاک میں موجود ہیں۔

☆ سید فاروق اعظمؓ اَلْاَن تَسْأَلُ بِعَسْوِیَّتِکَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے دعا فرمایا کرتے۔ ایک مرتبہ آپ کے عہد تمہایوں میں بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑ گیا۔ تو آپ نے دعا کی۔ اے اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہم تیرے نبی ﷺ کے شفعہ و حکم چھاپنا عباس رضی اللہ عنہما کے مبارک وسیلہ جلیلہ سے بارش چاہتے ہیں تو رب کریم نے اس کو شرف قبولیت سے اب ہم وسیلہ بناتے ہیں تیرے پیار سے نبی کے چچا جان کا۔ عاقرۃ و عاقرۃ و انتسق و انتسق ط

حلہ علامہ بدر الدین عمرو عینی رحمۃ اللہ علیہ کی نقل کردہ روایت سے ثابت ہے۔ سیدنا فاروقی اعظم کا حکم اللہ حضرت عباس رضی اللہ عنہما کے وسیلہ سے ہمارا واضح کرتا ہے کہ یہ توئل صرف حضور علیہ السلام و اسلام سے خاص نہیں بلکہ آپ ﷺ کے شرف قبولیت کے وسیلہ جلیلہ سے بھی دعا جا رہے ہیں۔ بعد کے طبقات میں ذکر کیا جاتا ہے کہ انور عثمان رضی اللہ عنہما نے دشمنوں کی اجمالی صورت پر یہ دعا کہہ کر ان کو ہلاک کیا۔ ان کے ہلاک ہونے کے بعد ان کے



نوازا اور بارشیں نازل ہو گئی تھیں۔

گر نہ پسند بتابش خورشید

شہرہ را دریں چہ جسم و گناہ

مہر را گو، چرا در سیدہ پنهان

کر بخشش بچکان نمودہ سیاہ

○ عطیہ مصطفائی: مشہور محدث صحابی سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس

سیدنا ابوالقاسم رضی اللہ عنہ کے پاس عطا کردہ ایک زنبیل تھی جس میں سے کھجور، ستور اور ہر قسم

کے میوہ جات نکال نکال کر کھاتے اور دیگر احباب اصحاب کو بھی اس سے کھلاتے خلافت

نمناشیہ کے فسادات اور ملکوں میں وہ زنبیل گم ہو گئی۔ آپ فرمایا کرتے۔ دوسروں کو تو قسم

ایک ختم ہے اور مجھے دو۔ ایک سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پچھلے کا اور دوسرا زنبیل

کے گئے کا۔ فقیر مگر ان کوئی القدر کہتا ہے۔

انچہ از من گم شدہ گرا ز نیلمان گم شدہ

ہم نیلمان، ہم پری، ہم امیر منی بگر لیستہ

علافت لادنی میں گزیر ایران۔ ایک مجرہ کثیر طام۔

بقیہ مابقیہ

غل شامی الشریک: میں بروایت کتب اخبار رضی اللہ عنہ مروی ہے کہ قریش میں جب کبھی محمد صحت پڑتا اور بارش

نہ ہوتی تو سیدنا عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو پکار کر کوہ خمیر پرے جاتے اور ان کے وسیلے سے

جناب الہی میں دعا کرتے تو بارش سے قحط دور ہو جاتا۔ یہ سب برکت جناب رسول اللہ رضی اللہ عنہ کے

نور کی تھی جو ان کی پیشانی میں تھا۔ "بقدر آئینہ حسن تو میسایہ رونے"

☆ بعض علماء دور حاضر کے نزدیک وسیلہ صرف اعمال کا مقبر ہے۔ حالانکہ احادیث مبارکہ میں بالقراحت

اعمال صالحہ قبولہ کا وسیلہ ہے نہ مطلق اعمال کا۔ صالحین امت اور حضور رضی اللہ عنہ کی ذوات مقدسہ

کا وسیلہ سب سے افضل ہے۔ جس کے یہ محروم قسمت نہ کر دیں۔ سیدنا امام غلام کے مزار فارض الانوار پر

امام شافعی رحمہ اللہ کی دعا کا قبولیت پانا اور "بقول اولیاء کرام" شیخ معروف رحمہ اللہ کی ایک دعا علیہ رحمۃ ربی کی

ترتیب مقتدرہ پر دعا کا کبھی رونہ ہونا جو از وسیلہ کی دلیل ہے۔ ان سب وسیلوں سے ایک وسیلہ درود شریف ہے

حالہ اگر دروغ کی تیز روشنی میں چکا کر کے تو کچھ پانا تو اس میں خورشید کا کایہم اور گناہ ہے سورج سے کہو کہ تو کائنات

پہ چکاتا ہے جس سے اس جانب کی آنکھیں بند ہو جاتی ہیں۔

روضۃ السادۃ

ب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

طریقہ حاضری درگاہِ رحمۃ اللعالمین

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

ہم گردِ کعبہ پھرتے تھے کل تک اور آج وہ
کاہک چمیں کی سجدہ و در سے پھر اٹکے
ڈوبا ہوا ہے شوق میں زمزم اور اٹکھے
برسا کر جانے والی پہ گوہر کروں نثار
آنکھیں شوق کھولے ہے جن کے یہ عظیم
ہاں ہاں رہ مدینہ ہے غافلِ نذر تو جاگ
ہم پر نثار ہے یہ ارادت کدھر کی ہے
مجھ کو بھی ہے جلوہ نما جگر کی ہے
بھلائی بس رہے ہیں یہ حسرت کدھر کی ہے
ایر کوٹ سے عرض یہ میزابِ زر کی ہے
وہ پھر کے دیکھتے نہیں یہ دھن کدھر کی ہے
ادب پاؤں رکھنے والے یہ جاچشم و سر کی ہے

○ مسنون طریقہ کے مطابق اپنی حوائج ضروریہ سے فارغ ہو کر بابِ اسلام سے داخل ہوں
اور سب سے پہلے مسجد نبوی شریف میں نوافلِ تحیۃ المسجد ادا کریں اور پھر سر جھکا کر مؤذن پانہ
کھڑا ہو کر مواجہہ شریف کے سامنے زاثر بارگاہ رسالت و محبوبیت کی ہمیت و جلال
اور شانِ جمال کو بھی نگاہ میں رکھے ادب، تعظیم، عجز و انکساری بحالتِ گریہ و زاری
حضورِ قلب کے ساتھ سر جھکا کر صلوٰۃ و سلام عرض کرے۔

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ

①

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَسِيحِي اللَّهِ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ

②

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ الْعَالَمِينَ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَا الْمُسْلِمِينَ

الصلوة والسلام عليك يا سيّد المرسلين
الصلوة والسلام عليك يا إمام المتقين

⑤

الصلوة والسلام عليك يا سيّد الأرض والسماء
الصلوة والسلام عليك يا نبياؤ آدم بين الطين والعلّة

⑥

الصلوة والسلام عليك يا دليل الحاشريين
الصلوة والسلام عليك يا دليل التّحريّين

⑦

الصلوة والسلام عليك يا حاكم النّبيّين
الصلوة والسلام عليك يا شفيع المذنبين

⑧

الصلوة والسلام عليك يا طاه
الصلوة والسلام عليك يا يسر

○ الصّلوة والسلام عليك أيّها النّبيّ السّيّد الكريم والرّسول
العظيم الزّوّف الرّحيم ورحمة الله وبركاته الصّلوة والسلام
عليك يا نبياؤا ونبينا وحيينا وقرّة أعيننا يا رسول الله الصّلوة
والسلام عليك يا حبيب الله ، الصّلوة والسلام عليك يا جمال
ملك الله ، الصّلوة والسلام عليك يا خير خلق الله ، الصّلوة
والسلام عليك يا شفيع المذنبين عند الله الصّلوة والسلام عليك يا
من أرسله الله تعالى رحمة للعالمين وقد قال في شأن حقك
يا رسول الله يا حبيب الله ولئن أتهم إذا ظلموا أنفسهم جاءوك
فاستغفروا الله واستغفر لهم الرسول لوحيد الله ثمّ يا رحيم

الصلوة والسلام عليك يا طاه ، الصّلوة والسلام عليك يا يسر ، الصّلوة
والسلام عليك يا مقدّم جيش الأنبياء والمرسلين وهما أناس



يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ جِئْتُكَ هَارِبًا مِنْ ذَنْبِي وَمِنْ عَمَلِي مُسْتَشْفِعًا وَمُسْتَعِينًا
 إِلَيْكَ إِلَى رَبِّي فَاسْقِ لِي يَا شَفِيعَ الْأُمَّةِ يَا كَاشِفَ الْغَمِّ يَا سِرَاجَ
 الظُّلْمَةِ أَجِرْنِي بِهِ يَا اللَّهُ مِنَ النَّارِ يَا نَبِيَّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَيْتُكَ
 زَائِرِينَ وَقَصَدْتُكَ رَاغِبِينَ وَعَلَى بَابِكَ السَّالِي وَأَقِيفِينَ بِحَقِّكَ
 عَارِفِينَ فَلَا تُرُدُّنَا خَائِبِينَ وَلَا عَنْ بَابِ شَفَاعَتِكَ مَحْزُومِينَ
 يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ اسْتَلْزَمْتُ الشَّفَاعَةَ فِي الْيَوْمِ الْمَشْهُورِ وَأَنْتَ الْحَبِيبُ
 يَا حَبِيبَ اللَّهِ أَنْتَ الشَّفِيعُ يَا شَفِيعَ اللَّهِ أَنْتَ الْمَشْفَعُ الَّذِي تُرْحَمُ شَفَاعَتُكَ
 عِنْدَ الصِّرَاطِ مَا زِلْتَ الْقَدَمُ أَشْهَدُ أَنَّكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَدْ بَلَغْتَ الرِّسَالَةَ
 وَأَدَيْتَ الْأَمَانَةَ وَلَصَحَّتْ الْأُمَّةُ وَكَشَفْتَ الْغَمَّةَ ط
 الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا سَيِّدَ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ وَالْمَلَكَةِ
 الْمُقَرَّبِينَ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ط

”اب دُعا“ تحفہ استغفرہ الی النبی المزار صفحہ ۳۸۵ پڑھے۔“

☆ پھر آہستہ آہستہ ہاتھ نازکی طرح باندھے ہوئے ظلمات طرقتی سے مواجہہ فرمایا
 کے سامنے کھڑے کھڑے یوں عرض کریں یا رسول اللہ یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ط اللہ
 تبارک و تعالیٰ نے آپ پر جو نازل کیا وہ آپ نے ہمیں پہنچایا۔ ”مہم نے سنا اور مانا اور
 بسر و چشم قبول کیا اس میں یہ آیت کریمہ بھی ہے لہذا میں بفضیلہ تعالیٰ حاضر ہو گیا ہوں۔
 صدق اللہ مولانا العظیم الکرم لا۔ پھر اُن کے اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ قُلْتَ يَا اَللّٰهُ ط
 يَا كَرِيْمُ قَوْلِكَ حَقٌّ ط لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّي وَسَعْدَيْكَ ط بعد ازاں
 زبان سے آہستہ آہستہ یہ آیت کریمہ پڑھے وَلَوْ اَنَّكُمْ اِذْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ
 جَاءَكُمْ فَاَسْتَغْفِرُوا اللَّهَ فَاَسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُولُ لَوَجَدُوا اللَّهَ
 قَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝ اور عرض کرے۔

علم طاعن قاری میاں محمد اکبر کتاب شتلاب دار الفیض میں اور قاری عالمگیری نے یہ یقین کیا یقیناً فی
 المسئلة ایسا کہ امام احمد بن حنبلہ نے ذکر کیا ہے کہ انہوں نے یہ دعا پڑھی تو ان کے گناہوں کا پتہ نہ رہا

وَكُؤَانُهُمْ اِذْ ظَلَمُوا اَنْفُسَهُمْ

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّيْ لَكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّي ظَلَمْتُ هَيْئَةً
ظُلُمًا كَثِيْرًا ط

جَاءَ مَوْلَاكَ

جِئْتُ اِلَيْكَ يَا مَوْلَا الرَّحْمَةِ اَلَيْفِ
يَا مَوْلَاكَ يَا ذِيْجِ الرَّحْمَةِ ط

فَاَسْتَغْفِرُكَ وَاللّٰهَ

لَا سَتَغْفِرُ اللّٰهُ رِجْفِيْ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَذُنُوْبِ
اَلَيْهِ يَا اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ ط

وَاَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَسُوْلُ

اَسْتَغْفِرُ لِيْ يَا حَبِيْبُ اللّٰهِ صَلَّيْ لَكَ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَدْ اَتَيْتُكَ مُسْتَغْفِرًا مِنْ ذُنُوْبِيْ مُسْتَسِيْمًا

يَا اَلِيَّ اَلِيَّ ط

لَوْجَدُ وَاللّٰهُ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ۝

لَوْجَدْتُ اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ط

«اے شیخین الکرمین، وزیرین جلیلین کا وسیلہ جلیلہ»

○ **اللہ بھجائے** کے ہاں جس طرح رسول کریم ﷺ ہمارے لیے وسیلہ ہیں بعینہ
اسی طرح بیٹنا صدیق اکبر اور بیٹنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہما درود لکھا ہمارے لیے بارگاہ
ہدایت میں وسیلہ اور واسطہ - ادب کا تقاضا یہ ہے کہ جب ہم رسول کریم ﷺ
ﷺ پر صلوة و سلام پڑھیں تو شیخین کرمین رضی اللہ عنہما کی خدمت میں سلام پیش
کرنے کے بعد ان سے عرض کریں تاکہ وہ رسول رحمت ﷺ سے ہمارے لئے
درخواست کریں۔ براہ راست رسول پاک ﷺ سے سوال کرنے کی نسبت
یہ حاجت کے پورا ہونے میں زیادہ افضل و اعلیٰ ہے اور ادب اور قبولیت میں
قریب تر ہے۔ اور کثیر برکات و خیرات کا مستوجب ہے۔

☆ **زیارت بیٹنا ابوبکر الصدیق اکبر** "سَلَامٌ عَلَیْكَ اَبُو بَكْرٍ وَآلُکَیْہِ عَمَّا ط

○ اب خدا دلائیں ہاتھ ہٹ کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی زیارت بالارادت
کریں اور بارگاہ صدیقی میں یہ سلام عرض کریں۔

مِلَّةَ النَّبِیِّیْنَ عَرَضَ عَلَیْہِمْ اَللّٰهُ اَلْاِسْلَامَ وَفَضَّلَہُمْ عَلَیْ سَائِرِ الْاَنْبِیَاءِ وَرَفَعَہُمْ اِلٰی رُتَبِ الْمَلَائِکَةِ



السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوْلَاهُمُ بِالْصَّدِيقِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَفْضَلَهُمُ بِالْشَّحِيقِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَوْلَى الْإِمَامِ الصِّدِّيقِ ①

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ بِالْتَّحْقِيقِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْمُشَاهِدِينَ ②

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ ③

☆ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا تَاجَ الْعُلَمَاءِ الْمُرْشِدِينَ - السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبَ رَسُولِ اللَّهِ ثَانِي أَشْتَيْنِ إِذْ هِمَّ بِي الْغَارُ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَنْ أَفْهَقَ مَا لَهُ كَلْفٌ فِي حُبِّ اللَّهِ وَحُبِّ رَسُولِهِ حَتَّى تَحَلَّلَ بِالنَّبَا وَرَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَرَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَحَلَّكَ وَمَأْوَاكَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَوَّلَ الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ صَهْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَرَحِمَهُ اللَّهُ وَبَرَكَاتُهُ ط

☆ زیارت سیدنا عمر فاروق اعظم " رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نَارِضًا عَنَّا ط " ④
○ اس کے بعد دائیں طرف ایک ہاتھ اور ہسٹ کر نوا جہد شریف کے سامنے حضرت عمر فاروق اعظم رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کی زیارت کریں اور سلام بدیں الفاظ عرض کریں۔

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَعْدَلِ الْأَصْحَابِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُزَيَّنَ الشُّكْرِ وَالْحَرَابِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا إِمَامَ الْمُجَاهِدِينَ وَغِيظَ الْمُتَّقِينَ ①

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا عَزَّ الْأَسْلَامِ وَالْمُسْلِمِينَ ②

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَانِي الْخُلَفَاءِ وَتَاجَ الْعُلَمَاءِ

السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفُقَرَاءِ وَالْمُسْتَغْنَى ③

○ أَسْلَامُ عَلَيْكَ يَا الْمُؤَقِّنُ رَأِيهِ الْوَحْيُ وَالْكِتَابُ ، أَسْلَامُ عَلَيْكَ يَا مُكْتَسِرَ الْأَصْنَامِ ، أَسْلَامُ عَلَيْكَ يَا أَبَا الْفُقَرَاءِ وَالضُّعْفَاءِ وَالْأَرَامِلِ وَالْأَيْتَامِ أَنْتَ الَّذِي قَالَ فِي حَقِّكَ سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالرُّسُلِ لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْكَ وَأَرْضَاكَ أَحْسَنَ الرِّضَا وَجَعَلَ الْجَنَّةَ مَنْزِلَكَ وَمَسْكَنَكَ وَمَلْجَأَكَ وَمَأْوَاكَ أَسْلَامُ عَلَيْكَ يَا ثَابِي الْخُلَفَاءِ وَتَابِجَ الْعُلَمَاءِ وَصِفْرَ النَّبِيِّ الْمُصْطَفَى ، رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ط

○ تھوڑا سا دائیں طرف کھڑا ہو کر ان الفاظِ مبارکہ سے سلام عرض کرے ۔
 ☆ أَسْلَامُ عَلَيْكُمْ يَا وَرَثَةُ رَسُولِي رَسُولِ اللَّهِ ط أَسْلَامُ عَلَيْكُمْ يَا مُعِينِي رَسُولِ اللَّهِ ط أَسْلَامُ عَلَيْكُمْ يَا ضَمِيحِي رَسُولِ اللَّهِ ط أَسْلَامُ عَلَيْكُمْ يَا رَفِيقِي وَمُشِيرِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُعَاوِنِينَ لَهُ عَلَى الْوَقَايِمِ فِي الدِّينِ وَالْأَقَامَاتِ بَعْدَهُ بِمَصَالِحِ السُّلُومِ جَزَاكُمْ اللَّهُ أَحْسَنَ الْجَزَاءِ جُنَّاكُمْ كَمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ لِيَشْفَعُ لَنَا وَيَسْأَلَ رَبَّنَا أَنْ يَقْبَلَ سَعْيَنَا وَيُجِيبَنَا عَلَى مَلَّتِهِ وَيُمِيتَنَا عَلَيْهَا وَيَحْشُرَ فِي ذُرِّيَّتِهِ أَسْلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ ط

أَنْتَ النَّبِيُّ الَّذِي نَحْنُ لِنَشْفَاعَهُ عِنْدَ الصِّرَاطِ مَا زِلْتَ الْقَدَمُ وَصَاحِبُكَ وَلَا أَتَهُمَا أَبَدًا مِنْ أَسْلَامِ عَلَيْكُمْ مَا جَرَى الْقَلَمُ
 ○ جنت البقیع میں سلام عرض کرنے کے بعد قرآن مجید کی آیات کریمہ کی تلاوت کر کے اور درود و تاج شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کرے اور دعا مانگے ۔

☆ أَسْلَامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْبَقِيعِ وَيَا أَهْلَ الْجَنَاتِ الرَّفِيعِ أَنْتُمْ الشَّاهِدُونَ وَنَحْنُ أَنْشَاءُ اللَّهُ بِكُمْ لَا حَقُّونَ الْبَشَرُ وَإِنَّ السَّاعَةَ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا وَأَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ أَنْكُمْ اللَّهُ تَعَالَى وَشَرَفَكُمْ اللَّهُ تَعَالَى وَكَفَّرَ اللَّهُ لَنَا وَلَكُمْ وَأَهْلَ الْأَرْحَامِ وَهُوَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ ط

○ سبز گنبد پر ملائکہ کا نزول اور درود شریف کی بارش :-

یوں ہندگی زلف دُرخ آنکھوں پہر کی ہے
پہلو میں جلوہ گاہِ حلیق و عطر کی ہے
پدے ہیں پہرے بدلی میں بارشِ دُور کی ہے
مجرمٹ کئے ہیں تانے چھلکی قمر کی ہے

☆ الدُّرُ الثَّمِينَةُ فِي تَارِيخِ الْمَدِينَةِ ۝ بِرَأْسِيتِ بْنِ عَبْدِ الْقَابِ الْأَحْمَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ط

○ ہر صبح شتر ہزار فرشتے آسمان سے اتر کر مزار اقدس حضور پر نور ﷺ کا دُعا کرتے اور ارد گرد خوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو تغویٰ مبارک سے لگاتے اور مس کر کے برکت حاصل کرتے ہیں اور درود شریف پڑھتے ہیں اور پھر شام کو واپس چلے جاتے ہیں۔ شام کو اور شتر ہزار ملائکہ حاضر ہوتے ہیں اور خوشی سے جھومتے اور اپنے پروں کو بھیلے کر قیصرِ اظہر سے مس کرتے ہیں اور ساری رات درود شریف پڑھتے اور پھر صبح ہوتے ہی واپس آسمان پر عروج کر جاتے ہیں اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ جس گروہِ متحضر کی حاضری ہو گئی پھر قیامت تک اس کی باری ہمیں آنے لگی۔

”حافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ حبیبہانی علیہ الرحمۃ نے خطبہ اولیٰ میں اس حدیث پاک کو نقل کیا۔“

اللہ اکبر شانِ محبوبی، حدود و قیود، اعداد و شمار کے حساب یہاں ختم ہو جاتے ہیں۔ ۱۲۷۱ھ ہجری القدرہ سے ہے سال کے ماہ - ماہ کے دن - دن کے گھنٹے اور سہ گھنٹے اور ہر لمحہ لمحہ میں شریک ہزار ملائکہ کا درود شریف ہمہ وقت اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہی جانتا ہے۔ رسول ملائکہ پر درود ہو رہی جائے انکے شمار کو اگر ایک ٹن میں دکھاتو دو چوبیس فیصد روز شمار ہے

☆ مَروِی ہے کہ آسمان میں ایک نہر حیوۃ ہے۔ سینا رُوح القدس جبرائیل امین علیہ السلام روزانہ علی الصُّبح اس میں غسل کرتے ہیں اور باہر آکر جب اپنے پر و بال چھانٹتے ہیں تو اس سے ستر ہزار پانی کے قطررات پھٹکتے ہیں۔ ربِّ ذُو الجلال والاکرام ہر قطرہ سے ایک نواری فرشتہ پیدا فرماتا ہے اور یہی وہ فرشتے ہیں جو بیت المعمور کا طواف کرتے اور صلوة و سلام عرض کرتے ہیں۔ یہ تمام فرشتے مع جبرائیل علیہ السلام سب آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں۔

کے در سے بھرے ہوئے نور پھول ہیں۔ «مدارج النبوة بمسند الفتوة»

بیت المعمور: عرش عظیم پر نوری ملائکہ کا قبضہ ہے۔ کعبۃ اللہ المشرقہ کے بالکل عین اوپر ہے اگر وہاں سے کوئی چیز گرانی جائے تو کعبۃ اللہ المبارکہ کی چھت پر گرے۔ روزانہ بیت المعمور کا طواف ستر ہزار فرشتے کرتے ہیں اور پھر یہی فرشتے صلوٰۃ و سلام کے لیے حاضر در رسول ہو جاتے ہیں۔ کعبۃ اللہ اور بیت المعمور کا طواف قائم مقام و صوبہ ہے اور زیارت قبر انور سر پر آئے نبوت و رسالت ﷺ، قائم مقام صلوٰۃ ہے۔ ستر ہزار ملائکہ نوری

جب بیت المعمور کا طواف «وضو» کر لیتے ہیں تو وہی ملائکہ نوری، تاجدار مملکت شریعت، شہنشاہ نبوت و رسالت، شاہ اقلیم شفاعت، محبوب رب کائنات علیہ الصلوٰۃ و السلام کے حضور سبر گنبد کی زیارت کے لیے اترتے ہیں اور حاضری دیتے ہیں۔ ستر ہزار کا یہ نوری گروہ صبح کو خوشی سے جھومتے اور زبان سے ورد و درود شریف کے سُر سے لگتے ہیں اور مرقۃ مصطفویۃ علیہا الصلوٰۃ و السلام کو اپنے

پروں سے ڈھانپتے اور مس کرتے اور پھر شام کو اللہ تعالیٰ کے حضور پہنچ جاتے ہیں اور اسی طرح دوسرا گروہ «ستر ہزار» کا شام کو اسی شان و شوکت اور شوق و ذوق سے بیت المعمور کا طواف کر کے رسالت مآب ﷺ کی جناب میں پہنچ جاتا ہے اور یہ سلسلہ تا قیامت قیامت جاری و ساری رہے گا۔ جو ایک بار بار یا اب حضور رسالت ہو گیا تو پھر اس کی قیامت تک باری نہیں آئے گی اور وہ باعث رشک قدسیاں بن گیا۔

☆ آخر الامر حضرت اسرافیل علیہ السلام کے حضور چھوٹنے پر سب سے پہلے مصر میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مرقۃ منور سے انھیں گے اور ان ہی ستر ہزار ملائکہ نوری کے جلو میں رب العرش العظیم کی بارگاہ میں حاضر ہوں گے۔ «مزدول عن اللہ علیہ السلام»

○ بروایت سیدنا جابر بن عبد اللہ انصاری رَضِیَ اللہُ عَنْہُ وَرَضِیَ اللہُ عَنْہُ

حَتَّى إِذَا انشَقَّتْ عَنْهُ الْأَرْضُ
خَرَجَ فِي سَبْعِينَ أَلْفًا مَن
الْبَلَدِ يَوْمَئِذٍ مَدَامَا

یہاں تک زمین چھٹ جائے گی۔ سب سے پہلے آپ ﷺ اُٹھیں گے اور پھر ستر ہزار فرشتوں کے جموں میں اُفات کی طرح نکلیں گے۔

☆ حضور سرور کون و مکان و سرور انس و جان ﷺ کے ایک جانب سیدنا ابوبکر صدیق اکبر اور دوسری جانب سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما ہوں گے اور ستر ہزار نوری فرشتوں کے جلوہ "جہنمٹ" میں یوں چلیں گے جیسے وہاں کو بجال تازہ و اعزاز و بغایت فرحت و سرور اور بصد شکر و احتشام لایا جاتا ہے۔

☆ شیخ الشیوخ ہند شاہ عبداللطیف محدث دہلوی رحمہ اللہ اس حدیث پاک کے تحت لکھتے ہیں۔
 ① چوں بے غوث سے گرد و از قبر شریف بیرون آمد میان ستر ہزار فرشتگان رُخاف کنند اور رُخاف در اصل بمعنی گردن عروس را بختانہ زوجہ را اور ایں جاکہ ہاں محبوب است پیش محبوب یعنی محبوب ﷺ را بدر گاہ محسوب رب العزت جل شانہ تعالیٰ اللہ علیہ وسلم
 ② قلب اطہر محمد مصطفیٰ ﷺ جہاں حقیقت محمدیہ علیہا السلام اعتقاد و تسلیم کئی گئی ہے یہ عالم قدس کا کعبہ ہے اور قاسب اطہر عالم انس کا حرم ہے تو اہل دل کا کعبہ و حقیقت قلب اور ہے جو کعبہ کا کعبہ ہے۔ جو بھی اس حرم میں بشرط محبت، ادب و اخلاص ہوا وہ ہر دو کو نیک اور تقویٰ کی آفات سے مائون و محفوظ ہو گیا اور پھر محبتِ اعلیٰ میں اللہ تعالیٰ کا منظور اور محبوب ہو گیا۔ سلطان العارفین سرکار باہوئے کبریا نے کیا عمدہ فرمایا ہے۔

کعبہ را در دل یہ بینم جان کتم بر دے فدا
 در مدینہ دامن ہم صحبت یا مصطفیٰ
 حکمت :- ستر ہزار کے عدد مبارک میں !

☆ سیدہ فاطمہ بنت اسد والدہ معظمہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہما کے جنازہ میں ستر ہزار ملائکہ نورانی نے شرکت کی اور حضور ﷺ نے اپنی صفتِ معشر کا طہور دہاتے ہوئے اپنی اُمّی بخت اُمّی کے لئے حضورِ جنت کی بشارت دی۔

☆ حدیث : مشورۃ با شفاعت میں "معراج کی شب، ربِ عظیم نے عرشِ عظیم پر اپنے محبوب ﷺ سے ستر ہزار کی بخشش کا وعدہ فرمایا اور ستر ہزار کے ہر ایک کے ساتھ ستر ستر ہزار کا مزید مشورہ فرمایا اور یہ تین بار ایسا ہو گا کہ مشورہ بھی تین بار ہو گا۔
 قصہ قدیم الحدیث پاک صحیح عالم برزخ میں جذباتِ تہجد کے لئے ستر ہزار

روضۃ الشارحۃ

ب

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کیفیت الصلوٰۃ والسلام بحضرت سید الانام

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

بَلَغَ الْمَلٰٓئِکَ بِکَمَالِهٖ کَشَفَ الدُّجٰی بِجَمَالِهٖ

حَسَنَتْ جَمِیْعُ خِصَالِهٖ حَسَنُوا عَلَیْهِ وَاٰلِهٖم

لَیْسَ کَلَامِیْ یَغْفِرُ بِمَعْتِ کَمَالِهٖ

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ وَاٰلِهٖم

جہاں جو اُمتی خلاص قلب اور محبت کے آداب بجا کر درود و سلام عرض کرتا ہے۔
 آپ ﷺ اُس کو صرف جواب سے ہی نہیں بلکہ دُوح اقدس اور قلبی توجہ
 سے متوجہ ہو کر جواب سلام سے نوازتے ہیں اور جواب بھی آپ ﷺ کی زبان
 مبارک سے آواز میں مسنون ہوتا، خاص الخاص شہر بن بارگاہ کو مصافحہ سے بھی نوازتے
 اور القابات، خطابات عنایت فرماتے ہیں اور مہمان نوازیوں سے سرفرازیں عطا کرتے
 ہیں۔ بزرگان دین نے درود شریف میں زندگیاں وقف کر کے یہ مراتب پائے۔

☆ خوش زمان الیہ عبد العزیز دباغ شاذلی انا اللہ نواز نے ابریز شریف میں فرمایا۔

○ خلاصہ کا نشانہ، سارے سلوک کا مقصود والہ اُت اللہ تعالیٰ تک پہنچنے کی قریب
 ترین راہ ہے۔ بلکہ مقصود آفرینش عالم کا قرب اور وصول الی اللہ ہے اور اُس کا دروازہ صبر
 اور صرف ایک یعنی وجود باجوہ رسید عالم ﷺ ہے اور آپ کی ذات مطہرہ میں

علم، شہادت و سرکار کے منہ نشا اوصاف، تہجد، شریعت و ریاضت، ذاتی اذات، بزم اہل خلافت و حضرت کائنات
 متاع و اہل کمال کا ہوا، انکشاف و فساد میں جہنم کی یاد دہانی، تہجد و ریاضت، اہل کمال کے ذوق و شہاد
 کے لئے شش و کریم، ایک و صیحت ہے، یہاں ہی وہی اور اعلان کا لقب "غیر" رکھیں، جو کہ اپنے
 اور جانے اور برائیوں سے بچنے کے لئے، اور اہل کمال کی تہجد و ریاضت، جو کہ اپنے جانے اور



خصوصیت کے ساتھ قوتِ جاویدہ الی اللہ رکھ دی گئی ہے۔ اور محبت کے ساتھ آپ ﷺ کے دامن کو کپڑے والے (اتباع) کے ساتھ درود شریف پڑھنے والا اثرِ الہی سے محروم اور ناکام نہیں رہ سکتا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَكَرِّمْ عَلٰی رُوْطَةِ رُفْعِہٖ ط
 ☆ عَلَیْہِ سَلَامٌ، اُوْکَیْرَ اَمَّتْ اور مومنینِ مجتہدین نے حضورِ رُفْعِہٖ جَعَمِہٖ کے کمالِ ادب و محبت سے مشکل ترین منازلِ جہر طے کیں۔ اور سُنَّتِ نَبِیِّہٖ مَسْطُوفِیَّہٖ عَلَیْہِا السَّلَامُ وَالسَّلَامُ وَالْحَمْدُ پر استقامت کے ساتھ اس شاہراہِ محبت پر گامزن ہو گئے اور وظیفہٗ محبت درود شریف سے رطبِ انسان ہو کر ان مشکل ترین لمحات کو آسان کیا اور پورے وثوق اور یقین کے ساتھ تَوَكَّلْ عَلٰی اللّٰهِ تَعَالٰی اس سفر میں مہکسارِ مقصود و مطلوب ہو گئے اور اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کے حضور پہنچ گئے اور اپنی زندگی کے مشکل مسائل حل کرائے۔ احادیثِ مبارکہ کے متعلق استفسار کرنے اور درود شریف پیش کرنے اور اجازتیں حاصل کیں اور جن صالحین کا ذکر "تَذْوِلُ الرَّحْمَہُ عَنْ ذَکْرِ الصَّالِحِیْنَ ط جو بسبب نزولِ رحمت ہے، وہ جمالِ جہاں آراء کے نظاروں سے منور ہو کر علی قدر المراتب مقصود و حقیقی تک پہنچے اور اُس کے محبوب بن گئے۔

☆ الشیخ ابو العباس مری "بانی مکتبہ عالیہ شاذلیہ" علیہ رحمۃ اللہ تاریخ انوارِ قدسیہ میں فرمایا۔
 ○ اگر ایک لمحہ بھی رسول اللہ ﷺ مجھ سے پرشیدہ ہوں تو میں اپنے آپ کو مومن نہ جانوں۔ آپ روزانہ چوبیس گھنٹوں میں چوبیس ہزار درود شریف پڑھتے۔

☆ حبیبِ کردگار، مدنی تاجدار احمد مختار ﷺ کی محبت میں فنا ہو کر شہرتِ دوام پا گئے۔ کتنے ہی ایسے خوش نصیب ہیں جنہوں نے باقاعدگی سے درود شریف کا وظیفہ اپنایا اور اُس پر تادم واپس عاقل رہے اور درود شریف کی برکتوں سے نالامال ہو گئے جس کسی نے تحفۃ الصلوٰۃ میں مندرج درود شریف و ردِ زبان بنایا تو وہ بفضلِ تعالیٰ اُسے ہمیشہ ایمان افزور، روح پرور اور شفا بخش پائے گا۔ چند واقعات پیش نظر رہیں۔

☆ بمطابق آیتِ کریمہ اَللّٰهُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہر مومن ولی ہے اور ہر ایمان والے کو سرکارِ مدینت، سرورِ بہشت، مددگار کی نصرت ملتی ہے خواہ اُس کو شعور ہو یا نہ ہو۔



مازمہ بخشیم خود کہ جمال تو دیدہ ام
ز نعم پائے خود کہ کویت رسیدہ ام
ہر دم ہزار بوسہ زلف دست خویش را
کو دامنست گرفتہ بکویت کشیدہ ام

☆ بانی سلسلہ عالیہ چشت اہل بہشت حضرت عثمان بکرونی رحمۃ اللہ علیہ

○ محنت و ادب کے تمام مراحل طے کر کے رحمۃ اللہ علیہ زائد اللہ شرفاً و تمویزاً جب

بارگاہ رحمۃ اللہ علیہ میں حاضر ہوئے تو دیر تک دروازہ شریف پر تھتے رہے

تو پھر مہاجرہ شریف میں نہایت عجز و احتکاری و بغایت تعصُّب و زاری الصلوٰۃ

و السلام عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ طے سلام عرض کیا تو ازراہ رحمت جواب آیا وَعَلَيْكُمْ

السَّلَامُ يَا مَعْشَرَ الْكَافِرِينَ اور آپ کے خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ و اہل خواجہ خواجگان البید

سُحُفُ الزَّيْنِ چشتی جمیری قدس سرہ الباری نے جب بارگاہ رسالت میں صلوٰۃ و سلام

عرض کیا تو جواب پایا وَعَلَيْكُمْ السَّلَامُ يَا أَطْطَبَ الْمَشَائِخِ اور فرمایا ہم نے تجھے ملتان

الہند بنایا۔ آپ ملک ہند کی ولایت کے تاجدار ہیں۔ جن کی نگاہ فیض سے کروڑوں ہدایت پا گئے۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ امام الطریقیت قطبِ دوراں رحمۃ اللہ علیہ شیخ ابوالحسن شاذلی قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ

○ آپ مشہور اجلہ اولیاءِ مسوور سلسلہ عالیہ شاذلیہ کے بانی اور صاحبِ حربِ بزرگوار

دروازہ شریف ہیں۔ بارگاہ رسالت کے ہر وقت حاضر تھے۔ آپ پانچ نمازیں سرورِ عالم رحمۃ اللہ علیہ

کی اقتدا میں ادا فرماتے آپ مقبول بارگاہِ خداوندی اور محبوب گاہِ محمدی تھے۔ عَسَا وَجَدَ فَصَلَّى اللہ تعالیٰ اور

☆ امام راعی اصحابی نے محاضرات میں سید ابوالحسن علی شاذلی علیہ السلام سے نقل کیا۔

○ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ مسجد اقصیٰ میں سو گیا۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ مسجد اقصیٰ کے

باہر صحنِ حرم کے وسط میں ایک تخت بچھایا گیا ہے اور فوج در فوج مخلوق کا ارشاد عام ہونا

شرور ہو گیا ہے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ تمام انبیاء علیہم السلام حضور رحمۃ اللہ علیہ کی

خدمتِ اقدس میں حضورِ طہج کی سوا دینی کے بارے میں سفارش کے لئے حاضر ہوئے

ہیں اور تخت پر تنہا ہمارے حضور رحمۃ اللہ علیہ۔ رُفِیقِ ائمہ دین ہیں اور اولوالعزم

بزرگوار حضرت براہیم احمد طہج احمدت موسیٰ علیہ السلام سب زمین پر بیٹھے ہیں

میں نہیں ٹھہر گیا۔ ان پاک ہستیوں کی باتیں سننے لگا۔ میں نے یہ منظر دیکھ کر یقین کر لیا کہ میرے حضور ﷺ قدر و منزلت میں سب سے بڑھ کر ہیں اور متعجب تھا کہ یہ کتنی بڑی عظمت و جلالت شان کا مظاہرہ ہے تو ناگہاں کسی نے مجھے پاؤں کی ٹھوکر ماری جس کی ضرب سے میں بیدار ہو گیا تو دیکھا کہ وہ مسجد اقصیٰ کا منظم تھا جو قندیل میں روشن کرتا تھا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ کیا تعجب کرتا ہے کہ یہ سب حضور ﷺ کے نور سے ہی تو پیدا ہوئے ہیں۔ یہ سن کر مجھ پر کیفیت طاری ہو گئی اور جب مجھے افادہ بخلا تو میں نے منظم کو تلاش کیا مگر اسے نہ پایا۔

”آپ درود شریف کے غافل تھے اور روزانہ چالیس گزار مرتبہ درود شریف پڑھتے۔“

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِيبِهِ وَبَيَّنَّا مَحَمَّدٍ وَاٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّم

☆ شیخ سیدی احمد البکیر ابو الحسن قادری شافعی قدس سرہ الأقدس ط

○ آپ کا سلسلہ نسب انیس واسطوں سے مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ملتا ہے اور آپ نجیب القطرین ساوات کرام سے ہیں اور اپنے زمانہ کے مشہور اولیاء فقیہ اور محدث تھے عزت نسب محمدیہ سے مفتخر اور شرف ولایت احمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام سے ممتاز و معزز تھے۔ ۵۵۵ ہجری القدر میں حج بیت اللہ شریف کی سعادت کے بعد مدینۃ الرسول بارگاہ رحمت عالم و عالمیان ﷺ حاضر ہوئے تو مواجہہ شریف کے سامنے ادا کھڑے ہو کر عرض کیا۔ اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا حَبِیْبِیْ یَا رَسُولَ اللّٰهِ وَ عَلٰی اٰلِکَ وَ اَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبِیْ اللّٰهُ ط تو روضہ اطہر سے نماز و عینک السلام بیا و لدی کو سنا تو قلبی کیفیت اور عشق و محبت سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے اور دفر شوق اور کبیر ذوق سے والہانہ فی الید یہ یہ اشعار زبان پر جاری ہو گئے۔ اور مؤذیانہ انداز میں عرض کئے۔

فَاَحَالَهُ الْبَعْدُ زَوْجِیْ کُنْتَ اَسْلَمًا تُسَلِّیْ الْاَرْضَ لَمَیْ وَهٰی مَا لَمَیْ

هٰذِهِ قُبَّةُ الْاَشْبَاحِ فَدَحْشُوکَ فَاَعْلَمُ بِمَا لَمَیْ کَ تَعْلَمُ بِمَا لَمَیْ

مجلس میں اسی حالت میں آواز دی کہ ابھی تو نماز پڑھ کر آئے ہو تو ابھی نماز پڑھ کر آئے ہو

○ اتنا عرض کرنا تھا تو ظہورِ ثلث لایک الشیء ^{وَاللّٰهُ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ} فَتَقَبَّلَهَا تَوَدُّوْثَ رَحِمِ
نبی ﷺ نے شانِ رحمت سے پناہ دستِ مبارک بابر نکال دیا اور آپ نے محالِ ادبِ محبت
سے ٹھارہ کیا اور بوسہ دیا نبی الرحمتہ ^{وَاللّٰهُ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ} کے اس معجزہ کو نوے ہزار آدمیوں نے
دیکھا اور زیارت کی ان میں حضورِ غوثِ الظہیر بھی موجود تھے۔ آپ کا مقبرہ عراق کے
علاقہ واسطہ بطارح، مقام حسن اُتم علیہ میں بوسہ گاہِ خلافت و ولایت ہے۔ ”زیارۃ العجاہیں“
ہجریہ بیستمیہ ایسا واقعہ بھیجہ الاسرار شریف میں غوثِ الظہیر شہنشاہِ ولایت سرکارِ انور حضرت
عبدالقادر جیلانی قدس سرہ النورانی کا امام ابو الحسن البید نور الدین علی قدس سرہ النورانی نے
لکھا ہے۔ ^{وَاللّٰهُ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ} وَرَوَّاهُ الْاَوَّلٰی بِالْمَقْبُوْرِ اَبِی
☆ شیخ ارم توری نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ لایوخی ط

○ امام ربانی سرکارِ مجدد الف ثانی ^{وَاللّٰهُ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ} کے فیض یافتہ، منظورِ نظر اور اجلہ خلفاء
سے ہیں۔ جب مدینہ منورہ دربارِ رسول ﷺ پر حاضر ہوئے تو روضہ الطہر کے سامنے
کھڑے ہو کر دو شعر پڑھے تو دروازہ از خود کھل گیا اور آپ اندر گئے تو حضورِ اقدس
ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک بابر نکال کر شیخ کو دستِ بوسی کی سعادت بخشی
یہ واقعہ وہاں موجود تمام حاضرین نے دیکھا۔
”روضۃ القیومہ صفحہ ۵۴۱“

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ
☆ البید نور الدین مکی شریف علیہ الرحمۃ اللطیف نے اپنے والد قدس سرہ النورانی کے متعلق لکھا
○ جب روضہ مقدسہ پر حاضر ہوئے تو بارگاہِ رحمت میں نہایت ادب سے صلوات
سلام پیش کیا السَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّہَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُہٗا تُوَسَّرُ
مجمع نے جو وہاں حاضر تھے سنا کہ روضہ الطہر سے ^{وَاللّٰهُ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ} عَلَیْکُمْ السَّلَامُ یَا وَلَدِی ط
کی آواز آئی۔ ایسے کثیر واقعات مقبولین بارگاہ سے منقول اور معمول ہیں۔

سہ آپ ثانی الرسول بارگاہِ محبوب کے ہر وقت حضورِ ہی۔ اور عاملِ درود پاک تھے۔
بقیہ مابینہ

عرض کرتی تھی۔ اب میں خود بارگاہِ رحمت میں حاضر ہو گیا ہوں۔ دستِ مبارک نکالنے تاکہ میرے ہنرِ الہی
کو جو کہ عطا فرمائیں اور انوار سے بہرہ مند ہوں۔ خدا آپ کو قرآنِ شریف سے عطا فرمائے کہ باطنی ہے

☆ اشعریہ ابو نصر عبد الواحد الحنفی قدس سرہ الملکی فرماتے ہیں

○ جب میں حج سے فارغ ہو کر زیارت کے لیے حجر و مطہرہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اشعریہ ابو جبرہ یار بکری تشریف لائے اور مواجد شریف کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کیا اَسْلَامُ عَلَیْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ تو میں نے حجر و مطہرہ سے حضور والا صفات وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ کی آواز سنی فرمایا وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ یا وَلَدِی - ط

☆ اشعریہ ابراہیم بن شیبان عَلَیْکُمْ صَلَوةُ الرَّحْمٰنِ ط

○ جب روضہ مطہرہ میں حاضر ہوئے تو سلام عرض کیا تو روضہ مقدسہ سے جواب آیا وَ عَلَیْكَ السَّلَامُ ط کہتے خوش بخت اور خوش نصیب ہیں یہ لوگ جو سلام کے جواب سے نوازے جاتے ہیں ۔

بہر سلام کمن رنجہ در جواب آن نب

کہ صد سلام مرا بس یکے جواب تو

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ اشعریہ الکبیر حضرت ابراہیم بن شیبان عَلَیْکُمْ صَلَوةُ الرَّحْمٰنِ ط

○ مشہور بزرگ مکہ معظمہ میں قیام پذیر تھے اور ساٹھ سال سے لگاتار حج بیت اللہ شریف کے بعد بارگاہ رسالت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا کرتے اور حضور وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ کے ہاں بطور مہمان راکھتے ۔ اور حضور وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ بھی اُن کو خصوصیت سے نوازتے عجیب شان محبوبانہ اور رکھنے والے بزرگ تھے ۔ شب در دروس ہزار درود پاک پڑھا کرتے ایک مرتبہ ہجر خیاری حاضر ائمہ الثورہ نہ ہو سکے تو مکہ معظمہ میں ایک رات خواب

میں جہاں ہے مثال محبوب دُعا الجلال وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ کی زیارت سے شرف ہو گئے تو آپ وَاللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ نے فرمایا ہے ابن شیبان ! تمہارا انتظار با تم آنے تو ہم نے کیے آگئے ۔

فَكَانَ عَلَى أَنَّ اتَّيْتُهُ وَلَاحِظًا قَدَّمَ وَالْقَدَّمَ لِعِصْمَةٍ

ضروری تھا کہ میں آتا مگر آپ آگئے تھے ۔ ہم ملنے والوں میں ہمیشہ پہل کرتے ہیں اور جب آنکھ کھلی تو سارا لمحہ اُن شہداء نے غلام سے چھب رہا تھا اور وہی حال

طاری تھی اور بیماری سے کامل و مکمل شفا ہو گئی۔

☆ قلعہ وقت ایلیٰ محمد بن سعید مطروف - استاذہ العالیٰ فی المذہب

○ اپنے زمانہ کے مشہور صوفیاء عظام اور علماء کرام سے تھے فرماتے ہیں میں رات کو سوتے وقت حضور اقدس میں بکثرت درود شریف بھیجا کرتا۔ ایک شب میری قسمت کا تار اطلوع ہوا کہ مجھے سرکارِ دو عالمؐ کی زیارت ہوئی اور محالِ شفقت سے فرمایا اے محمد بن سعید! اپنا چہرہ میرے پاس لاؤ، تاکہ میں اُسے بوسہ سے شرف کرؤں اس پلٹے کہ تم اس منہ سے مجھ پر بکثرت درود شریف پڑھتے ہو تو میں نے اپنا منہ اس قابل نہ سمجھا مگر امتثال امر، محکم عالی، آگے کر دیا تو آپ نے میرے رخسار پر بوسہ دیا۔

جب بیدار ہوا تو سارا گھر شک کی خوشبو سے بھرا ہوا پایا، آٹھ روز تک میرے گھر سے کستوری کی خوشبو آتی رہی اور عرصہ تک مجھے اپنے رخساروں سے خوشبو کی پینیں آتی رہیں

قَضَابٌ بِطَلِيبٍ رَسُولِ اللّٰهِ سَمِعَهَا فَمَا لَيْسَتْ وَالْكَاهُوْمُ وَالْعَصْنَدُ

☆ مشہور محدث شاہ عبد الرحیم نقشبندی مجددی علیہ السلام

○ ایک دن رمضان المبارک میں مشقت کی وجہ سے سخت کمزوری طاری ہو گئی، قریب تھا کہ افطار کر لیتا۔ لیکن فیصلتِ رمضان شریف کے فوت ہونے کے خوف سے باز رہا۔ اسی غم کی حالت میں درود پاک پڑھتے پڑھتے اُٹکھ اُٹکھ گئی۔ میں نے خواب میں حضور ﷺ کو دیکھا۔ آپ نے مجھے بہت لذیذ اور خوشبودار کھانا از قسم ملا دیا ہندی عطا فرمایا میں نے شکم سیر ہو کر کھایا اور ٹھنڈا پانی پیا جو آپ نے ہی عطا فرمایا تھا۔ پھر بیدار ہو گیا تو نہ جھوک تھی نہ پائیں اور نہ کسی قسم کی تھکاوٹ اور میرے ہاتھ میں ابھی تک زعفران کی خوشبو آ رہی تھی اور بھنے حقیقت مندوں نے سنا تو میرا ہاتھ دھو کر تبرکاً اس سے روزہ افطار کیا۔ جس سے اُنکے قلبی احوال کُل گئے۔

برقعہ زعفران پرنگن تاعالے پیدا شود بے زور، خلتے زور، جھے زبک، بن از بھن
یک جلوه شمع رحمت اُتادہ در صحن جہن یکجا حبنا، یکجا خزان، یکجا گل و یکجا سخن

اُوب سے چمکتی تھی چاندنی در اقدس جیسا سے جلوئی دیکھی صبا مدینے میں
خدا گواہ کہ طالع ہے اوج پر اس کا اُڑا کے نے گئی جس کو ہوا مدینے میں

در رسول سے جو چاہا ، مانگا ، پایا

قبول ہوتی ہے ناز کی ہر دعا میں سے

☆ خوش قسمت ہو! قبر اطہر پر حاضر ہوا اور صلوة و سلام کے بعد عرض کی۔ یا اَللّٰہُ
تو نے غلاموں کو آزاد کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ تیرے محبوب ہیں اور میں تیرا غلام۔ اپنے
محبوب کی قبر اطہر پر تجھے غلام کو آگ سے آزادی عطا فرما۔ غیب سے آواز آئی۔ تہ نے
ستہا اپنے لیے آزادی مانگی تمام آدمیوں کے لیے کیوں نہ مانگی۔ جا۔ ہم نے تجھے جہنم کی آگ
سے آزاد کر دیا اور جنت عطا کر دی۔ "سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُشْرِكُونَ"

صَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ خَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ ایشیخ محمد ابوالخیر علیہ السلام "جبرائیل علیہ السلام نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فرمایا"

○ تعینات مصر کے مصافحات کے رہنے والے مشہور اکابر عظام سے تھے فرماتے ہیں۔
ایک مرتبہ میں جب المدینۃ المنورہ حاضر ہوا تو دو تین دن سے مجھ پر فاقہ تھا۔ تو میں نے تواجمہ
شریف میں حاضر ہو کر صلوة و سلام کے بعد عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اَنَا خَبِيفُكَ اور مسجد نبوی شریف میں ایک طرف بیٹھ کر درود شریف پڑھنے میں
مشغول ہو گیا کہ نیند نے غلبہ کیا اور سو گیا تو خواب میں مجھے سرور انبیاء و مرسلین صلی اللہ علیہ وسلم
کی زیارت ہوئی آپ کے دائیں طرف سیدنا صدیق اکبر اور بائیں طرف فاروق اعظم اور
سولی علی رضی اللہ عنہما و سیدنا عثمان رضی اللہ عنہما ، جلدی جلدی سب سے آگے بڑھ کر میری طرف تشریف
لائے اور مجھے فرمایا مَرَحَبًا بِخَبِيفِ رَسُولِ الرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ
لا رہے ہیں۔ میں اٹھا اور تعظیم بجا لاتے ہوئے پیشانی مبارک پر بوسہ دیا۔ آپ نے
محال شفقت سے ایک روٹی عطا فرمائی۔ جو میں نے خواب میں ابھی آدھی روٹی ہی کھائی تھی
کہ فرط شوق سے میری آنکھ کھل گئی تو باقی آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔

☆ ایشیخ ابوالخیر علیہ السلام کا واقعہ بھی ایسا ہی مشغول ہے۔ "وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَىٰ خَبِيبِهِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ"

تیرے گزروں پر پکے غیر کی ٹھوک پر نہ ڈال

زمین خواں، زمان خواں، زمانہ مہمان

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ

☆ البیہد ابو محمد عبد السلام حبیبی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: "وَمَا الْوَقَارُ"

○ مجھے میرے عزیز نے فرمایا اللہ شرفا میں کسی روز سے نافرمان تھا۔ منبر شریف کے قریب دو رکعت

نفل ادا کئے اور حاضر ہی بارگاہ میں صلوة وسلام عرض کرنے کے بعد میں نے کہا نا جان مجھے

ٹھوک لگ رہی ہے اور میرا ٹیڈ کھانے کو دل چاہ رہا ہے۔ اَنْ اُصْبِقُكَ وَحَبْرَاءُ الضَّعِيفِ

(حَسَنٌ اِلَيْهِ) اور پھر اپنی قیام گاہ پر درود شریف پڑھتا ہوا سو گیا۔ حضورؐ کی دیر کے

بعد ایک سید زادہ عز اللہ علیہ السلام نے آکر جگایا اور کہا مَرْحَبًا بِصَاحِبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ

"عز اللہ علیہ السلام" اور پھر ایک پیالہ ٹیڈ کا جس میں خوب گھی اور گوشت تھا اور بہت خوشبو دار

تھا مجھے دیا اور کہا لو کھا لو میں نے عرض کیا آپ کون ہیں؟ فرمایا میں خاندانِ سادات سے

ہوں۔ آج ہم نے ٹیڈ لپکایا تو سیدانِ سادات عز اللہ علیہم السلام نے مجھے حکم دیا کہ فلاں مقام پر

ہمارا مہمان سو رہا ہے اس کو بھی کھلاؤ۔ لہذا کھانا اے کہ حاضر ہو گیا ہوں۔

☆ شاہ عبد القسیم نقشبندی محدث دہلوی علیہ الرحمۃ: "مَنْ اَشْبَهَ فِي مَعْرِفَةِ الشَّيْءِ لَوْ لَمْ يَكُنْ"

○ میں نے خواب میں حضور عز اللہ علیہ السلام کی حدیث پاک اَنَا مَسْلُوحٌ وَ اَسْحَى يَوْمَئِذٍ

حَبِيبٌ مِّثْرَ حُرْنٍ يُلْعَجُ بِنَاصِيَّتِهِ اور میرے بھائی یُونُسُ عَلَیْہِ السَّلَامُ صَبَحَ۔ ملاحت میں عاشقوں کی

بے قراری زیادہ ہے بہ نسبت صباحت۔ یُونُسُ عَلَیْہِ السَّلَامُ کی زیارت پر مصر کی عورتوں

نے انگلیاں کاٹ لیں لیکن محسوس نہ کیا۔ جب سوال کیا اس امر کا نبی کریم عز اللہ علیہ السلام سے

تو آپ عز اللہ علیہ السلام نے فرمایا: میرا حال لوگوں کی آنکھوں سے اللہ تعالیٰ نے غیبت کی وجہ

سے چھپا رکھا ہے۔ اگر آشکارا اور علانہ کرنا تھا تو اس سے زیادہ حال لوگوں کا ہوتا۔

علیہ السلام کو دیکھ کر ہوا تھا۔ اعلم حضرت بریلوی نے کیا اچھا اور لطیف ہاز کیا ہے۔

حسن یوسف پتیل کی انکسرت ناز

نور کائنات میں تیرے نام پہ جان بے

سیدنا ابو جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اشارہ کر کے کہہ رہے ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 یہ ہے وہ شخص تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم میری طرف تشریف لائے اور فرمایا اے ابوالوفاء
 میں نے عرض کیا خذ الکی وانی، جدی و عذتی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 میں تو ابوالعباس ہوں فرمایا نہیں تم آج سے ابوالوفاء ہو اور پھر میرا ہاتھ پکڑا تو میری آنکھ کھل
 گئی تو دیکھا کہ میں مکہ معظمہ بیت اللہ شریف کے صحن میں ہوں اور ابھی تک میرا ہاتھ نہیں
 پھینچا تھا۔ سینکڑوں میلوں کا سفر ایک نگاہ سے طے کر کر کہنے اللہ پھینچا دیا۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ
 شیخ تاج الدین قلع حنفی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ

○ فرماتے ہیں۔ میں ایک دفعہ صحت بیمار ہو گیا اور بیماری لمبی ہو گئی۔ ضعف سے
 بٹنے جلنے کے قابل نہ رہا۔ اسی حالت میں ایک روز خواب میں سید الکائنات علیہ السلام
 کو دیکھا فرما رہے ہیں ایک مرغی پر پورا قرآن پاک پڑھ کر دم کیا جائے۔ پکا کر کھانے سے
 اس مرض سے شفا کئی ہوگی۔ میں نے بیدار ہو کر پختہ ارادہ کر لیا کہ اس کے موافق عمل کروں
 گا۔ لیکن خدا کی قدرت کر میں بھول گیا۔

پھر دوسری رات سویا تو مجھے امام الخلیفہ میں سیدنا محمد بن اسماعیل بخاری قدس سرہ الباری
 کی خواب میں زیارت ہوئی اور میری طرف تشریف لائے اور اپنے دست مبارک سے ایک
 کیتلی رکھی اور اس کے نیچے آگ جلائی۔ مرغی تیار کی اور میرے سامنے رکھ دی۔ تو
 فرمایا اس مطبوع کو کھاؤ کہ میں نے اس پر پورا قرآن مجید پڑھا ہے تو میں نے اسے خواب
 میں ہی کھایا اور اسی دم تندرست ہو گیا۔ میرے اوپر بیماری کا کوئی اثر نہ رہا اور میں صحیح
 صحیح و سلامت اٹھ کھڑا ہوا۔ مجھے ازل الازمنہ سے زیادہ اس امر کی خوشی تھی کہ سیدنا امام بخاری
 علیہ الرحمۃ الباری نے فقیر پر اس درجہ شفقت فرمایا کہ بنفس نفیس تشریف لائے اور تبرک
 رکھ لایا۔ اس سعادت کی وجہ یہ تھی کہ میں بیت اللہ شریف میں حاجی تھیں پر حج کو بارے
 اہتمام سے صحیح بخاری شریف کا دس حدیث یاد کرتا تھا بعد از فراغت ہر وقت
 دہرہ شریف میں مشغول رہتا کہ وہ شریف مقامات بیت کا خوب یاد رہے۔

☆ علامہ امام احمد بن محمد طیب قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ از قلمہ ذکر مختلف ط "نوابہ علیہ السلام" فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ میں اس قدر سخت بیمار ہو گیا کہ طیب علاج سے عاجز آگئے اور کئی سال مسلسل بیمار رہا۔ ایک مرتبہ مکہ معظمہ میں بحضور مجیب الدعوات ط ایشیٰ الاعظم نے رحمۃ اللہ علیہ کے وسیلہ جلیلہ سے دعا کی اور درود شریف پڑھتے پڑھتے مجھ پر غور و کرم نیند طاری ہو گئی تو میں حضور سرکارِ مدینہ رحمۃ اللہ علیہ کی خواب میں زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے ایک کاغذ دیا۔ جس پر لکھا تھا یہ دوا کا نسخہ احمد قسطلانی کے لئے ہے تا تا مائنتھا کہ اسباب بیدار ہو گیا تو لا علاج مرض سے شفا پا چکا تھا اور جب کبھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں تو خوشی سے مجھ کو نہیں سماتا۔

از سرِ بالین من بخیر نے نامہ ان طیب درود عشق را دار و بجز دیدار نیست

☆ ایشیٰ البکیر ابو محمد ایشیٰ علیہ الرحمۃ و فیہ العظیم ط

○ فرماتے ہیں۔ میں غرناطہ میں ایک ایسے شخص کے ہاں مہمان ہوا۔ جو لا علاج قرار دیا جا چکا تھا۔ علاج اور بیمار دونوں مایوس ہو چکے تھے تو اس بیمار کے ایک خادم ابن ابی الحسان نے درگاہ مولیٰ کو رحمۃ اللہ علیہ بارگاہ شفا رحمۃ اللہ علیہ میں رحمۃ اللہ علیہ میں ایک عریضہ لکھا۔ جس میں آفاقی بیماری اور شفا طیبی کا ذکر تھا اور ایک قافلہ کے زائر کے ہاتھ اندیشہ المنورہ ارسال کر دیا۔ جو نہی وہ غرناطہ سے اندیشہ المنورہ پہنچا اور وہ خط دربار شاف و کاف رحمۃ اللہ علیہ میں پڑھا تو عین اسی وقت بیمار کو غرناطہ میں شفا ہو گئی۔ کہ یادِ جمیب رحمۃ اللہ علیہ پیغام شفا بن گئی۔

بے ٹھکانوں کو ٹھکانہ مل گیا اب کہاں جائیں سرکارِ تہا ہے دے ہم

دیکھ یں سب شفا میں مل گئیں جب پست کے ہوئے اُن کے دے ہم

صلی اللہ علیٰ حبیہ محمد و آلہ وصحبہ وسلم

☆ ایشیٰ ابو انیس حنفیہ شمس الدین علامہ سخاوی علیہ الرحمۃ و فیہ العظیم ط

○ ایشیٰ احمد بن ارسلان کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں حضور سرورِ کونین رحمۃ اللہ علیہ

مولیٰ المدین رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کی سعادت عظمیٰ نصیب ہوئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں یہ کتاب "القول النہد فی الصلوٰۃ علی جمیب ایشیٰ" پیش کی تھی

☆ ایشیٰ احمد بن ارسلان کے ایک شاگرد کا بیان ہے کہ مجھے خواب میں حضور سرورِ کونین رحمۃ اللہ علیہ

روضة الشریف

ب

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مہنیاتِ درود و سلام

وہ مقامات جہاں درود شریف نہ پڑھا جائے

قرآن پاک :- پت سورۃ النحر آیت کریمہ

وَمَا أَسْأَلُكُمْ الزَّمَنَ فَتُخَذَّوْهُ وَهَذَا | جو کچھ نہیں رسول میں ڈولا اور جس سے منع فرمائی
فَهَكُمْ عَنْهُ فَأَنْتُمْ مُنَافِقُونَ | باز رہو۔

○ دانے بیل، فخر نسل، طالع کل، حقیقی سکونت گاہ جو تجھے دیں وہ لے لو اور جس سے روک دیں ترک جاؤ۔ اس اور نہی دونوں پر عمل اطاعت اور شایع ہے جہاں کرنا، افضل ہے وہاں کرو اور جہاں نہ کرنا افضل ہے وہاں ترک جاؤ۔ اگر باسب بسط و کشادہ کو کیا، عظام اور ارباب علم و ادب علماء کرام نے فرمایا ہر شے کا اپنا ایک مقام اور محل ہوتا ہے۔ جہاں شریعت عزراء نے منع فرمایا۔ وہاں نہ کرنا اطاعت ہے جیسے سجدہ بوقت زوال یا روزہ عیدین اور ایام تشریق۔ یا ہر وہ مقامات جہاں کوئی مانع شرعی ہو یا شائبہ بے ادبی۔ وہاں بتقاضائے ناییت ادب تعظیم درود شریف نہ پڑھے۔ شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جیسا فرمایا ویسا کرے مثلاً

① بے وضو درود شریف نہ پڑھے۔

مولوی و معنوی جلال الدین رومی رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ شریف میں فرماتے ہیں۔

○ ایک روز سلطان محمود غزنوی نے طہارت خانہ میں سے آواز دی اے آیا زکے بیٹے ! اتنی لاف۔ آیا زکویہ سن کر افسوس بھرا کر شاید میرے بیٹے سے کوئی قصور سر نہ ہو جائے جس کے

علیہ جناب شیخ فرید الدین عطار علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اے زکریا! اگر کسی کو قصور ہو تو وہ خود بخود بخشتا ہے۔

○ ایک دفعہ ایک شخص نے کہا کہ میں نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک شخص کو دیکھ کر کہتا ہے اے زکریا! اگر

تو میرا قصور ہے تو بخشتا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر وہ شخص خود بخود بخشتا ہے تو اس کی کیا حاجت ہے کہ وہ



سبب سے نام نہیں لیا گیا۔ جب بادشاہ فارغ ہوئے تو ایاز کو مشکوک پایا تو پوچھا۔ پریشانی کی وجہ کیا ہے؟ ایاز نے عرض کیا حضور آج آپ نے میرے بیٹے کو نام سے نہیں پکارا۔ بادشاہ اس سے کوئی قصور یا سنوہ ادبی ہو گئی ہے۔ سلطان نے مشکوک فرمایا۔ ایاز خاطر جمع رکھ کر تیرے بیٹے سے کوئی قصور نہیں ہوا بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تیرے بیٹے کا نام محمد ہے اور حدیث پاک میں نبی پاک ﷺ نے فرمایا ہے جو کلمہ گنجائز کا نام لے تو عقل شائد کھے اور جو میرا نام پاک لے یا لے تو درود شریف "وَلَا تُقَالُ" پڑھے۔ اگر ایاز کو اسے تو وہ نہ مٹا دینا چاہتا تھا اور میرا اس وقت حضور تھا اور میں شریا کر کے حضور پر مبارک نام لوں۔ کیونکہ تیرا بیٹا ہنسنا میرے پیارے رسول اللہ کے محبوب محمد مصطفیٰ "وَلَا تُقَالُ" کا۔ اس بیٹے میں نے تیرے بیٹے کا نام نہیں لیا کہ وہ وقت باوجود نہا بزرگانِ دین کا طریقہ ہے۔

ہزار بار بشویم دینِ مشک و گلاب
ہنوز نام تو بردنِ ادب نے دائم

(۲) سجدے میں درود شریف نہ پڑھے۔

(۳) ننگے بدن، ننگے سر، جھنسی اور غسل کے وقت درود شریف نہ پڑھے۔

بیتِ حاشیہ: ہر جگہ جہیز بھی نہ پڑھے عرفِ تہذیب پڑھے۔ اور فریج میں تہذیب نہ پڑھے۔

جی کئی شیوخ سے لینا صحیح ہے اور یہ سب فیض اپنے مرشد کمال کی طرف سے مجھے۔ الغرض آپ کی دعا اور عرق کی برکت سے کھڑا ہوں ہندو سومات کا مندر فتح ہوا اور اسلام کا جھنڈا اٹھایا اور بہت شکر کا خطاب پایا ایک روز سلطان کو خواب میں خواجہ حبیب اللہ خطاب کی زیارت ہوئی تو آپ نے فرمایا اے محمد! آج بڑے عظیم بڑی بڑا کارنامہ کر اگر وزنِ ساعت و خراجِ محمد کفار و اسلام روزی کرے۔ اے محمد! تم نے دربارِ الہی میں میرے خیر کے قدر نہ کی اگر تم چاہتے تو تمام کافروں کے لئے اسلام کی درخواست کرتے تو پاتے۔ آپ حضور ﷺ پر روزانہ ایک لاکھ مرتبہ درود شریف بھیجا کرتے اور آپ خاص مقررین حضور سے تھے۔ یونیا میں بھی شہنشاہ اور دین میں بھی شہنشاہ درود شریف کبھی آپ کو حضور ﷺ نے خواب میں عطا فرمایا تھا۔ آپ کے ادب کا یہ عالم تھا کہ کسی بے حضور نہ ہوتے۔ تاکہ نامِ اقدس لینے میں کوئی رکاوٹ نہ ہو۔

حکمہ بارگاہِ اہلسنت کی غایت تعلیم اور بندہ کا انتہائی اطہار و نیک بختی اور درود شریف میں حضور و اہل بیت، رخصت میں حضور ﷺ ہے۔ جیسا کہ اس کی بات میں پڑھے حضرت قرآن کے

- ۴) خُتّہ، سگریٹ یا جی چیزوں کے کھانے سے بدبو یا کراہت پیدا ہوئے
- ۵) جس جگہ جاندار کی تصاویر یا گتّا ہو۔ یہ مقامات نجس ہیں۔
- ۶) جانور ذبح کرتے وقت کہ ظہور شانِ تہذیبی و جباری ہے۔
- ۷) مقام تعجب یا ٹھوکر کھا کر گتے وقت، چھینک کے وقت درود شریف نہ پڑھے۔
- ۸) کسی چیز کی فروخت کی تکبیر کے وقت، درود شریف نہ پڑھے۔
- ۹) گندی جگہوں، کھینکوں، گڈڑیوں، بدبو دار مقامات، گلیوں بازاروں میں۔
- ۱۰) حالت نماز میں، تلاوت قرآن پاک اور خطباتِ رفیعہ پر شریف، جمعۃ المبارک سے

علاقہ شریفی کال ایسٹڈ اعلیٰ نجس جگہ ابھری تھو پینے والوں کو درود شریف کی اجازت نہیں دینے تھے کہ یہ درود و شریف کے قابل نہیں۔ امام اہل تشیع نے فرمایا کہ "وَلَمْ يَنْجُسُوا شَرِيعَاتِ النَّبِيِّينَ" میں کہتے ہیں مجھے میرے والد محترم نے خبر دی کہ میرے والد سے ایک شخص مجھے خود کو زینت تھا لیکن اس نے مجھ کو ہانوں کے نیچے بنا کھا تھا تو اس نے خواب میں نبی ﷺ کو دیکھا کہ شریف لائے اور اس کی غرت سے منہ پھیر دیا اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کیا خطا ہوئی ہے۔ فرمایا میرے گھر میں خُتّہ ہے وہ ہم کو برا معلوم ہوتا ہے۔

۱۱) لَا يَدْخُلُ الْمَلَايِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا خُتُّورٌ وَلَا كَالُ قَالَ "لَا يَدْخُلُ رَحْمَتُ اِسْ گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تانا یا قصیر، کُت یا خورتیاں ہوں اور درود شریف پڑھتے وقت لالچہ رحمت کا نزل ہوتا ہے۔ وہ مقامات سے دور رہتے ہیں۔ یہ مقامات نجس بھی ہیں اور نجس ہیں۔" اور امام اہل تشیع نے فرمایا کہ "وَلَمْ يَنْجُسُوا شَرِيعَاتِ النَّبِيِّينَ"

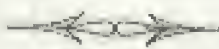
۱۲) کتاب استغاثہ حبیب علیہ الرحمہ سے مروی ہے کہ علماء ذبح کے وقت درود شریف سے منع کرتے یا مکر وہ جانتے جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ، اللہ اکبر پڑھے، اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ رَحْمَتًا کہتے ہیں۔ یہی عام غلط فہمی ہے کہ جب تک کہ درود شریف پڑھے بلکہ انگریزوں کے کہ جب حشر شروع ہو جائے تو ایک آنی تو تعلیم الہی سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور اَللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کہتے ہیں کہ یہ کلمہ درست ہے۔

۱۳) آیت تہجد ۱۵۰ سے یہ آیت توجہ دلائے کہ جب نماز میں ہو کہ یہ آیت توجہ دلائے کہ درود شریف نہ پڑھے بلکہ مقامات پر درود شریف نہ پڑھے۔ حرمی میں نہ پڑھے بلکہ اور جگہ پر بھی پڑھیں۔ یہی چاہیے کہ ہم درس سنت نبی ﷺ سے درود شریف پڑھتے ہیں اور عربی میں کوئی آیت نہیں ہے کہ اس وقت کے کسی نماز میں نہ پڑھے۔

عیدین سعیدین میں نام اقدس و اظہر ﷺ نے فرمایا ہے تو درود شریف نہ پڑھے۔
قرآن پاک میں اہم پاک پانچ مقامات میں آیا ہے ۔

- ☆ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ ۖ ﴿۱۴۳﴾ پ سورۃ ال عمران آیت کریمہ ۱۴۳
- ☆ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ قَوْمٍ ۖ ﴿۳۰﴾ پ سورۃ الاعزاب آیت کریمہ ۳۰
- ☆ رَجَا لَكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۖ ﴿۲۹﴾ پ سورۃ الفتح آیت کریمہ ۲۹
- ☆ نَزَّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ ﴿۲﴾ پ سورۃ محمد آیت کریمہ ۲
- ☆ وَمُبَشِّرَ الْبُرُوسُورِ يَا أَيُّهَا مِّنْ بَعْدِي ﴿۴﴾ پ سورۃ الصف آیت کریمہ ۴
- ☆ اسْمُهُ أَحْمَدُ ۖ ﴿۱﴾ پ سورۃ غفرہ آیت کریمہ ۱

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُورُهُ مِّنْ نُورِ الْأَنْوَارِ وَأَشْرِقْ بِشُعَاعِ سِرِّهِ الْأَسْرَامِ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ



ترجمہ ماشینی

ہیں پڑھا جائے خطبہ قائم مقام نماز ہے ۔ نیز قرآن پاک کی تلاوت تسلسل کے ساتھ افضل ہے درود شریف پڑھنے سے وہ بعد از تلاوت درود شریف پڑھنے سے تو افضل تر یہ عمل ہوگا ۔ "صلوٰۃ تائیری"

عہ اور محمد تو ایک رسول ہیں ۔ "صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ"

عہ محمد تمہارے مردوں میں کسی کے باپ نہیں وہ ان کے رسول ہیں اور سب نبیوں میں پیچھے ۔ "عَلَيْهِ السَّلَامُ"

عہ محمد اللہ کے رسول ہیں ۔ "عَلَيْهِ السَّلَامُ"

عہ اور کس پر ایمان لائے محمد پر اُتر گیا ۔ "مَوْلَى اللَّهِ مُحَمَّدٌ وَآلُهُ"

عہ ادا ان رسول کی بشارت سنا، بڑا جریمہ بعد شریف دین کے ان کا نام احمد ہے ۔ "صَلَّى اللَّهُ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلَّمَ"

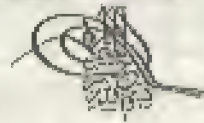
الصلوٰۃ والسلام علیک یا مَنِ السَّمَلٰہِ السَّمَلٰہِ أَحْمَدُ وَفِي الْأَرْضِ مُحَمَّدٌ

وَعَلَى آوٰہِ وَأَصْحَابِکَ یَا مَنِ السَّمَلٰہِ السَّمَلٰہِ وَفِي الْجَنَّةِ مَحْمُودٌ

☆ مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْکَوْنِیْنِ وَالْأَرْضِیْنِ وَتَحْرِیْقِیْنِ مِّنْ عَرَبٍ وَ مِّنْ عَجَمٍ

☆ تِلَاوۃ صلوٰۃ کلمۃ و اللہ اعلم

روضۃ الشادیۃ



ب

یا رسول اللہ

اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یا رَسُولَ اللہ

روحِ حق نظرِ بر حالِ ندامتِ یا رسول اللہ
 زوایجِ بھر تو کے دل نگارم یا رسول اللہ
 تُوئی تسکینِ دل آرامِ جانِ حشر و قرارِ من
 تُوئی مولائے من آفائے من ابی جانِ من
 ہم آخرِ مائی جنودِ دیدارِ جاتی را
 غریبِ بے نوائیم خاکسارِ یا رسول اللہ
 بہارِ صدِ چینِ در سینه دارم یا رسول اللہ
 رُخِ نہ تو بہنا ہے قرامِ یا رسول اللہ
 تو سے دانی کو کُتر تو کس ندامتِ یا رسول اللہ
 زلفِ تو میں آئید دارم یا رسول اللہ

○ اَلصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یا رَسُولَ اللہ بارگاہِ رسالت میں آؤ کیا و اُمت، علماء و ملت نے
 بالائتقانِ بے اختلاف یہ درودِ شریف پڑھا ہے۔ اور بالمشافہ حصولِ فیض کیا اور اپنے
 عشق و محبت کو اوقاتِ حیر کے ہر شکلِ محبت میں تسبیح دی ہے کہ حضور ﷺ ہی مہربان
 کائنات اور محبوب و مقصود کائنات ہیں۔ تمام کائنات سے پہلے حضور ﷺ مسندِ
 نبوت پر جلوہ گر تھے اور اروجِ انبیاء کو اپنے نورِ نبوت کا فیض عطا فرمایا اور تمام انبیاء آپ
 کی طرف متوجہ تھے یہ کلہا پاک کتنا کثیف اور سرور بخش اور رحمت آمیز نہ ہے۔ ہر کلمہ کیوں
 میں محبت اور عشق کے راہی کے بیٹے کتنا اطمینان بخش اور کھن سنا زلی عشق کا سہارا ہے لے
 رہا ہے از خدا و انبیا و اہل بیت روزے عشرے پیش تو تابان کلمہ حالِ شبِ دلنہ را

نعت :- یا رسول اللہ یا عرفِ نداء ہے اور قائم مقامِ آدم و اور صیغہ واحد کلمہ
 اغثنی، اذیر کثیف کے معنی ہیں ہے استقامتِ طلب کرنا جب حرفِ ندامتِ اہم جلائے
 پر ہو تو یا اللہ کے یا کو حذف کریں تو اخلاصِ ایمان کا ہی تو الفاظ ہو گیا۔ یہ عملِ مخلص
 ہے اہم جلائے کے ساتھ۔ اس کا معنی ہے میں پکارتا ہوں اور صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی لاش کی

اللہ عز و جل سے کہ اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ کی لاش کی



☆ یہ کلمہ مبارکہ قیامت کی پیاس میں حوض کوثر کے جام سے بھی زیادہ محبوب ہے۔
 ☆ یہ کلمہ مبارکہ محبوب کائنات ہی نہیں بلکہ محبوب خالق کائنات بھی ہے۔
 ☆ یہ کلمہ مبارکہ جمالِ مصطفویؐ کا پرتو اور عطائے الہی کا ذریعہ ہے۔
 عظمتِ محبوب ﷺ: ”جملہ ایمان و عمل علیٰ نبی و علیہ السلام صلوٰۃ و سلام کو رب تعالیٰ نے کسی نہ کسی صفت سے متصف فرمایا اور وہ اس صفت میں ممتاز ہوئے۔ حضرت آدم صلوٰۃ اللہ حضرت نوح نبی اللہ، حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسماعیل علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہم السلام۔“

○ رب کریم نے باوجودیکہ ان صفاتِ عالیہ سے متصف فرمایا لیکن جب بھی یا سے خطاب کیا تو ہم سے یاد کیا یا اذ ہم ”و نسبت اودیت“ ”یثوحر نسبت یا اذوحم الی کما شئوہم یا ابرہیم“ ”نسبت تحت“ ”یعلمی“ ”نسبت پانی سے نکالے ہوئے“ ”یعنی“ ”نسبت اعجاز قدرت“ ”یشعب“ ”یزکریا“ ”یعنی“ ”لیکن جب اپنے نبی رسول اور محبوب کی باری آئی تو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلامِ معجز میں کتنے پیارے القاب اور محبت بھرے انوکھے انداز میں اپنے محبوب پاک، شہنشاہِ دلائل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرمایا۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ، اے میرے پیارے غیب کی خبریں دینے والے! مَنَّا عَلَيْكَ
 يَا أَيُّهَا الرَّسُولُ، اے میرے احکام کی تبلیغ و ترسیل فرمانے والے! صَلَّاهُ عَلَيْكَ
 يَا أَيُّهَا الْمُرْسَلُ، اے میرے مقرر مقررہ مارنے والے پیارے حبیب! صَلَّاهُ عَلَيْكَ
 یہ یا سے خطاب شدتِ اللہ ہے۔ اُنت مرخومہ کے علاوہ جبرئیل و میکائیل و اسرافیل و عزرائیل

عہدِ نبویؐ میں حضرت عکب بن کزوہ رضی اللہ عنہما کو منہم حبیب یہ بھی مقرر کیا گیا تھا چنانکہ باقی کے ائمہ و مشرکین نے
 جبرئیل کے ساتھ حضور اکرمؐ پر سید پریشانی برپا کی تو آپ مجتہدین کے آگے بڑھے تو باوجود ان کے
 یا اے خدا! انہی کے لئے صلوات کا نذر لگا دیا اور یہ نذر ہر صحابہ کرام، شیخ الاسلام، علامتی نشان، میں گیا۔ اس کو
 فتحِ اسلام میں حضورؐ نے غزوہ بدر کے بعد فرمایا۔ نیز جنگِ بدر میں حضرت خالد بن ولیدؓ نے حضورؐ سے
 ”یَا اے خدا! انہی کے لئے صلوات کا نذر لگا دیا اور یہ نذر ہر صحابہ کرام، شیخ الاسلام، علامتی نشان، میں گیا۔ اس کو

نے غیظ و غضب سے جل جھپ کر فوراً ٹوکا کہ یہ شرک کا کلمہ ہے۔ اتنا سننا تھا۔ اُس ساوہ نمازی کی آنکھوں میں آنسو اُڑا اُسے اور حیرت اور جلال سے چہرہ مَرخ ہو گیا اور کہنے لگا۔ مولوی زندگی بھر میں عمل تو کوئی ہے نہیں اب تو تجھے اپنے پیارے رسول ﷺ کا نام بھی نہیں لینے دیتا۔ تجھے اپنے ایمانی عملوں پر فخر ہے۔ میرے پاس تو صرف یہ نام پاک ہی ہے اور اس کی محبت بس۔ جس سے ایمان والوں کے دل باغ باغ اور مشکوں کے سینے نارغ نارغ ہیں۔

غیظ میں نکل جائیں بے دینوں کے دل
یا رسول اللہ کی کثرت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیم رسول
اُس بُرے مذہب پر لعنت کیجئے

○ عاشق جگر کی گھڑیوں میں حضور ﷺ کی یاد سے دل کو بہلاتے ہیں۔ آپس بھرتے
لیکن ادب سے دم نہیں مارتے۔ کبھی محبوبؔ کی راہ کے ٹیلوں اور دلوں
کو یاد کر کے آنسو بہاتے ہیں۔ واللہ اعلم کس کس طریقے سے اپنے آپ کو نبھاتے ہیں۔
کبھی تو سرکارِ محبوبؔ کا نباتؔ کی خواب میں جلوہ گری ہوگی۔ کبھی تو قسمت جاگے
گی کہیں تو آنکھوں سے ستر گنبد کا نظارہ ہوگا۔ کبھی تو سرکارِ ابد قرارؔ دیدار سے
ٹوازیں گے۔ "یا رسول اللہ" بظاہر کتنا سادہ سا کلمہ ہے لیکن اپنے اندر کتنی باتوں کے کھزانے
سندھ سمیٹے ہوئے ہے۔ چھوٹا سا کلمہ اپنے اندر کتنا بڑا معجزہ رکھتا ہے۔ یہ اگر فزع سے ارفع
مقام والوں کے بیٹے باعثِ تسلی اور مبتدیی کے بیٹے بھی باعثِ تسکین ہے۔

عقیدہ اہل السنۃ والجماعت :- آپ حضور ﷺ کی زندگی و القی میں علم
سمیع اور پاک کے ساتھ اپنا اُصلو و الفلأ علیک یا رسول اللہ ﷺ سے یہ درود شریف حیات
بعد از ممات دُور اور نزدیک سے مستحق علیہ جائز ہے۔ دین اسلام کے اعظم السلف تا اکابر
اختلفوا فی احوالہم اعدہم کے استفاضہ حیات ملاحظہ ہوں۔

1000

ماہ درختوں کی مثل جمال رکھتا ہے یہ فکر ایک خوش دلی شگفتگان بھی ہے اور راحت قلب عاشقان بھی ۱۲۰

عہ رب کریم فدا قلنا ہذا فی حقک لم یکن لای غلبہ وغضب، حسد و کین کی آگ میں کل بسجین جاتا ہے جس نے تو ایسے محبوب کی عظمت و رفعت کے جند سے زمینوں پر گار رکھے ہیں۔ یہ کلمہ بیک وقت توحید کا حامی و مدافع اور ان کے خیال و اعمال کے

☆ سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا علی آبائہم وعلی آلہہم

یا حاتمہ الرسل المبارک منوۃ | اے خاتمہ الرسل! آپ بہت اور سعادت کا بڑے فیض ہیں
صلی علیک مزل القرآن | آپ پر قرآن ازل کرنے والے نے بھی درود و سلام بھیجیے۔

صلی اللہ علیک وسلم

☆ سیدہ صفیہ عمرہ البتی صلوات اللہ علیہا وسلم علیہا وعلیہا سلمہ

الایام رسول اللہ کنت رجاءنا | اللہ کے رسول! آپ ہماری انجید ہیں اور آپ ہمارے
و کنت بنا برباً و لہ نکلن جلیفا | محسن تھے اور جہا کا رہ تھے۔

صلی اللہ علیک وسلم

☆ سیدنا زبیر بن صرور « صحابی » رضی اللہ تعالیٰ عنہ وریبہ عنہ

اؤمن علیک یا رسول اللہ کرم | یا رسول اللہ! ہم پر کرم و احسان مستدام ہیں
فانک المشرع متجود منتظر | آپ وہ انسان ہیں جن کے احسان کے منتظر ہیں

صلی اللہ علیک وسلم

☆ امام الائمہ سیدنا امام ابو حنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہما

یا سید الشادات چلتک قاصدا | اے مولانا کے مدار! دلی قصد ہے آپ کے حضور! یا ہمد
انہجوا رضناک و احقنی ہما کما | میں انہجوا رضناک کی رضا کا او پیچے آپ کو پناہ دین یا ہمد
واللہ یا خیر الخلائق انت لی | اللہ کہ قسم! اے بہتر میں خلق تحقیق پر رسول آپ کی زیارت کے
قلبا مشوقا لا یزوم سواکما | شوق میں سہرے بے اور کسی سے الفت نہیں۔

صلی اللہ علیک وسلم

☆ سیدنا علی امام زین العابدین سلام اللہ علیہ وعلی آبائہم وعلی آلہم

سہ سیدہ علیہ السلام طاہرہ عاتقین است کا یہ سہ خطاب حق اور عاشقین پر حق ہے۔ اللہ تعالیٰ علیک وعلیہم

عہ سیدنا جگرہ کی بھی سیدنا علی کی لڑائی و جہاد کی سہ سیدہ خدیجہ کبریٰ کے عیالی عمار بن نفیل کی زوجہ طہرہ
اور سہ سیدہ کی محبت و محبت کی سہ سیدہ خدیجہ کبریٰ کے عیالی عمار بن نفیل کی زوجہ طہرہ

عہ سہ سیدہ علیہ السلام طاہرہ عاتقین است کا یہ سہ خطاب حق اور عاشقین پر حق ہے۔ اللہ تعالیٰ علیک وعلیہم



يَا رَحِمَةً لِلْعَالَمِينَ أَنتَ الشَّفِيعُ الْمَذِينُ
 أَكْرَمُ لَكَ أَيْدِمُ الْعَرَبِينَ فَضْلًا وَجُودًا وَكَرَمًا
 يَا رَحِمَةً لِلْعَالَمِينَ أَهْمَكَ الَّذِينَ الْعَابِدِينَ
 جُودًا أَيْدِي الظَّالِمِينَ فِي مَرْكَبٍ وَالْمُزْدَحَمِ

اے رحمتِ عالمین! جسک آپ شیخ المؤمنین کی
 روز قیامت کرم فرمائے فضل و جود و کرم دے
 اے رحمتِ عالمین! اپنے زین العابدین کی مدد کریں
 جو ظالموں کے ہتھوں میں قید ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ ایک اعرابی "بقول" شیخ ابو عمر محمد بن عبید اللہ شاہ فی الحقیقی علیہ السلام رحمۃ اللہ علیہ
 يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ فِي الثَّرَابِ اعْطِنِي
 قَطَابَ بَطِيئِيهِنَّ الْقَاعَ وَالْأَكْفَ
 نَفْسِي الْفَدَاءُ لِقَبْرِ أَنتَ مَكَبُهُ
 وَفِيهِ الْعِفَافُ وَفِيهِ الْخُودُ وَالْكَرَمُ

اے بہترین انسان ہے جس کی تدفین اس خاک میں دفن کی گئی
 آپ کی پاکیزگی سے ٹپے اور پہاڑ پاکیزہ ہو گئے
 میری جان اس قبرِ اعلیٰ پر فدا کرو جس میں آپ بخود گر رہی
 اس میں عفت ہے، جود ہے، کرم ہے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ علامہ محمد بوسیری علیہ السلام رحمۃ اللہ علیہ "القصيدۃ البرۃ شریف"
 يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِي مِنَ الْوَدِّ
 سِوَاكَ عِنْدَ خُلُوِّ الْحَادِثِ الْعَمَامِ

اے تمام خلق سے کیم آپ کے سوا میں کن کا پیادوں
 بوقت نازل ہونے حوادثِ عامہ کے۔

صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی علیہ السلام رحمۃ اللہ علیہ "قصیدۃ التیاب النعم فی مدح سید عرب و کرام"
 تلمیذ کرامت علیہ السلام بحری مقدس

اے تمام خلق سے کیم آپ کے سوا میں کن کا پیادوں
 بوقت نازل ہونے حوادثِ عامہ کے۔

قدوة و دربانِ رضوی زہد و فہم دارین محضی و کل آتو غصہ و دلدلہم ہی اپنے واقعہا جھکا لایم استحقاق
 کیا جس میں غلامِ بیداریوں نے سونے آپ کے کسی بھی ایلیہ بیکت ہوئی کو زندہ نہ چھوڑا اور آپ سیدہ العابدین بنی و بنی و بنی و بنی
 نے نہایت غیب و صبر کا مظاہرہ کیا جو آپ ہی کی شان کے لائق تھا ایک ترجمہ ہر کار محمد باقر بنی اللہ شان و سونے عرب کی اے اہل بیت

من دلائم من فہمہم باعث تالیف
 گفتم زین العابدین من چہ گفتم اے ہر
 آب نوشی و غرضی چشم ترا دیدہ ام
 تو دیدی واقعاتِ کربلا من دیدہ ام
 اس لیاں اذناں چہ ہر گاہ چہ کہ بود
 صلی اللہ علیہ وسلم

يَا خَيْرَ مَنْ يَرُجَى الْكَشَفُ ذَرْيَةُ
مِنْ جُودِهِ فَاقْ جُودَ السَّحَابِ

اے بہترین وہ ذات، نصیب و قدر کرنے کے جس سے
انہی کے جود ملتا ہے۔ یہی سخاوت بادلوں سے بلند و بالا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ حاجی جان محمد قدسی علیہ الرحمہ و آلہ

يَا رَسُولَ اللّٰهِ اُنْظُرْ حَالَنَا
يَا حَبِيبَ اللّٰهِ اِصْغَعْ قَالَنَا
اِنْشِئْ فِي بَحْرِ عِلْمٍ مَّخْرَقًا
خُذْ يَدِي سَهْلًا لَّنَا اَنْتَ الْاَنَا

اے اللہ کے رسول ہماری طرف نظر کریں۔
اے اللہ کے حبیب ہماری عرض سنیں۔
بیشک میں علم کے سمندر میں غرق ہو رہا ہوں۔
میری دستگیری کیجیے اور میرے بوجھ کو آسان فرمائیے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ علامہ ابو الفضل شہاب الدین احمد العسقلانی علیہ الرحمہ و آلہ

يَا سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ شَرَفْتَ
قَصَارِي دِيحٍ تَدَّ صَعْفَا

اے میرے آقا، اے اللہ کے رسول آپ کی سعادت میں
میرے قصائد و طرف والے ہو گئے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ غوث الاولیاء محی الدین اشع محمد عبد القادر جیلانی قدس سرہ و آلہ

يَا خَيْرَ مَنْ صَمَّ الْجَوْعَ وَالْحَشَاءَ
يَا خَيْرَ مَنِ هَمَّ التُّرَابِ وَالشَّرَّاءَ

اے بہترین جنہر نے اپنی آسروں اور پیٹ پر چھڑا لیا
اے بہترین اُن سب کے جو زمین کے نیچے مٹا دیے ہیں۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ

☆ سراج الہند شاہ عبد العزیز المحدث الدہلوی قدس سرہ و آلہ

☆ غوث الثقلین کا اے خطاب اُتے اسلمہ میں اہل شریعت و طہارت کے لئے دلیل کافی و کافی ہے۔

عہ نبوی میں مولا نے اسی جیہ سے یہ انعام و نعت جناب حاجی جان محمد قدسی سے منسوب کیے ہیں۔ نیز
صحیح نظر آتا ہے کہ علامہ العالم سے اس کا کیا ہو گیا۔ کہ انہی کے علم و بصیرت کی ایک نہ تھی نہ ہوا نہ ہو
شش و فصل کے بار میں قدرت پر کسی کو انشاء نے انتہائی منزل کے عالم میں اُن کا منہ پر قدرت و جہد و
اور جس کی طرف سے تولا۔ ان کا منہ ان کا منہ ان کا منہ ان کا منہ ان کا منہ ان کا منہ ان کا منہ ان کا منہ



يَا صَاحِبَ الْجَنَانِ يَا سَيِّدَ الْبَشَرِ
مَنْ تَحْبِبُكَ الْبَرُّ لَقَدْ لُوِيَ الْعَصَمُ
لَا يُنْكِنُ الشَّيْءُ مَكَانَ حَقِّهِ
بعد از خدا بزرگ تویی قصه مختصر

اے صاحبِ جنان! اے تمام انسانوں کے سردار
آپ کے چہرہ منور سے چاند منور ہوا۔
آپ کو ثنا، تمکین نہیں جیسا کہ حق ہے۔
مختصر یہ کہ خدا کے بعد بزرگ ہی آپ کا مرتبہ ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَرَسَلَهُ

شاہوں سے ملا ہے نہ تو نگر سے ملے
اوروں کو ملا ہے تو مقدس سے ملا ہے
اللہ کا عرفان مجھے اسی در سے ملا ہے
مجھ کو تو مقدس بھی اسی در سے ملا ہے

اَسْتَعَاثَ يَا رُسُولَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

ستم فرمودہ جان پارہ زنجیراں یا رسول اللہ
ذکرہ خویش حیرانم سیہ شد روز عصیانم
زحشہ جام تو ستم بہ زنجیر تو دل بستم
بہست بخت خدیویم بفر و علی را دوست دارم
شب و روز از شکیبائی زحہ گشتم تنالی
چو سگے من گذر آری من سکین نہ ناداری
نہاوم پیش گاہے سر پائے ساقی کوثر
ز پائے تمام از پیری رحمت دست من گیری
بوقت نزع در نامم رو و از تن بر کن جام
چو اندر حشر بر خیزم بدان تو آویزم

دل پر شوز و آوارہ زحییاں یا رسول اللہ
پشیمانم، پشیمانم، پشیمان یا رسول اللہ
نے گویم کہ من بہتم شغدان یا رسول اللہ
فدا سازم دل و جان پشیمان یا رسول اللہ
بخلوت سنے من آئی غلاماں یا رسول اللہ
فطے نقش نفیست کتم جاں یا رسول اللہ
امان را شدم چاکر با ايقان یا رسول اللہ
ہمیں یک حرف بی پیری نہ اداں یا رسول اللہ
نگاہ داری تو ایمانم ز شیطان یا رسول اللہ
زیدہ خون دل ریزم فراوان یا رسول اللہ

چو بادوئے شفاعت را نشانی بر گناہکاران

مکن محروم جانی را در آن یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

”سنا بہ ان جانی نہ ہوں بدو شادی“

نشا، غلام و یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ صفحہ تحریر کیا گیا اور سلام محبت کا اظہار کیا

ہے۔ غلام ہے وام اپنے آقاؐ کے نامدار، سیدالابرار، مدنی تاجدار، احمد مختار غایب افضل الصلوٰۃ
وآشرف السلام کی یارگاہِ کرمی سے قبولیت اور بشارت کی تزار کھتا ہے۔

رَانَ فَلْتِ يَا رِيحَ الصَّبَا يَوْمًا إِلَى أَرْضِ الْحَرَمِ
 بَلَغَ سَكَايَ رَوْضَةً فِيهَا الشَّيْءُ الْمُحْتَرَمُ
 مَنْ وَجَّهَهُ شَمْسُ الضُّحَى مِنْ خُدَّةٍ بِذَرِّ الدُّجَى
 مَنْ ذَاتَهُ نُورُ الْهُدَى مِنْ كَفَّةٍ بِحَرِّ الْهَمَمِ
 أَكْبَادُنَا بِخُرُوجِهِ مِنْ سَيْفِ هَجْرِ الْمُصْطَفَى
 طُوفُوا لِأَهْلِ بَلَدَةٍ فِيهَا الشَّيْءُ الْمُحْتَسَمُ

الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ
وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا حَبِيبَ اللَّهِ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ
وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا شَفِيعَ الْمُذْنِبِينَ
الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَحْمَةَ الْعَالَمِينَ
وَعَلَى آلِكَ وَأَصْحَابِكَ يَا شَفِيعَ الْمُسْلِمِينَ



اہم نوٹ :- الْحَقُّ يَمْلِكُ وَلَا يَمْلِكُ مَنْ مِثْرُهُ غَالِبٌ رَسْمًا ہے۔ مغلوب نہیں جسے ہونی اور نہ کوئی مسلمان کی شان ہے اس استغاثہ ولاء یا قبول اللہ کو شرط کہنے والوں کے استناد العلماء و دایہ خطہ بھی میں اسلاف کہا ہے حقیقت ہے کہ ہر دعائے وفاق یا یثمانی میں مغلوب کو کیا ہے خطاب کرنا فطری امر ہے۔ دیکھیں اس خطے میں

يَا شَفِيعَ الْوَهْلِ خُذْ بِيَدِي
أَنْتَ فِي الْإِسْطِطَارِ مُعْجِدِي
لَنْتَ لِي مَلَجًا سِوَاكَ أَعِثْ
مَعْنِي الضَّرَّ سَمْدِي سَمْدِي

تفسیر۔ اُن کے مستحقین کے لئے اس کلمہ کی حقیقت اور جواز کا یقین ثبوت کافی ہے۔ جو بالظہور الزمان صحت حاصل کیا ہے۔

شَهِيدَ الْأَقْبَامِ بِفَضْلِهِ يَحْيَى الْأَعْدَاءُ وَالْفَضْلُ مَا شَهِدَتْ بِهِ الْأَعْدَاءُ

لوگوں نے آپؐ کو اٹھایا اور آپؐ نے فرمایا کہ میں نے اس کو نہیں چھوڑا ہے۔



رکھ کر درود شریف پڑھنے سے خدا بھی مل گیا اور ٹھٹھے بھی "عَزَّ وَجَلَّ صَلَّوْا عَلَیْکُمْ یَا نَبِیُّ"۔

(۲) مومن کو روزہ سے دو خوشیاں ملتی ہیں۔ ایک افطار کے وقت اور دوسری قیامت کو دینا کے وقت اسی طرح غلام کو درود شریف سے دو خوشیاں عطا ہوں گی۔ ایک قبر میں زیارت پر اور دوسری قیامت کے روز شفاعت پر۔ **اِنَّ اَوْلٰی حَقِّکُمْ یَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَیْسَ بِاَنَّکُمْ کُنْتُمْ عِبَادًا لِّیَّ وَکُنْتُمْ عِبَادًا لِّرَبِّکُمْ**۔

ابوالمختار شیخ معروف کرخی بغدادی **کَلَامُ الرَّسُولِ الْکَرِیْمِ**۔

☆ آپ مشہور معروف آویزا، متقدمین سے ہیں سیدنا امام رضا علیہ السلام علی آبائنا رحمۃ اللہ علیہما الی یوم النحر کے تربیت یافتہ اور غلیفہ تھے۔ آپ کو بارگاہ امامت میں درباری کی خدمات سپرد تھیں۔ آپ صوری و معنوی کمالات کے جامع تھے فرماتے ہیں۔ ماہ رمضان المبارک میں کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کو اللہ رب العزت در آویزائے ابدال میں لکھ دیتا ہے۔ جن کا مرکزی دائر السلطنت ملک شام ہے۔

○ ماہِ رَجَبِ الْمُحَرَّبِ میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت :- رَجَبُ شَهْرِ اللّٰهِ وَمَنْ اَحْرَمَہُ اَحْرَمَ اللّٰہُ رَجَبُ الْمُحَرَّبِ اللّٰہُ تَعَالٰی کا مہینہ ہے۔ جو اس کا اکرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کا اکرام فرماتا ہے۔ جو شخص اس ماہ مبارک جس میں شبِ معراجِ عنقریب الی رات ہے۔ درود شریف پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے سارے گناہ حقوق اللہ اور حقوق العباد سے معاف فرمادیتا ہے۔ **«مَا تَمَّکَ بِالشَّئِءِ فِيْ اَيَّامِ الشَّئِءِ»**۔

○ ماہِ شَعْبَانَ الْمُعْظَمِ میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت :- زُبْدَةُ الْاَشَارِ تَقْدِیْمٌ بِحُجَّۃِ الْاَمَّةِ میں ہے کہ آسمانوں میں ایک دریا کا نام برکات ہے۔ اُس کے کنارے ایک درخت ہے جس کا نام حیات ہے اور اُس پر ایک پرندہ رہتا ہے جس کا نام صلوات ہے۔ جب کوئی بندہ **«صَلَّیْ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ»** پر شعبانِ اعظم کے مہینہ میں درود شریف پڑھتا ہے تو وہ پرندہ اس دریا

عَلٰہِ اِلَیْہِمْ فَرَحًا مِّنْ رَّحْمَۃِ عِنْدِ الْخَضِرِ وَفَرَحًا مِّنْ لَّدُنْہِ الْاَمْنِ۔ ایک دنیا میں اور ایک حرکت میں ان کی ایک عہد آپ بابۃ المیزانیت اہل بیت و اہل بیت سے انھوں امام کے خلیفہ اہل بیت ہیں۔ آپ کا راز اقدس بقدا و مصلحت میں ہے مخلوق ہے اور یہ درود اکیلا ہے کہ آپ کے توشل سے جو بھی دعا مانگی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ شریعت کے تمام احکامات کے ساتھ جو باتیں قرآن مجید میں مذکور ہیں ان کے ساتھ جو باتیں احادیث میں مذکور ہیں ان کے ساتھ

برکات میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔ پھر حجب باہر نکلتا ہے تو درخت پر بیٹھ کر اپنے پر والی کو پھیلوا کر جھکا دیتا ہے تو اس سے قطرے گرتے ہیں اور ہر ایک قطرے سے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے تو وہ رب کریم کی حمد و ثنا کرتے ہیں اور اس کا ثواب درود شریف پڑھنے والے کے نامو اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔ "شعبان موعظ میں درود پاک باقاعدہ ادا کرنا اور رمضان المبارک میں مانند بارش ہوتا ہے۔"

○ ربيع الاول شریف میں درود شریف پڑھنے کی فضیلت :- ماہ ربيع الاول سال کے تمام مہینوں میں سید الشہر رمضان المبارک سے افضل ہے۔ یوم دو شبہ یوم الجمعۃ سے افضل شب میلاد پاک ہر دو شبہ رات و شب قدر سے افضل ہے کہ اس میں افضل الایمان علیہ التحیۃ والسلام کی جلدہ گری ہے۔ ولادت باسعادت بروز دو شبہ عالم الفیل ۱۲ ربيع الاول پر محفل میلاد البشیر ﷺ میں کثرت سے درود شریف پڑھنا چاہیے کیونکہ اس تاریخ اور مہینہ کو حضور ﷺ کی ذات پاک سے خصوصی تعلق ہے۔ اس میں درود شریف پڑھنا افضل ترین عبادت ہے کہ یہ مہینہ عظیم عاشقین کیلئے درود شریف کا مہینہ ہے۔

☆ شیخ زین الحرم، عین الکرم سید احمد زین دہلوان شافعی کی قدس سرہ النبی نے اپنی کتاب مستطاب "الذوالنہینہ" میں لکھا: مولود اعظم میں خوشی اور مسرت کا اظہار کرنا۔ فرح اور سرور سے جھومنا۔ درود شریف پڑھنا۔ گلاب چھڑکنا۔ خوشبوئیں منڈکانا۔ ذکر ولادت مبارک پر تعظیماً کھرا ہونا اور حاضرین مجلس شریف کو کھانا کھانا، شرابی بائنا محبوب مستحسن ہے۔ مولود شریف کی تاثیر یہ ہے کہ سارا سال برکت رہتی ہے۔ امن رہتا ہے اور ان میں مزاویں پوری ہونے کی نوع نوخیزی ہے ابن کثیر نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ سب سے پہلے میلاد البشیر شریف ملک طین مکہ معظمہ شہنشاہ اربل حاکم الشاہ نے خاص اہتمام اور بڑی شان و شوکت سے منایا اور امام الحرمین الحافظ علامہ ابو الخطاب عمر بن محمد بن عبد اللہ نے اس موقع پر "استغفر فی مولود البشیر والذین" کتاب تصنیف کی اور جلالہ الملک شاہ اربل نے محدث احمدی کو خلعت فاجرہ اور اعانات کثیرہ سے نوازا جگرہ اللہ صناد عن مسانہ الناسین صلی اللہ علیہ وسلم علامہ جلال ابن ابی شیبہ نے "سبل البشیر فی مولود البشیر" میں اس کی اصل نسبت سے ثابت کی ہے اور حافظ الحدیث امام احمد بن محمد ابن جریر شافعی نے "مہینہ شریف" میں اس کی



پُرورد افغان میں روکیا ہے اور امام شمس الدین ابن جوزی علیہ الرحمۃ نے عرب الشریف فی الکریم الشریف میں لکھا ہے

شَهِدَ الرِّبَيعُ فِي الْإِسْلَامِ فَضْلًا وَمَنْقِبَةً وَفُتُوهُ عَلَى الشُّهُوبِ
رَبِيعٌ فِي رَبِيعٍ فِي رَبِيعٍ وَفُتُوهُ فَوْقَ نُفُوبٍ فَوْقَ نُفُوبٍ

○ ربیع الاول شریف میں میلاد النبی ﷺ کی تقریب سعید کی محافل میں سب
پڑھنے لکھنے والے عقیدت سے باوجود حاضر ہوتے ہیں۔ سب کے در و دربان در و در شریف ہوتا
ہے قلب پر رقت طاری ہو جاتی اور دل محبت سے لبریز ہو جاتا ہے اور جلوں سے غفلت
کا ظہور ہے۔ یہ در و در شریف کا مہینہ ہے۔
”مولانا شبلی، الامام الشافعی میں جو ربیع النبی ﷺ کی یاد کرتا ہے۔“

لذت بادۂ عشقش ز من مست چرخ فوق این مے تناسلی بخدا ناچشی جانی

☆ خطرناک مرجان :- مضامین اور مخالفین ان پاک پیارے پیارے ناموں کو بگاڑنے
میں اپنے قبیح کو چھپانے کے۔ جن کے سینہ میں چھپی نفاق کی بد بو نکلا ہر ہو گئی۔

☆ ربیع الاول سال کے تمام مہینوں کے ناموں سے کتنا پیارا نام ہے۔ اس کو بارہ وفات
اور اکیسینہ السنوہ کے قوری نام کو میثرب کہہ کر نکالتے ہیں اور اپنی حبش باطنی کا ثبوت فراہم
کرتے ہیں۔ بعض جاہل شعراء نے بھی اپنی نظموں میں مدینہ طیبہ کو میثرب کہا اور بعض نام نہاد
نے میلاد النبی ﷺ کی ۱۲ تاریخ کو غلط ثابت کرنے کے لیے اپنی ٹوہری تاریخ دانی کی
علی قریں صرف کیس لیکن سوائے روس یا ہی کے کچھ نہ پایا۔

☆ رمضان المبارک کے ماہ میں قرآن پاک نازل ہوا تو اس کی یہ شان ہے۔ رحمت، مغفرت

علہ اس ماہ مبارک کی اسلام میں بہت بہت فضیلتیں اور تمام مہینوں سے بڑھ کر مستقیم ہیں۔ پہلے ربیع
چیز نور و سرور ربیع سے سویم پہاڑ تیسرا ربیع ماہ ولادت ہے۔ آپ نور نور علی نور نور الانوار ہیں۔ ”مولانا شبلی“

علہ رب قدس کی کائنات میں معنی اللہ غنیمت ارضی کا تاج پہن کر آئے اور علیہ اللہ غنیمت کا جہاز زیب تن فرما کر
جڑے کاثر اللہ کمال و جاہت سے اور معنی نور اللہ شمس کی قدر توں کا شاہکار ہیں کہ چمکے لیکن رب کریم نے اس ماہ مبارک

کو ربیع اول کے نام سے سونام فرمایا کہ میرے گھر میں تو پہل پہاڑ اب آئی جب میرے محبوب کائنات کے رسول
اتمام و کمال سعادت کی پہنچیں ہے چمک کر روشنی افزہ ہوئے۔ اور میں بدھن حدیث پاک و شواہد

اور حقیقت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین قید ہو جاتے ہیں اور اس ماہ کی کیا شان ہوگی جس میں صاحبِ قرآن تشریف لائے۔ ماہِ رمضان المبارک میں قرآن پاک کے جشن منائے جاتے ہیں اور تراویح میں سنایا جاتا ہے۔ تو یہ سب الاوائل کے ماہ مبارک میں درود شریف۔ صلوٰۃ وسلام اور نعت خوانی کے زمین و آسمان میں نغمے گونجنے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صدائیں درودوں کی آتی رہیں گی میرا سخن کے دل شاہ ہوتا رہے گا
مُحَمَّد کے آباد اہل نظر کو عجب مُحَمَّد کا میلاد ہوتا ہے گا

برباد وہ دل جس میں تیری یاد نہ ہو
آسمان پر نظر آتے ہیں جو رشتہوں کے چراغ
○ پیر کو درود شریف کی فضیلت :- پیر کو بندوں کے اعمال خداوندِ قدوس کے دربار میں پیش ہوتے ہیں بدیں و جہنم و سرور و کائنات ﴿وَاللّٰهُ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ﴾ اس روز روزہ رکھنے کو میرے اعمال جتنور اُکھدیت جب پیش ہوں تو میں روزہ سے ہوں۔ روزہ رکھ کر کثرتِ درود شریف سے بارگاہِ سکونت میں دونوں "روزہ اور درود شریف" پہنچ کر شرفِ قبولیت پا جاتے ہیں کیونکہ درود شریف کو اللہ سبحانہ کو تعالیٰ اور اُس کے محبوب ﴿وَاللّٰهُ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ﴾ سے ایک گونہ ربط ہے۔ جس سے محبت اور محبوب دونوں کی یاد ہوتی ہے۔

جہاں درود شریف فضائل و کمالات کا جامع اور عذاب و عذابت کا مائع ہے۔ پیر کے روز کی سب سے اعظم و اہم جامع فضیلت یہ ہے کہ اس روز حضور ﴿وَاللّٰهُ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ﴾ کی ولادت

عہدِ بروایتِ فضلہ علیہ السلام ہذا کی جتنی عبادت کر لے نفعِ ابدی سحرنا صحیح الہادی میں نقل کیا ہے۔
خاتمِ البرقیز کریم سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ میں نے خواب میں انور اکب کو بہتر میں دیکھا تو پوچھا یہ کیا حال ہے کہنے لگا جہنم کے عذاب میں گرفتار ہوں لیکن جب پیر کا روز ہوتا ہے تو میری انگلی سے اچانک دودھ پھوٹتا ہے جس کو چھتا ہوں تو عذاب ہی تخفیف ہوتی ہے کہ اس انگلی کے اشارے سے خوشی میں حضور کی ولادت باسعادت پر خوشی منانے لگاؤں گا کیا حضور کو وہی ارادہ کا رکھا ہے تو میں نے کیا شان ہوگی جو تم فرمائی ہو کہ ﴿وَاللّٰهُ عَلٰمُ الْغُیُوْبِ﴾ کی ولادت باسعادت پر عید ہے شریف ماننے، انہیں اور درود شریف کو حق سے ہٹاتے ہیں عذوبس بہت عذاب ہوگا کہ سنت کا اہل ہوگا، عید کی سنت و اسلاف کی عید اور بہت عذابت ہوگی تو میں نے فرمایا :-

باسمکات جنونی، بعثت - ہجرت - معراج شریف اور وصال رب العالی بھی سپر کو بظاہر
 "مانع عتاب و عذاب فضیلت" یہ کہ بعض کفار سے جہنم کے عذاب میں تخفیف کر دی جاتی
 ہے۔ جیسے "بروایت امام نسائی علیہ الرحمۃ، ابوہریرہؓ نے سرور انس و جان، سرور
 قلب و ایمان "اللہم صلی وسلم علیک" کی ولادت پاک پر خوش ہو کر، خوش خبری سننے
 والی کو انجلی شہادت کے اشارے اسی وقت آزا کر دیا تھا۔

عمل خیر و برکات :- رسول کریم ﷺ پر درود شریف پیر کے روز پڑھنا۔ کثیر
 سعادت اور فضائل کا حامل ہے۔ یہ دن بھی تمام دنوں کا پیر ہے۔ عید میلاد النبی ﷺ
 کے روز ۱۲ ربیع الاول کی شب کو بوقت پھری غسل کر کے پوری طہارت اور نظافت کے ساتھ
 صاف ستھرا لباس پہن کر اور پاک صاف جگہ پر خوشبو شلگا کر یا دھوا کر ادب و احترام سے درود شریف
 پڑھے سارا سال گھر میں برکت اور دین و دنیا کے فوائد حاصل ہوں گے یہ عمل قلیل بھی فوائد کثیر کا
 حامل ہے کہ قلم لکھنے سے قاصر ہے "حیاں را چہ بیان" اکمل فیقر پرتغیر کا یہ سال باس سال
 سے معمول ہے۔ اور سارا سال بفضیلہ تعالیٰ امن امان اور سلامتی سے گزرتا ہے۔

☆ بعض مہینوں اور دنوں کی تخصیص ٹھوکر بالا روایات سے مستحق اور ثابت ہے۔ دیگر شب
 روز یا ماہ و سال ہوں درود شریف پڑھنے کا مطلق امر نص قطعی سے واضح ہے۔ مگر جو نسبت
 خرافی، صنوۃ و سلام - حقیقتہً از قلم درود شریف ہے۔ جو کہ بہر حال مستحسن، محمود اور
 محبوب ہے۔ جس میں سوائے کچھ کے کسی کو اختلاف نہیں۔

○ جمعۃ المبارک اور اس کے اسماء و فضائل :- حضور ﷺ ہجرت فرما کر چند
 روزہ قبا شریف میں قیام کے بعد بروز جمعۃ المبارک، عازم المذینۃ المنورہ ہوئے تو بطن وادی
 محمد بنی سالم میں جمعہ شریف کا وقت ہو گیا۔ یہاں حضور ﷺ نے خطبہ رفیعہ پڑھا اور جمعہ
 پڑھایا تو صحابہ نے یہاں مسجد تعمیر کی۔ جو مسجد جمعہ کے نام موسوم ہوئی۔ قرآن پاک نے اس مبارک
 دن کو یوم الجمعہ فرمایا اور احادیث مبارکہ میں یوم الآخرۃ، یوم الغرہ، یوم الازہر، یوم شمس تر
 چمکدار دن، منور دن، برہان فارسی، اویسہ جمعۃ المبارک کا نورِ جنت کے نور سے ہے اور جنت
 کا نور، قاسم کوثر، منطی جنت شافعہ، اُمتِ نبویہ کے نور سے ہے اور تمام جنتیں

سیدنا ابوبکر الصديق رَضِيَ اللهُ عَنْهُ کے نور سے منور نہیں۔

احادیثِ رسول ﷺ علی قائلہا الصلوٰۃ والسلام ط

چشم لکڑی شئی عروس و عروس

الفؤان منورۃ الرحمن ط

مومن صالح جب فوت ہو جاتا ہے تو درود شریف کا نور اُس کی قبر میں اُنس کے لئے

آجاتا ہے اور سوال و جواب میں محاورت کرتا ہے اور اُس کے بعد حکم ہوتا ہے۔ فَمَنْ كُنْتُمْ

الْعُرُوسُ سوجا جیسے دہن شبِ زفاف میں سوتی ہے عُرُوسُ عرس کی جمع ہے۔ یعنی

دہن شادی۔ جو اولیادِ کرام کے وصال پر منعقد کیا جاتا ہے یہ عرس سرِ اہلِ تقدس ہیں جس میں

اللہ رب العزت کی حمد و ثنا، نعت اور تبلیغِ دین ہوتی ہے۔ ولی کا اس روز فیضانِ خاص ہوتا

ہے۔ قیامت کو بسطیں مُصلّے، نور عینِ مُرُتے، ریحانِ گلستانِ زہراء، حنیفینِ کریمین سرکارِ امام

حسنِ مجتبیٰ، امامِ عرشِ مقامِ شہزادہ گلگوں فاضلینِ شہیدِ کربلا۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی رَاۤیِطِ عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب جنت میں داخل ہوں گے تو ربِ کریم اپنی جنت کو دہن کی طرح سجائے

گا اور جنتِ خوشی سے جھوٹے گی اور چھوٹے پھیلے گی۔

جنت ہے اُن کے علاوے جو اپنے رنگ بُرے گل جہانے گل سے ہے گل کو سوالِ گل

شیخین ادھر شمار، غنی و غلیٰ ادھر غنچہ ہے بلبلوں کا بین و بیارِ گل

ایک روایتِ الحورِ علی صاچہا الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا گیا۔

حدیث: ان زمانہ بعض مفسرین یہ بھی جتے جا رہے ہیں۔ ان میں کا شریعتِ محمدیہ کی کوئی جواز نہیں۔ یہ خود ایک فریعت کے نام پر

نیتِ بڑی جہالت ہے اور موجب ہے کہ سب بزرگانِ دین کے نام پر کہے جاتے ہیں کیا اہلِ اللہ کی یہی تعلیمات تھیں۔ نعم

حدیث: پتلا گل اپنے اہلِ حق، پھول، میں ہے۔ دوسرے گل سے مزاحمت و تنافس ہے۔ "کی ذات پاک ہے میرے گل

سے مزاحمت ہے اور چمکا گل اپنے نورِ نبوت و صحت سے اور اپنے اہلِ حق میں جو محبتِ حق ہے تو منور ہے نیز ان کے

فائدہ دین کے گل۔ جہاد، گل، سید، گل، اور دوسرے گل۔ "جنت میں جہاد کا حال کر رہی ہے

اہل سے شاد و شہس کی ہیں جو گلستانِ نبوی کے گلستانِ نبوی ہیں۔ "جنت میں جنت کی

جنت میں جنت کی ہیں۔ "جنت میں جنت کی ہیں۔ "جنت میں جنت کی ہیں۔ "جنت میں جنت کی ہیں۔

○ قرار چلاتی ہے جب اللہ سبحانہ جنت پر اپنی تجلی فرماتا ہے تو ملائکہ مقررین تجلی کا نور دیکھ کر خوشی سے تسبیح پڑھتے ہیں اور جنت تسبیح سے اور ”ملائکہ جو اطراف جنت میں متعین ہیں۔“ وہ درود شریف پڑھتے ہیں تو درود شریف کی برکت سے جنت کشادہ ہوتی ہے۔ یہ کشادگی صرف انبیاء علیہم السلام پر درود شریف کی برکت سے ہے۔ بناو بریں کہ جنت کی اصل حضور پر نور ﷺ کے نور سے ہے۔ جب وہ آپ ﷺ کا ذکر سنتی ہے تو خوشی سے محسوس ہوتی ہے۔ جنت الدینۃ النورہ کی ایک جھلک ہے۔ اور درود شریف پر رقیقہ ہے۔

قدسی پڑھتے رہے صَلَّی عَلٰی بَارِخِ جَنَّتِ کھڑا سَؤُرَہِ مَکِّی
 بَارِخِ جَنَّتِ کو جب بھی سیٹا گیا مُصَلَّی کے چمن کی گلی بن گئی
 یہ بھی تسلیم جَنَّتِ ہے بَارِخِ حَیْنِ کون ہے ہو غلبہ کا جَنَّتِ نہیں
 حَیْنِ جَنَّتِ کو جب بھی سیٹا گیا مُصَلَّی کے نگر کی گلی بن گئی

☆ السید عبدالعزیز دہلوی نے فرماتے ہیں۔ اگر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی نعمت نہ ہوتی تو حضور ﷺ جہاں جہاں تشریف لجاتے جنت ساتھ ساتھ جاتی اور جہاں آپ استبرکت لے کر جنت بھی ہاں ہی رات گزارتی مگر اللہ سبحانہ نے روک دی ہے تاکہ ایمان بالغیب حاصل ہو۔

☆ ایک روایت احمدیہ میں حضور ﷺ نے فرمایا۔

مَا مَسَّتِ الْجَنَّةُ مِثْرًا كَمَا
سَجَانُ جَانِّ بَيْتِ مِي سَجَانُ جَانِّ بَيْتِ مِي

○ یہ تذکرے از روئے محبت " ہیں کہ حضور ﷺ کے غلاموں کی قبر بھی، تو جنت کا باغیچہ ہوگی اور شبِ قبر شبِ رُفاف بنے گی یہ فضیلت و کبریمہ تعالیٰ!

☆ بروایت امام الامام ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

جیسے کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ انہم کو ان کی اصل بیعت پر اطمینان
 کا حجتہ اُنہیں کو قیامت کے روز چھٹکا چڑھا کر اُنہیں اور
 جو کہ اپنے جلیسین تھے جو گئے جیسے وہ تو کہ جب اپنے
 دلوں کے اراکین تھے۔

إِنَّ اللَّهَ تَعَالَى يَبْعَثُ الْأَيَّامَ يَوْمَ الْقِيَمَةِ
عَلَى هَيْئَتِهَا، يَبْعَثُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ
رُحُلًا مُنِيرًا أَهْلَهَا يَخْفُونَ بِهَا
كَرُوسَ قَهْدِي إِلَى كَرِيمَتِهَا ۝

یہ ساری رونق اور نور جمیعہ البارک کو درود شریف کی برکت سے ملا ہے۔ وہ اپنی پوری نوری چھین سے اپنے اصلی روپ میں ظاہر ہوگا اور اس روز کا درود شریف غنائے کام چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔

○ جمعۃ البارک کو درود شریف پڑھنے کی سب سے اہم فضیلت۔

ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ اگر کوئی نماز پڑھے اور اس میں انکشاف فرمایا گیا۔

اِنْ تَعْبَدَا اِذَا قَامَ الصَّلَاةُ رَفَعَ اللهُ حِجَابَ بَيْنِهِ وَبَيْنَ مَحْبُوْبِهِ وَفُجِّرَ الْكَرِيْمُ۔
جمعۃ البارک کے روز جب غلام درود شریف پڑھتا ہے تو آسمان محبوب اور محبوب پریم چھین چھین کر درمیان حجاب اٹھا دیتا ہے۔

○ سب سے اہم واعظم فائدہ جمعۃ البارک کا درود شریف حضور ﷺ کی بارگاہ رحمت میں بلا حجاب پہنچتا ہے۔ محبوب اور محبوب کے درمیان پرورے اٹھا دیے جاتے ہیں درود شریف کے الفاظ کی آواز قبی اور ساقی بنفس نفیس سنتے اور غلام کو اُس کے چہرے مہرے سے جانتے اور پہچانتے ہیں اور جواب سلام سے نوازتے ہیں اور قبولیت اور بخشش کی بشارتیں اور سندیں عطا فرماتے ہیں۔ دلائل غیرت میں بحوالہ معارف الاسلام یہ روایت نقل کی ہے۔

☆ خالد بن کثیر عاکلہ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر ان کے سر پرانے ایک کاغذ کا پرچہ پائی گیا جس میں لکھا تھا۔ مَرَأَةٌ عَنْ الشَّاهِدِ لِحَالِدِ بْنِ كَثِيرٍ "اُن کے گھر والوں سے پوچھا یہ کون سا عمل کرتا تھا کہ اس فضیلت سے مشرف ہوا تو انھوں نے کہا کہ جمعۃ البارک کو ایک ہزار مرتبہ درود شریف سرور عالم ﷺ کو بھیجا کرتا تھا۔ اس درود شریف کی برکت سے رکفن دفن، حشر و نشر اور حساب کتاب سے پہلے مغفرت کا پروانہ مل گیا۔

☆ نبی کریم ﷺ تمام مخلوقات عالم مسموی اور عالم مفعلی میں سید الانام ہیں اور جمعۃ البارک سید الانام جو شخص سات بجے، سات سات بار اس درود شریف کو پڑھے تو وہ دنیا میں حضور ﷺ کی زیارت سے شرف ہوگا۔ اُن کی سال کے گناہ مٹا دیے جاتے ہیں۔

☆ اہم یہ خبر ہے کہ اگر کوئی شخص جمعۃ البارک کو پڑھے تو اس کی ہر بات قبول ہوگی۔

نہیں۔ علامہ سخاوی نے "القول البدر فی الصلوٰۃ علی الحسین الشفیع" میں ابن عاصم کی روایت سے مرفوعاً نقل کیا اور تصدیق فرمائی۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ
النَّبِيِّ الْأَمْنِيِّ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلِّمْ

○ جمعرات کو درود شریف کی فضیلت: جمعرات کو جمعۃ المبارک کا قرب حاصل ہے۔ دنیا اور قیامت کے درمیان ایک مقام برزخ ہے اور جمعرات کو بھی جمعۃ المبارک کے برزخ سے تعبیر کیا گیا ہے تو جمعرات بھی فضیلت اور سعادت کی حامل بنی اس قرب کی وجہ سے جمعرات کو دن کے نام سے موسوم کیا گیا۔ جمعرات کو ارواحِ موتہ گھروں میں حاضر ہوتی اور ایصالِ ثواب کا تقاضا کرتی ہیں۔ "جمعرات کا درود شریف صفحہ ۵۴ پر ملاحظہ ہو۔"

○ ایک ولی اللہ کا گزرتا قبرستان سے ہوا تو عالم کشف میں دیکھا کہ رُوحوں کا ہجوم ہے۔ پوچھا مخاطب کیا ہے تو بتایا گیا ایک اللہ کا مقبول بندہ قبرستان سے گزرا۔ اُس نے درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا۔ اُس کا ثواب ختم ہونے کو نہیں آ رہا۔ اُس کے ثواب کی برکت سے سارا قبرستان بخشا گیا، اور یہ ثواب تقسیم ہو رہا ہے۔ "شرح الشہادۃ فی علی الدن والآخرۃ۔"

○ امام محمد بن وضاح علیہ رحمۃ اللہ نے یہ روایت بحوالہ مخاضر الاسلام نقل کی۔

| | |
|-------------------------------------------|-----------------------------------------------|
| جو شخص جمعرات کو سو بار درود شریف پڑھے وہ | مَنْ صَلَّی عَلٰی یَوْمِ الْحُسَيْنِ جَائِئًا |
| کبھی محتاج نہیں ہو گا۔ | مَرَّةً لَمْ يَفْتَقرْ أَبَدًا |

○ جو شخص ہر روز جمعرات "پنجشنبہ" بعد نماز عصر اسی جگہ بیٹھ کر یہ درود شریف پڑھے ربِّ کریم اُس کو اپنے محبوب پاک ﷺ کی زیارت کا شرف عطا فرماتا ہے جو تمام اہل ثواب سے عظیم تر ہے۔ "شوارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار۔"

اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْجَنَّةِ وَالْحَرَامِ وَرَبَّ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الْبَيْتِ الْحَرَامِ وَرَبَّ الرُّسُلِ وَالْمَقَامِ اَبْلِغْ لِسَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ مِنَّا الصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ ۲ بار۔ اور تیسری بار یہ کہے۔ وَعَلَىٰ آلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمَ "ایک بار منگل، پچھ، ہفتہ اور اتوار کے روز درود شریف کی فضیلت۔ ان ایام

روضۂ اشاہدہ



دیدار الہی

جَلَّ شَانُهُ وَعَظَمَ اسْمُهُ

قرآن پاک ۔ پ سورۃ العنکبوت آیت کریمہ

مَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ اللَّهِ فَإِنْ
أَحْبَلَ اللَّهُ لَأَتِيَنَّاهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ
تاپ کے چمک زنی نے خیر قدرت ہے نیاز
اک دم میں بچہ دکھائے یا حسن سے بھر دے تجھے

○ لقاء الہی : دیدار الہی حق ہے کنہ حقیقت اور ادراک محال ہے ۔ روز قیامت اور
جنت میں جنتیوں کو بے حجاب بے نقاب دیدار ہوگا وہ ذات حق جلّ شلّاء کو ایسے
دیکھیں گے جیسے آسمان پر چاند آج یہ آنکھیں جمال الہی کے نظارہ کی تاب نہیں رکھیں ۔ حضور
ﷺ نے فرمایا : ”کو دیدار حق شب معراج دنیا فیکل فی کے مقام پر پہنچا جو اس دنیا سے دروازہ انوار
مقام ہے اور رب قدیر نے ماسخ ابصر و بینا طبعی کے سر سے مٹھنے کی آنکھوں
کو یہ طاقت عطا فرمادی تھی ۔ “وَلَقَدْ أَخَذَ الْحَمْدُ خَفِيفَةً لِّمَنْ لَّدُنَّا لَئِنْ عَلَّمْنَاهُ وَجْهَهُ الْكَمَالَ فَادَّعَىٰ

انشائے بے کیفیت بے قیاس
ہست رب الناس با جان نامس
حضور ﷺ میں شوق الہی لقاء کے سے دعا فرمایا کرتے اور
بوقت مسائل لقاء الہی کا اشتیاق حد سے زیادہ بڑھ گیا تو آپ بار بار اللہ سے فرماتے
الاعلیٰ فرماتے ۔ حضور ﷺ کے غلاموں کو یہ شوق لقاء کامل محبت کی بناء
ملا ہے اور جب اشتیاق بڑھ جاتا ہے تو وہ عجب کے دیدار کے دروازے قیام احب
اللہ لای ملاحظہ رہتا ہے اور موت اُس کے لئے محبوب بن جاتی ہے ۔ اے ایمان الہی
وَاخْرَجْنَاهُ مِنْ دُونِ الْكَافِرِينَ

نشر دے دیا گیا ہے۔ موت اہل محبت کے لئے تعزیت نہیں بلکہ تہنیت "تخفوا مدواؤہی" ہے۔

عقیدہ :- عقیدہ بیچ کی مانند ہوتا ہے اور عمل اُس پر اگلے والا پودا۔ ظاہر ہے کہ پودے میں وہی خصوصیات ہوں گی جو بیج میں پوشیدہ ہیں۔ جیسا عقیدہ ہوگا۔ اُس کے مطابق زندگی ڈھلے گی۔ عقیدہ صحیح ہی اعمال کی قبولیت کی بنیاد ہوتا ہے۔ توحید و رسالت کا عقیدہ ہی آخرت میں نجات کا سبب ہوگا اور نہ نجات، جنت اور دیدار الہی ناممکن فتنے بلکہ محال ہے۔

☆ امام ربانی شیخ احمد غزالی نقشبندی قادری حشمتی شہروردی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ کثرت تفسیر میں فتنے ہیں۔
○ آخرت میں دکن اللہ بخانہ آتھائی کو بے حمت مہر کیست اور بے شبہ دے محاذات جنت میں دیکھیں گے۔ اہل سنت و جماعت کے سوا اقام اہل قت و غیر اہل ملت فرقتہ منکر ہیں ۱۷

يَا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ بَشِّرُوا كَثِيفًا
وَأَذِّنَا لَكُمْ وَضَرْبٌ مِنْ مَثَالٍ

○ دیدار محبوب اور شان صحابہ کرام فَصَّلَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَّمُوا
چند صحابہ عظام کا وہ خوش نصیب گروہ ہے۔ جن کے ایمان کی ابتداء دیدارِ مصطفیٰ ﷺ سے ہوئی اور مَنْ رَأَى أَنَّى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ أَكْبَرُ رَأَى اللَّهَ تَعَالَى کے آئینہ حق نما سے دیدارِ حق کیا۔ چہرہ مصطفوی ﷺ تو جہاں الہی کا آئینہ ہے اور یہ شرف و شرفِ صحبت سے ملا جو حضور نبیِّ السَّلَامِ وَالسَّلَامُ کی صحبت۔ رفاقت اور زیارت سے فیض یاب تھے اور وہ وَكَلاَّ وَعَدَ اللَّهُ الْحُسَيْنِ طے لوازے گئے اور اَوْسُوا كَمَا أَمَرَ النَّاسُ سے سزاؤں کے لئے ایمان کی کسوٹی اور معیار بنے۔ صحابہ کرام کی فضیلت میں انصوح قطبیہ اور احادیث

عہ لے آؤ دیکھو، توفیریت کے پردے ہوتے اور بشارت کے حجاب دور فرما اور تشنگانِ رب کو بحرِ توحید سے معرفت کے بحیات کا ایک گھونٹ عنایت دے دیکر دیدار کا ایک جھلک دکھا۔ یہ سب وصالِ دنیا میں کاشف ہے ایمان کے مانتہ پرچمِ ثور اور دارِ آخرت میں عرفانِ ارفاق کے چہرہ پرچم۔ سو مصلحتِ مانتہ لکھنا حضرت علیؓ سے عقیدہ تہذیب و عہد مومن اسے چکیست درجہ اور اس درجہ کی شہانے دیکھیں گے۔ وَاَللَّهِ لَعَنَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَ

عہ اللہ تعالیٰ کا اہلِ نبوت ہی جو مصلحتِ مانتہ لکھنا حضرت علیؓ سے عقیدہ تہذیب و عہد مومن اسے چکیست درجہ اور اس درجہ کی شہانے دیکھیں گے۔ وَاَللَّهِ لَعَنَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكَ

صحیحہ بجزت صحاح ستہ شریف میں موجود ہیں۔

احادیث مبارکہ، ابن عدی نے بروایت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرمایا
 اَنْشَرْتُ اَصْحَابَ اَجْرَاءِ هُوَ عَلَى | اَنْتَ مِنْ بَدْرِيْنِ وَكَانَ هُوَ مِنْ اَصْحَابِ بَدْرِيْنِ
 "وَضَعَى اللّٰهُ عَنْهُمْ وُزْنَ صَدْرَةِ اَعْنَتِ"

جو میرے صحابہ کی بڑی کمرے اس پر اللہ فرشتوں اور
 ملک کے والے تائیس جمع ہیں ط
 جب یہ صحابہ کا ذکر کر تو زبان تنم کرتا ہی رکھو۔

ملفوظات : سیدنا عبد اللہ بن مبارک طہید عزیز امام عظیم رضی اللہ عنہما
 حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو ایک بار بھی چشم بصر است ظاہرہ سے دیکھ کر ایمان لائے
 اور ایک ہی مجلس کے صحبت یافتہ تھے وہ بھی سیدنا حسین خواجہ اویس قرنی رضی اللہ عنہما اور
 تمام اُمت سے افضل ہیں۔
 "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ لآلئ قاری علیہ الرحمۃ الباری"

ایک شخص نے پوچھا سیدنا امیر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما افضل ہیں یا عمر بن
 عبد العزیز؟ جو اب فرمایا رسول اللہ ﷺ کی معیت میں سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہما
 کے گھوڑے کے نختوں میں جو بنار پڑ گیا وہ بھی عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہما سے بدرجہ با
 افضل ہے۔ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہما، صحابی رسول کا تائب و جی، امین اسرار نبوت،
 خاں رسول علیہ السلام، صاحب فضیلت عدیدہ ہیں، ہادی و مہدی ہیں۔ آپ کے
 حق میں علماء حاضرہ کو نہایت ہی ادب اور احتیاط کی ضرورت ہے اپنی زبانوں کو طعن اکود،
 ہمنے سے بچائیں۔
 "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ لآلئ قاری علیہ الرحمۃ الباری"

علامہ شہناب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ نے نسیم الریاض میں لکھا ہے
 مَنْ يَكُونُ يَطْفَعُ فِيْ مَعَاوِيَةَ فَذَاكَ مِنْ كَلَابِ الْهَبَاءِ وَبَيْتِهِ

عہ آپ کا شمار اعداء راشدین میں ہوتا ہے آپ کی زیارت کے لیے حضرت عمر فاروق سلام حاضر تھے آپ کے فضائل و مناقب بجزت میں
 عہ جو سیدنا امیر معاویہ کی شان میں ملے کہ وہ ہادی و مہدی کا تائب ہے۔ حضرت ابی الی الی الی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت
 سے غارہ کو بچنے کے لئے ڈال دینا ہے۔

فتویٰ : مجمع البحرین شریعت و طریقت، مظہر تجنیبات حقیقت، مصدر برکات معرفت، فضیلت، آب حضرت محمد و آلف ثانی الشیخ احمد فاروقی نقشبندی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: الصَّحَابَةُ كُلُّهُمْ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَطْعًا ط "قطعاً فی الجہنم و قطعاً فی الجنۃ" صحابی کا اللہ جہنم یا جہنم میرے صحابہ تاروں کی مانند ہیں جن کی جس قدر باتیں کرتے ہیں وہ سب سچے ہیں۔

ماہِ آبِ سالِ صحابہ میں جلوہ مگن ہوتے ایسے چودھویں کا چاند تاروں کے ٹھہرتے ہیں جیسے ملائکین علیہ السلام اُستاد سلطان اورنگ زیب عالمگیر شہنشاہ ہند اپنی تفسیر احمدی میں خلافاً افسوساً بصریاً قبیح الخبثات کے تحت لکھتے ہیں: الخبثات سے مراد صحابہ ہیں اور بصریاً قبیح اُنی مساجد و مقابر ہیں بعض مفسرین کے نزدیک الخبثات سے مراد صحابہ کرام اور مواقع سے سجدہ گاہیں یعنی پیشانیاں جن پر وہ اپنے رب کے حضور سر بسجود رہا کرتے۔ یا مواقع سے مراد، عزارات پُر افادہ، جہاں وہ جہاد اکبر یا جہاد اصغر سے جام شہادت نوش فرما کر استراحت فرمائیں اللہ جل جلالہ جبرائیل علیہ السلام فرماتے ہیں: جیسے زمین والوں کے نیلے آسمان پر تارے چمکتے ہیں بعینہً ان کے نیلے صحابہ کے قبور تاروں کی طرح چمکتے دکھتے ہیں۔

جہاں ایک حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا گیا: مَا احسن مرسل اللہ من لیس فی ہر اُس شخص کا اللہ بخانا اور رسول اللہ پر کوئی ایمان نہیں جو صحابہ کی توقیر و تعظیم نہیں کرتا "وَرَوَى عَنْهُ اللہ علیہ وسلم" فَاَلْحَذَرُ كُلِّ الْاَحْذَرُ ط "الامکان الْاَحْفِظُ ط"۔

اے بسا ابیس آدم رُسنے ہست جانکا چاہیے غواہ فی زمانہ کی بناوٹی باتوں۔ جاہلی روایات اور خالی رواۃ فضی اور بے دین غمراہ لوگوں کی تار بخی کتابوں اور اُنکی چمکنی چمکی باتوں سے اعراض و اجتناب کرے۔ یہ بدکار ہنڈی لوگ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے برعکس وہ یہ بیان کرتے اور اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں

اے اہل کتاب! ہر کس نے جو اللہ کی رحمت کو انکار کیا ہے وہ اللہ کی لعنت کا مستحق ہے۔ اہل کتاب! ہر کس نے جو اللہ کی رحمت کو انکار کیا ہے وہ اللہ کی لعنت کا مستحق ہے۔

یہ سب عجوت افزاء اور بہتان ہیں یہ لوگ صَلُّوا اَفْأَصَلُّوا کا مصداق ہے

شکل ایشاں ، شکل انسان ، فعل شاں ، فعل بجاع

هُم ذِيَابٌ فِي ثِيَابٍ ، اَوْ ثِيَابٌ فِي ذِيَابٍ

مولائے کائنات سیدنا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کا ارشاد مبارک :-

اَلنَّاسُ نِيَامٌ خِلَافَ مَا نَحْنُ اَنْتَبَهُوْا | لوگ سوتے ہیں اور جب مریں گے تو بیدار ہوں گے

○ لوگ خواب غفلت میں ہیں جب آنکھ بند ہوگی تو بیدار ہوں گے۔ خواب اور بیداری

میں یہ فرق ہے خواب سے آنکھ کھل تو کچھ نہ تھا اور دنیا کی بیداری سے آنکھ بند ہو گئی تو کچھ

نہ ہو گا۔ نتیجہ دونوں کا ایک ہے۔ درحقیقت ہستی نیستی اور نیستی ہستی ہے۔

یہاں ہونا نہ ہونا ہے ، نہ ہونا عین ہونا ہے

جسے ہونا ہو کچھ ، وہ خاک کوئے جانان ہو جائے

جس نے حضور ﷺ کو چشم بصارت ظاہری سے آئینہ حق نمایاں دیکھا اُس نے اپنا

آپ ہی دیکھا اور جس نے چشم بصیرت باطنی سے دیکھا اُس نے اپنے ہی احوال و ایمان کی صورت

سے دیکھا کما حقہ زیارت سید الکونین ﷺ۔ کون ہے جو کر سکے اور حقیقت کو پاسکے۔

وَاللّٰهُ سُبْحٰنَہٗ اَعْلَمُ بِحَقِّ قَوْلِہٖ الْاُمُوْر حُكْمُہَا ۝

وَكَيْفَ يَدْرِكُ فِي الدُّنْيَا حَقِيقَتَہٗ

قَوْمٌ نِّيَامٌ تَسَلُّوا عَنْہُ بِالْعِلْمِ "تفسیر برہنہ شریف"

☆ ایک ترب عمر بن ہشام "ابو جہل نے حاضر بارگاہ محبوب رب الطلیحین علیہ السلام کو چار کھاتا ہے۔

تسلیہ ، ہجو کے کلمات کہے تو آپ ﷺ نے فرمایا صَدَقْتَ تَجِدُ شَق

علی کی شکل و صورت تو انسانی ہے۔ لیکن افعال و دندوں کے۔ یہ نشانی لباس میں بھیڑے ہیں بھیڑا تو بھیڑا

کو چار کھاتا ہے۔ لیکن یک بہت عظمت مضطی ، شان محمدانہ مصطفیٰ ﷺ کو ٹپ کر جاتے ہیں۔ علی علیہ السلام

اَصْلُکِ بلکہ یہ تو دندوں سے بھی بدتر ہیں۔ جس کے لب انر و دواج پشروہ چہرہ نام غرست اور پوست جی ہے۔

دور شرافت مستطاع یار یہ یار بد و تر بود از مار بد

مار بد تر بسا جھے بر بان زند یار بد جان و بر ایمان زند



☆ میں وجہ حضور ﷺ نے "اعْرِضْ اَنْتَ اَنْتَ" کو ہی مخاطب کیا اور ارشاد فرمایا۔

يَا اَبَا بَكْرٍ لَعَنَ كَيْفَ رَفَعَنِي حَقِيقَةً عَلِيًّا رَفَعَنِي اِلَى الْوَكْرِ رَفَعَنِي اِلَى حَقِيقَةٍ جَبِيْا اَنْتَ

میرے عزیز کے سوا کسی اور نے مجھے نہیں جانا اور نہ پہچانا۔ "فَاَنْفِمْ"

غالب شکائے خواہر بہ یزدان گذاشتیم

کلان ذات پاک تر بہ دان محمد است "مَنْ رَأَى مُحَمَّدًا يَوْمَئِذٍ"

○ برداشت ابی قتادہ، رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ "مَنْ رَأَى مُحَمَّدًا يَوْمَئِذٍ"

مَنْ رَأَى فَقَدْ رَأَى الْحَقَّ ط | مجھے پیرا دیدار خواب میں نماز سے دیدار حق ہوا

☆ اس حدیث پاک کی تفسیر میں کرام نے دو توجہیں بیان کیں حضور ﷺ کو جس

خوش بخت نے خواب میں دیکھا اُس نے حضور ﷺ کو ہی دیکھا اور اُس کا یہ کہنا حق

ہے کہ مجھے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت ہوئی۔ "وَلَقَدْ دُرِّيَتْ لِيْ رُؤْيَاكَ"

☆ وَ اَيُّ الْحَقِّ اَيُّ اللَّهِ تَعَالَى وَ تَعَالَى جس نے مجھے دیکھا اُس نے میرے آئینہ

حق نما میں حق تعالیٰ کو دیکھا یہ شہادہ دیدار ہنمت عظمیٰ کسی یا کسب کا نتیجہ نہیں بلکہ

محض فضل ربی ہے یعنی وہی ہے کسی نہیں، عطا فی ہے ذاتی نہیں اور نہ استحقاقی ہے

برقانی پیکر اشل عکس جاسش را بیاب چوں با احمد شہی دیدار اعد و ثوار نیست

اللَّهُمَّ اَرِنِيْ جَمَالَ نَبِيِّكَ وَ اَرِ زُفْرَتِيْ رُؤْيَا وَ جَهْدَ الْكَبْرِ يَوْمَ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَ السَّلَامُ ط آمین ثم آمین یا ارحم الراحمین بجاو رحمۃ قاطنہ کی شہادت

گشت طوبیٰ مَنْ رَأَى مُصْطَفًی وَ الَّذِیْ یُبْصِرُ عَلٰی وَجْهِیْ یَسْرٰی

☆ حضور ﷺ "اللَّهُ شَہَادَةُ" کی ذات و صفات کا آئینہ ہیں اس لئے اپنی صفات کو

محبوب پاک شاہ کو لاک "وَاللَّهِ اَعْلَمُ" کی ذات میں ظاہر کیا ہے

خلق عظیم ﷺ نے اپنے بار بار بارونا بَرَكَاتِ اللَّهِ عَلَیْهَا اَوْفَلَکَ یَا اَبَا بَكْرٍ کَوْفًا اَسْعَدَکَ لِمُحَمَّدٍ ط

کو اَبَا بَكْرٍ عَلَیْکَ کی نعمت اور تائید خداوندی میں ہمیشہ درمیشہ جتنا دروفا اپنے ساتھ رکھا ہے

پہلے کو کرم فرما بلبل کو چھول بس صبر حق کے سہارے خدا کا رسول بن

حق را چشم گرچ ندیدند و یکنسل
از دیدن جمال محمد شناختند

ایک حدیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم میں فرمایا گیا۔ "مرا بہت فرقہ نماں تھا لیکن میری

انوارِ جلالِ حق تعالیٰ نے

○ مثلاً شیئے میں جو نور نظر آنے کا وہ آفتاب کا نور ہوگا۔ اور حضور میں جو نور نظر آنے کا وہ

اللہ کا نور ہوگا۔ کہ خضرِ محمدی، انبیاءِ جمال حق اور خداوندِ مصلحی مظہرِ حق کمالِ کبریا ہے۔ عنہ وحی

صلوات علیہ بذاتِ اقتباس حضور میں جو علم نظر آنے کا وہ خدا کا علم ہے اور حضور میں جو قدرت نظر

آنے کی وہ خدا کی قدرت ہے۔ کہ حضور نے تمام کائنات کا ہر حال و کمال خدا سے متعاقب ہے۔

مَنْ رَأَى فِي الْمَسَامِ حَقّاً فِي خَلْقِ
الشَّيْطَانِ لَا يَمُوتُ فِي صُورَتِهِ

ترجمہ الامام محمد علی اعظمیؒ بخاری و مسلم
جس نے مجھے خواب میں دیکھا ہے شک میں نہ ہے مجھے
ہی دیکھا کہ شیطان میری صورت میں کھینچا نہیں
ہو سکتا۔

ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرماتے ہوئے میں فرمایا۔

رُؤْيَا الْمَوْتِ جُزْءٌ مِّنْ سِتْرِهِ وَأَمَّا
جُزْءٌ مِّنَ النَّبُوَّةِ

مومن کا خواب موت کے خواب کا بھیہا نہیں ہے۔
یعنی اس کے انوار کا جز نہیں ہے۔

○ مومن کا خواب میں دیکھا ہے۔ وہ حق دیکھتا ہے اور درودِ شریف سے جو بھی ملتا ہے

وہ حق ہی ہوتا ہے اور دوسرے نفسانی، تخیلاتِ شیطانی اور باطل سے پاک ہوتا ہے۔ حضور

ﷺ "تو دلیلِ قطعیہ صحیحہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی صفتِ ہدٰی کے مظہرِ اتم ہیں اور شیطان

لعین ہرگز ضلالت و قادیانِ مطلق نے شیطان کو یہ اختیار دیا ہے کہ جو صورت چاہے اختیار کرے

لیکن اپنے لیے مثلِ محبوب کی صورت اختیار کرنے کی طاقت نہیں دی بلکہ کسی کو خیال بھی آپ

پر نہ ہوتا۔

ترجمہ احمد رضا خان صاحب
ترجمہ احمد رضا خان صاحب

ترجمہ احمد رضا خان صاحب

حضور ﷺ کی طرف سے نہیں ڈال سکتا۔ کَمَا نَطَقَتْ بِهِ الْحَاذِیْتُ ط

عقیدہ :- ہر نبی ولی بھی ہوتا ہے اور ہر رسول نبی بھی۔ نبی بحیثیت نبوت اور نبی بحیثیت ولایت ہر دو کی زیارت حق ہے۔ دراصل وہ نبی کی ہی زیارت ہے اور نبی کی زیارت جنت اور اس کے ثناء سے افضل ہے اور یہی زیارت حق ہے۔ "ابراہیم خلیل"۔

شیطان ۱۔ قَارِئُ قِیَاسٍ کُلِّ بِأَشْکَالٍ مُّخْتَلِفَةٍ یُّذْکِرُ وَیُؤَثِّرُ ۖ بَارِئُ ہے مختلف اشکال بدل لیتا ہے۔ یہ تذکر بھی ہوتا ہے اور اثر بھی اور نذر نہیں آتا۔

☆ حضور ﷺ "اسل میں" نور ہیں اور جن نارس سے ہے نارس نور کی شکل اختیار نہیں کر سکتا۔ حضور ﷺ نور ہیں اور شیطان ظلمت، ظلمت نور اور نارس نور نہیں ہو سکتے اور نہ بن سکتے ہیں۔ سرکارِ غوثِ اشقیان سیر الاسرار میں فرماتے ہیں۔ شیطان ظلمت ہے اور بندہ حق نور۔ شیطان ترغی فی الرسول کی منزل پر فائز ولی کامل کی بھی شکل نہیں بن سکتا۔ لیکن شیطان اپنے مجسم باطل میں پروردگار تقدس و تعالیٰ کی صورت بن کر لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ حالانکہ اس مجسم جبلی کو اتنا علم بھی نہیں کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ جسم و جہت، شکل و صورت اور شکل و مثال سے پاک ہے۔ سُبْحٰنَکَ وَتَعَالٰی عَمَّا یَصِفُوْنَ ط

☆ مشہور اولیاء نقشبند، میرزا مظہر جان جاناں شہید علیہ السلام نے اپنے ملفوظات میں فرمایا۔

○ ایک مرتبہ میرے خواب میں حضور سید کون و مکان سرورِ انس و جان حضور احمد علیہ السلام رونق افروز ہوئے تو میں نے سلسلہ کائنات میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت محمد و ائمہ ثانی علیہم السلام کے بارے میں حضور کیا فرماتے ہیں۔ سرکار نے فرمایا اُمّی مثلِ قرین میں فرمایا کہ کون ہے جو عرض کیا اُن کے کمالات آپ کی نظر سے گزرے ہیں۔ فرمایا اگر تمہیں کچھ یاد ہے تو

علیہ ولایت برائی، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولایت ہے۔ ولایتِ صغریٰ اولیاءِ ارحمن کی ولایت اور ولایتِ کبرا ابراہیم و ائمتہ علیہم السلام حضور ﷺ کا سایہ تک بیتِ کرم نے پیدا نہیں فرمایا کیونکہ سایہ بھی از قلمش ہی ہے شایاں کلام نہ آتا کہ بے اولیاء ہو جاوے گی۔ فہرستہ اربابِ قلم و سب "علیہ السلام" سایہ پیدا ہی نہیں فرمایا۔ چہ جائیکہ کوئی غیر آپ کی صورت بنے یہ محال ہے۔ اَمَّ یَکُنْ لَّہُ صُلْبٌ لَّعَنَ عَلَیْکَ وَتَعَمَّ عَلَیْکَ وَکَانَ فِی النَّفْسِ وَکَانَ فِی الْقَمْرِ ط (نور المصباح)۔

پڑھو! فرماتے ہیں میں نے مکتوبات شریف سے یہ عبارت پڑھی۔

○ اللہ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ وَرَحْمَةُ الْوَسْطَىٰ شَوْ مَا وَرَاءَ الْوَسْطَىٰ تَوْحْسُو ^{حق البشار و رک الکفار سے وراء الوفاء} نے بہت پسند فرمائی اور محفوظ ہوئے تو فرمایا۔ پھر پڑھو۔ میں نے پھر پڑھی تو حضور ﷺ نے اور زیادہ تعریف فرمائی اور یہ حالت دیکھ رہی۔ صبح کے وقت ایک بزرگ نے آ کر مجھے کہا کہ تم نے ایک اچھا خواب دیکھا ہے تو فیروز نے سارا خواب سنایا تو بہت متعجب ہوئے اور فرماتے ہیں مجھے حضور ﷺ کی بکثرت سے کئی روز تک نہ ٹھوکر لگی اور نہ پیاس اور ایک عجیب کیفیت طاری رہی۔

”سیرت ابراہیم لاثنی علیہ الرحمہ علیہ السلام“

لے برون از دم خیال قیل من خاک بر فرق من تخیل من

خوش العصر السید عبد القادر جیلانی قدس سرہ ارشاد فرماتے ہیں۔

○ میں نے ایک دن عجیب قسم ”دھواں کی طرح گٹھا“ دیکھی تو اس سے آواز آئی اے عبد القادر! میں تجھے پر راضی ہوں اور میں نے تجھے اب نائز میں محاف کیں تو آپ نے فی الفور حضور ﷺ کی طرف توجہ کی اور کہا نماز تو سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کو بھی محاف نہ تھی تو میں نے اس پر فی الفور لائحہ عمل لایا ^{یعنی حضرت کے حوالوں سے ایک خواب} وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ پڑھا تو وہ دھواں غائب ہو گیا اور دوڑتا ہوا کہنے لگا اے عبد القادر قدس سرہ العزیز اس طرح میں نے کتنے اہل طریقت کو گمراہ کر دیا ہے۔ لیکن تیرے علم نے تجھے بچا لیا۔ آپ نے فرمایا اے لیکن! تو اب بھی مجھے گمراہ کرتا ہے۔ میرے علم نے ہمیں، بلکہ میرے رب کے فضل نے مجھے بچا لیا ہے۔

”عندنا القادر یجوز ہر رات یہ ابراہیم کہ ابراہیم کہ ابراہیم“

وَعَا، اَللّٰهُمَّ يَا رَبِّ خَلِّصْ بَيْنَ الْاَشْقَالِ لَكَ اَنْتَ الْاَشَقُّ اَوْ تَحْتَارُ هٰی مَا اَمِنَ يَا رَبِّ الْعَالَمِينَ ط
شانِ اَلْوَحْمِيَّتِ :- انسان اپنے تخیل میں جو باتیں بناتا ہے۔ اَللّٰهُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَىٰ کی ذات اُس سے پاک اور برتر ہے اور توحید کا پایہ عقیدہ جو حضور ربی کریم ﷺ نے عطا فرمایا۔ اسی پر ایمان کا دار و مدار ہے اس سے کم یا زیادہ تخیل، محض و دم اور بناؤں ہیں

عہ پاک ہے وہ بات اور ایسا ہے ہمارے تہذیب و تمدن سے دور نامہ اور نامہ پاک ہے ہم ان سے
تہذیب و تمدن کے ساتھ ساتھ ایمان کا رکھنا ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ



شان رسالت۔ شرک فی الالوهیت کی طرح شرک فی النبوة بھی کفر ہوتا ہے۔

○ توحید وہی توحید ہے۔ جو حضور پر نور شافی یوم انشوریدہ انگل اکھو مجھے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی اور حضور رؤف رحیم ﷺ کو چھوڑ کر کیا انکار کر کے توحید توحید کرنا یہ توحید ایسی ہے۔ فی زمانہ حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کرنے والا مومن کہلاتا ہے اور منکر حدیث اپنے آپ کو اہل حدیث اور منکر قرآن اہل قرآن کہلاتا ہے اور شریعت مظہرہ کا باغی آج کل کا دلی "عکس ہند" نہ بل کا نور "منہ اعادنا اللہ من ذلک" غوث الزماں السید عبدالعزیز دہلوی رحمہ اللہ اہل شریعت میں شہساز ہیں۔

ایک ترب میرے مرشد حضرت عبداللہ برہادوی سکینہ رحمہ اللہ نے مجھ سے سوال کیا۔ کیوں حق تعالیٰ معلوم ہے کہ دنیا میں کوئی چیز جو دل جنت سے بہتر ہے اور کوئی چیز جہنم سے بدتر ہے عرض کیا۔ ہاں مجھے معلوم ہے وہ چیز جو جنت میں جانے سے بدتر ہے اور جہنم میں جانے سے بدتر ہے وہ چیز جو جہنم میں جانے سے بدتر ہے اور جہنم میں جانے سے بدتر ہے۔

○ آپ ﷺ کی رویت شریفہ بحالت بیداری ہے کہ دلی آپ کو آج اسی صورت و شکل میں دیکھے جس میں حضرات صحابہ نے دیکھا۔ پس یہ جنت سے بھی افضل ہے اور وہ چیز جو دل جہنم سے بھی بدتر ہے وہ ہے فتح "دستر" نصیب ہو جانے کے بعد اس کا سلب ہو جانا۔ (دستر، فتح، انشراح۔ انوار میں نہ کہ محض انانہ "مزین") "اہل شریعت"

○ علیہ السلام کے بارے میں گئی تھیں، اس وقت وہاں میرے مرشد بھی جو بحالت کے پروردہ اور جذب سے کور سے کیا۔ علیہ السلام باخود مستجاب الذکوات مل تھا۔ وہ کلیم اللہ علیہ السلام کی توحید کا محکم تھا تو ولایت سب ہو گئی اور باخود باخود تیرنگہ کے راتوں سے جسک کر مر دود دوا اور قانون صاحب علم اور حافظہ نور اور روح صحت حکیم سے اگر کہوں و معروف ہو کر علیہ کا علیہ ہو گیا۔ یہ نسخہ نسخہ، عرق، خفت، صلب کی قسمیں ہیں اور ایک تو میری خاصیتیں بندہ اور نور بن گئی اور ان ناموں کے نام و نشان بھی معجزہ حق سے نسخہ ہو گئے۔

اندریں اہمیت نباشد نسخہ حق ایک نسخہ باطن ہوا لے دو افسانہ
 ○ حق تعالیٰ کی رحمت سے نسخہ بدن نسخہ حق تو میری ہو گیا لیکن نسخہ باطن میرا ہے جسے جسے علیہ السلام رحمت حق کی رحمت، توحید، ولایت، شریعت، طاعت، راجع کرنے کے لیے اس کا جو نسخہ ہو گیا۔

قدس میں اپنی ذات پاک کی صورت اور حقیقت کو دیکھا تو فرمایا ۔ **فَاِذَا اَنَّكَ عَرُوسٌ**
الْمُتَلَکِّکَۃٌ میں نے اپنے آپ کو عروس الملکت پایا ۔ یعنی کہ حضور ﷺ نے عالم
 ملکوت میں اپنی حقیقت ملکوتی کی صورت کو آمیزہ حق میں دیکھا اور جبرائیل علیہ السلام کی شکل کو اپنے بدرۃ
 انتہی پر اس کی اپنی اصل صورت میں دیکھا یہ کنہ جبرائیل کا ادراک تھا اور آپ ﷺ نے
 کی حقیقت کو سوائے رب العزت کے کسی نے نہ جانا اگر جبرائیل علیہ السلام آپ ﷺ کی
 حقیقت کو دیکھ لیتے تو ”تا ابد بے ہوش ماند جبرائیل“ کا نقشہ بندہ جاتا ۔

صد ہزاراں جبرائیل اندر بشر
 بہر حق سوائے عزیمیاں یک نظر
 احمد اور بخشاید آن پیر جبرائیل
 تا ابد و ہوش ماند جبرائیل
 اور اک زیارت :- ” **اَلْعَبْرُورُ ذٰلِكَ اَوْدُوْكَ اِذَا رَاَکَ** ” یہاں میں کہہ رہا تھا کہ

ترچناکھ توئی دیدہ کجا ، سیند بقدر پیش خود ہر کے کند اور اک
 ذات کا اور اک : سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے خلافتِ حق کے
 دورِ اہلہ میں تلاوتِ قرآن پاک کر رہے تھے کہ اُنھ آگئی اور حضور ﷺ کی زیارت
 سے بہرہ ور ہوئے تو آپ ﷺ نے حال و احوال پوچھا ۔ فرمایا : اے عثمان ! جو کہ
 شاکر ہے کیا روزہ ہے ؟ عرض کیا نعم یا رسول اللہ ﷺ تو فرمایا : اپنے روزہ کی افطاری
 ہمارے ہاں آکر کرنا یہ پہلی قسم ذات کا اور اک ہے اور زیارتِ ملک کی رزہ سے ہے ۔

صفات کا اور اک :- سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے عرض کیا
 میں نے خواب میں حضور سرور کائنات ﷺ کے منظرِ جمال باجمال کو دیکھا ہے ۔ آپ
 نے پوچھا کس صورت میں ۔ اُس نے کہا سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی شکل میں تو فرمایا :
 بیشک تو نے حضور علی آلہ السلام کو ہی دیکھا ہے اور تیرا یہ دیکھنا حق ہے ۔ حضور
 ﷺ کو آپ کی جانی پہچانی صورت ”علیہ شریعت“ میں دیکھنا یہ صفات کے اور اک ہے ۔
 احوال کا اور اک : اگر کوئی شخص حضور ﷺ کو مومن کی عام شکل و صورت میں
 دیکھے یا اشارہ دے تو یہ زیارت اُس کے لئے ایمان و احوال کے مطابق ہوگی جو اُس کے ایمان
 کی کیفیت عالی اور حق کو ظاہر کرتی ہے ۔ نہایت ایمانی احوال یا مثال کا اور اک ہے ۔ وہ

اُپنے ایمانی حال کو اتباعِ سنتِ مطہرہ اور یکثرتِ دُرود شریف سے دُرست کرے۔

کشف حجاب :- یہ احوال کے قبیلہ سے ہے۔ اس کی تین صورتیں ہیں۔ ۱۔ غشور

مُشاہدہ کرا دیا جاتا ہے۔ اور حجاباتِ زمان و مکان دُور کر دیئے جاتے ہیں۔

☆ بیڈنا امام محمد الغفر الی قلوب من یؤتی علیہ من المُنْقِذُ مِنَ الضَّلَالِ میں فرمایا۔

بابِ قلوب و کیا و اللہ بیدار کی حالت میں۔ مگر کرم

اور اراج ایضاً علیہ السلام کا مشاہدہ کرتے دوران کی

آوازیں سننے اور اُن کے افوارِ فیض کا اقتباس کرتے ہیں۔

وَهُمْ فِي قُضُوبِهِمْ يَبْتَهِتُونَ

الَّتِي كُنَّا نَدْعُوهُ الْأَنْبِيَاءَ

لِيَسْمَعُونَ مِنْهُمْ أَصْوَاتًا وَيُقْبِلُونَ

مشاہدہ عینی ۱۔ عالم دنیا میں کشف غلطی کے بعد قبر میں مشاہدہ عینی ہوگا۔

حديث الحبيب عن صاحبها الصلوة والسلام يا رسول الله انما انت ابراهيم الخليل عليه السلام

○ قبر میں منکر کبیر فرشتے تینت سے تین سوال پوچھتے ہیں۔ صَوْرَتُكَ، مَا دِیْنُكَ، اِسْکے بعد میرا سوال

يَقُولَانِ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي سَعْيٍ هَذَا الرَّجُلِ ^{يَتَذَكَّرُ} ^{يَتَذَكَّرُ} كَمَا تَوَضَّعُ شَمْسُ الْعَرَبِيِّ لَوَارِثَتِي

وَلَا تَقْرَأُ الْكِتَابَ طَرَفًا مِّنْهُ قَبْلَ يُبَيِّنَ لَكَ آيَاتِهِ وَلَسَوْفَ يَرْضَىٰ

وہی بَشَرِ عَظِیمۃً عَالَمِ ہَرَنَس میں سرود کی لگا ہوں سے تمام تجابات اٹھا دیے جاتے ہیں کہ حضور

نہایت شہید و شہیدانہ کو دیکھتا ہے یا ہذا اشارہ فرمایا ہے حضور ﷺ کی قبر میں

بعض نہیں جلوہ آرا ہوتے ہیں۔ اس مشتاقانِ دیدِ غمزدہ مومن کے۔ ایسے لسنی بشارت درخوستخبری

ہے کہ بقیہ لکائی مومن کے لیے شیب اسرار کے ذوالہائی دید شیب عیدین کی کہ عاشق زار و فصل

الحَبِيبِ إِلَى الْحَبِيبِ کے مزدور پر موت کا پل بنو کر کے مر رہا تھا پوچھا ہے ۔

مرفعلی پہلی ہے سب کو ہائے یمنی سب اس سب سے عید ہے اس کا جواب کیا

جلیل القادری غیر کہہ کر مرنے کے تصور سے ایسا حال کے صحابہ کا منہ مرے بعد کوئی بہتر حال

وہ جب بڑی سرگرمی سے کھیل رہے تھے تو اسی وقت پیدا ہوئے۔

وَلَمَّا تَوَلَّوْا مُعْتَدِلًا عَلَيْهِ نَحَنُوتُهُمْ فَبِأَنفُسِكُمْ هُمْ رَاكِبُونَ

Journal of Management Education 30(6)p.789-804
© The Author(s) 2006. Reprints and permissions:
<http://www.sagepub.com/journalsPermissions.nav>



لاہور میں جامع مسجد جو گریز کی تعمیر فرمائی تو بعض علماء و قلم نے قبلہ کے رخ پر اعتراض کیا تو آپ نے ایک ہی نگاہ سے کتبہ تک کے حجاب اٹھا دیئے اور ہزار ہا لوگوں نے لاہور میں کتبہ شریف کو دیکھا۔ یہ آپ کی کرامتِ عالیہ سے ایک عظیم کرامت ہے۔

○ شریف زیارت :- حضور پر نور سید یوم النشور صلی اللہ علیہ وسلم بنفس نفیس خود تشریف لاتے ہیں۔ یہ از روئے شفقّت بر امت ہے اور یہ عالم خواب یا بیداری میں زیارتِ حبیب و دیدارِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم العظم خیرات سے ہے جو اُس سے محروم ہوگا وہ ہر خیرات و حسنات سے محروم رہا اور دنیا اور جنت میں نجات ہر اوقات اُس کو نصیب ہوگی۔ جو آثارِ درود شریف پر موانعت کرتا ہے گا اور یہ درود شریف کی برکات سے ہے۔

حدیث الحبیب علیٰ حسناتہا الصلوٰۃ والسلام :-

”یسبح الحبیب“

مَنْ رَأَى فِي السَّامِ فَنَكَّرَ فِي رَأْيِهِ
الْيَقْطَعُ مَا

جس نے مجھے خواب میں دیکھا منقرِب وہ مجھے بیدار
میں دیکھے گا۔

جہاں السلام جلال الدین والملت السنوی علیہ السلام نے۔ ”تہذیب الملک فی اسکانِ رؤیہ صلی اللہ علیہ وسلم“

میں تین تو جہیں بیان کیں اور اُن کے جواب دیئے ہیں۔ ”توحیاتِ شریف“

☆ پہلی تو جہ ہمہ در روزِ قیامت مراد ہے۔ اس کا رد کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ قیامت کے روز سب کو علی النشأوی زیارت ہوگی۔ جس کو دنیا میں زیارت ہوئی یا نہ ہوئی۔ قیامت عام زیارت کا دن ہے اس میں تخصیص نہیں۔

☆ دوسری تو جہ ہمہ در زمانہ نبیاتِ طیبہ میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ نبیاتِ ظاہری میں ایمان لایا اور وہ خواب میں بھی زیارت سے نوازا گیا۔ وہ بیداری کے عالم میں بدینہ طیبہ حاضر ہو کر ضرور زیارت کرے گا۔ فرماتے ہیں یہ تو جہ بھی اپنے اندر کوئی خاص معنی نہیں کہتی۔

☆ تیسری تو جہ ہمہ :- سیدی القاضی ابو بکر ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا وہ خوش قسمت

ہوگا جو اپنے رب کے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو یاد رکھے اور دعا کی بات کو مان لے۔
ایسا کہ شانِ نور و نوران کے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا کو یاد رکھے اور دعا کی بات کو مان لے۔
کچھ لوگ وہی کہتے ہیں کہ جس نے کسی سے خواب دیکھا کہ وہ کس کا ہے گا۔ انکار فرمادے گا۔

اپنی زندگی میں زیارت سے مستفیض ہو گا۔ یہ آخری توجیہ حدیث پاک کے ظاہری مفہوم کے عین مطابق ہے اور یہی مفتی یہ ہے۔ "ذلک عام لیس بخاص۔ یہ حدیث پاک مفہوم کے لحاظ سے عام ہے خاص نہیں۔ "الکریتم اذا وعد وفا" درود خوان کو یہ زیارت بوقت نزع ہوگی۔ "وهذا العهد الشریف" اور اس کی روح اس وقت تک نہیں نکلتی۔ جب تک حضور ﷺ کی زیارت اپنی زندگی میں بحالت بیداری نہ کرے۔

علامہ شیخ ابن ابی حمزہ رحمہ اللہ نے بیان کیا ہے کہ اس حدیث کا یہ واقعہ نقل کیا کہ وہ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت شرف ہوئے اور اس حدیث پاک میں فکر کیا سیدہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کی خدمت مطہرہ میں حاضر ہو گئے اور خواب کا واقعہ عرض کر کے کہا اس حدیث فسیرانی فی القیظۃ کا کیا مفہوم ہے تو ام المومنین رضی اللہ عنہا نے کافی سمجھایا لیکن سمجھ نہ پائے تو آپ ام المومنین حجرو مطہرہ میں تشریف لے گئیں اور حضور ﷺ کا آئینہ مبارک لے نہیں فرماتے ہیں میں نے آئینہ کو دکھایا تو اس میں حضور ﷺ کی نورانی صورت بحالت بیداری نظر آ رہی تھی اور یہی حدیث پاک بیان فرما رہے تھے۔ یہ اس حدیث پاک کا عملی مظاہرہ تھا کہ شاہدہ کراویا اور علمہ الیقین سے عین الیقین تک پہنچا دیا۔ تو اسی بات میں آپ کی روح مشتاق قفس مختصری سے پرواز کر گئی۔ "تفہیم فی طریقہ"

ہرچہ نماز رفتہ رفتہ زبھاں نیاز مند ہے کہ بوقت جان نپردان بکثرت رسیدہ باشی دوسری صورت میں : جب کفار کفر سے واقعہ معراج شریف پر بیت المقدس کے متعلق بطور اعتراض استفسارات کئے تو بیت المقدس کی قسمت جاگ اٹھی کہ قبلہ جاناں ، کھڑا بیان ﷺ کی زیارت کے لئے خود حاضر بارگاہ ہو گیا تو آپ اس کی ایک ایک چیز ذروائے بکھڑکیاں اور روشنائیوں پر نگاہ فرما کر گھار کے جوابات دیتے "ہدایت نماز کثوت میں جنت، حضور حاضر ہو گئی اور جنت کے باغوں میں کھجور کے خوشنوں کو دکھایا اور لینے کے لئے ہاتھ بڑھائے اور پھر واپس کر لیا اور یہ غلام بجا الممت جنت میں جا کر پھل کھائیں۔ موت : اہل جنت کے لئے غلام عزت ہیں تہنیت ہے کہ آنحضرت ﷺ توجیہ الی الجنب الموت ایسی ہے کہ موت کو اس سے ملنا ہے



النَّوْمُ اخْتِ السَّوْتِ ۝ نیند موت کی بہن ہے۔ نیند کو موت کے ساتھ ایک مماثلت ہے جن خوش نصیبوں کو نیند کے عالم میں ایسی کیفیتِ حالی ملادی جو جنت کی حالتِ موت کے مشابہ ہے وہ حالتِ نوم، یا بوقتِ حیات یا بعد الموت زیارت سے نوازے گئے۔ لقاءِ الہی بجا لگا شفعہ اور بصیرت کی آنکھ سے انویارِ عظام کے پتے ثابت ہے۔ یاد رہے کُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۝ ہر مومن کی موت یتقلب جن دارِ الٰہی دار کے سوا اور کچھ نہیں صرف دارِ ابقاء سے دارِ ابقاء اور دارِ العز و عز سے دارِ السوء کی طرف نقل مکانی ہے۔

۱۔ کثیر تحقیق کے تابع اگر موت میں فرمایا "موت انتقال است یعنی جگہ سے لے کر جگہ پر"۔

موت ایک حالی سے دوسرے حال اور ایک جان سے دوسری جان کی طرف جانے کا نام ہے اور موت جو ایک محض شئی مخلوق ہے جس کو حضرت یحییٰ علیہ السلام قبل جنت اور ایلیم کے اپنے اپنے دخول کے بعد مقامِ اعراف پر ذبح کریں گے جو ایک مینڈھے کی شکل کی ہوگی پھر آواز آنے کی پناہ لے کر اہل الجہنم کے حلقہ خلود و لا موت اور یا اہل النار لیکن خلود و لا موت جس سے یہ شقی فرج میں اور دوزخی فرج میں فرج کریں گے۔

○ موت، جسم کی ہے نہ جان اور روح کی۔ یعنی مرنے کا جسم ہے نہ کہ روح۔ بلکہ روح کا جسم سے انفصال موت کہلاتا ہے۔ موت عارضی ہے قیامت کے بعد موت کا وجود نہیں ہوگا۔

قانونِ قدرت :- مومن اپنے بزرگ کو اٹکھ "نیند" میں دیکھتا ہے۔ اولیاء اپنے بے جا شہادت

○ وہ نیاز مند کتنے غمزدانہ سے اس جہاں سے اٹھا ہوگا جس کی جانچی کے وقت آپ اس کے سر پر آئے ہوں۔

۱۔ سورۃ الاحزاب آیت کریمہ ۱۸ میں جان کو موت چکھتی ہے۔ ذائقہ کا معنی چکھنا۔ ہر انسان کی موت کا ذائقہ اس کے اپنے ایمان و اعمال کے مطابق ہوگا۔ کافر کے لئے ذائقہ الموت اسحاق یا لئساق کا سورۃ البقرہ آیت ۲۵ میں ہے "پنڈل کے ساتھ پنڈل پٹ جائے گا والا مسالہ در پیش ہوگا اور منافقین سوکھے ٹپنے کی طرح اچانک زوردار آگ سے لڑا کر "جہنم" میں جا کر گئے گا اور موت کی کوڑا جھٹ اتنی شدید ہوگی کہ قیامت بھی اس کا ذائقہ حلقہ کی طرح حلق میں محسوس کرے گا۔ دوزخ کی موت کا ذائقہ شربت دیدار سے مرے ہوگا اور شرابِ ہلہ کی محاسن و خلعت، لذت و فرحت آمیز ہوگی اور اس کی نشانی "جو رنگ آید جہنم رب اوست" کے کتے حسین حالت، کتے لب و لہجہ اور اس کے

جہنوں نے حاضری میں درود شریف سنایا پڑھا اور اجازت چاہی اور شریعت مطہرہ کے اتنی مسائل اور احادیث مبارکہ کے متعلق استفسار کئے اور زندگی کے مسائل پر چھ مشکلات کی آسانی اور بیماری سے شفا چاہی اور پانی وَاللّٰهُ بِأَشَدِّ شُكْرًا اللّٰهُ وَہ کامیاب و کامران ہو گئے۔

جناب غوث الاولیاء الکرام السید عبدالقادر جیلانی قدس سرہ نے اس وقت تک کراچ نہیں کیا جب تک رسول اللہ ﷺ نے کراچ کرنے کا حکم صادر نہیں فرمایا۔

خیر لطف بے بندہ کی یہ سبب قرار پڑتی تو سجدہ سے سر نہ اٹھاتے جب تک قبولیت کا حکم رب تدوس کی طرف سے نہ پہنچ جاتا اور شہد بین السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پر قنوت کرتے آئے بارگاہ رحمتہ العلیین سے سلام کا جواب آتا تو پھر آگے پڑھتے۔ السلام علیکا وعلىٰ عباد اللہ الصالحین ۔

وقت آخر میں درود پڑھتا رہا تو ان کی طرف سے جواب سلام گیا یا محمد میں قربان تیرے نام پر موت آئی مگر زندگی بن گئی۔ ﴿اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِہِمْ﴾

قرآن پاک ۔ پ سورۃ الاعراف آیت کریمہ ۱۳۸

وَقَرَأْتَهُمْ یُظْفَرُونَ اِلَیْکَ وَهُمْ لَا یُبْصِرُونَ ۝

اور تو دیکھے گا انھیں کو دیکھ رہے ہیں تیری طرف حالانکہ انھیں کچھ نظر نہیں آتا۔ یعنی کچھ نہیں دیکھتا۔
فرمایا: محبوب! ان کی نظریں بظاہر آپ کو دیکھ رہی ہیں، حالانکہ انھوں نے آپ کو نہیں دیکھا ان کی مصروفی انھیں آپ کی طرف کھل جاتی تو ہیں۔ لیکن میں بے نور۔ انھیں دیکھائی کچھ نہیں دیتا۔ ایسے ہی کوئی کامر حضور ﷺ کو خواب میں دیکھے تو اس پر وہ امور متفرع نہیں ہوتے ہاں یہ نعمت سے ہے کہ اسے دولت ایمانی سے مشرف کر دیا جائے۔

شہید شہید علیہ سلطان محمود غزنوی ایک تربت قلیم فقر و فنا کے شہنشاہ قطب وقت خواجہ ابوالحسن علی بن احمد خرقانی قدس سرہ الرحماتی کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو عرض کیا

علیہ شہیدات یا اسدات فقر و سوزنا میں جیسے جیسے فقر و سوزنا کے رشتے ہیں۔ جن پر شریعت مطہرہ کی گرفت نہیں ملے گی ان کا دل بے پروا ہو جائے گا۔ شاہ شہید علیہ السلام نے فرمایا: اے شاہ شہید! میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔



☆ نیز فرمایا ولایت نبوت کا چھیا لیتو اس حصہ ہے۔ لہذا ولی کو ایمانی آنکھ سے دیکھنے والا اور اُن کی محفل میں بیٹھنے والا شقی جہنمی نہیں رہ سکتا۔ اویلاء الرحمن کی صحبت کبریتِ احمران کی نگاہ قلبی امراض کی دوا اور اُن کا لطیفہ درود شریف بالطنی کو ہر کے لیے شفا ہے۔

☆ الْحَقُّ مَا كَالِ الْخَبَةِ الْجَيِّدَةِ الرَّهْنَى صَلَافُهُ - الصَّحْبَةُ الشَّيْخُ الْفَكَاوِينُ الْكَحْمَلُ كَثِيرَتُهُ أَحْمَرُ قَطْرَةٍ دَوَاءٌ وَكَفَيَتُهُ شِفَاءٌ وَبَدْوُهَا خَرْطُ الْفَتَا وَالْعَلَمَاتُ مَكُونَاتُ مُجَرَّدَةٍ

لطیفہ نظیفہ :- کسی نجدی نے سنی سے کہا تم رسول پاک ﷺ کی اتنی تعریف کرتے ہو کہ رجب سے بلا دیتے ہو تو نبی نے کہا - بسم نہیں ملاتے۔ رب کریم نے اپنے رسول کریم عزوجل ﷺ کو خود اپنے ساتھ ملا رکھا ہے۔ اور تم اتنی تعظیم شان کرتے ہو کہ اپنے ساتھ ملا لیتے ہو۔ اَلْجَبَادُ بِاللّٰهِ ۔ بقدر آئینہ حسن تو نایاب گئے تو ، ہ کارپا کاں را قیاس از خود سبگیر گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

بیتمائیز

رسولوں میں جید الرسول اتنی عظمتوں کے باوجود بشر بشر کی رت لگانا اور وہ بھی مثلنا کی یہ کہاں کی دیانت اور کتنا ایمان کا جبر ہے کہ یہ درایان نہیں ٹھکر دینے پر ہیں۔ ظاہر ہوا کہ ایسے عقائد اور لفظی عمل محض کا نام بھی خدا تعالیٰ محض نہ رکھے۔

○ شانِ عبیدیت :- عَبْدُہٗ وَرَسُولُہٗ۔ عہد دیگر عہد، چیزے وگر ۔ ماسرپا انتظار اور منتظر

عبید اور چیز ہے اور عہدہ اور عہدہ جو حرف کے حیران کا انتظار کرے اور عہدہ وہ جس کا حرم ناز میں انتظار کرے عہد کی ابتدا بھی ہے اور انتہا بھی۔ اور وہ کی نہ ابتداء ہے نہ انتہا اگر عہدہ کا مقام ان دونوں کے بین الین واسطہ ہے۔

مقامش عہدہ آمد و لیکن جہان شوق را پروردہ است
مقام پیدا نہ گردد زین در بیت گمانہ بینی از مقام ارمیت

لکھن ان پھینکے میں ہاتھ عہد کا تھا اور فضل کا اور شوقِ اعرین انشاء انگشت عہد کا تھا اور چاند کا شوق ہو کہ قدم بوسی کو لا فضل کا عہدیت اول میں اجراء ارضی تھا اور صورت شانی میں اجراء اجرامی ہو۔

○ شانِ رسالت :- وَرَسُولُہٗ عَقْلِ اَوَّلِ کی کیا بساط کہ مقام رسالت کی انتہا کہ پاکہ جہان نبی کریم اور کتب کا تختہ میں میں تک جانتے سے تاسر و ماچہ ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَنَحْمَدُہٗ بِرَسُولِہٖ صَلَافُہٗ صَلَافُہٗ صَلَافُہٗ

شانِ محبوبی :- محبت حقیقی کا نام تعقیقاتِ عالم و دنیا و دُکھ میں محبوب صرف ایک ہی ہے جو مقصود و مطلوب ہے۔ محبتِ عالم و کوئی کہا کہ اور کیا جانے اور کوئی کیا کہے دیکھا نہیں ہے۔ تعجب نہ ہو کہ محبت صرف ایک ہی ہے۔

نُذِرَةُ الْكَافِرِينَ مُحَمَّدٌ الْكَامِلِينَ حَامِي شَرِيعَتِ بَابِي بِدَارِ مِثَالِ شَرِيعَتِي مُقْبِدِي مُقْبِدِي كَا وَظَلِيمَةُ دُرُودِ شَرِيفِ
 از صلوة روشن چراغ نقشبندی در سلام سر سبز باغ نقشبندی

ہر مستقیم اولیاء کاملین کا سیرۂ و صورتہ ہو بہو نمونہ تھے۔ نسبت پاک سے محبت اور درود شریف سے وابستگی کا یہ عالم تھا کہ روزانہ پانچ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتے اور پڑھاتے۔ درود شریف پڑھنے والوں کو محبت اور خوشی سے فرشتے کہتے "فرشتے بھی درود شریف کے جھڑے ہوئے لڑکی چھوٹے ہیں۔ بحیث کریم ان اللہ و ملک مکہ یصلون علی النبی ما ہے شک اللہ جل شانہ اور اس کے نوئی بندے صفت و ثناء کرتے ہیں کی۔ یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِمْ ثُمَّ بھی تعریف و توصیف کیا کرو و صَلُّوا وَسَلِّمُوا اور سلام پڑھا کرو۔ اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ آیت کریمہ عظیمہ شریفہ ہزار ہا نعمتوں سے بڑھ کر ایک نعمت ہے اور قرآن پاک گلدستہ تحت اور عظیم الشان مبارک نعمت ہے۔

سَلَامٌ اللَّهُ سَلَامٌ اللَّهُ عَلَيْكُمْ جَسْمِي هُنَا قَلْبِي لَا يَكُونُ

نعت شریف

ہے جسم معظم سر جبار مُسْتَبْرَا کر ہے شان میں جن کے ذکر کا کثیرا
 خدا نے ہماری ہدایت کر بت کر محمد کو بھیجا بَشِيرًا نَذِيرًا
 کہا اُن کے دشمن کے حق میں خدا نے کر ہے وہ بُرُوْرًا وَيُصَلِّي سَعِيْرًا
 منافق مخالف کے لئے خدا نے کہا ہے جَهَنَّمَ وَ سَاوَتْ مَصْنِيْرًا
 محمد کی اُمت کو بخشی خدا نے وہ جنت حفت جس کی مُلْكًا كَبِيْرًا
 مکان مومنین کے سین خور و غلمان ہوا نیک شمس و لُزْزَمُ مَهْرِيْرًا

کہا یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ثُمَّ بھی پڑھو
 ہے جن کی شان فَصَّلُوا عَلَيْهِ كَثِيْرًا كَثِيْرًا

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ سَابِقِ لِلْخَلْقِ نَزْوَةً وَ آخِرِ ظُهُورِهِ وَ رَحْمَةِ الْعَالَمِينَ وَ جُودُهُ وَ عِلِّيَّ آلِهِ وَ صَحْبِهِ وَ سَلَامُ

اللہ تعالیٰ صلی علی سیدنا محمد سابق الخلق نزوۃ و آخر ظہورہ و رحمۃ العالمین و جودہ و علی آلہ و صحبہ و سلام



ب

روضة الشاہد

عَلِيَّةُ مُبَارَكِ

اَحْمَدُ مَجْتَبِی سیدنا فخر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

برائیت میزبانہ رسول، ضعیف العمر صحابیہ اہم مسکندہ خزانہ حیات، نجات دہانہ دنیا

ظَاهِرُ الْوَصْلَةِ، اَبْلَجُ الْوَجْهِ
حُسْنُ الْخَلْقِ، لَمُفَقَدَةٍ تَجَلَّةُ
دَلَمُ تَزْيِيهِهِ صَلَفُهُ، وَبَيْنَهُمْ - قَسِيمُ
فِي عَيْنَيْهِ دَعْبَةٌ فِي اشْعَارِهِ وَطِفُ
وَفِي صَوْتِهِ صَحِيلٌ غَنَقُهُ سَطَعَ اَحْوُ
اَكْلُ - اَبْرَجُ اقْوَر - شَدِيدُ سَوَادُ
اشْعَارِهِ - ذَا صَمْتٍ عِلَاكُهُ الْوَحْشَا

پاکیزہ چمکدار دُور، کشادہ چہرہ پسندیدہ
خود نہ تو بد بھلی جوانی ہموار شکم اور نہ چنڈا
کے ہاں گرے ہوئے - زیبا صاحب جمال و حسن
آنکھیں سیاہ اور فرائخ - ہاں گھنے اور لمبے - آواز
نوک گوار بھاری پن - گردن چمکدار مارندہ چاندی
نرم گھٹاں - ابرو بیوتہ اور باریک - سیاہ گھٹاں
ہاں - خاموشی و قار کے ساتھ اور کلام و سنگ

علیہ آواز مبارک دُور و نزدیک سے سب کی ساری ایک بار مہرِ نسیف پر نمایاں خلیفہ امتیہ جافذِ قویہ آواز حضرت امی
نہ نہ فرمائی اللہ تعالیٰ غنہ نے دُور بہت دُور میں غنم کے جنگل میں سن اور میں بیٹھ گئے۔ جب کلمہ کہتے تو نمایاں علیا کے
روشن تر اور پکار کشادہ دانتوں سے ایک نور نکلتا گوش مبارک جس کو قرآنِ عظیم نے اُن کی عین سے تعبیر کیا۔ دُور و نزدیک
عرشِ بریں اور محفلِ قلمِ ثقی کے چلنے کی آواز میں سن لیتے اور زیرِ زمیں جہنم میں پتھر کے گرنے کی آواز، جو سترہ برس بعد
تیرہ میں پہنچا۔ سن لیتے۔ چشمانِ نور کی عظمت سائرِ عالم سے ظاہر ہے وہ رست کی تاریکی میں بھی جیسے گھٹیں
جیسے دن کی روشنی میں اور جیسے آگے دیکھتیں ایسے ہی پیچھے سے دیکھتیں ایسے ظاہر کو دیکھتیں ایسے ہی باطن - خلوص
ایک کو ملاحظہ فرمائی کہ آپ عینی اللہ - حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام اور تجارتِ اقلیم نبوت
سر برائے سند رسالت اور تختِ شہادت پر فائز بننے حبیبِ ایں کو نگاہِ عطا کی جس پر پوری اہل کائنات و کونین
قلب مستحضر ہو گیا اسی نگاہ سے انبیاء کو نبوت، ملائکہ کو عصمت ہی اور اولیاء کو اخلاص لیتے اسرارِ امورِ حقیقیہ کا
شناں بنا دیا۔ نرم و نازک چمکے ہوئے مبارک کا ادب جتنی بولنے کی عادت نفع و قدرت کا نشان اُن اقدس دُور و
کائنات سے موسیٰ انکس کی طرف سے موسیٰ سرور اور زمان پروردگار سے موسیٰ

وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَهَّرِينَ سے تحسین و آفرین فرمائی۔ حضور ﷺ ہر ہفتہ مسجد قبا شریف میں تشریف لاتے اور فرماتے اس مسجد شریف کی رکعت نماز نفل کا ثواب عمرہ کے ثواب کے برابر ہے۔ مسجد قبا شریف میں ایک طاق ہے۔ جو شعب طاق کے اسم سے موسوم ہے۔ ہجرت کے بعد صحابہ کرام کبیرۃ اللہ کی جدائی سے پریشان رہتے تھے تو حضور ﷺ نے اس طاق سے صحابہ کرام کو بلا کر کبیرۃ اللہ زاد شرفۃ العظیم کی زیارت کرائی۔

حدیث الجندیب علی مصنفہما الصنوعہ و السلام ۵ "بھگن بخاری و مسلم"

لَا تُشَدُّ الرِّجَالُ إِلَّا ثَلَاثَةَ مَسَاجِدَ | اختیار کرو سفر سوائے تین مساجد کے۔ مسجد اقصیٰ۔
السَّجْدَةِ الْأَقْصَىٰ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ | مسجد حرام اور میری مسجد نبوی شریف۔
وَالْمَسْجِدِ هَذَا ۶ "شہر ریحانی النبی مقبرہ کثیرہ فضائل میں ہے"

○ ان تین مساجد کے استثنیٰ کا مستثنیٰ زمانہ دیگر مساجد میں۔ اور دیگر مصالح دینی و دنیاوی، ہجرت، تجارت کا سفر مختلف بالاتفاق جائز اور مشروع ہے ان تین مساجد میں قریب مقصود ہے جو ان کے علاوہ میں نہیں۔ یہ ان کی فضیلت اور زیادتی ثواب کے نظہار کے لئے فرمایا تمام علماء ائمت کا متفقہ فیصلہ اور فتویٰ ہے "مَنْ ذَاكَ الْقَدْحُ" کا سفر حج بیت اللہ کے سفر سے بھی افضل ہے۔ اس حدیث پاک سے خیر الامم کو خیر الرسل ﷺ کے دراطہ کی حاضری کے سفر کو جائز کہنے والے لفظ مساجد پر غور کریں ہمیں اس سفر مبارک کی ممانعت کا اشارہ اس نہیں ملتا۔ جو اعظم جناب الاکبر والوں نے سمجھا اور بیان کیا اور سفر پر نیت محض زیارت مزار مطہر اور مرقد اطہر رسولی نور ﷺ پر چسپاں کر دیا۔ سات سو سال سے آئمہ اسلام، علماء اہل علم میں مبارک سفر کو مستحب، ہست جلیلہ عظیمہ بلکہ قریب الواجب قرار دیتے رہے ہیں۔ اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عمارت میں علامہ ابن تیمیہ حنفی اور اس کی ذمت نے بیک تحنن قلم حرام قرار دیا۔ آج بھی سعودیہ نجد حاضری و درجست عالم و عالمان علیہ السلام کی نیت کے سفر کو شرک قرار

عہ اکثر امام توحی الزین کی شافعی غیر ائمہ کافی نے "شہادۃ علی من انکر سفر الزیارة" منکر کی کہ میں تشریف کی جو سفر زیارۃ رسول ﷺ کی عمارت پاک کو موشم "سوفیک" کا ہوا غیر مشروع کہتے تھے۔ ہم

یہ سفر کو مستحب قرار دیتے ہیں۔ جو حرام قرار دیتے ہیں۔ یہ سفر کو مستحب قرار دیتے ہیں۔



اَدْخَلَ بِحُجْرَةٍ اَحْمَدَ بَابِهِ ﴿۱﴾ يَا وَيْلَى الْفَقِيرِ وَكَيْسَ حَيَّرَ الْمَذْنِبُ ﴿۲﴾
وَالرَّيْحُ قَدْ اَهْدَتْ لَنَا مِنْ حُطْبَةٍ ﴿۳﴾ عَرَفَا كَثِيرًا مِنْكَ بَلْ هُوَ اَطْيَبُ ﴿۴﴾

○ عاشق زار بہت دور دراز کا سفر طے کرتے وقت اپنے دل کو ان اشعار سے تسلی دے کہ جبر کی گھڑیاں اب ختم ہوئیں۔ یوم الوصال آن پہنچا تاکہ دل کی دھڑکن، عکس، سکون سے قریب چلے زبان سے یہ معروضات، کیفیت پیش کرے اور جتنا ممکن ہو دُور و شریف باؤڑ بند پڑھے۔
داخلہ سے پہلے وضو تازہ کر کے صاف ستھرا لباس پہنے اور خوشبودار گار دُور و شریف کا در و درختے ہونے پر دعا آہستہ آہستہ پڑھے۔ "اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَكَارِفْ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ"

قرآن پاک: پٹے سورۃ بقرہ تین آیت کریمہ ۸۰

| | |
|----------------------------------------------|------------------------------------------------------|
| وَقُلْ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ | اور یوں عرض کرے کہ میرے رب! مجھے بھی طرح داخل |
| وَاَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَاجْعَلْ | کہ جو بھی طرح باہر لے جا اور مجھے اپنی طرف سے مددگار |
| لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ﴿۱﴾ | خلیفہ بنے۔ |

☆ مُدْخَلَ صِدْقٍ سے مراد مدینہ منورہ کا داخلہ اور مُخْرَجَ صِدْقٍ سے کہ معظفہ سے نکلنا۔
☆ ایمان کے ساتھ داخلہ مدینہ المنورہ اور بشارت شفاعت پاکر مدینہ منورہ سے نکلنا۔
☆ قبر میں داخلہ ایمان رضا اور طہارت کے ساتھ اور روز قیامت قبر سے بشارت مغفرت پاکر عورت کے ساتھ نکلنا مراد ہے۔ "اور سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا" سے مراد صحابہ انصار ہیں۔

○ جب زائرِ فرماں و شاداں "اللہ اللہ" کرتے دیارِ مصطفیٰ ﷺ کے قریب پہنچتا ہے تو اس کی متبرک جوائیں اور معظفہ نصائیں پیشوائی کرتی ہیں۔ ملائکہ انوارِ رحمت کے چھوٹوں سے اس کا استقبال کرتے ہیں۔ بشارتیں، مبارکیں دیتے اور گلہائے انوار کے مار اس کے گلے میں ڈالتے ہیں۔
دیارِ حبیب میں ذکرِ حبیب ﷺ پاک سے غائب نہ ہو۔ یہ سرچرچہ غایات ہے غایات ہے۔ العہ

- ۱۔ بشارت دے دو محلات کئے دے کو کہ پہاڑوں، ندیوں کی چوٹیاں اب ظاہر ہو گئیں ہیں۔
- ۲۔ یہاں سبک کرنے والوں کا سبک و قرار بھی جواب دے جاتا ہے اور چھپا چالی عشق ظاہر ہو جاتا ہے۔
- ۳۔ بارگاہِ احکمی "یعنی ﷺ" میں خلافت ہو جا کہ اسی درگاہ میں فقیر کرنا ملتی ہے اور گناہ گار کو ٹھکانہ۔
- ۴۔ مجھے دیکھو کہ مجھے شکست کسی نے نہیں پہنچی، جو شکست مجھ کو پہنچا، وہ صرف دُور و شریف سے ہے۔

ہیں۔ اگر سفر طیبہ میں کوئی دُشواری پیش آجائے تو حضرت خضر علیہ السلام رضوان جنت اُو
برخاں الغیب خدمت کرتے ہیں کہ یہ مہمان دُلول ہیں۔ توجیب شہر ہمایوں اکیذینہ النورہ نظر
آنے لگے تو عزم شریف کے قریب سواری سے اُتر جائے اور قدّم قدّم پر دھیان اور خیال سے
دُرد شریف پڑھے یہ وہ سرزمین پاک ہے جہاں محبوب الہ "عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم" کے
قدّم مبارک لگے ہوئے ہیں۔ بالفاظِ دیگر اس سرزمین نے آپ ﷺ کے قدّم چومے ہیں
اور نقیض قدّم کو اپنے سینہ میں امانت رکھ لیا۔ یہ اس شہر پاک کی سرزمین وحی ہے جہاں انوارِ قرآن
اور انوارِ صاحب القرآن چمک رہے ہیں۔ غلغلاء عبّاسیہ کا یہ محمول تھا جب وہ حد و حریم پاک
میں داخل ہوتے تو اپنی اپنی سواریوں سے اُتر جاتے اور پیدل چلتے راہ کی مصعوبت کو سعادت
سمجھتے۔ یہی طریقہ ادب و احترام کا ہے۔

لَوْ جِئْتُمْكَ قَاصِدًا لَسَمِعْتُمْ عَلَى بَصَرِي ۚ لَعَلَّ أَهْلَهُ خَفَا أَوْ لَيْسَ الْحَقُّ أَذِنَتْ

ناز و محبت چشم خود کہ جمال تو دیدہ ام
مقام پائے خود کہ بکویت رسیدہ ام
ہر دم ہزار لہجہ زہد و نیت خویش را
کو دامن گرفتہ بسویت کشیدہ ام
دُرو و مشغود اور جلو جس محبوبِ قبیلہ بنی سالم بن عوف کے محلے سے نماز جمعہ
البارک کے بعد عازم مدینہ منورہ ہوئے تو حضور سرکارِ مدینہ سرورِ قلبِ سینہ علیہ السلام کے آگے
اور پیچھے بیدل اور سوارانِ انصار صحابہ کے دستِ زیرِ قیادت سید الانصار سعد بن عبادہ خزرجی
رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ہر کابِ نبوی تھے اور کور اشیرین روز سے ہی استقبال کی تیاریوں میں
مغفک و توت کے پروردہ خرم سادہ سلام و احبابِ خاندانِ ام و آلِ محمدیہ و انصار کے جشنِ استقبال کا اندازہ



مصرف تھا۔ حمد و ثناء کے لئے گونج رہے تھے گھر گھر خوشیاں تھیں۔ انصار مدینہ کا عظیم الشان گروہ عجیب کیفیت سے سرشار تھا۔ حضرت زیدہ اسلمی رضی اللہ عنہ آگے آگے جھنڈا لئے چل رہے تھے۔ ہر صحابی کی خواہش تھی۔ حضور ہمارے محلہ یا گھر کو مکانی کی سعادت بخشیں۔ محبت سے آگے بڑھتے کہ اونٹنی کی مہار بچھ لیں۔ لیکن حضور ﷺ اپنے جہاں تشریف لائے۔ خوش خوش اور کرا مکر فرما رہے تھے خَلَوْا بِبَنَاتِهَا اَنْهَا مَأْمُورَةٌ نے میرے جہاں تشریف لائے میری اونٹنی کی مہار چھوڑ دو یہ مأمور بن گئی اللہ ہے اور اونٹنی تمام شہر کے محلہ بازار اور گلیوں کو قدم نہایت سے نوازتی ہوئی مسجد نبوی کے محراب کی جگہ بیٹھ گئی۔ لیکن حضور ﷺ انہیں نہیں اترے۔ تھوڑی دیر کے بعد اونٹنی پھر اٹھی تو چند قدم چل کر سینا ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کے گھر کے آگے بیٹھ گئی۔ حضور ﷺ کی آمد کی خوشی سے اُن کا رونا رونا فرط مسرت سے مجھوم اٹھا۔ حبشی نو جوانوں نے تلوار اور نیزے کے کتب دکھائے۔ اور جھنڈ مسرت و خوشی سے گلی بازار پر رونق ہو گئے اور نظارہ و جمال سے ہر چیز، چمک اٹھی۔ حضور ﷺ انہیں نے حضرت ابوالیوب انصاری رضی اللہ عنہ کو شرف یزبانی بخشا۔

دور شوائے ظلمت شام براق کا قباب وصل تماہاں سے رنکد
تازہ باش لئے تشید وادی غم کہ ہرانت آب حیووں سے رنکد
شاہد باش لئے خستہ ہجران ہلا کہ چپے درد تو درماں سے رنکد

○ جب مدینہ طیبہ پہنچے تو سب سے پہلے باب السلام سے داخل ہو کر فعل تجیدہ السجود ادا کرتے اور سجدہ شکر بجالائے کہ رب کریم نے کتنا بڑا فضل کیا کہ اپنے محبوب کے در پر بلایا۔

عَلَامِ سِدِّ احْمَدِ طَاطَاوِی حَتَّی عَلَیْہِ الرِّحْمَۃُ نے المدینۃ المنورہ کے داخلہ کی منظر کشی یوں کی۔
وَلَوْ اسْتَطَاعَتْ مِنَ الْحَبِّ لَفَرَشَتْ اگر تم بھی جوتا تو ادایاں مدینہ منورہ اپنے قلب و جگر نکال
لَهُ الطَّرِيقُ وَ يَقْطِعُ اَنْبَادَہَا حَتَّی کہ فرش بچھائے اور محبوب اس بھی بونی راہ پر چلتا
يَمْسِیْ عَلَیْہِ اَقْلُو دِہَاط

نبوت کی سواری جس طرف سے ہوتی جاتی تھی
درود و نعت کے نعمات کی آواز آتی تھی

مشہور تاجی امام ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ ایک شخص میرے پاس آیا۔ اس نے کہا۔ خواب میں رسول اللہ ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ ابو حازم سے کہہ دینا کہ تم میرے پاس سے اعراض کرتے ہوئے گزر جاتے ہو۔ سلام بھی نہیں کرتے۔ اس کے بعد حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی بھی درود و سلام ترک نہیں کیا۔

شیخ الشیوخ مہند عبد الحی ثقیف دہلی شہر نے تین سال مدینہ طیبہ میں قیام کیا۔ کبھی بھی درود و سلام ترک نہ کیا ہمیشہ ہی درود شریف سے و طیب اللسان رہے اور سرور کائنات خیر موجودات باعث تخلیق کائنات علیہم فضل الصلوٰۃ و التسلیمات کی زیارت سے نوازے جاتے۔ آپ اہل سنت و جماعہ میں علماء متاخرین میں علما، فہما اور درخشا۔ آفتاب و مہتاب تھے۔ دوران قیام المدینۃ المنورہ کسی نے آپ سے کہا کہ آپ درس دیا کریں تو آپ نے بارگاہ محبوب کے ادب کے پیش نظر نہایت ہی شکیرانہ انداز میں کہا۔ میں یہاں استفادہ کے لیے آیا ہوں نہ کہ افادہ کے لئے۔ آپ ادب اکھڑے ہو کر ماری ماری انت درود شریف عرض کرتے۔

مکملہ :- کعبۃ اللہ الشریف کو ادب سے بیٹھ کر صرف دیکھنا افضل عبادت سے ہے یعنی سبز گنبد کے نظارہ جمال باکمال کو محبت کی نگاہ سے دیکھنا اور استحضار قلبی سے درود شریف پڑھنا افضل ترین عبادات سے ہے اور سنی شفاعت کا درجہ رکھتا ہے۔ یہاں ہر لمحہ حضور ہی حضور ہے۔ نور ہی نور ہے اور سرور ہی سرور ہے سے

دیکھتے ہی گنبد خضریٰ کو آجائے اجل کشتی چرخ رواں جو عرق ساحل کے قریب
جان سے شمع آرزو میں کس نے اختر ڈال دی اہتمام قصہ مجہوری دل کے قریب

حدیث الحلیب علی منہ دھا الصلوٰۃ و التسلیم بروایت ابن عباس رضی اللہ عنہما
○ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ایک سو بیس رحمتیں کعبۃ اللہ کے لیے بخش فرمائی ہیں ساتھ رحمتیں طواف

علیہ اس شخص قسمت کما حقہ المدینۃ المنورہ و خواب میں یہ بشارت علیہم فضل فی الصلوٰۃ و التسلیم
الصلوٰۃ افضل من جمیع العبادات و الزیارات تمام عبادتوں اور زیارتوں سے افضل ترین عبادت مدینہ

منورہ میں درود شریف ہے۔ لکن ہذا علی احسانہ و الصلوٰۃ و التسلیم علی رسولہ
صلوٰۃ کو کم کا کم گناہ بہشت بھی ہے تو یہ صحابی کی نیت تک ایک آدمی میں سال ہے۔ ہمارے آج کے

کی عظمت و حرمت اور طہارت کی وجہ سے کفار و مشرکین کا داخلہ ہمیشہ درمیشہ کے لیے بند کر دیا گیا کہ مشرکین پیدا نہیں اور حرم شریف پاک۔

علماء مالکیہ نے ائید سے مراد مدینہ طیبہ لیا ہے۔ وہاں صرف ولادت اور یہاں تاقیام قیامت، اقامت پذیر۔ مکہ معظمہ اور المدینہ منورہ کو اپنے قدموں سے شرف بخشے والے حضور نور ﷺ مکہ معظمہ کو چمکا کر اور بقصہ نورنا کر مدینہ منورہ تشریف لے گئے اور وہاں شہروں کو منور و معظم کر دیا۔ دونوں کی مفہوم کے لحاظ سے عظمت ظاہر ہے۔ مکہ معظمہ میں شان جلالی کا ظہور ہے اور یہاں کے رہنے والے اپنے اعمال بجاں جلالی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اور مدینہ طیبہ میں شان جمالی کا ظہور ہے۔ یہاں ہر ایک درود شریف سے لبریز ہر قلب، محبت و ادب سے سرشار ہے۔ دونوں شہر یا عظمت اور فی شان۔ جو حضور ﷺ کے نور سے منور اور روشن ہیں اور یہاں کے ایمان کو صاحب شوق عظیم نے عظیم شریف بنا دیا۔

مکہ معظمہ میں بیت اللہ ہے اور مدینہ طیبہ میں رسول اللہ ﷺ، وہ حرم خلیل معظم ہے اور یہ حرم حبیب معظم، کہو اللہ شرفنا اللہ تعالیٰ و قدس پر سب سے پہلی نظر پڑے اور رب کریم سے عشق مصطفیٰ، مانگو اور مدینہ منورہ رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ سے اللہ، کو مانگو۔ عز و جلال و شکرت علیہ السلام اور رب کریم سے دعا مانگو کہ وہ ہمیں اپنا بندہ بنائے۔ یہ شریعت اور طریقت کے اعلیٰ مراتب سے ہے۔ علامہ مولوی حفص قاضی امام خطیب بننا آسان ہے

لیکن بندہ بننا بہت مشکل ہے۔ "بندہ وہ ہے جو ہر حال میں مالک کے حکم میں بند رہے۔" دوسری نے حضرت عثمان علیہ السلام سے روایت کی کہ ائید سے مراد مدینہ منورہ ہے فقہ مالکیہ اعظم و اکابر علماء کرام نے متفقہ اسی معنی کو ترجیح دی کہ ہجرت سے قبل مکہ معظمہ افضل تھا اور بعد ہجرت مدینہ منورہ افضل ہے۔

فتویٰ ۱۔ فقہیہ ائمت مشہور محدث عالم المدینہ النبویہ مدینا امام مالک نے نے فرمایا جو شخص افضل بلاد المدینہ المنورہ کو یثرب کہے وہ منافق ہے۔ اور اس کو اس قدر ننگہ کا حکم صادر فرماتے۔ اگرچہ وہ شخص غلام کتابت یا حتی قدر مالک و الاموال نہ ہو۔ آپ ﷺ نے ہجرت کو کتابت کو ننگہ کے ذریعہ جملہ کے لئے

روضۂ اہلبیہ کی وہ خاکِ پاک جو جسمِ اہلبیہ سے ٹھوٹتی وہ تمام کائنات اکبرۂ مشرق و مغرب کی لوح و قلم
سختی کہ عرشِ عظیم سے بھی افضل ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْحَمْ عَلٰی وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

☆ علامہ السید نور الدین مہنودی مدنی علیہ الرحمۃ نے "قد اوفانی انجا ودار الحظی" میں فرمایا۔

قَدْ اَفْعَدَ الْاِجْمَاعُ عَلٰی تَفْصِيلِ مَا
ضَمَّ الْاَعْصَاءُ الشَّرِیْفَةُ حَقِّیْ عَلٰی
اَلْکَعْبَةِ الْمَنِیْفَةِ ط

☆ جنت بھی لینے آئے تو چھوڑ دیں نہ یہ گلی
جانِ جنال ہے دشتِ طیبہ تیری بہار
☆ مسجد نبوی شریف کی جانب شمال پشانی پر یہ حدیثِ پاک لکھی ٹھوٹی ہے۔

صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ هٰذَا اَفْضَلُ
مِنْ صَلٰوۃٍ مَّا سِوَاہُ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ

☆ حکمتِ جلیلہ۔ محدثین کرام فقہاء عظام اور آئمہ مجتہدین کا اس مسئلہ میں اتفاق ہے کہ
مسجد الحرام میں نماز کا ثواب، مسجد نبوی کے ثواب سے زیادہ ہے۔ یعنی کثرت کے لحاظ
سے حرم کعبہ اقدس شریف کی نماز میں زیادتی ہے اور کیفیت، قبولیت اور قرب کے لحاظ
سے مسجد نبوی شریف میں۔ یاد رہے اجر و ثواب کی زیادتی علیحدہ شئی ہے اور قبولیت اور
محبوبیت علیحدہ شئی ہے۔ یہاں وہ قرب مقصود ہے جو وہاں محقق ہے۔

پس کدے شہر از جا پا خوش تر است گفت آن شہرے کہ درے دلبر است
خاکِ طیبہ از ہر دو عالم خوش تر است لے خوشا شہرے کہ آنجا دلبر است
☆ دعائے مبارکہ :- اے اللہ جانہ تعالیٰ تیرے خلیل محمد بن عبد اللہ نے دعا مانگی کہ کمرہ منظر شہر کو
حرم نامے نور اس کے بیچے اہل کو چاندوں کا رزق عطا فرما۔ اے رب عالمین تیرا حبیب محمد بن
مومن دعا مانگا ہوں۔ تو میرے سینہ شہر کو جو حرم نامے اور اس کے چاندوں میں دوئی بہت عطا فرما۔

☆ ثبوت اہلبیہ کی خاکِ پاک، جو تمام کائنات اکبرۂ مشرق و مغرب کی لوح و قلم سختی کہ عرشِ عظیم سے بھی افضل ہے۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَارْحَمْ عَلٰی وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

میں لے گئے۔ اور بارگشتِ البقیع کے عاصی شمال واقع تھا جہاں اب شہر آباد ہے (نولف)۔
 ○ ایک کھجور کے درخت نے جھک کر قدم بوسی کی اور سلام عرض کیا اور پھر آواز آئی -
 "هَذَا مُحَمَّدٌ نَبِيُّ الْأَنْبِيَاءِ" ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ هَذَا عَلَى نَبِيِّهِ الْأَوَّلِيَاءِ﴾ "كُنْ بِمَنْزِلَةِ مُحَمَّدٍ" اور دوسری کھجور سے آواز آئی "هَذَا مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ" ﴿يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ هَذَا عَلَى نَبِيِّهِ الْأَوَّلِيَاءِ﴾ "هَذَا عَلَى سَيْفِ اللَّهِ نَبِيُّ اللَّهِ" تو حضور ﷺ نے ان کھجوروں کا نام سنیا جانی "آواز دینے والی" رکھ دیا۔ نیز بے گٹھل کھجور بطور مجرہ البورہ پر بیٹھ گئی۔
 "ریکھہ صفحہ ۲۲۸"
 حدیث پاک میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔

| | |
|--------------------|----------------------------------------------|
| وَفِيهَا مَبْعَثِي | میرے منورہ میری ہجرت گاہ اور وہ اب گاہ ہے اذ |
| وَفِيهَا مَبْعَثِي | قیامت کے روز اٹھائیں ہیں سے ہوگا۔ |

○ فتح مکہ منظر کے روز بعض صحابہ کبار کو "عمومہ" پایا تو سبب پوچھا۔ انھوں نے عرض کیا۔
 يَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّ اللَّهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ الْوَحْيِ یہ آپ کا آبائی وطن ہے۔ کہیں اب آپ یہیں نہ رہ جائیں تاجدارِ مدینہ، راحتِ قلبِ سینہ ﷺ نے فرمایا۔ ایسا سرگز پرگز نہیں ہوگا۔ میری حیات و ممات میرا آخر و نشہ اور اٹھنا بیٹھنا، رہنا سہنا تمھارے ساتھ ہوگا اور حبیبِ الدینِ النورہ رحمتِ فرمائی تو صحابہ نے تسکین پائی۔ اس طرح یہ شہر نما یوں سرا جہاں انبیاء علیہم السلام و اسلام کی تاقیام قیامت اور گاہ اور قیام گاہ بن گیا۔

چند اسماء مبارکہ مدینۃ النبی ﷺ، ثنائی کے ہیں مطابق اسماء اللہ الحسنى اور اسماء النبی اکرم عنہم رحمۃ اللہ علیہم جن میں مدینۃ الرسول، مدینۃ النبی، الدینۃ النورۃ، مدینۃ حبیب، طابہ، دار الامان، بیت الرسول، صرہم رسول اللہ، شرفیہ، الشفا، العکبرہ دار الشفۃ، دار النجرت، قبتہ الاسلام، محفوظہ، سیدۃ البلدان مشہور ہیں۔

اسماء کی کثرت فضیلت اور منجبت کی کثرت و طاقت کرتی ہے۔
 بشارت :- شیشہ دین و دنیا ایمان علیہ السلام اپنے فطری شانِ شہ کے اختصیب جنبلِ احمہ سے گزرتے تو سرسبک کر دیتا تھا وہاں عیش و عشرت و شاد و فائز۔
 ہذا دار النجرت و قبتہ الاسلام

طوبی الیمن آمن یہ ط

نبارک ہے وہ جو آپ پر ایمان لایا۔

جب یہ دنیا موسیٰ و ہارون علیہ السلام نے جب جبل اُحد پر قدم رکھا تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے برادر بزرگوار! یہ شہر مقدس قیام گاہ آخر زمان نبی محمد مصطفیٰ علیہ السلام ہے اور آپ جبل اُحد پر تشریف لایا کریں گے۔ یہ آپ کا محبوب مقام ہے تو حضرت ہارون علیہ السلام نے دعا مانگی یا اللہ! میری قبر اس پہاڑ پر ہو کہ جب حضور تشریف لائیں تو میری قبر کو قدم اقدس کی برکت سے شریف فرمایا کریں۔ کما نہ نبوت کی دعا کے تیر کا نشانہ عین قبولیت کے نشان پر جا لگا۔ حبیب الدعوات نے ان کی دعا قبول فرمائی اور اسی وقت وصال ہو گیا تو جبل اُحد پر آپ کی قبر شریف بنی اور جب انہیں اتارا گیا تو حضرت ہارون علیہ السلام نے رب کریم کی حمد کے کلمات کہے اور کلام کیا اور اکیس حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام و رُود پاک پڑھتے واپس لوٹے۔

تاسیس شہر مدینہ طیبہ۔ یہ شہر مقدس حضور ﷺ کی ولادت پاک سے ہزار سال پہلے شہنشاہ منبج نامی حمیری اول اسکا اللہ تعالیٰ نے ربی زمین کے تختان میں آباد کیا اور رہائش رکھنے والے علماء و کرام کی مکمل کفالت کی ذمہ داری لی اور ایک خط لکھ کر ان کو دیا کہ یہ خط مہر شدہ شکل بعد ثل منبج ہوتا رہے تا آنکہ جب وہ آفتاب نبوت طلوع ہو۔ تو یہ خط آپ کو پہنچا دیا جائے۔ جب حضور ﷺ نے اندیۃ النورہ ہجرت کی تو یہ حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس وراثۃ چلا آ رہا تھا، فرمایا وہ خط لاؤ جو تمہارے پاس امانت ہے۔ انھوں نے وہ خط پیش کر دیا۔ خط کا مضمون دو شعر دل میں تھا۔

علاء شہنشاہ منبج رضی اللہ عنہ بانی شہر ہمایوں اندیۃ النورہ ہے۔ اُس نے حضور ﷺ کو پہنچا دیا۔ مکان مبارک نشان بنایا تھا جس میں آپ نے قیام فرمایا اور جس علماء و کرام کو اندیۃ النورہ میں ٹھہرایا تھا ان سب علماء کے سردار شامل جو شیخ کا صاحب تھا کی اولاد سے حضرت ابویوب انصاری رضی اللہ عنہ تھے جو موسیٰ کے پاس یہ خط مہر شدہ امانت چلا آ رہا تھا وہ اپنے عزیز نبی ﷺ نے بھی اسی کو قیام گاہ کے لیے منتخب فرمایا اور مہرہ لیں ہر شرف میزبان سے نوازا۔ اُن کے بعد اللہ متوالہ لا غیرہ و ابویوب رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے ابویوب! اُن کے بعد تو بھی اندیۃ النورہ میں قیام فرماؤ۔ شیخ ابویوب رضی اللہ عنہ کی اولاد سے تھا اور اندیۃ النورہ میں قیام فرمایا۔

یہ روایت صحیحہ ہے اور آپ ہی نے سب سے پہلے خلافت چاہی۔ جو کہ اُن کا باپ موسیٰ بن ابی راعی نے چاہی۔

ہو کہ یہ محبوبؔ کی محبوب کھجور اُمّ التمر ہے۔ جس کا پودا سرکارِ نبویؐ کے لئے اپنے دستِ رحمت سے رکھایا تھا۔ کھجور عجمہ کے سات دانے منہ بہارِ ناشتہ میں کھانے سے زہرِ ملا اور سخت قسم کے جاؤ کے اثرات نازل ہو جاتے ہیں۔

[illegible]

غبار المدينته التي علي صلوة والسلام عن النبي سلمة" رضي الله عنه

يُخَوِّفُنِي إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

عَلَيْكُمْ مِنَ الْمَدِينَةِ يُصْطَفَى الْجُذُوعُ عَلَى

ریتہ نہ راتانیس حدیث پھنچی۔ مجھے یہ کہ فرمایا رسول اللہ

۱۰ "میں نے عربیہ مستورہ کا اختیار کیا ہے۔ کوڑے

عصبیہ لا علاج مرض کے بڑے شفا اور تریاق ہے۔

میرے آقا کا مدینہ بھی ہے کیا دارا شفا؟
جس جگہ مسیحا بھی آئے ہیں دوا کے واسطے

علہ و ذکر الخبیث للحموی فی طب الخبیث و الخبیث الخبیث کا ذکر الہی برحق زمانہ و احوال و ہنر کا معراج ہے ۔

عقہ شرفِ معادیت :- اس دفعہ حضرت ابلاغہ عالیہ میں بدایہ خیال آیا کہ عقیدہ پاک میں شفا کے اور شہر پاک
العیضۃ اللہہ پرنظر رکھتی تو شہرہ عالیہ میں نہ کبھی نہ پھر نہ کبھی نہ جوں، نہ کوئی چیل، نہ خوف نہ ہراس، نہ ڈر،
نہ زلزلہ، امن ہی امن، سکون ہی سکون شفا ہی شفا وہ اتنا صاف شفاؤں اور صفا کی کوئی بارگاہِ امم تک نہ رہیں آتا
تھا۔ شاہِ قدرت "بابِ شفا" کے باہر ایک سترہ زمرات قریب عرصہ شرفِ گوانی جاری ہوئے تھے۔

سے ہے۔ اُمّ الدینہ المَؤرَہ کی ہوا اور فضا میں شفاء کے علاوہ حیاتِ حقیقی ہے۔ یہی حقیقت عقیدت ہے اور مومن کے لئے مزید کثیر التعداد فوائد مضبو کا مژدہ ہے۔

☆ دُعَا۔ اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا شَهِادَةً فِي سَبِيلِكَ وَمَوْتًا فِي بِلَدِ حَبِيْبِكَ

اَللّٰهُمَّ اَرْزُقْنَا شَهِادَةً فِي سَبِيلِكَ وَمَوْتًا فِي بِلَدِ حَبِيْبِكَ

وَهَبْ لِي فِي الْمَدِيْنَةِ قَرَارًا اِنْصَانًا قَدْ دَفَنَّا رِبَّ الْبَقِيْعِ

☆ حضورِ غوثِ الاولیاء بعد از مہلت کے شہنشاہِ عالم نے فرمایا۔

خلقِ کائنات کو فردا روز عید است خوشی در قلبِ مومن پدید است

دراں روزے کو با ایمان میرم مراد ملکِ خود آں روز عید است

اب مری محمد میں بھی ہے خوشی و شادی

میں خاکِ شفا لایا تھا اک دن دینے سے

☆ درگاہِ اولیاء کی خاک کا ادب :- ایک دن صاحبِ قرآن امیر تیمور گورگاہ کا جہولس

بشارتِ شریف کے بازار سے گزر رہا تھا۔ اتفاقاً خواجہ نقشبند کی خانقاہِ عالیہ کے درویش چٹانیاں

جھاڑ رہے تھے اور گرد و غبار صاف کر رہے تھے۔ امیر تیمور بھی اپنی مملکت کی اچھی حالت کے

پیش نظر غمگین اور خانقاہ کی گرد کو اپنے لئے غبار اور ضدل سے بڑھ کر بھاتا رہتا کہ میر نے

اپنے محبوب کی خاک کی ایک دلی کاسل کی درگاہ کی خاکِ پاک کی برکت سے خاتمہ ایمان پر

عطا فرمادیا اور خواجہ خواجگان شہنشاہِ نقشبند بخاری کا پیر بن مبارک بطور کفن ملا اور سید

امیر کلالِ فاضل برکاتہم العالیہ کے مقبرہ میں بوجہ عقیدت دفن ہونے کی سعادت پا گیا۔

☆ منقول ہے۔ خواجہ خواجگان نقشبند اس فرمایا کرتے "امیر تیمور مُردِ یک ایمان بُردہ

مری خاک یا رنج نہ برباد جائے پس مرگ کر دے عبادِ مدینہ

مولائے کائنات علی مرتضیٰ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کیا عہدہ ارشاد فرمایا ہے۔

مَرْضِيَّتُ بِعَاقِبَتِهِ اَللّٰهُ اَعْلٰی اَخْبَرَنِي اِلٰی حَسْبِي

لَعَدَا اَحْسَنُ اَللّٰهُ فَيَمَّا مَضٰی كَذَّ اَحْسَنُ اَللّٰهُ فَيَمَّا اَسْقٰ

عہدہ امیر تیمور قادیان قادیان علی حضور نے اس کی برکت سے چند تین سو سال حکومت کی۔

ملا کر لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی شبِ روز خاکِ مزارِ مدینہ

حدیثِ پاک :- بروایت سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہما ط

وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنْ جِئَ الْفُكَّارَ شَفَاءً لِحَدَّثِي دَاوُدَ ط

☆ شیخ محقق فرماتے ہیں میں نے کئی دفعہ تجربہ کیا اور شفاء سے شرفِ مجزا ایک مرتبہ پاؤں میں دم آگیا۔ اطباء نے لاعلاج قرار دے دیا تو شہرِ شفا کی خاکِ شفا سے شفا مل گئی۔ یہ شہرِ اسمِ باشمعی ہے۔ اگر شفاءِ عظام نے اس خاکِ شفا سے شفا چاہی اور پائی۔

○ مدینہ منورہ کی خاکِ پاک دوا بھی ہے اور شفا بھی۔ علاج بھی ہے معالجہ بھی۔ المدینۃ المنورہ مانند گنڈاں ہے۔ مومن کے ہر قسم کے کھوٹ کو خلا کرنے، مُصَفِّی و مُخْلِی کر دیتا ہے خاکِ شفاء، شفاءِ بیماراں اور مریم گناہگاروں ہے۔ یہ غبارِ پاک تو سرکارِ مدینہ رضی اللہ عنہما کے قدموں کی دھوڑ ہے اس میں شفاء ہی شفاء ہے اس میں نور ہی نور ہے۔ اس خاکِ شفاء کو پانی میں گھول کر غسل کرنے سے بے گناہی یہ غسلِ خصلِ صحت ہو گا۔ اور غسلِ عینِ شفاء۔

☆ مُنافِق کی علامت سے ایک یہ ہے کہ وہ فضائلِ مدینہ منورہ اور خاکِ شفا کا انکار کرتا ہے اور اُس کا دل مدینہ منورہ نہیں جیتا اور مدینہ منورہ بھی اُس کو کھوٹے سکتے کی طرح باہر پھینک دیتا ہے۔ ربِّ علیم و حکیم نے فرمایا۔ اے محبوب ﷺ تم نے میرے کعبۃِ مُخَلِّیہ کو بتوں سے پاک کیا۔ میں تیرے شہرِ المدینۃ المنورہ کو مُنافِقوں سے پاک کر دوں گا۔

☆ حضور ﷺ کی حادثِ کریمہ تھی کہ جب کبھی سفر سے واپسی مدینہ منورہ ہوتی۔ تو چہرہٴ انور انبیا شریعت اور فرحت سے جگمگا اٹھتا۔ اپنی سواری کو کمالِ شوق سے تیز کرتے اور چادرِ انور اپنے دوشِ مبارک سے ہٹا کر فرماتے ہبہ اَزْوَاحِ طَبِیئَۃٍ ط یہ جو ان کتنی جھلکی اور پاکیزہ ہیں۔ اس مبارک شہر کی معطرِ فضا میں مہینہ نما ایں آپ ﷺ کو مسرور کرتی اور دُور و دیوار سے فرحت برتی جو اس مبارک شہر کی کہ آپ کے چہرہٴ انور پر چلتی تو وہ ہرگز صاف نہ کرتے اور اگر کسی صحابی کو گرد سے بچنے کے لیے اٹھ جھپٹاتے دیکھ لیتے تو آپ منہ فرماتے۔ یٰمَنْحَانِ اللہ اؤہ کیا ہٹا کہ ہٹے تھے جو اس مبارک لہجہ سے کہہ اؤہ۔

○ آج بھی مجھ کو اس شہر کے درو دیوار، گلی و بازار سے، مُعْطَر و مُعْتَبِر رُسُول ﷺ کی خوشبو نے چائیزادہ کی لپٹیں اُتی ہیں۔ جس سے مجھوں کے دماغ خوشبو سے مُعْطَر ہو جاتے ہیں کشا کہ اس خوشبو نے پلٹ کا ایک شہرہ مُشَاق مسافر کے شامِ ذوق و وجدان سے رُوح و جان میں نہیں جائے۔ اس فضا کی ہوا میں حیاتِ دائمی کی خوشبو ہے۔ ابرو عبد اللہ ﷺ نے کیا عہدہ کہا ہے۔

قَطَابٌ بِطَيْبِ رُسُولِ اللَّهِ نَسِيمًا

فَمَا أَلَسْتُ وَالْكَافُورُ وَالضَّنْدَلُ الرَّحْبُ

حضرت شبلی علیہ السلام جو قلندار صاحبِ وجدان سے ہیں فرماتے ہیں۔ دیارِ محبوب کی آب و ہوا میں ایسی خوشبو کا جو نا عجب و غرائب سے ہے۔ جس سے قلوب نصیبِ انوارِ درودِ شریف سے معمور ہوتے ہیں۔ اور اس خاکِ پاک میں خاص قسم کی خوشبو ہے جو مُشَاق و محتر سے برتر ہے۔ جو عاشق کے آئینہ قلبِ نظر کے قیاد کو دُشوار کر مٹیلتر و مُعْطَر کر دیتی ہے۔ نہ کہ میں کیسے خوشبو سے مُشَوِّغ کیا میں نے کی نبی گلدستہ تھے شہرِ نبی گلدانِ حبیب تھا

☆ اس شہرِ مقدس و مُعْطَر کی ہر شئی کو طہارت اور نظافت سے نوازا گیا ہے جو اللہ جَمِیل و جَبَّار کے حالِ محبت کا مظہر اور محبوبِ ربِّ العالی ﷺ کی صفتِ علیہ السلام کی عطرہ گاہِ ناز ہے۔ اَذْوَاحُنَا لَكَ الْفَنَاءُ سَيِّدِي يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ

۱۔ اس خاکِ پاک میں حیاتِ جاودانی مُعْطَر ہے۔ قرآنِ پاک سورۃ اٰتِ کریمہ ۱۰ میں کَلِمَاتُہِمْ سَلَامٌ کو سامی نے کہا کہ میری نگاہ نے آپ کی محبت سے وہ کچھ دیکھا جو دوسرے نہ دیکھ پائے کہ جبرائیل علیہ السلام کے گھوڑے کے قدم جہاں پر نہ وہاں ہر وہ گاہِ آثارِ نبوی نے اس سے ایک مُعْطَر خاکِ بھری کہ اس میں آثارِ حیاتِ نذر آئے۔ قورس نے سونے کا پیمرا بنا کر اُس کے مُنہ میں چُٹکی بھر خاک ڈال تو وہ اس کی آشر سے زندہ ہو کر کلام کرنے لگا۔

۲۔ داوی امین خود سینا ایک ہی تختیِ ربانی سے جل کر مُر میں گیا۔ اُس کی ایک سلاخی تار نے اپنی آنکھوں میں لگا لی تو نگاہ سے حجاب اٹھ گئے اور اُس نے زمین کے خزانے نظر آئے گئے تو اُمیدِ اُمیدوارہ کے ان دُرُتِ خاک کی کیا نشان ہو گئی جس نے تدریسِ رُسُول ﷺ کو ہر سے سے کہ نقشِ قدم کو اپنے سینہ پر لٹا کر مُہرِ شہادت کرے کہ جہاں ہر خطِ ہدیہ، حق ان نشان سے تجلیاتِ ربانی کا نور ہے۔ جس کے علم سے کوہِ طورِ شرمندہ ہے۔

۳۔ ایک سو نو نے نبیہِ مقدس کی خاکِ پاک کی ایک سلاخی اپنی آنکھوں میں لگا لی تو انھیں ہر شے اور اہمیت کی

روضۃ الشاہدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۴

روضۃ اظہر بزرگنہد "درد و دل کامرکز و منہج" وَاَللّٰهُ شَاقٌّ وَثَقِيلٌ وَكَلْبٌ مُّسِيءٌ

السلام اے بزرگنہد کے بیکین  السلام اے روضۃ الشاہدین

حجرہ مطہرہ عائشہ صدیقہ کے تین چاند شہداء اللہ تعالیٰ و قدس سرہ

ذکرہ عروۃ بن زبیر، اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا و زینب کبریٰ سیدہ ایک خواب دیکھا آسمان سے تین چاند میری گود میں اترے ہیں۔ میں نے خواب اپنے والد کرم سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ سے بیان کیا۔ آپ نے تعبیر میں فرمایا اے بیٹی! دُنیا کے تین بہترین انسان تیرے حجرہ مطہرہ میں دفن ہوں گے۔

○ جب یثرب طاری نہی "رضی اللہ عنہا" نے رحلت فرمائی "ولادت کی طرح آپ کی رحلت بھی پاک اور پاکیزہ تر ہے" تو غسل "بغیر کپڑے اُتار سے" اور تجہیز و تکفین کے بعد حجرہ مطہرہ میں صحابہ کرام کی جماعت دست بستہ انہی محضوم "رضی اللہ عنہا" کی بارگاہِ رحمت میں تعظیماً وادباً کھڑے ہو کر درود شریف ابراہیمی تین تین مرتبہ پڑھ کر واپس چلی آتی پھر دوسری پھر تیسری، علیٰ ہذا القیاس تین تین ہزار صحابہ نے بغیر اُمّ نامہ ناز جنازہ پڑھی دو روز شبانہ اسی طرح درود شریف پڑھا جاتا رہا اور پھر حجرہ مطہرہ تاقیام قیامت آپ "رضی اللہ عنہا" کی تدفین سے آرام گاہ بن کر دشکب آرام ہو گیا ہے "مَا كُنْتُ بِالسُّنَّةِ إِلَّا بِآيَاتِ الْمُنَّةِ"

بہت زعفران بزرگنہد کا عالم پیدا شود
بہت زرد و طلوع زمرہ جگہ زلف امن از دین
یک جلد شمع رُخت اُفتادہ در صحن چمن
یکجا صبا گنج حزاں یکجا گل یکجا سمن

علہ سبز گنبد شہر کی کس کی ایک جھلک پر رقت فدا ہے۔ یہ جڑ ربّ ظہیر کی جلوہ گاہ ہے۔ روز ازل تا الہ آباد کا کائنات کے دُر در شریف کا خزانہ ہے غلام اپنے آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم مقدس میں بالشفافہ صلوة و سلام عرض کرتے اور جواب سلام سے انوار کی دستا و فضیلت اور دستاویز شفاعت چاہتے اور پاتے ہیں "اَللّٰهُمَّ عَلٰی مَا مَسَّیْ اَنْفِیْ اَنْتَ اَبَدُ"

اُمّ المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا آپ "رضی اللہ عنہا" کو مدینہ کا چاند کہا کرتی ہیں۔

حضور ائمہ اربعین "رضی اللہ عنہم" ہی حیات و ممات میں جہانم کے امام ہیں۔ سب سے پہلے اللہ عزوجل نے صبرِ جبار علیہم فرمایا کہ وہ شریف چاہا۔ میں نے جہاں زلف "رضی اللہ عنہم" کی طرف سے ہے۔ "وَاَللّٰهُ شَاقٌّ وَثَقِيلٌ وَكَلْبٌ مُّسِيءٌ"

وَعَنْ سَائِرِ الْمُؤْمِنِينَ يَا سَيِّدَنَا أَبَا بَكْرٍ نَحْنُ أَوْفَاكَ وَمَا اسْتَعْدَدَ لَكَ حَبْتُهُ
 ہوئے آپ کے جبراً اقدس کو ہم میں رکھنے لگا تو ایک عجیب منظر دیکھا کہ اچانک کھڑکھل گئی۔
 اور حضور ﷺ بنفس نفیس تشریف فرمایاں اور ارشاد فرما رہے ہیں اے علیؑ تیرے
 میرے انیس چالیس صدیق کا سر میری گود میں رکھ دو۔ یوں رفیقِ غار، رفیقِ قبر بھی بن گیا۔
 ”یہ دوسرا چاند تھا جو اُمت میں سب سے افضل ہے بنو ہاشم“

تیسری قبر کی جگہ اُمّ المؤمنین نے اپنے لیے رکھی ہوئی تھی جب سیدنا عمر فاروق اعظم علیہ
 خلیفہ خلیفہ الرسول الاعظم صلی اللہ علیہ وسلم علیہ السلام کی عین حالت نماز میں شہادت
 ہوئی تو ان کی خدایت دینی دلی کے پیش نظر تیاراً اُمّ المؤمنین نے آپ کو ترجیح دی۔
 اس طرح تیسری قبر آپ کی بنی اور یہ تیسرا چاند ہے جو اپنے نابھد الشہادہ سے افضل ہے۔
 ”یہ ہیں حجرہ عائشہ صدیقہ کے تین چاند“

كَأَنَّكَ صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ وَبَارَكْتَ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ الْفُتُوهُ مَرَّةً ط

علیہ اے انیس چالیس کی فضیلت تمام صحابہ کرام پر قطعی ہے۔ جو شخص سب کو برابر جانے اور ایک دوسرے کی فضیلت
 دینا فضول سمجھے وہ ابو الفضل اور احسن ہے جو اہل حق کے اجماع کو فسوں جانتا ہے علماء و متقدم و اہل سنت و
 جماعت نے اس مسئلہ کو عقائد اور ضروریات دین سے فرمایا ہے خطبہ میں خلفاء راشدین، عتیم شریفین اور عتیم
 علیہم السلام نے اس مقام کا الترتیب نام لیا اور اجمالاً ذکر صحابہ کرام، منتخب، محبوب اور متوسلین ہے اور عمداً
 تبارک، محبوب اور محبت ہے۔ اور دیگر فاروق، ناجر اور خارج از اُمت ہے۔ ہمارے غور و نظر یہ رہا ہے کہ
 علیہ سب سے پہلے قرآن پر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنوایا تھا۔ سب آخر سلطانِ وقت
 محمود غزنوی انکوائے کمالی نے لکھا ہے کہ گنبد کی از سر نو تعمیر کرائی اور کھس کو سبز رنگ سے مزیں کیا۔ بدین وجہ اس
 کو سبز گنبد یا گنبدِ حضرؑ کہتے ہیں قبل ازیں سفید رنگ تھا اور قبضہ بقیعہ کے نام سے مشہور تھا۔ امام ترمذی نے
 ابو داؤد و ترمذی سے بروایت عبد اللہ بن سلام و حواطی عنہما کہنے فرمایا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہما کے السلام تشریف
 قیامت پانارہ بقیعہ دمشق ملک شام میں آسمانوں سے نازل احوال فرمائیں گے ارشاد ہی کریں گے اولاد ہوگی۔
 چالیس سالہ تمام مٹنے زمین پر حکومت الہیہ قائم کریں گے اور بعد رحلت نبیؐ طویل و عرصہ کے چاند اقدس
 میں گنبدِ حضرؑ کے اندر دفن ہونے یا درجہ آپ کی بائیں ولادت بیتِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔

نور کدہ نبوی جلیلہ مرقومہ ۱۔ قَدَّسَ اللہُ سُبْحَانَهُ وَتَعَالَى وَتَشَرَّفَ ذَمُّہُ ۝

بنتِ صدیق ، آرام جان نبی اسس حریم برائے لاکھوں سلام
یعنی ہے سورۃ نور جن کی گواہ اُن کی پُر نور صورت پہ لاکھوں سلام

جس میں روح القدس بے اجازت نہ جائیں

اس سراق کی حصص پہ لاکھوں سلام

یہ حجرہ کائناتِ ارضی و سماوی کا مخزن بن گیا اور کائناتِ عالم میں نورِ مبین کے دل اور منورۂ ہمو
گئے۔ محبت کا محور اور عشق کی دنیا و انوں کا مرکز اور مومن کے نورِ ایمان ، اُلوّیاء کے نورِ عرفان
کا منبع بن گیا۔ شمس و قمر کو جاہست کا نور یہیں سے ملا۔ آسمانِ برزخ میں چاند کے ارد گرد
چمکتے دیکتے جنتِ البقیع کے تارے ہیں۔ بے چین رُوح کو راحت ، قلبِ تپان کو سکون
اور سیدِ پر سوز کو سرور یہیں سے ملا۔ دکھ دور ، درد کا نور ہو گئے۔

○ رحمت ، رافت ، نوذت ، شفاعت اور مغفرت اسی در سے تقسیم ہوئی۔ جنت
اور شفاعت کی سند یہیں سے پائی۔ عاشقانِ الہی ، محبوبانِ بارگاہی کی زندگیاں اسی در سے
وابستہ ہیں اور دیرِ یوزہ گردن کے بیٹے بارگاہِ حریم نازیہی ہے۔ محبوب کے شہرِ مکہ منظر میں
اللہ نے اپنا گھر بنا لیا اور اللہ کے گھر میں محبوب نے اپنا روضہ بنا لیا۔ یہ نور کدہ نبوی ،
حجرۃ عروسی و رُوضہ شریف کا حجرہ ہے۔ عَلَیْہِ اَلْفَ صَلَوةٍ وَ اَلْفَ اَلْفِ سَلَامٍ وَ عَلَیْہِ سَلَامٌ

مُفْلَسًا نِیمَ آمَدَہ در کوئے تو شَیْئًا قَلَّہُ اِذْ جَمَالَ رُومُہُ تو

دست بکشا جانبِ زنبیل ما آفریں بدست تو براؤئے تو

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ شَفِيعِ الْاَقْدَامِ وَقَمَرِ

الْمَنَامِ وَفَتَاحِ دَارِ السَّلَامِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

دعوتِ شگندہ اہلِ البیت

علیہ خیر صلیب الہی علیہ صلیب اللہ علیہ رُوحِ حبیب ، صدیقِ اکبر کی بنتِ صدیق اکبر۔ شیعۃ ائمہ علیہ السلام
الذین افضل الناس انھیں۔ تم نور میں عیدہ علیہ السلام صدیقِ شریف پر قیام کی بات غلط محبت
محبت کے پُر نورۃ اللہ کا نورِ نور۔ تم علم الہی علی نبی نور علی محمد علیہ السلام جس میں جنت کی اجازت
کی دنیا و جنت کی رُوضہ ہے۔ میں کا انتخاب خود ربِ قدوس نے فرمایا۔ "سورۃ ابراہیم ص ۱۰۱"۔

روضۃ شایعہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حاضری بارگاہِ محبوب

صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْكَ وَسَلَّمَ

خوشا چشمے کہ دید آن مصطفیٰ را خوشا دل کہ دارد خیال محمد ﷺ
 نجم برہ و عکس از جمال محمد ﷺ کو خلد بریں نیست از بلال محمد ﷺ
 احادیث نبوی : برایت حاکم ابن ابی یوسف کہی اللہ علیہ

☆ مَنْ حَجَّ فِرَازًا قَبْرِي بَعْدَ
وَفَاتِي كَانَ كَمَنْ زَارَنِي فِي
حَيَاتِي ط وَ اَنَا حَيٌّ ط اَوْ كَمَنْ كَانَ
جس نے حج کیا اور میرے روضہ اطہر کی زیارت
کی گویا اُس نے میری زندگی میں زیارت کی اور میں
زمہ ہوں ۔ " سَمِعْتُ اَبِي بَكْرٍ فِي شَأْنِ الْمَصْطَفٰی ﷺ

○ یہ حدیث پاک حیاتِ النبی پر واضح ایک دلیل ہے۔ وصالِ مبارک کے بعد گنبدِ خضرہ
کی زیارت حضور ﷺ کی محبتِ حیات کا درجہ رکھتی ہے اور ستر گنبد کی زیارت اور
مواہب شریف کی حاضری ہی ستر قدموں کی زیارت ہے حج کو مقدم فرمایا پھر حاضری بارگاہِ نبوت
کا مشرورہ سنایا کہ روزِ قیامت میرے زائر میرے ذمہ ہوں گے۔

○ بزرگانِ دین نے حج کو قائم مقام وضو اور حاضری کو قائم مقام نماز فرمایا ہے۔
قبر انور، مقامِ مصطفیٰ کا ایک نظارہ اور بھائی مصطفیٰ کی جگہ گاہ ہے۔ جمالِ مصطفیٰ صحاب میں ہے

عہ سب سے انشل رنگ دوہیں۔ سفید، تیز، ہنس رنگ ربِ کریم کو پسند اور سفید رنگ محبوبِ کریم کو پسند
جنت کی زمیں ہنس شہد کی زمیں ہنس قدموں میں رہتی ہیں اور روضہ اطہر پر غلاف ہنس جو رب اور وحس کی علامت
ہے کعبۃ اللہ پر غلاف کالا ہے جو رن اور چمک نشانی ہے محبوبِ گد روضہ اطہر سے وحس ہے۔ لہذا اُس کا رنگ ہنس ہے۔
اور کعبۃ اللہ کو محبوب سے چہرے ترش کا لباس غزن اور غم کی نشانی بن گیا۔ جس سے محبت اور حال نکلتا ہے۔
السلام اسے ہنس گنبد کے کہیں السلام اسے زمستہ ٹھکانہ

”کس میں تاب جو کماحقہ زیارت کر سکے تو فرمایا مَنْ ذَا رَقَبْتِی“
 قبر انور کو محض قبر سمجھ کر دیکھنا گناہ عظیم ہے۔ علماء و مالکینہ رُزْتُ قَبْرِ النبی کی بجائے
 رُزْتُ النبی کہنا مستحسن اور اَدب سے زیادہ قریب جانتے کہ حضور ﷺ تو اصل حیات
 ہیں اور نگاہ ایمانی میں قبر کا تعویذ حجاب نہیں ہے۔ جیسے نازی کے لئے کعبۃ اللہ کا کوٹھا
 اور تشریفِ باہلہ میں حجاب نہیں۔ بلکہ کعبۃ اللہ پر تجلیات کے انعکاس سے قلبِ مومن کو
 زیادہ مستفیض، مُنَوَّر اور تعلقِ باہلہ مستحکم ہوتا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تجلیات
 الٰہیہ کے خاص مشاہدہ اور قُرب میں ہمیشہ محو و مشغول ہیں کہ تجلیات الٰہیہ کی نہ حد ہے اور نہ
 غایت اور نہ ہی اس کا کوئی پیمانہ غایت ہے اور قبر انور ان تجلیات کا مرکز اور عطاء الٰہی
 کا دروازہ ہے۔ جو ہر دو عالم امر، عالمِ خلق کے لئے قرار گاہ ہے۔

امام عزالی قدس سرہ اللہ تعالیٰ تاذ امت لا یاکفونہ الذلّی نے منظرِ دقیق روایت و تواتر علیٰ کلمے سے بیان
 کیا۔ جس میں ذرّہ بھر خفا نہ اٹھا رکھا اور عملاً بھی ثابت کیا اور حفاظِ احادیث مبارکہ اور
 آخرِ محدثین کرام کا یہ شفقہ فیصلہ ہے کہ آپ اَصْلُ رُزْتِکُمْ عَلَیْکُمْ طیقیناً حیات النبی ہیں۔

| | |
|-----------------------------------------------|---------------------------------------------------------------|
| آپ کی حیاتِ مبارکہ اور مناتِ مبارکہ میں کوئی | لَا فَرْقَ بَيْنَ مَوْتِهِ وَلَا حَيَاتِهِ وَفِيهِمَا |
| فرق نہیں اُمت کے شاہدِ اعمال و اعمال کی معرفت | فِي مَشَاهِدِهِ لِيُفْتَمِّدَ وَتَعْرِفُوْهُ بِأَحْوَالِهِمْ |
| قلوبِ اُمّت سے اور عزائم کے شہادہ میں۔ | وَعَرَفُوْهُمُ وَتَعْرِفُوْهُمُ كَمَا كَانُوا مُشَاهِدِيْهِمْ |

فرمایا عالمِ برزخ میں پائندہ اور اپنی اُمت کے احوال سے باخبر اور اپنے اختیارات
 سے تصرف فرمانے والے اور آپ دنیاوی اور حقیقی زندگی سے زندہ اور باقی ہیں۔ اُمت
 منعموّرہ کے افراد مؤمنین کی زندگیاں حضور کی زندگی سے زندہ و تابندہ ہیں۔ ناختم۔

”مَنْ ذَا رَقَبْتِی وَجَبَتْ لَی“
 جس نے یہ ”رقبہ“ کی زیارت کی اس پر
 شفا عصبیؑ و درمائیؑ

قبر انور کیلئے یا قصرِ شعلیٰ نور کا
 غلاموں کو حاضری بارگاہِ رحمت عالیہ کے لئے شفا و شفقت سے گویا
 راہِ دل گیا۔ اُمتِ شامت کے لئے ہرگز نہ ہوا کہ نہ ہو۔



☆ فی روایہ "حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِي" اور ضلال ہو گئی میری شفاعت اس پر

وَجِبَتْ اور حَلَّتْ معنی ہونا دونوں ایک ہیں یعنی کہ روز قیامت میرے زائر میرے ذمہ کر م
ہو گئے مؤمنین کو اپنی بارگاہ رحمت کی حاضری پر شفاعت کا مشورہ سنایا اور از روئے رحمت
شَفِيعُ امْتٍ "وَلَا يَزَالُ" نے شفاعت اپنے ذمہ کر م لی۔ لفظ مَنْ عَمُوم کے بیٹے ہے جو
مومن گناہگار ہو یا نیکو کار، عالم ہو یا جاہل، کالا ہو یا گویا، عربی ہو یا عجمی سب کو شامل
ہے بشرطیکہ گنبد خضراء "عَلَيْهَا اللَّهُ تَعَالَى وَفَضَّلَس" کی زیارت اوب سے ہو۔

جَزَاء مَنْ زَارَنِي مُتَعَقِدًا كَانَ فِي جَوَارِي يَوْمِ الْقِيَمَةِ ط
جس نے ارادہ خالص میری زیارت کا سفر اختیار کیا
قیامت کے روز میرے جہنم میں ہوگا۔

○ اجازت اویا کہ کایس نے حاضری بارگاہ محبوبیت "وَلَا يَزَالُ" کو حج کی حاضری کے تحت
نہیں کیا بلکہ علیحدہ ارادہ کرتے اور بارگاہ نبوت میں حاضر ہوتے باریک بیظامی خدو کی مشورہ
انتاج حج بیت اللہ شریف کے بعد واپس بیظام چلے آئے۔ کسی نے پوچھا تو فرمایا حاضری و اللہ
محبوب کو حج کے تحت کیسے کر دوں پھر بیظام سے مستقل علیحدہ ارادہ کر کے حاضر ہونے
وَاللَّهِ اعْلَمُ پھر کیا کیا عطیات ملے ہوں گے۔ عَوَامُّ النَّاسِ کے لینے لازم ہے حج بیت العتیق
کے بعد روضہ اکبر سید الانام "وَلَا يَزَالُ" کی زیارت کریں۔ علماء شوافع کے نزدیک زیارت
درجہ واجب پر ہے اور مستدرجہ بالا سر دو گروہ کے بیٹے وعدہ شفاعت ہے۔
ہر طرف جلوہ گاہ و حرم ہے ایک طرف ہے حرم رت کھڑا ہوں کہ ہر پہلے جانوں نے کعبہ ہے کوئے
جس نے حج کیا اور پھر میری زیارت کر نہیں پائی
نہ مجھ پر قدم کیا۔

○ جہاں میں اذنی ہے اور زیادہ الاجتماع حرام۔ حج کے بعد وجوب زیارت ثابت ہے
مَنْ زَارَنِي قَبْرِي كُنْتُ لَهُ شَفِيعًا وَشَهِيدًا ط
جس نے میری قبر اللہ کی زیارت کی میں اس کا
مبین اور شہید گرد "ہوں گا۔

چاہیے تھا کہ حج سے قبل یا بعد میری زیارت کے لئے آتا اور شفاعت اور شہادت
پانا جس سے میری شفاعت میں وسعت موتی پکشتی حسان فراموشی اور شقاوت قہری ہے



○ سیدنا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما فتح بیت اللہ خمس پرشش نہیں
مصاحت کے لیے ملک شام تشریف لے گئے اور مشہور علماء یہود و النصارى کعب احبار و
اللہ عنہ شرف بر اسلام ہوئے۔ اُن کا اسلام لانا آپ کے لیے بہت ہی فرحت اور
خوشی کا سبب بنا اور وہی پر فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے اُن سے دریافت کیا۔ اے
کعب احبار! ہلکے اُن تشریح صریحی الی المدینۃ و تروا قاتلہ النبی ﷺ
کیا تم ہمارے ساتھ مدینہ منورہ زیارت سرور انبیاء صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ کے لئے چلو گے۔
جو اب عرض کیا فغضبوا امیر المؤمنین انا افضل ذلک ہاں امیر المؤمنین میں اس
کو پسند کرتا ہوں تو مراد رسول اور مرید رسول علیہ السلام نے مدینہ منورہ پہنچ کر جو سب سے پہلا
کام کیا وہ یہ تھا کہ بارگاہ محبوب رب العالمین جل و علا علیہ السلام پر حاضری دی اور سلام
عرض کیا۔ اللہم صل وسلم وبارک علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وادع الی الخیرات الخ۔

☆ ضروری نوٹ :- مومن کو چاہیے کہ زندگی بھر میں ایک مرتبہ مدینہ منورہ کا سفر اس

نیت خالص سے کرے کہ سوائے زیارت، حاضری اور سلامی کے کوئی غرض نہ ہو۔ محض حاضری

مقصود ہو تاکہ ان احادیث مبارکہ پر بھی عمل ہو اور مغفرت کی بشارت اور شفاعت کی دولت

میتراے۔ خداوند قدوس مبارک سفر نصیب فرمائے آمین بجاہ نبی الین صلی اللہ علیہ وسلم ط

☆ مَن جَاءَنِي زَائِرًا لَا تَهْمُهُ الْأُمُورُ

زِيَارَتِي كَانَ حَقًّا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ

شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَمَةِ ط «دارالین»

○ آج بھی بارگاہ رسالت کی حاضری وہی عظمت و شان رکھتی ہے اور شان جلالی اُسی طرح

الآن كما كان جَلوةً مَن ہے اور آپ مہمانوں کو خوشخبریوں سے نوازتے ہیں۔

روز شمار خصوصی الطاف سے نوازے جائیں گے۔ «دارالین»

مشہور معنوی مولوی «میرزا تقی» :- اُم المؤمنین سیدۃ عتیقۃ البسلی

رضی اللہ عنہا نے ایک بار عرض کیا۔ یا حبیب اللہ! میں نے بہت تیز بائیس ہے اور

آپ جنت البقیع سے تشریف لائے ہیں۔ تمہیں زیارت یہ دعا ہے کہ آپ کو جنت البقیع



سے پھیکا ہوا نہیں اور کپڑے یا نکل سونکے ہیں۔ فرمایا اے محمد! **ادْعُوا إِلَى سَبِيلِ اللَّهِ قُلُوبًا** تم نے کیا اور رکھا ہے عرض کیا یا رسول اللہ **سَلِّ اللَّهُ عَلَيْكَ** آپ کا تہنید۔ مولانا روم علیہ الرحمۃ کی ربانی سے گفت بہر ان نمودارے پاک جب چشم پاکت را خدا باران غیب نیست این باران ازین ایرشما

بست باران و گید و گید سست

فرمایا۔ اے عائشہ! اس تہنید کی برکت سے تیری آنکھوں سے پڑے جھٹ گئے یہ بارش توڑ کی ہے نہ پانی کی۔ اس ٹوڑ کی بارش کا بادل اور ہے اور اس کا آسمان اور یہ رحمت کی بارش کسی کو نظر نہیں آتی جو تو نے اس تہنید کی برکت سے دیکھی۔ اللہ تعالیٰ اور ملائکہ نور کی کے درود پاک کے ٹوڑ کی بارش کا وہی معجزہ کر سکتا ہے۔ جس نے حسبِ نبی کی چادر اور حدی کی ہو اور لباس تقویٰ و ادب میں ملبوس ہو۔ درودِ جوان صحابی حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ دُعا **اللَّهُ تَعَالَى اللَّهُ** اپنی ظاہری آنکھوں سے فرشتوں کو دیکھتے تھے اور ان سکرام و کلام فرمایا کرتے۔

① حقیقت الامر :- اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے درود شریف بھیجتے ہیں اپنے نبی **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** پر اس شیت **يَرْحَمُهُمُ اللَّهُ** و **مَلَائِكَتُهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ** سے مومن کو خبر دی کہ رحمت کے انوار کی بارش، ہر وقت روضہ اطہر پر پڑتی رہتی ہے وہ بارش صاحبِ نظر کو ہی نظر آتی ہے تو فرمایا **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا عَلَيْكُمْ وَسَلِّمُوا التَّسْلِيمَ** اے ایمان والو! تم میں میرے محبوب **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** کی حضور ہی میں حاضری ہو کہ درود شریف بھیجا کہ درود شریف کے انوار بارش کی طرح تم پر بھی برسیں گے۔ ردِ اہمیت اور حسد و حسد اس بارش کو دیکھتے اور اس میں نہاتے اور تیرتے ہیں۔ جب یہ انوار جسم و جان میں بس جاتے ہیں تو پھر ان کے جسم سے خوشبو کے ٹپے آتے ہیں تو وہ درود شریف کی لگن میں لگن ہو جاتے ہیں اے اللہ عز و جل! تیرا قرآن برحق، تیرا فرمان واجب الاطاعت برحق ہے۔ **وَمَا وَصَدْنَا**

بے مایہ سبھی، شانید و مبل بھیجیں ہم نے بھی بھیجیں ہیں درودوں کی سگائیں کچھ بار درودوں کے ہیں نرا و سقر میرا سنے جاؤں گا اشکوں کی سقا عینہ میں

علیہ السلام حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بارش کے بارے میں فرماتے ہیں کہ جو شخص اس بارش کو دیکھے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

میں سچا ہے حارث نہیں ہوگا۔ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ لَّا تُغْنِيْكَ اَنْ تَقُولَ مَا تَشَاءُ

○ اللہ تعالیٰ نے محبوب ترین یہ خطہ ارضی عظیم الشانہ و شریفہ محبوب کو عطا فرمایا جس

کے نامی نے حج مبرور زیارت قبول کا ترمیم پایا۔ يٰۤاَحِبُّكَ اَمْعَادَةُ مَنْ فَازَ ذٰلِكَ

○ مدینہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم دور جدید کی مستند تاریخ سے ایک اقتباس :-

فرمایا۔ ایک روز ریاض الجنۃ کی عابری کے بعد جنت البقیع شریف حاضر ہوا تو دل میں خیال

گرا۔ سبحان اللہ! مدینہ الرسول میں دو جنتیں ہیں۔ ایک ریاض الجنۃ، دوسری جنت البقیع

اسی خیال میں ایک ولیہ کاملہ مجذوبہ کے قریب سے گزر رہا تو مجھے بڑی فصیح زبان سے بلایا۔

اُجبتی تعالیٰ استمع کلامی میرے بھائی! اصرار میری بات سنو تو میں قریب گیا تو اس

نے اپنا ایسا ہاتھ میرے بائیں کندھ پر رکھا اور فرمایا وَاللّٰهُ الْعَظِيمُ اللّٰهُ سُبْحٰنَہٗ

سُبْحٰنَہٗ اللّٰہ کی قسم اللہ زندہ ہے اور اس کے رسول کریم ﷺ بھی زندہ۔ پھر فرمایا۔

وَاللّٰهُ الْعَظِيمُ الْمَدِيْنَةُ كُلُّهَا جَنَّةٌ الْفَرْدُ ذُو سِوَالِہٖ کِی تسمی مدینہ منورہ سارے

کا سارا جنت الفردوس ہے۔ یہ تھی آخری بات جس نے میری نظر کی اصلاح کی کہ مدینہ منورہ

وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ میں دو جنتیں ہیں بلکہ سارے کا سارا مدینہ منورہ جنت ہے۔

اے واعظ جنت سے نہ کر تعبیر مدینہ کی

جنت بھی ہے دُھندلی سی تصویر مدینہ کی۔ رات ہی کاٹا۔

○ اماکن مقدسہ ۱۔ افضل المساجد مسجد نبوی شریف، ریاض الجنۃ، مواہبہ شریف، چوترا

صحابہ شرف، مقام تہجد مقام مخزون بلال، مینار مقام مہبط جبرائیل علیہ السلام، مقام قدم مبارک،

مہراب شریف، منبر منیف، یہاں ہجرت نوافل اور درود شریف پڑھے۔ اعظم فضائل

سے حضور سرور کائنات محبوب کردگار احمد مختار ﷺ سے شہین کہیں کا مسجد شریف

کے بائیں کونہ میں حجرہ ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میں استراحت فرما جونا

ہے اور مسجد نبوی شریف کے تمام تر فضائل حضور ﷺ کے وجود باجود کا صدقہ ہیں۔

جو تمام کائنات ارضی و سماوی کے درود و سلام کا محزن اور مرکزی مقام ہے۔

○ ریاض الجنۃ کے سفید ستون :- اسطوانہ مکتبہ، اسطوانہ عازنہ، اسطوانہ انوار

- ☆ جنتی پہاڑ :- جبل اُحد ، ذرقان ، غلور ، رضوی ،
- ☆ جنتی کنوئیں :- ریسر عثمان ، اریس ، غرس ، میر زمزم
- ☆ جنتی نہریں :- نیل ، فرات ، یخون اور جیحون ،
- ☆ جنتی قبرستان :- جنت الملقی ، جنت البقیع ، جنت النباء
- ☆ جنتی غزوات :- غزوہ بدر ، اُحد ، خندق اور خنین

ہاں ان تمام جگہوں پر حضرت محمد ﷺ کی قبر ہے

○ حضرت علیہ السلام کے نام کی وجہ تسمیہ ، خضر کا معنی سبزہ۔ آپ جہاں کہیں اپنے قدم مبارک رکھتے وہاں سبزہ اُگ آتا اور حضرت خضر علیہ السلام کے نبی ، ہمارے پیارے رسول اور اللہ تعالیٰ کے محبوب پاک صاحبِ ولایت علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کے قدم مبارک جہاں جہاں لگے گئے وہ جگہ جنت بن گئی۔ جبل اُحد ایک جنتی پہاڑ ہے۔ اس کے دامن میں سیدنا محمد کریم حمزہ ابن عبد المطلب رضی اللہ عنہما اور شہداء اُحد کے مزارات مقدسہ ہیں۔

☆ ایک روایت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جبرائیل علیہ السلام نے نبی علیہ السلام پر اتاری ہے۔
 اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ عَلٰی سَبْعِ سَمَوٰتٍ اَسْمَآءَ اللّٰهِ
 وَفِیْ سُوْرِهِ حَمْرٌ ط "ہر ایک آسمان پر ایک نام ہے۔" سے لکھا جاتا ہے میرے حمزہ اور اس کے سوا کسی شے پر نہیں۔

اس فرمان واجب الایمان رسول اللہ ﷺ سے چھپا جان مہر زائر کے سلام کا جواب نہیں نفیس دیتے ہیں اور آپ کے مزار مقدس پر بعض اولیاء عظام کے مطابق سلام کا جواب شمشیر ہوا حضور ﷺ کے شفیق چچا کی بارگاہ میں غلام کے قلب میں ایسی رحمت عاری ہو جاتی ہے کہ آنکھوں سے آنسوؤں کی جھری لگ جاتی ہے۔ یہاں آرزو میں بیٹ جلد پوری ہوتی ہیں۔

گر اگر چار آنسو حال دل سب کہہ دیا ہم نے
 دیا مجھ کو زبان کا کام چشم غول فشان تو نے

☆ سیدنا عبداللہ بن عمر بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں۔ میرے والد امی عبداللہ انصاری کے روزِ جبل اُحد کی زیارت کو جایا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ جب وہاں پہنچے تو ان کو سیدنا محمد کریم حمزہ رضی اللہ عنہ کی قبر مبارک پر عارض ہو کر عرض کیا۔ سیدنا محمد کریم حمزہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا۔ اے ابوبکر بن عبد المطلب! اے ابوبکر بن عبد المطلب! اے ابوبکر بن عبد المطلب!

والد نے مجھ سے پوچھا۔ تم نے جواب دیا ہے؟ میں نے کہا نہیں تو پھر انھوں نے جہٹ کر ایک طرف نیاز مند سلام عرض کیا تو پھر جواب سے مشرف فرمایا **عَلَيْكُمْ السَّلَامُ**۔ تو میرے والد قیصرؒ نے فرمایا **وَاللّٰہُ اَعْلَمُ**۔

☆ مشہور محدث صحابی انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔

اِنِّیْ لَاجِدٌ رِّیْحَ الْجَنَّةِ مِنْ دُوْنِ الْاُخْدِ | اُحد کے اُس دہن سے مجھے جنت کا خوشبو آ رہی ہے

سیدنا انس رضی اللہ عنہما میں تو زمین پر مگر خوش بو محسوس کر رہے ہیں جنت کی بڑا کام کا مریض پھول کی خوشبو محسوس نہیں کرتا ایسے ہی بدنہ تھی بدعقیدگی کا مریض علاج جنت کی خوشبو کیسے پائے یہ خوشبو نبی حضور ﷺ کے غلام پاتے ہیں۔

☆ جنت البقیع :- حضور ﷺ البقیع العرقدین اکثر اوقات رات کے ٹھیلے پہ

تشریف لے جاتے اور ان کو بدین الفاظ سلام سے روانہ کرتے اور دُعا میں کرتے۔

السلام علیکم دار قوم مؤمنین ولان
نشأ الله بکم لأحسناً اللهم اغفر
لأهل البیت المقربین

☆ جَنّتُ الْیَقِیْنِ سے شریعتِ اُمّتِ بغیر حساب و کتاب کے جَنّت میں جانیں گے جس کے چہرے

چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دکھتے ہوں گے۔ حضرت کعب بن احبار رضی اللہ تعالیٰ

مؤمنان سے بحوالہ انوار شریف مروی ہے: جَنَّتِ الْبَيْعُ بِفَرْشَتَيْ مَظْمُونِ جِبِّ يَهْجُرَانَا

تو ملائکہ کو نکل اُس کو کناروں سے پکار کر جنت میں اُٹھ بیٹھے ہیں۔ اور اگر کوئی مسلمان تیاگستار

رسول کی وجہ سے دشمن ہو جائے تو ملائم مٹوکل اس کو باہر چھینک دیتے ہیں۔ یہاں اصحاب

جنتِ ناب کے قبور ایسے چمکتے ہیں جیسے آسمان پر ستارے نورانی۔ واضح مزارتِ مقدسہ

سيدنا عثمان ذو النورين سيدنا عثمان بن مظعون سيدنا ابراهيم سيدتنا ليليا فاطمة الزهراء سيدنا

عجاس خیر الدین دارج حضرت سیدہ عائشہ صدیقہ سید احسن محتجبہ سیدہ عالمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا

غرضیکہ دس ہزار صحابہ عظام: ان کے کرامتوں میں سے بعض متفقین رضی اللہ تعالیٰ عنہما رضا اللہ عنہما علو افرد

میں۔ مگر اے لعلِ قمرانِ مجیدِ قمرانِ حمید اور دو پاکِ پروردگار! اوصافِ کمالِ ابرارِ عالم! یہ

بہت مسرور ہوا **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** یہ قبور جنت کے مانچے ہیں زائرانِ بارگاہوں میں حاضر ہوتے اور فیض و برکت سے اپنے دامن بھرتے ہیں اور جنت کے ان مانچوں کے تختوں کی سیر کرتے ہیں۔ درود شریف پڑھتے خوشنویں پاتے ہیں۔

منجبرہ کا ظہور جبلِ اُحد کے دامن میں :- حضور تاجدارِ مدینہ، مسرور سینہ صلی اللہ علیہ وسلم وادیِ اُحد میں سنانے کے لئے ایک لگانے تھے اور اونٹنی پاس کھڑی تھی۔ مشرکین نے اُس پر سے ایک بہت بڑا پتھر اُٹھایا۔ اونٹنی نے جب دیکھا تو اپنے پاؤں سے اُسے دکا۔ قدرتِ الہی وہ پتھر وہیں کا وہیں اُتار دیا۔ جو آج تک اُسی حالت میں ہے اور جس جگہ حضور اقدس ﷺ نے سر مبارک لگایا تھا وہ پتھر نرم ہو گیا اور سر مبارک کا نشان پڑ گیا۔ یہ نشان لیکن آج بھی جبلِ اُحد کے سینہ پر بطور مہر کندہ ہے۔ اس غیر خوش نصیب نے جب یہ پتھر ۱۹ ربیع الثانی ۱۲۰۹ ہجری القمریہ بروز اتوار دیکھا تو زبان پر درود شریف جاری ہو گیا **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاصْحَابِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ** وہ بندہ جس مقام پر کھڑا تھا۔ اُس جگہ عجیب قسم کی چھینی چھینی خوشبو مچکتی تھی تو کیفیاتِ خشت طاری ہو گئیں۔ **فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِكَ عَمَّا كُنْتُمْ لَیْذِلٰہِ** ط

جبلِ اُحد کو حضور سرورِ کائنات ﷺ سے محبت ہے اس نے اُس نے جنت اپنے سینہ میں تبرکات کو محفوظ کر لیا اور چین کے دل ان تبرکات کے مقامات کی زیارت سے تسلی پاتے ہیں۔ انکار انھیں ٹھنڈی اور قلب سکون کی دولت درود شریف سے پاتے ہیں۔

| | |
|---------------------------------|-------------------------------|
| جب رنگ پر ہے بہارِ مدینہ | کہ سب جنتیں ہیں تبارِ مدینہ |
| مری خاک یا رُخسے نہ برباد بجائے | پس مرگ کر دے عبادِ مدینہ |
| ظلمت لگاتے ہیں آنکھوں میں اپنی | شب و روز خاکِ مزارِ مدینہ |
| جدھر دیکھے باغِ جنت کھلا ہے | نظر میں ہیں نقش و نگارِ مدینہ |

میں اُن کے جلوے نہیں اُن کے جلوے

مراول بنے یارِ رُخسے یادگارِ مدینہ

مصلیٰ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وینہر شیف کو نیچے آٹھ سیڑھیاں لگا کر اُٹھا کر دیا اور



روحانی قلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ب

تجدید

ظَلَمْتُ سَنَدَهُ مَنْ لَعِبَى الظَّلَامَ إِلَى
إِنْ أَشْتَكَيْتَ قَدَمَاهُ الصُّغْرَى وَرَمِ
فَأَنَّهُ شَسْ فَضْلُ هُمْ كَوَالِبَهَا
يُظْهِرُونَ أَنْوَارَهُ النَّاسِ فِي الظُّلَمِ
قرآن پاک : پ سورۃ النزل آیت کریمہ ۴۱

یَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ ۝ قُلْ أَيْنَالِ الْأَقْبِلَادُ
نَصْفَهُ ۝ وَأَنْقَضَ مِنْهُ قَلِيلًا ۝ أَوْزِدْ
عَلَيْهِ وَبَرِّقِلِ الْقُرْآنَ مَرَّتَيْنِ ۝
اے مجرمٹ مارنے والے مجرمٹ رات میں قیام فرما۔
سو کچھ رات کے آدھی رات میں اس سے کچھ کم کر دو۔
اس پر کچھ زیادہ بڑھاؤ اور قرآن خوب ٹھہر ٹھہر کر پڑھو۔

○ محبوب کی ہر ادا پیاری ہے۔ اسی ادا کو محبوبانہ کو محبت حقیقی کمال محبت اور محبت و کتاب سے مخاطب قرار دیا ہے۔ یَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ اے کھلی اور مٹنے والے محبوب ! رداۃ نبوت اور چادر رسالت اور مٹنے والے میرے پیارے رسول ﷺ محبت کا ایک یہ نرالا دستور ہے جس ادا کو محبوب اپنا اے محب اسی کا نقشہ کھینچتا ہے حضور ﷺ ابتدا و وحی کے نزول پر گھر تشریف لائے تو اُمّ المؤمنین سیدہ طاہرہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے فرمایا زَمِّلُوْنِي زَمِّلُوْنِي تو رب کریم نے محبت کے پتھر میں یَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ سے خطاب فرمایا اور یَا أَيُّهَا الْمَرْمِلُ اے سفید چادر میں اپنے آپ کو پیٹنے والے یا اپنے آپ کو لوگوں کی نگاہوں میں مستور کرنے والے میرے پیارے نبی ! اہل معرفت نے یہ معنی بیان کئے ہیں۔ اے لباس بشریت میں حقیقت مجھ پر علی صابحہا اسلولہ والسلام کو چھپانے والے !

عارف باللہ حضرت یعقوب بن عثمان رضی اللہ عنہما نے لکھا ہے کہ نے یہ معنی کئے ہیں۔ اے نبوت اور رسالت کا بارگاہ اٹھانے والے ! اے لباس نبوت سے آراستہ اور مجبوتیت کے خلعتِ فاخرہ سے حیرا رتہ۔ اے چادرِ رحمت اور ڈھ کر اپنی اُمت کو اُس میں چھپانے والے میرے پیارے محبوب یا کالی کھلی اور ڈھ کر اپنی اُمت کی عیوب پوشی کرنے والے محبوب یا سند نبوت کو اپنے شمس

علہ اعلیٰ کریم نے اُس ذات پاک کی شدت متجاوز کر دیا کہ اہل شہدائت شہدائت سے

بے مثال اور محال بالکمال سے زینت لینے والے سرِ رب اخذ کردہ معافی ہر ایک کے اپنے اپنے
 تعلق کے طیفوی کو ظاہر کرتے ہیں جو بیان ہوئے۔ "اِنَّهُ الَّذِي اس خطاب میں کتنی حلاوت اور
 شیرینی ہے۔ وہی جانے جو نسبت رکھتا ہو۔ اَللّٰهُ صَبِيحٌ وَسَلٰمٌ عَلٰیہِ وَالْاٰلِہٖ وَسَلٰمٌ
 نماز تہجد اِسْمًا الشَّہِیْدُ بَعْدَ رَفْعِ النَّازِ عَشْرًا پڑھ کر سونا اور پھر سحری کو بیدار ہو کر
 نوافل پڑھنا یہ آپ ﷺ پر فرض اور اُمت کے لئے سنت ہے۔ ۷

چھپر کے سارِ لا اِلٰہِ اِلَّا ہُوَ مچا گئے حضورؐ سارا جہاں تھا خواب اگر جگا گئے حضورؐ
 حکمت :- محبوب ساری رات بیدار رہ کر عبادت کرتے اور ربِ کریم سے راز و
 نیاز کے ساتھ مبالغہ ہوتے اور شہداءِ حق سے لطف و محال میں رہتے کہ حضورؐ
 سِتْرٌ مِّنْ اَسْرَارِ اللّٰہِ ہیں۔ اس آیتِ کریمہ میں یہ اشارہ ہے کہ محبوب کچھ رات آرام بھی
 فرمایا کرتا کہ معبودِ حقیقی آپ کو سلا کر رازی باتیں کرے۔

○ تہجدِ نبوت کا قنار، ولایت کا شکار اور اُمت کے لیے رِوَاۃُ مُنْتَزَع ہے۔
 ہر آنکس کہ در وقتِ سحر بیدار نیست اور محبتِ راجحہ داند لائقِ کُفّار نیست
 ☆ محبت کا دستور ہے محبوب جس حالت میں ہو اسی سے مخاطب کیا جائے یَا اَبَا اَبُو
 یٰسَس، یَا اَبُو اَلْمَدْمُور، کیا عجیب کیفیت ہے اِن الفاظ میں اور کتنا کیف اور انداز
 محبت والا دل ہی جانتا ہے کہ اس میں کتنی حلاوت ہے۔

☆ حضرت خدیفہ رضی اللہ عنہ سورج تھے۔ محبوب کا ثبات سوتوں کو جگانے والے۔
 قسمت کے بنانے والے "یَا اَبُو اَبُو" تشریف لے آئے تو فرمایا۔ قُمْ یَا قَوْمَانِ اُٹھ
 لے سونے والے۔ وہ اسی محبتِ ہجرے نام سے مشہور ہو گئے۔

بقیہ حاشیہ

پاؤں ٹوٹ کر ہر جگہ۔ آپ غصہ نہ کرنا کہ میں نے تو یہ سب کہا۔ میں نے تو یہ سب کہا۔
 تہجدِ نبوت چلتی تو اسی حکایت ہے اور تہجدِ نبوت کے اُن کے کہتے ہیں۔ یہاں تو یہ سب کہا۔
 سنت ہے جو تہجد کے بعد اور قبل سلاوت فرمے۔ سلاوت اُن کے کہتے ہیں۔ اور تہجد کے بعد
 سلاوت فرمے اور تہجد کے بعد سلاوت فرمے۔ سلاوت اُن کے کہتے ہیں۔ اور تہجد کے بعد
 سلاوت فرمے اور تہجد کے بعد سلاوت فرمے۔ سلاوت اُن کے کہتے ہیں۔ اور تہجد کے بعد

☆ مولا نے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ گھر باہر تشریف لائے اور مسجد نبوی کے صحن میں زمین پر سو گئے۔ آپ ﷺ تلاش کرتے ہوئے جلوہ گر ہوئے تو فرمایا "قُم یَا ابراہیم"۔ تو انھوں نے اسی پیاری کیفیت کو حرز جان بنالیا۔

☆ سیدنا عمیر الدوسی الیمانی رضی اللہ عنہ بلیوں میں گھرے ہوئے تھے تو فرمایا "یا ابراہیم یومۃ وہابیوں کی نسبت سے مشہور ہو گئے۔ اصل نام اس محبت کے نام میں گم ہو کر رہ گیا۔ حمد روایات احادیث اسی کیفیت "ابو ہریرۃ" سے ہیں۔

☆ اجدادِ نبیہ نقشبند شکر اللہ علیہم جن کسی کے چہرے پر انوار دیکھتے تو سمجھ لیتے کہ یہ صاحبِ نسبت ہے اور آپ نسبت سے چہرہ دھلا ہوا اور انوارِ شمس سے چھپولوں کی طرح تازہ اور پُر رونق، جبکہ خوشی اور شریعت سے کھلا ہوا ہوتا ہے۔

☆ رَبِّ دُوالِجَلالِ وَالاکرامِ نے عزت والی آل اور عظمت والے اصحاب کے چہروں کا ذکر فرمایا۔ مِمَّا هُمْ فِي وَجُوهِهِمْ مِنْ أَشْرَ الشُّجُوذِ عَلَہُ اُن کے چہروں پر مسجدوں کے تابندہ و درخشندہ چمک دار نشان ہیں۔ تہجد کی نماز سے اُن کے چہرے منور ہو جاتے ہیں پُر رونق ہیں۔ اُن کی چین میں مسجدوں کے نشان چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتے دیکھتے ہیں اور وہ نشان جو اُن کی پیشانیوں پر تجدد سے پڑ جاتے ہیں وہ قبولیت کی مہر ہیں۔

☆ تہجد کا کتنا پُر رونق اور روح پرور منتظر ہے۔ باوجودیکہ وہ تہجد گزار اور عبادت گزار ہیں۔ لیکن پھر بھی وہ سحری کو ربِ کریم کی بارگاہ میں استغفار کرتے ہیں۔ وَبِالْاَسْتِغْفَارِ هُمْ يَتَخَفِرُونَ سحری کا استغفار، قلب کا وضو ہے اور رونقِ تائید کا وضو۔ شب زندہ داری سے عجز و انکساری اور سحری کو خوفِ الہی سے گریہ و زاری نصیب مغلطی ہے اور اس پر مستزاد و درود شریف جو سوس کا ایمان دل کی انخیلاء اور چہروں کی رونق ہے شریعت

علہ پاپ مودۃ الفتح آیت کریمہ ۲۹ اُن کی علامت اُن کے چہروں پر مسجدوں کے نشان ہے تہجد گزار امتیازِ ظاہرِ شریعت سے آراستہ ہو رہا لیکن انوارِ طریقت سے چراغِ ہمتا ہے اور چہرہ تر و تازہ اور شگفتہ ہوتا ہے تہجد گزار روزِ نسبت چہرے پر مسجدوں کے نور سے اور انوارِ شریعت کے نور سے چھپنے پھپھانے لگے۔ "علیہ السلام" کے پانی جو کہ نسبت و شکر کو ہی صاف قلب و دل کی خواہش و لذت کو کب کب کرتا ہے۔

میلہ کی روح کے دو پر ہیں۔ ظاہری پر، رزقِ احوال، صدقِ تعالٰی اور باطنی پر استغفار اور درود شریف اور ہند بڑ پیر پر وارِ عشق ہے جس سے طریقت کی منزلیں ملنے کے بندہ مقصودِ حقیقی تک پہنچتا ہے اور درود شریف سے قبولیت پاجاتا ہے۔

ایک حدیث الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام میں فرمایا۔

مَنْ كَثُرَ صَلَوَتُهُ يَأْتِيهِ الْبَقِيَّةُ الْحَسَنَةُ | جودات کو نمازِ نوافل کثرت سے پڑھتا ہے وہ کہ
وَجَهَنَّمَ بِالْمَنَادِ | اس کا چہرہ منور خوبصورت اور پُر رونق ہوتا ہے۔

○ ربِ کریم نے اپنے رسولِ کریم ﷺ کو نماز تہجد تحفہ کے طور پر عطا فرمائی اور یہ تحفہ محبوب کی شان کے لائق ہے اور اس قیامِ اہل میں مجرب اور محب کے درمیان گفت و شنید، راز و نیاز، حکمت و اسرار کی باتیں ہوتی ہیں۔

☆ سیدنا عثمان بن عفان خلیفہ راشد رضی اللہ عنہما کو حضور شبِ اسرار کے دولہا، ﷺ نے شبِ معراج آسمانوں میں دکھایا تو پوچھا آپ یہاں کیسے؟ عرض کیا یا رسول اللہ! صَلَّيْكَ اللَّهُ مَا زِلْتُ تَهْجِدُ کی بکثرت ہے۔ "تفسیر روح البیان" ۳

☆ حضرت شفیقِ لمحی علیہ الرحمۃ مشہور اولیاءِ امت سے مروی ہے کہ قبر کی روشنی تہجد کی نماز سے ہے اور چہروں کی دجاہست سنون داڑھی سے اور دلوں کی روشنی درود شریف سے ہے۔ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی رضا نماز میں ہے اور نماز فرشتوں کو محبوبِ انبیاء کی سعادت ہے اور نماز میں حضور ﷺ کے بیٹے انھوں کی جھنڈک رکھ دی گئی ہے۔ آپ ﷺ حضرت بلال رضی اللہ عنہما کو فرمایا کرتے اَرْحَمَ كَيْفَ بَلَالٍ الصَّلَاةُ ! اے بلال! مجھے راحت پہنچاؤ یعنی آذان دو تاکہ نماز سے راحت پائیں۔ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے اپنے حبیبِ حیات ظاہری میں جنت کی سیر جسمانی طور پر فرمائی۔ سرکارِ شبِ اسرار کے دولہا ﷺ نے پوچھا کہ بلال کیا عمل کرتے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! ﷺ آپ کے ارشادِ الٰہی پس کرتے ہوئے حبیب بھی وضو کرتا ہوں تو نوافلِ تحفہ الرحمۃ پڑھتا ہوں۔

○ جب نماز تہجد حضور ﷺ تنہا ادا فرماتے تو صحابہ کرام بھی تہجد پڑھتے تھے۔ ایک ایک کے پیچھے شال بوجھتے جاتے اور آپ کے ساتھ تہجد ادا کرتے تھے۔

”صحابہ کی مانند عالم بیداری میں مجلس کرتے اور اپنے مسائل دینی پر چھتے تھے۔ اَلصُّحْبَةُ مُؤَثِّرَةٌ یہ سب صحبت کی تاثیر سے پایا۔ اولیاء نقشبند کے سلوک کا دار و مدار صحبت پر ہے کہ صحابہ نے بھی صحبت سے ہی مراتب پائے کہ صحابی صحبت سے بنے۔

۱۰ امام شمس الدین سخاوی نے ”اَلْقَوْلُ الْبَدِیْعُ فِی الصَّلَاةِ عَلَی الْحَنِیْبِ الشَّقِیْعِ“ میں چالیس قسم کے صیغے بیان کئے ہیں۔ بعض اُن میں وہ درود شریف جو حضور ﷺ نے اپنے مقبول لائی بارگاہ کو خود ارشاد فرمائے اور بعض وہ جو اولیاء عظام نے دوبارہ گوہر بار سید الابرار ﷺ میں حاضر ہو کر خود پیش کئے اور آپ ﷺ نے انھیں پسند فرمایا اور بشارات و نوازشات سے نوازا یہ سب درود شریف اپنے اپنے مقام پر افضل اور پسندیدہ ہیں مختلف ادوار میں مختلف انداز میں مختلف صیغوں اور الفاظ سے پڑھے گئے۔ عِبَارَاتُنَا شَتَّى وَحُسْنُکَ وَاحِدٌ کُلُّہَا اِلٰی ذٰلِکَ الْحِکْمَالِ یَنْبَغِیْ

۱۱ ایشیخ عارف محمد حنفی آفندی عَلَیْہِ الرَّحْمَةُ نے ”خزینۃ الاسرار“ میں درود شریف چار تہذیب اقسام پر مشتمل کہا ہے اُن میں سے ہر ایک کسی نہ کسی جماعت کا درود شریف نبی کریم ﷺ کے سبب اور واسطہ سے پسندیدہ ہے اور اپنے اندر خاص اثر رکھتا ہے۔ جو غرض نصیب سرکار مدینہ سرور مدینہ ﷺ پر درود شریف بھیجنے کا وظیفہ جلوت اور جلوت میں ہمیشہ اپنا لیتے اور ایک ہی مکتب فکر کے لوگوں کو درود شریف پڑھنے کی ترغیب اور ترغیب کا درس آپ ﷺ کی عظمت شان کے پیش نظر رکھ کر دیتے ہیں اور اپنے وعدہ و تبلیغ اور درس و تدریس میں عشقِ مصطفیٰ ﷺ سے سزاوار ہو کر سامعین کو اس رنگ میں رنگتے رہتے ہیں تو جب یہ علماء درود خواں اس دنیا نے فانی سے عالم جاودانی کو بدلنے لگتے ہیں تو درود شریف کے انوار کے شگوفے اُن کے قلب سے پھوٹتے ہیں اور بحیرہ غریب ایمان ابدوز بشارتیں پاتے ہیں تو پھر کسی کی قبر سے کستوری کی خوشبو کی مہک اُٹھتی ہے اور کسی کے جنازہ پر ابر رحمت برتا ہے اور کہیں پرندے اپنے پرؤں سے سایہ کرتے نظر آتے ہیں اور کوئی درود شریف کی برکت سے دولہا کی سی سچ و سچ سے جنت میں لے جایا جاتا ہے اور کوئی عالم نزع میں ہی محضرت کی بشارتیں پاتا ہے اور کسی کے جنازہ میں حضور ﷺ کی وصی و سلمۃ علیہ السلام

وَعَلَيْهِمْ سَلَامٌ نفیس مع صحابہ کبار چار بار تشریف لاتے ہیں یہ سب درود شریف کے انگشت
الاعمال ہیں جو غلاموں کو مرحمت فرمائے جاتے ہیں۔ پھر یہ سلسلہ تا قیام قیامت جاری رہے گا
☆ القرض درود شریف جن جن افعال اور حیثیتوں سے مباحث تنویر قلوب اور مفید ہے
اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کوئی عمل نہیں۔ درود شریف پر
سمیٹ کر کے والا انوار کثیرہ کا حامل ہوتا ہے۔ درود شریف کی برکت سے حضور ﷺ کی
ملاقات شروع۔ قبر میں ہوگی خصوصاً بھٹا ارجال کے اس زمانہ میں جب کہ لوگوں پر امور غلط
ہو چکے ہیں۔ غلام غلط بحث کا شکار مفسدان برحق اور سجادگان برصفت غفلت میں۔

○ علماء و فقہاء کو چاہیے کہ متبر، مستفادے محاسب مکنہ ارشاد پر ہر خاص عام کو استغفار
اور نبی کریم ﷺ پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیں۔ اپنی تعاریر و تحاریر اور تصنیفات و
تالیفات میں حضور ﷺ کے فضائل و کمالات بیان کریں۔ تاکہ درود شریف کی محبت ان لوگوں
میں جاگڑیں جو علماء صالحین کثرت، اخلاق تحریر و تقریر، درود شریف پڑھنے کی تبلیغ کرتے
آ رہے ہیں اور ہزار ہا کتب و رسائل اس موضوع پر منصفہ شہور پر جلوہ گر ہو چکے ہیں اور ہورہے
ہیں۔ خدا کرے۔ یہ تحفہ الصلوٰۃ جو ”پر نسبت کاہ باسماں عالی جاہ“ کا مصداق ہے۔
کا بھی ان میں شمار ہو۔ سُحْرَمَةُ صَاحِبِ الصَّلَاةِ وَالسَّلَامِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ
☆ درود شریف اسم اعظم ہے۔ جو گنج فضل اور خزانہ لطافت ہے۔

☆ درود شریف عطیہ خداوندی ہے جو اس نے کمال محبت سے محبوب کی امانت کو عطا فرمایا
☆ درود شریف وہ عظیم تحفہ ہے جو حضور ﷺ کی بارگاہ کے لائق ہے۔
☆ درود شریف صراط مستقیم ہے اس راہ پر چلنے والا ہدایت یافتہ ہے۔
☆ درود شریف ایک ایسا رینہ ہے اس پر جو چڑھا وہ نقص و دیا گیا۔

☆ درود شریف حبیب اللہ ہے جس نے حبیبی سے تمام اس نے واجب الائمہ کو پایا۔
☆ درود شریف ایک نور ہے جو ہر نفحات سے حال کہ دلائل کی محبت کسب فرماتا ہے
☆ درود شریف ایک ایسا ذریعہ ہے کہ سے صاف قلب اور صفت شادمانہ پاتا ہے
☆ درود شریف ایک ایسا وکیل ہے جو سلامتی لیان، سعادت اور کمال کا حامل ہے
☆ درود شریف ایک ایسا نور ہے جو ہر نفحات سے حال کہ دلائل کی محبت کسب فرماتا ہے

درویشیت ایک ایسا عمل ہے جس سے رب عظیم کے محبوب بننے کی یاد دہانی ہوتی ہے
حکمت کے سنگت اور خوشبو دار پھول :-

① جس طرح کلی میں رنگت روپ اور خوشبو اس کے اندر بند ہوتی ہے جب وہ باوصیا کی
انگلیوں سے کھلتی ہے تو سارا باغ عام خوشبو سے مہک اٹھتا ہے تو اُس کی نزاکت و نفاست
دیکھنے کے لائق ہوتی ہے۔ بعینہً مومن کے قلب کے اندر نور اور خوشبو بند ہوتی ہے جب دل کی
کلی ترشہ الی اللہ اور درویشیت سے کھلتی ہے تو پھر اُس سے خوشبو اور نور کا ظہور ہوتا ہے اور سارا
باغ طریقت اس خوشبو اور رنگت روپ سے مہکتا ہے اور قلب کے نور سے مومن سرور اور رنگت
روپ پاتا ہے اور منہ کا غنچہ جب کھلتا ہے تو محبوب علیک الصلوٰۃ والسلام کی محبت کے پھول
جھرتے ہیں۔ اور درویشیت کے نغمے اور ترانے چھوڑتے ہیں ۔

② دل بستہ سخن گشتہ در خوشبو نہ لطافت کیوں غنچہ کیوں ہے میرے آٹا کا ذہن پھول
صدمے میں تیسے باغ کر گیا لائے کیوں پھول اس غنچہ دل کو بھی تو ایسا جو کہ بن پھول
کیا غارہ علاء گرد مینہ کا جو ہے آج

بکھرے نغمے جو ہیں میں قیامت کی پھول پھول "مدائن بخشش"

③ جسم کی سلامتی قلت طعام میں ہے اور رُوح کی سلامتی ترکِ انعام "گناہ کے ترک"
میں ہے اور دین کی سلامتی درود بر نیز الانام "صلوات پر" میں ہے۔

علائے محبت و عبادت اور سعادت و شقاوت اللہ تعالیٰ نے نبیات و اہل بیت میں بھی پیدا کیے۔ شجر حجر اور پہاڑ میں بھی یہ
جاری و جاری ہے اور نطق حالی رکھتے ہیں اور اُن کی محبت و عبادت از لوازم عقل و فہم ہے۔ جبکہ اُحد محبت کا شریعتی
مکمل اور اصل غیر عبادت کا مکمل ہے۔ فضا کی چٹائیں پینا میری کی خدمت مرانجام دیتی ہیں یہ ہماری چادر قرم ہیں۔ ۱۔ باوجود
تو سے جھکائیے والی۔ ۲۔ باوجود قرم مادہ کو مذاہب سے والی۔ یہ دونوں تکرار غضب ہیں اور باوصیا نے غرور و خشنودی
خدمت کی باوجود عبادتوں کے زخم دل کیلئے مرہم ہے۔ بنا بریں یہ دونوں بارگاہ سے انعام یافتہ اور خوشبو یافتہ ہیں ۔
زنیم جان فراغت تین مردہ زندہ گردو کہ نام باغ سے گل کہ جنیں خوشبو شہریت

اور باد صبا وہ جو جانب شمال الیہ تیرا مرقعے مری کے وقت جیتی ہے تو ہے عیب دار عیب دار و درویش چھوٹے
اور کشتہ زان سناٹا میں جاتی ہے جس سے عاشقوں کے دل کی لڑکھٹائی ہے کسی نے کیا کلام کہا ہے ۔

① نور مجسم، شفیع معظم، احمد مجتبیٰ، محمد مصطفیٰ ﷺ کا درود شریف :-
 بقرآن حسن واجب الاذعان صَلُّوا عَلَیْکُمْ وَسَلِّمُوا تَسْلِیْمًا ۝ کائنات کی ہر شئی شجر،
 حجر، ذرہ، پہاڑ، قطرہ، دریا، چرند، پرند، جن و انس وغیرہ غرضیکہ کوئی ملائکہ ہر ایک اپنی
 اپنی زبان اور لفظی حالی سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی تسبیح و تحمید، تکبیر و تہلیل اور آپ ﷺ
 پر درود شریف پڑھتے ہیں۔ انبیاء و رسل اور ملائکہ بھی درود شریف بھیجتے ہیں۔ قرآن پاک
 میں اللہ رب العزت جلالت شان نے اپنی وحدانیت والوہیت کی شہادت شہد اللہ
 أَنَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ سے خود ہی یہ سب سے بڑی شہادت ہے اور آپے مجرب ﷺ
 پر درود شریف بھیجتا ہے اور بابت حضور ﷺ نے بعد از ولادت رکعہ میں بکرا اللہ وحده
 پڑھتے تھے

اگر مجھے شگنی گئی زلف ہی کی بڑ
 لاکھوں دعا میں دیا مجھ کو صبا کوئی
 وہ خاک جو لگی کبھی پائے رسول سے
 شرم نہ پاؤں پاؤں جو اس خاک پا کر میں
 یہ جو تکلم اللہ علیہ سے واقفیت رکھتے ہیں۔ خود از کلام طیفیہ یہ عیب ملے ہرگز خوشی و ادب خوشگوار ہیں۔ ان سے
 ایسی خوشبو ایسا بھگتی ہے جس سے عاشق دست پاتے ہیں اور اگر گلستان قدرت سے خوشبو کے سانسوں کی خوشبو
 رہی نہ ہو صبا غلام کو کیا کام و سلام کی خوشخبریاں دیتی ہے۔ اولیاء عظام اسی کو مخاطب کرتے ہیں۔
 سلام سلطان لشانخ خواجه خواجگان چشت الیہ پشت الیہ محمد علیہ السلام اولیاء محبوب الہی دہوی تہذیب و تہذیب الہی
 صبا ہر سونے مرینہ رو کی ازیں دعا کو سلام بر خوان
 ہر گوشاہ و رسل بگرداں بصد تفریح پیام بر خوان
 بہ باب رحمت گئے گذر کن بہ باب جبریل گئے جہین سا
 "سلام رقی علی السنی" گئے : باب اسلام بر خوان
 بشوز من صورت شالی ناز بگذار اللہ میں جا
 بہ لعل خوش حودہ غفر اللہ تعالیٰ تعالیٰ تعالیٰ بر خوان
 بند بہ چندیں ادب طرازی سر راوت بکاک تو
 علقہ وافر بہ تاج یک باب نیست نام بر خوان
 لعل و دہی بخواہم کہ بہ ہر دو دست تو
 بہ ہر دو دست تو بہ ہر دو دست تو

کی وحدانیت اور الوہیت کی گواہی دی اور اپنا کلمہ انا لا اله الا انت اور خود پروردگار اپنی رسالت کی تحدید کی اور آپ ﷺ نے سنت اللہ کے مطابق ان الفاظ سے اپنی ذات اقدس پر خود درود شریف پڑھا۔ آذان پڑھنے کی بھی روایت ملتی ہے۔ "عَلَاةُ نَحْمُ الْإِلَٰهِيَّةَ"۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى النَّبِيِّ الْأَمْعَى الْحَبِيبِ الْعَالِي بِقَدْرِ الْعَظِيمِ الْجَاهِ بِقَدْرِ عَظَمَةِ ذَاتِكَ

"افضل شریعت الی حدیث اشارات" الشیخ عثمان الزیلعی علیہ رحمۃ الرحمن۔

۲) درود شریف ابراہیمی : سیدنا ابوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ صلوٰۃ اللہ علیہ وسلم کی صلوٰۃ و سلام کے ساتھ پڑھا۔

☆ دُعَاة خلیل علیہ السلام الخلیل :- وَاجْعَلْ لِّی لِسَانَ صِدِّیقٍ فِی الْآخِرَتِیْنِ مَا سَوَّرَ الشَّعْرَ لَیْسَ بِرُؤُوسِ الْغَالِمِ اَمَنْتُ بِمُسْلِمٍ لِّی زَبَانُیْ بِمِیْرَاکُمْ خِیرَ جَارِی فَرَمَا۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کو شرفِ قبریت بخشا اور اپنے حبیبِ حبیب علیہ السلام کی آقاؤہ صلوٰۃ و سلام کے ساتھ اُن پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا اور یہ حبیب اور خلیل میں محلی جمالی کی قدر مشترک پر عطا ہوا اور یہ درود شریف بدل بنا اُس دُعا کا جو انھوں نے حضور ﷺ کے لئے کی۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلَى إِبْرَاهِيمَ وَعَلَى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَّجِيدٌ

۔ جو شخص ہجرت کو یکمل جاری درود پاک پڑھے۔ اُس کو حضور ﷺ "نورِ قبر نفیس" میں سے بنائیں گے۔

نوٹ :- درود شریف پڑھتے وقت ہم پاک پرستی ضرور کیجئے۔ اکیلا اقتبلہ و امت بڑا تم تعالیٰ دعا اور دعا میں درود شریف میں مبتلا نہ رہتے ہیں۔ دلائلِ انبیاء میں ہے کہ ایک نرکی جو اصحابِ اطوار سے تھا وہ نرکی نے شریف کا وظیفہ پڑھا لیکن ہم پریدہ نہ پڑھا۔ شیخ نے فرمایا سید احمد پڑھا کر لیکن وہ نہ مانا۔ کہنے لگا کھانا نہیں۔ اور اس پر بلند رہا اور نہ پڑھا۔ ایک رات خراب میں میںنا خانووی اعظم "حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والے" رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی گواہی کے پیٹ پر بھی اور فرمایا تو کہیں میں نہیں پڑھتا۔ آپ

ہذا اترالہ تو ہے۔۔۔ سیدنا امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک تشبیہ اصل صلوٰۃ کی صلوٰۃ سے ہے فقط۔ علما و حاکمہ شکر اللہ تعالیٰ فی حسانتہا ایللہ العز و آ کے نزدیک کما کالیات کے لئے ہے نہ کہ بیعت کے لئے۔

● ابوالبشر سیدنا آدم صلی اللہ علیہ السلام بعد اعلیٰ اور ابو الانبیاء سیدنا ابراہیم علیہ السلام بعد اعلیٰ۔۔۔ بے شک یہ بہت بڑا شرف ہے لیکن ابوالبشر یا ابو الانبیاء ہونا اور چیز اور فضیلت جن کل اوجہ اور چیز۔ روز جزاء دونوں وہ ابو محمدؐ کی کثیت سے فضیلت پائیں گے۔ یہ درود شریف ابراہیمی تھرم زمانی کی بنا پر ہے۔

● کبھی ایسا بھی ہوتا ہے فاضل کو مفصول کی متابعت کا حکم ہوتا ہے۔ اس سے اس کی فاضلیت میں کوئی کمی نہیں آتی جیسے سیدنا یعقوب کا سیدنا یوسف علیہما السلام کو سجدہ کرنا۔ بقدر حاجت۔

پس قابلِ ترمیم ہے اور سیدنا یوسفؑ کی متابعت آپؐ کی متابعت سے زیادہ ہے۔ "شافعی اور ابی حنیفہ کے خلاف عداوت"

● کلامِ لطیف :۔ ایک نئی شے نے درود شریف میں سیدنا پڑھا تو نجدی کسی کو بل نہیں گیا کہنے لگا۔ سیدنا ہوا اللہ۔ اس پر مٹی نے قرآن عزیز سے سیدنا پڑھیں علیہ السلام کی شان کی یہ آیت کریمہ پڑھی سیدنا اور حضورؐ و نبیائنا من الصلحین "سورۃ الہجران" تو وہ حضرت اور شریف سے حکم مجتہد ہو کر رہ گیا۔ یا درجہ اللہ تعالیٰ انت مولانا "سورۃ البقرہ" ہے جبکہ تمام نجدی خارجی مشرک اپنے مولویوں کو مولانا کہتے ہیں کیا یہ شرک نہیں؟ کیا تعریف و تعظیم مٹنے میں ہی شرک نظر آتا ہے؟؟؟ "بین تفاوتہ از کجا تا کجا"

● حضرت آدم صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت ہے کہ رب عظیم تمام ملائکہ کو سجدہ کا حکم دیا کہ وہ میرے شاگرد نبوت کو سجدہ کریں اور خود میں شامل نہ تھا۔ لیکن فضیلت آپؐ "وہی اللہ" پر درود شریف پھینکے کا حکم دشمنوں اور مولوں کو دیا کہ سب مل کر یہ شہنشاہِ عالم کو "بلا طلاق درود شریف" کا تحفہ بھیجیں اور حق تعالیٰ دوسرے تحفہ بھیجے ہیں شامل ہوا یا نہ ہوا ہے۔ اس شرف و فضیلت میں نہ کوئی آپ کا مقابل ہے نہ کوئی فرماں۔ حضرت سیدنا آدم صلی اللہ علیہ وسلم ہر دم و ذرا غفلت میں مشغول رہتے تھے کبھی تنہائی میں آپ کی استائی تو آپ کو خبر نہ کہتے بلکہ خود بخود دعا کرتے تھے کہ اس سے آپ کو تسلی ہے آپ کی کثیت ابوالبشرؐ ہے۔

حضرت موسیٰ کو حضرت خضر علیہ السلام کی متابعت کا حکم ملا اور اپنے پیارے محبوب پاک ﷺ کو وُشاورِ حُرفی الاَمْر کا اہم فرمانا۔ مشورہ محض اظہارِ رائے ہے۔ نہ کہ متابعت اور اعتیاج۔ ربِّ الارباب جلَّتْ شأْنُہٗ نے تخلیقِ آدم علیہ السلام پر فرشتوں سے مشورہ کیا تھا۔ لہذا مشورہ سنتِ اللہ بھی ہے اور سنتِ رسولِ عزَّوَجَلَّ فَصْلُ اللہِ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی اکتتامِ انبیاء و رسل علیہم السلام و ردو شریعت پر ہوتے تھے۔ بناءً پر یہ فرمایا گیا۔

حدیث نبوی :- روایت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ : قال لا ادری انکم منکم۔

إِذَا أَصَابْتُمُ فَسَبِّحُوا عَلَيَّ الرَّسُولِيَّ | حَيْثُ تُمْسِكُونَ بِحِزْوَيْهِ أَيْتُهُ سَلَامٌ عَلَيْكُمْ

چنانچہ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ "کیف نُصَلِّي عَلَيْكَ إِذْ نَحْنُ صَلِّيْنَا فِي صَلَاتِنَا" تو آپ نے درود شریف ابراہیمی ایشاؤ فرمایا۔ یہ درود مسکت، ماثورہ وغیرہ ماثورہ میں سب سے افضل ہونے کی بنا پر نماز کے لیے مختص ہے۔ اس کے علاوہ بھی حدیث صحیحہ کثیرہ میں مختلف صحیحوں اور مختلف الفاظ سے درود شریف مروی ہیں۔ جو سب انہی منقولہ روایات کے تلمیح میں تالیف ہوئے۔

(۳) در دو شهر الفب اولیاء تشبیه شد به جبروتیه افاض علیہ انزلہم فی موضعهم :-

قدوة السالكين الاعتيار، زبدة المصنفين الاكابر، طبقات الاقطاب جهانيان، باب مظهر

علیہ السلام اور امت کو آپس میں ایک خاص مناسبت ہے جو اس تشبیہ سے ظاہر ہے۔ حضرت تمیم الدار علیہ السلام کی اولاد پاک حضرت عثمان علیہ السلام سے شہر بنو زبایہ معدن کی پشتوں اور حضرت امین علیہ السلام کی اولاد ، سابق امت امت محمدیہ نسبت دیتا ہے۔ یہ سب حضور ﷺ کی امت میں داخل ہیں۔ اس درود شریف ابراہیم کی ابتدا اظہار ہے جو اہم ذات ہے مع جمیع صفات ابراہیمیا اللہ الذی لہ الاستیلاء الحسنی مسمی ہے شاد رہے غفرلہ ﷺ۔ جو ذات اور جمیع صفات البقیہ کے ظہیر ہیں یہ درود شریف لفظاً وصیغۃً احکام الیائین کا فرمودہ ہے۔ ہندو یہ درود شریف اپنی جاہلیت میں تمام درودوں میں حفاظ کے لحاظ سے افضل، اکمل و اچھل ہے اور مومن کے لحاظ سے اذکی، ابھنی و اشہبی ہے اور فائدہ کے لحاظ سے اعظم، اعیب و احسن ہے اور امت اور امت کے تمام مومن شوق و فرا کو شامل ہے۔

عنه في القالب شرح تحقيق علي بن ابي طالب عليه السلام في تفسير الحديث الذي هو قوله تعالى فاعلم ان الله لا يهدي القوم الضالين

بِأَمْرِ اللَّهِ تَعَالَى بِرَحْمَتِهِ نَعْنِي دُرُودًا مِمَّنْ لَمْ يَكُنْ لِي فِيهِ حَاجَةٌ
 وَبِنَا تَقْبَلُ مَتَابَعُومَةَ سَيِّدِنَا الْكَرِيمِ الرَّؤُوفِ الرَّحِيمِ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ وَاتَّبَعْنَا مُتَحَابِّينَ وَتَعَالَى وَإِنَّا كُنَّا بِحَقِيقَةٍ لَّنَأْتِيَهُ
 الْمَرْضِيَّةِ الْمُصْطَفَوِيَّةِ عَلَى صَاحِبِهَا الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ وَالْبَرَكَاتُ
 وَالْخَيْرَاتُ وَعَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ الْأَنْبِيَاءِ الْأَعْلَامِ وَالرُّسُلِ
 الْبِطَامِ وَالْمَلَكَةِ الْكَرَامِ وَعَلَى آلِهِ الْأَطْفَارِ وَأَصْحَابِهِ الْأَكْبَرِ
 وَعَلَى جَمِيعِ رِثَائِهِمْ الْحَبِيبِ يَوْمَ الْقِيَامِ بِرَحْمَتِكَ أَذْهَبِ الرَّجِيمِينَ ۝

⑤ دُرُود تاج :- " ہمارے اوقات میں شیخ ابو الحسن شاذلی نور اللہ مصنف نے ط

ہم آپ ستور اولیاء عظام سے تھے۔ شیخ شاذلی کا فیضان اور عرفان اسکندریہ مصر میں
 تونس عرب عجم کے چمپ چمپ پھیلنا سحرانے عیذاب ان کے عرفانی انوار سے تباہاں ہو گیا اور
 قلوب ستور ہو گئے۔ آپ مراکش میں قیام پذیر رہے۔ آپ نے یہ درود شریف تاجدارِ عظیم
 نبوت و رسالت ﷺ کی حضوری میں مرتب کر کے پیش کیا۔ عرض کیا۔ عَلَیْكَ الصَّلَاةُ
 وَالسَّلَامُ يَا رَسُولَ اللَّهِ اس درود شریف کی منظوری عطا فرمائیے تاکہ یہ اولیاء کے "ایصال
 ثواب" کے وقت پڑھا جائے تو آپ ﷺ نے اسے منظور کر کے فرمایا اے ابو الحسن!
 تجھے قیامت کے روز ایک لاکھ سیرے امتی کی شفاعت کا حق دیا گیا ہے کہ تو اخلاص اور محبت
 سے مجھ پر بکثرت درود شریف بھیجتا ہے۔

○ یہ درود تاج بہت بڑی فضیلتوں کا حامل اور جامع الصفات درود شریف ہے۔
 یقیناً لاریب واقعی یہ تمام درودوں کا تاج ہے اور شیخ شاذلی فرمایا کرتے ہمارے مرنے
 حضور ﷺ میں اور یہ سب محض موابہ ربی اور جذب الہی سے ہے کہ ہم نے جو کچھ
 پایا درود شریف "جو عشق رسول کا تھوڑا سا عارف ایمانی کا لکھنے ہے۔" سے ہی پایا۔

وصال مبارک :- بحیرہ امر کے کنارے نازخہ میں عہدہ کی حالت میں وصال ہوا۔

عہدہ درود تاج میں کی غصہ نہ تھا۔ وصالت میں نہایت بے غصہ و ہنس مہرے تھے۔ ان کے بڑے
 درود شریف میں فرمایا کہ اے اللہ! اسے جہنم سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ! اسے جہنم سے محفوظ رکھ۔



تَوَسَّيْنَ حُجُوبَ رَبِّ الشَّقِيَيْنِ وَمَحْجُوبَ رَبِّ الْمُعْرِيبَيْنِ الْمُسْرَيْنِ
 بِكُلِّ دَيْنٍ الْمُسْرُومِ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ وَشَيْنٍ الْأَتَمِّينِ الْكُرَمِيِّينِ الشَّهِيدَيْنِ
 الْقَمَرَيْنِ الْتَوَّابَيْنِ الْعَطِيَّيْنَ الطَّاهِرَيْنِ حَيْدَ الْمَطْلُوعَيْنِ الْحُسَيْنِ وَالْحُسَيْنِ
 الْمَسْجَلِيَّ ابْنَيْ عَمَلَيْنِ قَالِي لَهُ وَاحِدُ الْأَحَدِ الصَّمَدِيَّ الْوَحْدَانِيَّ الْوَحْدَانِيَّ
 ۳۰ بار "وَيَا سِرَّ سِرِّي وَيَا خَزَائِنَ مَعْرِفَتِي أَقْدَيْتَ مُلْكِي عَلَيْكَ
 كَلْمَهُ يَطْلُبُونَ رِضَاءِي وَأَنَا أَطْلُبُ رِضَاكَ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا وَمَوْلَى
 الشَّقِيَيْنِ أَبِي الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَوْمًا مِنْ
 نَوْمِ اللَّهِ" ۳۰ بار "يَا أَيُّهَا الشَّقَاوُونَ بِنُورِ جَمَالِهِ"

بَلَّغَ الْعَالِي بِكَمَالِهِ كَشَفَ الدُّجَى بِجَمَالِهِ
 حَسَنَتْ جَمِيعُ خَصَالِهِ صَلُّوا عَلَيْهِ وَآلِهِ

وَأَصْحَابِهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا ۱

⑥ **صلوة منجیة** :- شیخ صالح موسیٰ خرمیری قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں "اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا
 ☆ فرمایا میں سند میں سفر کر رہا تھا۔ میں طوفان شدیدہ نے اُن گھیرا۔ جہاز ڈوبنے لگا
 اور طوفان بار بار اُس سے بچنے کی بظاہر کوئی ضرورت نہ رہی لوگ انتہائی پریشان اور مایوس
 ہو گئے اور کہہ رہے تھے کہ اُس نے فوراً حضور ﷺ کی طرف رجوع کیا تو اچانک مجھ پر
 غنودگی اور غشی طاری ہوئی۔ میری آنکھ لگ گئی تو اس حالت میں غلاموں کو نہ بھولنے
 والا آقا ﷺ نے جلوہ گری فرمائی اور مجھے زیارت ہوئی تو آپ ﷺ نے یہ نود
 شریف ۳۱۳ بار پڑھنے کا ارشاد فرمایا۔ جب میں بیدار ہوا تو میں نے جہاز والوں سے اپنا
 خواب بیان کیا۔ ہم نے بھی تعداد بھی پوری نہ کی تھی کہ رب اکبر ﷻ نے طوفانی لہریں

نوٹ اندر و آج شریف پڑھنے کا حکم یہ مقررہ باب جنت البقیع ہوا۔ اقدار میں سے کہ اہل بیت علیہم السلام کے
 بچے جو اب آباد و تعمیر کرتے ہو کہ اہل شریف پڑھنے کے باب کا ذکر ہے جس میں اہل بیت ائمہ و صلوات
 پر ہو کہ معنی میں تمام جنت کے دروازے کھولے گئے۔ اہل بیت علیہم السلام کے لیے یہ ہے کہ

کارخ پھیر دیا اور ہم نیز و خوبی منزل پر پہنچ گئے۔ جہاں لوگوں نے اسے در و دربان اور حرز جان بنایا انہوں نے ہمیشہ اسے ایمان افزہ روزہ روح پرور یا برکت اور شفا بخش پایا۔ فتوحات غریبہ قضاء حاجات حل مشکلات اور مدد بلیات میں اسیر ہے اور اس کی تاثیر مسلم اور مشہور ہے۔ عدیلوں سے اُنتہی سلسلہ کے بیٹے دینی و دنیوی امور میں کافی وافی اور شافی ہے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً
تُخَيِّرُنَا بِهَا مِنْ جَمِيعِ الْاَهْوَالِ وَالْاَفَاتِ وَتَقْضِيْ لَنَا بِهَا جَمِيعَ
الْحَاجَاتِ وَتُطْفِئُ نَارَهَا مِنْ جَمِيعِ النَّفَاثَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِهَا "عِندَكَ"
اَعْلٰى الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِهَا اَقْصٰى الْعَالِيَاتِ مِنْ جَمِيعِ الْخَيْرَاتِ
فِي الْحَيٰوةِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

○ یہ درود شریف بذاتہ توحید الملئین ﷺ کا عطا کردہ ہے۔ اس درود شریف کے
بنے حد و حساب دینی و دنیاوی فوائد ہیں اس کے فیوض و برکات کہنے سے قلم قاصر ہے۔ اس
کی تعداد ۳۱۲ مرتبہ "بطابق تعداد رسل و انبیاء علیکم السلام" پڑھے گا اَلْغَفِيُّ اَعْلٰى النَّظَرِ "رفیعہ رتبہ"
④ درود لکھی شریف۔ "واقف سر اسکو سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمہ العالی"۔

☆ سلطان وقت روزانہ ایک لاکھ مرتبہ درود شریف پڑھتے تھے اور سارا وقت اسی میں
شغول رہتے جس سے نظام سلطنت میں خلل آنے لگا۔ تو حضور نبی کریم ﷺ کی طرف رجوع
صاحب خلق عظیم ﷺ کو فتور سلطنت کب گوارہ تھا۔ تو آپ نے خواب میں جہاں
جہاں آراء سے نوازا اور فرمایا یہ درود شریف بعد نماز فجر ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ تو اس کا
ثواب لاکھ ملے گا اور میری محبت کامل ہوگی۔ بناء پر یہ درود لکھی کے نام سے موسوم ہوا

حلہ۔ یہ درود شریف عرض کے فضائل سے ایک مزار ہے۔ بقولیت یہ نکل بھی زاد و تیرا کبیر عالم تیرا کبیر ہے۔
ایک نصیبت یہ حاجت کہنے آدھی رات تاریکی میں ننگے سر کھڑا ہو کر باعزت صاحب مجاز پڑھے
کہ نور رو پودہ پختے فنا ہے پھل بطول نہیں۔ نہ سحر نہ ہیبتیہ میں عند لکھی آئے ہے۔
پڑھ سراج اکیلا پیدا نا گنج بخش محمد علی جمہوری رحمۃ اللہ علیہ کو یہ درود شریف بہت پسند تھا
مسلک طحاوی کے ساتھ اپنے نصیبت مند کو یہ ولیف دایا کرتا۔ اسی طرح میں اس درود شریف کے پڑھے۔

وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٌ وَعَلَى آلِهِ وَاصْحَابِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ وَطَاعَتِكَ أَجْمَعِينَ مِنْ أَهْلِ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِينَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ وَسَلَّمْ تَسْلِيمًا ذَاتًا أَبَدًا كَثِيرًا كَثِيرًا وَلِلْحَمْدِ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

۸) درود نور شریف :- علامہ یوسف نبھانی علیہ الرحمۃ نے فرمایا :-

☆ یہ درود شریف نور، اور آثارِ دو نون ایک ہیں۔ اولیاءِ شاہدانیہ کا محبوب و فیض اور نبی کریم ﷺ کی ذاتِ نور سے خاص نسبت رکھتا ہے۔ یہ درود شریف کرامات کے دو چکدار اور تابدار موقی ہیں اور قلب کو مستور کرنے میں لاثانی ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قُوَّةِ الْأَنْوَارِ وَسِرِّ الْأَسْرَارِ وَسَيِّدِ الْأَنْبَارِ وَآلِهِ وَصَحْبِهِ وَسَلَامِهِ
۹) صلوٰۃ الشکریم والتعظیم :- شیخ ابو عبد اللہ سنوسی علیہ الرحمۃ سے منسوب ہے۔

☆ یہ درود شریف حقِ علامی اور حق تعظیم کی ادائیگی کے لئے مجرب ہے اور جابر مانع درود شریف ہے۔ یہ درود شریف اخس الخاص ہے اس کی ابتداء بھی اور اختتام بھی اسمِ گرامی محمد ﷺ پر ہوتا ہے اور درمیان حلقہ میں سلام اور اس کی آرزو ہے۔ یہ اپنی جامعیت میں بے مثل ہے اور محبتِ محبوب کا مظہر ہے اور انگشتِ فرائد کا حلال ہے لہ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَوةً تَكْرِمُ بِهَا مَنَاقِبَهُ وَتَشْرِفُ بِهَا عَقَبَهُ وَتُبْلِغُ بِهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنَاءَهُ وَرِضَاءَهُ هَذِهِ الصَّلَوةُ قَضِيْمًا لِحَقِّكَ يَا سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا ۝

۱۰) درود فضیلت :- امام محی السنۃ ابو شامہ نووی علیہ الرحمۃ نے اذکار میں ذکر کیا۔

یہ درود شریف درجہ جامعیت میں اکمل و اہل کے اور مرتبہ محبت میں کمزور و اہم ہے۔ ۱۲ مرتبہ پڑھا کر

حکمہ دکن کی وزارت شریف کا یہ درود شریف خواب میں فیر بھی عذ کی زبان پر جاری ہو گا اور اشارہ بخواب میں کوئی حد میں کھنا و رضاء الہی کا ذریعہ ہو گا۔ اللہ جل شانہ اس خواب کا تعبیر کو بیدار بھی کرے کہ وہ کلامِ دانا سے ہمیں ناسخ و فسخ

☆ یہ تمام درودوں سے افضل درود شریف ہے کہ اس کی روایت صحیحین مسلم و بخاری سے ہے۔ اور خصوصاً جمعۃ المبارک کئے گئے ہیں اور بے شمار فضائل و فوائد کا حامل ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَزْوَاجِهِ الْمُتَّقِينَ
وَذُرِّيَّتِهِ وَأَهْلِ بَيْتِهِ تَوْعِثُهُ وَصَحْبِهِ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

⑪ درود ہزارہ شریف :- میری تلمب الکامل الشیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ رحمہ اللہ

☆ یہ اولیاء قادرینہ کا محبوب و ولیف ہے۔ قلب کی صفائی کے لیے مجرب ہے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ
كُلِّ ذَرَّةٍ مَبْنُوءَةٍ أَلْفِ مَرَّةٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ

⑫ درود شفاعت :- " اے اللہ! میری شفاعت فرما "

☆ فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ اگر تم مجھ پر درود شریف بھیجو تو یوں کہو۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَأَنْزِلْهُ السَّمَاءَ الْفُتُورَ عَنْكَ يَوْمَ
الْقِيَامَةِ تَوَاسَّسَ بِمِيرَى شَفَاعَتِهِ وَاجِبٌ مُوَكَّلِي

⑬ درود شریف زیارت :- شاعریں نے ابن فاکہانی سے لکھا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى رُوحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَزْوَاجِ وَعَلَى جَسَدِهِ فِي
الْأَجْسَادِ وَعَلَى قَبْرِهِ فِي الْقُبُورِ وَآلِهِ وَسَلِّمْ

☆ فرماتے ہیں میں نے اسے سونے سے پہلے پڑھا اور فرمایا۔ رسول اللہ ﷺ کا چہرہ
مبارک چاند میں دکھایا اور آپ کا خطاب سُنا۔ زیارت کے لیے سرخ لائے گئے۔ اور محبوب
رَبِّ الْعَالَمِينَ کی جاہ کے ثقیل سوال کرتا ہوں۔ کہ وہ باقی اس درود شریف کے اشعارات
جن کا حدیث پاک میں وعدہ ہے مجھے عطا فرمائے۔

⑭ درود صدقہ :- جس کے پاس صدقہ لینے کا کچھ نہ ہو تو وہ درود شریف پڑھا کر
بے شک یہ پاکیزگی میں بندہ رہے۔ اور اس کو میری دعا کی جیسا کہ دوست میں فرماتے ہیں
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَسَلِّمْ

الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ

(۱۵) دُرودِ مصباحِ الجَنَّةِ بِرُطْبِ الْبَكْرِ بِرُالِاسْتِذَةِ الشَّهِيرَةِ مُحَمَّدِ الْبَكْرِ رُزَا اللّٰہِ مَغْفِرَةِ

جو شخص اس دُرودِ شریف کو زندگی بھر میں صرف ایک بار پڑھے گا۔ اگر وہ دوزخ میں

والا جائے تو مجھے قیامت کے روز اللہ کے بل میں کی جناب میں پڑے یہ دُرودِ شریف مبتدی

مترتب اور منجشی کے لئے مفید ہے اور بہت سے عارفین نے اس کے اسرار و عجائب بیان

کئے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ حجابِ قلبی کھل جاتے ہیں اور دُورِ انوار حاصل ہوتے

ہیں جن کی قدر و منزلت اللہ تعالیٰ ہی بہتر جانتا ہے۔ ﴿صَلُّواْ اِنَّ اَمْرًا عَلٰی سَيِّدِنَا وَاَمْرًا عَلٰی﴾

اللّٰہُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الصَّالِحِ لِمَا اُتِيَكَ الْخَاتِمُ لِمَا سَبَقَ

لِصَّابِرِ الْحَقِّ الْهَادِي اِلٰی صِرَاطِكَ الْمُسْتَقِيْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاصْحَابِہٖ حَقًّا مَّقْدَارِ الْعَظِيْمِ مَا

(۱۶) دُرودِ الصَّوْرَتِ :- ایک شخص حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا آپ

مسجد میں تشریف فرما تھے۔ اس نے عرض کیا اَللّٰہُمَّ عَلَیْکُمْ بِاَهْلِ الْبَيْتِ الشَّامِخِ وَالْکَرِیْمِ

الْبَاقِ طِبْنِیْ رَیْمٌ ﷺ نے اُسے اپنے اور سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان

علیؑ ہر کہ باشد جائِ صَلُّوْا مَدَامَ آتشِ دوزخِ بزرِ بروسِ عَلام

چنانچہ ہر صافِ اہلِ بیتِ نبوتِ عظیم المرتبت دلِ کامن اور ہمہ وقت حضور ﷺ کے حضور

تھے آپ زندگی بھر کسی بے حضور نہ ہوئے اور ہمہ وقت حکمِ رسولِ اللہ ﷺ کے لئے منتظر و مستعد رہتے

باجائز بارگاہِ رسالت ﷺ میں سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے آپ کے سر پر دستِ باند بھی۔ آپ

کا کلامِ عجائبِ مخفی سرا کاغذ پر نہ تھا ایک مرتبہ کافلہِ دلاں نے اشعِ نورِ البکری قدس سرہ اور سیدنا امیر المومنین کی خدمت میں

حاضر ہو کر عرض کیا حضور آپ کا خدمتِ مہربانِ شہر کے عوام میں مارا گیا ہے۔ آپ معاً مرقب ہوئے تو کچھ دیر بعد سر اٹھایا

اور فرمایا نہیں میرا مہربانِ زندہ ہے کیونکہ میں نے ساری جنتیں دیکھی ہیں۔ اُسے کہیں نہیں پا ا عرض کیا حضور دوزخ میں

فرمایا میں نے دوزخ میں نہیں جاسکا کہ میرے سب مہربانِ دُرودِ شریف پڑھتے ہیں اور پھر وہ چند دن بعد وہیں

گیا۔ آپ فرمایا کہ جہنم کی ساری آفتِ ظلم میں اور آتشِ کرب کی آگِ گناہ کے ترک میں۔ وہاں کی ساری

بٹھایا۔ حاضرین نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ یہ کون ہے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ یہ شخص مجھ پر وہ درود شریف پڑھتا ہے۔ جو کسی نے آج تک نہیں پڑھا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ کیسا درود شریف ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی نے یہ درود شریف پڑھا اُس نے اپنے اوپر رحمت مشرور دانے کھول لئے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَواتُكَ تَكُونُ لَنَا رِضًا وَبِحَبْدِكَ ذَاكِرٌ وَأَعْطِنَا الرِّسَالَةَ وَالْفَضِيلَةَ وَالْعِزَّةَ حَقًّا مِمَّا مَحْمُودٌ الَّذِي وَعَدْتَهُ ط

(۱۷) درود سعادت :- الحافظ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ صلیبانی علیہ رحمۃ اللہ یقول کیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے یہ درود شریف پڑھا ستر ہزار فرشتے ساری عمر اُس کا ثواب لکھتے رہیں تو ختم نہ ہو۔ اور جب تک اُس کی بخشش نہ ہو جائے۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْهُ عَنَّا سَيِّدًا مُصَنِّفًا لِمَا هُوَ أَهْلُهُ ط

(۱۸) درود فضل :- الشیخ ابو نعیم احمد بن عبد اللہ صلیبانی علیہ رحمۃ اللہ یقول کیا۔

اگر کوئی شخص تم کھائے کہ میں سے افضل درود شریف پڑھوں گا تو وہ یہ درود شریف پڑھے کہ یہ لفظ معنا کامل اور مکمل درود شریف ہے۔

اللَّهُمَّ يَا رَبِّ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا أَهْلًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا هُوَ أَهْلُهُ ط

(۱۹) درود رحمت :- قاضی عیاض الہی علیہ رحمۃ اللہ نے کہا کہ جو شخص اس درود کو پڑھے۔

اللَّهُمَّ اجْعَلْ صَلَواتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَکاتَكَ عَلَى سَيِّدِ الرِّسَالِينَ وَرِثَةِ النَّبِيِّينَ وَسَائِمِ الْبَشَرِ عَبْدِكَ وَرَحْمَتِكَ لِمَا هُوَ أَهْلُهُ قَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُولِ الرَّحْمَةِ كَمَا هُمْ أَهْلُهُ النَّاسِ السَّعِيدِ الَّذِي يَغْفِرُ لَهُ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ ط

یہ درود کائنات کی رحمت کا مجموعہ ہے۔

زیر تربیت و کفالت ہو جاتا ہے۔

(۲۰) درود کامل :- " اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْاِسْلَامِ مُخَّرَجٍ مِّنْ مَّوْجِبِ الْاِسْلَامِ الْفَرَقِ الْاَلْبَنِ مِنْ اَلْبَنَانِ ط "

آپ نے اپنی تصنیف لطیف احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ یہ کامل ہوگیا اور اکمل درود شریف ہے۔ اس کی کافیت اظہر من الشمس ہے کہ امام الغزالی کو بارگاہ نمونی علیہ السلام بطور علماء اشرقی پیش کیا گیا۔ آپ مقبول ترین اولیاء امت سے ہیں۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ صَلَواتُكَ تَكُونُ
لَكَ رِضًا وَخَفِيمَ ادَاءٍ وَاعْطِهِ الْوَسِيلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْصُودًا
الَّذِي وَعَدْتَهُ وَاجْزِ عَنَّا مَا هُوَ أَهْلُهُ وَاجْزِمْ أَفْضَلَ مَا جَارَيْتَ
نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهِ وَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلَى جَمِيعِ إِخْوَانِهِ مِنَ النَّبِيِّينَ
وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ ۝

۳۱) صَلَواتُ السَّعَادَاتِ :- "عَلَّامُ خُفَاةِ الدُّنْيَا مَنْ سَلَّمَ عَلَيَّ الْوَلَدُ لَمْ يَنْسَ كَمَا"

☆ یہ ایک دُرود شریف بابرؒ چھ لاکھ کے بچے اور سعادت مندی کی علامت ہے۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ فِي عِلْمِ اللَّهِ صَلَوةً وَ
 سَلَامًا يَدُورُ أَمْرُ مُلْكِ اللَّهِ د

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ فِي عِلْمِ اللَّهِ حَلَوَةً وَ
سَلَامًا يَدْوِي بِكَ اللَّهُ د

(۲۲) صلوٰۃ ماہی :- ایک روایت میں ہے صحابہ کبار نے سمندر سے ایک مچھلی پکڑی اور پایا کہ کھانا شیار کر کے صاحب السلوٰۃ و السلام کی خدمت میں پیش کریں گے۔ کافی دیر تک آگ پر چڑھا کر پکاتے رہے لیکن وہ پک نہ سکی تو اسے ایک طباق میں رکھ کر اوپر سرپوش سے ڈھک کر بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کر دی تو حضور ﷺ نے دیکھ کر فرمایا اے میرے صحابہ کرام! یہ تو قیامت تک بھی نہ پک سکے گی اور اسے دنیا کی آگ تو روزِ کنا ر جہنم کی آگ بھی نہ جلا سکے گی کہ یہ وہ مچھلی ہے جو روزانہ کچھ پر دو دشمنیت پڑھتی ہے۔ « بروایت » حضور ﷺ نے مچھلی کی طرف اشارہ فرمایا تو وہ زندہ ہو گئی اور زبان حال سے عرض کیا خدائے جباریٰ یاد رسول اللہ ﷺ میں ایک روز کنا ر سمندر پر تھی کہ آپ کے ایک غلام نے بلند آواز سے درود شریف پڑھا تو میں نے محنت کے ساتھ غور سے اس بات کو سمجھا۔

نے فرمایا اس درود شریف کی برکت سے ربِ کریم نے تجھے دونوں جہانوں کی آگ سے محفوظ و
 محفوظ کر دیا۔ اور تیری موت ہے ۔ ” درود شریف یہ ہے ۔“

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرَ الْخَلَائِقِ
 وَأَفْضَلِ الْبَشَرِ وَشَفِيعِ الْأُمَمِ يَوْمَ الْحُشْرِ وَالنَّشْرِ وَصَلِّ عَلَى
 سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ كُلِّ مَغْلُومٍ لَكَ
 وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ
 وَصَلِّ عَلَى جَمِيعِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَصَلِّ عَلَى كُلِّ الْمَلَائِكَةِ
 الْمُقَرَّبِينَ وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ وَسَلِّمْ وَسَلِّمْ كَثِيرًا
 بِرَحْمَتِكَ وَبِفَضْلِكَ وَيَكْرَمِكَ يَا أَكْرَمَ الْأَكْرَمِينَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ
 ۲۲) درود کوثر :-

☆ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے عرض کوثر سے بالِ آبِ پائے پیئے تو
 وہ یہ بزرگ ترین درود شریف پڑھا کرے۔ خصوصاً عالمِ نزع میں پیاس سے محفوظ ہو ۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُولِكَ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ
 وَعَلَى آلِهِ وَأَزْوَاجِهِ وَذُرِّيَّاتِهِ بَعْدَ دَخْلِكَ وَبِرِضَاكَ هَسْبُكَ
 وَنَمْلَةُ عَرَشِكَ وَمِثْلُ كَلِمَاتِكَ ۔

۲۳) درودِ مسرت :- ”بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ“
 ☆ آپ نے میوں شیوخ سے اخذ کیا ہے ۔ جنہوں نے اُس سے مدارجِ دلالت پائے ۔
 اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي مَلَكَ قَلْبَهُ مِنْ جَبَلِكَ
 وَعَلَيْهِ مِنْ جَمَالِكَ مَا صَبَّحَ مِنْهُ قَوْمٌ أَوْ لَيْلًا أَوْ نَهَارًا
 ۔ درود شریف کا الفاظِ آبِ حیات سے پڑھا کرے اور اللہ تعالیٰ سے دعا کہ ۔

علیٰ آپ جیسی امتدادی ہو ۔ آپ کو وہ دو چیزیں ملیں جو تمام امتوں کی امتدادی ہیں ۔
 اُمّ المؤمنین کا دُورِ نبوی ہے ۔ اور آپ ﷺ کی امتدادی ہے ۔ اور اللہ تعالیٰ سے دعا کہ ۔
 آپ کی امتدادی ہو ۔

وَعَلَىٰ آتِهِمْ وَصَحْبِهِمْ وَسَلِّمْ قُلْ إِنِّي لَا أَعْلَمُ مَا يُكْرَهُ عَلَىٰ ذَٰلِكَ مَا

۲۵) صَلَوةُ النُّورِ الْيَقِينِ : " سیدنا محمد صلی علیہ وسلم نے فرمایا : "

☆ قیامت کی ہر منزل پر، حشر و نشر، میزانِ اہل صراط اور جنت کے دروازے تک تارکیوں میں نور ہوگا۔ یہ ایک مختصر لکھا دیکھا ہے۔ جو میں جانبِ اللہ تھا۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ صَلَّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بَعْدَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ يَا صَلَوةُ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا لَيْزَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا لَيْزَ الصَّلَوةُ عَلَيْهِ ۖ

۲۶) دُرُودُ الْعَطَاءِ : " انا عبد الله المذنب العبد المذنب " عَالِيَهُ ۖ

☆ فرمایا۔ نبی ﷺ پر صلوة و سلام کی تکرار بخار و غیرہ میں پیاس کے غلبہ کو نازل کر دیتی ہے پانی کی عدم موجودگی میں حج کے راستہ میں آرمایا۔ صلوة میں افظ اسمِ جلالت نہ ہو یہ قیامت کی گری میں پیاس سے کفایت کرے گا۔ دُرود شریف یہ ہے۔ " اَللّٰهُمَّ بَرِّدْ عَلَى الْعَبْدَةِ الْيَقِينِ "۔

الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَيْرُ الْأَنْكَامِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْمُبَشِّرِ الْيَقِينِ الْحَقِّ الْمُبِينِ الصَّلَوةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْأَمِينِ أَفْضَلُ الصَّلَوَاتِ وَأَشْرَفُ السَّلَامَاتِ عَلَى النَّبِيِّ الصَّادِقِ وَالرَّسُولِ الْمَوْجِدِ بِأَسْرَارِهِ الْحَقِّ ۖ

۲۷) دُرُودِ کُبْرٰی :- شیخ ابی الدرداء رحمہ اللہ نے فرمایا : " طہات اور بار "۔

☆ آپ ولایتِ کُبْرٰی کے حامل تھے۔ آپ کا شیخ سوانے حضور ﷺ کے اور کوئی نہ تھا۔ آپ اکثر خواب میں حضور ﷺ کا دیدار کرتے اور اپنی والدہ ماجدہ سے بیان کرتے تھے اور پھر عالمِ بیداری میں دیدار ہوتا اور آپ ﷺ سے مختلف معاملات میں مشورہ کرتے تھے۔ آپ فرمایا کرتے ہیں نے حضرت شیخ احمد البزدوی رحمہ اللہ سے بڑا صاحبِ فتوت نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے مجھے اُن کا بھائی بنایا : دُرود شریف یہ ہے۔ " اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ بِمَا اَنْزَلْتَ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ۖ عَسٰی اَنْ یَّجِبَ لَیَّ "۔

مُحَمَّدٍ سَافِرِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ وَعَلَى آلِهِمْ وَصَحْبِهِمْ أَجْمَعِينَ
وَأَنْ تَغْفِرَ لِي مَا مَضَى وَتُحَفِّظَنِي فِيهِ أَبَقِي ۝

(۳۸) صلوٰۃ الجامعۃ :- شیخ محمد الدین المعروف نجم الدین صغریٰ غازی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا :- ایک دفعہ میں جنگل میں راستہ بھول گیا تو ناگاہ ایک صالح، خوبصورت، مستور چہرہ بزرگ دیکھا۔ انہوں نے مجھے دیکھ کر اپنے پاس بلایا۔ میں اُن کے ساتھ ہو گیا۔ مجھے ٹوکس ہوا کہ آپ سیدنا ابو العباس خضر علیہ السلام ہوں گے۔ تو میں نے پوچھا آپ کا اسم گرامی کیا ہے۔ فرمایا ریاس بن ہشام علیہ السلام میں نے اُن سے مخاطب ہو کر عرض کیا کہ تم نے میرے پیارے رسول اللہ کے محبوب سیدنا خضر علیہ السلام کو دیکھا ہے۔ فرمایا ہاں پھر میں نے عرض کیا۔ خدا کے واسطے کہنے جو کچھ آپ کی زبان مبارک سے سُنا ہے اور آپ کی زیارت سے سرور پایا ہے اُس سے مجھے بھی حصۃ ثویر عطا کرو تو انھوں نے کہا میں روایت کرتا ہوں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سُنا ہے۔ جو کوئی یہ درود شریف پڑھے وہ ایسا پاک ہو جاتا ہے۔ جیسے کپڑا پانی سے اور فرمایا کہ درود شریف ہمیشہ در زبان رکھنا کہ درود شریف دھیرا دھیرا گنگاں راحت قلب عاشقان اور سرور چشم سالکان ہے۔ "درود شریف یہ ہے ۝

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ ۝

(۳۹) صلوٰۃ ذاریۃ :- امام عمر قندی نے سیدنا خضر وایا اس علیہما السلام سے روایت کیا ☆ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص سات جمعرات پڑھے مجھے خواب میں دیکھے اور مجھ سے روایت و حکایت کرے گا۔ یہ درود شریف لفظاً مختصر اور صغیر ہے لیکن معنی بکرات میں اتنا ہی عظیم ہے۔ فضائل میں کیا اور زیارت کے لیے اکبر زبان پر لبیک اور دشمنوں پر بھاری ہے۔ درود شریف یہ ہے ۝

صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُسْكِنُ ۝

(۴۰) درود قادریت :- حضرت ابو سلمہ

فرمایا یہ درود شریف اگر کوئی پڑھتا ہے اس کے سبب وہ ملکات میں ترقی پاتا ہے اور اس کے سبب اس کے قاتل و قاتلہ اس کے سامنے آتے ہیں اور اس کے سبب اس کے گناہوں کو معاف فرماتا ہے اور اس کے سبب اس کے دل کو صاف کرتا ہے اور اس کے سبب اس کے

پہاڑ جیسی مسیبت رُونی کے گالے کی طرح اڑ جانے گی، قبر و حشر کی سختیوں کا جسے خیالی ہو وہ یہ درود شریف پڑھا کرے۔ یہ حصولِ فضلِ عظیم اور منافعِ کثیر کے لئے مجرب ہے۔
سلسلہ عالیہ قادریہ کا فرمودہ اور آزمودہ ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلَى آلِهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَوةٌ وَسَدَقَةٌ
عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْيَا اَبَا بَرٍّ اَبَا طَالِبٍ اَبَا مَرْثَدَةَ اَبَا هُرَيْرَةَ اَبَا سَلَمَةَ
حَبِيبَتِي يَا سَيِّدِي يَا مُسْتَنَدِي يَا مُقْتَدِي اَذْكُرْ حَقِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ
②۱ صلوات الزیارت :-

آپ کی مجلسِ قافزہ صلوٰۃ علی النبی، تھی، مصر میں، بیت المقدس، شام، سوڈان
میں، عراق، عرب میں رواج دیا۔ آپ کے شاگرد جب بھی مجلسِ صلوٰۃ سے فارغ ہوتے
تو اللہ سبحانہ کا ذکر کرتے اور بلند آواز سے صلوٰۃ پکارتے اس اعلان کو حاضرین بھی سنتے اور
خود حضور ﷺ بھی سنتے۔ ایسی منقبت آج تک کسی کی نہ دیکھی گئی نہ سنی گئی، مصر کے
بازاروں میں منادی ہوتی جو شخص رسول اللہ ﷺ کی زیارت چاہتا ہے وہ شیخ نور الدین
اشوقی کے پاس جاسے۔ فرستے ہیں میں وہاں گیا تو پہلے دروازے پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ
کو کھڑا پایا میں نے ان کی خدمت میں سلام عرض کیا اور دوسرے دروازے میں حضرت مجداد بن
اسود رضی اللہ عنہ کی زیارت کی اور سلام عرض کیا۔ تو پھر مجھے حضور ﷺ نظر آنے۔
سفید شٹاف پانی کے قطرات چکدار موتیوں کی طرح آپ کی پیشانی سے ٹپک رہے تھے۔
میں نے قدموں کی تو مجھے سنتِ ظہیرہ پر عمل کی وصیت فرمائی، میں نے یہ بات اپنے شیخ
کو بتائی تو آپ ابیدہ ہو گئے اور آیتوں سے ریش مبارک تر ہو گئی۔

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي هُوَ اَبْنُ بَنِي مِنْ الشَّمْسِ
وَالْقَمَرِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ حَسَنَاتِ اَبُو بَكْرٍ
وَعُمَرَ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ نَبَاتِ الْاَرْضِ
وَاَفْوَاقِ الشَّجَرِ

سورۃ النور فی الشکوۃ کا سورۃ النور

②۲ درود مجرب :-

آپ نے اپنے مجموعہ میں تمام درود شریف جمع کئے یہ درود شریف زیارت حضور ﷺ کے لئے مجرب ہے ہر روز ایک ہزار بار پڑھا جائے زیارت خواہ میں یا بیداری میں ہوگی اور بروقت کی حضور صلیب ہوگی ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الْحَبِيبِ الْأَمِينِ
وَالذَّالِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ

(۳۳) درود بہشتی :- "شارق غزالی ذکر السنۃ وعلیٰ شعیب الخضر"

☆ اس درود شریف کی برکت ہے جب تک بہشت بہشت میں اپنی جگہ نہ دیکھ لے اُسے موت نہ آئے گی ۔ یہ درود شریف جمعۃ المبارک سے خاص نسبت رکھتا ہے اس سے جمعۃ المبارک کی محاسن مزین ، منظر اور بارونق ہو جاتی ہیں ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِقَدْرِ حُسْنِهِ وَجَمَالِهِ
وَكَمَالِهِ وَعَلَى آلِهِ وَسَلَّمَ

(۳۴) درود شریف الشفاء :- "الفعل الصّورت علیٰ سید الشّادات"

☆ گیارہ بار پڑھ کر جس مریض پر دم کریں شفا ہوگی ۔ مریض کتنا ہی شدید بیمار کیوں نہ ہو شفا روحانی ، جسمانی ، قلبی ، عقلی ، لاعلاج امراض کے لئے تجربہ شدہ ہے ۔

اللَّهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طَلِيبِ الْقُلُوبِ
وَدَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْأَبْدَانِ وَشِفَائِهَا وَنُورِ الْأَبْصَارِ وَضِيائِهَا
وَدَلَالِهِ وَصَحْبِهِ دَائِمًا أَبَدًا

(۳۵) درود تریاق :- مفتی دمشق علامہ محمد قاسم علیہ الرحمۃ کا فرمودہ :-

☆ یہ درود شریف خواب میں نبی کریم ﷺ نے مجھے ارشاد فرمایا یہ درود درود شریف نہایت ہی مجرب اور تریاق ہے خواہ اوستا میں ، فتنہ عظیم میں ایک عجیب اثر رکھتا ہے ۔ اولیاء حاضرہ کا آزمودہ ہے سلامۃ مریض کی شکل ہے بھروسہ بھی زیادہ ۔

شہداء میں ایک جزا پڑھے ۔ یا ہر نماز کے بعد ۲ بار پڑھے ۔

الصلوۃ والسلام علی سیدنا محمد وعلیٰ آلہ وصحبہ

حِلَّتِیْ اَذْرَکْنِیْ ط

(۳۶) دُرودِ تغیرِ بکیمہ :- شیخ عارف محمد رحیمی آفندی نازلی تھیں یہ دُرود حضرت
 ﷺ جل شانہ کے غزائوں میں سے خزانہ ہے اور اس کا ذکر حضرت انور کی کتبھی ہے۔ اور ہر
 قسم کے غم و اندوہ - دکھ بے چینی کو دور کرتا ہے۔ دنیا میں رزق اور قبر کی تسلی نصیب
 ہوگی۔ یہ کمال مکمل عجب اور تریاق ہے۔ "عَلِّمْنِیْ فِیْ فَنَائِلِ السَّعَادَةِ وَاسْمِ"

اَللّٰهُمَّ صَلِّ صَلَوةً کَامِلَةً وَسَلِّمْ سَلَامًا تَامًا عَلٰی سَيِّدِنَا
 مُحَمَّدٍ تَنْصِلُ بِهِ الْعَقْدَ وَتَقْرِجُ بِهِ الْكُرْبَ وَتَقْضِیْ بِهِ
 الْحَوَائِجَ وَتَنَالُ بِهِ الرِّغَائِبَ وَتَحْسِنُ الْحَوَائِجَ وَتُیَسِّرُنِیْ
 الْخَمَامَ بِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِهِ وَصَحْبِهِ فِیْ كُلِّ نَحْوَةٍ
 وَفَضْلِیْ اَعَدِّدْ کُلَّ مَعْلُوْمٍ لِّکَ ط

(۳۷) صَلَوةُ الْکَبِیْر :- ایدہ محمد الصادق علیہ الرحمۃ نے اپنی بیاض میں درج کیا۔

☆ اس دُرود پاک کو بکثرت پڑھنے سے بکثرت فضائل اور برکات دنیا میں حاصل ہوتے
 اور قبر میں حضور ﷺ جل و علاہ کو جو کچھ توعدہ نور سے بھر جائے گی اور اجرِ عظیم حاصل ہوگا
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلٰی اٰلِهِ
 عَدَدْ کَمَالِ اللّٰهِ وَکَمَا یَلِیْقُ لِحُکْمَالِهِ ط

(۳۸) دُرود شریف تارفع :- "جاہ وادشاہ مدبر لہم تَقْبَلُوْا فِیْ فَنَائِلِ السَّعَادَةِ وَاسْمِ"

☆ ایک مرتبہ حضور سید اشادات علیہ افضل التَّحِیَّاتِ وَاکْمَلُ التَّسْلِیْمَاتِ کی زیارت سے مشرف
 ہوئے تو کثیر اُولیاء کا مجمع تھا۔ حاضرین میں سے ہر ایک اپنے اپنے علم کے مطابق دُرود شریف عرض کر رہا تھا
 تو میں نے بھی یہ دُرود شریف عرض کیا تو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس پر استہلاکی خوشی و
 مسرت کے آثار ظاہر ہوئے۔ اور فرمایا اس دُرود شریف کے پڑھنے سے حضور ﷺ جل و علاہ
 خوش ہوتے ہیں نیز فرمایا لَکُمَا وَجَدْنَا مَا وَجَدْنَا، میں جو کچھ ملا دُرود شریف سے بلا
 اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ الْاَمِّیْنِ وَعَلٰی اٰلِهِ

(۳۹) صلوٰۃ حضور نبیہ :- حضور پر نور شافعہ لایم النشور یعنی اللہ تعالیٰ کی حضور پر نور صلوٰۃ چاہا ہے۔ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ یا حبیب اللہ یہاں مخاطب کے جیسے پڑھے اسی میں اُمتِ محمدیہ کا اتفاق ہے اگرچہ اس صلوٰۃ و سلام کو حضور کی بارگاہ میں مانگتے اور جاننا چاہتے ہیں اور یہ اختیار کا اختیار کر وہ درود شریف ہے جو مرتبہ قبولیت پر ہے۔ اور مثلاً شیخین کہتے ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما یعنی اللہ تعالیٰ عنہما پر سلام عرض کرنا علامت قبولیت ہے اور نظر انداز یا اعراض کرنا شامت، خاقیت اور شقاوت کی علامت ہے۔

(۴۰) صلوٰۃ القرب شریف :- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَظِيمِ الْاَبْدَانِ مِنْ سَيِّدِنَا آدَمَ اِلَى سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ ط اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ بْنِ سَيِّدِنَا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَيِّدِنَا عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ سَيِّدِنَا هَاشِمِ بْنِ سَيِّدِنَا عَبْدِ مَنَافٍ «مُعْتَمِدَةً» بْنِ سَيِّدِنَا قُصَيِّ بْنِ سَيِّدِنَا كِلَابٍ «حَكِيمٍ» بْنِ سَيِّدِنَا صُرَّةَ بْنِ سَيِّدِنَا كَعْبٍ بْنِ سَيِّدِنَا لُؤَيٍّ بْنِ سَيِّدِنَا غَالِبٍ بْنِ مُثَرِّجٍ «مُرْتَضٍ» بْنِ سَيِّدِنَا مَالِكِ بْنِ سَيِّدِنَا نَضِرِ بْنِ سَيِّدِنَا اِكْنَانَ بْنِ سَيِّدِنَا خُزَيْمَةَ بْنِ سَيِّدِنَا مَدْرِكَةَ بْنِ سَيِّدِنَا اِلْيَاسِ بْنِ سَيِّدِنَا مُضَيِّ بْنِ سَيِّدِنَا شَرَارِ بْنِ سَيِّدِنَا مَعَدٍ بْنِ سَيِّدِنَا عَدْنَانَ ط

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَرِيمِ الْاَمْهَاتِ مِنْ سَيِّدِنَا حَوَارِی سَيِّدِنَا وَكَلَامَتِ سَيِّدِنَا وَهَبِ بْنِ سَيِّدِنَا عَبْدِ مَنَافٍ بْنِ سَيِّدِنَا ذَهْرَةَ بْنِ سَيِّدِنَا حَكِيمِ

اللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ ط
تصاویر و التواضع و الادب و سیدنا العالم و سیدنا عبد اللہ و سیدنا محمد و سیدنا طاهر

☆ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی قدس سرہ اللہ عنہ کے ارشادات درود شریف :-

① اہل محبت کو چاہئے کہ درود شریف کے ذکر پر صبر و استقامت کے ساتھ وابستگی کریں یہاں تک کہ بخت جاگیں۔ محبوب زمین و زمان، راحت جان جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ خود قدم رنج و فرائیں اور شرفِ زیارت سے نوازیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام نامی اسمِ گرامی کی عزت، عصمت سے خبردار رہنا چاہئے کہ کائناتِ ارضی و سماوی میں سے کوئی فرد ایسا نہیں جو کشفِ نیند یا بیداری کی حالت میں آپ کی بجائے منتقل ہو سکے۔ پس جس شخص نے اس راحتِ جان، قرارِ زمین و آسمان کو دیکھنے کی سعادت حاصل کی اس نے بے شک آپ ہی کو دیکھا اگر آپ کا حسن و جمال متعین نظر آئے تو یہ جان لے کہ دیکھنے والے کی اپنی حالت یہانی ہے۔ "جواہر الجود"۔

⑤ درود شریف کا ذکر کرنے والے پر حق تعالیٰ کی طرف سے عطایات، نوازشات سے جو بھی تقیر سامنے آتا ہے وہ باطل کی آمیزش سے پاک ہوتا ہے کیونکہ اس کے پاس وہی

بقیہ ماہیت

کی منت دی اور مجھے محراب کے فرمایا ہے مہندر ایتر سے لے کر ہی اس نام کے لئے لکھا گیا ہے "جو لے گا اور جو لے گا"۔

سنو ملکِ مستبدی ہوئے تھی درود شریف کا نور ہر مقام پر اس کی باوری کہ انوارِ منزل مقصود تک پہنچا ہے۔ انوارِ مسکد اور انوارِ قلب سے فتح و نصیب ہوتا ہے۔ نعمات اور اسرارِ غائبانہ اس کے ساتھ ہیں یہ مقامِ حال ہے حال نہیں۔ قال بچارہ تہی اس کے حال کے بیان سے، "وہ کہ اللہ کے قلب" نصف گوشت قلبِ حقیقی کا مجرور ہے۔ جو عالمِ اسرے ہے۔ روحِ حقیقی غنی کے لطافت کھلنے کے بعد ملک پر ہے چھٹی حق تعالیٰ کی طرف سے ولایتِ حضرت آدم علیہ السلام کے انوار

ہستے ہیں تو آپ کے زیرِ قدم توپ۔ انابت اور گریہ ناری جاری ہوتی ہے جو اس ولایت کا منہ ہے۔ پھر ولایتِ ابراہیمی کا ظہور ہوتا ہے تو آپ کے زیرِ قدم خصالِ سائرہ اللہ اور رجوع الی اللہ ہوتا ہے اور پھر ملک پر ولایتِ موسیٰ کے احوال طاری ہوتے ہیں۔ آتشِ عشقِ جبرکِ اٹھتی ہے اور عبادِ نبی کے دل کو نہیں چاہتا۔ پھر ملکِ عشق سے سزا میں لے کر ولایتِ عیسیٰ علیہ السلام پہنچتا ہے اور اس کے زیرِ قدم کائنات و خالق و مخلوق سب کو جیت لیتا ہے۔ ولایتِ موسیٰ علیہ السلام سے جود و رحمت ہے اور اس کے زیرِ قدم کائنات و خالق و مخلوق سب کو جیت لیتا ہے۔

گرتے ہوؤں کو تھام لیا جس کے ہوتے اُسے تاجدارِ طیبہ و بطحا ٹھہریں تو ہر
 فرشتوں کا درود شریف ہے ایک روز جبرائیل علیہ السلام صاحب الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ
 میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آسمان پر ایک فرشتہ تھا جس کے ارد گرد ستر ہزار فرشتے
 خدمت کے لئے کھڑے رہتے اب میں نے اُسے کو قاف میں پر شکستہ اور آہ و زاری کرتا
 دیکھا ہے اُس نے مجھے دیکھ کر سفارش کی اتنا کہ میں نے پوچھا تیرا جرم کیا ہے؟ کہا شب
 سراج حسب معمول تخت پر بیٹھا۔

ذکر حق میں محو ہو کر لے رہا تھا رب کا نام
 پس یہی لغزش ہوئی مے ملنے و چرواہاں
 حکم فرمایا نکل جا او فرشتے پر غرور
 کیوں نہ کی اعظیم جب سامنے آیا میرا نور

یہ عبادت رات دن کی تھی کو نامعلوم ہے
 دُور ہے مجھ سے جو میں نے مصلحت سے دُور ہے

تو نبی رحمت ﷺ نے فرمایا اے جبرائیل! اُس فرشتے کو جا کر کہہ دو قطعاً کھڑا ہو کر
 ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لے اُس فرشتے نے ایسا ہی کیا تو اللہ جل شانہ نے اُسے
 درود شریف کی برکت سے پھر فوری مقام عطا فرما دیا۔ «جانِ انجرات فی سیرۃ النبیات» میں ہے
 سلائے یا رسول اللہ سلائے فرستادم بدرگاہت پیائے
 خدا را سوائے مشتاقان نگاہے پیائے کہ نباشد گاہے گاہے

علہ اذنت و اذنت و فرشتے بھی انسانی ابتداء میں پیدا ہو گئے تو زمانہ سے وہ کیم کو نافرمان کر بیٹھے۔ حضرت امیر
 علیہ السلام کی رعایا سے تو یہ قبول ہوئی تو حضرت علیؓ کی اور نہ دیکھی کہ اس کے گنہگار میں قید نہیں۔ «لَا تَعْلَمُ بِالنَّبِيِّينَ»
 اپنے محبوب سے اللہ کو بہت کا تمیز غافل ہوئے۔ نبیائے علیہ السلام سے وہ کلمہ کے تعلق میں ہیں۔ ملائکہ نے اہل ایمان میں
 پناہ مانا۔ اس حق پر تفسیر: اللہ و ملائکہ کے پاس ہے کہ یہی اس خداوند کے لئے ہے کہ وہ اللہ کی برکات و کمالات و
 عظمت میں خلل نہ پڑے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ حق عطا فرمایا کہ وہ اللہ کی برکات و کمالات و عظمت میں خلل نہ پڑے۔
 اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ حق عطا فرمایا کہ وہ اللہ کی برکات و کمالات و عظمت میں خلل نہ پڑے۔



بَلَغَ الْعُلَى بِكَمَالِهِ كَشَفَ الذُّجُجَ بِكَمَالِهِ
حَسَنَتْ جَمِيعُ خُصَالِهِ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِهِ

☆ ایک خوش قسمت حضور صاحب الفضلہ و السلام کی مسجد نبوی اور ریاض الرشید کے درمیان دروازہ میں خواب میں زیارت ہوئی تو اپنے فرمایا اب ب پرہیز کرو۔ اُس نے واپسی وطن پر آکر کیا کرام کی طرف متوجہ کیا تو انھوں نے تعبیر بتائی کہ اب سے مراد کلمۃ العلیٰ بکمالہ اور درود شریف ہے کہ تو سے اللہ اور ب سے باعث تخلیق کن و کان "وَلِلَّهِ الْمُلْكُ كُلُّهُ" کی ذات گرامی مراد ہے۔

☆ شیخ مصلح الدین بکھری شیرازی علیہ الرحمۃ مقبول، معروف اور مشہور با کمال اولیاء اُمت سے ہیں۔ جن کا تعلق ممتاز حیثیت کا ہے انھوں نے یہ رباعی بارگاہ رسالت میں پیش کی۔ جبکہ وہ مجلس اقدس میں موجود تھے کہ خدمت اقدس پر حاضر تھے حضور ﷺ، اُن کی بہت محفل ہوئے اور خوشی اور مسرت سے اس کو شرف قبولیت سے نوازا۔ غلامانِ مصطفیٰ ﷺ نے اس کو دل میں جگہ دی۔ شعر نے بڑھ چڑھ کر عقیدت سے تضمین کیں۔ نعمت خواں حضرات نے اپنی نیکوئی کو اس سے پرتا شیر اور پر جوش بنایا۔ اولیاء نے اس سے قبولیت چاہی اور پائی۔ علمائے اپنی مجلسوں اور محفلوں کو پُر رونق کیا۔ خوشگوں نے اپنے فنِ کتابت سے عجیب عجیب ہنر سے کیا۔ مومنوں نے کتبوں سے اپنے گھروں کو سجایا۔ "علیٰ ہذا آیتناں موفیاء" نے اس کو بطور توفیق اپنایا اور بہت کچھ پایا۔ بے تاب رُوحیں اس نغمہ سے سرشار ہو گئیں۔ ایک تضمین ملاحظہ ہو۔

ویر و زبانتان سر ہمہ طوایاں خوشنوا پڑھتی ہیں نعمتِ مصطفیٰ نبعِ العلیٰ بکمالہ

بے نیلیں بھی چاروں سوئے کے ہر اک لگی ہو کرتی ہیں باسَمِ لکھنؤ کشف الذُّجُجَ بِکَمَالِہ

قمریاں بھی ذوق میں سرفراہ طوق میں کہتی ہیں اپنے شوق میں حَسَنَتْ جَمِيعُ خُصَالِہ

چڑیوں کے سُن کے سچے نسان بھلا کیوں چپے لازم ہے اُس پر یوں کہ صَلَّوْا عَلَيْهِ وَآلِہ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْأَمِيِّ بِقَدَرِ

مُحْسِنِہ وَحَمَالِہ وَخُصَالِہ وَکَمَالِہ وَعَلٰی آلِہ وَسَلَامَہ

شفاعت مصطفیٰ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَسَلَّمْ

هُوَ الْخَبِيبُ الَّذِي تُرَجَّى شَفَاعَتُهُ لِكُنْ هَوَالٍ مِنْ الْأَهْوَالِ مُقْصِعٍ
حَاشَا أَنْ يُخَيَّرَ الرَّاحِي مَكَارِمَهُ أَوْ يَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ عَلَيْهِ مَكْرُومٌ

○ وَجَبَتْ لَهُ شَفَاعَتِي ط یہ جزاء ہے شرطاً مقدم من ذرا قریبی کی التوفیق

قرآن پاک :- ۳ سورۃ طہ آیت کریمہ ۱۰۹

يَوْمَئِذٍ لَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ إِلَّا مَنْ أَذِنَ لَهُ الرَّحْمَنُ وَرَخَّصَ لَهُ قَوْلَاهُ
اُن دن کسی کی شفاعت الخیر نہ ملے گی مگر جسے رحمن نے

○ اللَّهُ رَبُّ الْعِزَّتِ جَلَّتْ شَانُهُ لِنِ اُنْجُوْبُ كُو شَفَاعَتِ كَا اِذْنِ عَطَا
مزا دیا اور آپ کی شفاعت پر راضی ہو گیا۔ اور آپ کو شفاعت کا اذن عطا
بمقبول اتفاقت ہیں۔ یہی اہل حق کا مذہب ہے۔

حدیث مشورہ :- بروایت حدیث ابن الیمان رحمۃ اللہ علیہ عنہ ط "خدا تعالیٰ فرمائی

☆ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے مسجد انور غفاری میں بہت لمبا سجدہ کیا ہمیں
ظن ہوا کہ شاید آپ ﷺ کی روح جگہ اقدس سے پرواز کر گئی ہے اور جب آپ نے
سراٹھایا تو فرمایا اِنَّ رَبِّيْ رَاسِتٌ شَارِعِيْ فِيْ اُمَّتِيْ میرے رب نے میری امت کی بخشش
میں مجھے سے مشورہ کیا تو میں نے عرض کیا یَسِّرْ لِيْ خَلْقَكَ وَعِبَادَكَ پھر دوسری بار مشورہ
کیا تو میں نے وہی کلمات عرض کئے پھر تیسری مرتبہ مشورہ کیا تو پھر بھی میں نے وہی کلمات
عرض کئے کہ اے میرے رب! جو تو چاہے تو اسے انھیں پیدا کیا اور وہ تیرے بندے ہیں
پھر رب کریم نے فرمایا فَصَالِ الْاٰمَنُ اُحْسِنْ لَكَ فَاُحْسِنْتَ لِمَنْ تَبْتَ بِيْ اُنْتَ سَمِعْتَ

مذہب پیغمبر شفاعت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنا بندہ بنایا اور وہ تیرے بندے ہیں
تو اسے اپنا بندہ بنانا چاہیے اور اسے اپنا بندہ بنانا چاہیے

میں مجھے پریشان کر ڈال گا۔ روز قیامت بغیر حساب کتاب تیرے قریب ہزار آدمی ہر ایک ایک محافہ شریعت ہزار کی بخشش کروں گا۔ ایسا تین بار ہو گا کہ مشورہ بھی تین بار ہو گا۔ آپ ﷺ کا یہ نتیجہ نکلتا تھا اور یہ حدیث تحدیثِ نعمت "شکریہ" کے لئے اور فرمایا: "کنز المؤمنین" شفاعتِ لاکھ لاکھ کثیر من اُمم حق ہا | یہی شفاعت است کے لئے کہ گواہوں کیلئے ہے۔

○ وعدہ روزِ ازل سے ہو چکا آپ شفیع المؤمنین بن چکے اور قیامت کو نجدہ و شفاعت کرنے کی اجازت چاہنے کے لئے ہو گا۔

اذن کب کمال چکا آپ تو حضور ﷺ اب شفاعت بانو جاہلیت کیجئے

انما اول من یقرع باب الجنة ۱
عقیدہ :- شفاعۃ بیننا علیہ
الصلوۃ والسلام فایمۃ فیما الاحبار
والاحادیث الضحیۃ ومرت
کذب الشفاعۃ فلا ذصیب لہ
فیہما ۲ فتح باری شرح البخاری

سب سے پہلے میں جنت کا دروازہ کھلواؤں گا
شفاعت ہمارے نبی شفیع المؤمنین ﷺ کی
انہما اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جس نے
شفاعت کی تکذیب کی اس کا شفاعت میں کوئی حصہ
نہیں۔

"ورود شریف اور شفاعت لازم ہلزم میں مؤلف"

○ کفار اور مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ نبوت شفاعت کریں گے اور شیعہ کہ کا یہ عقیدہ کہ کوئی بھی کسی کی شفاعت نہیں کرے گا۔ "ایست کلمی" من ذالذی یشفع عندہ الا یا ذیہ اسے ان ہر دو کا رو فرمایا۔ اللہ عزوجل کے حضور مائتین کے سوا کوئی بھی شفاعت نہیں کرے گا۔ اذن والے یعنون الیک السلام صرف اہلبیت و اصفیاء اور مؤمنین میں شفاعت سرکار اہد قرآنیکو حصۃ والسلام ان یم الفکرہ پانچ قسم پر مشتمل ہے۔ ۱۔

☆ بلا حساب کتاب داخل جنت ☆ میدان محشر میں شدت انتظار سے خفیف
☆ مستحق عذاب کو عفو معاصی ☆ دوزخیوں کو جہنم سے نکالنا۔
☆ جہنمیوں کی ترقی مدارج - ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف ترقی۔

○ ائم الکلام محقق و ذانی محمد بن سید صدیق علیہ الرحمہ فرماتے ہیں حضور شفیع المؤمنین ﷺ نے شفاعت کی شفاعت شفاعت عامہ خاصہ اور ثابت ہو گی۔ روز قیامت مائے دوزخوں کے

نیلِ عرش الہی اور ظنِ لواءِ احمدؑ، درود شریف پڑھنے والے ان دو سالوں میں ہوں گے شفاعت کے لئے دو شرفیں ہیں۔ شفیق کا محبوب ہونا، مشفوع کا مومن ہونا۔ اس وعدہ شریف من زائر قبرہی پر ایمان کی سلامتی کا ضامن اور صراحتہ وعدہ شفاعت ہے۔ جو ہر اقسام پر مشتمل ہے۔ کہ عقیدہ شفاعت اہل حق کے نزدیک حق ہے۔ فَوَصَّيْنَا الْإِنْسَانَ بِهَدْيِهِ حدیث قدسی: كَلَّمَ اللَّهُ نَبِيَّانَ رَسُولَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَصَلَّى عَلَيْهِمَا۔

پس اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرے بندوں سے میرا یہ وہ بندہ ہے جو میرے حبیب پر کرامت سے درود شریف پڑھتا تھا۔ پس مجھے اپنی عزت، جلال، سخاوت، عظمت اور بلندی کی قسم یہ۔ درود قیامت لواءِ احمد کے نیچے ہوگا اور اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوگا اور اس کا ہاتھ میرے حبیب کے ہاتھ میں ہوگا۔
"دلائل البرکات ص ۱۸۳"۔

فَيَقُولُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا مَعْزِلُ كَيْفَ هَذَا عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي أَكْثَرَ الصَّوْرَةِ عَلَى حَبِيبِي مُحَمَّدٍ فَأَوْعِزُّهُ وَيَكِلَانِي وَجُودِي وَأَوْعِزُّهُ دَرَجَاتِي أَكْثَرَ حَيْثُ تَدْنِي كَيْدُكَ الْإِنْفَاقِي يَوْمَ الْقِيَمَةِ تَحْتَ لَوَاءِ الْحَمْدِ وَتُؤَمِّرُ وَجْهَهُ كَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ وَكَفَّهُ فِي كَفِّ حَبِيبِي مُحَمَّدٍ وَتَقَاتِلُهُ لَا

سایہ انھن سر پہ جو چمچ الہی مجھوں کو حدیث شفاعت: بریدنا انس بن مالک رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ "شانی ترمذی شریف"۔ قیامت کے روز سب اہل محشر پریشان حال ہونگے۔ ہیبت اور خوف طاری ہوگا اللَّهُ تَعَالَى فَرَأَى كَلِمَةَ الْيَوْمِ اور جواب بھی خود دے گا يَا أَيُّهَا الْوَاحِدُ الْفَرْدُ لوگ خوف سے آپس میں کہیں کوئی ایسا رخصت کا پیارا اور مقبول ہو جس سے ہم شفاعت چاہیں تو سب لوگ حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کے پاس جا لیں گے اور عرض کریں گے۔ اللَّهُ حَيُّ بَلَدٌ وَلَمْ تُولَدْ آپ کو اپنے دست قدرت سے پیدا فرمایا اور اپنی روح پھونکی اور آپ کے سر پر تاج نبوت سجایا اور فرشتوں سے عہدہ کیا آپ ہماری

روزِ محشر شاہِ محبوب کے لئے فرمایا کہ يَا أَيُّهَا الْوَاحِدُ الْفَرْدُ اور اس کے بعد فرمایا کہ يَا أَيُّهَا الْوَاحِدُ الْفَرْدُ۔

شفاعت کریں تاکہ ہمیں اس سے رہائی ہو تو آپ فرمائیں گے اِذْ هَبُوا إِلَىٰ عَذْرَائِي تَمْ
 کسی اور کے پاس جاؤ تو پھر لوگ سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ تو آپ
 بھی فرمائیں گے اِذْ هَبُوا إِلَىٰ عَذْرَائِي پھر حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں
 گے اور پھر حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام کے پاس آئیں گے تو آپ فرمائیں گے تَمْ
 سب اللہ کے پیارے محبوب مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللہ ﷺ کے پاس جاؤ۔ چنانچہ سب لوگ حضور
 پر نور شفیع یوم النشور ﷺ کے حضور آئیں گے۔ اور آپ فخر الاولین والاخرین
 ﷺ فرمائیں گے اَنَا لَهَا مِنْ هٰذَا اس کام کے لائق ہوں۔ فرمایا نبی کریم ﷺ
 نے پس میں پروردگار عالم کے پاس مقلم قدس پر سر سجدہ میں رکھ دوں گا اور عرض کروں
 گا۔ يَا رَبِّ اُمِّتِي يَا رَبِّ اُمِّتِي اور اُس کی وہ حمدیں بیان کروں گا جو میرا رب تعالیٰ
 فرمائے گا۔ اسی حمدیں آج تک کسی نے نہیں کیں تو رب کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَأْسَكَ
 يَا مُحَمَّدُ صَلَّی اللہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ تو میں ازراہ محنت سجدہ میں ہی پڑا رہوں گا پھر تانیا حکم
 ہو گا اے محبوب اپنا سر سجدہ سے اٹھاؤ اور میں پھر سجدہ میں اُس کی حمدیں بیان کروں گا
 جو رب تعالیٰ نے مجھے سکھائیں۔ پھر تانیا رب کریم فرمائے گا اِرْفَعْ رَأْسَكَ يَا مُحَمَّدُ
 عَلَیْکَ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ قُلْ شَتَّعَ ، سَلْ لَعَطْ ، اَشْفَعْ قَشْفَعْ تو اس وقت
 مجھے شفاعت کرنے کی اجازت ہوگی۔ اس پر محبوب اکبر انبیاء و رسل کے سرور ، شفیع انور
 ﷺ نے فرمایا۔ شفاعت کا دروازہ سب سے پہلے میں کھوٹوں گا اور میرا رب تعالیٰ جس
 سے دُور شریف کی بہترین جزا عطا اللہ شفاعت مصلحتی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اے

بقیہ حاشیہ

عہ ایک روز خواجہ علی رامینی عرف حضرت عروج علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ روزِ اَوَّل جب اَللّٰهُ بَرِّکَ وَہُ
 کہا گیا۔ تو دونوں نے اتفاقاً ایک ہی سے جواب دیا مگر روزِ اَوَّل یعنی اَللّٰهُمَّ فَرِّغْ لَنَا کُلَّ کَوْنٍ جواب
 نہیں دے گا کیا وجہ ہے فرمایا روزِ اَوَّل تکلیف شرعیہ کا دن تھا۔ اور شرع میں گفتگو، سوال جواب تھا مگر
 روزِ ابد عالم حقیقت کا دن تھا۔ جس میں تکلیف شرعیہ اٹھا دی گئی۔ بدین وجہ حق تعالیٰ اپنے سوال کا
 جواب خود دے گا۔ بِقَدْرِ تَوْحِيدِ الْفَلَاحِ یا۔ کمالِ سبکدوش و جلال سے کوئی جواب نہ دے سکے گا۔

کے دل میں رانی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو گا اُس کی شفاعت کروں گا۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ

بِسْمِکَ
وَبِحَبْلِکَ
وَبِعِزَّتِکَ
وَبِجَلَّتِکَ
وَبِکِبَرِیَاتِکَ
وَبِاَسْمَائِکَ
وَبِاَسْمَائِکَ
وَبِاَسْمَائِکَ

خیل و نجی میسج و صفی سبھی سے کہی کہیں بھی بنی
یہ بے خبری کہ خلق پھری کہاں سے کہاں تہا سے ملنے
احالت گل ، امانت گل ، بیاد گل ، امانت گل
حکومت گل ، ولایت گل خدا کے یہاں تہا سے ملنے

○ اللہ جل شانہ سب سے پہلے مقام محمود پر دو جہانوں کے تاجدار ، عیب کردگار شفیع
روز شمار ﷺ کو ثوری پاس ، بسر خط بہشتی اور شفاعت کبریٰ کا تاج پہنائے گا۔
پھر تمام اہل محشر حضور کی حمد میں بیان کریں گے اور انبیاء و رسل اس مقام شفاعت پر ضبط کریں گے
ابا و میث پاک :- امام مسلم نے اپنی صحیح میں بسند عبد اللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما
نقل عنہما بیان کی ۔
"شواہد الاثر فی ذکر الشفوع علی القیامۃ"

○ فرمایا ۔ ہر نبی کی ایک دعا مستجاب ہوتی ہے پس وہ دعا اُن کی قبول ہو گئی اور میں نے
وہ اپنی دعا قیامت کے روز اپنی اُمت کی شفاعت کے لیے اٹھا رکھی ہے ۔

☆ دُعَا اِبْرٰہِیْمَ عَلَیْہِ السَّلَامُ ۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ وَمِنْ عَصَاہِیْ فَاِنَّکَ
عَفُوٌّ رَّحِیْمٌ ○ اس دعا میں شانِ حلیمی کا ظہور ہے ۔

☆ دُعَا عِیْسٰی عَلَیْہِ السَّلَامُ ۔ اِنْ تُسَدِّقْہُمْ فَاِنَّہُمْ عِبَادُکَ ۔ وَ اِنْ تَعْفُوْہُمْ لَہُمْ
فَاِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الْحَکِیْمُ ○ اس دعا میں شانِ ہالی چمکتی ہے ۔

○ پس یہ پڑھ کر نبی کریم ﷺ نے اپنے ہاتھ دعا کے لیے اٹھائیے اور عرض
کیا ۔ اَللّٰهُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ شَرِّ بَکِیْ اور عرض کیا اُمَّتُہُ مِنْہُ نَبِیُّہُ وَ رِیْثُ عَفْوُہُ
دعا و نجات کی اُمت ہے اور خوفِ خدا ہی ۔
"اُمت کا دعا ہے اور رب ارحم الراحمین"

۱۔ چلنورۃ الایم ایت کریم ۲۶ تو جس نے یہ دعا پڑھا وہ کبھی بیمار نہ ہوگا اور اگر بیمار ہوگا تو شفا
پائے گا اور اگر بیمار ہوگا تو شفا پائے گا اور اگر بیمار ہوگا تو شفا پائے گا اور اگر بیمار ہوگا تو شفا پائے گا
۲۔ پسرود افکارہ و شکار ۱۱۱۔ اللہ تعالیٰ صاحب کرم کو دعا ہے کہ وہ ہر نبی و رسول کو اپنی رحمت سے
آتش شہادت سے محفوظ رکھے اور ہر نبی و رسول کو اپنی رحمت سے محفوظ رکھے اور ہر نبی و رسول کو اپنی رحمت سے محفوظ رکھے

تو آپ پر گریہ طاری ہو گیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ نے جبرائیل امین علیہ السلام کو حکم دیا اے جبرائیل! میرے محبوب ﷺ کے پاس جاؤ اور پوچھو گریہ کی کیا وجہ ہے؟ حالانکہ وہ علیم و خیر، خوب جانتا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے اور سبب پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُمت کی بخشش کے لیے۔ جبرائیل علیہ السلام نے اللہ رب العزت کے دربارِ کریمی میں حاضر ہو کر وہ سبب عرض کیا تو اذلاً رب کریم نے وحیِ بکلی میں فرمایا اَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ جیسا یہ آیت کریمہ نازل ہوئی تو فرمایا اے جبرائیل علیہ السلام میرے رب سے عرض کرنا اگر میرا ایک اُمتی بھی جہنم میں گیا تو میں راضی نہ ہوں گا۔ تو پھر بتایا۔ وحیِ بکلی میں ارشاد ہوا محبوب! كُلُّهُمْ يَطْلُبُونَ رِضَايَ حَتَّىٰ وَانَا أَطْلُبُ رِضَاكَ يَا مُحَمَّدٌ ﷺ۔ یہ شانِ محبوب ہے کہ رب کریم اپنے محبوبِ کریم کی رضا چاہتا ہے۔ تو حضور شفیعُ الاُمت خوش ہو گئے۔ اِنَّهُ الَّذِي بَارَكَا وَرَبُّ الْعِزَّتِ میں مصطفیٰ کریم ﷺ کی عزت، وجاہت اور شانِ کمال درجہ کی ہے پھر ثالثاً حدیث قدسی میں ہے اِنَّا سَدَدُ حُصْنِكَ فِيْ اُمَّتِكَ وَلَا فَسْوَكَ بِهِ قَرِيبَ بَعْدِ كَرَمِ بَعْدِ تَبَرُّيْ اُمَّتِكَ کے حق میں راضی کریں گے اور ناراض نہ کریں گے۔ اِنَّ هٰذَا الْمَقَامَ الْكَرَامَةَ لَهُ حَاصَّةٌ طایر مقامِ عزت و کرامت تاج دارِ مدینہ شہرِ مدینہ ﷺ کیلئے خاص ہے۔

حکم پہ سورۃ الصلح اُمتِ کریمہ ہر شک و شبہ سے آزاد رہیں انا سے لاکر خدا راضی ہو جائے۔
 عَلَیْہِ السَّلَامُ اِنَّہٗ لَمِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ الَّذِیْ یُخَوِّضُ فِیْ شَرِّ دَعْوَیْہِ الْاَرَاکِیْمِ رُوْحُ الْمَعَانِیْ مِنْ سُوْرَةِ النَّحْلِ اَمَّ تَحْتَ کُلِّہِمْ۔
 اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ یُنَادِیْ عِدَّتِیْ اَمْرَ حُصْنِکَ یَا مُحَمَّدٌ ﷺ فَاقْبُلْ نَسُوْیَا وَرِثَیْ رَحْمَتِیْ اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی دُوبِیْ کرے گا جس پر رسول اللہ راضی ہوں۔ رب کریم پوچھے گا۔ محبوب تباؤ تم راضی ہو تو محبوبِ بارگاہِ معبود میں جگہ دینے ہو کہ عرض کریں گے میں راضی ہوں، اسے میرے رب تو یہ بسا پست دی جائے گی۔ پھر شفیعِ مجراں پناہ و حاصیاں ﷺ جنتِ انجھڑوں کو اپنے قدوسِ ہمیت سے نوازیں گے اور جنت کی تباہی ہوگی۔ جس سے جنتِ انجھڑوں میں خوش ہو کر محبوب ہو جائیں گے۔ یہ قدرت نے دل میں یہ کہا اُن کی جہنمیں ہر جو اُن کی رشتہ کی رشتہ ہو دیکھ! نصیبِ مشر میں تو رحمت ہے پکارا۔ کہہ ہے وہ جو ہے راضی نہ ہو جائے

اقوالِ حکمت :- علمائے اُمت و اکابر کے نزدیک اکمال سے انکارِ زینتِ حقیت ہے اور اعمال پر پھر وہ خارجِ حقیقت۔ قابلِ اعتماد و محض رحمتِ ربِّ کریم اور شفاعتِ رسولِ کریم ہے۔ ہم گناہگاروں کے لیے رحمتِ ربِّ العالی اور شفیعِ روزِ جزاء "وَلَا تُفْلِحُ" کے سوا اور سہارا ہے ہی کیا۔ اور یہ ہر دو نعمت نے عظمیٰ و راجی رحمت و درودِ شریف سے پاتا ہے۔

سُورۃ اُولِیَآئِہٖ اَتَقْبَلُوْہُ فَاِذَا دُعِیَ اِلَیْہِمْ اَخْبَرُوْہُ فَاِذَا دُعِیَ اِلَیْہِمْ اَخْبَرُوْہُ فَاِذَا دُعِیَ اِلَیْہِمْ اَخْبَرُوْہُ فَاِذَا دُعِیَ اِلَیْہِمْ اَخْبَرُوْہُ

پر یہ شعر کہ دینا: بارگاہِ کریمی میں عجز و انکاری ولایت کا مل کا خاصہ ہے۔ "مَوْلٰی" سے

وَقَدْ عَلَّمْنَا عَلٰی الْکُوفِیْمِ یَسْخِرُ مَا دِ
فَمَنْ اَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ شَیْءًا
اور حضور نبیِ اکرم ﷺ کے دربارِ دربارِ عالی میں غلامِ عرض گزار ہیں۔

مُفْلَسًا نِیْمَ اَمَدٍ دُرُکُوْہُ تُو
دستِ بکشا جانبِ زنبیلِ ما

علیٰ میں کریم کے دربار میں بغیر تو شہِ حیات اور تسلیم کے جا رہا ہوں کیونکہ جب کریم کے پاس جانا چاہتا تو شہِ آخرت یا ذرا وارہ ساتھ لے جانا اچھی بات نہیں۔

علیٰ جن بزرگانی دین و دُعا کے انکار گرا ہی سے میں نے اپنی کتابِ محبت کو زینتِ ہی اور اُن کے فیض کے گھر سے جوئے چمکا کر موتیوں کو پروک کر بچایا۔ اے کریم اُن کے فضلِ باری جیسا کہ نصیحتِ اکوڑ کے داغِ گاہ کو محو کر اور اپنی صفاتِ معنوی سے اور حشرِ ناانیت کے آسمانوں کے شفافِ شکرِ باری سے دھو کر اپنے درجہ بڑھائے اور نوازے۔ جیسے ایک پلید جانور کا پتھر کھانے کے بارِ جو و محابہ کھٹ کچھٹ پر کھپیاں جیسا کہ ٹیٹھ گیا اور اُن کی یہ ادا تھے جہاں کی تر سے فضل نے اُسے نوازا اور انسانی لباس میں معرُوف فرما کر اُسے جنت کے لیے چُن لیا۔ آمین یا ارحم الراحمین

دردِ گہ تو رنگِ رنگِ دِباہِ است رنگِ دِباہِ است رنگِ دِباہِ است
میں رنگِ دلِ رنگِ صفتِ از رحمتِ تو نویدیم کہ رنگِ رنگِ دِباہِ است

سُورۃ اُولِیَآئِہٖ اَتَقْبَلُوْہُ فَاِذَا دُعِیَ اِلَیْہِمْ اَخْبَرُوْہُ فَاِذَا دُعِیَ اِلَیْہِمْ اَخْبَرُوْہُ فَاِذَا دُعِیَ اِلَیْہِمْ اَخْبَرُوْہُ

سے ذوالفضلِ اعظم! میں تجھے فضلِ ہنگاموں فضلِ کرتیر سے فضلِ نہایت سے شہِ سالہ کافروں کو صفتِ یک مرتبہ

روضۃ القاریۃ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

خصائص مصطفیٰ

صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْكَ وَوَسَلَّمَ

شَمَّ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ فَإِنَّهُ يَبْدُو بِهَذَا الذِّكْرُ الْمَجِيدُ وَيُخَيِّمُ

قرآن پاک :- چک سورۃ الانبیاء آیت کریمہ ۱۰۶

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ ۝ | اور میں بھیجا ہوں آپ کو مگر رحمت تمام جہانوں کے لیے
○ یعنی رحمت مطلقہ تامہ، عامہ، کاملہ، شامخہ، جامعہ محیطہ بر جمیع مہتممات، رحمت
غیبیہ، شہادت علیہ، عینیت، وجودیہ، شہودیہ، سابقہ، لاحقہ وغیر ذلک تمام جہانوں کے

علیہ یہ وصف خاص ہے "مَا يُؤْخَذُ فِيهِ وَلَا يُوجَدُ فِيهِ" یعنی ہوا و مادی اس کے لیے
مِنَ الْاَحْوَالِ الْاَحْسَنُ كَوْنِكَ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ" ما غیر واحد مخاطب لک سے ثابت ہے۔ نبی
رحمت شفیع اُمت "وَاللَّهُ" کو کلمات مٹوری، مٹوری، کبھی، کبھی، خلقی، فطری سے مشرف و زا
لِی بَعَثْتُ رَحْمَةً کے اعلان کا حکم دیا۔ کائنات عالم کے ذرہ ذرہ کے لیے رحمت۔ خصوصاً رحمت
بر اُمت کا عالم یہ تھا کہ اُمت کو کسی مقام پر فراکش نہیں کیا۔ نہ غفلت یا غیہ ہو کر نہ مسجد کرم یا حجرہ مطہرہ
میں اسی طرح ذرہ و عرش، مقام قاب و سین، حیات و وفات میں اور قیامت کو مقام محمود پر بسا اشیات
بچھا کر یا رب اُمتی اُمتی فرمایا گئے۔ نبی رحمت۔ شفیع اُمت "وَاللَّهُ" کو جب قرآن اور لکھ میں آتا
گیا تو آپ "وَاللَّهُ" کے کہنے مبارک جنبش میں تھے۔ حضرت تم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کان
لگا کر سننا تو آہستہ آہستہ بارگاہِ رحمان و رحیم علی شانہ میں رب اُمتی اُمتی عرض کر رہے تھے۔ وہ جانِ راحت
کانِ رافت "وَاللَّهُ" تمام مخلوقات کے ذرہ ذرہ عرضیکہ ہر شے کے لیے راحم ہیں۔ راحم میں چار صفتوں
کا ہونا ضروری ہے۔ حیث اُمتی ہونا۔ مرحوم کے ہر احوال قلبی و روحی سے گماشتہ واقف ہونا۔ قدرت
اور اختیار ہونا۔ راحم کا مرحوم کے قریب ہونا۔ اس شرائط سے جانے ناظر کا مسئلہ صلی علیہ وسلم کو سب



۳۸ آپ ﷺ روز قیامت وہ کھڑیں بیان کریں گے جو آج تک کسی نے نہ کیں۔

۳۹ آپ ﷺ سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھٹکھٹائیں گے۔

۴۰ آپ ﷺ پر اللہ کریم : درود شریف بھیجتا ہے اور قاضی فرشتے بھی علیہ

اللہ سبحانہ کی یہ عین رحمت ہے کہ اس نے مومنوں کو بھی حکم دیا اے

ایمان والو! تم بھی میرے حکم پر اپنے رسول اور میرے ہر صفت رسول

محبوب نبی - ﷺ پر سنت اللہ کے مطابق درود شریف

بھیجا کرو۔ "تفسیر فتح العزیز"

☆ مشکوٰۃ: حضور انور ﷺ بن آدم کے بہترین قرآن و کتابہ قرآن سے بہترین قبائل اور بہترین خاندان بگزیدہ بگزیدگان ابا عن جد ہیں خاتم الحقیقین حافظ ذی شان علامہ خلیل الدین السیوطی، شافعی

حکیمہ الرحمٰن نے بیس سال کی عرق ریزی اور محنت شائد کے نتیجے میں شرح احادیث آثار و اخبار سے تتبع

کر کے "انفوج الیسیب فی خصائص الیسیب" تصنیف کی جس میں انھوں نے ایک ہزار خصائص نبوی کا ذکر

کیا: "فقد رتبت هذه الخصائص عن سائر الآثار وجميع هذه الشئمة والجماعة" ۵

يُكَلِّمُ مَقَامَ مَقَالٍ لِكُلِّ مَقَالٍ زِيَالٌ لِكُلِّ لَلَّهِ تَكَالِي الْحَسَنُ الْفَخَالِ

خصائص چار قسم میں مشتم ہیں۔ ۱۔ واجبات شامانہ تہجد ۲۔ تحرکات ۳۔ مباہات ۴۔ فضائل و

کمالیات ۵۔ جو سابقہ بنیاء و رسائل میں مشترک ہیں، ان کے علاوہ جو حضور فاضل النور ﷺ کی

ذات سے ہی مختص ہیں اس دروزہ رکھلائے، مطابق حدیث محمد ﷺ چالیس خصائص پر اکتفا کیا ۵

"کیا حدیث و تصنیف را مؤثر آغاز سے بنیم"

در شش غایتے واردہ سعدی را سخن پایاں ز شش ششقی میرد و دریا بہ چھاں باقی

○ خلاصہ کائنات: خصوصیت اکرم ذاتی "محمد، اکھمد" صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

وجہ تسمیہ: اسماء گرامی انبیاء علیہم السلام: حضرت آدم کلمہ گوں، نوح نوحہ، ابراہیم عبد اللہ، اسماعیل سمیع اللہ،

اسحاق شایک، یعقوب پیچھے آنے والا، موسیٰ پانی سے نکالا، یحییٰ مرعی و سفید چہرہ کی بنا پر موسیٰ جو

علیہ ابو البشر آدم علیہ السلام کو لایکھنے اللہ عز و جل کے حکم سے کلمہ کیا اور اس میں خود شریک نہیں ہوا۔ لیکن یہی

البشر "صلوات اللہ علیہ" پر درود شریف بھیجے گا حکم دیا کہ اللہ عز و جل شائد درود شریف بھیجے جس پر تمام خلائق ہوا۔ یہ کہتی

○ اپنے محبوب پاک کو نہا نہی اہم گرامی محمد ﷺ سے موسوم کرنے کی وجہ تسمیہ خصوصی،
 جفتہ و معنی عطا فرمائی کہ جس کی حمد و نعت کل جہان نے سب سے بڑھ کر کی ہو یا وہ ذات
 اقدس جس کی بار بار تعریف اور ہر بار توصیف کی گئی ہو۔ یہ اسم سامی حزانہ الہیہ کا ذکر کرتا
 اور مستحق گرامی بسوقین شکر الہیہ ہیں۔ اور اسم پاک احمد ﷺ کا معنی یہ کہ جس
 نے کل جہان کے مجموعہ سے بھی فزون تر اپنے رستہ اکبر کی حمد و ثناء، تسبیح و تہلیلیں،

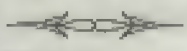
تحمید، تحمید، تمجید، تمجید، تعظیم اور تہلیل کی ہوئے آنچے خواباں میر دارند تو تنہا داری لے

تَحْمِيدُ الصَّمَدِ الْمُؤْتَى وَرَحْمَتُهُ مَا خَلَقْتَ الْوُجُوهَ فِي الْأَوْرَاقِ الْفَصَاحِ

عَلَيْكَ يَا غَزْوِي الْوُفْقِي وَيَا سَنَدِي الْأَوْفَى وَمَنْ مَدَحُكَ وَوَجَّحِي وَوَدَّحَانِ

أَلْهَمَهُ صَلِّ عَلَى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ الَّذِي مَلَكَتْ قَلْبُهُ مِنَ الْجَلَالِ وَعَيْنُهُ مِنَ الْجَمَالِ

فَأَصْبَحَ قِرْحَامُؤَيْدًا مَقْصُومًا اذْغَى إِلَهَ وَصَحْبِهِ وَسَكَنَهُ تَسْلِيمًا



علیہ نامت آدم، متا مستنوع تغیش شہیت تدریس ادبی، علم باہرہ بطرح اصل مشکلی حلق و منہ یوسف، خلافت
 شیب، انصاف الیاس، انیاب، یارب، ذوالباب و کربا، شکوہ سلمان، اندوہ سخی، واردا تو، دواسے یونس، غور یونس
 زہر عینی، علی یحییٰ، یحییٰ، اشکوہ و سلام، غرضیکہ محمد انجیا کلام کے فردا و فردا فضل انصاف کثیر و رسل عظام کے بہرہ
 باہرہ کے علاوہ انجنت نموت مکبرہ، محمد مجید، صلات مکاشفہ و جہو باہوہ سید الوجود المستفی و تہلیل
 و رحمت فرشتے، جو انہرہ ہی الشکر من اللہ من فیہ، اَلْهَمَهُ صَلِّ وَسَلِّمْ وَرَاؤُكَ عَلَیْہِ وَآلِہِ وَصَحْبِہٖ

اُمّی و گویاں برہان فصیح، اَلْعَبِ آدَمِ تَارِیْمِ مَسِیح، اَلْعَلَّامِ الْغُیُوبِ حَبِیْبِ رَحْمَتِ الْغُیُوبِ

پرتو بیا و رسل، حجاب، کو جذب الہی سے اپنے خاص رنگ مکہ طاقی سے رنگین فرما کر اَلْعَلَّامِ الْغُیُوبِ کی چادر اوڑھادی اور
 اس دُربار گوہر بار میں مدنی چاند کے ہال میں دُری ستارے ہلال حبشی، آسمان قرسی، حبیب دُری، عطس نیواتی
 حبیب خالق، عدی مینی، انا سرخودی، عکر مہاشی، دوسہ کل، سعد اوی، عمارہ غورجی، طین دوس، ضما وادی
 ابو سفیان، اموی، ابو زہراء، ابو عامر اشعری، کر زہری، سراقہ مدنی غرضیکہ کل جگہ گشتے اندنی نور پارے عربی شاد،
 جلی شہزادے باہر شہر و شکوہ شاد و زور و زور بننے ہیں۔ کشمیں مکرمین سیدنا عبدی اکبر، سیدنا قانونی اعظم صاحبین
 سیدنا انور، سیدنا امجد، کہ کو ختم بہت ہے، جس سب کے قلب کو ازاد فرمائی دُور شریف سے آواز لفت گڑ

ب

روضۃ القامتہ



تبرکاتِ نبی المَحَار صَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قرآن پاک : پ سورۃ البقرۃ آیت کریمہ ۲۵۸

اُن سے اُن کے نبی نے فرمایا کہ اس کی بادشاہی کی نشانی ہے کہ آئے تبارہا پس تاوُت جس میں تھارے رب کی طرف سے پہلے ہے اور کچھ بھی نہیں چیزیں مُعَزَّزہ ہوئی مُعَزَّزہ ہوں کے تبرک کی ۔ اُٹھائیں گے فرشتے جھک اس میں بڑی نشانیاں ہیں اگر ایمان رکھتے ہو ۔

وَقَالَ لَهُمْ نَبِيُّهُمْ إِنَّ آيَةَ مُلْكِهِ أَنْ يَأْتِيَكُمُ التَّابُوتُ فِيهِ سَكِينَةٌ مِّنْ رَبِّكُمْ وَبَقِيَّةٌ مِّمَّا تَرَكَ آلُ مُوسَىٰ وَآلُ هَارُونَ تَحْمِلُهُ الْمَلَائِكَةُ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لِّكُمُ إِن كُنْتُمْ مُّؤْمِنِينَ ۝

○ وہ تاوُت شمشاد کی لکڑی کا حضرت آدم صلی اللہ علیہ السلام پر نازل ہوا اس میں انبیاء کے مسکن اور مکانات کی تصویریں اور آخر میں نبی پاک ﷺ کی نماز میں بحالت قیام میں اور انبیاء و صحابہ آپ کے ارد گرد کھڑے ہیں ۔ مسکن و مکانات ، حجرات و عیالات کی تصاویر ہیں ۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی قمیص اور حضرات موسیٰ و ہارون علیہما السلام کے تبرکات ، تورات کے اوراق کے ٹکڑے ، عصا مبارک ، کپڑے ، نعلین اور عمامہ مبارک اور تھوڑا سا منج و سلوی ۔ ان تبرکات میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے لئے تسکین و کمی ہے ۔ اس تاوُت کو آگے رکھ کر دُعا مانگتے تو قبول ہو جاتی ۔

تبرکاتِ انبیاء :- الْمَدِينَةُ الْمُتَوَرَّةُ قدم بدم کجہرے ہوئے آثارِ نبوی کی آماجگاہ ہے ۔ الْمَلَكُ الْمُتَوَلَّى :- صفا اور سر وہ دو پہاڑیاں جو کعبہ اللہ سے مُصَلَّاتِ جَانِبِ مَشْرِقِ کُوہِ ابُو

تجلیس کے دامن میں ہیں۔ یہ وہ باہرہ نزعہ اللہ تعالیٰ اپنے اکلوتے معصوم بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے ساتھ سکونت پذیر ہوئیں۔ سنگلاخ زمین، کوہ و بیابان نہ پانی نہ سبزہ نہ کوئی سامان خور و نوش۔ اپنے تخت جگر کے لیے پانی کی تلاش میں دوڑیں اُن کے قدیم میمنت کے سب سے یہ دونوں پہاڑیاں تبرک ہو کر شعار اللہ بن گئیں۔ پھر رب کریم نے اپنی رحمت کی گودی "عظیم" میں ٹھالیا یہ اُن کی آخری آرام گاہ بن گئی۔

☆ قُبۃ مقام ابراہیم علیہ السلام وہ پتھر جس پر اَبوالانبیاء ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے دو قدموں کے نشان لگے ہوئے ہیں۔ زائران تبرکات کی زیارت سے آنکھوں کا نور اور دل کا سرور پاتا ہے۔ وہاں سجدے کے کا دُعا مانگا اور درود شریف پڑھا ہے۔ اُن کی تعظیم سے قلب کا تقویٰ ملتا ہے۔ شعار اللہ "تبرکات" کی تحسیم درحقیقت اللہ رب العزت کی تعظیم ہے۔ حقیقت بین نگاہ سے دیکھا جائے تو سارا راج ہی انبیاء کے کعبے ہوئے تبرکات کا گلدستہ ہے۔ اب زمزم غلاف کعبۃ اللہ، حجر اسود، طہتر زم و غیر ذلک ۱

☆ قمیص یوسف علیہ السلام۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے وراثت بطور تبرک چلی آ رہی تھی "بروایت" جبرائیل علیہ السلام نے یوسف علیہ السلام کو نوٹوں میں یہ قمیص پہنائی جو حضرت یعقوب علیہ السلام نے آپ کے گلے میں بطور تحیر پہنا رکھی تھی۔ قرآن پاک کے الفاظ میں اِذْ هَبْنَا بِقَمِيصِيْ هٰذَا اَخًا لِّكَ وَاعْلَىٰ وَجْهِ اِلٰی يٰنَاتٍ بَصِيْرًا ۝ جب اُن کے چہرہ پر یہ قمیص ڈالی گئی تو بشارت لوٹ آئی۔ یہ قمیص کی شان ہے جو خاندان نبوت کا تبرک ہے۔ جس کی عظمت شان اور برکات قرآن و حدیث میں بالوضاحت بیان فرمائی گئی ہیں۔

☆ سورۃ یوسف آیت ۹۳ میرا یہ گالے ہانڈا سے میرے باپ کے منہ پر ڈالو۔ اُن کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ اس قصہ میں قمیص کا کردار واضح و نمایاں ہے۔ یہاں آنکھوں کا نور ملا دوں قمیص پر یوسف علیہ السلام کی حرمت و عظمت کو گواہ بنی، چنگوڑا میں چالیس روزہ شیر خوار بچے نے یہ نہیں کہا یوسف علیہ السلام کو دیکھو کہ اُن کو علم آئی تھا کہ یوسف علیہ السلام تو پاک ہیں کہ یہ نفوس شریک، اخلاق دیرینہ، افعال قبیحہ، اعمال رذیلہ سے پاک ہوئے ہیں۔ اُن کی خلق شریفہ و متعہ اُن کے غیر میں نہ جاتا ہے۔ یہاں بچے نے قمیص کی بات کی



☆ **سیدہ اکبرہ بنت ابوبکر صدیق** رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک کٹر وائسہ یا طیالیسی مجسمہ شریف نکالا اور فرمایا یہ اُمّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا۔ میں نے مانگ کر لے لیا۔ ہم اس مجسمہ مبارک کے کچھ حصہ کو بھگو کر پھوٹے تو لا علاج بیماریوں کو اس کا علاج پلاتے تو اس کی برکت سے رب کریم شفا عطا فرمادیتا۔ ایسا ہی مجسمہ سیدہ اُمّ المؤمنین اہم مسئلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس بھی بطور تبرک موجود رہا۔ ”صحیح مسلم شریف“

☆ **سیدہ فاطمہ بنت اسد** والدہ ماجدہ سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو قمیض بطور کفن نبی کریم ﷺ نے عطا فرمائی وہ اس قمیض ”تبرک“ سے جنت کی تحویریں بن گئیں۔ اور حضور ﷺ کے گد میں لینے سے قبر عظمت کا نشان بن گئی۔

☆ **تبرکاتِ اخیر** :- حضرت ابوالحسن علی بن سعید خرقانی علیہ الرحمۃ نے ”خرقہ“ سلطان محمود کو عطا فرمایا جس کی برکت سے کھترستان ہند میں سونات کا بت کو فوج بھڑا اور اسلام کا بھڑا اہرایا۔ اور ہزار بابت پرست، خدا پرست بن گئے۔

☆ **انگشتری مبارک** :- حضور ﷺ کے دست مبارک میں عمر بھر رہی جس پر نفل رسول اللہ ﷺ ”کنذہ تھا۔ اس سے شاہانِ عالم کے خطوط پر مہر لگایا کرتے۔ پھر یہ خلیفہ اول، پھر خلیفہ ثانی پھر خلیفہ ثالث کے پاس رہی۔ اور یہ انگشتری پیرائیں میں گر کر گم ہو گئی تو امور سلطنت و خلافت میں فساد آگیا۔ ”بدرالابرار فی آداب الامیر“

☆ **مُشک مبارک** :- حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس مُشک تھا وصیت کی کہ اسے میرے کفن اور جسم پر رکھ دینا کہ یہ رسول اللہ ﷺ کا بچا ہوا مُشک میں نے بطور تبرک رکھا ہوا تھا۔ ”کتاب الاستیعاب فی معرفة الاصحاب“

☆ **ایضہ مائتہ** :- تعلیمِ آثار سے صاحبِ ہند شہر علیؑ کی یاد تازہ ہوتی ہے اور عفتِ ادب میں مہرِ حق پر منحصر تھیں۔ گرامی دی اور وہ بھی قمیص ہی تھی۔ جسے بیٹے ٹوٹی آلودہ کے باپ کے سامنے لائے کہا ان کو بھڑکا دیا جائے۔ یہاں اس قمیص نے باپ پر بھائیوں کا کر کھولا۔ وہاں قمیص نے عورت کا کر کھولا۔ یہی کئی سادہ خیر چرتوں کے مکر بہت ہے یہی۔ اور کہیں قمیصِ مذاب تو ہے نہات کا عجب ہی اور کہیں اور نہات ہے

☆ **ناخن مبارک :-** حضرت امیر شہادتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وصیت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تبرکات میں سے تھی مبارک پہنا کر چادر مبارک میں پیٹ کر مجھے دفن کرنا اور ناخن مبارک اور نوئے مبارک میری آنکھوں اور منہ پر رکھ کر مجھے ارحم الراحمین کے سپرد کر دینا۔

☆ **نعلین مبارک :-** محدث فی الصحابہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نعلین شریف تھے۔ انھوں نے وصیت کر رکھی تھی کہ میرے وصال کے بعد نعلین میرے سینہ پر رکھ دینا اور ایسا ہی کیا گیا۔ تو صاحبِ نعلین ہونے کا مرتبہ پا گئے۔

☆ **جُنبہ مبارک :-** غوثِ الاکابر الامام شہنشاہِ ولایت بعداؤ نے حضرت محمد و اہل ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ایک جُنبہ بھیجا۔ جو کہ نعلہ بھیل منتقل ہوا ابوہریرہؓ سے مکہ کی تحصیل علیہ الرحمۃ کے ہاتھ سے آپ کے پاس پہنچا۔ آپ اُسے سر پر رکھ کر اور کبھی اوڑھ کر نکالیں فرمایا کرتے۔ یہ طریقہ مروجہ سکنف صالحین سے چلا آ رہا ہے۔

☆ **قباء مبارک :-** امام ربانی تیسرے زانی الشیخ احمد نقشبندی قدس سرہ اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ایک قبا شریف ملا عبد الغفور عمر قندی کو بطور تبرک عطا فرمائی اور لکھا کہ یہ قبا کئی دفعہ پہنی گئی ہے آپ اُسے کبھی کبھی باوجود پہنا کریں اور ادب ملحوظ رکھیں اس سے جمعیت قلبی اور تسکین حاصل ہو گی اور بے شمار فوائد دینی اور فاضل دنیوی کی توقع ہے۔ "مکتبہ نبویہ، اہل بیت"۔

☆ **رداء مبارک :-** بعض واقعات شاہد ہیں کہ خود حضور ﷺ نے یہ تبرک غلاموں کو عطا فرمائے۔ تو انھوں نے بطور تبرک قبر میں ساتھ لے جانے کو ترجیح دی۔

☆ **عباء مبارک :-** حضرت کتب ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ دربارِ رسالت کی خانہ داری میں "قصیدہ باتِ سعاد" پیش کرنے پر ایمان بھی ملا اور تبرکاً "چادر بھی پائی۔"

☆ **چادر مبارک :-** علامہ بوہیری صاحبِ القصیدۃ البرۃ علیہ الرحمۃ کو عالمِ ربی میں چادر عطا ہوئی جس سے شفا بھی پائی۔ یہ چادر شاہانِ خلفاء عباسیہ نے اُن کے خاندان سے حاصل کر لی اور خاص تقریبات میں اپنے سروں پر رکھتے اور برکت حاصل کرتے۔

☆ **جُنبہ مبارک :-** خواجہ اویس قرنیؒ بیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جُنبہ مبارک حضور ﷺ نے عطا فرمایا۔

ستھرا رکھو تو آپ مجھ کو سے صفائی کرنے لگے تو باوصیہ نے حاضر خدمت ہو کر عرض کیا: اے اللہ کے پیارے خلیل! یہ خدمت میں سرانجام دیتی ہوں تو باوصیہ نے جس وقت خشک ہو کر وڈرات بچا کئے تو حکم ہوا۔ اس کو تمام ٹوٹے زمین میں پھیلا دے تو جہاں جہاں یہ بیت اللہ کے ذرات گریں گے تو وہاں وہاں مسجدیں بنیں گی۔ یہ کعبۃ اللہ کی سیٹیاں ہیں۔ کعبۃ اللہ کے ذرات کا عالم ہے تو کعبہ کے کعبہ علیہ الصلوٰۃ والسلام والشیخہ کی نگاہ کے انوار کی کیا شان ہوگی۔ جہاں پڑ گئی، صفائی، ولی، مومن بنا دیا۔ یہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور کے انوار اور آپ ﷺ کے روحانی بیٹے ہیں۔ جو آپ کے نور سے مشور تیاروں کی مانند ہیں۔

از فرغ تست روشن دین و دنیا ہر دو جا
از بہار طفت تو سر سبز باغ کائنات
اللہم صلی علی سیدنا محمد و آلہ و سلم
و جلالہ و کمالہ و علی آلہ و صحبہ و سلم
و اخذ دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔ یا اللہ الشفیق و هو الرقیق، اشفق
بالشقیق الایضا من اللہ و الاخذنا من اللہ و ان الی ربک الرجعی و رضیت یا اللہ
ربا و یا اسلام دینا و بالقرآن امانا و یا محمد نبینا صلی اللہ علیہ و سلم اللہم
اتہبیدنا بحکم النبیلۃ و الفضیلۃ و الدرجۃ الرفیعۃ و اہمۃ مقاماً محمداً الذی
وعدتہ و ازرقتنا شفاعة يوم القيمة یا اللہ یا رحمن یا رحیم یا کریم یا سار یا عفار یا اللہ
صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ و صحبہ و سلم

۴۳۵۳۰

مکتبہ اشکریہ لاہور

فاضل دینیہ مولانا حافظ محمد عسکری علیہ السلام
"مکتبہ اشکریہ لاہور"

انتسابہ: مولانا حافظ محمد عسکری علیہ السلام
مکتبہ اشکریہ لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

صَلٰوةٌ وَسَلَامٌ بِمَحْضُوْر سَيِّدِ الْاَنْاَمِ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ وَاٰلِكَ وَسَلَّمَ

نوشہ ہرگز رحمت پہ لاکھوں سلام
نوشہ ہرگز جنت پہ لاکھوں سلام
اُن بھوؤں کی لطافت پہ لاکھوں سلام
اُس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام
کائنات پر کرامت پہ لاکھوں سلام
اُن ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام
ثانیِ اثنتین ہجرت پہ لاکھوں سلام
اُس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
خدا پرش شہادت پہ لاکھوں سلام
ساقیِ شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
کامد اہلِ سُنت پہ لاکھوں سلام
مُصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

مُصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شبِ اسراء پہ ڈلبا پہ دہم درود
جن کے سجدے کو محراب کعبہ بھیجی
دو زبان جس کو سب کُن کی گنجی کہیں
دور و نزدیک کے سُنے والے وہ کائن
پارہ الے مُنت غنچے ہستے کدس
یعنی اَفْضَلُ الْبَشَرِ بَعْدَ الرَّسُلِ
وہ عمر جن کے اعدا پہ شیدا سقر
یعنی عثمان صاحبِ قیصر الہدی
مُتَقَدِّمِ شِرْحِ الشَّجْعِ الْاَشْجَعِ
بے عتاب و عذاب حاب و کتاب
مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں نہ

— بَرِّانِ اُرْدُو —

| | | | |
|--------------------|-------------------|-------------------|-------------------------|
| یا نبی سلام علیک | یا رسول سلام علیک | یا حبیب سلام علیک | صلوٰۃ اللہ علیک |
| مُصطفیٰ خیر الانام | سردہر دوسرا ہو | اپنے ہمتوں کا صدق | ہم پر دوں کو بھی عطا ہو |
| کنیزِ مکرم ازل میں | دورِ مکشور خدا ہو | سب اول سب آخر | ابتداء ہوا انتہا ہو |

جسے فرشتوں کی سلامیاں اُردو و سلام کی لوریاں اور اُن کے غفلت کی گونج تاجہ زورِ فدا میں اُسی جاتی ہے۔ مائتادہ
فرشتوں کی سلامی دینے والی فریاد گاتی تھی چاہے آرزو سُنی تھیں یہ آواز آتی تھی
مُرتبہ نورِ اصفیٰ و اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

سب بشارت کا اٹھتے تھے تم اٹھنا کا مہم تھا جو سب تھائی ہی نہ تھتے تم کو سحر منبتا ہو
 سب کان تم لا مکان میں شہنشاہ جان صفا ہو سب تھائی دیکھتے اک تم راہ دہی کا
 وہ گس روئے کا چکا سر جھکاؤ کچھلا جو وہ وراقہس پہ آئے جھولیاں پھیلاؤ شاہ
 یا نبی سلام علیک یا صدیق سلام علیک یا فاروق سلام علیک صلوات اللہ علیک

بزرگان پنجابی

یا رب العالمین سرورے سب امین سب نون دکھانین رشتاں داں غنہ
 پیر روئے دل سب ملکہ اہل دست بستہ تھے سب نوا و غنایاں دیکھتے شہنشاہ قیس صحرے
 شینے اٹھ کے بیٹھ سوئے جالیان پھیلاتے دیئے پڑھتے چار چو فیض پڑھتے رکھ دو بیٹے
 دکھ بھر گاؤں کا حدتہ کولہا والوں کا حدتہ بیٹھتے دھولوں کا حدتہ ناز سے پاؤں کا حدتہ
 چھوڑ کر دامن تھارا اہل کس کا سہارا کس کے در پہ جو گزارا کون ہے دانا بدارا
 آپ سلطان مینہ مہبط و حق التکلیف ملک سے بہتر بیٹہ نور سے نور بیٹہ
 یا نبی سلام علیک یا رسول سلام علیک یا حبیب سلام علیک صلوات اللہ علیک

بزرگان فارسی

زمین بری بمیدین صبا سلام علیک چنانچہ بڑی زبابی وفا سلام علیک
 رساں رساں بدر روضہ رسول کریم اُمید تضرع زما ہے نوا سلام علیک
 بروہین توقع گشت ہنگاراں را نہ روکئی پذیر ہی شہنا سلام علیک
 روز حشر امیران مصیبت گونجد ترا کہ شافع روز حشر سلام علیک
 زخستہ عاجز و سبکین و ناتوان بجائی رساں بھڑت اولے خدا سلام علیک
 دست بستہ ہیں کمرے حاضر غلام پیش کرتے ہیں غلامانہ سلام
 السلام آئے سز گنبد کے کتبیں اسلام آئے رحمۃ اللطیفین

سُبْحَانَكَ رَبِّ الْعَزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ○ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ○
 وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نعتیہ درود شریف "مستظوم"

| | |
|----------------------------------------------|------------------------------------------------|
| صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ | صَلِّ عَلَى شَفِيعِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ |
| عفو و گنج گنج کو جو | حسب نبی کی دل میں ہو |
| صَلِّ عَلَى كَرِيمِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ | صَلِّ عَلَى رَحِيمِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ |
| شکر خدایا محمدی | ہم کو بنایا ارشی |
| صَلِّ عَلَى حَبِيبِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ | صَلِّ عَلَى مَحْبُوبِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ |
| اویکا اویا و ستیام | پڑھے درود اور سلام |
| صَلِّ عَلَى زَوْجِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ | صَلِّ عَلَى حَبِيبِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ |
| کس کی مجال جو دم بھر | صفت رسول کی کرے |
| صَلِّ عَلَى نَذِيرِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ | صَلِّ عَلَى مُنِيرِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ |
| دم بھر پڑھو درود | حضرت بھی ہیں یہاں وجود |
| صَلِّ عَلَى رَسُولِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ | صَلِّ عَلَى شَفِيعِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ |
| پیارے نام مصطفیٰ | ہر رنج و غم کی ہے دوا |
| صَلِّ عَلَى اَوْلَانَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ | صَلِّ عَلَى اَخِرِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ |
| عرش ربیب | خلیفین پاک کو چوم کر |
| صَلِّ عَلَى ظَاهِرِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ | صَلِّ عَلَى بَاطِلِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ |
| در پہ جو تیرے لئے گا | جھولیاں بھرتا جاتے گا |
| صَلِّ عَلَى اَمِينِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ | صَلِّ عَلَى نَذِيرِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ |
| تیری ادا اٹاتے حق | تیری رضا رضائے حق |
| صَلِّ عَلَى نَبِيِّنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ | صَلِّ عَلَى شَفِيعِنَا صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ |
| اے بارگاہ اکبری | میں ہے دُعا آخری |
| صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ | جب سری کب پہ ہو یہی |



زائرِ حرم سے ایک سوال

”ازحافظہ محمد منیر علیہ الرحمۃ والہ تعالیٰ توفیقہ“
سورۃ النور

بتاؤ مجھ کو بھی طیبہ میں تم، کیا کیا دیکھ کر آئے
بادب، دو زانو منتظر تھے کتنے لوگ، کتنے خوش نظر آئے
مدینہ سے بچھڑنے کا، دیکھا حسرت، کتنے چہروں پر
سلامی کو گئے جو لوگ، اُن میں کتنے باحالِ دیگر آئے
گئے تھے کیا احرام باندھ کر تم میقات سے بیتِ المکرم میں
سُناؤ کچھ وہاں کی کس حال میں چھوڑ کر دیوارِ دور آئے
حجرِ اسود کا بوسہ لیا تم نے، اور آنکھوں سے لگایا بھی
کیا آبِ زمزم کے چشمہ شفا سے بیا قلب و نظر سے تر آئے
کسی بچھڑے ہوئے ساتھی کی بابت بھی آپ نے کچھ، فرمایا
جن کی یاد سے آنکھوں میں کچھ، آئو بھی بھر آئے
امیرِ حمزہؓ کے ہاں پہنچے، کیا درِ اقدس پر میری بھی سلامی دی
جو، جہراں میں پرے ہیں ملکتے اُن کے لئے بھی، کچھ خبر لائے
جنتِ البقیع پہنچے، جنتِ البقاء، جنتِ المعلیٰ
شہیدانِ وفا کی تربتوں کو کیا ادب سے پہنچا کر آئے
گرانے تم نے موتی حافظِ چشم پر تم سے کہاں اور کب
جبین پر خاکِ پاک مدینہ کی کیا گل کر گھر آئے
منارِ عثمان و عثمانیوں، دربارِ علیمہ فاطمہؓ، حسن و ابراہیمؓ
کیا چڑھا کر تم وہاں، اپنی عقیدت کے گہر آئے
کیا ہے تم نے یہ سب کچھ تو پھر تجھ کو مبارک ہو
محبت کے آئو آبِ اشتیاق سے میرے بھی بھر آئے
نظرِ حافظ نہ چھلک، ربِّ کریم پر رکھ نظر
کیا ہے ابھی تم نے نامِ وحش سے بھر آئے

”رحمۃ اللہ علیہ“

تحفۃ الصلوٰۃ



”از قلم غوثِ شیعہ عالم سیدی“

جب بھی کسی نے پیش کیا تحفۃ الصلوٰۃ
جس سے چھٹیں قلوب کی تاریکیاں تمام
یارب نصیب ہوئے اُلفت حضور کی
شامل ہیں قسم قسم کے اس میں رُود پاک
دورِ رخ کی آگ اس پہ ہونی یکہ یک علم
سرکارِ دو جہاں کی زیار کے واسطے
بلقی ہے اس سے دل کے گلستاں کو تازگی
رکھ اس کا ورد لہ بہ لہ و حضور کے ساتھ
چھٹ جائیں گے اندھیرے بھی اس کے در سے
وہ شخص ہوگا دنیا و عقبے میں کامران
یا رب عنایتیں ہوں عنایت پہ بے شمار
اے مومنو پڑھو کہ یہ سنتِ خدا کی ہے
آنکھوں کا نور بھی ہے جگر کا قرار بھی
کرتا ہے آدمی کو خدا سے قریب تر
اس کی فضیلتوں کا کنارہ ہمیں کوئی
بخشنے لے اُس کی راہ میں غنچے چھادینے
پروردگار سب کی مُشقت قبول کر
شکرِ خدا و نازشِ کریمین و انبیاء

مقبول بارگاہ ہوا تحفۃ الصلوٰۃ
ایسا ہے مہرِ جلوہ نما تحفۃ الصلوٰۃ
دل کے لہو سے جس نے لکھا تحفۃ الصلوٰۃ
بیکہ ہے بابِ شک ہی تحفۃ الصلوٰۃ
جس نے خلوص دل سے پڑھا تحفۃ الصلوٰۃ
اللہ کی ہے ایک عطا تحفۃ الصلوٰۃ
فردوس کی ہے آبِ ہوا تحفۃ الصلوٰۃ
ہر ایک درد کی ہے دوا تحفۃ الصلوٰۃ
انوار کی ہے ایک رِدا تحفۃ الصلوٰۃ
پڑھ لے گا جو بنامِ خدا تحفۃ الصلوٰۃ
چھپو آگے جس نے شائع کیا تحفۃ الصلوٰۃ
پڑھتا ہے روزِ خود بھی خدا تحفۃ الصلوٰۃ
ایمان کی بھی ہے یہ ضیاء تحفۃ الصلوٰۃ
یہ ہدیہٴ سلام و دُعا تحفۃ الصلوٰۃ
ہے رِوِ ابتلا و بلا تحفۃ الصلوٰۃ
جو اپنے ساتھ لے کے گیا تحفۃ الصلوٰۃ
جن جن کی کوشش ہے چھپا تحفۃ الصلوٰۃ
خوشِ وقت میں ہے لکھا گیا تحفۃ الصلوٰۃ

محمود لفظ لفظ ہے اس کا بہشتِ خوش

مومن کی رُوح کی ہے غذا تحفۃ الصلوٰۃ



۵۶

خوشخبری

شوارق الانوار
فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار
المعروف :-

دلائل الخیرات شریف

معہ
گوکب الدریہ
فی مدح خیر البریہ
المعروف :-

قصیدہ بردہ

شریف



رابطہ فون نمبر ۵۵۷۲۵۵

نہایت ہی نفیس ○ خوشخط
○ خوبصورت ترین ○ ترجمہ
حواشی سے موزن ○ حشو
زوائد سے پاک ○ اغلاط
سے مبرا، قدیم نسخہ صحیحہ
”مصریہ“ کے مطابق، آرٹ پیر
عنقریب شائع ہو رہی ہے
○ وظیفہ پڑھنے والوں کے لئے

مفت

○ شیخ الدلائل حضرت مولانا محمد یوسف مدنی حریری علیہ الرحمۃ
”المدينة المنورة“ سے اجازت و سند یافتہ
○ مداح رسول حجت الحاج حافظ محمد عنایت اللہ نقشبندی مجددی نورانی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَخْلَدُ

حَامِلٌ

محفوظ

قاسم

عاقب
وہابی

فاتح
مكة

خاتمه

حاشیہ

ماح

سراج

دعوت

مَدْعُو



بیشتر



مهد

رسول

نَبِيٌّ
وَرَسُولٌ

طه
تِلْكَ آيَاتُ الْقُرْآنِ الْمُبِينِ

یاسر

مُرْكِي

ملفوظات
شیخ الحداد

شفیع

رَبِّهِ

ذِكْرُ اللَّهِ

حبيب الله

مُصْطَفَا
وَالْحَقُّ فِيهِ

مُرْقُطٌ

مُحَمَّدٌ

نصرتك
بشرط

منصور



شہید

شاه

مشهور

مطاع

مطبع

محبت

عَلَم

حکمت

ملک

اَقِيْ

صَادِق

| | | | | | |
|------------------|---------------|-----------|----------|-----------|------------------------|
| سَمِيحٌ | وَرِيٌّ | بَرٌّ | مَهِيذٌ | رَافِعٌ | سَيِّدٌ |
| زُؤْفٌ | عَزِيْزٌ | مَتِيْنٌ | كَرِيْمٌ | اِقْمِيْ | بَفَتْحِ الْجِيْمِ |
| بَنِي الْجَمَّةِ | مُبَشِّرٌ | صِدِّاقٌ | هُدًى | كَرِيْمٌ | رَحِيْمٌ |
| شَافٌ | قَوِيٌّ | مُطَهَّرٌ | طَاهِرٌ | طَيِّبٌ | خَالِكُ الْاَنْبِيَاءِ |
| اَوَّلٌ | مُبِيْنٌ | حَقٌّ | مُصْبِحٌ | مُصَدِّقٌ | كَافٌ |
| حَكْفٌ | نَكَا | اَمْرٌ | بَاطِنٌ | ظَاهِرٌ | اَخْرَجٌ |
| صَلَّى اللّٰهَ | هَدَى اللّٰهَ | مَكِيْنٌ | شَاكِرٌ | مُحِيٌّ | مُخْتَارٌ |
| مَعْلُوْمٌ | سَيِّدٌ | وَكِيْلٌ | كَفِيْلٌ | شَهِيْدٌ | عَلْبِيْدٌ |
| اَكْمَلٌ | كَامِلٌ | مُؤْمِنٌ | رَاحَةٌ | قَرِيْبٌ | بَنِي النَّوَى |

لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ